لا يمسه الا المطهرون

القرآن الكريم

عکسی رنگین

مولانا حافظ سید فرمان علی اعلی اللہ مقامہ

ناشران

عمران کمپنی لاہور

آياتها ٧ سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ (١) (٥) رکوعها ١

سورۂ فاتحہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی سات آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ

سب تعریف خدا ہی کے لیے سزاوار ہے جو سارے جہان کا پالنے والا بڑا مہربان

الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ

رحم والا روز جزا کا حاکم ہے خدایا ہم تیری ہی

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں تو ہم کو سیدھی راہ پر ثابت

الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

قدم رکھ اُن کی راہ جنہیں تو نے (اپنی) نعمت عطا کی ہے

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

نہ اُن کی راہ جن پر تیرا غضب ڈھایا گیا ہے اور نہ گمراہوں کی۔

ع

لے اس سورہ میں خداوند عالم نے ... کی تعلیم فرمائی ہے (١) تمام اقسام حمد و ثنا کا اسی کو مستحق سمجھنا کیونکہ کل نعمتیں بے واسطہ یا بواسطہ اسی کی بارگاہ سے عطا ہوتی ہیں (٢) دنیا و آخرت میں اسی کو حاکم مالک اور صاحب اختیار جاننا (٣) تواضع و فروتنی جو اصل خود علم مخلوق کی ہے اختیار کرنا (٤) ... (٥) ہر کام میں اسی سے مدد چاہنا اور اسی پر توکل رکھنا (٦) اچھے کو اچھا اور برے کو برا سمجھنا ... (٧) اچھے لوگوں کی رفاقت و پیروی کرنا اور بروں سے پرہیز و بیزاری کا اظہار کرنا وغیرہ وغیرہ

لے بعض نے اس سورہ کو مدنی کہا ہے اور بعض روایات کے مطابق دونوں قول صحیح معلوم ہوتے ہیں کیونکہ یہ سورہ دو مرتبہ نازل ہوا ہے یعنی ہو سکتا ہے کہ اس کا نزول ایک مرتبہ مکہ میں ہوا ہو اور ایک مرتبہ مدینہ میں اور اسی وجہ سے اس کو سبع مثانی کہتے ہیں۔

لے روز قیامت کی حکومت کی تخصیص اس وجہ سے کی ہے کہ دنیا میں تو بظاہر بعض دوسرے بادشاہ بھی ہیں مگر قیامت میں اس کے سوا کسی کی حکومت نہ ہوگی ...

لے ہدایت کے معنی اگرچہ مشہور دو ہیں (١) راہ دکھانا (٢) منزل مقصود تک پہنچانا ... نے عام طور سے اس مقام پر معنی اول کو اختیار کیا ہے مگر حق یہ ہے کہ یہاں پر ان دونوں معنوں میں سے کوئی معنی صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر معنی اول اختیار کریں اور یوں کہیں کہ خداوندا ہمیں سیدھی راہ دکھا تو معلوم ہوگا کہ اس کو پڑھنے والا ابھی تک راہ راست سے نا واقف ہے ... معنی کو اختیار کریں اور یوں کہیں کہ خدایا ہمیں سیدھی راہ ... تک پہنچا ... ہے اس کے علاوہ راہ راست سے مراد یقیناً ایمان و اسلام ہے پس جب پڑھنے والا مومن ہے تو پھر بعد حصول ایمان، ایمان طلب کرنا تحصیل حاصل ہوگا اور یہ محال ہے اس لیے ہم نے یہ دونوں معنی ترک کر کے معنی اختیار کیے ہیں۔ دیکھو تفاسیر۔

(۲) سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ (۸۷)

آیاتها رکوعاتها

سورہ بقرہ (گائے) مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی دو سو چھیاسی آیتیں اور چالیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ هُدًى

الم ل۲ (یہ) وہ کتاب ہے جس (کے کتاب خدا ہونے) میں کچھ بھی شک نہیں (یہ)

لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ

پرہیزگاروں کی رہنما ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ

(پابندی سے) نماز ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (راہِ خدا میں) خرچ

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ

کرتے ہیں اور جو کچھ تم پر (اے رسولؐ) اور تم سے پہلے نازل کیا گیا ہے اس پر

مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۗ

ایمان لاتے ہیں اور وہی آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔

ل۱ اس سورہ میں خداوند عالم نے بہت سے اُمور کی تعلیم فرمائی ہے جن میں بعض کو اجمالاً ذکر کرتے ہیں (۱) اس کو قادرِ مطلق سمجھنا کیونکہ اس سورہ میں اس نے اپنی قدرت کاملہ کے اظہار کی غرض سے ایک عظیم الشان واقعہ گائے کا جو حضرت موسیٰ کے زمانے میں ہوا تھا بیان فرمایا ہے اور اسی وجہ سے اس کا نام سورہ بقرہ رکھا گیا ہے (۲) پرہیزگاری اختیار کرنا اور کفر و نفاق سے بچنا (۳) احکامِ خداوندی کا دل سے اقرار کرنا اور اس کے موافق عمل کرنا فقط زبانی نہیں (۴) قرآن مجید کے ہر حرف کو کلامِ خدا سمجھنا اور اس کو ماننا (۵) کسی بے وقوف کی بات پر چوٹ نہ کرنا (۶) گزشتہ واقعات سے عبرت حاصل کرنا (۷) اہلِ حق سے رہنا(?) اور والدین و اقرباء کے ساتھ بالخصوص حسن و سلوک کرنا (۸) دنیا کو فانی اور حقیر سمجھنا (۹) [illegible] کا اعتبار کرنا (۱۰) انبیاء کی تعظیم کرنا (۱۱) فرشتوں کا وجود ماننا اور ان سے دوستی رکھنا (۱۲) جنگ میں صبح کا حکم(?) ہونا (۱۳) انبیاء و اولاد کے جانشین کا صرف اللہ کی طرف سے مقرر ہونا ان کا من جانب اللہ تعلیم یافتہ ہونا (۱۴) خانہ کعبہ ہی کی طرف ہر شخص کو سجدہ کرنا (۱۵) مصیبتوں پر صبر کرنا وغیرہ

ل۲ اس قسم کے جتنے حروف اوائل سُوَر کے شروع میں آتے ہیں ان کو مقطعات کہتے ہیں اور حروفِ تہجی کی طرح پڑھے جاتے ہیں اور یہ بھی متشابہ آیتوں سے ہے جن کی تفسیر اپنی رائے سے قطعی حرام ہے۔ اگرچہ مفسرین کے گمان ان کے متعلق بہت سے مطالب ہوتے ہیں بیان کئے ہیں۔ بعض تفاسیر میں ہے کہ اس سے مراد میں ہوں اللہ واقف کار رشد(?) ہوں۔ تفسیر کبیر میں اس کے متعلق ستر مختلف اقوال منقول ہیں مگر صحیح یہی ہے کہ اس کو خدا جانے یا وہ جانے جنھیں خدا نے علم لدنی عطا کیا ہو۔ وَ لا یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم۔

أُولَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

یہی لوگ اپنے پروردگار کی ہدایت پر (قائم) ہیں اور یہی لوگ اپنی دلی مرادیں پائیں گے

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ

بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اُن کے لیے برابر ہے (اے رسولؐ) خواہ تم انھیں ڈراؤ

تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ

یا نہ ڈراؤ وہ ایمان نہیں لائیں گے اُن کے دلوں پر اور اُن کے کانوں پر

وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰٓ أَبْصَٰرِهِمْ غِشَٰوَةٌ ۖ وَلَهُمْ

(نظر کر کے) خدا نے تصدیق لہ کر دی ہے (کہ یہ ایمان نہ لائیں گے) اور اُن کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے

عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ ءَامَنَّا

اور انھیں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے اور بعض لوگ ایسے ہیں جو (زبان سے) تو کہتے ہیں کہ ہم خدا پر

بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْءَاخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ۝ يُخَٰدِعُونَ

اور قیامت کے دن پر ایمان لائے حالانکہ وہ (دل سے) ایمان نہیں لائے خدا کو اور اُن

اللَّهَ وَالَّذِينَ ءَامَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ

لوگوں کو جو ایمان لائے دھوکا دیتے ہیں حالانکہ وہ آپ سے اپنے ہی کو دھوکا دیتے ہیں

وَمَا يَشْعُرُونَ ۝ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ

اور کچھ شعور نہیں رکھتے اُن کے دلوں میں مرض تھا ہی اب خدا نے اُن کے مرض کو

اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝

اور بڑھا دیا اور چونکہ وہ لوگ جھوٹ بولا کرتے تھے اس لیے اُن پر تکلیف دہ عذاب ہے

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوٓا إِنَّمَا

اور جب کہا جاتا ہے اُن سے کہ ملک میں فساد نہ کرتے پھرو (تو) کہتے ہیں کہ ہم تو صرف

نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝ أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن

اصلاح کرتے ہیں خبردار ہو جاؤ بے شک یہی لوگ فسادی ہیں اور لیکن

[illegible]

لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٢﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ

سمجھتے نہیں ۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں تم بھی

قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ

ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کیا ہم بھی اسی طرح ایمان لائیں جس طرح اور بیوقوف ایمان لائے خبردار ہو جاؤ

السُّفَهَاءُ وَلَٰكِنْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ

یہی لوگ بے وقوف ہیں لیکن نہیں جانتے ۔ اور جب اُن لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان

آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا

لا چکے تو کہتے ہیں ہم تو ایمان لا چکے اور جب اپنے شیطانوں کے ساتھ تخلیہ کرتے ہیں تو کہتے

إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ﴿١٤﴾ اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ

ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو مسلمانوں کو بناتے ہیں ۔ (وہ کیا بنائیں گے) خدا اُن کو بناتا ہے

وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٥﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

اور اُن کو ڈھیل دیتا ہے کہ وہ اپنی سرکشی میں غلطاں پیچاں رہیں ۔ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے

اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ

ہدایت کے بدلے گمراہی خرید کی پھر نہ اُن کی تجارت ہی نے کچھ نفع دیا اور

وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي

نہ اُن لوگوں نے ہدایت پائی ۔ اُن لوگوں کی مثال (تو) اس شخص کی سی مثال ہے

اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ

جس نے (رات کے وقت مجمع میں) بھڑکتی ہوئی آگ روشن کی پھر جب آگ کے شعلے اٹھے اسکے گرد روشنی

بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ ﴿١٧﴾ صُمٌّ

خوب اجالا کر دیا تو خدا نے اُن کی روشنی لے لی اور اُن کو گھٹا ٹوپ اندھیرے میں چھوڑ دیا کہ اب انہیں کچھ بھی دکھائی

بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿١٨﴾ أَوْ كَصَيِّبٍ مِنَ

نہیں دیتا ۔ یہ لوگ بہرے گونگے اندھے ہیں کہ پھر (اپنی گمراہی سے) باز نہیں آ سکتے یا ان کی مثال مینہ کی سی ہے جیسے

لے اُردو محاورے میں بنانے کے معنی احمق بنانے کے ہیں اس وجہ سے استہزاء کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے۔ ۱۴۔

لے یہاں ہدایت دین اور تجارت کو ذرا بطور استعارہ کے مقصود ہے کہ منافقوں کو ہدایت اختیار کرنی تھی اور انہوں نے اختیار کی گمراہی اور آخرکار ان کو یہی غلط فہمی اور وہاں بھگتنا پڑا اور یہی تجارت کا خسارہ ہے۔ ۱۶۔ لے خداوند عالم نے منافقوں کی دو مثل بیان کیں پہلی مثل کی توضیح یہ ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل سے نور اسلام عالم میں پھیلا اور اطراف و جوانب کے لوگ اسلام کے پھریرے کے سایہ میں آگئے اور منافقین باوجود خاص مکہ میں رہنے کے اس کے نیچے رہے اور کفر کی تاریکی میں پڑے رہے اور دوسری مثل کی توضیح یہ ہے کہ بارش کا ہے اسلام کی طرف کیونکہ جس طرح بارش رحمت خدا ہے اسی طرح اسلام بھی ایک خاص رحمت ربانی ہے اور گرج ابتدائے اسلام میں کفار کو مسلمانوں سے لڑائی کا ڈر ہے کچھ منافقین سے اور جیسے بجلی کی چمک تو ان زحمتوں کو تاریکی اور گرج بجلی سے تشبیہ دی۔ اب منافقین کی یہ حالت تھی کہ جب کسی لڑائی میں مسلمانوں کو فتح ہوئی یا کوئی فائدہ پہنچا تو تھوڑی دیر کے لئے منافقین کے دل میں اسلام بھلا معلوم ہوا اسی کو خدا نے فرمایا ہے کہ جب بجلی چمکی تو چل کھڑے ہوئے یعنی اُن کے جی میں آیا کہ مسلمان ہو جانا چاہیے۔ اور اگر کہیں مسلمانوں کو نقصان پہنچا یا لڑائی میں ہار گئے تو منافقین پھر بدگمان ہوگئے اسی کو خدا نے فرمایا ہے کہ جب ان پر اندھیرا چھا گیا تو ٹھٹک کر کھڑے ہوگئے اور پھر خدا چاہے تو ایمانداروں کی آنکھیں بے وسیلے (؟) کے کر انہیں اندھا بنا تا اور اُن سے بھی چھین لے لیکن کی طرح طلب کرتے مقصود یہ ہے کہ ابتدائے اسلام کے واسطے ان کو نفاق میں رہنا ہی غنیمت ہے کہ کفر کھلا دشمنی کرتے رہیں گے۔

السَّمَآءِ فِيهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ يَجْعَلُونَ اَصَابِعَهُمْ

آسمانی بارش جس میں تاریکیاں، گرج بجلی ہو موت کے خوف سے کڑک کے مارے اپنے

فِيٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيطٌۢ

کانوں میں انگلیاں دیئے لیتے ہیں حالانکہ خدا کافروں کو (اس طرح) گھیرے ہوئے ہے۔

بِالْكٰفِرِينَ ۞ ١٩ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ

(کر نکل نہیں سکتے)۔ قریب ہے کہ بجلی اُن کی آنکھوں کو چندھیا دے جب اُن کے آگے بجلی

اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ؕ وَلَوْ

چمکی تو اس روشنی میں چل کھڑے ہوئے اور جب ان پر اندھیرا چھا گیا تو ٹھٹک کر کھڑے ہو گئے اور

شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى

اگر خدا چاہتا تو یوں بھی اُن سے دیکھنے سننے کی قوتیں چھین لیتا۔ بیشک خدا ہر چیز پر قادر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۞ ٢٠ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي

ہے۔ اے لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور ان لوگوں کو جو

خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۞ ٢١

تم سے پہلے تھے پیدا کیا ہے عجب نہیں تم پرہیزگار بن جاؤ۔ جس نے

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّاَنْزَلَ

تمہارے لیئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا

پانی برسایا پھر اُسی نے تمہارے کھانے کیلئے بعض پھل پیدا کیئے۔ پس کسی کو

تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۞ ٢٢ وَاِنْ كُنْتُمْ فِي

خدا کا ہمسر نہ بناؤ حالانکہ تم خوب جانتے ہو۔ اور اگر تم لوگ اس کلام سے جو ہم نے اپنے

رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوا بِسُورَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ

(محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل کیا ہے شک میں پڑے ہو پس اگر تم سچے ہو تو تم بھی ایک ایسا سورہ

لے اس مقام پر یہ شبہ نہ ہونا چاہیے کہ خدا نے شک سے صورت پر فرمایا ہے اصل یہ ہے کہ اعتقاد کا درجہ عبادت سے بڑھا ہوا ہے اور شک ضروری نہیں کہ منکر ہی کی طرف سے ہو بلکہ کبھی صرف مخاطب کو امیدوار بنانے کی غرض سے بھی ہوتا ہے جیسے کوئی کسی کو معمولی خدمت پر معین کر کے کہے کہ اگر تم نے اس کو بھی عمدہ طرح انجام دیا تو عجب نہیں تمہاری ترقی ہو جائے گو وہ ترقی حسن خدمت پر مشروط ہے اسی طرح یہی حال یہاں بھی ہے کہ خدا کی عبادت کرو اور منتہا تقوی پر پہنچنے کا امیدوار رہو۔ اور اگر اس پر بھی تشفی نہ ہو تو ... ٹکا ترجمہ ... سنئے ... عرب ... اپنی فصاحت و بلاغت پر ... اپنی زبان کے مقابلہ میں ساری دنیا کی زبانوں کو گونگی کہا کرتے تھے

ع ٢

اُن کے یہاں شعر موزوں کرنا ایک بالکل معمولی بات تھی ان کی لڑکیاں اور لونڈیاں برجستہ ایسے اچھے اشعار کہہ دیتی تھیں کہ اب بڑے بڑے ادیب غور و فکر کرنے کے بعد بھی نہیں کہہ سکتے۔ ایسی حالت میں خلاف عادت حضرت رسول کو بجائے اور معجزے عطا فرمانے کے ایک آئی ہوئی مستحکم و پائندہ اور تا قیام قیامت باقی رہنے والا معجزہ بھی عطا فرمایا کہ قرآن کو نازل کیا۔ اور وہ بھی اس دعوے سے کہ اگر کسی کو اس کے کلام خدا ہونے میں شک ہو تو اس کے مثل ایک ہی سورہ بنا لے ... یا بنوا لائے ... کے نزدیک بہت ... ہوگی کہ ایک ... کبھی ... عبارت ... ہو ... اس میں ... بھی ... ہو ... حتی کہ بعض اشخاص نے جو اہل انصاف سے تھے صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ یہ آدمی کا کلام نہیں ہے۔

وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ

بنا لاؤ اور خدا کے سوا جو تمہارے مددگار ہوں اُن کو (بھی) بلا لو

صٰدِقِينَ ۝۲۳ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا

پس اگر تم یہ نہیں کر سکتے - اور ہرگز نہیں کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو

النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِينَ ۝۲۴

جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے اور کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے

وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ

اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک کام کیے اُنکو (اے پیغمبرؐ) خوشخبری دیدو کہ اُن کیلئے

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ

(بہشت کے) وہ باغات ہیں جنکے نیچے نہریں جاری ہیں جب انہیں اُن (باغات) کا کوئی میوہ کھانے

رِزْقًا قَالُوا هٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ

کو دیگا تو کہیں گے یہ تو وہی میوہ ہے جو پہلے ہی ہمیں کھانے کو مل چکا ہے کیونکہ انہیں ملتی جلتی ۱؎ صورت

مُتَشٰبِهًا وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوٰجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ۝۲۵

و رنگ کے (میوے) ملا کرینگے اور بہشت میں اُن کیلئے صاف ستھری بیویاں ہونگی اور یہ لوگ اُس (باغ)

إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَا بَعُوضَةً فَمَا

میں ہمیشہ رہیں گے بیشک خدا مچھر یا اس سے بھی بڑھ کر (حقیر چیز) کی کوئی مثل بیان کرنے میں نہیں

فَوْقَهَا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ

جھجکتا - پس جو لوگ ایمان لاچکے ہیں وہ تو یہ یقین جانتے ہیں کہ یہ (مثل) بالکل ٹھیک ہے اور

رَبِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ

اُنکے پروردگار کی طرف سے (دارد ہے) وہ لوگ جو کافر ہیں پس وہ بول اُٹھتے ہیں کہ خدا کا

اللَّهُ بِهٰذَا مَثَلًا يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ

اس مثل سے کیا مطلب ہے۔ ایسی مثل سے خدا بہتیروں کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور ایسی ہی

۱؎ چونکہ فطرت انسانی کا مقتضا یہ ہے کہ جب کوئی پھل پہلے کبھی دیکھا اور کھایا ہو اور جب کھانے کو دیا جائے تو خواہ مخواہ ایک رکاوٹ ہوتی ہے اسی وجہ سے خداوند عالم بہشت میں ایسے میوے عطا کرے گا جو صورت و رنگ میں پہلے سے ملتا ہوا ہو گا کہ رغبت ہو جاتی ہے مگر جب کھائیں گے تو اس کا مزہ دوسری قسم کا ہو گا اور اس سے ان کو اور زیادہ لطف حاصل ہو گا۔ منہ

وقف لازم

كَثِيرًا ۙ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ﴿۲۶﴾ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ

(مثل) سے بہتیروں کو ہدایت کرتا ہے مگر گمراہی میں چھوڑتا بھی ہے تو ایسے بدکاروں کو جو لوگ خدا کے

عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ

عہد پیمان کو مضبوط ہو جانے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں اور جن (تعلقات) کا خدا نے حکم دیا ہے ان کو

بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ

قطع کر دیتے ہیں اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں یہی لوگ گھاٹا اٹھانے والے ہیں

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا

(کافرو!) کیونکر تم خدا کا انکار کر سکتے ہو حالانکہ تم (ماؤں کے پیٹ میں) بے جان تھے تو اسی

فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾

نے تم کو زندہ کیا پھر وہی تم کو مار ڈالے گا پھر وہی تم کو دوبارہ قیامت میں زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف لوٹائے

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۤ ثُمَّ اسْتَوٰٓى

جاؤ گے وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے تمہارے نفع کیلئے زمین کی کل چیزیں پیدا کیں پھر آسمان (کے بنانے)

اِلَى السَّمَاۗءِ فَسَوّٰىھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَھُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾ ع

کی طرف متوجہ ہوا تو سات آسمان ہموار (و مستحکم) بنا دیئے۔ اور وہ (خدا) ہر چیز سے (خوب) واقف ہے۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ

اور (اے رسول) اس وقت کو یاد کرو جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں (اپنا) ایک نائب زمین میں

خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ

بنانیوالا ہوں تو فرشتے تعجب سے کہنے لگے کیا تو زمین میں ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو زمین میں فساد اور

الدِّمَاۗءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۭ قَالَ

خونریزیاں کرتا پھرے حالانکہ (اگر خلیفہ بنانا ہے تو) ہمارا زیادہ حق ہے کیونکہ ہم تیری تعریف کیساتھ تسبیح کرتے اور تیری پاکیزگی

اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاۗءَ كُلَّهَا ثُمَّ

ثابت کرتے ہیں۔ تب خدا نے فرمایا میں تو شک ہی نہیں جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے اور آدم کی حقیقت ظاہر کرنے کی

ملے یعنی ضل کا ترجمہ عام مترجمین نے گمراہ کرنا کیا ہے حالانکہ یہ بالکل محال ہے جب یہ خود گمراہ کرتا ہے تو عذاب کیونکر کرسکتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ ان مترجمین نے کفار اللہ کو دیکھ کر ترجمہ کردیا اور جو کہ انسان اپنی اصل سے گمراہی کی طرف منتقل ہو گئی اس وجہ سے اس غلطی میں مبتلا ہوئے اس مقام پر اضلال سے مراد تخلیہ ہے یعنی ان کی حالت پر چھوڑ دینا اسی وجہ سے میں نے گمراہی میں چھوڑ دینا ترجمہ کیا ہے

ملے خدا نے انسانی آفرینش کے سلسلہ کو بیان فرمانا شروع کیا ہے اس کی توضیح یہ ہے کہ آسمان و زمین وغیرہ کے پیدا کرنے کے بعد خدا نے حضرت آدم کو ملک الموت کے ذریعہ مختلف قسم کی مٹی کی ایک مٹھی منگوائی اور اس کو پہلے پانی میں گوندھا پھر اس کو خمیر کیا پھر اس کو خشک کیا اور اس سے جسد پیدا ہوا اس کے بعد اس کا ایک پتلا بنایا اور بہت دنوں تک اس کو یونہی چھوڑ دیا کہ اس میں مٹی کے کے کھنکھنانے کی آواز پیدا ہوئی پھر اس میں روح داخل کی اور فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا پھر چند روز بہشت میں رکھا اس کے بعد دنیا میں لایا اور زمین سے اگنے والی چیزوں کو اس کی غذا قرار دی جو زمین میں جا کر غل کر کے خاک ہو جاتی ہے اس کے بعد نطفہ بنی اور پھر اس نطفہ کو رحم میں عورت کے جا کر جس کو علقہ مضغہ وغیرہ بنایا اسکے بعد مضغہ کو ہڈی بنایا اسکے بعد آدمی بنایا اسی وجہ سے خدا نے اپنے کلام میں کہیں انسان کی اصل خلقت کو تراب کہیں مٹی کہیں طین کہیں صلصال اور کہیں نطفہ کہیں علقہ مضغہ وغیرہ فرمایا ہے اور وہ سب اپنی اپنی جگہ پر ٹھیک ہے۔ ملے چونکہ خدا نے حضرت آدم کے قبل جنات نسناس وغیرہ کو خلق کیا تھا ان لوگوں نے بہت خونریزیاں کی تھیں اور فساد برپا کئے تھے اسی وجہ سے جب خدا نے حضرت آدم کی پیدائش کا ذکر کیا تو فرشتوں کو خیال ہوا کہ شاید یہ بھی ویسا ہی ہوگا اسی وجہ سے فرشتوں نے بارگاہ ربوبیت میں یوں عرض کی۔

عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ

غرض خدا نے آدم کو سب (چیزوں) کے نام سکھا دیئے پھر ان کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) کہ تم

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا

مستحق خلافت ہو اپنے سچے ہو تو مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ تب فرشتوں نے (عاجزی سے) عرض کی تو (ہر عیب سے)

عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ یٰٓاٰدَمُ

پاک (اور) پاکیزہ ہے ہم تو جو کچھ تو نے بتایا ہے اس کے سوا کچھ نہیں جانتے تو ہی (سب) جاننے والا (اور) اصلیتوں کا پہچاننے والا ہے۔ اس

اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ

وقت خدا نے آدم کو حکم دیا کہ اے آدم تم ان فرشتوں کو ان سب چیزوں کے نام بتا دو پس جب آدم نے فرشتوں کو ان چیزوں کے

اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۙ وَ اَعْلَمُ

نام بتا دیئے تو خدا نے فرشتوں کی طرف خطاب کر کے فرمایا کیوں میں تم سے کہتا تھا کہ میں آسمانوں اور زمینوں کے چھپے ہو(ئے)

مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ

راز کو جانتا ہوں اور جو کچھ تم اب ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے تھے وہ سب جانتا ہوں اور اس وقت کو یاد کرو

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ ۗ

جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب جھک گئے مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور میں

وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۴﴾ وَ قُلْنَا یٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ

آگیا۔ اور کافر ہو گیا۔ اور (پھر) ہم نے (آدم سے) کہا اے آدم تم اپنی بیوی سمیت بہشت میں

زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا ۪ وَ لَا

رہا سہا کرو اور جہاں تمہارا جی چاہے اس میں سے بہ فراغت کھاؤ (پیو) مگر اس

تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۵﴾ فَاَزَلَّهُمَا

درخت کے پاس بھی نہ جانا (ورنہ) پھر تم اپنا آپ نقصان کرو گے۔ تب شیطان نے آدم و

الشَّیْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِیْهِ ۪ وَ قُلْنَا

حوا کو دھوکا دے کر وہاں سے ڈگمگا دیا اور آخر انکو جس (عیش و راحت) میں تھے اس سے نکال پھینکا اور

لے چونکہ فرشتوں کو اپنے حسن خدمات
تسبیح و تقدیس کا خیال تھا جنات و
نسناس پر حقارت کر کے انسان کے آئندہ
ادوار کی حالت کو اظہار کیا تھا اور
اپنے کو مستحق خلافت [illegible] قرار دیا
تھا۔ سو جب خدا نے ان پر ان کا عجز
اور غلط فہمی [illegible]
کر جب [illegible] حالات پر مطلع
ہو گئے [illegible]
[illegible] معلوم ہونے چاہئیں [illegible]
اگر تم اپنے خیالات میں سچے ہو تو
ان کے نام ہی بتا دو۔ ۲ جب خدا نے
حضرت آدم کو بہشت میں رہنے کا
حکم دیا تھا تو [illegible] سمجھا دیا تھا کہ فلاں
درخت کے پاس مت جانا ورنہ [illegible]
آپ نقصان کرو گے حضرت آدم
بہشت میں رہنے لگے اور یہ امر
شیطان پر بہت شاق تھا۔ غرض
شیطان نے سانپ کو جو اس وقت
بہشت میں [illegible]
دار بنایا اور اس کے منہ میں [illegible]
بہشت میں پہنچا [illegible]
کو حضرت آدم و حوا کو [illegible] گئے اس
مقام پر یہ شبہ ہوتا ہے کہ حضرت آدم
نبی اور معصوم تھے پھر ایسا گناہ ان سے
کیونکر سرزد ہوا [illegible]
[illegible]
[illegible]
کہ انبیاء سے [illegible]
ہے اور بعض حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible] اختیار کیا کہ وہ
آدم جن سے یہ گناہ ہوا وہ آدم ابو البشر
نہ تھے [illegible] کی نسل سے کوئی آدمی
تھا جس کا [illegible] قرآن مجید [illegible]
بھی بہشت [illegible] تھا بلکہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ وہ
درخت کونسا درخت تھا اور وہ بہشت
کونسا بہشت تھا مگر اس میں کچھ
اختلاف نہیں کیا تھا کہ حضرت آدم
کون تھے یہ ایک بالکل نئی
بات ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ

ہم نے کہا اے آدم و حوا تم زمین پر اتر جاؤ تم میں سے ایک کا ایک دشمن ہوگا اور زمین میں تمہارے لیے

مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ۝٣٦ فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ

ایک خاص وقت (قیامت) تک ٹھہراؤ اور ٹھکانا ہے۔ پھر آدم نے اپنے پروردگار سے (معذرت کے) چند الفاظ

كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝٣٧

سیکھے پس خدا نے اُن الفاظ کی برکت سے آدم کی توبہ قبول کر لی۔ بیشک وہ بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے۔ اور

قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا ۖ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى

جب آدم کو (یہ) حکم دیا تھا کہ یہاں سے اتر جاؤ تو یہ بھی کہہ دیا تھا کہ) اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت

فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝٣٨

آئے تو اس کی پیروی کرنا کیونکہ جو لوگ میری ہدایت پر چلیں گے انہیں (قیامت میں) نہ کوئی خوف ہوگا اور وہ

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ

رنجیدہ ہونگے اور یہ بھی یاد رکھو کہ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو وہی جہنمی ہیں اور ہمیشہ

هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝٣٩ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ

دوزخ ہی میں پڑے رہیں گے۔ اے بنی اسرائیل (یعقوب کی اولاد) میرے (ان) احسانات کو یاد کرو جو تم

الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ

پر پہلے کر چکے ہیں اور تم میرے عہد و اقرار (ایمان) کو پورا کرو تو میں بھی تمہارے عہد (ثواب) کو پورا کروں گا

وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ۝٤٠ وَآمِنُوا بِمَا أَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِمَا

اور مجھی سے ڈرتے رہو۔ اور جو (قرآن) میں نے نازل کیا وہ اس کتاب (تورات) کی (بھی) تصدیق کرتا

مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ ۖ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي

ہے جو تمہارے پاس ہے اور تم سب سے پہلے اس کے (انکار پر) موجود نہ ہو جاؤ اور میری آیتوں کے بدلے

ثَمَنًا قَلِيلًا وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ ۝٤١ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ

تھوڑی قیمت (دنیوی فائدہ) نہ لو اور مجھی سے ڈرتے رہو اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ

بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاَقِيْمُوا

اور حق بات کو نہ چھپاؤ حالانکہ تم جانتے ہو - اور پابندی سے نماز[۱] ادا کرو اور زکوٰۃ

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾

دیا کرو اور جو لوگ (ہمارے سامنے) عبادت کیلئے جھکتے ہیں اُنکے ساتھ تم بھی جھکا کرو۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ

تم اور لوگوں سے تو نیکی کرنے کو کہتے ہو اور اپنی خبر نہیں لیتے حالانکہ تم کتاب خدا کو (برابر) پڑھا کرتے

تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ

ہو - تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے - اور (مصیبت کے وقت)[۲] صبر اور نماز

وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾ الَّذِيْنَ

کا سہارا پکڑو - اور البتہ نماز دوبھر تو ہے مگر اُن خاکساروں پر (نہیں) جو بخوبی جانتے

يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾ ع

ہیں کہ وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور ضرور اُسی کی طرف لوٹ جائینگے

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ

اے بنی اسرائیل[۳] میری اُن نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے پہلے تمہیں دی تھیں اور یہ بھی تو سوچو کہ

وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ

ہم نے تم کو سارے جہان کے لوگوں سے بڑھا دیا - اور اس دن سے ڈرو کہ (جس دن) کوئی شخص

نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا

کسی کی طرف سے نہ فدیہ ہو سکے گا اور نہ اس کی طرف سے کوئی سفارش مانی جائے گی اور نہ اس سے

يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ

کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ وہ مدد پہنچائے جائیں گے - اور اس وقت کو یاد کرو جب ہم

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ

نے تمہیں (تمہارے بزرگوں کو) قوم فرعون[۴] کے پنجہ سے چھڑایا جو تمہیں بُرے بُرے دکھ دیتے تھے

[illegible]

[۱] اس جگہ نماز و زکوٰۃ ادا کرنے کی ترغیب [illegible] نماز با جماعت [illegible]

[۲] [illegible] صبر اور نماز [illegible]

[۳] اسرائیل حضرت یعقوب کا لقب ہے [illegible] اور بنی اسرائیل حضرت یعقوب کی اولاد۔

[۴] مصر کے بادشاہ کا لقب فرعون ہے [illegible]

أَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِي ذَٰلِكُم بَلَآءٌ مِّن

تھے تمہارے لڑکوں کو تو چھری پھیرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو (اپنی خدمت کیلئے) زندہ رہنے دیتے تھے

رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ۝٤٩ وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنجَيْنَاكُمْ وَ

اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی سخت آزمائش تھی (اور وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو پھاڑ کر

أَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ۝٥٠ وَإِذْ وَاعَدْنَا

تمہیں کیا پھر تمہیں تو چھٹکارا دیا اور فرعونیوں کو تمہارے دیکھتے دیکھتے ڈبو دیا اور وہ وقت بھی یاد کرو جب

مُوسَىٰٓ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِن بَعْدِهِۦ

ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا تھا اور تم لوگوں نے ان کے جانے کے بعد ایک بچھڑے کو پرستش کیلئے خدا

وَأَنتُمْ ظَالِمُونَ ۝٥١ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ

بنا لیا حالانکہ تم اپنے اوپر ظلم جوت رہے تھے پھر ہم نے اسکے بعد بھی تم سے درگزر کی تاکہ تم شکر کرو اور

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝٥٢ وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَالْفُرْقَانَ

(وہ وقت بھی یاد کرو) جب موسیٰ کو کتاب (توریت) عطا کی اور حق و باطل کا جدا کرنے والا قانون (عنایت

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝٥٣ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِۦ يَا قَوْمِ إِنَّكُمْ

کیا) تاکہ تم ہدایت پاؤ اور (وہ وقت) یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم تم نے بچھڑے

ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُم بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوٓا۟ إِلَىٰ

کو (خدا) بنا کے اپنے اوپر بڑا سخت ظلم کیا تو اب (اسکے سوا کوئی چارہ نہیں کہ) تم اپنے خالق کی بارگاہ میں توبہ کرو

بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِندَ بَارِئِكُمْ

اور (وہ یہ ہے کہ) اپنے کو قتل کر ڈالو تمہارے پروردگار کے نزدیک تمہارے حق میں یہی بہتر ہے پھر جب

فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝٥٤ وَإِذْ

تم نے ایسا کیا تو خدا نے تمہاری توبہ قبول کر لی۔ بیشک وہ بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے اور (وہ وقت

قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً

بھی یاد کرو) جب تم نے موسیٰ سے کہا تھا کہ اے موسیٰ ہم تم پر اس وقت تک ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہم خدا

[illegible]

فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ۝ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ

کو ظاہر بظاہر نہ دیکھ لیں اس پر تمہیں بجلی نے آ دبایا اور تم تکتے ہی رہ گئے۔ پھر تمہیں تمہارے مرنے

مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۝ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ

کے بعد ہم نے جِلا اٹھایا تاکہ تم شکر کرو۔ اور ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا اور

الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ

تم پر من و سلویٰ ۲ اتارا (اور یہ بھی تو کہہ دیا تھا کہ) جو ستھری نفیس روزیاں تمہیں دی ہیں

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

انہیں شوق سے کھاؤ۔ اور ان لوگوں نے ہمارا تو کچھ بگاڑا نہیں مگر اپنی ہی جانوں پر ستم

يَظْلِمُوْنَ۝ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا

ڈھاتے رہے۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم سے کہا کہ اس گاؤں (اریحا) میں جاؤ اور

مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ

اس میں سے جہاں چاہو فراغت سے کھاؤ (پیو) اور دروازے پر سجدہ کرتے ہوئے اور زبان سے

قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ۝

حطہ ۳ (بخشش) کہتے ہوئے آؤ تو ہم تمہاری خطائیں بخش دینگے اور ہم نیکی کرنیوالوں کی نیکی (ثواب)

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ

بڑھا دینگے تو جو بات اُن سے کہی گئی تھی اُسے شریروں نے بدل کر دوسری بات کہنی شروع کر

فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا

دی تب ہم نے ان لوگوں پر جنہوں نے شرارت کی تھی ان کی بدکاری کی وجہ سے آسمانی بلا

كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ۝ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ

نازل کی۔ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے ۴ پانی مانگا تو ہم نے

فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ

کہا (اے موسیٰ) اپنی لاٹھی پتھر پر مارو (لاٹھی مارتے ہی) اس میں بارہ (۱۲)

[illegible]

اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۖ

چشمے پھوٹ نکلے ۔ اور سب لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ بخوبی جان لیا (اور ہم نے عام اجازت

كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن رِّزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ

دے دی کہ) خدا کی دی ہوئی روزی سے کھاؤ پیو اور ملک میں فساد نہ کرتے پھرو

مُفْسِدِينَ ۝ وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب تم نے (موسیٰ سے) کہا کہ اے موسیٰ ہم سے ایک ہی

وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ

کھانے پر رہا نہیں جاتا تو آپ ہمارے لئے اپنے پروردگار سے دعا کیجئے کہ جو چیزیں زمین سے اُگتی

مِن بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۖ

ہیں جیسے ساگ پات ترکاری اور ککڑی اور گیہوں (یا لہسن) اور مسور اور پیاز (من وسلویٰ کی جگہ)

قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۚ

پیدا کرے موسیٰ نے کہا کیا تم ایسی چیز کو جو ہر طرح بہتر ہے ادنیٰ چیزوں سے بدلنا چاہتے ہو تو کسی شہر

اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ

میں اتر پڑو وہاں تمہارے لئے جو تم نے مانگا ہے سب موجود ہے۔ اور اُن پر رسوائی اور

الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ

محتاجی کی مار پڑی اور اُن لوگوں نے قہر خدا کی طرف پلٹا کھایا۔ یہ سب اس سبب سے

بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ

ہوا کہ وہ لوگ خدا کی نشانیوں سے انکار کرتے تھے، اور پیغمبروں کو ناحق ناحق

بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ ع

شہید کرتے تھے ۔ اور اس وجہ سے (بھی) کہ وہ نافرمانی اور سرکشی کئے جاتے تھے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَ

بیشک مسلمانوں ۵ اور یہودیوں اور نصرانیوں اور

ایک ہی وقت تھے اور ہر ایک ہی قوم تھی اس لئے بھی حضرت موسیٰ سے جھگڑنے لگے کہ سب ایک چشمے سے تو پانی نہیں پی سکتے۔ آخر خدا نے اُن پر فضل کیا اور اُن کی بارہ نہریں کر دیں ہر قبیلہ کے لئے ایک ایک گھاٹ مقرر تھا اور وہ لوگ اپنے اپنے چشمے سے پانی پیتے۔ ؎ حاشیہ صفحہ ہذا لے بھی اسی جنگل میں رہنے کے زمانہ کا قصہ ہے اس وقت بھی ان کو کفار سے جہاد کرنے کی ترغیب دی گئی تھی۔ ۵ مسلمانوں سے مراد یہاں منافقین ہیں جو بظاہر مسلمان تھے اور آنحضرت ہونا کا اعتراف کرتے تھے اور یہود کے ساتھ ورثت کرتے ہیں اور یہود جو توریت پڑھنے کے وقت ہوا کرتے تھے اصل میں یہ نام ہوا یا اس کی وجہ یہ کہ یہ لوگ یہودا بن یعقوب کی اولاد میں تھے اور نصاریٰ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ جو ناصرہ شہر میں پیدا ہوئے تھے اس وجہ سے کہ ان کے حواریوں نے اپنے کو انصار اللہ کہا تھا عیسائی سے مراد وہ لوگ ہیں جو شخص ایک دین کے پابند تھے اور اسی وجہ سے اس کا ترجمہ لامذہب کیا گیا یا وہ لوگ ہیں جو خدا کو چھوڑ کر ستارہ پرستی کرتے تھے۔

الصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ

لا مذہبوں میں سے جو کوئی خدا اور روزِ آخرت پر ایمان لائے اور اچھے اچھے کام

صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ

کرتا ہے تو انہیں کے لئے اُن کا اجر و ثواب اُن کے خدا کے پاس ہے۔ اور نہ (قیامت میں)

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٦٢ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ

اُن پر کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ دل ہونگے۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے (تمہیل توریت) کا

وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ

تم سے اقرار لیا اور ہم نے تمہارے سر پر طور (پہاڑ کو) لا کر لٹکا دیا اور کہا کہ توریت جو ہم نے تم کو دی ہے

وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝٦٣ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ

اسکو مضبوطی سے پکڑے رہو اور جو کچھ اس میں ہے اسکو یاد رکھو تاکہ تم پرہیزگار بنو۔ پھر اسکے بعد تم اپنے عہد

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ

پیمان سے پھر گئے پس اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو تم نے

لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٦٤ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ

سخت گھاٹا اٹھایا ہوتا۔ اور اپنی قوم سے ان لوگوں کی حالت تو تم بخوبی جانتے ہو جو شنبہ

اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِى السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً

کے دن اپنی حد سے گزر گئے (کہ باوجود ممانعت شکار کھیلنے نکلے) تو ہم نے اُن سے کہا کہ تم راندہ

خٰسِـِٕيْنَ ۝٦٥ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا

گئے بندر بن جاؤ (اور وہ بندر ہو گئے) پس ہم نے اس واقعہ کو ان لوگوں کے واسطے جن کے سامنے ہوا

خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٦٦ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى

تھا اور جو اسکے بعد آنے والے تھے عذاب قرار دیا اور پرہیزگاروں کیلئے نصیحت۔ اور (وہ وقت

لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا

یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا تم لوگوں کو تاکیدی حکم کرتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو

اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ

وہ لوگ کہنے لگے کیا تم ہم سے دل لگی کرتے ہو موسیٰ نے کہا میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ

الْجٰهِلِيْنَ ۝٦٧ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۚ

میں جاہل بنوں۔ (تب) وہ لوگ کہنے لگے کہ (اچھا) تم اپنے خدا سے دعا کرو کہ ہمیں بتائے کہ وہ

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ۖ

گائے کیسی ہو۔ موسیٰ نے کہا بیشک خدا فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ تو بہت بوڑھی ہو نہ بچھیا بلکہ ان میں

عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝٦٨ قَالُوا

سے اوسط درجے کی ہو۔ غرض جو تم کو حکم دیا گیا ہے اس کو بجا لاؤ۔ وہ کہنے لگے (واہ)

ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ

تم اپنے خدا سے دعا کرو کہ ہمیں یہ تو بتائے کہ اس کا رنگ آخر کیا ہو۔ موسیٰ نے کہا بیشک خدا

اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۝٦٩

فرماتا ہے کہ وہ گائے خوب گہرے زرد رنگ کی ہو کہ دیکھنے والے اسے دیکھ کر خوش ہو جائیں

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ

تب کہنے لگے تم اپنے خدا سے دعا کرو کہ ہمیں ذرا یہ تو بتائے کہ وہ گائے اور کیسی ہو (وہ) گائے تو اور

تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ۭ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝٧٠ قَالَ

گایوں میں گھل مل گئی ہے۔ اور اب خدا نے چاہا تو ہم ضرور (اس کا) پتہ لگا لیں گے۔ موسیٰ نے کہا خدا

اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا

فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ تو اتنی سدھائی ہوئی ہو کہ زمین جوتے اور نہ کھیتی سینچے جس چیز کے نگ کر

تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۭ قَالُوا

اس میں کوئی دھبہ تک نہ ہو۔ وہ بولے اب جا کے ٹھیک ٹھیک بیان کیا۔ غرض ان لوگوں نے

الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۭ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝٧١

وہ گائے حلال کی حالانکہ اُن سے اُمید نہ تھی کہ وہ ایسا کریں گے۔

وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيهَا ۖ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا

اور جب تم نے ایک شخص کو مار ڈالا اور تم میں اس کی بابت پھوٹ پڑ گئی (یعنی) ایک دوسرے کو قاتل

كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۝۷۲ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذٰلِكَ

بتانے لگا اور جو تم چھپاتے تھے خدا کو اس کا ظاہر کرنا منظور تھا۔ پس ہم نے کہا کہ اس گائے کا کوئی ٹکڑا لے کر

يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝۷۳

اس (کی لاش) پر مارو۔ یوں خدا مُردوں کو زندہ کرتا ہے[1] اور تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ

تم سمجھو۔ پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہوگئے پس وہ مثل پتھر کے (سخت) ہوگئے یا اس سے بھی

أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ

زیادہ سخت۔ کیونکہ پتھروں میں بعض تو ایسے ہوتے ہیں کہ ان سے نہریں جاری ہو جاتی

الْأَنْهٰرُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ۚ وَإِنَّ

ہیں۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں دراڑ پڑ جاتی ہے اور ان میں سے پانی نکل پڑتا

مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغٰفِلٍ عَمَّا

ہے اور بعض پتھر تو ایسے ہوتے ہیں کہ خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو

تَعْمَلُونَ ۝۷۴ أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ

اس سے خدا غافل نہیں ہے۔ (مسلمانو) کیا تم یہ لالچ رکھتے ہو کہ وہ تمہارا (سا) ایمان لائیں گے

فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهٗ مِنْ

حالانکہ ان میں کا ایک گروہ (سابق میں) ایسا تھا کہ خدا کا کلام سنتا تھا اور اچھی طرح سمجھے

بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝۷۵ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ

کے بعد الٹ پھیر کر دیتا تھا حالانکہ وہ خوب جانتے تھے۔ اور جب ان لوگوں سے ملاقات کرتے ہیں

اٰمَنُوا قَالُوٓا اٰمَنَّا ۚ وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ قَالُوٓا

جو ایمان لائے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو ایمان لا چکے اور جب ان میں سے بعض بعض کے ساتھ تخلیہ کرتے ہیں

[1] یعنی جس طرح [illegible] گائے کا ایک گوشت کا ٹکڑا مُردے [illegible] سے وہ زندہ ہو گیا [illegible] ہزاروں برس کے مُردے کا بھی [illegible] کی بات نہیں اگر خدا تو اپنی قدرت سے یوں ہی زندہ کر دے گا ۔ ۱۲ [illegible]

أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُم بِهِ عِندَ

تو کہتے ہیں کہ جو کچھ خدا نے تم پر (تورات میں) ظاہر کر دیا ہے کیا تم (مسلمانوں کو) بتا دیتے ہو تاکہ اسکے سبب

رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ

(کل) تمہارے خدا کے پاس تم پر حجت لائیں کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے لیکن کیا وہ لوگ اتنا بھی نہیں

مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝ وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ

جانتے کہ وہ لوگ کچھ چھپاتے یا ظاہر کرتے ہیں خدا سب کچھ جانتا ہے۔ اور کچھ ان میں سے ایسے ان پڑھ ہیں کہ وہ

الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ۝ فَوَيْلٌ

کتاب خدا کو اپنے مطلب کی باتوں کے سوا کچھ نہیں سمجھتے اور وہ فقط خیالی باتیں بنا لیتے ہیں پس وائے ہو

لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا

ان لوگوں پر جو اپنے ہاتھ سے کتاب لکھتے ہیں پھر (لوگوں سے) کہتے (پھرتے) ہیں کہ یہ خدا

مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَّهُم

کے یہاں سے آئی ہے تاکہ اس کے ذریعے سے تھوڑی سی قیمت (دنیوی فائدہ) حاصل کریں۔ پس

مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ ۝ وَ

افسوس ہے ان پر کہ انکے ہاتھوں نے لکھا اور پھر افسوس ہے ان پر کہ وہ ایسی کمائی کرتے ہیں

قَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ قُلْ

اور کہتے ہیں کہ گنتی کے چند دنوں کے سوا ہمیں آگ چھوئے گی ہی تو نہیں۔ (اے رسول) ان لوگوں

أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ

سے کہو کہ کیا تم نے خدا سے کوئی اقرار لے لیا ہے کہ پھر وہ کسی طرح اپنے قرار کے خلاف ہرگز نہ

أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ بَلَىٰ مَن كَسَبَ

کریگا یا بے سمجھے بوجھے خدا پر طوفان جوڑتے ہو۔ ہاں (سچ تو یہ ہے کہ) جس نے برائی

سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

حاصل کی اور اس کے گناہوں نے چاروں طرف سے اسے گھیر لیا ہے وہی لوگ تو

یہ قصہ بھی علماء یہود کا ہے کہ وہ لوگ پہلے نبی آخر الزماں کے خیال سے کہ ایسا نہ ہو یہ لوگ حضرت رسول کے طرفدار ہو جائیں اور ہمارا نذرانہ غائب ہو جائے تورات میں تحریف کرتے تھے کیونکہ توریت میں حضرت رسول کے صفات یوں لکھا تھا خوبصورت گھونگر والے بال گندم گوں سیاہ چشم میانہ قد۔ اور ان اوصاف کے عکس کو مثلاً اس کی بجائے لکھ دیا دراز قد کبود چشم سفید رنگ سیدھے بال تاکہ جو صفتیں دجال کی ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ۝٨١ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا

دوزخی ہیں اور وہی (تو) اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اور جو لوگ ایماندار ہیں اور انہوں نے

الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ۝٨٢

اچھے کام کیے ہیں وہی لوگ جنتی ہیں کہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے

ع ١٠ / ٩

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے (جو تمہارے بزرگ تھے) عہد و پیمان لیا

اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى

تھا کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ اور قرابتداروں اور یتیموں اور محتاجوں کے

وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

ساتھ اچھے سلوک کرنا اور لوگوں کے ساتھ اچھی طرح (نرمی) سے باتیں کرنا اور برابر نماز پڑھتا اور

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ

زکوٰۃ دینا ۔ پھر تم میں سے تھوڑے آدمیوں کے سوا (سب کے سب) پھر گئے اور تم لوگ تو ہی اقرار

مُّعْرِضُوْنَ ۝٨٣ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ

سے منہ پھیرنے والے ہو اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم (تمہارے بزرگوں) سے عہد لیا تھا کہ آپس

وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَ

میں خونریزیاں نہ کرنا اور اپنے لوگوں کو شہر بدر کرنا تو تم (تمہارے بزرگوں) نے اقرار کیا تھا اور تم بھی

اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝٨٤ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ

اس کی گواہی دیتے ہو (کہ ہاں ایسا ہوا تھا) پھر وہی لوگ تو تم ہو کہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل

تُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ؗ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ

کرتے ہو اور اپنوں میں سے ایک جتھے کے ناحق اور زبردستی حمایتی بن کر دوسرے کو شہر بدر کرتے ہو اور

بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ؕ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ

(لطف تو یہ ہے کہ) اگر وہی لوگ قیدی بن کر تمہارے پاس (مدد مانگنے) آئیں تو ان کو تاوان دے کر

ف ١ ایک روایت میں ہے کہ والدین کے ساتھ نیکی یہ ہے کہ تم انہیں اپنی طرف سے کوئی تکلیف نہ دو اور جو وہ تم سے کچھ مانگیں ان کو نہ روکو ان کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرو اور ان کے آگے نہ چلو اور ان کی طرف تیز نگاہ سے نہ دیکھو اگر وہ تم کو ماریں تو اس کے جواب میں کہو خدا تم کو بخش دے ۔ اور وہ تم کو تنگ کریں تو اف تک نہ کہو ۱۲ ف ٢ ایک روایت میں ہے کہ تین چیزیں ہیں ایک تو مسجد جو محلہ میں ہو اور اس میں کوئی نماز نہ پڑھے ، دوسرے قرآن جو گھر میں رکھا ہو اور تلاوت نہ کریں تیسرے عالم جو ایسی قوم میں ہو اور اس سے لوگ مسائل دین دریافت نہ کریں ۱۲

وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ ۚ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ

چھڑا لیتے ہو۔ حالانکہ ان کا نکالنا ہی تم پر حرام کیا گیا تھا۔ تو پھر کیا تم (کتابِ خدا کی) بعض باتوں پر

الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ

ایمان رکھتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو۔ پس تم میں سے جو لوگ ایسا کریں ان کی سزا اس کے

مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ

سوا اور کچھ نہیں کہ زندگی بھر کی رسوائی ہو اور (آخرکار) قیامت کے دن بڑے سخت عذاب

اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝٨٥ اُولٰٓئِكَ

کی طرف لوٹا دیئے جائیں۔ اور جو کچھ تم لوگ کرتے ہو خدا اس سے غافل نہیں ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۡ فَلَا يُخَفَّفُ

جنہوں نے آخرت کے بدلے دُنیا کی زندگی خریدی۔ سو ان کے عذاب ہی میں

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝٨٦ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا

تخفیف کی جائے گی اور نہ وہ لوگ کسی طرح کی مدد دیئے جائیں گے۔ اور یہ تحقیقی بات ہے کہ ہم نے

مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۡ وَاٰتَيْنَا

موسیٰ کو کتاب (تورات) دی اور ان کے بعد بہت سے پیغمبروں کو ان کے قدم بقدم لے چلے۔

عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ

اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کو (بھی بہت سے) واضح اور روشن معجزے دیئے اور پاک روح (جبرئیل) کے ذریعے

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ

ان کی مدد کی۔ کیا تم اس قدر بد دماغ ہو گئے ہو کہ جب کبھی کوئی پیغمبر تمہارے پاس تمہاری خواہش نفسانی کے خلاف کوئی

فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝٨٧ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا

حکم لے کر آیا تو تم اکڑ بیٹھے پھر تم نے بعض پیغمبروں کو تو جھٹلا دیا اور بعض کو جان سے مار ڈالا۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارے دل

غُلْفٌ ۭ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝٨٨

غلاف (میں) ہیں (ایسا نہیں) بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے خدا نے ان پر لعنت کی ہے پس کم ہی لوگ ایمان لاتے ہیں

ع ١٠

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ
اور جب اُنکے پاس خدا کی طرف سے کتاب (قرآن) آئی اور وُہ اُس کتاب توریت (کی) جو اُنکے پاس ہے
وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا
تصدیق بھی کرتی ہے اور وہ لوگ پہلے (اس کی اُمید پر) کافروں پر فتحیاب ہونے کی دُعائیں مانگا کرتے تھے تو جب
جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝٨٩
اُنکے پاس وُہ چیز جسے پہچانتے تھے آ گئی، تو لگے انکار کرنے پس کافروں پر خدا کی لعنت ہے کیا ہی
بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا
بُرا ہے وہ کام جس کے مقابلے میں (اتنی بات پر) وُہ لوگ اپنی جانیں بیچ بیٹھے ہیں کہ خدا اپنے بندوں میں سے
اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ
جس پر چاہے اپنی عنایت سے کتاب نازل کیا کرے اس رشک سے جو کچھ خدا نے نازل کیا ہے سب کا انکار کر
فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ
بیٹھے۔ پس ان پر غضب پر غضب ٹوٹ پڑا۔ اور کافروں کے لیے (بڑی) رسوائی کا عذاب
مُّهِيْنٌ ۝٩٠ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا
ہے۔ اور جب اُن سے کہا گیا کہ جو (قرآن) خدا نے نازل کیا ہے اُس پر ایمان لاؤ تو کہنے لگے کہ
نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۤ
ہم تو اسی کتاب (توریت) پر ایمان لائے ہوئے ہیں جو ہم پر نازل کی گئی تھی اور اُس کتاب (قرآن) کو جو اُس کے
وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۭ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ
بعد آئی ہے نہیں مانتے حالانکہ وہ (قرآن) حق ہے اور اُس کتاب (توریت) کی جو اُنکے پاس ہے تصدیق بھی کرتی ہے (اگر) اس کتاب
اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٩١ وَلَقَدْ
قرآن کا جو اُسکے بعد آئی ہے انکار کرتے ہیں (اے رسول) اُن سے کہو تو پوچھو کہ تم تمہارے بزرگ (اگر) ایماندار تھے تو
جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ
پھر کیوں خدا کے پیغمبروں کو سابق میں قتل کرتے تھے اور تمہارے پاس موسیٰ تو واضح (روشن) معجزے لیکر آ ہی چکے تھے پھر بھی

ف ۱
یہودی توریت میں جو پیغمبر
آخرالزماں کی پیشینگوئیاں
دیکھا کرتے تھے کہ
خدا کرے جلد وہ ظاہر ہوں
کہ ہم کو کفار پر غلبہ ہو مگر
جب مبعوث ہوئے تو
اپنی ذلیل حالت پر
[illegible]
[illegible]

بَعۡدِهٖ وَاَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ۝ وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَكُمۡ

تم نے انکے بعد بچھڑے کو خدا بنا لیا اور اس کے اپنے ہی اوپر ظلم کرنے والے تھے اور وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تم سے عہد

وَرَفَعۡنَا فَوۡقَكُمُ الطُّوۡرَؕ خُذُوۡا مَآ اٰتَيۡنٰكُمۡ بِقُوَّةٍ وَّ

[illegible]

الۡعِجۡلَ بِكُفۡرِهِمۡؕ قُلۡ بِئۡسَمَا يَاۡمُرُكُمۡ بِهٖۤ اِيۡمَانُكُمۡ

کیونکہ گویا بچھڑے کی الفت ... تھی (اے رسول) اِن لوگوں سے کہدو کہ اگر تم ایماندار تھے تو

اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۝ قُلۡ اِنۡ كَانَتۡ لَـكُمُ الدَّارُ

تم کو تمہارا ایمان کیا ہی بُرا حکم کرتا تھا (اے رسول) اُن لوگوں سے کہدو کہ اگر خدا کے نزدیک آخرت

الۡاٰخِرَةُ عِنۡدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنۡ دُوۡنِ النَّاسِ

کا گھر (بہشت) خاص تمہارے واسطے ہے اور لوگوں کے واسطے نہیں ہے پس اگر

فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝ وَلَنۡ يَّتَمَنَّوۡهُ

تم سچے ہو تو موت کی آرزو کرو (تاکہ جلدی بہشت میں جاؤ) لیکن وہ اُن (اعمالِ بد) کی وجہ سے

اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالظّٰلِمِيۡنَ ۝ ۹۵

جن کو اُنکے ہاتھوں نے پہلے سے آگے بھیجا ہے ہرگز موت کی آرزو نہ کریں گے اور خدا ظالموں سے خوب واقف ہے

وَلَتَجِدَنَّهُمۡ اَحۡرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيۡنَ

اور (اے رسول) تم اِن (ہی) کو زندگی کا سب سے زیادہ حریص پاؤ گے اور مشرکوں میں سے ہر ایک شخص چاہتا ہے

اَشۡرَكُوۡا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمۡ لَوۡ يُعَمَّرُ اَلۡفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحۡزِحِهٖ

کہ کاش اس کو ہزار برس کی عمر دی جاتی حالانکہ اگر اتنی طولانی عمر بھی دی جائے تو وہ (خدا کے) عذاب

مِنَ الۡعَذَابِ اَنۡ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيۡرٌۢ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ ۝ ۹۶

سے چھٹکارا دینے والی نہیں۔ اور جو کچھ وہ لوگ کرتے ہیں خدا اُسے خوب دیکھ رہا ہے۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ

(اے رسول ان لوگوں سے) کہہ دو کہ جو جبرئیل[1] کا دشمن ہے (اس کا خدا دشمن ہے) کیونکہ اس فرشتے نے خدا کے حکم سے اس

بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ

قرآن کو تمہارے دل پر ڈالا ہے اور وہ ان کتابوں کی بھی تصدیق کرتا ہے جو پہلے نازل ہو چکی ہیں اور اب

لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٩٧﴾ مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ

اسکے سامنے موجود ہیں اور ایمانداروں کے واسطے خوشخبری ہے جو شخص خدا اور اسکے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور

وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ ﴿٩٨﴾ وَلَقَدْ

(خاص کر) جبرائیل و میکائیل کا دشمن ہو تو بے شک خدا بھی (ایسے) کافروں کا دشمن ہے۔ اور (اے رسول) ہم

أَنزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ ﴿٩٩﴾

نے تم پر ایسی نشانیاں نازل کی ہیں جو واضح اور روشن ہیں اور ایسے نافرمانوں کے سوا اُن کا کوئی انکار

أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا نَّبَذَهُ فَرِيقٌ مِّنْهُم ۚ بَلْ

نہیں کر سکتا۔ اور اُن کی یہ حالت ہے کہ جب کبھی کوئی عہد کیا تو اُن میں سے ایک فریق نے توڑ

أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠٠﴾ وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ

ڈالا بلکہ ان میں سے اکثر تو ایمان ہی نہیں رکھتے۔ اور جب اُن کے پاس خدا کی طرف سے رسول

عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ

(محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) آیا اور وہ اُس (کتاب توریت) کی جو اُنکے پاس ہے تصدیق بھی کرتا ہے اُن

أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ

اہل کتاب سے ایک گروہ نے کتاب خدا کو اپنے پس پشت پھینک دیا گویا وہ لوگ کچھ جانتے

لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٠١﴾ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ

ہی نہیں اور اُس منتر[2] کے پیچھے پڑ گئے جس کو سلیمان کے زمانۂ سلطنت میں شیاطین

مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ

جپا کرتے تھے۔ حالانکہ سلیمان نے کفر اختیار نہیں کیا لیکن شیطانوں نے

---

[1] چونکہ حضرت جبرئیل نے یہودیوں کی نافرمانی پر حکم خدا سے ایک مرتبہ کوہ طور ان کے سر پر لٹکایا تھا اور یہ کہا تھا کہ اگر کتاب خدا نہ مانو گے تو اسی پہاڑ سے دبا دوں گا کہ تم سب کے سب مر جاؤ گے۔ اور بخت نصر کو انہیں کے پیچھے میں سے ... یہاں تک کہ جب وہ جوان ہو کر بادشاہ ہوا تو اس نے ان کی شرارتوں کی خوب گوشمالی کی اور بیت المقدس کو تباہ کیا اس وجہ سے یہودی جبرئیل کو اپنا دشمن سمجھتے تھے اور حضرت رسول سے کہتے تھے کہ چونکہ جبرئیل آتے ہیں تو ہم لوگ ایمان نہیں لاتے اسی پر خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ۱۲

[2] حضرت سلیمان کی وفات کے بعد ابلیس نے کچھ جادو درست کیا اور لکھ کر ایک کاغذ پر رکھا اور لپیٹ کر اس کی پشت پر لکھا کہ یہ آصف بن برخیا نے جو حضرت سلیمان کے وزیر تھے حضرت سلیمان کی بادشاہی کے واسطے درست کیا ہے اور یہ عجیب خزانہ کا اسرار ہے اور اس کے ذریعہ سے ہر ایک مطلب حاصل ہو سکتا ہے اور یہ کاغذ حضرت سلیمان کے تخت کے پیچھے دفن کر دیا چند دنوں کے بعد لوگوں کے سامنے اس کو نکالا اور ظاہر کیا کہ حضرت سلیمان اسی کی بدولت جن وانس پر حاوی تھے تم بھی اگر عمل کرو گے تو ویسے ہی ہو جاؤ گے۔ اس پھندے میں یہودی لوگ پھنس گئے اور اس کے پابند ہو گئے اور عمل کرنے لگے اسی کو خدا نے فرمایا کہ جادو کی نسبت حضرت سلیمان کی طرف غلط ہے سب کارستانی شیطان کی ہے۔ ۱۲

كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى

کفر اختیار کیا کہ وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے ۔ اور وہ چیزیں جو ہاروت و ماروت

الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا يُعَلِّمٰنِ

دونوں فرشتوں پر بابل لے میں نازل کی گئی تھیں حالانکہ یہ دونوں فرشتے کسی کو سکھاتے

مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ

نہ تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم دونوں تو فقط (ذریعہ) آزمائش ہیں پس تو (اس پر عمل کرکے) بے ایمان

فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ

نہ ہو جانا۔ اس پر بھی اُن سے وہ (ٹوٹکے) سیکھتے تھے جن کی وجہ سے میاں بیوی میں تفرقہ

زَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ

ڈال دیں۔ حالانکہ بغیر اذن خداوندی وہ اپنی ان باتوں سے کسی کو ضرر نہیں پہنچا سکتے

اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا

تھے۔ اور یہ لوگ ایسی باتیں سیکھتے تھے جو خود انہیں کو نقصان پہنچاتی تھیں اور کچھ نفع

لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ڜ وَلَبِئْسَ

پہنچاتی تھیں باوجودیکہ وہ یقیناً جان چکے تھے کہ جو شخص ان (برائیوں) کا خریدار ہوا اور وہ آخرت میں

مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ

بے نصیب ہے اور بے شبہ (معاوضہ) بہت ہی برا ہے جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچا کاش وہ اسے کچھ

اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ لَوْ كَانُوْا

سوچے سمجھے ہوتے۔ اور اگر وہ ایمان لاتے اور (جادو وغیرہ سے) بچکر پرہیزگار بنتے تو خدا کی درگاہ سے جو ثواب ملتا وہ

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ

اس سے کہیں بہتر ہوتا کاش یہ لوگ اتنا تو سمجھتے۔ اے ایماندارو تم رسول کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہو تو راعنا لے (ہماری

قُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾

رعایت کر) نہ کہا کرو بلکہ انظرنا (ہم پر نظر توجہ فرما) کہا کرو اور (جی لگا کر) سنتے رہو اور کافروں کے لیے دردناک

لے حضرت نوحؑ کے بعد کسی پیغمبر کے زمانہ میں ان کی قوم نے جادوگری میں خوب مشق بہم پہنچائی اور اس کی بدولت خدا جانے کیا کیا شرارتیں شروع کر دیں۔ [illegible] طاق رکھ کر جادو کے بندے ہوگئے خداوند عالم نے اس وقت دو فرشتوں ہاروت ماروت کو آدمی کی صورت میں شہر بابل میں بھیجا [illegible] دونوں زمین پر آکے لوگوں کو جادو کی حقیقت سے آگاہ کر دیا [illegible]

ہاروت ماروت کا قصہ

ع

[illegible] مذمت کا نہیں ہے ۱۲

مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ

عذاب ہے۔ (اے رسول) اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا وہ اور مشرکین نہیں چاہتے ہیں کہ تم پر تمہارے

أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ

پروردگار کی طرف سے بھلائی (وحی) نازل کی جائے۔ اور ان کا تو اس میں کچھ اجارہ نہیں خدا جس کو

بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝١٠٥ مَا نَنْسَخْ

چاہتا ہے اپنی رحمت کیلئے خاص کر لیتا ہے اور خدا بڑا فضل کرنے والا ہے۔ (اے رسول) ہم جب

مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا ۗ أَلَمْ تَعْلَمْ

کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں یا تمہارے ذہن سے مٹا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا ویسی ہی (اور) نازل بھی

أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝١٠٦ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ لَهُ

کر دیتے ہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ بے شبہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ آسمان و

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ

زمین کی سلطنت بے شبہہ خاص خدا ہی کے لئے ہے۔ اور خدا کے سوا تمہارا نہ

مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝١٠٧ أَمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَسْأَلُوا

کوئی سرپرست ہے نہ مددگار۔ (مسلمانو) کیا تم چاہتے ہو کہ تم بھی اپنے رسول سے ویسے

رَسُولَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوسٰى مِنْ قَبْلُ ۗ وَمَنْ يَتَبَدَّلِ

ہی (بیہودہ) سوالات کرو جس طرح سابق زمانہ میں موسیٰ سے (بے تکے) سوالات کیے گئے تھے

الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝١٠٨ وَدَّ

اور جس شخص نے ایمان کے بدلے کفر اختیار کیا وہ تو یقینی سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔

كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ

(مسلمانو) اہل کتاب میں سے اکثر لوگ اپنے دلی حسد کی وجہ سے یہ خواہش رکھتے ہیں کہ تم کو ایمان لانے

كُفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ

کے بعد پھر کافر بنا دیں (اور لطف تو یہ ہے کہ) ان پر حق ظاہر ہو چکا ہے اس کے بعد بھی یہ تمنا باقی ہے

له

قرآن مجید جب کہ نازل ہوتا رہا بھی کبھی ایسا ہوتی کوئی آیت حسب مصلحت و موقع و وقت منسوخ الحکم یا منسوخ التلاوۃ ہوتی رہی اس پر مخالفین اسلام کو اعتراض ہوا اور اب اس زمانہ میں بھی ہے اس کا جواب دیا کہ خدا علیم ہے خوب جانتا ہے کہ بندوں کی مصلحت سے خوب واقف ہے اور بندوں کی حالت یکساں نہیں رہتی ہر ایک حالت کے موافق ایک مناسب حکم دیا جاتا ہے اور جو قرآن کی حالتوں میں تصرف اختیار رکھتا ہے جس طرح مناسب سمجھتا ہے ان کو تبدیل کر سکتا ہے کوئی اعتراض کی بات نہیں

سے

جنگ احد کے بعد یہودیوں نے حضرت عمار اور حذیفہ سے کہا کہ اگر تمہارے مذہب برحق ہوتے تو شکست نہ ہوتی۔ اب بھی ہمارا مذہب اختیار کرو دین میں پہلے آ جاؤ حضرت عمار نے جواب دیا کہ فتح و شکست کہیں حق و باطل کی معیار ہو سکتی ہے ہم دین اسلام کو نہ چھوڑیں گے۔ اسکے بعد خبر حضرت رسول کو ہوئی تو حضرت نے عمار کے حق میں دعا کی اور یہ آیت نازل ہوئی۔

الْحَقُّ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهٖ ۗ إِنَّ اللّٰهَ
پس تم معاف کرو اور درگزر کرو یہاں تک کہ خدا اپنا (کوئی اور) حکم بھیجے۔ بے شک خدا
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝١٠٩ وَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۗ وَ
ہر چیز پر قادر ہے۔ اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے جاؤ۔ اور
مَا تُقَدِّمُوْا لِأَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ
جو بھلائی اپنے لیے (خدا کے یہاں) پہلے سے بھیج دو گے اس (کے ثواب) کو موجود پاؤ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝١١٠ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ
گے۔ جو کچھ تم کرتے ہو اسے خدا (ضرور) دیکھ رہا ہے۔ اور (یہود) کہتے ہیں کہ یہود کے سوا اور (نصاریٰ
كَانَ هُوْدًا أَوْ نَصٰرٰى ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ
کہتے ہیں کہ) نصاریٰ کے سوا کوئی بہشت میں نہیں جانے کا۔ یہ ان کے خیالی پلاؤ ہیں۔ (اے رسول) تم ان سے
إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝١١١ بَلٰى ۚ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ
کہو کہ بھلا اگر تم سچے ہو (کہ صرف تم ہی بہشت میں جاؤ گے) تو اپنی دلیل پیش کرو۔ ہاں البتہ جس شخص نے خدا کے آگے
مُحْسِنٌ فَلَهٗ أَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
اپنا سر جھکا دیا اور اچھے کام بھی کرتا ہے تو اس کے لئے اس کے پروردگار کے پاس اس کا بدلہ موجود ہے اور آخرت میں ایسے
يَحْزَنُوْنَ ۝١١٢ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۖ وَّ
لوگوں کو کسی طرح کا خوف نہ ہوگا اور نہ ایسے لوگ غمگین ہوں گے اور یہود کہتے ہیں کہ نصاریٰ کا مذہب کچھ ٹھیک نہیں
قَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۗ
اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود کا مذہب کچھ ٹھیک نہیں حالانکہ وہ دونوں فریق کتاب (الٰہی) پڑھتے ہیں
كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ
اسی طرح انہی کی سی باتیں وہ (مشرکین عرب) کیا کرتے ہیں جو (خدا کے احکام کو) کچھ نہیں جانتے تو
يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝١١٣
جس بات میں یہ لوگ جھگڑ رہے ہیں (دنیا میں تو طے نہ ہوگا) قیامت کے دن خدا ان کے درمیان ٹھیک فیصلہ کر دیگا

امانیہم کا ترجمہ لفظی تو آرزوئیں ہیں مگر یہ ترجمہ اردو محاورہ کے موافق کیا گیا ہے

ع

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو خدا کی مسجدوں میں اُس کا نام لئے جانے سے (لوگوں کو) روکے ۱؎

وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ

اور اُن کی بربادی کے درپے ہو۔ ایسوں ہی کو اس میں جانا مناسب نہیں مگر

اِلَّا خَاۗىِٕفِيْنَ ڛ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي

سہمے ہوتے ایسے ہی لوگوں کے لئے دُنیا میں رُسوائی ہے اور ایسے ہی لوگوں کے

الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۱۱۴ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ

لئے آخرت میں بڑا بھاری عذاب ہے۔ (تمہارے مسجدوں میں روکنے سے کیا ہوتا ہے کیونکہ) ساری ہی زمین (خدا ہی

فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۱۱۵

کی ہے (کیا) پورب (کیا) پچھم پس جہاں کہیں (قبلے کی طرف) رُخ کرو گے وہیں خدا کا سامنا ہے بیشک خدا

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

بڑی گنجائش والا اور خوب واقف ہے ۲؎ اور یہ کہنے لگے کہ خدا اولاد رکھتا ہے حالانکہ وہ (اس عیب سے) پاک ہے بلکہ

وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝۱۱۶ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَ

جو کچھ زمین و آسمان میں ہے سب اُسی کا ہے۔ اور سب اُسی کے فرمانبردار ہیں۔ (وہی) آسمان و زمین

الْاَرْضِ ۭ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

کا موجد ہے اور جب کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو اُس کی نسبت صرف کہہ دیتا ہے کہ ہو جا

فَيَكُوْنُ ۝۱۱۷ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا

پس وہ (خود بخود) ہو جاتا ہے اور جو (مشرکین) کچھ نہیں جانتے کہتے ہیں کہ خدا ہم سے (خود) کلام کیوں نہیں کرتا

اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

یا ہمارے پاس (خود) کوئی نشانی کیوں نہیں آتی۔ اسی طرح انہیں کی سی باتیں وہ لوگ کر چکے ہیں

مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ۭ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ

جو ان سے پہلے تھے۔ ان سب کے دل آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ جو لوگ یقین رکھتے ہیں اُن کو تو اپنی

۱؎ کفار مکہ ابتدائے اسلام میں حضرت رسول اور مومنین کو جس جس طرح کی تکلیفیں پہنچاتے تھے وہ تو قابل بیان نہیں بس حد ہو گئی کہ حضرت نے مجبوراً اپنا اصلی وطن چھوڑ کر مدینہ میں جا کر رہنا اختیار کیا۔ ہجرت کے ساتویں برس عمرہ کرنے کو جو مکہ میں جانا چاہا تو کفار مکہ نے جانے نہ دیا۔ اسی کی طرف اشارہ کر کے خدا نے یہ آیت نازل فرمائی اور آخر پیشگوئی پوری کر دی کہ مکہ فتح ہوا اور خدا کا گھر مسلمانوں کے قبضہ میں آیا اور کفار ڈرتے ڈرتے جانے پھرنے لگے۔ ۱۲

۲؎ مومنوں کو کفار مکہ نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے دینے سے جو روکا تو ان کو سخت بیکلی ہوئی تو خدا نے ان کی تسلی کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی۔ ۱۲

لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿١١٨﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا

نشانیاں صاف طور پر دکھا چکے ہیں ۔ اے رسول ہم نے تم کو دین حق کے ساتھ بہشت کی خوشخبری دینے والا اور

وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿١١٩﴾ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ

(عذاب سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور دوزخیوں کے بارے میں تم سے کچھ نہ پوچھا جائے گا ۔ اور اے رسول نہ تو یہودی

الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۭ قُلْ اِنَّ هُدَى

کبھی تم سے رضامند ہوں گے نہ نصاریٰ یہاں تک کہ تم ان کے مذہب کی پیروی کرو ۔ اے رسول ان سے کہہ دو کہ

اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ

بس خدا ہی کی ہدایت تو ہدایت ہے (باقی ڈھکوسلا ہے) اور اگر تم اس کے بعد بھی کہ تمہارے پاس علم (قرآن) آچکا ہے

جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١٢٠﴾

ان کی خواہشوں پر چلے تو یاد رہے کہ پھر تم کو خدا (کے غضب) سے بچانے والا نہ کوئی سرپرست ہوگا نہ مددگار

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۭ

جن لوگوں کو ہم نے کتاب (قرآن) دی ہے وہ لوگ اسے اس طرح پڑھتے رہتے ہیں جو اس کے پڑھنے کا حق ہے

اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

یہی لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں ۔ اور جو اس کا انکار کرتے ہیں وہی لوگ گھاٹے

الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٢١﴾ يٰبَنِىْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ

میں ہیں ۔ اے بنی اسرائیل میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے

اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٢﴾ وَ

تم کو دی ہیں ۔ اور یہ کہ میں نے تم کو سارے جہان پر فضیلت دی ۔ اور اس دن

اتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـــًٔـا وَّلَا يُقْبَلُ

سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کی طرف سے نہ فدیہ ہو سکے گا اور نہ اس کی طرف سے کوئی معاوضہ قبول کیا

مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿١٢٣﴾

جاوے گا اور نہ کوئی سفارش ہی فائدہ پہنچا سکے گی اور نہ وہ لوگ مدد دیے جاویں گے

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ

اے رسول بنی اسرائیل کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ جب ابراہیم کو انکے پروردگار نے چند باتوں میں آزمایا اور

اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ

انہوں نے پورا کر دیا تو خدا نے فرمایا میں تم کو (لوگوں کا) پیشوا بنانے والا ہوں حضرت ابراہیم نے عرض کی اور میری

قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ۞ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ

اولاد میں سے فرمایا (ہاں مگر) میرے اس عہدہ پر ظالموں میں سے کوئی شخص فائز نہیں ہو سکتا اور اے رسول وہ وقت بھی

مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ

یاد دلاؤ جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے ثواب اور پناہ کی جگہ قرار دی۔ اور حکم دیا کہ ابراہیم کی (اس) جگہ کو نماز کی

مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا

جگہ بناؤ۔ اور ابراہیم و اسماعیل سے عہد و پیمان لیا کہ میرے (اس) گھر

بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۞ وَ

کو طواف اور اعتکاف اور رکوع اور سجدہ کرنیوالوں کے واسطے صاف ستھرا رکھو۔

اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ

اور اے رسول وہ وقت بھی یاد دلاؤ جب ابراہیم نے دعا مانگی کہ اے میرے پروردگار اس شہر کو پناہ و

اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

امن کا شہر بنا اور اسکے رہنے والوں میں سے جو خدا اور روز آخرت پر ایمان لائے اسکو طرح طرح کے پھل کھانے کو دے

الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ

خدا نے فرمایا (اچھا مگر) جو کفر اختیار کریگا اسکو دنیا میں چند روز (ان چیزوں سے) فائدہ اٹھانے دونگا پھر (آخرت

اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۞ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ

میں) اسکو مجبور کر کے دوزخ کی طرف کھینچ لے جاؤنگا اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے اور (وہ وقت بھی یاد دلاؤ)

الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ

جب ابراہیم و اسماعیل خانہ کعبہ کی بنیادیں بلند کر رہے تھے (اور دعا مانگتے جاتے تھے) کہ اے ہمارے پروردگار ہماری

ے اس میں بہت اختلاف ہے کہ وہ کون سی باتیں تھیں ایک روایت میں ہے کہ وہ دس ہیں [illegible] ان باتوں کا نام سنت ابراہیمی ہے ۱۲

ے اس آیت میں خدا نے دو باتوں کا فیصلہ بہت صحیح طور پر فرما دیا ہے ایک تو یہ کہ کوئی شخص بغیر خدا کے مقرر کئے ہوئے کسی کا پیشوا و امام ہو ہی نہیں سکتا دوسرے یہ کہ پیشوا اور امام ہر شخص نہیں ہو سکتا بلکہ وہی شخص امام ہوگا جو معصوم ہو اور کوئی گناہ اس سے سرزد نہ ہوا ہو کیونکہ اگر اس نے ایک گناہ بھی کیا تو اس نے اپنے اوپر ظلم کیا اور ظالم ہو گیا اس کے علاوہ پھر حکم خدا قطعی نہ رہے گا ۱۲

إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝١٢٧ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ

یہ خدمت) قبول کر بیشک تو ہی (دعا کا) سننے والا اور (نیت کا) جاننے والا ہے۔ اور اے ہمارے پالنے والے تو

لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا

ہمیں اپنا فرمانبردار بندہ بنا اور ہماری اولاد سے ایک گروہ پیدا کر جو تیرا فرمانبردار رہے۔ اور ہم کو ہمارے حج کی جگہیں دکھا

وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝١٢٨ رَبَّنَا وَ

دے اور ہماری توبہ قبول کر بیشک تو ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اور اے ہمارے پالنے

ابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَ

والے مکہ والوں میں انہی میں سے ایک رسول کو بھیج جو انکو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور آسمانی کتاب اور عقل کی باتیں

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ

سکھائے اور اُن (کے نفوس) کو پاکیزہ کر دے۔ بیشک تو ہی غالب

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝١٢٩ وَمَنْ يَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ

اور صاحب تدبیر ہے۔ اور کون ہے جو ابراہیمؑ کے طریقے سے نفرت کرے

إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ ۚ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا ۖ

مگر جو اپنے کو احمق لے بنائے اور بیشک ہم نے ان کو دنیا میں بھی منتخب کر لیا

وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝١٣٠ إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ

اور وہ ضرور آخرت میں بھی اچھوں ہی میں سے ہوویں گے۔ جب اُن سے اُن کے پروردگار

أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝١٣١ وَوَصَّىٰ بِهَا

نے کہا اسلام قبول کر تو عرض کی میں سارے جہان کے پروردگار پر اسلام لایا۔ اور اسی طریقہ کی ابراہیمؑ نے

إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ ۚ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ

اپنی اولاد سے وصیت کی اور یعقوب نے (بھی) کہ اے فرزندو خدا نے تمہارے واسطے اس دین

لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝١٣٢

(اسلام) کو پسند فرمایا ہے پس تم ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان ہی ہو کر۔ (اے یہود)

ع

ل
اس آیت سے واضح ہوا
کہ حضرت ابراہیمؑ کا مذہب
جس کی پیروی کرنے کا حکم
دیا گیا ہے عقلی تھا اور یہی
اہل حق کا مذہب ہے۔ اس
لئے جس دین کو اشیاء
کے عقلی ہونے کی اتنی ہی
سمجھ گئی اور اسی بنا
پر احادیث میں عقل کو نبی
باطنی سے تعبیر کیا ہے اور
اسی وجہ سے یہ کچھ مشہور
ہے کہ جس کا عقل حکم کرتی ہے
اسی کا شریعت بھی حکم
کرتی ہے جس کا شریعت
حکم کرتی ہے اسی کا عقل
بھی حکم کرتی ہے ۱۲

أَمْ كُنتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ

کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ کے سر پر موت آ کھڑی ہوئی اس وقت انہوں نے

لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنۢ بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلٰهَكَ

اپنے بیٹوں سے کہا میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے ۔ کہنے لگے ہم آپ کے معبود اور آپ کے

وَإِلٰهَ آبَآئِكَ إِبْرٰهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ إِلٰهًا وَاحِدًا

باپ دادا ابراہیمؑ و اسماعیلؑ و اسحاقؑ کے معبود یکتا خدا کی عبادت کریں گے

وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝۱۳۳ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا

اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں ۔ (اے یہود) وہ لوگ تھے جو چل بسے جو انہوں نے کیا ان کے

كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْـَٔلُونَ عَمَّا كَانُوا

آگے آیا اور جو تم کماؤ گے تمہارے آگے آئے گا ۔ اور جو کچھ بھی وہ کرتے تھے اس کی پوچھ گچھ تم

يَعْمَلُونَ ۝۱۳۴ وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوا

سے نہیں ہوگی ۔ اور یہودی عیسائی مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ یہودی یا نصرانی ہو جاؤ تو راہِ راست پر آ جاؤ

قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرٰهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝۱۳۵

گے (اے رسول ان سے) کہہ دو کہ ہم ابراہیمؑ کے طریقے پر ہیں جو باطل سے کترا کر چلتے تھے اور مشرکین سے نہ تھے

قُولُوا آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلٰى إِبْرٰهِيمَ

(اور اے مسلمانو تم یہ) کہو کہ ہم تو خدا پر ایمان لائے ہیں اور اس پر جو ہم پر نازل کیا گیا (قرآن) اور جو (صحیفے)

وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ

ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ و اسحٰقؑ و یعقوبؑ اور اولاد یعقوبؑ پر نازل ہوئے تھے ان پر ۔ اور جو (کتاب)

مُوسٰى وَعِيسٰى وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا

موسیٰؑ و عیسیٰؑ کو دی گئی (اس پر) اور جو اور پیغمبروں کو ان کے پروردگار کی طرف سے انہیں دیا گیا (اس پر) ہم

نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝۱۳۶

ان میں سے کسی (ایک) میں بھی تفریق نہیں کرتے اور ہم تو خدا ہی کے فرمانبردار ہیں

ف ۱
اس مقام پر خدا نے حضرت اسمٰعیلؑ کو حضرت یعقوبؑ کی اولاد کے باپ دادوں میں شامل فرمایا ہے حالانکہ حضرت اسمٰعیلؑ اُن کے چچا تھے اس سے صاف معلوم ہوا کہ محاورات میں چچا کو بھی باپ کہتے ہیں ۔ اسی بنا پر حضرت ابراہیمؑ اپنے چچا آذر بت تراش کو باپ کہا کرتے تھے اور اُن کے والد کا نام تارخ ۔ تفا ۱۲

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْاۚ وَ

پس اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم تو البتہ وہ راست پر آگئے اور اگر وہ اس طریقہ

اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍۚ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ

سے منہ پھیر لیں تو بس وہ صرف تمہاری ضد ہی پر ہیں۔ تو اے رسول اُن کے شر سے بچانے کو تمہارے

اللّٰهُۚ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُؕ ﴿۱۳۷﴾ صِبْغَةَ اللّٰهِۚ وَ مَنْ

لئے خدا کافی ہوگا۔ اور وہ سب کی حالت خوب جانتا اور سنتا ہے (مسلمانو) کہو کہ رنگ تو خدا ہی کا رنگ

اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً٘ وَّ نَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

ہے جس میں ہم رنگے گئے اور خدائی رنگ سے بہتر کون رنگ ہوگا اور ہم تو اسی کی عبادت کرتے ہیں (اے رسول)

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَ هُوَ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْۚ وَ لَنَاۤ اَعْمَالُنَا

تم ان سے پوچھو کیا تم ہم سے خدا کے بارے میں جھگڑتے ہو حالانکہ وہی ہمارا بھی پروردگار ہے اور وہی تمہارا بھی پروردگار

وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْۚ وَ نَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ اَمْ تَقُوْلُوْنَ

ہے ہمارے لئے ہیں ہماری کارگزاریاں اور تمہارے لئے تمہاری کارستانیاں اور ہم تو نرے کھرے اسی کے ہیں کیا تم

اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطَ

کہتے ہو کہ ابراہیمؑ و اسماعیلؑ و اسحٰقؑ و اولاد یعقوب یہ سب کے سب

كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰىؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُؕ وَ مَنْ

یہودی یا نصرانی تھے (اے رسول) ان سے پوچھو تو کہ تم زیادہ واقف ہو یا خدا۔ اور اس سے

اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس کے پاس خدا کی طرف کی گواہی (موجود) ہو کہ وہ یہودی نہ تھے اور پھر وہ چھپائے

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ

اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے بے خبر نہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جو سدھار چکے جو کچھ وہ کما گئے ان کے لئے

لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْۚ وَ لَا تُسْــٴَـلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۠ ﴿۱۴۱﴾ ع

تھا اور جو کچھ تم کرو گے تمہارے لئے ہوگا۔ اور جو کچھ وہ کر گزرے اس کی پوچھ گچھ تم سے نہ ہوگی۔

الجزء ۲

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ

بعض احمق لوگ یہ کہہ بیٹھیں گے کہ مسلمان جس قبلہ (بیت المقدس) کی طرف پہلے (سجدہ) کرتے رہتے تھے

قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ۚ قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ

اس سے (دوسرے قبلہ کی طرف) پھر جانے کا کیا باعث ہوا اے رسول تم انکے جواب میں کہو کہ پورب پچھم

الْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِي مَنْ يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿١٤٢﴾

سب خدا ہی کا ہے جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کرتا ہے اور جس طرح تمہارے قبلہ کے بارے میں

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى

ہدایت کی اسی طرح تم کو عادل امت بنایا تاکہ اور لوگوں کے مقابلہ میں تم گواہ بنو

النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا

اور رسول (محمد) تمہارے مقابلہ میں گواہ بنیں اور اے رسول جس قبلہ کی طرف

الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَآ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ

تم پہلے (سجدہ) کرتے تھے ہم نے اس کو صرف اس وجہ سے (قبلہ) قرار دیا تھا کہ (جب قبلہ بدل جائے) تو

الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ۚ وَإِنْ كَانَتْ

ہم ان لوگوں کو جو رسول کی پیروی کرتے ہیں ان لوگوں سے الگ دیکھ لیں جو الٹے پاؤں پھرتے ہیں

لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ ۗ وَمَا كَانَ

اگرچہ یہ الٹ پھیر سوا ان لوگوں کے جن کی خدا نے ہدایت کی ہے سب پر شاق ضرور ہے

اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ

اور خدا ایسا نہیں ہے کہ تمہارے ایمان (نماز) کو جو بیت المقدس کی طرف پڑھ چکے ہو برباد کر دے

رَّحِيمٌ ﴿١٤٣﴾ قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ

بیشک خدا لوگوں پر بڑا ہی شفیق اور مہربان ہے اے رسول قبلہ بدلنے کے واسطے بیشک تمہارا بار بار آسمان کی طرف

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۚ فَوَلِّ وَجْهَكَ

منہ کرنا ہم دیکھ رہے ہیں تو ہم ضرور تم کو ایسے قبلہ کی طرف پھیر دیں گے کہ تم نہال ہو جاؤ اچھا تو نماز

لہ ابتدائے اسلام میں حضرت رسول بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے تھے حتیٰ کہ جب مدینہ میں ہجرت فرمائی تب بھی تقریباً سولہ یا سترہ مہینہ تک بیت المقدس ہی کی طرف نماز پڑھتے رہے ... آنحضرت ... یہ کہنے لگے کہ مسلمانوں کے رسول بھی ایک قبلہ پر نہیں متردد ہیں کبھی ادھر کبھی ادھر کوئی کہتا کہ اپنے وطن کے مشتاق ہو گئے ہیں سو کعبہ کی طرف منہ کرنے لگے خدا نے ان سب باتوں کا جواب اس آیت میں دیا کہ خدا کے علم میں اصل قبلہ کعبہ ہی ہے بیت المقدس تو چند روز پہلے بہ مصلحت قبلہ قرار دیا گیا تھا اور پھر تبدیل قبلہ کی مصلحت آگے بیان فرمائی۔ لہ تیسیر میں قیس سے مروی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ امت عادل اور لوگوں پر گواہ ہم ہیں اور خاص ہم ہی ہیں ... مقصود خدا اور حضرت رسول ہم پر گواہ ہیں اور ہم گواہان خدا اس کی مخلوق پر اور اس کی حجت ہیں زمین پر اور ہم ہی وہ ہیں جن کے بارے میں خدا نے کذالک جعلنٰکم امۃ وسطا فرمایا ہے دیکھو شواہد التنزیل حاکم ابوالقاسم۔ لہ اس کا فائدہ تبدیل قبلہ کا خداوند عالم بیان فرماتا ہے یعنی تبدیل قبلہ سے لئے کیا ہے تاکہ ہم دیکھ لیں کہ کون رسول کی ہمارے حکم کے مطابق پیروی کرتا ہے اور سچا ایمان دار ہے اور کون گومگوں میں رہتا ہے اور کس کو شاق ہے اور کس کو پروا نہیں ظاہری مسلمانوں اور منافقوں اور سچے مومنوں کا امتحان ہو گیا۔ مجاہد سے منقول ہے کہ لوگوں نے امام حسن سے پوچھا کہ آپ کی رائے ابوتراب حضرت علی کے بارہ میں کیا ہے امام حسن نے الا علی الذین ہدی اللہ کی تلاوت کی اس کے بعد فرمایا کہ حضرت علی ان ہی لوگوں میں سے ہیں اور حضرت رسول کے چچا زاد بھائی اور داماد اور ساری دنیا کے لوگوں کی نسبت رسول سے زیادہ قریب اور ان کے محبوب تھے دیکھو تفسیر کشاف جلد اول ...

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا

ہیں، اب تم مسجد محترم ؎۱ (کعبہ) کی طرف منہ کرلو اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اسی کی طرف اپنا

وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

(اپنا) منہ کرلیا کرو اور جن لوگوں کو کتاب (تورات وغیرہ) دی گئی وہ بخوبی جانتے ہیں کہ یہ (تبدیل

لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ

قبلہ) بہت بجا و درست ہے اور ان کے پروردگار کی طرف سے ہے اور جو کچھ وہ لوگ کرتے

عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿۱۴۴﴾ وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا

ہیں اس سے خدا بےخبر نہیں اور اگر اہل کتاب کے سامنے (دنیا کی) ساری

الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا أَنْتَ بِتَابِعٍ

دلیلیں پیش کروگے تو بھی وہ تمہارے قبلے کو نہ مانیں گے اور تم بھی

قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ وَ

ان کے قبلہ کو ماننے والے نہیں ہو اور خود اہل کتاب بھی ایک دوسرے کے قبلہ کو نہیں مانتے اور جو علم (قرآن)

لَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ

تمہارے پاس آچکا ہے اس کے بعد بھی اگر تم ان کی خواہش پر چلے تو البتہ تم ظالموں

مِنَ الْعِلْمِ ۙ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۱۴۵﴾ الَّذِينَ

ہو جاؤگے، جن لوگوں کو ہم نے کتاب (تورات وغیرہ)

آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ ۖ

دی ہے وہ جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں (اسی طرح) وہ اس پیغمبر کو

وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۱۴۶﴾

بھی پہچانتے ہیں اور ان میں کچھ لوگ تو ایسے بھی ہیں جو دیدہ و دانستہ حق بات کو چھپاتے ہیں

الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿۱۴۷﴾ ع

(اے رسول تبدیل قبلہ تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے پس تم کہیں شک کرنے والوں میں سے نہ ہوجانا)

رجب روز دوشنبہ ... میں بدر
کی لڑائی سے دو مہینے پیشتر حضرت
رسول مع اصحاب ... مسجد
میں جو مدینہ سے تین میل کے
فاصلہ پر ہے نماز ظہر میں مشغول تھے
اور دو رکعتیں پڑھ چکے تھے کہ تبدیل
قبلہ کا حکم نازل ہوا حضرت رسول
نے اثنائے نماز ہی میں بیت المقدس
سے خانہ کعبہ کی طرف پھر گئے اور
ظہر کی آخری دونوں رکعتیں خانہ کعبہ
کی طرف رخ کرکے پڑھیں اسی
وجہ سے اس مسجد کو ذوالقبلتین یعنی دو قبلہ
والی مسجد کہتے ہیں اور حضرت کے
اصحاب میں سے بھی صرف بعض نے
منہ پھیرا اور اکثر پہلی ہی حالت
پر رہے۔ —— حاشیہ
صفحہ (۳۱) ؎۱ خانہ کعبہ تو ایک
چوکور ۲۴×۲۳ گز کا اونچا اور ۱۹ یا ۲۰ گز چوڑا
کوٹھا ہے اور اس کے چوگرد ایک وسیع
حد تک مسجد محترم ہے اور مسجد الحرام
کی حرمت اور عزت بھی خانہ کعبہ
کی وجہ سے ہے اور اصل مقصود خدا
خانہ کعبہ ہے جس کو مسجد حرام کے
ساتھ تعبیر کی ہے کیونکہ جو لوگ
مسجد الحرام میں نماز پڑھتے ہیں وہ
بھی چاروں طرف سے اپنے
منہ کعبہ ہی کی طرف کرتے ہیں
ورنہ نماز صحیح نہ ہو اور اسے مسجد الحرام
اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کے اندر
کسی کا قتل کرنا یا ایذا دینا اگرچہ واجب
القتل ہو اور حرمت رکھا ہے
گرمی اس کا حرام ہے
؎۲ شک و وسوسہ
ایک سوداوی بیماری
ہے اور اس کا علاج ترک
ہونا بداخلاقی اور حدود حکمت سے
تجاوز ہے اور اسی وجہ سے شریعت
میں بھی ناجائز ہے اور وہمی اعتقاد
بھی اسی میں داخل ہے ...
پابند احمق یا بیمار ہوتے
ہیں کہ ان کا مانوں میں ...
کو شک وسوسہ پیدا کرنے
کی غرض سے کیا کرتے
ہیں خدا کی پناہ ...

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ أَيْنَ

اور ہر فریق کے واسطے ایک سمت ہے اسی کی طرف وہ (نماز میں) اپنا منہ کر لیتا ہے پس تم (اے مسلمانو)

مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ

اس جھگڑے کو چھوڑ دو اور نیکیوں میں (ان سے) لپک کے آگے بڑھ جاؤ تم جہاں کہیں ہوگے خدا تم کو (اپنی طرف) لے

شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱۴۸﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ

آوے گا بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے اور (اے رسول) تم جہاں سے جاؤ (حتیٰ کہ مکہ سے) تو بھی (نماز میں) تم اپنا منہ

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَمَا اللّٰهُ

مسجد محترم (کعبہ) کی طرف کر لیا کرو اور بیشک یہ (نیا قبلہ) تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے اور تمہارے

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۱۴۹﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ

کاموں سے خدا غافل نہیں ہے اور (اے رسول) تم جہاں سے جاؤ (حتیٰ کہ مکہ سے) تو بھی (تم نماز میں)

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ

اپنا منہ مسجد الحرام کی طرف کر لیا کرو۔ اور (اے مسلمانو) تم (بھی) جہاں کہیں ہوا کرو تو (نماز میں) اپنا منہ

شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ

اسی (کعبہ) کی طرف کر لیا کرو (بار بار حکم دینے کا ایک فائدہ یہ ہے) تاکہ لوگوں کا الزام تم پر نہ آنے پائے مگر ان میں سے جو

ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي

لوگ ناحق ہٹ دھرمی کرتے ہیں (وہ تو ضرور الزام دیں گے) تو تم لوگ ان سے ڈرو نہیں اور صرف مجھ سے ڈرو اور (دوسرا فائدہ یہ ہے)

عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿۱۵۰﴾ كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ

تاکہ تم پر اپنی نعمت پوری کر دوں اور (تیسرا فائدہ یہ ہے) تاکہ تم ہدایت پاؤ (مسلمانو یہ احسان بھی ویسا ہی ہے) جیسے ہم

رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيٰتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ

نے تم میں تم ہی میں کا ایک رسول بھیجا جو تم کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائے اور تمہارے نفس کو پاکیزہ کرے

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿۱۵۱﴾

اور تمہیں کتاب (قرآن) اور عقل کی باتیں سکھائے اور تم کو وہ باتیں بتائے جن کی تمہیں (پہلے سے) خبر بھی (نہ تھی)

لہ اس کی اشارہ ہے رجعت اور ظہور امام عصر مہدی آخرالزماں کی طرف اگرچہ عقل کے [illegible] میں یہ بات [illegible] بناتے ہیں [illegible] کی شکلیں [illegible] عقلی دلیلیں [illegible] مضبوط [illegible] اور بہت سی کتب [illegible] کی حضرت رسول سے منقول ہے [illegible] سے مقصود خدا [illegible] کا بہشت میں داخل کرنا ہے ۲۰

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾

پس تم ہماری یاد رکھو تو میں بھی تمہارا ذکر (خیر) کیا کرونگا اور میرا شکریہ ادا کرتے رہو اور ناشکری نہ کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ

اے ایماندارو مصیبت کے وقت صبر اور نماز کے ذریعہ سے (خدا کی) مدد مانگو

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٣﴾ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ

بیشک خدا صبر کرنے والوں ہی کا ساتھی ہے اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے انہیں

فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿١٥٤﴾

کبھی مردہ نہ کہنا بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں مگر تم ان کی زندگی کی حقیقت کا کچھ بھی شعور نہیں رکھتے

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ

اور ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور

الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِينَ

پھلوں کی کمی سے ضرور آزمائیں گے اور (اے رسول) ایسے صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو کہ

إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾

جب ان پر کوئی مصیبت آ پڑی تو وہ (بے ساختہ) بول اٹھے ہم تو خدا ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے

أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ

ہیں انہیں لوگوں پر ان کے پروردگار کی طرف سے عنایتیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ

هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ

ہدایت یافتہ ہیں بیشک (کوہ) صفا اور (کوہ) مروہ خدا کی نشانیوں میں سے

اللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ

ہیں پس جو شخص خانۂ (کعبہ) کا حج یا عمرہ کرے اس پر ان دونوں کے درمیان

يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٥٨﴾

طواف (آمد و رفت) کرنے میں کچھ گناہ نہیں بلکہ ثواب ہے اور جو شخص خوش خوش نیک کام کرے تو پھر خدا بھی

۱؎ اصل مقصود یہ ہے کہ جس طرح شریعت نے تمہیں تعلیم کی اسی طرح تم خدا کو یاد کرو صوفیوں کی طریقت مقصود نہیں ہے جو محض حکمت ہوس کے منصوبوں کی بناوٹ تقلید سے گڑھی گئی ہے۔ ۲؎ جب ... جناب امام حسین کی طرف ... شدہ ... امام حسین ... حضرت حمزہ کی شہادت کی خبر حضرت ... کو ملی تو آپ نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون ... تو یہ آیت نازل ہوئی اور ... پہلے اسلام میں حضرت علی ہی کی زبان سے نکلا اور پھر خدا کو ایسا پسند آیا کہ اس نے اسی کی حکایت فرمائی اور پھر صلوٰت بھیجی ... اسی وجہ سے نماز میں بھی ان پر صلوٰۃ بھیجنا واجب کر دیا دیکھو تفسیر ... ۳؎ صفا اور مروہ مکہ میں دو پہاڑیاں ہیں جب حضرت ابراہیم نے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کو وہاں لا بسایا تھا اور حضرت ہاجرہ اپنے بیٹے کی پیاس سے بے چین ہو کر کئی مرتبہ انہیں دونوں پہاڑیوں کے درمیان دوڑی تھیں اسی کی یادگار میں یہ سعی قرار پائی مگر زمانۂ جاہلیت میں ان پر بت رکھے تھے اس سبب سے بعض مسلمانوں کو یہ خیال ہوا کہ شاید انہی کی وجہ سے یہ ... تھے اس لئے خدا نے یہ آیت نازل کی۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ
قدردان (اور) واقف کار ہے۔ بیشک جو لوگ (ہماری) ان روشن دلیلوں اور ہدایتوں کو جنھیں ہم نے نازل کیا
مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۙ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ
اسکے بعد چھپاتے ہیں جبکہ ہم کتاب (توراۃ) میں لوگوں کے سامنے صاف صاف بیان کر چکے ہیں تو یہی
اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ﴿١٥٩﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا
لوگ ہیں جن پر خدا بھی لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنیوالے بھی لعنت کرتے ہیں مگر جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی حالت
وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾
کی اصلاح کرلی اور (جو کتاب خدا میں ہے) صاف صاف بیان کر دیا ایسے ہی لوگوں کی توبہ میں قبول کرتا ہوں اور میں بڑا توبہ قبول کرنیوالا
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ
مہربان ہوں بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے ان ہی پر خدا کی
لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٦١﴾ خَالِدِينَ
اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے ہمیشہ اسی پھٹکار میں
فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿١٦٢﴾
رہیں گے نہ تو ان سے عذاب ہی میں تخفیف کی جائیگی اور نہ ان کو (عذاب سے) مہلت
وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٣﴾
ہی دیجائیگی اور (لوگو) تمہارا معبود تو وہی ایک خدا ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا مہربان رحم والا ہے
إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ
بیشک آسمان و زمین کی پیدائش اور رات دن کے ردوبدل میں اور کشتیوں
وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ
(جہازوں) میں جو لوگوں کے نفع کی چیزیں (مال تجارت وغیرہ) دریا میں لیکر چلتے ہیں
وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ
اور پانی میں جو خدا نے آسمان سے برسایا پھر اس سے زمین کو مرے (بیکار)

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّ

ہونے کے بعد جلا دیا (شاداب کر دیا) اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلا دینے اور ہواؤں

تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ

کے چلانے میں اور بادلوں میں جو آسمان و زمین کے درمیان (خدا کے حکم سے) گھرا رہتا

وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ

ہے (ان سب باتوں میں) عقل والوں کے لئے (بڑی بڑی) نشانیاں ہیں اور بعض لوگ ایسے

يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ

بھی ہیں جو خدا کے سوا اوروں کو بھی خدا کا مثل و شریک بناتے ہیں (اور) جیسی محبت خدا سے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا

رکھنی چاہئے ویسی ہی ان سے رکھتے ہیں اور جو لوگ ایماندار ہیں وہ ان سے کہیں بڑھ کر خدا کی الفت رکھتے ہیں اور اے کاش

اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّ اَنَّ

ظالموں کو (اس وقت) وہ بات سوجھتی جو عذاب کے دیکھنے کے بعد سوجھے گی کہ یقیناً ہر طرح کی قوت خدا ہی کو ہے اور یہ

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝١٦٥ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا

کہ بیشک خدا بڑا سخت عذاب والا ہے (وہ کیا سخت وقت ہوگا) جب پیشوا لوگ

مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ

اپنے پیروؤں سے اپنا پیچھا چھڑائیں گے اور (بچشم خود) عذاب دیکھیں گے اور انکے باہمی

الْاَسْبَابُ ۝١٦٦ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً

تعلقات ٹوٹ جائینگے اور پیرو کہنے لگیں گے کہ اگر ہمیں پھر دنیا میں جانا ملے تو ہم بھی

فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ

ان سے (اسی طرح) الگ ہو جائیں جس طرح (یہ عین وقت پر) یہ لوگ ہم سے الگ ہو گئے یوں ہی

اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ۝١٦٧

خدا انکے اعمال کو دکھائیگا جو انہیں (سراپا) اس ہی یاس دکھائی دینگے اور بھلا کب یہ دوزخ سے نکل سکتے ہیں

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَّلَا
اے لوگو جو چیز زمین میں ہے اُس میں سے حلال و پاکیزہ چیزیں (شوق سے) کھاؤ اور شیطان
تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝١٦٨
کے قدم بقدم نہ چلو وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔
إِنَّمَا يَأْمُرُكُم بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَن تَقُولُوا عَلَى
وہ تو تمہیں برائی اور بدکاری ہی کا حکم کریگا اور یہ (چاہے گا) کہ تم بیجانے
اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝١٦٩ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا
بوجھے خدا پر بہتان باندھو اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ جو حکم خدا کی
أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا
طرف سے نازل ہوا ہے اسکو مانو تو کہتے ہیں (کہ نہیں) بلکہ ہم تو اُسی طریقہ پر چلیں گے جس پر ہم نے
أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ۝١٧٠
اپنے باپ دادوں کو پایا اگرچہ اُنکے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ سیدھے رستے پر چلتے ہیں
وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لَا
اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اُنکی مثال تو اُس شخص کی سی ہے جو ایسے (جانور) کو
يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا
پکارے اپنا حلق پھاڑے جو آواز اور پکار کے سوا سنتا اور سمجھتا خاک نہ ہو یہ لوگ بہرے ہیں گونگے
يَعْقِلُونَ ۝١٧١ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا
ہیں کہ کچھ نہیں سمجھتے اے ایماندارو جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں عطا فرمائی ہیں اُن کو (شوق
رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝١٧٢
سے) کھاؤ اور اگر خدا ہی کی عبادت کرتے ہو تو اُسی کا شکر کرو۔
إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ
اُس نے تو تم پر بس مردہ جانور اور خون۔ اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر

(بقیہ ص ۳۸)
حرام ہوسکے اور کسی مقرر کردہ کے مسوسے سوا دوسرے نہیں ہوسکتے
(حاشیہ صفحہ ۳۹)
لے مگر مڈی اور مچھلی کا مردہ حرام نہیں ان دونوں کا ذبح کرنا یہی ہے کہ مڈی کو پکڑ لینا اور مچھلی کا زندہ خشکی پر آجانا
سے اطبا نے لکھا ہے کہ سؤر کا گوشت بہت سی افعال اور بری عادتوں اور بےحیائی کے حرکات کا باعث ہوتا ہے انہی وجوہ پر نظر کرکے شریعت نے قطعی حرام کردیا

الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ

(ذبح کے وقت) خدا کے سوا اور کسی کا نام لیا گیا ہو حرام کیا ہے پس جو شخص مجبور ہو اور سرکشی

وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١٧٣

کرنیوالا اور زیادتی کرنیوالا نہ ہو اور ان میں سے کوئی چیز کھالے) تو اسپر گناہ نہیں ہے بیشک خدا بخشنے والا (اور) رحم کرنیوالا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ

بیشک جو لوگ ان باتوں کو جو خدا نے کتاب میں نازل کی ہیں چھپاتے ہیں اور

الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰۗىِٕكَ مَا

انکے بدلے تھوڑی سی قیمت (دنیوی نفع) لے لیتے ہیں یہ لوگ بس انگاروں سے

يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ

اپنے پیٹ بھرتے ہیں اور قیامت کے دن خدا ان سے بات تک تو کریگا نہیں

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ښ وَلَهُمْ عَذَابٌ

اور نہ انھیں (گناہوں سے) پاک کریگا اور انہی کے لئے درد ناک عذاب

اَلِيْمٌ ۝١٧٤ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى

ہے۔ یہی لوگ وہ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی اور

وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَھُمْ عَلَي النَّارِ ۝١٧٥

بخشش (خدا) کے بدلے عذاب۔ پس وہ لوگ دوزخ کی آگ کی کیونکر برداشت

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّ

کرینگے یہ اسلیئے کہ خدا نے برحق کتاب نازل کی اور بیشک جن

الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍۢ

لوگوں نے کتاب خدا میں (تو بدل کی) وہ لوگ بڑے پلے درجے کی مخالفت

بَعِيْدٍ ۝١٧٦ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَكُمْ

میں ہیں نیکی کچھ یہی تھوڑی ہے کہ (نماز میں) اپنے منہ پورب

قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ

یا پچھم کی طرف کرو بلکہ نیکی تو اس کی ہے جو خدا اور روز آخرت اور

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَ

فرشتوں اور (خدا کی) کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور

اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ

اس کی اُلفت میں اپنا مال قرابت داروں اور یتیموں اور

الْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ

محتاجوں اور پردیسیوں اور مانگنے والوں اور لونڈی غلام (کی گلو خلاصی)

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ

میں صرف کرے اور پابندی سے نماز پڑھے اور زکوٰۃ دیتا رہے اور جب کوئی عہد کیا

اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ

تو اپنے قول کے پورے ہیں اور فقر و فاقہ رنج و سختی اور کٹھن کے وقت ثابت قدم

وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَ

رہیں۔ یہی لوگ وہ ہیں جو (دعوائے ایمان میں) سچے نکلے۔ اور

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ

یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔ اے مومنو! جو لوگ (ناحق) مار ڈالے

عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ۭ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ

جائیں ان کے بدلے میں تم کو جان کے بدلے جان ۱؎ لینے کا حکم دیا جاتا ہے آزاد کے

بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ۭ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ

بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔ پس جس (قاتل) کو اس کے (ایمانی) بھائی

اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ

(طالب قصاص) کی طرف سے کچھ معاف کر دیا جائے تو اسے بھی اسی کے قدم بقدم نیکی کرنا (اور)

۱؎ شریعت دو قسم کی ہوتی ہے ایک وہ جسکے قوانین عدل پر مبنی ہوں جس طرح حضرت موسیٰ کی شریعت اور دوسرے وہ جس کا نظم و نسق حب پر مبنی ہو جیسے شریعت حضرت عیسیٰ کی چنانچہ انکے احکام میں سے یہ ہے کہ اگر کوئی ایک رخسار پر طمانچہ مارے تو دوسرا بھی اسکے سامنے کر دو اور اگر کوئی بیگاری میں ایک کوس پکڑ لے جائے تو تم دو کوس اس کے ساتھ چلے جاؤ الی قولہ اور کوئی شریعت جو خدا کی طرف سے ہو ان دو شقوں سے خالی نہیں ہو سکتی اور اگرچہ بعض محققوں نے جو شاذ کے حکم میں ہیں شریعت حب کو ترجیح دی ہے اسی وجہ سے نصاریٰ فخر کرتے ہیں مگر اکثر حکما شریعت عدل ہی کو پسند کرتے ہیں اور یہی عدل دنیاوی سلطنت کا بھی مدار المہام ہے اور انہیں وجوہ سے اسلام کا دارومدار بھی عدل ہی پر ہے اور اسی لئے قصاص کا حکم جاری کیا گیا مگر جب باہم میل کر لیں اور صلح ہو جائے تو دیت وغیرہ بھی ہو سکتی ہے اور اس صورت میں شریعت حب پر بھی عملدرآمد ہو جائے گا ۱۲۔

بِاِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ
خوش معاملگی سے (خون بہا) ادا کر دینا چاہیئے یہ تمہارے پروردگار کیطرف سے آسانی اور مہربانی ہے۔
اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١٧٨ وَلَكُمْ
پھر اسکے بعد جو زیادتی کرے تو اس کے لئے دردناک عذاب ہے اور اے عقلمندو!
فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ
قصاص (کے قواعد مقرر کر دینے) میں تمہاری زندگی ہے (اور اسی لیے جاری کیا گیا ہے) تاکہ تم
تَتَّقُوْنَ ۝١٧٩ كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ
(خونریزی سے) اپرہیز کرو (مسلمانو) تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے
اِنْ تَرَكَ خَيْرَاۨ ۖۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ
سامنے موت آکھڑی ہو بشرطیکہ وہ کچھ مال چھوڑ جائے تو ماں باپ اور قرابت داروں
بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝١٨٠ فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَمَا
کیلئے اچھی وصیت کرے جو خدا سے ڈرتے رہیں ان پر یہ ایک حق ہے پھر جو سن چکا اُسکے بعد
سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ
اسے کچھ کا کچھ کر دے تو اس کا گناہ انھیں لوگوں (کی گردن) پر ہے جو اسے بدل ڈالیں بیشک
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝١٨١ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ
خدا سب کچھ جانتا اور سنتا ہے (ہاں البتہ) جو شخص وصیت کرنیوالے سے بیجا طرفداری یا حق تلفی
اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
کا خوف رکھتا ہو اور اُن (وارثوں) میں صلح کرا دے تو اسپر کچھ گناہ نہیں ہے بیشک خدا بڑا
رَّحِيْمٌ ۝١٨٢ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ
بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ایماندارو روزہ رکھنا جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں پر فرض تھا اسی
كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝١٨٣
طرح تم پر بھی فرض کیا گیا ہے تاکہ تم (اس کی وجہ سے) ابہت سے گناہوں سے بچو۔

أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۚ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ

(وہ بھی ہمیشہ نہیں بلکہ) گنتی کے چند روز اس پر بھی (روزہ کے دنوں میں) جو شخص تم میں سے بیمار

عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِينَ

ہو یا سفر میں ہو تو اور دنوں میں (جتنے قضا ہوئے ہوں) گن کے رکھ لے اور جنھیں روزہ رکھنے کی

يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ فَمَن تَطَوَّعَ

توسکے (اور نہ رکھیں) تو ان پر اس کا بدلہ ایک محتاج کو کھانا کھلا دینا ہے اور جو شخص اپنی خوشی سے

خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ ۚ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ إِن

بھلائی کرے تو یہ اسکے لئے زیادہ بہتر ہے اور اگر تم سمجھ دار ہو تو (سمجھ لو کہ فدیہ سے) روزہ

كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٨٤﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ

رکھنا تمہارے حق میں (بہرحال اچھا ہے (روزوں کا) مہینہ رمضان ہے جس میں قرآن

الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَ

نازل کیا گیا جو لوگوں کا رہنما ہے اور اس میں رہنمائی اور (حق و باطل کے)

الْفُرْقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَن

تمیز کی روشن نشانیاں ہیں (مسلمانو!) تم میں سے جو شخص اس مہینہ میں اپنی جگہ پر ہو تو اسکو

كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ

چاہیے کہ روزہ رکھے اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اور دنوں میں (روزہ کی) گنتی پوری کرے

اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا

خدا تمہارے ساتھ آسانی کرنی چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ سختی کرنی نہیں چاہتا اور (یہ) شمار کا

الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ

حکم اسلئے دیا ہے تاکہ تم (روزوں کی) گنتی پوری کر لو اور تاکہ خدا نے جو تم کو راہ پر لگایا ہے اس نعمت کی بڑائی

تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي

کرو اور تاکہ تم شکر گذار ہو (اے رسول) جب میرے بندے میرا حال تم سے پوچھیں تو (کہہ دو کہ) میں انکے

ے یعنی ایسی بیماری کہ جس سے روزہ رکھنے پر تکلیف ہو یا روزہ رکھنے سے مرض کی زیادتی یا پیدا ہو جانے یا دوام کا خوف ہو۔ ۱۲

ے یہ احکام کہ ہے جو روزہ تو رکھ سکتے ہیں مگر بہت محنت شاقہ سے جیسے بڈھے، بڑھیا، مستسقی وغیرہ یا ہو سکتا ہے کہ یہ حکم ہو اور منسوخ ہو۔ ۱۲

ے بعض مفسرین نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ جس طرح خدا نے تمہیں بتا دیا ہے اسی طرح تکبیر کہو اور وہ چار نمازوں کے بعد مستحب ہے شب عید کی مغرب سے اور عید کے دن کی صبح اور نماز عید کے۔ تکبیر یہ ہے: اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر واللہ الحمد والحمد للہ علی ما ھدانا وللہ الشکر علی ما اولانا۔

قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا

پاس ہی ہوں اور جب مجھ سے کوئی دعا مانگتا ہے تو میں ہر دعا کرنے والوں کی دعا سن لیتا ہوں تو چاہیئے

لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۞ ۱۸۶ اُحِلَّ لَكُمْ

مناسب ہو تو قبول کرتا ہوں پس انہیں چاہیئے کہ میرا ہی کہنا مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ سیدھی راہ پر

لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ

آجاویں (مسلمانو!) تمہارے واسطے روزوں کی راتوں میں اپنی بیبیوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا عورتیں

وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ

گویا تمہاری چولی ہیں اور تم (گویا) ان کے لئے ہو اللہ نے دیکھا کہ تم (گناہ کر کے) اپنا نقصان کرتے تھے

اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْئٰنَ

(کہ آنکھ بچا کے اپنی بی بی کے پاس چلے جاتے تھے) تو اللہ نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہاری خطا سے درگذر کی پس تم

بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَ

اب ان سے ہمبستری کرو اور (اولاد سے) جو کچھ خدا نے تمہارے لئے (تقدیر میں) لکھ دیا ہے اسے مانگو اور کھاؤ

اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ

اور پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) کالی دھاری سے (آسمان پر پورب کی طرف)

الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى

تمہیں صاف نظر آنے لگے۔ پھر رات تک روزہ پورا کرو اور (ہاں) جب تم

الَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي

مسجدوں میں اعتکاف کرنے بیٹھو تو ان سے (رات کو بھی) ہمبستری نہ کرو یہ خدا کی

الْمَسٰجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ

معین کی ہوئی احدیں ہیں تو تم ان کے پاس بھی نہ جانا یوں کھلم کھلا خدا

يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۞ ۱۸۷

اپنے احکام لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہے تاکہ وہ لوگ (نافرمانی سے) بچیں

ف ابتدائے اسلام میں یہ حکم تھا کہ شام سے نماز عشاء تک کھانے پینے جماع کی اجازت تھی مگر جب نماز عشاء پڑھ لی یا سو رہے تو سب ناجائز ہو گیا حضرت عمر نے بعد نماز عشاء کے جماع کیا اور صبح کو حضرت رسول اللہ کے پاس شرمندہ ہو کر پہنچے اسکے بعد معلوم ہوا کہ انکے ساتھی اور بھی بہت سے ہیں اور جنہوں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا اسکے بعد یہ آیت نازل ہوئی دیکھو تفسیر بیضاوی جلد اول صفحہ ۱۰۵ سطر ۲۱ و تفسیر جلالین برحاشیہ بیضاوی مطبوعہ مصر ۱۲ ھ ف هن لباس لكم وانتم لباس لهن اسکا ظاہری ترجمہ یہ ہے کہ عورتیں تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو مگر مطلب یہ ہے کہ اسکی تفسیر اختلاف کیا ہے ابن عباس وغیرہ کا قول تو یہ ہے کہ میاں بی بی ہر ایک دوسرے کے آرام کے باعث ہیں، بعضوں نے کہا ہے کہ جو کوئی ایک ساتھ حالت میں ہر ایک کا بدن دوسرے کے لباس کی طرح پوشیدہ رہتا ہے اس واسطے لباس کے لفظ سے تعبیر کیا ربیع وغیرہ کا قول ہے عورتیں تمہاری فرش ہیں اور تم ان کے لحاف ہو غرض ان سب معنی کا خلاصہ کے قریب یہ ہے کہ جس سے آدمی آرام پاتی ہیں اور عیب چھپے ہیں اس کا ساتھ کسی طرح ملتی ہے واللہ اعلم

وَلَا تَأْكُلُوٓا۟ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَٰطِلِ وَتُدْلُوا۟ بِهَآ إِلَى

اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھا جاؤ اور (نہ) مال کو (رشوت میں) حکام کے یہاں

ٱلْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا۟ فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَٰلِ ٱلنَّاسِ بِٱلْإِثْمِ

جھونک دو تاکہ لوگوں کے مال میں سے (جو) کچھ ہاتھ لگے ناحق خورد برد کر جاؤ حالانکہ تم

وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝١٨٨ يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْأَهِلَّةِ ۖ قُلْ هِىَ

جانتے ہو (اے رسول) تم سے لوگ چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں (کہ کیوں گھٹتا بڑھتا

مَوَٰقِيتُ لِلنَّاسِ وَٱلْحَجِّ ۗ وَلَيْسَ ٱلْبِرُّ بِأَن تَأْتُوا۟ ٱلْبُيُوتَ

ہے) تم کہہ دو کہ اس سے لوگوں کے دینوی امور اور حج کے اوقات معلوم ہوتے ہیں اور یہ کوئی (لہ) بھلی بات

مِن ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ ٱلْبِرَّ مَنِ ٱتَّقَىٰ ۗ وَأْتُوا۟ ٱلْبُيُوتَ مِنْ

نہیں ہے کہ گھروں میں پچھواڑے سے (پھاند کے) آؤ بلکہ نیکی اسی کی ہے جو پرہیزگاری کرے اور گھروں میں

أَبْوَٰبِهَا ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝١٨٩ وَقَٰتِلُوا۟ فِى

(آنا ہو) تو ان کے دروازوں کی طرف سے آؤ اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم مراد کو پہنچو اور جو لوگ تم سے

سَبِيلِ ٱللَّهِ ٱلَّذِينَ يُقَٰتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوٓا۟ ۚ إِنَّ

(لڑیں تم بھی) خدا کی راہ میں ان سے لڑو اور زیادتی نہ کرو (کیونکہ) خدا زیادتی

ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْمُعْتَدِينَ ۝١٩٠ وَٱقْتُلُوهُمْ حَيْثُ

کرنے والوں کو ہرگز دوست نہیں رکھتا۔ اور تم ان (مشرکوں) کو جہاں

ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ ۚ وَ

پاؤ مار ہی ڈالو اور ان لوگوں نے جہاں (مکہ) سے تمہیں شہر بدر کیا ہے تم بھی انہیں باہر نکال

ٱلْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ ٱلْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقَٰتِلُوهُمْ عِندَ ٱلْمَسْجِدِ

دو۔ اور فتنہ پردازی (شرک) خونریزی سے بھی بڑھ کے ہے اور جب تک وہ لوگ (کفار) مسجد حرام

ٱلْحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَٰتِلُوكُمْ فِيهِ ۖ فَإِن قَٰتَلُوكُمْ فَٱقْتُلُوهُمْ

(یعنی کعبہ) کے پاس تم سے نہ لڑیں تم بھی ان سے (اس جگہ) نہ لڑنا اگر وہ تم سے لڑیں (تو بے کھٹکے) تم بھی ان کو قتل کرو۔

لہ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ آنحضرت نے ... اس امر کی تعلیم فرمائی ہے کہ جس بات کو حاصل کرنا ہو تو اس کو اس کے اہل سے حاصل کرو نااہل سے پاس نہ جاؤ جس طرح مکان میں دروازے سے جانا ہے اور عقل سلیم کے خلاف ہے اسی طرح کسی چیز کا حاصل کرنا اس کے اہل سے ... اس کے قریب قریب تفسیر بیضاوی اور کشاف میں بھی ہے ... سے حضرت رسول نے مختلف الفاظ میں مطلب کو ادا کیا ہے کہیں ... انا دار الحکمۃ و علی بابہا میں علم و حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کے دروازہ ہیں مطلب یہ ہے کہ میرا دین میرا قرب منزلت جس کو حاصل کرنا ہے وہ علی کے واسطے اور ذریعے سے آئے اور اگر دوسرے کی طرف آویگا تو ایسا ہے جیسے گھر میں پچھواڑے سے آنا جسے ہرگز مطلب تک نہ پہنچے گے

ع ۲۳

۱۲ - ۱۲ - ۱۲

كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩١﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

کافروں کی یہی سزا ہے۔ پھر اگر وہ لوگ باز رہیں تو بے شک خدا بڑا بخشنے

رَّحِيْمٌ ﴿١٩٢﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ

والا مہربان ہے اور ان سے لڑتے جاؤ یہاں تک کہ فساد (باقی) نہ رہے اور صرف

لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩٣﴾

خدا ہی کا دین ہو جائے پھر اگر وہ لوگ باز رہیں تو ان پر زیادتی نہ کرو کیونکہ ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی (اچھی) نہیں

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ

حرمت والا مہینہ حرمت والے مہینے کے برابر ہے اور (کچھ مہینے ہی کی خصوصیت نہیں) سب حرمت[1] والی چیزیں ایک

فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ

دوسرے کے برابر ہیں پس اگر کوئی تم پر زیادتی کرے تو جیسی زیادتی وہ تم پر کرے ویسی ہی زیادتی

مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ

تم بھی اس پر کرو اور خدا سے ڈرتے رہو اور خوب سمجھ لو کہ خدا پرہیزگاروں

اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٩٤﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا

کا ساتھی ہے اور خدا کی راہ میں خرچ کرو اور

تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ

اپنے ہاتھ (جان) ہلاکت[2] میں نہ ڈالو اور نیکی کرو بے شک

اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٩٥﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ

خدا نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور صرف خدا ہی کے واسطے حج اور عمرہ کو

فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا

پورا کرو پس اگر تم (بیماری وغیرہ کی وجہ سے) مجبور ہو جاؤ تو پھر جیسی قربانی میسر آوے (کر دو) اور جب تک

رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ

قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جاوے اپنے سر نہ منڈواؤ۔ پھر جب تم میں سے

[1] جناب رسالت مآب کی بعثت سے قبل بھی یہ چار مہینے یعنی رجب ذیقعدہ ذی الحجہ محرم حرمت کے سمجھے جاتے تھے اور ان میں لڑائی فساد موقوف کر دیتے تھے جب اسلام نے بھی ان مہینوں کو محترم رکھا اور مسلمان اسکے پابند ہو گئے تو کفار ان پر مختلف حیلوں سے حملہ کرتے اور اہل اسلام حرمت کے خیال سے چپ رہ جاتے تب خدا نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ادب ادب والوں کے ساتھ ہے اور جب وہ لوگ اس کا خیال نہیں کرتے ہیں اور تم پر چڑھ آتے ہیں تو تم کو بھی جواب ترکی بہ ترکی دینے سے کس نے منع کیا ہے جب وہ لوگ نہیں رکتے تو تم بھی اسکا ویسا ہی جواب دو۔

[2] اس میں خدا نے سمجھایا ہے کہ تم آپ اپنی جان کے بھی مالک نہیں ہو کہ جو چاہو کر گزرو اور معمولی باتوں پر جان دینے کو تیار ہو جاؤ بلکہ جہاد کے سوا جو بھی اسلام کے حکم سے ہو اپنی جان کی حفاظت بہت ضروری ہے اور اسی سے یہ تمدنی مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ سلاطین کی اطاعت دنیوی معاملات میں لازمی ہے۔

ع

ربع

مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ

کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو (سر منڈوانے کا بدلہ)

أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ

روزے یا خیرات یا قربانی ہے پس جب مطمئن رہو تو جو شخص حج تمتع ۱

إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ

کا عمرہ کرے تو اس کو جو قربانی ۲ میسر آوے کرنی ہوگی اور جس سے قربانی ناممکن

فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ

ہو تو تین روزے زمانہ حج میں (رکھنے ہونگے) اور سات روزے جب تم واپس آؤ

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذَٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي

یہ پوری دہائی ہے۔ یہ حکم اس شخص کے واسطے ہے جس کے لڑکے بالے مسجد

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ

حرام (مکہ) کے باشندے نہ ہوں اور خدا سے ڈرو اور سمجھ لو کہ خدا بڑا سخت عذاب

الْعِقَابِ ۝۱۹۶ الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ

والا ہے۔ حج کے مہینے تو اب سب کو معلوم ہیں (شوال، ذیقعد، ذی الحجہ)

الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا

پس جو شخص ان مہینوں میں اپنے اوپر حج لازم کرلے تو احرام سے آخر حج تک نہ عورتوں کے پاس جائے نہ کوئی

تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ

گناہ کرے اور جھگڑے اور نیکی کا کوئی سا کام بھی کرو تو خدا اسکو خوب جانتا ہے اور راستہ کیلئے زادِ راہ مہیا کرو اور

الزَّادِ التَّقْوَىٰ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ۝۱۹۷ لَيْسَ عَلَيْكُمْ

سب سے بہتر زاد راہ پرہیزگاری ہے اور اے عقلمندو مجھ سے ڈرتے رہو اس میں کوئی الزام نہیں ہے کہ (حج

جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فَإِذَا أَفَضْتُمْ

کے ساتھ) تم اپنے پروردگار کے فضل (نفع تجارت) کی خواہش کرو اور پھر جب تم عرفات ۳ سے

ل۱ حج کی تین قسمیں ہیں حج تمتع
حج افراد۔ حج قران۔ حج تمتع
ان لوگوں پر واجب ہے جو
مکہ معظمہ سے ۴۸ میل یا اس
سے زیادہ دوری پر رہتے ہیں
اور جو خاص مکہ یا ۴۸ میل اندر
رہنے والے ہیں انکے واسطے
حج افراد و قران ہے۔ حج تمتع کی
یہ صورت ہے کہ جس کا جو میقات
ہو وہاں سے عمرہ کا احرام
باندھے پھر مکہ میں جا کر خانہ کعبہ
کا طواف کرے اور دو رکعت
نماز پڑھے اور کوہ صفا و مروہ کے
درمیان سعی کرے اور تقصیر کرے
اور حلال ہو جائے اسکے بعد
۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام مکہ
سے باندھے اور ۹ ذی الحجہ
کو عرفات میں جا کر غروب آفتاب
تک وہاں ٹھہرے اور اعمال بجا
لائے اسکے بعد مشعر الحرام میں
آکر رات رہے اور صبح کو وہاں سے منیٰ
جائے دسویں کی صبح کو منیٰ میں آئے
اور سر منڈائے اور قربانی کرے اور
جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینکے اس
کے بعد اگر چاہے تو اسی دن
یا اس کی صبح کو مکہ میں چلا آئے
اور طواف حج کرے اور
نماز طواف پڑھے سعی
کرے طواف نساء
کرے نماز طواف نساء
پڑھے اسکے بعد پھر منیٰ
میں آئے اور دو مقاموں
پر جو کنکریاں پھینکنی باقی رہ گئی
تھیں انہیں کرکے حج تمام کرے
اور اگر چاہے تو گیارھویں بارھویں
کو کنکریاں پھینکنے
سے فراغت کرکے تب
بارھویں کو کوچ کرکے
مکہ میں آئے اور طواف
وغیرہ بجا لاکر حج کو تمام کرے۔
ل۲ عرفات ایک مقام کا نام ہے
جو مکہ سے کچھ زیادہ فاصلہ پر ہے یہاں
نویں ذی الحجہ کو جاکر کچھ خاص اعمال
کرنے پڑتے ہیں اور مشعر الحرام عرفہ
اور عرفات کے درمیان میں ہے
جہاں شب دہم ذی الحجہ قیام
کرکے کچھ اعمال کرنے ہوتے ہیں
اور منیٰ مشعر الحرام سے آگے ایک
ایک مقام ہے جہاں حضرت
ابراہیم حضرت اسماعیل کو
قربانی دینے کو گئے تھے

مِنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ
چل کھڑے ہو تو مشعر الحرام کے پاس خدا کا ذکر کرو اور اس کی یاد بھی کرو
وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ
اور جس طرح تمہیں سکھایا ہے اگرچہ تم اس کے پہلے تو گمراہوں
الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ
سے تھے۔ پھر جہاں سے اور لوگ چل کھڑے ہوں وہیں سے تم بھی چل کھڑے
وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا
ہو اور خدا سے مغفرت مانگا کرو۔ بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے پھر جب تم
قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَاۗءَكُمْ
ارکانِ حج بجا لا چکو تو (منیٰ میں) ذکرِ خدا کرو جس طرح تم اپنے باپ داداؤں کا ذکر
اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ۭ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا
کرتے ہو بلکہ اس سے بڑھ کر۔ پھر بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے میرے
فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُمْ
پروردگار ہم کو (جو دینا ہے) دنیا ہی میں دیدے حالانکہ (پھر) آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں
مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
اور بعض بندے ایسے ہیں کہ جو دعا کرتے ہیں کہ اے میرے پالنے والے مجھے دنیا میں نعمت دے اور
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ
آخرت میں ثواب دے اور دوزخ کی آگ سے بچا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے اپنی کمائی
مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ
کا (حصہ) چین ہے اور خدا بہت جلد حساب لینے والا ہے اور (ان) گنتی کے چند دنوں
فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ
میں (تو) خدا کا ذکر کرو پھر جو شخص جلدی کر بیٹھے اور (منیٰ) سے دو ہی دن میں چل کھڑا ہو تو

لہ حج تو اسلام سے کہ قبل سے جاری تھا مگر چونکہ عربوں کا قاعدہ تھا کہ اعمال حج سے فارغ ہونے کے بعد منیٰ میں جمع ہو کر اپنے بزرگوں کی بڑائیاں کرتے۔ کوئی سخاوت پر فخر کرتا کوئی شجاعت کا دعویٰ کرتا کوئی [illegible] کی بھڑائی پر [illegible] بڑھتے۔ خدا نے ان باتوں سے ان کو منع فرمایا اور کہا کہ تمہیں جو اس کی یاد کرنی ہے تو خدا کی یاد کرو [illegible] [illegible] جو تمہارے واسطے [illegible] کی بات کرنے سے [illegible] اللہ ہی کی یاد کرو اور [illegible] ایک حدیث میں ہے کہ [illegible] سے مراد علم ہے اور آخرت کی [illegible] سے مراد بہشت ہے حضرت [illegible] [illegible] شکر کرنے والا دل اور ذکر کرنے والی زبان اور [illegible] جو اس کے دین و دنیا کے کاموں میں مدد کرے تو اسے دنیا اور آخرت کی نیکی مل گئی۔ ۲۰ لہ [illegible] ظاہر اس سے مقصود معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص منیٰ میں ہو وہ دسویں کی نماز ظہر سے تیرھویں کی نماز صبح تک پندرہ نمازوں کے بعد اور جو دوسری جگہ ہو دسویں کی ظہر سے بارھویں کی صبح تک دس نمازوں کے بعد یہ تکبیریں پڑھے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر واللہ الحمد اللہ اکبر علی ما ھدانا اللہ اکبر علی ما رزقنا من بھیمۃ الانعام والحمد للہ علی ما اولانا۔ اور چند دنوں سے مراد گیارہ بارہ تیرہ ذی الحجہ ہیں اور انہیں کو ایام تشریق کہتے ہیں۔

۱۲ - ۱۲ - ۱۲

إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَن تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقَىٰ

اُس پر بھی گناہ نہیں ہے اور جو تیسرے دن تک ٹھہرا رہے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں (لیکن یہ) رعایت

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝٢٠٣ وَمِنَ

اُس کے واسطے ہے جو پرہیزگار ہو اور خدا سے ڈرتے رہو اور یہ یقین جانو کہ ایک دن تم سب کے سب اُسی کی طرف

النَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ

قبروں سے اٹھائے جاؤ گے اے رسول بعض لوگ (منافقین) ایسے بھی ہیں جن کی چکنی چپڑی باتیں (اس)

اللَّهَ عَلَىٰ مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ ۝٢٠٤ وَإِذَا تَوَلَّىٰ

ذرا سی دنیوی زندگی میں تمہیں بہت بھاتی ہیں اور وہ اپنی دلی محبت پر خدا کو گواہ مقرر کرتے ہیں حالانکہ وہ تمہارے دشمنوں میں

سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ

سب سے زیادہ جھگڑالو ہیں اور جہاں تمہاری محبت سے منہ پھیرا تو ادھر ادھر دوڑ دھوپ کرنے لگا تاکہ ملک میں فساد

وَالنَّسْلَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝٢٠٥ وَإِذَا قِيلَ لَهُ

پھیلائے اور زراعت اور مویشی کا ستیاناس کرے اور خدا فساد کو اچھا نہیں سمجھتا اور جب کہا جاتا ہے کہ خدا

اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ ۚ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ ۚ

سے ڈرو تو اسے غرور گناہ پر اُبھارتا ہے پس ایسے (کمبخت) کے لیے جہنم (ہی) کافی

وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝٢٠٦ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ

ہے اور بہت ہی برا ٹھکانا ہے اور لوگوں میں سے (خدا کے بندے) کچھ ایسے بھی ہیں جو خدا کی

ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ۝٢٠٧

خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں اور خدا ایسے بندوں پر بڑا ہی شفقت والا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا

ایمان والو تم سب کے سب ایک بار اسلام میں (پوری طرح) داخل ہو جاؤ اور

تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝٢٠٨

شیطان کے قدم بقدم نہ چلو وہ تمہارا یقینی ظاہر بظاہر دشمن ہے

ا۔ جب کفار نے باہم جناب رسالت مآب کے قتل کا مشورہ کیا کہ آپ کا گھر گھیر لیا اور خدا نے آپ کو خبر دی اور آپ نے ہجرت کے خیال سے علی مرتضیٰ سے فرمایا کہ کفار مکہ نے مجھے قتل کرنے کی ٹھان لی ہے ارادہ کیا ہے تم میری جگہ پر میری چادر اوڑھ کر سو رہو تا کہ وہ لوگ یہ سمجھیں کہ میں سو رہا ہوں اور میں باہر چلا جاؤں ہوں۔ علی مرتضیٰ نے عرض کی کہ اگر میں سو رہوں تو آپ کو کوئی گزند تو نہ پہنچے گا فرمایا نہیں علی مرتضیٰ نے عرض کی میری جان چاہے جائے آپ کی سلامتی بہتر ہے معلوم ہے اس پر خدا تعالیٰ نے علی مرتضیٰ کی مدح میں یہ آیت نازل کی حضرت رسول اللہ کے ہیں کہ اسی شب خداوند عالم نے جبرئیل و میکائیل کی طرف وحی کی کہ میں نے تم دونوں میں بھائی چارہ قرار دیا اور ایک کی عمر دوسرے کی عمر سے زیادہ کی۔ تم میں سے کون ایسا ہے جو اپنی عمر اپنے بھائی کو دے دے۔ دونوں نے اس سے انکار کیا۔ تب خدا نے ان دونوں فرشتوں سے فرمایا کہ میں نے علی اور محمد میں بھائی چارہ قرار دیا ہے دیکھو علی نے اپنی جان نبی پر نثار کی ہے اور نبی کے بستر پر کس طرح بے خوف و خطر سو رہا ہے تم دونوں ابھی زمین پر جاؤ اور علی کی اُس کے دشمنوں سے حفاظت کرو۔ یہ سنتے ہی دونوں زمین پر آئے اور جبرئیل علی مرتضیٰ کے سرہانے اور میکائیل پائنتی بیٹھے اور جبرئیل علی مرتضیٰ کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے اے ابی طالب کے بیٹے مبارک ہو تمہارا مثل کون ہے کہ خداوند عالم اپنے فرشتوں پر تمہارے سبب سے فخر و مباہات کرتا ہے۔ دیکھو تفسیر ثعلبی۔ احیاء العلوم امام غزالی وغیرہ۔

فَإِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوٓا
پھر جب تمہارے پاس روشن دلیلیں آچکیں اس کے بعد بھی ڈگمگا گئے تو اچھی طرح سمجھ لو کہ خدا
اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۲۰۹ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ
(ہر طرح) غالب اور تدبیر والا ہے کیا وہ لوگ اسی کے منتظر ہیں کہ سفید ابر کے سائبانوں
اللّٰهُ فِىْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِىَ الْاَمْرُ
(کی آڑ) میں (عذاب) خدا اور (عذاب کے) فرشتے ان آہی جاویں اور سب جھگڑے چک ہی جاویں
وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۲۱۰ سَلْ بَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ
حالانکہ (آخر) کل امور خدا ہی کی طرف رجوع کئے جاویں گے (اے رسول) بنی اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے انکو
اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ۗ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْ
کیسی (کیسی) روشن نشانیاں دیں اور جب کسی شخص کے پاس خدا کی نعمت (کتاب) آچکی اس
بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۲۱۱ زُيِّنَ
کے بعد بھی اس کو بدل ڈالے تو بے شک خدا سخت عذاب والا ہے جن لوگوں
لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ
نے کفر اختیار کیا ان کے لئے دنیا کی (ذرا سی) زندگی خوب اچھی کر دکھائی گئی ہے اور
اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ
ایمانداروں سے مسخرہ پن کرتے ہیں حالانکہ قیامت کے دن پرہیزگاروں کا درجہ ان (کافروں) سے کہیں بڑھ چڑھ کے
مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۲۱۲ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۗ
ہوگا اور خدا جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی عطا فرماتا ہے (پہلے) سب لوگ ایک ہی دین رکھتے تھے پھر
فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۖ وَاَنْزَلَ
(آپس میں جھگڑنے لگے تب) خدا نے (نجات کی) خوشخبری دینے والے اور (عذاب سے) ڈرانے والے پیغمبر بھیجے
مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا
اور ان پیغمبروں کے ساتھ سچی کتاب بھی نازل کی تاکہ جن باتوں میں لوگ جھگڑتے تھے (کتاب) خدا اس کا فیصلہ کر دے

له مکہ کے کفار جو مالدار تھے مثل ابوجہل و ہشام وغیرہ کے وہ فقرائے مومنین مثل عمار اور صہیب و بلال وغیرہ کو دیکھ کر ہنسی اڑایا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ لوگ بڑے بیوقوف ہوتے ہیں کہ ہم جیسے اشراف کی پیروی کرتے مسلمانوں کا ایمان لانا ہی کیا۔ انہی لوگوں کی رد میں خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲

فِيْهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْ بَعْدِ مَا

اور پھر افسوس تو یہ ہے کہ (اس حکم سے اختلاف کیا بھی تو) انھیں لوگوں نے جن کو کتاب دی گئی تھی (اور وہ بھی) جب

جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ

انکے پاس خدا کے صاف صاف احکام آ چکے اسکے بعد (اور وہ) بھی آپس کی شرارت سے تب خدا نے اپنی مہربانی

اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ

سے خالص ایمانداروں کو وہ (راہ) حق دکھا دی جس میں ان لوگوں نے اختلاف ڈال رکھا تھا اور خدا جس کو چاہے

مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ

راہ راست کی ہدایت کرتا ہے کیا لہ تم یہ خیال کرتے ہو کہ بہشت میں پہنچ ہی جاؤ

تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا

گے حالانکہ ابھی تک تمہیں اگلے زمانہ والوں کی سی حالت نہیں پیش آئی کہ

مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا

انھیں طرح طرح کی تکلیفوں (فاقہ کشی محتاجی) اور بیماری نے گھیر لیا تھا اور زلزلے میں اس قدر

حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

جھنجھوڑے گئے کہ آخر (عاجز ہو کے) پیغمبر اور ایمان والے جو ان کے ساتھ تھے کہنے لگے

مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾

دیکھئے خدا کی مدد کب ہوتی ہے دیکھو گھبراؤ نہیں خدا کی مدد یقیناً بہت قریب ہے۔

يَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ

اے رسول تم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ خدا کی راہ میں کیا خرچ کریں (تو تم انہیں) جواب دو کہ تم اپنی نیک کمائی

خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَ

سے جو کچھ خرچ کرو تو وہ تمہارے ماں باپ اور قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں

الْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ

اور پردیسیوں کا حق ہے، اور تم کوئی سا نیک

لہ حضرت رسول کے زمانے کے مسلمانوں کو بھی تو ہر طرح سے ستاتے تھے کچھ لوگوں کو کفار کے ستانے سے اور اپنی تنگیوں کا خیال کرکے گھبراہٹ پیدا ہوئی تو خداوند عالم نے ان کی فہمائش کی کہ صبر کی اور استحقاق جنت کے مرتبہ کو سمجھا دیا ۱۲ [illegible]

خَيْرٌ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۝ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَ

کام کرو خدا اس کو ضرور جانتا ہے (مسلمانو) تم پر جہاد فرض کیا گیا اگرچہ تم پر

هُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ

شاق ضرور ہے اور عجب نہیں کہ تم کسی چیز (جہاد) کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق میں

لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ

بہتر ہو اور عجب نہیں کہ تم کسی چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بری ہو اور خدا (تو)

وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ

جانتا ہی ہے مگر تم نہیں جانتے ہو اے رسولؐ تم سے لوگ حرمت والے مہینوں کی نسبت

قِتَالٍ فِيهِ ۖ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ۖ وَصَدٌّ عَن سَبِيلِ

پوچھتے ہیں کہ (آیا) جہاد (انہیں) جائز ہے تو تم انہیں جواب دو کہ ان مہینوں میں جہاد بڑا گناہ ہے اور یہ بھی

اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ

یاد رہے کہ خدا کی راہ سے روکنا اور خدا سے انکار اور مسجد حرام (کعبہ) سے (روکنا) اور جو اس کے اہل ہیں ان کا مسجد سے

مِنْهُ أَكْبَرُ عِندَ اللَّهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَ

نکال باہر کرنا یہ سب اس کے نزدیک اس سے بھی بڑھ کر گناہ ہے اور فتنہ پردازی کشت و خون سے بھی بڑھ کر ہے اور

لَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ

یہ کفار ہمیشہ تم سے لڑتے ہی چلے جائیں گے یہاں تک کہ اگر ان کا بس چلے تو تم کو تمہارے دین سے

إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ

پھیر دیں اور تم میں جو شخص اپنے دین سے پھرا اور کفر ہی کی حالت میں

فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا

مر گیا تو ایسوں ہی کا کیا کرایا سب کچھ دنیا اور آخرت (دونوں) میں اکارت

وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

ہے اور یہی لوگ جہنمی ہیں (اور) وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے

لہ حضرت رسول نے جنگ بدر سے دو مہینہ قبل عبداللہ بن جحش اپنے پھوپھی زاد بھائی کو آٹھ جوانوں کا افسر بنا کے جمادی الثانی کے مہینے میں قریش کے نکلنے پر جو مال تجارت لئے ہوئے طائف سے آ رہا تھا حملہ کرنے کے واسطے روانہ کر دیا تھا۔ جب دونوں میں مڈبھیڑ ہوئی تو لڑائی پھر گئی اور عمرو حضرمی قریش سے مارا گیا اور مسلمانوں کی لڑائی فتح ہوئی بہت سے کفار اسیر ہوئے اور مال غنیمت بھی ہاتھ لگا جب شام ہوئی تو لوگوں نے رجب کا چاند دیکھا مگر ان کو یہ معلوم ہوا کہ آج ہی چاند ہوا ہے مکہ کو جب یہ خبر پہنچی تو کفار نے طعنہ زنی شروع کی کہ محمد نے حرام مہینے کو حلال کر دیا جب یہ لوگ حضرت کے پاس پہنچے [illegible] کی اور ان لوگوں نے مال غنیمت کا مقدمہ پیش کیا الغرض رسول اللہ نے مال غنیمت اور اسیروں کو واپس کر دیا اور انہیں تصرف نہ کرنے دیا اسی اثنا میں کفار نے ایک خط کے ذریعے سے حرام مہینوں کے بارے میں سوال کیا اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی مگر ساتھ ہی اس کے یہ بھی سمجھا دیا کہ ان مہینوں میں جہاد بے شک حرام ہے۔ مگر جب کفار تم پر زیادتی کریں تو تم کیوں خیال کرو ۱۲۰

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي

بےشک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور خدا کی راہ میں ہجرت کی اور

سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ

جہاد کیا۔ یہی لوگ رحمت خدا کے امیدوار ہیں اور خدا بڑا بخشنے

غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٢١٨﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ

والا مہربان ہے (اے رسول) تم سے لوگ شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں تو

فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ

تم ان سے کہدو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور (کچھ) فائدے بھی ہیں اور انکے فائدے

مِنْ نَفْعِهِمَا ۗ وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ

سے انکا گناہ بڑھ کے ہے اور تم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ خدا کی راہ میں کیا خرچ کریں تم (ان سے)

الْعَفْوَ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ

کہدو کہ جو تمہاری ضرورت سے بچے یوں خدا اپنے احکام تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے

تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١٩﴾ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ

تاکہ تم دنیا اور آخرت (کے معاملات) میں غور کرو اور تم سے لوگ یتیموں کے

الْيَتَامَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ

بارے میں پوچھتے ہیں تم (ان سے) کہدو کہ انکی اصلاح (و درستی) بہتر ہے اور اگر تم ان سے مل

فَإِخْوَانُكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ

جل کر رہو تو (کچھ حرج نہیں آخر) وہ تمہارے بھائی ہی تو ہیں اور خدا فسادی کو خیر خواہ سے الگ خوب جانتا ہے

شَاءَ اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٢٠﴾ وَلَا

اور اگر خدا چاہتا تو تم کو مصیبت میں ڈال دیتا۔ بےشک خدا زبردست حکمت والا ہے اور (مسلمانو)

تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۚ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ

تم مشرک عورتوں سے جب تک ایمان نہ لائیں نکاح نہ کرو کیونکہ مشرک عورت تمہیں (اپنے) حسن و جمال میں

سلہ یہ تو کھلی ہوئی بات ہے کہ خداوند عالم نے عقل کی سی کوئی دوسری نعمت انسان کو نہیں عطا کی کہ اسی کی بدولت اشرف المخلوقات کہلایا فرشتوں سے بھی دو چار قدم آگے بڑھ گیا اور خواہش نفسانی اور غضب اسکے دو قوی حریف ہیں [illegible] ہے دم بھر اسکی [illegible] دل کو نا چاہئے کیونکہ یہ رذیل چیز عقل پر مسلط ہو جاتی ہے اور انہی امور پر نظر کرکے شریعت نے اسی کو قطعی حرام قرار دے دیا۔ اور جوا بھی چونکہ ان دونوں حریفوں کا پشت پناہ ہے اسی وجہ سے اس کو بھی حرام کر دیا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي

بیشک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور خدا کی راہ میں ہجرت کی اور

سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ

جہاد کیا۔ یہی لوگ رحمت خدا کے امیدوار ہیں اور خدا بڑا بخشنے

غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٢١٨﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ

والا مہربان ہے (اے رسول) تم سے لوگ شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں تو

فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ

تم ان سے کہدو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور (کچھ) فائدے بھی ہیں اور انکے فائدے

مِنْ نَفْعِهِمَا ۗ وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۖ قُلِ

سے انکا گناہ بڑھ کے ہے اور تم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ خدا کی راہ میں کیا خرچ کریں تم ان سے

الْعَفْوَ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ

کہدو کہ جو تمہاری ضرورت سے بچے یوں خدا اپنے احکام تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے

تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١٩﴾ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ

تاکہ تم دنیا اور آخرت (کے معاملات) میں غور کرو اور تم سے لوگ یتیموں کے

الْيَتَامَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ

بارے میں پوچھتے ہیں تم (ان سے) کہدو کہ انکی اصلاح (و درستی) بہتر ہے اور اگر تم ان سے مل

فَإِخْوَانُكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ

جل کر رہو تو (کچھ حرج نہیں آخر) وہ تمہارے بھائی ہی تو ہیں اور خدا فسادی کو خیرخواہ سے الگ خوب جانتا ہے

شَاءَ اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٢٠﴾ وَلَا

اور اگر خدا چاہتا تو تمہیں مصیبت میں ڈالدیتا۔ بےشک خدا زبردست حکمت والا ہے اور (مسلمانو)

تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۚ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ

تم مشرک عورتوں سے جب تک ایمان نہ لائیں نکاح نہ کرو کیونکہ مشرکہ عورت تمہیں اپنے حسن و جمال میں (ا

علماء کو تسلیم ہوتی بات ہے کہ جب ... عقل ... سی کوئی دوسری ... کو نہیں عطا کی گرامی کی بدولت اشرف المخلوقات کہلایا فرشتوں سے بھی دو چار قدم آگے بڑھ گیا اور خدا کی ... اور ضد اسکے وہ قوی ایک ہیں۔ اسی بدن کی سلطنت میں اپنی ذہانت بنکر ... بنائے ہوتے ہیں اور عقل کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ اور یہ کیفیت جب کام شراب ہے ان دونوں حریفوں کو کو شروع جلد دبا ... ہوتے ہیں بس اب اس کی مدد سے عقل کو اور دبا لیتی ہے اور انسان انسانیت سے باہر ہو جاتا ہے اسکے علاوہ کی شراب کی بدولت بہت سی بیماریاں بھی پیدا ہوتی ہیں ... ہے ... اسکی ہوتا ہے۔ انہی وجوہ سے حکمت اخلاق اور حکمت ... دونوں کو اس پر اتفاق ہے کرنے میں ... دلکانا چاہئے کیونکہ یہ رذیل چیز عقل پر مسلط ہو جاتی ہے۔ اور انہی امور پر نظر کرکے شریعت نے اسی کو قطعی حرام قرار دے دیا۔ اور جوا بھی چونکہ ان دونوں حریفوں کا پشت پناہ ہے اسی وجہ سے اسکو بھی حرام کردیا ہے ۱۲۰

خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ

کیسی ہی اچھی کیوں نہ معلوم ہو مگر پھر بھی ایماندار عورت اس سے کہیں اچھی ہے اور مشرکین سے جب تک ایمان نہ

حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ

لائیں اپنی عورتیں انکے نکاح میں نہ دو اور مشرک تمہیں کیسا ہی بھلا کیوں نہ معلوم ہو مگر پھر بھی بندۂ مومن

اَعْجَبَكُمْ ۚ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا

اُن سے کہیں اچھا ہے یہ مشرک مرد ہوں یا عورت لوگوں کو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور خدا اپنی عنایت سے

اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ

بہشت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور اپنے احکام لوگوں سے صاف صاف بیان کرتا ہے

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝٢٢١ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ

تاکہ یہ لوگ چیتیں اے رسول تم سے لوگ حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں تم ان سے

قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا

کہدو کہ یہ گندگی اور گھن کی بیماری ہے تو (ایام) حیض میں تم عورتوں سے الگ رہو اور

تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ

جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں اُن کے پاس نہ جاؤ پس جب وہ پاک ہو جائیں تو جدھر سے تمہیں

مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ

خدا نے حکم دیا ہے اُن کے پاس جاؤ بیشک خدا توبہ کرنیوالوں اور ستھرے لوگوں کو

وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝٢٢٢ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا

پسند کرتا ہے تمہاری بی بیاں (گویا) تمہاری کھیتی ہیں تو تم اپنی کھیتی میں

حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۚ وَاتَّقُوا

جس طرح چاہو آؤ اور اپنی آئندہ کی بھلائی کے واسطے (اعمال صالحہ) پیشگی بھیجو اور خدا

اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۚ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٢٢٣

سے ڈرتے رہو اور یہ بھی سمجھ رکھو کہ ایک دن تمکو اسکے سامنے جانا ہے اور اے رسول ایمانداروں کو

[illegible]

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَ

(نجات کی) خوشخبری دیدو اور (مسلمانو) تم اپنی قسموں لہ (کے حیلے) سے خدا (کے نام) کو (لوگوں کے ساتھ)

تَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۲۴ لَا

سلوک کرنے اور خدا سے ڈرنے اور لوگوں کے درمیان صلح کرا دینے کا مانع نہ ٹھہراؤ اور خدا (سب کی) سنتا اور

يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ

(سب کچھ) جانتا ہے تمہاری لغو قسموں پر (جو بے اختیار زبان سے نکل جائے) خدا تم سے گرفت نہیں

بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝۲۲۵ لِلَّذِيْنَ

کرنے کا مگر ان قسموں پر ضرور تمہاری گرفت کریگا جو تم نے قصداً دل سے کھائی ہوں اور خدا بخشنے والا بردبار ہے

يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ

جو لوگ اپنی بی بیوں کے پاس جانے کی قسمیں کھا لیں ے ان کے لیے چار مہینے کی مہلت ہے پس اگر وہ (قسم

فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۲۶ وَاِنْ عَزَمُوا

سے اس مدت میں باز آ جائیں اور انکی طرف توجہ کریں) بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے اور اگر طلاق ہی

الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۲۷ وَالْمُطَلَّقٰتُ

کی ٹھان لیں تو بھی) بیشک خدا سب کی سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے۔ اور جن عورتوں کو طلاق دی گئی

يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۗ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ

ہے وہ اپنے آپ کو (طلاق کے بعد) تین ٹ حیض کے (ختم) ہو جانے تک (نکاح ثانی سے)

اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ

روکے رہیں اور اگر (وہ عورتیں) خدا اور روز آخرت پر ایمان لاتی ہیں تو ان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ جو

يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ

کچھ بھی خدا نے ان کے رحم (پیٹ) میں پیدا کیا ہے اس کو چھپائیں اور اگر ان کے شوہر میل جول کرنا چاہیں

فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۗ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ

تو وہ (اس مدت) مذکورہ میں انکے واپس بلا لینے کے زیادہ حقدار ہیں اور شریعت کے موافق عورتوں کا (مردوں پر) ویسا ہی

(حاشیہ صفحہ گزشتہ)
فرج کی بھاپ ایک قسم کی سینک ہوتی ہے کہ وہ رطوبت زائل ہو جاتی ہے اور مرض جاتا رہتا ہے۔ ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا)
لہ عبداللہ بن رواحہ نے قسم کھائی تھی کہ اپنے داماد بشیر بن نعمان سے اچھا سلوک نہ کرے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

ے عرب کا دستور تھا کہ جو اپنی بی بی سے ناخوش ہوتا قسم کھا لیتا کہ میں اس کے بستر پر نہ ہونگا کہ وہ دوسرا عقد بھی نہ کر سکے اور بیچ ادھر میں لٹکتی رہے شریعت نے اس کی حد مقرر کر دی کہ عورت اگر چاہے تو حاکم شرع کی طرف رجوع کرے حاکم شرع اسے چار مہینے کی مہلت دیگا اور مرد کو مجبور کرے گا کہ خواہ کفارہ دے کر اپنی بی بی سے میل کر لے یا طلاق دیدے۔ ۱۲

ٹ یعنی جس عورت کی عادت معین ہو اس کا عدہ تین حیض ہے اور جن عورتوں کا خون کسی وجہ سے رک گیا ہو تو ان کا عدہ تین مہینے ہے

عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ

پکھ (حق) ہے جو (مردوں) کا عورتوں پر ہے البتہ مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے (اور عورتوں پر فوقیت ضرور ہے) اور خدا

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ

زبردست حکمت والا ہے طلاق (رجعی جس کے بعد رجوع ہو سکتی ہے) دو ہی مرتبہ ہے اسکے بعد یا تو

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ

شریعت کے موافق (رجوع کر کے) روک لینا چاہیے یا حسن سلوک سے (تیسری دفعہ) بالکل رخصت[1] اور تم کو یہ جائز نہیں کہ

تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا

جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لے لو مگر جب دونوں کو اسکا خوف ہو کہ خدا نے جو حدیں مقرر کر

يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ

دی ہیں ان کو دونوں میاں بیوی قائم نہ رکھ سکیں گے پھر اگر تمہیں (اے مسلمانو) یہ خوف ہو کہ یہ دونوں خدا کی (مقرر کی)

اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ

ہوئی حدوں کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو اگر عورت مرد کو کچھ دیکر اپنا پیچھا چھڑا لے (خلع کرا لے)[2] تو اس میں ان دونوں

حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ

پر کچھ گناہ نہیں ہے یہ خدا کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور جو خدا کی (مقرر کی ہوئی) حدوں

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ

سے آگے بڑھتے ہیں وہ ہی لوگ تو ظالم ہیں۔ پھر اگر تیسری بار بھی عورت کو طلاق (بائن)

لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا

دے تو اس کے بعد جب تک وہ دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے اسکے لئے حلال نہیں ہاں اگر دوسرا شوہر

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا

(نکاح کے بعد) اسکو طلاق دیدے تب البتہ ان میاں بیوی پر باہم میل کر لینے میں کچھ گناہ نہیں ہے اگر

حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾

ان دونوں کو یہ گمان ہو کہ خدا کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے اور یہ خدا کی (مقرر کی) ہوئی حدیں ہیں ان کو وہ سمجھدار لوگوں کے لئے

ع ۲۸

[1] اس سے مراد طلاق (بائن) ہے کہ اس کے بعد [illegible] رجوع نہیں ہو سکتی۔
[2] اس کو شریعت کی اصطلاح میں خلع کہتے ہیں۔

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ

صاف صاف بیان کرتا ہے جب تم اپنی بی بیوں کو طلاق دو اور انکی مدت پوری ہو جائے تو اچھے عنوان سے ان کو

بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ

روک لو یا حسن سلوک سے بالکل رخصت ہی کردو اور انھیں تکلیف پہنچانے کے لیے

ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ

نہ روکو تاکہ (پھر ان پر) زیادتی کرنے لگو اور جو ایسا کریگا تو یقیناً اپنے ہی پر

نَفْسَهُ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَاذْكُرُوا

ظلم کرے گا اور خدا کے احکام کو (کچھ) ہنسی ٹھٹھا نہ سمجھو اور خدا نے جو تمھیں

نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنَ الْكِتَابِ

نعمتیں دی ہیں انہیں یاد کرو اور اس نے جو کتاب اور عقل کی باتیں تم پر نازل کیں

وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُم بِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ

ان سے تمھاری نصیحت کرتا ہے اور خدا سے ڈرتے رہو اور سمجھ رکھو کہ خدا

ع

الربع

اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٣١﴾ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ

ہر چیز کو ضرور جانتا ہے اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی

فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ

مدت (عدہ) پوری کرلیں تو انھیں اپنے شوہروں کے ساتھ نکاح کرنے سے نہ روکو،

أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ

جب آپس میں دونوں میاں بیوی شریعت کے موافق اچھی طرح مل جل جائیں یہ اسی شخص

ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ مِنكُمْ يُؤْمِنُ

کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں سے خدا اور روز آخرت

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكُمْ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ

پر ایمان لا چکا ہو یہی تمھارے حق میں بڑی پاکیزہ و صفائی

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٢٣٢ وَالْوَالِدٰتُ

کی بات ہے اور (اسکی خوبی) خدا خوب جانتا ہے اور تم (ویسا) نہیں جانتے ہو۔ اور (طلاق دینے کے بعد)

يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ

جو شخص اپنی اولاد کو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے تو اس کی خاطر سے مائیں اپنی اولاد

اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ

کو پورے دو برس تک دودھ پلائیں اور جس کا وہ لڑکا ہے۔ (باپ)

رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ

اس پر ماؤں کا کھانا کپڑا دستور کے مطابق لازم ہے کسی شخص کو زحمت نہیں دی جاتی

نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا

مگر اس کی گنجائش کے برابر (تو یاد رکھو کہ) نہ تو ماں کو اسکے بچے کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے اور نہ جس کا بچہ ہے (باپ)

وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ

اسکا (بلکہ دستور کے مطابق دیا جائے) اور اگر باپ نہ ہو تو (دودھ پلانے کا حق) اسی طرح وارث

فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ

پر لازم ہے پھر اگر (دو برس کے قبل) ماں باپ دونوں اپنی مرضی اور مشورے سے دودھ چھڑانا

تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ

کرنا چاہیں تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں اور اگر تم اپنی اولاد کو (کسی انا سے)

تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا

دودھ پلوانا چاہو تو (اس میں بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ بشرطیکہ جو

سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

تم نے دستور کے مطابق مقرر کیا ہے ان کے حوالے کر دو اور خدا سے ڈرتے رہو

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٢٣٣

اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا ضرور دیکھتا ہے۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾ وَالْوَالِدٰتُ

کی بات ہے اور (اس کی خوبی) خدا خوب جانتا ہے اور تم (وہ) نہیں جانتے ہو۔ اور (طلاق دینے کے بعد)

يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ

جو شخص اپنی اولاد کو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے تو اس کی خاطر سے مائیں اپنی اولاد

اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۭ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ

کو پورے دو برس دودھ پلائیں اور جس کا وہ لڑکا ہے (باپ)

رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ لَا تُكَلَّفُ

اس پر ماؤں کا کھانا کپڑا دستور کے مطابق لازم ہے کسی شخص کو زحمت نہیں دی جاتی

نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَاۗرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا

مگر اس کی گنجائش بھر نہ ماں کا اسکے بچہ کی وجہ سے نقصان گوارا کیا جائے اور نہ جس کا لڑکا ہے (باپ)

وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۤ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ

اسکا (بلکہ دستور کے مطابق دیا جائے) اور اگر باپ نہ ہو تو (دودھ پلانے کا حق) اسی طرح وارث

فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ

پر لازم ہے پھر اگر (دو برس کے قبل) ماں باپ دونوں اپنی مرضی اور مشورے سے دودھ بڑھانی

تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۭ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ

کرنا چاہیں تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں اور اگر تم اپنی اولاد کو (کسی انا سے)

تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا

دودھ پلوانا چاہو تو (اس میں بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ بشرطیکہ جو

سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

تم نے دستور کے مطابق مقرر کیا ہے انکے حوالے کردو اور خدا سے ڈرتے رہو

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾

اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا ضرور دیکھتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا

اور تم میں سے جو لوگ بیبیاں چھوڑ کے مر جائیں تو وہ

يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا

عورتیں چار مہینے دس روز (عدہ بھر) اپنے کو روکیں (اور دوسرا نکاح

بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ

نہ کریں) اور پھر جب (عدہ کی) مدت پوری کر لیں تو شریعت کے مطابق جو کچھ اپنے حق میں

اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۲۳۴

کریں لہ اس بارہ میں تم پر کوئی الزام نہیں ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ

اور اگر تم (اس خوف سے کہ شاید کوئی دوسرا نکاح کر لے ان عورتوں سے اشارۃً نکاح کی (قبل عدت) خواستگاری

النِّسَاۗءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ

کرو یا اپنے دلوں میں چھپائے رکھو تو اس میں بھی تم پر کچھ الزام نہیں ہے کیونکہ خدا کو معلوم ہے کہ تم سے

سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ

صبر نہ ہو سکے گا اور ان عورتوں سے نکاح کرنیکا خیال آئیگا لیکن چوری چھپے سے (نکاح کا) وعدہ نہ کرنا مگر

اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ڛ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ

یہ کہ ان سے اچھی بات کہہ گذرو (تو مضائقہ نہیں) اور جب تک مقرر میعاد گذر

النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

نہ جائے نکاح کا قصد بھی نہ کرنا اور سمجھ رکھو کہ جو کچھ تمہارے دل میں

يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ

ہے خدا اس کو ضرور جانتا ہے تو اس سے ڈرتے رہو اور (یہ بھی) جان رکھو کہ خدا

اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝۲۳۵ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ

بڑا بخشنے والا بردبار ہے۔ اور اگر تم نے اپنی بی بیوں کو ہاتھ تک نہ لگایا ہو

ع

لہ مطلب یہ ہے کہ اگر انکی خواہش نکاح ثانی کی ہو اور اس بنا پر اپنا بناؤ سنگار کریں تو تم پر اس کا کوئی الزام نہیں کہ ان کو زیادہ دنوں تک سوگ پر کیوں نہ مجبور کیا جیسا کہ عرب کا دستور تھا اور ہندوستان میں بھی یہ طرح ہے کہ بیوہ ہونا دنیا والوں سے بیکار ہو جانا ہے وہ خوشی کی کسی رسم میں شریک کی جائے گی اس کے ہاتھ پاؤں منحوس سمجھے جاتے ہیں گویا اس نے اپنے ہاتھوں شوہر کو مار ڈالا ہے خدا رحم کرے ۱۲

النسآء ما لم تمسوهن او تفرضوا لهن فريضة ج

اور نہ مہر ہی معین کیا ہو اسکے قبل ہی تم ان کو طلاق دیدو تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں

ومتعوهن على الموسع قدره وعلى المقتر

ہاں ان عورتوں کے ساتھ دستور کے مطابق (مالدار اپنی حیثیت کے موافق اور غریب اپنی حیثیت

قدره متاعا بالمعروف حقا على المحسنين ۝ ٢٣٦

کے موافق (کپڑے روپے وغیرہ سے) کچھ سلوک کرنا لازم ہے نیکی کرنے والوں پر یہ بھی ایک حق ہے

وان طلقتموهن من قبل ان تمسوهن و

اور تم ان عورتوں کا مہر تو معین کر چکے ہو مگر ہاتھ لگانے (خلوت صحیحہ) کے

قد فرضتم لهن فريضة فنصف ما فرضتم الا

قبل ہی طلاق دیدو تو ان عورتوں کو مہر معین کا آدھا دیدو مگر یہ کہ یہ عورتیں خود

ان يعفون او يعفوا الذي بيده عقدة

معاف کر دیں یا ان کا ولی جس کے ہاتھ میں ان کے نکاح کا اختیار ہو تو

النكاح وان تعفوا اقرب للتقوى ولا تنسوا

معاف کر دے (تب کچھ نہیں) اور اگر تم ہی (سارا مہر) بخش دو تو پرہیزگاری سے بہت ہی

الفضل بينكم ان الله بما تعملون بصير ۝ ٢٣٧

قریب ہے اور آپس کی بزرگی کو مت بھولو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا ضرور دیکھ رہا ہے اور (مسلمانو)

حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى وقوموا

تم تمام نمازوں کی اور (خصوصاً) بیچ والی نماز (صبح یا ظہر یا عصر) کی پابندی کرو اور خاص خدا ہی کے

لله قانتين ۝ ٢٣٨ فان خفتم فرجالا او ركبانا ج فاذا

واسطے (نماز میں) قنوت پڑھنے والے ہو کر کھڑے ہو پھر اگر تم خوف کی حالت میں ہو اور پوری نماز

امنتم فاذكروا الله كما علمكم ما لم تكونوا تعلمون ۝ ٢٣٩

نہ پڑھ سکو تو سوار یا پیدل جس طرح بن پڑے پڑھ لو پھر جب تمہیں اطمینان ہو تو جس طرح خدا نے تمہیں اپنے رسول

ف یعنی مہر حقوق زوجیت ادا کرنے اسی میں ہے کہ خوشی سے مال کے واسطے تو ترک ہی کر نفس کی بحیثیت پر سے اور اپنا احسان عورت پر سمجھا اور عورت بھی کچھ بولیں کہ خواہ مخواہ کا احسان کا کام ہی کیوں ہو۔

ف۲ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے نمازوں کے پابندی ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے اور ظاہری اشارہ نماز بیچ والی کی طرف ہے کیونکہ صلوات میں پانچ حروف ہیں اور ہر حرف سے ایک نماز کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے ۱۲

ف۳ اکثر روایات سے بیچ والی نماز سے مراد ظہر ہے اور اس کی تاکید زیادہ اس وجہ سے ہے کہ یہ وقت یا انسان کے کاروبار کا ہوتا ہے یا آرام کا اس لیے اس وقت میں خدا کی عبادت زیادہ ثواب کا باعث ہوگی اور بیچ والی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ دن کی تین نمازوں صبح، ظہر، عصر میں سے بیچ میں پڑتی ہے ۔ اور حضرت رسول نے بھی اسی سے ابتدا کی تھی اور بعضوں نے نماز عصر کو بیچ والی نماز کہا ہے کیونکہ دن اور رات کی چار نمازوں کے بیچ میں پڑتی ہے اور بعض نے نماز صبح کو کہا ہے کیونکہ یہ دن کی سفیدی اور رات کی سیاہی کے درمیان ہوتی ہے

ف۴ احادیث سے ثابت ہے کہ اس سے دعائے قنوت مراد ہے اور ابن عباس سے اس کی تفسیر بھی یہی ہے اسی وجہ سے ہم نے یہ ترجمہ کیا ہے

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲
۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲
۱۲ - ۱۲ - ۱۲
۱۲

النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ
اور نہ مہر ہی معین کیا ہو اُسکے قبل ہی تم ان کو طلاق دیدو تو اس میں بھی تم پر کچھ الزام نہیں ہے
وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ
ہاں اُن عورتوں کے ساتھ دستور کے مطابق (مالدار پر اپنی حیثیت کے موافق اور غریب پر اپنی حیثیت
قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٣٦﴾
کے موافق (کپڑے لتے وغیرہ سے) کچھ سلوک کرنا لازم ہے نیکی کرنیوالوں پر یہ بھی ایک حق ہے
وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَ
اور تم ان عورتوں کا مہر تو معین کر چکے ہو مگر ہاتھ لگانے (خلوت صحیحہ) کے
قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا
قبل ہی طلاق دیدو تو ان عورتوں کو مہر معین کا آدھا دیدو مگر یہ کہ یہ عورتیں خود
أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ
معاف کر دیں یا ان کا ولی جس کے ہاتھ میں ان کے نکاح کا اختیار ہو تو
النِّكَاحِ ۚ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَلَا تَنْسَوُا
معاف کر دے (تب کچھ نہیں) اور اگر تم ہی (سارا مہر) بخش دو تو پرہیزگاری سے بہت ہی
الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٣٧﴾
قریب ہے[1] اور آپس کی بزرگی کو مت بھولو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا ضرور دیکھ رہا ہے اور مسلمانو[2]
حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا
تم تمام نمازوں کی اور (خصوصاً) بیچ والی نماز[3] (صبح یا ظہر یا عصر) کی پابندی کرو اور خاص خدا ہی کے
لِلَّهِ قَانِتِينَ ﴿٢٣٨﴾ فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۖ فَإِذَا
واسطے (نماز میں) قنوت[4] پڑھنے والے ہو کر کھڑے ہو پھر اگر تم خوف کی حالت میں ہو اور پوری نماز
أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿٢٣٩﴾
نہ پڑھ سکو تو سوار یا پیدل جس طرح بن پڑے پڑھ لو پھر جب تمہیں اطمینان ہو تو جس طرح خدا نے تمہیں اپنے رسول

---

[1] کیونکہ بزرگی اور بڑائی اسی میں ہے کہ حقوق سے مال کے واسطے تو تو میں میں سے درگذر کرے مرد یا عورت کو نصف کی جگہ پورا دینے لگے اور اپنا احسان عورت پر رکھے اور عورت بھی اپنا حق کچھ چھوڑ دے لوگ کہ خواہ مخواہ کا احسان کسی کا ہم پر کیوں ہو۔۱۲

[2] اس آیت میں خداوند عالم نے نمازوں کے پابندی ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے اور ظاہری اشارہ نماز عصر کی طرف ہے کیونکہ صلوات میں پانچ معروف ہیں اور ہر طرف سے ایک نماز کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے۔۱۲

[3] اکثر روایات سے ثابت ہے کہ بیچ والی نماز سے مراد ظہر ہے اور اس کی تاکید زیادہ اسی وجہ سے ہے کہ یہ وقت یا انسان کے کاروبار کا ہوتا ہے یا آرام کا اور ایسے اوقات میں خدا کی عبادت زیادہ ثواب کا باعث ہوگی اور بیچ والی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ دن کی تین نمازوں صبح ظہر عصر میں سے بیچ میں پڑتی ہے۔ اور حضرت رسول نے بھی اسی سے ابتدا کی تھی اور بعضوں نے نماز عصر کو بیچ والی نماز کہا ہے کیونکہ دن اور رات کی چار نمازوں کے بیچ میں پڑتی ہے اور بعض نے نماز صبح کو کہا ہے کیونکہ یہ دن کی سفیدی اور رات کی سیاہی کے درمیان ہوتی ہے

[4] احادیث سے ثابت ہے کہ اس سے نماز کے قنوت مراد ہے اور ابن عباس سے اس کی تفسیر بھی یہی ہے اسی وجہ سے میں نے یہ ترجمہ کیا ہے

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲
۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲
۱۲ - ۱۲ - ۱۲
۱۲

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً

کی معرفت ان باتوں کو سکھلایا ہے جو تم نہیں جانتے تھے اسی طرح خدا کو یاد کرو اور تم میں سے جو لوگ اپنی بی بیاں چھوڑ کر مر جائیں

لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ

اُن پر اپنی بی بیوں کے حق میں سال بھر تک کے نان و نفقہ اور گھر سے نہ نکالنے کی وصیت کرنی لازم ہے

خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ

پس اگر عورتیں خود نکل کھڑی ہوں تو جائز باتوں (نکاح وغیرہ) سے کچھ اپنے حق میں کریں اس کا تم

مِن مَّعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٤٠﴾ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ

پر کچھ الزام نہیں ہے اور خدا ہر شئے پر غالب اور حکمت والا ہے اور جن عورتوں کو (تعین [۱]

مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿٢٤١﴾ كَذَٰلِكَ

مہر اور ہاتھ لگائے بغیر) طلاق دیدی جائے اُنکے ساتھ (جوڑے روپے وغیرہ سے) سلوک (لازم) کرنا (بھی)

يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢٤٢﴾ أَلَمْ تَرَ

پرہیزگاروں پر ایک حق ہے اسی طرح خدا تم لوگوں (کی ہدایت) کے واسطے اپنے احکام صاف صاف بیان فرماتا ہے

إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ

تاکہ تم سمجھو (اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جو موت کے ڈر کے مارے اپنے گھروں

حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ ۚ

نکل بھاگے اور وہ ہزاروں [۲] آدمی تھے تو خدا نے ان سے فرمایا کہ سب کے سب مر جاؤ (اور وہ مر گئے) پھر خدا

إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

نے انھیں زندہ کیا۔ بے شک خدا لوگوں پر بڑا مہربان ہے مگر اکثر لوگ اس کا شکریہ

لَا يَشْكُرُونَ ﴿٢٤٣﴾ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا

ادا نہیں کرتے اور (مسلمانو!) خدا کی راہ میں جہاد کرو اور جان رکھو کہ خدا ضرور (سب کچھ)

أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٤٤﴾ مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ

سنتا (اور) جانتا ہے۔ ہے کوئی جو خدا کو قرض [۳] حسنہ

---

۱ اگرچہ مہر [illegible] نہیں نے تعین نہیں [illegible] اس [illegible] کی صورت سمجھو ورنہ اس آیت کو منسوخ کہنا پڑے گا۔
۲ باختلاف روایات چار یا آٹھ یا دس یا چالیس یا ستر ہزار آدمی تھے جو طاعون یا وبا کے خوف سے بھاگے تھے آخر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نے دعا کی خدا کا حکم ہوا [illegible] پھر آپ [illegible] زندہ ہوئے [illegible] واقعہ [illegible] ہے اسی وجہ سے خدا نے اس دن [illegible] [illegible] [illegible] ہے مگر افسوس [illegible] نے اسکو ہولی سے بدتر کر دیا خدا ہدایت کرے۔
۳ خدا کو قرض حسنہ دینے سے مقصود یہ ہے کہ اس کی راہ میں خرچ کیا جائے اور چونکہ اس کی راہ میں خرچ کرنے کا ثواب آخرت میں ملے گا اس وجہ سے اسکو قرض سے تعبیر کیا ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا کو قرض کی ضرورت ہے۔

ع ۳۱

۱۲ - ۱۳ - ۱۳ - ۱۳
۱۳ - ۱۳ - ۱۳

قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ

دے تاکہ خدا اس کے مال کو اس کے لیے کئی گنا بڑھائے۔ اور خدا ہی

يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۲۴۵ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ

تنگ دست کرتا ہے اور وہی کشایش دیتا ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹ کر جاؤ گے

مِنْۢ بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِىٍّ

بھلا تم نے موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو نہیں دیکھا جب انہوں نے اپنے نبی

لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ

شمویل سے کہا کہ ہمارے واسطے ایک بادشاہ مقرر کیجئے تاکہ ہم راہ خدا میں جہاد کریں۔ پیغمبر نے فرمایا

عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا

کہیں ایسا تو نہ ہو کہ جب تم پر جہاد واجب کیا جائے تو تم نہ لڑو۔ کہنے لگے جب ہم اپنے

وَمَا لَنَاۤ اَلَّا نُقَاتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ

گھروں اور اپنے بال بچوں سے نکالے جا چکے تو پھر ہمیں کون سا عذر باقی ہے کہ ہم خدا

دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا

کی راہ میں جہاد نہ کریں۔ پھر جب ان پر جہاد واجب کیا گیا تو انہیں سے چند ملہ آدمیوں

قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۲۴۶ وَقَالَ

کے سوا سب پھر گئے۔ اور خدا ظالموں کو خوب جانتا ہے اور ان کے نبی نے

لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ

ان سے کہا کہ خدا نے تمہاری درخواست کے مطابق طالوت ملہ کو تمہارا بادشاہ مقرر کیا۔

قَالُوْۤا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ

تب کہنے لگے اس کی حکومت ہم پر کیونکر ہو سکتی ہے حالانکہ سلطنت کے حقدار ملہ اس سے

مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ

زیادہ تو ہم ہیں کیونکہ اسے تو مال کے اعتبار سے بھی فارغ البالی نصیب نہیں۔ نبی نے

ملہ حضرت موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل چند روز تک دین پر قائم رہے ... کرتے چلے جاتے تھے ... جب ... گروہ خدا نے بھی جالوت بادشاہ کو ان پر مسلط کر دیا اس نے انہیں خوب قتل کیا تب ان لوگوں نے شمویل نبی کی طرف رجوع کی۔ ملہ تین سو تیرہ آدمی تھے۔

ملہ جب بنی اسرائیل کی تمنا پر حضرت شمویل نے دعا کی تو خدا نے ایک برتن روغن سے بھرا ہوا اور ایک عصا نازل کیا اور کہہ دیا کہ ان لوگوں میں ... آنے پر روغن جوش مارنے لگے اور عصا اس کے قد کے برابر ہو جائے اسی کو بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کر دیجئے ... مگر کچھ سود نہ ہوا جب طالوت آیا جو سقائی کا پیشہ کرتا تھا تو روغن بھی جوش کھانے لگا اور عصا بھی اس کے قد کے برابر ہو گیا بعد ازاں حضرت شمویل نے اسی کو بادشاہ بنایا۔ ملہ جب شمویل نے طالوت کو بادشاہ بنایا تو بنی اسرائیل اپنی عادت کے موافق ... اعتراض کرنے اور ... لگے کیونکہ ان کی خواہش ... پاس خزانہ و مال ... احتشام ہو اسی کو بادشاہ ہونا چاہئے ... حضرت شمویل کا جواب ... ظاہری ... کے لئے علم و حکمت ... کی ضرورت ہے ... خداوند عالم نے بھی ... طالوت ... اور جسیم و حسن ... حکمت کا جامع کوئی چیز ... یا اولی الابصار۔

طالوت اور جالوت کا قصہ

عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللّٰهُ

کہا خدا نے اُسے تم پر فضیلت دی ہے اور (مال) نہیں سہی مگر علم اور جسم کا پھیلاؤ تو اسی کا زیادہ فرمایا ہے اور

يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَ

خدا اپنا ملک جسے چاہے دے اور خدا بڑی گنجائش والا اور واقف کار ہے اور ان کے

قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ أَنْ يَّأْتِيَكُمُ

نبی نے ان سے یہ بھی کہا کہ (منجانب اللہ) بادشاہ ہونے کی یہ پہچان ہے کہ تمہارے پاس وہ

التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا

صندوق ؎۱ آجائیگا جس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تسکین (کی چیزیں) ہیں اور ان تبرکات سے بچا کھچا

تَرَكَ اٰلُ مُوسٰى وَاٰلُ هٰرُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۚ إِنَّ

ہوگا جو موسیٰ و ہارون کی اولاد یادگار چھوڑ گئی ہے اور صندوق کو فرشتے اٹھائے ہونگے

فِي ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿۲۴۸﴾ فَلَمَّا

اگر تم ایمان رکھتے ہو تو بیشک اس میں تمہارے واسطے پوری نشانی ہے پھر جب

فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ ۙ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيكُمْ

طالوت لشکر سمیت (شہر ایلیا سے) روانہ ہوا تو اپنے ساتھیوں سے کہا دیکھو آگے ایک نہر ملے

بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي ۚ وَمَنْ لَّمْ

گی ؎۲ اس سے یقیناً خدا تمہارے صبر کی آزمائش کریگا پس جو شخص اسکا پانی پیے گا وہ مجھ سے کچھ واسطہ نہیں رکھتا

يَطْعَمْهُ فَإِنَّهٗ مِنِّيٓ إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً

اور جو اسکو نہ چکھے گا وہ بیشک مجھ سے ہوگا مگر ہاں جو اپنے ہاتھ سے ایک آدھ چلو بھر کے پی لے

بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۗ فَلَمَّا

تو کچھ حرج نہیں (پس ان لوگوں نے نہ مانا) اور چند آدمیوں کے سوا سبھی نے اسکا پانی پی لیا آخر جب

جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا مَعَهٗ ۙ قَالُوا لَا

طالوت اور جو مومنین ان کے ساتھ تھے نہر کے پار ہو گئے تو خالص مومنوں کے سوا سب کہنے لگے

ع

؎۱ اسی کا نام تابوت سکینہ ہے۔ یہ وہ صندوق ہے جس میں حضرت موسیٰ کی ماں نے آپ کو ڈال کر دریا میں ڈالا تھا اور اس میں بہت سی چیزیں تبرک کی تھیں کئی نبیوں کی تصویریں اور انکے گھروں کی نقلیں اور ایک گھر یاقوت کا تھا جس میں جناب ختمی مآب کی تصویر تھی آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ کے گرد آپ کے اصحاب خاص کا مجمع ہے اور ایک نوجوان تلوار لئے ہوئے ہے اور اس کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے یہ پیغمبر کا بھائی ہے اور اسکا مددگار ہے اسی صندوق میں حضرت موسیٰ کا عصا اور توریت کی دو تختیاں اور آسمانی ترنجبین حضرت ہارون کا عمامہ ان کی جوتیاں وغیرہ وغیرہ چیزیں تھیں بنی اسرائیل اس صندوق کو بہت متبرک سمجھتے اور جب کسی لڑائی پر جاتے تو اسکو آگے رکھتے تھے جب جالوت کو ان پر غلبہ ہوا تو وہ صندوق کو بھی چھین لے گیا جب بنی اسرائیل طالوت کے ساتھ ہو گئے تب جالوت کے لوگوں نے اس صندوق کو بیل پر لاد کر انکی طرف ہنکا دیا کہ یہی فساد کی جڑ ہے فرشتے اسکو بنی اسرائیل کی طرف لے آئے انہوں نے اسکو بہت غنیمت سمجھا اور اسکو فال نیک سمجھ کر لڑنے کو نکلے ؎۲ جب بنی اسرائیل طالوت کے ساتھ مقابلہ کو نکلے تو گرمی کے دن تھے پیاس کے مارے پریشان ہو گئے طالوت سے کہنے لگے کہ دعا کرو کوئی نہر ظاہر ہو غرض ایک نہر ظاہر ہوئی اور طالوت نے کہا کہ یہ آزمائش ہے جس نے ایک چلو پیا وہ مجھ سے ہے جس نے زیادہ پیا وہ مجھ سے نہیں ہے مگر سب نے پیا جنہوں نے چلو سے زیادہ پیا ان کے ہونٹ سیاہ ہو گئے اور بے خبر ہو گئے اور جتنا ہی پانی پیتے تھے مگر پیاس نہ بجھتی تھی اور جن لوگوں نے ایک چلو پانی پیا تھا وہ اچھے رہے اور پیاس بھی بجھ گئی ۱۲

طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ۚ قَالَ الَّذِينَ

کہ ہم میں تو آج جالوت اور اس کی فوج سے لڑنے کی سکت نہیں مگر وہ لوگ جن کو یقین ہے

يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُوا اللَّهِ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ

کہ (ایک دن) خدا کو منہ دکھانا ہے (بے دھڑک) بول اٹھے کہ ایسا بہت ہوا ہے

غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ

کہ خدا کے حکم سے چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر غالب آگئی ہے اور خدا صبر کرنے والوں

الصَّابِرِينَ ﴿٢٤٩﴾ وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا

کا ساتھی ہے (غرض) جب وہ لوگ جالوت اور اس کی فوج کے مقابلہ کو نکلے تو دعا کی کہ اے میرے

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَ

پروردگار ہمیں کامل صبر عطا فرما اور (میدان جنگ میں) ہمارے قدم جمائے رکھ اور

انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٢٥٠﴾ فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ

ہمیں کافروں پر فتح عنایت کر، پھر تو ان لوگوں نے خدا کے حکم

اللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَ

سے دشمنوں کو شکست دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کیا اور خدا نے ان کو سلطنت و تدبیر

الْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ

تمدن عطا کی اور علم و ہنر جو چاہا انہیں (گویا) گھول کے پلا دیا اور اگر خدا بعض

بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ

لوگوں کے ذریعے سے بعض کا دفع (شر) نہ کرتا تو تمام روئے زمین میں فساد پھیل جاتا

اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٢٥١﴾ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ

مگر خدا تو سارے جہان کے لوگوں پر فضل (و کرم) کرتا ہے (اے رسول) یہ خدا کی سچی

نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٥٢﴾

آیتیں ہیں جو ہم تم کو ٹھیک ٹھیک پڑھ کے سناتے ہیں اور بیشک تم ضرور رسولوں میں سے ہو

١ طالوت اور جالوت کے لشکروں میں جنگ ہو رہی تھی کہ جالوت نے اپنا مقابل طلب کیا [illegible] آپ کی سلطنت کا ذکر قرآن میں جا بجا ہے۔

الجزء ٣

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنْهُمْ

یہ سب رسول (جو) ہم نے (بھیجے) ان میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ان میں سے بعض تو ایسے ہیں جن سے

مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۚ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى

خود خدا نے بات کی ان میں سے اور بعض کے (اور طرح پر) درجے بلند کئے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کیسے کیسے

ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَ

روشن معجزے عطا کئے اور روح القدس (جبرئیل) کے ذریعہ سے ان کی مدد کی اور اگر خدا چاہتا تو

لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ

جو لوگ ان (پیغمبروں) کے بعد ہوئے وہ اپنے پاس روشن

بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ

معجزے آچکنے پر آپس میں نہ لڑ مرتے، مگر ان میں پھوٹ پڑ گئی پس ان میں سے

اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۟

بعض تو ایمان لائے اور بعض کافر ہوگئے اور اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ آپس میں نہ لڑتے

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۲۵۳ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

مگر خدا وہی کرتا ہے جو چاہتا ہے، اے ایمان والو [1] جو کچھ ہم نے تم کو

اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ

دیا ہے اس دن کے آنے سے پہلے (خدا کی راہ میں) خرچ کرو جس میں نہ تو (خرید) فروخت

فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ

ہوگی اور نہ یاری (اور نہ آشنائی) اور نہ سفارش (ہی کام آئیگی) اور کفر کرنے والے ہی تو ظلم

الظّٰلِمُوْنَ ۲۵۴ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ۚ

ڈھاتے ہیں، خدا ہی وہ (ذات پاک) ہے کہ اسکے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) زندہ ہے (اور)

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا

سارے جہان کا سنبھالنے والا ہے اسکو نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو

ع ٥

[1] یہ حکم خاص زکوٰۃ کا ... [illegible] ... کون کرے

فِى الْاَرْضِ ۗ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۗ
کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) اسی کا ہے کون ایسا ہے جو بغیر اس کی اجازت کے اس کے پاس (کسی کی) سفارش
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ
کرے جو کچھ ان کے سامنے موجود ہے (وہ) اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے (خدا) سب کو جانتا ہے
بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ
اور لوگ اس کے علم میں سے کسی چیز پر بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر وہ (جسے) جتنا چاہے سکھا دے اس کی
وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمُ ﴿٢٥٥﴾
کرسی سب آسمانوں اور زمینوں کو گھیرے ہوئے ہے اور ان دونوں آسمان و زمین کی حفاظت اسے کچھ بھی گراں [illegible]
لَاۤ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَىِّ ۚ
[illegible] میں کسی طرح کی زبردستی نہیں کیونکہ ہدایت گمراہی سے الگ ظاہر ہو چکی ہے تو جس شخص نے
فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ
جھوٹے خداؤں (بتوں) سے انکار کیا اور خدا ہی پر ایمان لایا تو اس نے وہ مضبوط
اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۖ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَ
رسی پکڑ لی جو ٹوٹ ہی نہیں سکتی اور خدا
اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٥٦﴾ اَللّٰهُ وَلِىُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ
(سب کچھ) سنتا (اور) جانتا ہے خدا ان لوگوں کا سرپرست ہے جو ایمان لا چکے کہ
يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا
انہیں (گمراہی کی) تاریکیوں سے نکال کر (ہدایت کی) روشنی میں لاتا ہے اور جن لوگوں نے کفر
اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى
اختیار کیا ان کے سرپرست شیطان ہیں کہ ان کو (ایمان کی) روشنی سے نکال کر (کفر کی) تاریکیوں میں ڈال
الظُّلُمٰتِ ۗ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥٧﴾
دیتے ہیں یہی لوگ تو جہنمی ہیں (اور) یہی اس میں ہمیشہ رہیں گے (اے رسول)

ل آٹھوں آسمان یا اس کو علم یا اس کی سلطنت
ٹ ابو الحصین انصاری کے دو بیٹے تھے [illegible]
٣-٢-٢-٣

دین میں زبردستی نہیں

حضرت ابراہیم اور نمرود کا مناظرہ

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ آتَاهُ

کیا تم نے اُس شخص (کے حال) پر نظر نہیں کی جو صرف اس گھمنڈ پر کہ خدا نے اُسے سلطنت دی تھی۔

اللَّهُ الْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَ

ابراہیم سے اُنکے پروردگار کے بارے میں اُلجھ پڑا کہ جب ابراہیم نے (اُس سے) کہا کہ میرا پروردگار تو وہ ہے جو لوگوں

يُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ

کو جلاتا اور مارتا ہے تو وہ بھی اسی شیخی میں آکر کہنے لگا میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں (تمہارے خدا ہی میں کون سا

يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ

کمال ہے) ابراہیم نے کہا (اچھا) خدا تو آفتاب کو پورب سے نکالتا ہے بھلا اس کو تم پچھم سے تو نکالو (اس پر وہ

فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

کافر ہکا بکا ہو کر رہ گیا (مگر ایمان نہ لایا) اور خدا ظالموں کو منزلِ مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا

الظَّالِمِينَ ۝ أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ

(اے رسول تم نے) مثلاً اُس طرح (بندے کے حال) پر بھی نظر کی جو ایک گاؤں پر سے ہوکر گذرا اور وہ ایسا اُجڑا تھا کہ

خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّى يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ

اپنی چھتوں پر ڈھے کے گر پڑا تھا، یہ دیکھ کر وہ بندہ کہنے لگا، اللہ اِس گاؤں کو

بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ

(ایسی) ویرانی کے بعد کیونکر آباد کریگا اس پر خدا نے اُس کو مار ڈالا اور سو برس تک مردہ رکھا

قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ

پھر اُس کو جلا اٹھایا (تب) اُس سے پوچھا تم کتنی دیر پڑے رہے عرض کی ایک دن پڑا رہا یا ایکدن سے بھی

قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَ

کم، فرمایا نہیں تم (اسی حالت میں) سو برس پڑے رہے اب ذرا اپنے کھانے پینے (کی چیزوں)

شَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ

کو دیکھو کہ ابھی تک نہیں (سڑیں) اور ذرا اپنے گدھے (سواری) کو تو دیکھو کہ اس کی ہڈیاں ڈھیر پڑی ہیں اور

۱ے نمرود مردود کی آخری درخواست حضرت ابراہیم سے یہ تھی کہ اگر تمہارا کوئی اور خدا ہے تو اس سے کہو کہ اپنا لشکر بھیجے اور میرا اور اس کا مقابلہ ہو خدا نے اس کا غرور توڑنے کو مچھروں کا لشکر بھیجا جس نے اس کے لشکر کو جہنم واصل کیا۔

۲ے مفسرین میں اختلاف ہے کہ یہ بستی کون سی بستی تھی اور وہ شخص کون تھے اکثر کا قول یہ ہے کہ وہ شخص حضرت عزیر تھے اور وہ بستی بیت المقدس تھی جب بخت نصر بادشاہ ہوا اور اس نے بنی اسرائیل کو قتل کیا اور بیت المقدس کو جلا کے خاک کر دیا اور ان کی لاشوں کو ویران چھوڑ کر چلا گیا تو حضرت عزیر کا اُدھر سے گذر ہوا اور تعجب سے کہنے لگے کیا ایسی اُجڑی بستی بھی آباد ہو سکتی ہے اس پر خدا نے ان کی روح قبض کر لی اور سو برس تک مُردہ رکھا اور ان کی غذا اور دودھ جو ساتھ تھا مطلقاً خراب نہ ہوا اور اُن کے گدھے کو خلاق نے بچا رکھا [?] غرض جب حضرت عزیر دوبارہ زندہ ہوئے اور ان کا گدھا بھی زندہ ہوا تو بیت المقدس آباد ہو چکا تھا جب اپنے گھر واپس آئے تو اپنے پوتوں کو بڈھا پایا اور خود گویا جوان تھے لوگوں کو آپ کے یقین نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ جب اپنی لونڈی کو جسے بیس برس کی چھوڑ گئے تھے اور اب ایک سو بیس برس کی اندھی بڑھیا ہو گئی تھی اس کو دعا سے بینا کیا اور اپنے بیٹے کو جسے حالت حمل میں چھوڑ گئے تھے اپنے شانہ کا تل جو بہت پکا تھا دکھلایا تب لوگوں کو یقین ہوا کہ یہی عزیر ہیں کیا خدا کی شان ہے کہ خود حضرت کا سن تو چالیس برس کا تھا اور بیٹے کا سن سو برس کا اسی وجہ سے خدا نے فرمایا کہ ہم تم کو اپنی قدرت کا نمونہ بناتا ہوں

آيَةً لِّلنَّاسِ وَانظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا

سب لوگوں کے واسطے [illegible] قدرت کا نمونہ بنائیں اور (ہاں) اب [illegible] ہڈیوں کی طرف

ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ

[illegible] پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں پس جب ان پر ظاہر ہوا تو

اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٥٩﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ

[illegible] اور (اے رسول) وہ واقعہ بھی یاد کرو

أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن قَالَ

[illegible] کر کے مجھے دکھا دے [illegible] فرمایا کیا

بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً

[illegible] اس لئے چاہتا ہوں کہ میرے دل کو اطمینان ہو

مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ

[illegible] اپنے پاس منگا لو اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو پھر ہر پہاڑ پر ان کا

كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا

ایک ایک ٹکڑا رکھ دو [illegible] (پھر دیکھو تو کیونکر) وہ سب کے سب تمہارے پاس دوڑتے

وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٦٠﴾ مَّثَلُ الَّذِينَ

ہوئے آتے ہیں اور سمجھ رکھو کہ خدا بیشک غالب اور حکمت والا ہے جو لوگ اپنے مال خدا

يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ

کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے خرچ) کی مثل اس دانہ کی سی مثل

أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ

ہے جس کی سات بالیاں نکلیں (اور) ہر بالی میں سو (سو) دانے ہوں اور خدا جس

وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٦١﴾

کے لیے چاہتا ہے دونا کر دیتا ہے اور خدا بڑی گنجائش والا (اور ہر چیز سے)

له حضرت ابراہیم [illegible]

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ

واقف ہے، جو لوگ اپنے مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور پھر خرچ کرنے

لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ

کے بعد کسی طرح کا احسان نہیں جتاتے ہیں اور نہ (جن پر احسان کیا ہے انکو) ستاتے

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا

ہیں اُن کا اجر (و ثواب) اُن کے پروردگار کے پاس ہے اور نہ (آخرت میں) اُن پر کوئی خوف

هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٢٦٢ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ

ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ (سائل کو) نرمی سے جواب دیدینا اور (اسکے اصرار پر) چشم پوشی کرنا بلکہ اُس سے

مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝٢٦٣

درگذر کرنا اُس خیرات سے کہیں بہتر ہے جس کے بعد (سائل کو) ایذا پہنچا اور خدا ہر شے سے بے پرواہ اور

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ

بردبار ہے۔ لے ایماندارو اپنی خیرات کو احسان جتانے اور (سائل) کو ایذا دینے کی وجہ سے

بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ

اُس شخص کی طرح اکارت مت کرو جو اپنا مال محض لوگوں کو دکھانے کے واسطے خرچ کرتا ہے

النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ

اور خدا اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتا، تو اُس کی خیرات کی مثل اُس چکنی

كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ

چٹان کی سی ہے جس پر کچھ خاک (پڑی ہوئی) ہو پھر اُس پر زور شور کا (بڑے بڑے قطروں کا) مینہ

وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي

برسے اور اُس (مٹی) کو بہا کے چکنا چٹان چھوڑ جائے (اسی طرح ایسا کام انہی اُس خیرات) یا اُسکے ثواب

شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

میں سے جو انہوں نے کیا ہے کسی چیز پر قبضہ نہ پا سکینگے (نہ دنیا میں نہ آخرت میں) اور خدا کافروں کو ہدایت دیا کرے

ل منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے حضرت حسنؓ سے فرمایا کہ بیٹے حکمت کی کوئی بات بتلاؤ۔ حضرت حسنؓ نے فرمایا کہ ثواب کی غرض سے فقیروں پر امیروں کی مہربانی کس قدر اچھی بات ہے۔ حضرت علیؓ نے پوچھا کہ اس بارے میں کوئی بات اس سے بھی بڑھ کر ہے؟ کہا نہیں آپ نے فرمایا خدا پر بھروسہ کر کے فقیروں کا امیروں سے تکبر کرنا اور استغنا ظاہر کرنا اس سے بھی بہتر ہے۔ پھر آپ نے فرمایا جوانمردی چار ہیں:
(۱) دولت کے ساتھ انکسار
(۲) غصہ کا قابو پا کر درگذر کرنا۔
(۳) باوجود دشمنی کے نصیحت کرنا۔
(۴) بغیر احسان جتلانے کچھ دینا۔

ل ایک حدیث میں ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ جو کوئی میرے واسطے عبادت کرتے ہیں اور میرے سوا شریک کرتے ہیں میں اس کے عمل کو شریک کے لئے چھوڑ دیتا ہوں کہ اس سے اس کو ثواب لے مجھے کچھ کام نہیں۔

الْكٰفِرِيْنَ ۝٢٦٤ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ

منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا اور جو لوگ ۱ خدا کی خوشنودی کے لیے اپنے دلی

اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا

اعتقاد سے اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثل اس (ہرے بھرے) باغ کی سی ہے جو کسی ٹیلے پر

مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا

پر لگا ہوا ہو اور اس پر زور شور سے پانی برسا تو اپنے دوگنے پھل لایا اور اگر اس پر بڑے

وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ

دھڑے کا پانی نہ بھی برسے تو اس کے لیے ہلکی پھوار ہی کافی ہے اور جو کچھ تم کرتے

يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

ہو خدا اس کی دیکھ بھال کرتا رہتا ہے بھلا تم میں کوئی بھی اس کو پسند

بَصِيْرٌ ۝٢٦٥ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ

کرے گا۔ کہ اس کے لیے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ

مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

ہو اس کے نیچے نہریں جاری ہوں اور اس کے لیے اس میں

الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ

طرح طرح کے میوے ہوں ۔ اور (اب) اس کو بڑھاپے نے گھیر

الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۚ فَاَصَابَهَآ

لیا ہے اور اس کے (چھوٹے چھوٹے) ناتوان کمزور بچے ہیں کہ اکبارگی اس باغ

اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذٰلِكَ

پر ایسا بگولا آ پڑا جس میں آگ (بھری) تھی کہ وہ باغ جل بھن کر رہ گیا ۔ خدا

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝٢٦٦ ع

اپنے احکام کو تم لوگوں سے یوں صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم غور کرو۔

ۓ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے ان لوگوں سے تعجب ہے جو اپنا مال غلام خرید کر آزاد کرتے ہیں کہ وہ آزادوں پر احسان کر کے ان کو ہمیشہ اپنا غلام کیوں نہیں بنا لیتے ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ

اے ایمان والو اپنی پاک کمائی اور ان چیزوں میں سے جو ہم نے تمہارے لیے

وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا

زمین سے پیدا کی ہیں (خدا کی راہ میں) خرچ کرو، اور بُرے مال کو (خدا کی راہ میں) دینے کا قصد

الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ

بھی نہ کرو حالانکہ اگر ایسا مال کوئی تم کو دینا چاہے تو تم (اپنی خوشی سے) اُسکے لینے والے نہیں

تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝٢٦٧

مگر یہ کہ اس (کے لینے) میں (عمداً) آنکھ چراؤ اور جانے رہو کہ خدا بیشک بے نیاز (اور) سزاوار

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاۗءِ ۚ

حمد ہے شیطان تم کو تنگدستی سے ڈراتا ہے لے اور بری بات (بخل) کا تم کو حکم کرتا ہے اور خدا تم سے

وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

اپنی بخشش اور فضل (وکرم) کا وعدہ کرتا ہے اور خدا بڑی گنجائش والا

عَلِيْمٌ ۝٢٦٨ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ

اور سب کچھ جاننے والا ہے وہ جس کو چاہتا ہے حکمت عطا فرماتا ہے اور جس کو (خدا کی طرف سے)

الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ

حکمت ملے عطا کی گئی تو اُس میں شک ہی نہیں کہ اُسے خوبیوں کی بڑی دولت ہاتھ لگی اور عقلمندوں

اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝٢٦٩ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ

کے سوا کوئی نصیحت مانتا ہی نہیں؛ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو یا کوئی

نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۭ وَمَا

منت مانو خدا اس کو ضرور جانتا ہے اور (یہ بھی

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝٢٧٠ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ

یاد رہے) کہ ظالموں کا (جو خدا کا حق مار کر اوروں کی نذر کرتے ہیں قیامت میں) کوئی مددگار نہ ہوگا اگر

لے یعنی شیطان دل میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ اگر اچھے مال میں سے خرچ کرو گے تو دے دو گے تو خود محتاج ہو جاؤ گے یہ خیال شیطانی ہے اور شیطان تم کو بے جا کام سے ... مال اپنی حیثیت کا خیال ضروری ہے۔ سے وہ بڑی دولت ہے سے اس میں اختلاف ہے کہ حکمت سے کیا مراد ہے بعض نے علم قرآن اور بعض نے طاعت خدا اور معرفت امام زمانہ مراد لی ہے مگر خدا کی معرفت اور حلال حرام کا جاننا مقصود ہے مگر یوں ہے کہ اس سے وہ تمام امور جن سے دین و دنیا کی اصلاح ہو مراد ہیں۔ واللہ اعلم - ۱۲-۱۳-۱۴

فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ

خیرات کو ظاہر دو تو وہ بھی خوب ہے اور اگر اس کو چھپاؤ اور حاجتمندوں کو دو تو وہ چھپا کر

خَيْرٌ لَكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ ۗ وَاللَّهُ

دینا تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے اور ایسے دینے کو خدا تمہارے گناہوں کا کفارہ کر دیگا اور جو کچھ تم کرتے ہو

بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝٢٧١ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ

خدا اس سے خبردار ہے اے رسول ان لوگوں کو منزل مقصود تک پہنچانا تمہارا فرض نہیں (تمہارا کام صرف راستہ

وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۗ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ

دکھانا ہے) مگر ہاں خدا جس کو چاہتا ہے منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے اور (لوگو) تم جو کچھ نیک کام میں خرچ

خَيْرٍ فَلِأَنْفُسِكُمْ ۚ وَمَا تُنْفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ

کروگے تو اپنے لیے اور تم تو خدا کی خوشنودی کے سوا اور کام میں خرچ کرتے ہی نہیں ہو اور

اللَّهِ ۚ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ

جو کچھ تم نیک کام میں خرچ کروگے وہ (قیامت میں) تم کو پورا پورا واپس دے دیا جائے گا اور تمہارا حق نہ

لَا تُظْلَمُونَ ۝٢٧٢ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي

مارا جائے گا (یہ خیرات) خاص ان حاجتمندوں کے لئے ہے جو خدا کی راہ میں رکے بیٹھے

سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ

ہوں (اور ملک میں کسی طرف جانا چاہیں تو) چل نہیں سکتے

يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ

ناواقف ان کو سوال نہ کرنے کی وجہ سے امیر سمجھتے ہیں (لیکن) تم (اے مخاطب) ان کو

تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا ۗ

ان کی صورت سے پہچان لو کہ (حاجتمند ہیں اور شرم کے سبب) لوگوں سے (منہ پھوڑ کر اور) لپٹ کر سوال نہیں کرتے

وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۝٢٧٣

اور تم جو مال خرچ کرو گے کچھ شک نہیں کہ خدا اس کو جانتا ہے۔

خیرات کا مستحق

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا

جو لوگ [1] رات کو دن کو چھپا کے یا دکھا کے (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں تو

وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ

ان کے لیے اُن کا اجر (و ثواب) ان کے پروردگار کے پاس ہے اور (قیامت میں) ان

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ

اُن پر کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہوں گے جو لوگ [2] سود کھاتے ہیں وہ

الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ

قیامت میں کھڑے نہ ہو سکیں گے مگر اس شخص کی طرح کھڑے ہوں گے جس کو شیطان

الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا

نے لپٹ کے مخبوط الحواس بنا دیا ہو یہ اس وجہ سے کہ وہ اس کے قائل ہو گئے کہ جیسا

الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ

بکری کا معاملہ ویسا ہی سود کا معاملہ، حالانکہ بکری کو تو خدا نے حلال کیا اور سود کو حرام کیا

الرِّبٰوا ۭ فَمَنْ جَاۗءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى

پس جس شخص کے پاس اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت (و ممانعت) آئی اور وہ باز آ گیا تو اس

فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۭ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ وَمَنْ عَادَ

حکم کے نازل ہونے سے پہلے (جو سود لے چکا وہ تو) اس کا ہو چکا اور اس کا امر (معاملہ) خدا کے حوالے

فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

ہے اور جو منا ہی کے بعد پھر سود لے (یا بکری اور سود کے معاملے کو یکساں بتلانے جائے [3]) تو ایسے ہی لوگ جہنمی ہیں (اور)

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۭ وَاللّٰهُ

وہ ہمیشہ جہنم ہی میں پڑے رہیں گے خدا سود کو مٹاتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور جتنے ناشکرے گنہگار ہیں

لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

خدا انھیں دوست نہیں رکھتا، (ہاں) جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور

حضرت علی علیہ السلام کی خیرات

[1] ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی کے پاس چار درہم تھے سو ایک درہم رات کو خیرات کیا اور ایک دن کو اور ایک چھپا کر اور ایک دکھا کر سو یہ آیت آپ کی شان میں نازل ہوئی دیکھو تفسیر کشاف صفحہ ۲۸۶ سطر ۱۰ مطبوعہ مصر اور درمنثور سیوطی جلد اول صفحہ ۳۶۳ سطر ۲۲ مطبوعہ مصر

سود کا ذکر

[2] اگرچہ یہاں پر لفظ ربو عام ہے سود کی عام طور پر ممانعت کی ہے مگر کئی قسمیں اس کی مستثنیٰ بھی ہیں مثلاً مسلمانوں کا کفار سے لینا بلکہ حدیث میں آیا ہے کہ یہ سود ہی نہیں ہے کیونکہ کفار کا مال تو ہمارا مال ہے ہم جس طرح چاہیں اگر شارع نے کسی خاص عنوان کو منع نہ کر دیا ہو لے سکتے ہیں اسی وجہ سے توریت میں ہے کہ غیر قوم کی جماعت سے سود لیا کر جس سے کفار یقیناً خارج ہیں

[3] یہ ان لوگوں کا حکم ہے جو سود کو حلال بیان کریں

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا

لائے اچھے کام کیے اور پابندی سے نماز پڑھی اور زکوٰۃ دیا

الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ

کیے اُن کے لیے اُنکا اجر (وثواب) اُن کے پروردگار کے پاس ہے اور (قیامت میں)

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۲۷۷ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

نہ تو اُن پر کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ دل ہونگے اے ایمان والو خدا سے ڈرو، اور

اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ

جو سود لوگوں کے ذمہ باقی رہ گیا ہے اگر تم سچے مومن ہو تو چھوڑ دو،

مُّؤْمِنِيْنَ ۝۲۷۸ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ

اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو خدا ل اور اُس کے رسُول سے لڑنے کے لیے تیار

مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ

رہو اور اگر تم نے توبہ کی ہے تو تمھارے لیے تمھارا اصل مال ہے،

اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝۲۷۹ وَاِنْ

نہ تم کسی کا زبردستی نقصان کرو اور نہ تم پر زبردستی کی جائے گی، اور اگر کوئی

كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۚ وَاَنْ

تنگ دست (تمھارا قرضدار ہو) تو اُسے خوش حالی تک کی مہلت (دو) اور اگر تم سمجھو تو

تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۲۸۰

تمھارے حق میں یہ زیادہ بہتر ہے کہ (اصل بھی) بخش دو،

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ

اور اُس دن سے ڈرو جس دن تم سب کے سب خدا کی طرف لوٹائے جاؤ گے

تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۲۸۱ ع

پھر جو کچھ جس شخص نے کیا ہے اُس کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا، اور اُن کی ذرا بھی حق تلفی نہ

ل اسی وجہ سے حضرت ﷺ نے سود اور اس کے لینے والے اور اس کے دینے والے اور اس کے کاتب اور گواہ سب پر لعنت کی ہے۔ ۱۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ

ہوگی، اے ایمان والو جب ایک میعاد مقررہ تک کے لئے آپس میں قرض کا لین دین

مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ

کرو تو اسے لکھ (پڑھی کر) لیا کرو اور لکھنے والے کو چاہیے کہ تمہارے درمیان (تمہارے قول و قرار

بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ

کو) انصاف سے ٹھیک ٹھیک لکھے اور لکھنے والے کو لکھنے سے انکار نہ کرنا چاہیے (بلکہ) جس طرح

اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَ

خدا نے اُسے لکھنا پڑھنا سکھایا ہے (اسی طرح) اسکو بھی (بے معاوضہ) لکھ دینا چاہیے اور جسکے ذمہ قرض عائد

لْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـــًٔا ۭ فَاِنْ كَانَ

ہوتا ہے اُسی کو چاہیے کہ (تمسک کی) عبارت بتاتا جائے اور خدا سے جو اُسکا پالنے والا ہے ڈرے اور

الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ

(بتانے میں) اور قرض دینے والے کے حقوق میں کچھ کمی نہ کرے اور اگر قرض لینے والا کم عقل یا معذور یا

اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۭ وَاسْتَشْهِدُوْا

خود (تمسک کا) مطلب لکھوا نہ سکتا ہو تو اُسکا سرپرست ٹھیک ٹھیک انصاف سے لکھوائے اور اپنے لوگوں

شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ

میں سے جن لوگوں کو تم گواہی کے لیے پسند کرو دو مردوں کی گواہی کرا لیا کرو پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک

وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاۗءِ اَنْ تَضِلَّ

مرد اور دو عورتیں (کیونکہ) ان دونوں میں سے اگر ایک بھول جائے گی تو ایک دوسری

اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ۭ وَلَا يَاْبَ

کو یاد دلا دے گی، اور جب گواہ حکام کے سامنے (گواہی کے لئے

الشُّهَدَاۗءُ اِذَا مَا دُعُوْا ۭ وَلَا تَسْــَٔـــمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ

بلائے جائیں تو حاضر ہونے سے انکار نہ کریں اور قرض کا معاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اسکی میعاد

صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ

میعاد تک کی دستاویز لکھوانے میں کاہلی نہ کرو خدا کے نزدیک لکھا رہنا بہت ہی منصفانہ کارروائی

وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا ۖ إِلَّا أَن

ہے اور گواہی کے لئے بھی بہت مضبوطی ہے اور بہت قرین قیاس ہے کہ تم آئندہ کسی طرح کے شک و

تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ

شبہ میں نہ پڑو مگر جب نقد تجارتی سودا ہو جو تم لوگ آپس میں الٹ پھیر کیا کرتے ہو تو اس کی دستاویز

عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۚ

کے نہ لکھنے میں تم پر کچھ الزام نہیں ہے ہاں اور جب اس طرح کی خرید و فروخت ہو تو گواہ کر لیا کرو اور کاتب

وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ وَإِن تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ

دستاویز اور گواہ کو لے کر ضرر نہ پہنچایا جائے اور اگر تم ایسا کر بیٹھے تو یہ ضرور تمہاری شرارت ہے

فُسُوقٌ بِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ۗ وَاللَّهُ

اور خدا سے ڈرو، خدا تم کو (معاملے کی صفائی) سکھاتا ہے اور وہ ہر چیز کو

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٨٢﴾ وَإِن كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا

خوب جانتا ہے اور اگر تم سفر میں ہو اور کوئی لکھنے والا نہ ملے

كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم

(اور قرض دینا ہو) تو رہن باقبضہ رکھ لو اور اگر تم میں سے ایک کا ایک کو اعتبار

بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ

ہو تو (یونہی قرض دے سکتا ہے مگر) پھر جس شخص پر اعتبار کیا گیا ہے (قرض لینے والا) اسکو چاہیے

اللَّهَ رَبَّهُ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَن يَكْتُمْهَا

کہ قرض دینے والے کی امانت (قرض) پوری پوری ادا کر دے اور اپنے پالنے والے خدا سے ڈرے (مسلمانو)

فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٢٨٣﴾

تم گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو چھپائے گا تو بیشک اس کا دل گنہگار ہے اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو خدا اسکو خوب جانتا

لے کر اس کو زبردستی پکڑ کے لکھوانے لگو یا گواہ بننے پر مجبور کرو

گواہی نہ چھپاؤ

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنْ تُبْدُوْا

ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے، اور

مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۭ

جو تمہارے دلوں میں ہے خواہ تم اسکو ظاہر کرو یا اُسے چھپاؤ خدا تم سے اسکا حساب لیگا، پھر جس کو

فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ

چاہے بخش دے ؎ اور جس پر چاہے عذاب کرے، اور خدا ہر

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢٨٤ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ

چیز پر قادر ہے (ہمارے) پیغمبر (محمدؐ) جو کچھ اُن پر اُن کے پروردگار کی طرف سے

اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ

نازل کیا گیا ہے اُس پر ایمان لائے اور اُنکے ساتھ مومنین بھی (سب) خدا اور

بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ

اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُسکے رسولوں پر ایمان لائے (اور کہتے ہیں

بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَ

کہ) ہم خدا کے پیغمبروں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے اور کہنے لگے اے ہمارے پروردگار

اَطَعْنَا ڭ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝٢٨٥ لَا يُكَلِّفُ

ہم نے (تیرا ارشاد) سُنا اور مان لیا، پروردگار! ہمیں تیری ہی مغفرت (کی خواہش ہے)

اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا

اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے خدا کسی کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اُس نے اچھا کام کیا تو اُسکو

مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ

نفع کے لیے اور بُرا کام کیا تو اُسکا وبال (اُسی پر) پڑے گا۔ اے ہمارے پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کریں تو

اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا

ہماری گرفت نہ کر۔ اے ہمارے پروردگار ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے اگلے لوگوں پر ڈالا

؎ احادیث میں وارد ہے کہ خدا چند چیزوں پر عذاب نہ کرے گا (۱) بیہودہ وسوسے جو دلوں میں انسان کے (۲) خطا نسیان بھول (۳) طاقت سے باہر (۴) — تفسیری ۱۳۰
؎ اگلے پیغمبروں کی اُمت پر بہاری نسبت احکام بہت سخت تھے مثلاً جب ان سے کوئی کپڑا ناپاک ہو جاتا تو اسکو کاٹ ڈالنے کا حکم تھا حضرت موسیٰ کو جو کچھ کہا اُسکا وہ کتنے سے رہا تھا کپڑے کو کتر دینا پڑتا تھا دوسری جگہ نماز نہیں پڑھ سکتے تھے گناہ کرتے تو پیشانی پر اُس کی نشانی لکھی ہوتی جو گناہ کیا ظاہر ہو جاتا گنہگار کی پیشانی پر وغیرہ وغیرہ آنحضرت رسول کی برکت سے یہ سب تکلیفیں ہم سے اُٹھالی گئیں۔

حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا

بوجھ ڈالا تھا۔ اے ہمارے پروردگار اتنا بوجھ جس کے اٹھانے کی ہمیں طاقت

طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ٭ وَاغْفِرْ لَنَا ٭ وَارْحَمْنَا ٭

نہ ہو ہم سے نہ اٹھوا اور ہمارے قصوروں سے درگزر کر اور ہمارے گناہوں کو بخش دے

اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ۲۸۶

اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مالک ہے، تو ہی کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد کر

آیاتہا (۳) سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ (۸۹) رکوعاتہا

سورۂ آل عمران مدینہ میں نازل ہوا اس کی دو سو آیتیں اور بیس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ نَزَّلَ

الم۔ اللہ ہی وہ خدا ہے جس کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں ہے وہی زندہ اور سارے جہان کا سنبھالنے والا ہے (اے رسول)

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ

اسی نے تم پر برحق کتاب نازل کی جو آسمانی کتابیں پہلے سے اس کے سامنے موجود ہیں ان کی تصدیق کرتی ہے اور

يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ مِنْ

اسی نے اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے واسطے توریت و

قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۚ اِنَّ

انجیل نازل کی، اور حق و باطل میں تمیز دینے والی کتاب (قرآن) نازل کی بیشک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۚ

جن لوگوں نے خدا کی آیتوں کو نہ مانا اُن کے لئے سخت عذاب ہے، اور

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى

خدا ہر چیز پر غالب بدلہ لینے والا ہے۔ بے شک خدا پر کوئی چیز پوشیدہ

له اس سورہ میں خدائے عالم و دانا نے امور ذیل کا بیان فرمایا ہے میں ان کا چند کو عرض کرتا ہوں (۱) اپنی توحید اور اپنے سوا دوسرے معبودوں کا باطل ہونا (۲) کتب سابقہ توریت و انجیل وغیرہ کی تصدیق (۳) محکم متشابہ آیات کا عام خصوصاً علم قرآن ... (۴) جنگ ... کا قصہ (۵) انسان کا حریص طمع ہونا (۶) خداوند عالم کا عدل (۷) اسلام کی حقیقت اور دوسرے مذاہب کا بطلان (۸) قتل انبیاء کی سزا (۹) خدا ہی کا اصل ملک ہونا اور جسے چاہے سلطنت دے اور جسے چاہے فقیر بنادے (۱۰) تقیہ کا حکم (۱۱) رسول کی اطاعت کا واجب ہونا (۱۲) حضرت مریم کا قصہ (۱۳) حضرت یحییٰ کا قصہ (۱۴) حضرت عیسیٰ کا قصہ اور ان کی نبوت کی تصدیق (۱۵) نجران کے نصاریٰ سے مباہلہ کا واقعہ (۱۶) حضرت ابراہیم کا قصہ اور حضرت اسمٰعیل کا رسول ہونا (۱۷) یہود و نصاریٰ کی اخلاقی حالت (۱۸) خیرات کی ترغیب (۱۹) خانہ کعبہ کی فضیلت (۲۰) اس امت کی تعریف (۲۱) قیامت کے تذکرے (۲۲) کتاب کے ساتھ برتاؤ (۲۳) جنگ احد کا واقعہ (۲۴) موت کی حقیقت اس کی یاد دہی (۲۵) مومنین کی تعریف وغیرہ ۱۲

حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا

بوجھ ڈالا تھا۔ اور اے ہمارے پروردگار اتنا بوجھ جس کے اُٹھانے کی ہمیں طاقت

طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ

نہ ہو ہم سے نہ اُٹھوا، اور ہمارے قصوروں سے درگزر کر اور ہمارے گناہوں کو بخش دے

اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ٢٨٦

اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مالک ہے، تو ہی کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد کر

(٣) سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ (٨٩)

آیاتها ٢٠٠ — رکوعاتها ٢٠

سورۂ آل عمران مدینہ میں نازل ہوا اس کی دو سو آیتیں اور بیس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ نَزَّلَ

الم اللہ ہی وہ خدا ہے جس کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں ہے وہی زندہ اور سارے جہان کا سنبھالنے والا ہے (اے رسول)

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ

اسی نے تم پر برحق کتاب نازل کی جو آسمانی کتابیں پہلے سے اس کے سامنے موجود ہیں انکی تصدیق کرتی ہے اور

يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ مِنْ

اسی نے اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے واسطے توریت و

قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ اِنَّ

انجیل نازل کی، اور حق و باطل میں تمیز دینے والی (کتاب قرآن) نازل کی بیشک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۗ

جن لوگوں نے خدا کی آیتوں کو نہ مانا اُن کے لئے سخت عذاب ہے، اور

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى

خدا ہر چیز پر غالب بدلہ لینے والا ہے، بے شک خدا پر کوئی چیز پوشیدہ

ع

ك اس سورہ میں خدائے عالم نے بعض ... فرمائے ہیں ... چند کو عرض کرتا ہوں (۱) اپنی آمد ... دوسرے معبودوں کا باطل ہونا (۲) کتب سابقہ توریت و انجیل وغیرہ کی تصدیق (۳) ... علم قرآن ... (۴) جنگ بدر کا قصہ (۵) انسان کا حرص و طمع ہونا (۶) خداوند عالم کا عدل (۷) اسلام کی حقیقت اور دوسرے مذاہب کا بطلان (۸) قتل انبیاء کی سزا (۹) خدا ہی کا اصل ملک ہونا جسے چاہے سلطنت دے اور جسے چاہے فقیر بنائے (۱۰) تقیہ کا حکم (۱۱) رسول کی اطاعت کا واجب ہونا (۱۲) حضرت مریم کا قصہ (۱۳) حضرت یحییٰ کا قصہ (۱۴) حضرت عیسیٰ کا قصہ اور انکی نبوت کی تصدیق (۱۵) نجران کے نصاریٰ سے مباہلہ کا واقعہ (۱۶) حضرت علی کا نفس رسول اور حسنین کا ابن رسول ہونا (۱۷) یہود و نصاریٰ کی اخلاقی حالت (۱۸) خیرات کی ترغیب (۱۹) خانہ کعبہ کی فضیلت (۲۰) اس امت کی تعریف (۲۱) قیامت کے تذکرے (۲۲) کفار کے ساتھ برتاؤ (۲۳) جنگ احد کا واقعہ (۲۴) موت کی حقیقت اس کی یاددہی (۲۵) مومنین کی تعریف وغیرہ وغیرہ۔

عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۝ هُوَ

نہیں ہے (نہ) زمین میں نہ آسمان میں۔ وہی تو وہ (خدا) ہے جو ماں کے پیٹ

الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ لَا إِلٰهَ

میں تمہاری صورت جیسی چاہتا ہے بناتا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود

إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ

نہیں (وہی ہر چیز پر) غالب (اور) دانا ہے (اے رسول) وہی وہ (خدا) ہے جس نے تم پر کتاب

الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُحْكَمٰتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتٰبِ وَ

نازل کی اس میں کی بعض آیتیں تو محکم (بہت صریح) ہیں (جن پر عمل کرنے کیلئے) اصل (بنیاد) کتاب ہیں

أُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۖ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ

اور کچھ (آیتیں) متشابہ (گول گول جن کے معنی میں سے پہلو نکل سکتے ہیں) پس جن لوگوں کے دل میں

فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشٰبَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ

کجی ہے وہ انہیں آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جو متشابہ ہیں تاکہ فساد برپا کریں اور اس خیال سے کہ

تَأْوِيلِهِ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُونَ

انہیں اپنے مطلب پر ڈھال لیں حالانکہ خدا اور ان لوگوں کے سوا جو علم میں بڑے پایہ [له] پر

فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ اٰمَنَّا بِهِ ۙ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ

فائز ہیں ان کا اصلی مطلب کوئی نہیں جانتا وہ لوگ (یہ بھی) کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے (یہ) سب محکم

وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ ۝ رَبَّنَا لَا تُزِغْ

ہو یا متشابہ ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے اور عقل والے ہی سمجھتے ہیں (اور دعا کرتے ہیں) اے ہمارے پالنے والے ہمارے

قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ

دل کو ہدایت کرنے کے بعد ڈانواں ڈول نہ کر اور اپنی بارگاہ سے ہمیں رحمت عطا فرما ہمیں تو شک

رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ

ہی نہیں کہ تو بڑا دینے والا ہے اے ہمارے پروردگار بیشک تو ایک دن جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں

[له] انس بن مالک کہتے ہیں میں نے رسول اللہ سے پوچھا کہ راسخون فی العلم کون لوگ ہیں کہنے فرمایا وہ لوگ ایمان کے حافظ ہیں کیوں بھی دل مستقیم جن اور جو اوام پیٹ اور فرج سے محفوظ ہوں اور ظاہر ہے کہ یہ صفات حضرت رسول اور ائمہ معصومین کے سوا کسی میں پائے نہیں گئے کیونکہ ان حضرات کے سوا اس امت میں کوئی ایسا نہیں کہ جن کے ہاتھوں نے کبھی کے سوا ظلم

زبان نے سچ کے سوا جھوٹ دل نے استقامت کے سوا کبھی اور پیٹ اور فرج نے حلال کے سوا حرام اختیار ہی نہ کیا ہو۔ دیکھو تفسیر در منثور جلد ۲ صفحہ مطبوعہ مصر ۱۳۱۴

النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ

لوگوں کو اکٹھا کرے گا (تو ہم پر نظر عنایت رہے) بیشک خدا اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا

الْمِيعَادَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ

بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اُن کو خدا (کے عذاب) سے نہ

أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ

اُن کے مال ہی کچھ بچا سکیں گے نہ اُنکی اولاد (کچھ کام آئے گی) اور یہی لوگ جہنم

هُمْ وَقُودُ النَّارِ ۝ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ

کے ایندھن ہوں گے (اُن کی بھی) قوم فرعون اور اُن سے پہلے والوں کی سی

مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ

حالت ہے کہ ان لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو خدا نے اُنھیں ان کے گناہوں کی پاداش

وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا

میں پکڑ لیا اور خدا سخت سزا دینے والا ہے (اے پیغمبر) جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اُن

سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ ۚ وَبِئْسَ

سے کہدو کہ بہت جلد تم (مسلمانوں کے مقابلے میں) مغلوب ہو گے اور جہنم میں اکٹھے کئے جاؤ

الْمِهَادُ ۝ قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۖ فِئَةٌ

گے اور وہ کیا بُرا ٹھکانا ہے۔ بیشک تمہارے (سمجھنے کے) واسطے اُن دو (مخالف) گروہوں میں جو (جنگ بدر کی

تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُم

لڑائی میں) ایک دوسرے کے ساتھ گتھ گئے (رسول کی سچائی کی) بڑی بھاری نشانی ہے کہ ایک گروہ خدا کی راہ میں

مِّثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ ۚ وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَن

جہاد کرتا تھا اور دوسرا کافروں کا جنکو مسلمان آنکھوں سے دگنا دیکھ رہے تھے (اگر خدا نے قلیل ہی کو فتح دی)

يَشَاءُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ۝ ۱۳

تو خدا اپنی مدد سے جسکو چاہتا ہے تائید کرتا ہے۔ بیشک آنکھ والوں کے واسطے اس واقعہ میں بڑی عبرت ہے

ع ۹

لے جنگ بدر کی لڑائی اسلام کی پہلی لڑائی ہے جس میں مسلمان کل تین سو تیرہ آدمی اور ان میں سے کل دو آدمیوں کے پاس گھوڑے تھے ایک حضرت مقداد دوسرے مرثد باقی سب پیدل تھے اور کل چھ آدمی زرہ پوش تھے باقی ابھی اور کفار کے لشکر میں سو آدمی تو صرف سوار ... اور مسلمانوں کے لشکر کے علم بردار حضرت علی تھے غرض باوجود قلت ... خدا نے ان کو فتح دی ۱۳۰

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ

(دنیا میں) لوگوں کو اُن کی مرغوب چیزیں (مثلاً) بیویاں اور بیٹوں اور

وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ

سونے چاندی کے بڑے بڑے لگے ہوئے ڈھیروں اور عمدہ عمدہ گھوڑوں

الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ

اور مویشیوں اور کھیتی کے ساتھ اُلفت بھلی کر کے دکھا دی گئی ہے۔ یہ سب دنیاوی زندگی کے

الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ

(چند روزہ) فائدے ہیں اور (ہمیشہ کا) اچھا ٹھکانہ تو خدا ہی کے پاس ہے (اے رسول) اُن لوگوں سے کہو کہ کیا میں

بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ

تم کو ان سب چیزوں سے بہتر چیز بتاؤں (اچھا سنو) جن لوگوں نے پرہیزگاری اختیار کی اُن کے لیے اُن کے پروردگار

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ

کے ہاں (بہشت کے) وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں (اور وہ) ہمیشہ اُسی میں رہیں گے اور اس کے علاوہ اُن

وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ اَلَّذِيْنَ

کیلئے صاف ستھری بیبیاں ہیں اور (سب سے بڑھکر) خدا کی خوشنودی ہے اور خدا اپنے اُن بندوں کو خوب دیکھ رہا ہے جو

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ

(یہ) دعائیں مانگا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پالنے والے ہم تو بے تامل ایمان لائے ہیں پس تو بھی ہمارے گناہوں کو

النَّارِ ۝ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ

بخش دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا (یہی) لوگ ہیں صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور خدا کے فرمانبردار اور (خدا کی راہ

وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ

میں) خرچ کرنے والے اور پچھلی راتوں میں (خدا سے توبہ) استغفار کرنے والے ضرور خدا اور فرشتوں اور علم والوں نے گواہی دی کہ

اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ

اُس کے سوا کوئی معبود قابلِ پرستش نہیں ہے اور وہ خدا عدل و انصاف کے ساتھ کارخانہ عالم کا سنبھالنے والا ہے۔ اُس کے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۱۸ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ

سوا کوئی معبود نہیں اور وہی ہر چیز پر غالب (اور) حکمت والا ہے دین تو خدا کے نزدیک یقیناً اسلام ہے

الْاِسْلَامُ ۟ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ

اور اہل کتاب نے جو (اس دین حق سے) اختلاف کیا تو محض آپس کی شرارت اور

بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ

(اصلی امر) معلوم ہو جانے کے بعد (ہی کیا ہے) اور جس شخص نے خدا کی نشانیوں سے انکار کیا

اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۱۹ فَاِنْ حَاۗجُّوْكَ فَقُلْ

تو وہ سمجھ لے کہ یقیناً خدا اس کا بہت جلد حساب لینے والا ہے اے رسول اگر یہ لوگ تم سے خواہ

اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۭ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا

مخواہ حجت کریں تو کہہ دو میں نے خدا کے آگے اپنا سر تسلیم خم کر دیا اور جو میرے تابع ہیں (انہوں نے بھی) اور اے

الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ۭ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ

رسول تم اہل کتاب اور جاہلوں سے پوچھو کہ کیا تم بھی اسلام لائے ہو یا نہیں پس اگر اسلام لائے ہیں تو بے کھٹکے راہ راست

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝۲۰

پر آ گئے اور اگر منہ پھیریں تو اے رسول تم پر صرف پیغام (اسلام) پہنچا دینا فرض ہے اور خدا اپنے بندوں کو دیکھ

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ

رہا ہے بے شک جو لوگ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں اور ناحق پیغمبروں کو قتل کرتے ہیں

بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ

اور ان لوگوں کو بھی قتل کرتے ہیں جو (انہیں) انصاف کرنے کا حکم کرتے ہیں تو اے رسول تم

النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۲۱ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ

ان لوگوں کو درد ناک عذاب کی خوشخبری دے دو یہی وہ (بد نصیب) لوگ ہیں جن کا سارا کیا کرایا

اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝۲۲

دنیا اور آخرت (دونوں) میں اکارت گیا اور کوئی ان کا مددگار نہیں اے رسول کیا تم نے ان (علماء یہود)

ربع

لے اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی ایسا معبود نہیں کہ خدا کے ساتھ شریک ہو یا اگر ہو تو کوئی اور ہو۔ یہ معنی پیدا ہوں گے جو اہل اسلام کے نزدیک صحیح نہیں اس کا تعلق آیت سے یہی ہے کہ جس پر سب متفق ہیں وہ حق ہے۔ لے یہ آیت یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی جبکہ ان لوگوں نے ایک روز آپس میں ایک دوسرے سے پوچھا ہم نبیوں کو قتل کر دیا کرتا تھا ان کی نصیحت کے واسطے ایک سو بارہ خدا کے نیک بندے اٹھ کھڑے ہوئے اس پر ان شریر لوگوں نے ان بیچاروں کو بھی شام تک قتل کر دیا اور حضرت رسول کے زمانے کے یہودی بھی انہی اشرار کے حرکت سے خوش تھے ان کی تنبیہ کے لیے یہ آیت نازل ہوئی اسی وجہ سے خدا نے فرمایا کہ قیامت میں سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ شخص ہو گا جس نے نبی یا نیک کام کے حکم کرنے والے کو قتل کیا ہو اسی بنا پر حضرت رسول نے عمار یاسر سے فرمایا تھا کہ تم کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا اور تو ان کو بہشت کی طرف بلاتا ہو گا اور وہ تجھ کو دوزخ کی طرف بلائیں گے اس کی صاف وضاحت ہے کہ جناب امیر امیر معاویہ کے مقابلہ میں حق پر تھے اور وہ لوگ ناحق پر اور حضرت کے ساتھی جنتی اور طرف مقابل جہنمی تھے۔ ۱۲ لے توریت میں شوہردار عورت اور بیاہے مرد کی زنا کی سزا سنگسار کرنا تھی ابتدائے اسلام میں بنی اسرائیلیوں میں ایک ایسے ہی مرد اور عورت نے زنا کیا تھا شرافت کو گویا ان کی سفارش میں تھی وہ دونوں سے خوش حال ان کے بچانا چاہتے تھے اور آنحضرت کے پاس فیصلہ کے لئے آئے کہ آپ اس کا فیصلہ کریں یہ گمان کر کے کہ آپ اس سزا کو دور کر دیں گے اور حضرت رسول کے پاس پہنچ کر بیان کیا اور روایت کا حکم کہاں تھا مشہور ہے کہیں پر کو کا سر چھلا (باقی بر صفحہ ۸۳)

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِيۡبًا مِّنَ الۡكِتٰبِ يُدۡعَوۡنَ

کے حال پر نظر نہیں کی جن کو (قسم) کتاب (توریت) کا ایک حصہ دیا گیا تھا (اب) اُن کو کتاب خدا کی

اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحۡكُمَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ وَهُمۡ

طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہی (کتاب) اُن کے جھگڑے کا فیصلہ کردے اس پر بھی اُن میں کا ایک گروہ

مُّعۡرِضُوۡنَ ۝۲۳ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡا لَنۡ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ

مُنہ پھیر لیتا ہے اور یہی لوگ روگردانی کرنیوالے ہیں یہ اس سبب سے ہے کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں گنتی کے چند دنوں

اَيَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ وَّغَرَّهُمۡ فِىۡ دِيۡنِهِمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ۝۲۴

کے سوا جہنم کی آگ ہرگز چھوئے گی بھی تو نہیں جو افترا پردازیاں یہ لوگ کیا کرتے آئے ہیں اُنہی نے

فَكَيۡفَ اِذَا جَمَعۡنٰهُمۡ لِيَوۡمٍ لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ وَوُفِّيَتۡ كُلُّ

اُنہیں اُن کے دین میں دھوکا دیا ہے پھر اُن کی کیا گت بنے گی جب ہم اُنکو ایک دن (قیامت) جس کے آنے میں کوئی شبہ

نَفۡسٍ مَّا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ۝۲۵ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ

نہیں اکٹھا کرینگے اور ہر شخص کو اس کے کئے کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا اور اُن کی کسی طرح حق تلفی نہیں کی جائیگی (اے

الۡمُلۡكِ تُؤۡتِى الۡمُلۡكَ مَنۡ تَشَآءُ وَتَنۡزِعُ الۡمُلۡكَ مِمَّنۡ

رسول) تم تو یہ دعا مانگو کہ اے خدا (اے) تمام عالم کے مالک تو ہی جس کو چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے

تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ

سلطنت چھین لے اور تو ہی جس کو چاہے عزت دے اور تو ہی جسے چاہے ذلت دے، ہر طرح کی بھلائی تیرے

الۡخَيۡرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝۲۶ تُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى

ہی ہاتھ میں ہے بیشک تو ہی ہر چیز پر قادر ہے تو ہی رات کو (بڑھا کے) دن میں داخل کر دیتا ہے

النَّهَارِ وَتُوۡلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيۡلِ وَتُخۡرِجُ الۡحَـىَّ مِنَ

(تو رات بڑھ جاتی ہے) اور تو ہی دن کو (بڑھا کے) رات میں داخل کرتا ہے (تو دن بڑھ جاتا ہے) اور تو ہی بیجان

الۡمَيِّتِ وَتُخۡرِجُ الۡمَيِّتَ مِنَ الۡحَـىِّ وَتَرۡزُقُ مَنۡ تَشَآءُ

(انڈا نطفہ وغیرہ) سے جاندار کو پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان (نطفہ وغیرہ) نکالتا ہے اور تو ہی جس کو

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۲)
آپ نے توریت کے
موافق سنگساری کا حکم
دیا، ابن صوریا علماء
حضرت کو آنکھ بچا کر
لائے اور توریت میں یہ
حکم نہیں ہے ... توریت آئی
... اور اس
آیت کو چھوڑ کر اور
آیتیں ... پڑھنے
لگے ... علم
جو پہلے یہودی استاد
مسلمان تھے ... توریت
اُن کو یاد تھی ... توریت
اُن کے ہاتھ
سے لے کر اُس آیت
کو پڑھ دیا اور ان کی
چوری پکڑی گئی اسی
قصّے کی طرف خدا نے
اس آیت میں اشارہ
کیا ہے۔ ۱۳۰۲-۱۲-۲۰

بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ

چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے مومنین مومنین کو چھوڑ کے کافروں کو اپنا

مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ

سرپرست نہ بنائیں ۔ اور جو ایسا کرے گا تو اسے خدا سے کچھ سروکار

اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ

نہیں مگر (اس قسم کی تدبیروں سے) کسی طرح ان (کے شر) سے بچنا چاہو تو (خیر) اور

اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝ ٢٨ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا

خدا تم کو اپنے ہی سے ڈراتا ہے اور خدا ہی کی طرف لوٹ کے جانا ہے اے رسول تم (ان لوگوں سے)

فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي

کہہ دو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تم خواہ اسے چھپاؤ یا ظاہر کرو (بہرحال) خدا تو اسے جانتا ہے اور

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ٢٩

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ (سب کچھ) جانتا ہے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَمَا

(اور اس دن کو یاد رکھو) جس دن ہر شخص جو کچھ اس نے (دنیا میں) نیکی کی ہے اور جو کچھ برائی کی ہے اس کو

عَمِلَتْ مِنْ سُوْۗءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ۭ

موجود پائے گا (اور) آرزو کرے گا کہ کاش اس کی بدی اور اس کے درمیان میں زمانۂ دراز حائل

وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ ٣٠

ہو جاتا اور خدا تم کو اپنے ہی سے ڈراتا ہے اور خدا اپنے بندوں پر بڑا شفیق (و مہربان بھی) ہے

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ

اے رسول ان لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو کہ خدا (بھی) تم کو

اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ٣١

دوست رکھے گا اور تم کو تمہارے گناہ بخش دے گا اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے (اے رسول)

[illegible] ... اسی کا نام تقیہ ہے ... [illegible] ... خدا اور رسول ... [illegible] ... دوست کو عذاب میں مبتلا کرنا پسند نہیں ... [illegible]

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا
کہہ دو کہ خدا اور رسول کی فرمانبرداری کرو پھر اگر یہ لوگ اس سے سرتابی کریں تو
يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّ
سمجھ لیں کہ خدا کافروں کو ہرگز دوست نہیں رکھتا۔ بے شک خدا نے آدم اور نوح اور
اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ ذُرِّيَّةً ۢ بَعْضُهَا
خاندان لے ابراہیم اور خاندان عمران کو سارے جہان سے برگزیدہ کیا ہے بعض کی اولاد تھے کو
مِنْ ۢ بَعْضٍ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ
بعض سے اور خدا (سب کی) سنتا اور سب کچھ جانتا ہے (اے رسول وہ وقت یاد کرو) جب عمران کی بی بی
رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِىْ بَطْنِىْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ ۚ
(حنہ) نے (خدا سے) عرض کی کہ اے میرے پالنے والے میرے پیٹ میں جو بچہ ہے (اسکو دنیا کے کام سے
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ
آزاد کرکے تیری نذر کرتی ہوں تو میری طرف سے اسے نذر قبول فرما تو بیشک تو سننے والا (اور) جاننے والا ہے پھر جب وہ بچی
رَبِّ اِنِّىْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ۭ
جن چکیں تو (حیرت سے) کہنے لگیں اے میرے پروردگار اب میں کیا کروں (میں) تو یہ لڑکی جنی ہوں اور لڑکا لڑکی کے جیسا (کیا) کہو
وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّىْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّىْٓ
نہیں ہوتا حالانکہ (اس کے کہنے کی ضرورت کیا تھی) جو وہ جنی تھیں خدا اس (کی شان) سے خوب واقف تھا اور میں
اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ ۳۶
نے اسکا نام مریم رکھا اور میں اسکو اور اس کی نسل اولاد کو شیطان مردود کے فریب سے تیری پناہ میں دیتی ہوں تو
فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ
اسکے پروردگار نے (اس کی نذر) مریم کو خوشی سے قبول فرمالیا اور اس کی نشوونما اچھی طرح کی اور زکریا کو ان کا
وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ
کفیل بنایا جب کبھی وقت زکریا ان کے پاس (ان کے عبادت کے حجرے میں) جاتے

لے ابن عباس سے منقول ہے کہ حضرت رسول کی آل ایمان والے ہیں ان کا یہ بھی قول ہے کہ آل عمران آل محمد حضرت ابراہیم کے اہلبیت ہیں پس اس آیت سے یہ امر بخوبی ثابت ہوا کہ خدا نے حضرت رسول اور ان کے اہلبیت کو سارے جہان سے افضل بنایا، فرشتے ہوں یا انسان آدمی ہوں یا [illegible] پر بھی فضیلت ثابت ہوتی ہے دیکھو مواہب لدنیہ منشور جلد ۲ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۸، اور تفسیر ثعلبی میں ہے کہ مصحف ابن مسعود میں آل عمران کے بعد آل محمد بھی تھا ۱۲ تھے جابر نے [illegible] سے روایت کی ہے کہ میں حضرت علی کے ساتھ یمن میں تھا جب میں وہاں سے مدینہ آیا [illegible] حضرت علی نے اہل یمن سے ایک لونڈی لی تھی مجھے ان پر بڑا غصہ تھا [illegible] میں نے رسول کے سامنے انکی شکایت کرنا چاہی تو مجھے بعض لوگوں نے [illegible] کہ حضرت علی کی [illegible] رسول کی آنکھوں سے گر جاؤ گے [illegible] حضرت رسول ان باتوں کو دور سے [illegible] آپ غصہ میں نکلے اور فرمایا کہ ان کی کا کیا حشر ہوگا جو علی سے عداوت رکھتے ہیں یاد رکھو کہ جس نے علی سے بغض رکھا اور جس نے علی سے جدائی اختیار کی وہ مجھ سے جدا ہوا یقیناً علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں [illegible] پیدا ہوئے اور میں ابراہیم کی [illegible] اور ابراہیم سے میں افضل ہوں کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی ذریۃ بعضها من بعض والله سمیع علیم [illegible] اس لونڈی کی نسبت علی کا حق [illegible] زیادہ ہے۔ دیکھو [illegible] اس آیت کو امام حسن کے بارے میں بھی لکھا ہے۔ دیکھو تفسیر [illegible] منشور جلد ۲ صفحہ [illegible] تھے [illegible] [illegible]

وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ

تو مریم کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے کو موجود پاتے تو پوچھتے کہ اے مریم یہ (کھانا) تمہارے پاس کہاں سے (آیا)

قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ

تو مریم یہ کہہ دیتی تھیں کہ یہ خدا کے یہاں سے آیا ہے بے شک خدا جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی

بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ

دیتا ہے (یہ ماجرا دیکھتے ہی) اسی وقت زکریا نے اپنے پروردگار سے دعا کی اور عرض کی کہ اے میرے

هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ

پالنے والے تو مجھ کو (بھی) اپنی بارگاہ سے پاکیزہ اولاد عطا فرما بے شک تو ہی دعا کا

الدُّعَاۗءِ ۝ فَنَادَتْهُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ وَھُوَ قَاۗىِٕمٌ يُّصَلِّيْ فِي

سننے والا ہے (ابھی) زکریا محراب میں کھڑے (یہ) دعا کر ہی رہے تھے کہ فرشتوں نے ان کو

الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ

آواز دی کہ خدا تم کو یحییٰ (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دیتا ہے جو کلمۃ اللہ (عیسیٰ) کی تصدیق

مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ۳۹

کریگا اور (لوگوں کا) سردار ہوگا اور عورتوں کی طرف رغبت نہ کرے گا اور نیکوکار نبی ہوگا زکریا

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِىَ الْكِبَرُ وَ

نے عرض کی پروردگار! مجھے لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے۔ حالانکہ میرا بڑھاپا پہنچا اور (اس پر)

امْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ۝ ۴۰ قَالَ

میری بی بی بانجھ ہے (خدا نے) فرمایا اسی طرح خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے زکریا نے عرض کی

رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ

پروردگار (میرے اطمینان کے) لیے کوئی نشانی مقرر فرما، ارشاد ہوا تمہاری نشانی یہ ہے کہ تم تین

اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ ۴۱

دن تک لوگوں سے بات نہ کر سکو گے مگر اشارے سے اور اسکے شکریہ میں اپنے پروردگار کی کثرت سے یاد اور رات

[illegible]

وَإِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَ

کو اور صبح تڑکے (ہماری) تسبیح کیا کرو اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم تم کو خدا نے

طَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٢﴾ يٰمَرْيَمُ

برگزیدہ کیا اور (تمام گناہ اور عیبوں سے) پاک صاف کیا اور سارے جہان کی عورتوں میں تمہیں منتخب کیا ہے (تو) اے

اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾

مریم اس کے شکریہ میں اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرو سجدہ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہو

ذٰلِكَ مِنْ أَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ

اے رسول یہ (خبر) غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم تمہارے پاس وحی کے ذریعہ سے بھیجتے ہیں اے رسول تم تو

لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُوْنَ أَقْلٰمَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا

ان (سرپرستانِ مریم) کے پاس موجود نہ تھے جب وہ لوگ اپنا اپنا قلم (دریا میں) بطور قرعہ کے ڈال

كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٤﴾ إِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ

رہے تھے (دیکھیں) کون مریم کا کفیل بنتا ہے اور نہ تم اس وقت ان کے پاس موجود تھے جب وہ لوگ آپس میں جھگڑ رہے تھے

إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى

(وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم خدا تم کو صرف اپنے حکم سے ایک لڑکے کے پیدا ہونے کی خوشخبری دیتا

ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ

ہے جس کا نام عیسیٰ مسیح ابن مریم ہوگا۔ (اور) دنیا اور آخرت (دونوں) میں باعزت (آبرو) اور خدا کے

الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ

مقرب بندوں میں ہوگا۔ اور (بچپن میں) جب جھولے میں پڑا ہوگا اور بڑی عمر کا ہو کر (دونوں حالتوں

الصّٰلِحِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَتْ رَبِّ أَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ

میں یکساں) لوگوں سے باتیں کریگا اور نیکو کاروں میں سے ہوگا (یہ سنکر مریم تعجب سے) کہنے لگیں پروردگار مجھے لڑکا

يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ۖ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ

کیونکر ہوگا حالانکہ مجھے کسی مرد نے چھوا تک نہیں ارشاد ہوا اسی طرح خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے جب وہ کسی کام

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)
نوبت پہنچی اور قرعہ حضرت زکریا کے
نام نکلا تو حضرت زکریا حضرت مریم
کے سرپرست ہوئے اپنے گھر لے گئے اور
پرورش شروع ہو گئی جب حضرت مریم
سن تمیز کو پہنچیں تو حضرت زکریا نے
ان کی عبادت کے واسطے ایک حجرہ
[illegible]
جاتے اور جب واپس آتے تو دیکھتے
مریم کے پاس میوے [illegible]
رکھے ہوتے تو حضرت زکریا تعجب کرتے
[illegible]
حضرت مریم کی پرورش ہوئی
(حاشیہ صفحہ ۱۹۹) [illegible]
[illegible]
جب [illegible] برس کا سن ہوا اور
[illegible]
[illegible] الا بذکر اللہ
تطمئن القلوب (حاشیہ صفحہ ۹۰)
لے جب حضرت مریم کی ماں بیت
المقدس میں لیکر آئیں اور حضرت مریم کی
پرورش کی تمنا [illegible] کے عالموں میں
باہم جھگڑا ہونے لگا [illegible]
[illegible] توراۃ لکھتے
[illegible]
[illegible] حضرت زکریا کے سوا [illegible]
[illegible] حضرت زکریا
حضرت مریم کے کفیل [illegible]

إِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ۝٤٧ وَيُعَلِّمُهُ
کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اسے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے اور اسے عیسیٰ (خدا)

ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَٱلتَّوْرَىٰةَ وَٱلْإِنجِيلَ ۝٤٨ وَرَسُولًا
اس کو (تمام) کتب آسمانی اور عقل کی باتیں اور خاص کر توریت و انجیل سکھادیگا، اور بنی اسرائیل

إِلَىٰ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ أَنِّى قَدْ جِئْتُكُم بِـَٔايَةٍ مِّن
کا رسول (قرار) دے گا اور وہ ان سے کہیں گے کہ میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے (اپنی نبوت کی

رَّبِّكُمْ أَنِّىٓ أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ ٱلطِّينِ كَهَيْـَٔةِ ٱلطَّيْرِ
یہ نشانی لے کر آیا ہوں کہ تمہارے سامنے گندھی ہوئی مٹی سے ایک پرندہ کی صورت بناؤں گا، پھر اس پر (پھونک)

فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًۢا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۖ وَأُبْرِئُ ٱلْأَكْمَهَ
دم کروں گا تو وہ خدا کے حکم سے اڑنے لگے گا اور میں خدا ہی کے حکم سے مادر زاد اندھے

وَٱلْأَبْرَصَ وَأُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۖ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا
اور کوڑھی کو اچھا کروں گا، اور مُردوں کو زندہ کروں گا، اور جو کچھ تم کھاتے ہو اور

تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِى بُيُوتِكُمْ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً
اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو میں (سب) تم کو بتا دوں گا۔ اگر تم ایماندار ہو تو بیشک تمہارے

لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝٤٩ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ
لیے ان باتوں میں (میری نبوت کی) بڑی نشانی ہے اور توریت جو مجھ سے پہلے سامنے موجود ہے، میں اسکی تصدیق

مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ وَلِأُحِلَّ لَكُم بَعْضَ ٱلَّذِى حُرِّمَ عَلَيْكُمْ ۚ
کرتا ہوں اور (میرے آنے کی) ایک غرض یہ (بھی) ہے کہ جو چیزیں تم پر حرام تھیں، ان میں سے بعض کو (حکم خدا سے) حلال

وَجِئْتُكُم بِـَٔايَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝٥٠ إِنَّ
کردوں اور میں تمہارے پروردگار کی طرف (اپنی نبوت کی) نشانی لیکر تمہارے پاس آیا ہوں تو تم خدا

ٱللَّهَ رَبِّى وَرَبُّكُمْ فَٱعْبُدُوهُ ۗ هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝٥١
سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ بیشک خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے پس اسکی عبادت کرو (کیونکہ) یہی (راہ) نجات کا

(حاشیہ صفحہ گزشتہ)
[illegible]

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)
[illegible]

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ

سیدھا راستہ ہے پھر جب عیسیٰ نے (اتنی باتوں کے بعد بھی) اُن کا کفر (پر اڑے رہنا) دیکھا تو آخر

اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ

کہنے لگے کون ایسا ہے جو خدا کی طرف ہو کر میرا مددگار بنے (یہ سنکر) حواریوں نے کہا ہم خدا کے طرفدار

وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝۵۲ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَ

ہیں اور ہم خدا پر ایمان لائے اور (عیسیٰ سے کہا) آپ گواہ رہئے کہ ہم فرمانبردار ہیں (اور خدا کی بارگاہ میں

اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝۵۳ وَمَكَرُوْا

عرض کی کہ) اے ہمارے پالنے والے جو کچھ تو نے نازل کیا ہم اس پر ایمان لائے اور تیرے رسول (عیسیٰ) کی پیروی

وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝۵۴ اِذْ قَالَ اللّٰهُ

اختیار کی تو ہم کو بھی اپنے رسول کے گواہوں کے دفتر میں لکھ لے اور یہودیوں نے عیسیٰ سے مکاری کی (تو) خدا نے اسکے دفع کی تدبیر کی اور خدا

يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ

سب سے بہتر تدبیر کرنیوالا ہے اُس وقت بھی یاد کرو جب عیسیٰ سے خدا نے فرمایا اے عیسیٰ میں ضرور تمہاری زندگی کی مدت پوری کرکے تم کو اپنی

مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ

طرف اٹھاؤنگا اور کافروں کی گندگی سے تم کو پاک و پاکیزہ رکھونگا اور جن لوگوں نے تمہاری پیروی کی ان کو قیامت تک کافروں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ

پر غالب رکھوں گا، پھر تم سب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے تب (اُس دن) جن

فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝۵۵ فَاَمَّا

باتوں میں تم (دُنیا) میں جھگڑے کرتے تھے (اُنکا) تمہارے درمیان فیصلہ کردونگا. پس جن

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا

لوگوں نے کفر اختیار کیا اُن پر دُنیا و آخرت (دونوں) میں سخت عذاب کروں گا،

وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝۵۶ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

اور اُن کا کوئی مددگار نہ ہوگا ، اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)
[illegible]
(حاشیہ صفحہ ھذا)
[illegible]

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا

اور اچھے (اچھے) کام کیے تو خدا ان کو پورا اجر و ثواب دیگا ، اور خدا ظالموں کو دوست

يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَ

نہیں رکھتا (اے رسول) یہ جو ہم تمہارے سامنے بیان کرتے ہیں (قدرت خدا کی)

الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ

نشانیاں اور پُر از حکمت تذکرے ہیں - خدا کے نزدیک تو جیسے عیسیٰ کی حالت ویسی ہی آدم کی

اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

حالت کہ ان کو مٹی کا پتلا بنا کے کہا کہ ہو جا پس (فوراً ہی) وہ (انسان) ہو گیا (اے رسول یہ)

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ فَمَنْ

حق بات (جو) تمہارے پروردگار کی طرف سے (بتائی جاتی) ہے تو تم شک کرنیوالوں میں سے نہ ہو جانا پھر جب

حَاۗجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ

تمہارے پاس علم (قرآن) آچکا اسکے بعد بھی اگر تم سے کوئی (نصرانی) عیسیٰ کے بارے میں حجت کرے تو کہو

تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاۗءَنَا وَاَبْنَاۗءَكُمْ وَنِسَاۗءَنَا وَنِسَاۗءَكُمْ

کہ (اچھا میدان میں) آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو (بلائیں) اور تم اپنی

وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۣ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ

عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو (بلائیں) اور تم اپنی جانوں کو اسکے بعد ہم سب مل کر خدا کی بارگاہ میں

اللّٰهِ عَلَي الْكٰذِبِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ

گڑگڑائیں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں (اے رسول) یہ سب یقینی سچے واقعات ہیں ،

الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ

اور خدا کے سوا کوئی معبود (قابل پرستش) نہیں اور بیشک خدا ہی (سب پر) غالب (اور)

الْحَكِيْمُ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝

حکمت والا ہے پھر اگر اس سے بھی منہ پھیریں تو (کچھ پرواہ نہیں) خدا فسادی لوگوں کو خوب جانتا ہے

[illegible] ... اور آپ کے پیچھے ... اور حضرت جبرئیل بحکم خدا آپ کو ... آسمان پر نکال لے گئے اور یہ لوگ سمجھتے کہ آپ کو پہچانتی ... جسکا یہودا نام تھا آپ کو گرفتار کرکے باہر لانے کے واسطے ... گھستا تھا کہ اسی کو خدا نے حضرت عیسیٰ کی شکل بنا دیا ... [illegible] ... واللہ اعلم ... [illegible] ... خداوند عالم نے حضرت آدم کی مثل ... [illegible] ... نصاریٰ کی اس طرح اگر ... خدا یا خدا کا بیٹا ... [illegible] ... خدا کا بیٹا ہونا چاہئیے ... [illegible]

(باقی حاشیہ صفحہ ٩١ پر)

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ

(اے رسول) تم (ان سے) کہو کہ اے اہل کتاب تم ایسی (ٹھکانے کی) بات پر تو آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں

اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔـا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا

ہے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بنائیں اور خدا کے سوا ہم میں سے

بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا

کوئی کسی کو اپنا پروردگار نہ بنائے۔ پھر اگر اس سے بھی منہ موڑیں تو کہہ دو کہ تم گواہ

بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَاۗجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ

رہنا ہم (خدا کے) فرمانبردار ہیں اے اہل کتاب تم ابراہیم کے بارے میں (خواہ مخواہ) کیوں جھگڑتے ہو (کہ

وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اَفَلَا

کوئی ان کو نصرانی کہتا ہے کوئی یہودی) حالانکہ توریت و انجیل (جن سے یہود و نصاریٰ کی ابتدا ہے) ان کے بعد ہی

تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ

نازل ہوئیں تو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے اے لو اے تم وہی (احمق) لوگ تو ہو کہ جس کا تمہیں کچھ علم تھا اس میں

فَلِمَ تُحَاۗجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ

تو جھگڑا کر چکے (خیر) پھر اب اس میں کیا (خواہ مخواہ) جھگڑنے بیٹھے ہو جس کی (سرے سے) تمہیں کچھ خبر ہی

لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا

نہیں اور حقیقت حال تو اور تم نہیں جانتے۔ ابراہیم نہ تو یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ نرے

وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

کھرے حق پرست تھے (اور) فرمانبردار (بندے) اور مشرکوں سے بھی نہ تھے

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَ

ابراہیم سے زیادہ خصوصیت تو ان لوگوں کو تھی جو خاص ان کی پیروی کرتے تھے

هٰذَا النَّبِىُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور اس پیغمبر اور ایمانداروں کو (بھی) ہے اور مومنوں کا خدا مالک ہے۔

حاشیہ صفحہ گزشتہ [illegible] صفحہ ۹۲ پر

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا

(مسلمانو!) اہل کتاب ایک گروہ نے تو بہت چاہا کہ کسی طرح تم کو راہ راست سے بھٹکا دیں

يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۞ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

حالانکہ وہ (اپنی تدبیروں سے تم کو تو نہیں مگر) اپنے ہی کو بھٹکا رہے ہیں اور (اس کو) سمجھتے (بھی) نہیں۔ اے

لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۞ يٰٓاَهْلَ

اہل کتاب تم خدا کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو؟ حالانکہ تم خود گواہ بن سکتے ہو۔ اے اہل کتاب

الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ

تم کیوں حق و باطل کو گڈمڈ کرتے اور حق کو چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے

وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۞ وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

ہو۔ اور اہل کتاب سے ایک گروہ نے (اپنے لوگوں سے) کہا کہ مسلمانوں پر جو

اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ

کتاب نازل ہوئی ہے اس پر صبح سویرے ایمان لاؤ اور آخر وقت انکار کر دیا

وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۞ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ

کرو شاید مسلمان (اس تدبیر سے) اپنے دین سے پھر جائیں اور تمہارے دین کی پیروی کرنے والے کے

تَبِعَ دِيْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ

سوا کسی دوسرے کی بات کا اعتبار نہ کرو (اے پیغمبر) کہہ دو کہ ہدایت تو خدا ہی کی ہدایت ہے (یہودی باہم یہ بھی کہتے

مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ

کہ اسکو بھی نہ ماننا کہ جیسا (عمدہ دین) تم کو دیا گیا ہے ویسا کسی اور کو دیا جائے گا یا تم سے کوئی شخص خدا کے یہاں جھگڑا

بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۞ يَّخْتَصُّ

کرے) اے پیغمبر ان سے کہہ دو کہ یہ کیا خیال ہے؟ فضل و کرم خدا کے ہاتھ میں ہے وہ جس کو چاہے دے اور خدا بڑی کشائش والا

بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۞

(اور) ہر شے کو جانتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کیلئے خاص کر لیتا ہے اور خدا بڑا فضل (و کرم) والا ہے۔

ع

حاشیہ صفحہ گزشتہ: [illegible]

... کا کیا اعتبار ہے؟ ۱۳۰

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ

اور اہل کتاب کچھ ایسے بھی ہیں کہ اگر اُن کے پاس روپے کے ڈھیر امانت رکھدو تو بھی لے

اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ

(جب چاہو بعینہ تمہارے حوالے کر دینگے اور بعض ایسے ہیں کہ اگر ایک اشرفی بھی امانت رکھو تو جب

اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ

تک تم برابر اُن (کے سر) پر کھڑے نہ رہو گے تمہیں (الٹی) نہ دینگے یہ (بد معاملگی) اس وجہ سے ہے کہ اُنکا تو یہ قول ہے کہ

عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

(عرب کے) جاہلوں (کا حق مار لینے) میں ہم پر کوئی (الزام کی) راہ نہیں اور وہ جان بوجھ کر خدا پر جھوٹ (طوفان)

الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ

جوڑتے ہیں ۔ ہاں (البتہ) جو شخص اپنے عہد کو پورا کرے ، اور پرہیزگاری اختیار کرے،

وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

تو بے شک خدا پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے ، بیشک جو لوگ اپنے عہد (و)

يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا

قسم (اقسام) (جو خدا سے کیا تھا اُس) کے بدلے تھوڑا (دُنیاوی) معاوضہ لے لیتے ہیں اُن ہی

اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ

لوگوں کے واسطے آخرت میں کچھ حصہ نہیں ، اور قیامت کے دن خدا اُن سے بات تک تو کریگا

وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۪ وَ

نہیں اور نہ اُنکی طرف نظر (رحمت) ہی کریگا ، اور نہ اُنکو (گناہوں کی گندگی سے) پاک کرے گا اور

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ

اُن کے لئے درد ناک عذاب ہے ، اور اہل کتاب میں بعض ایسے ضرور ہیں کہ کتاب (تورات)

اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا

میں اپنی زبانیں توڑ مروڑ کے (کچھ کا کچھ) پڑھ جاتے ہیں تاکہ تم یہ سمجھو کہ یہ کتاب کا جزو ہے حالانکہ

سلہ خداوند عالم مسلمانوں کو سکھاتا ہے کہ جن کی نیت ہو کر پرایا مال کھانے کو اپنے دین سے مسئلہ گھڑ لیا کرتے ہیں اور مذہب والوں کی امانت میں خیانت جائز ہے اُن کی بات دین کے بارے میں کیا سند ہو سکتی ہے ہمارے یہاں بھی کافر حربی کا مال بزور لینا جائز ہے مگر امانت میں خیانت ہرگز جائز نہیں ہے۔ سلہ یعنی اُن پر جو لوگ ... کرتے ہیں کہ یہ بھی تورات کی ہی عبارت ہے اور کہہ دیا کرتے ہیں کہ خدا نے یوں فرمایا ہے۔

هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا

وہ کتاب کا جزو نہیں، اور کہتے ہیں کہ یہ (جو ہم پڑھتے ہیں) خدا کے یہاں سے (اترا) ہے

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

حالانکہ وہ خدا کے یہاں سے نہیں (اترا) اور جان بوجھ کر خدا پر جھوٹ (طوفان) جوڑتے ہیں

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ

کسی آدمی کو یہ زیبا له نہ تھا کہ خدا تو اُسے (اپنی) کتاب اور

الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا

حکمت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہتا پھرے کہ خدا

عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ

کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ بلکہ (وہ تو یہی کہے گا کہ) تم اللہ والے بن جاؤ

بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝

کیونکہ تم تو (ہمیشہ) کتاب (خدا) (دوسروں کو) پڑھاتے رہتے ہو اور تم خود بھی سدا پڑھتے رہتے ہو

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ

اور وہ تم سے یہ تو (کبھی) نہ کہے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا بنا لو، بھلا (کہیں ایسا ہو سکتا ہے کہ)

اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَاِذْ

تمہارے مسلمان ہو جانے کے بعد تمہیں کفر کا حکم کریگا اور (اے رسول وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب

اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ

خدا نے پیغمبروں سے اقرار لیا کہ جب ہم تم کو جو کچھ کتاب اور حکمت (وغیرہ) دیں

وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا

اُس کے بعد تمہارے پاس کوئی رسول آئے اور جو کتاب تمہارے پاس ہے اُس کی تصدیق کرے

مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ

تو (دیکھو) تم ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور اُس کی مدد کرنا (اور) خدا نے فرمایا کیا تم نے اقرار کیا

له یہودی اکثر مسلمانوں کو کہا کرتے تھے کہ تمہارے رسول اگرچہ ظاہر میں خدا کی پرستش کے طلبگار ہیں مگر ان کی اصلی غرض یہ ہے کہ لوگوں سے اپنی عبادت کرائیں اور ہم خدا کی عبادت چھوڑ کر ان کی پرستش کرنے لگیں ... اس آیت میں یہود کو جواب ... جس کو خدا نبی بنائے اور وہ دوسروں کو کفر کی تاریکی سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لائے وہ کیونکر شرک سکھا سکتا ہے ... رسول نے فرمایا ہے کہ مجھے میرے مرتبے سے زیادہ اور حضرت علی فرماتے ہیں کہ دو شخص میرے بارے میں گمراہ ہوں گے ... وہ جو میری دوستی میں افراط کرکے مجھے میرے درجے سے آگے بڑھا دیتا ہے اور دوسرا وہ جو میرے مرتبے سے گھٹا دیتا ہے ... ثابت ہوا کہ جو لوگ آپ کے فضائل کی خواہ مخواہ تاویلیں کرتے ہیں یا کسی امام کو نبوت یا خدائی درجہ تک پہنچا دیتے ہیں وہ خارج از ایمان ہیں۔

وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ

اور ان باتوں پر جو ہم نے تم سے اقرار لیا تم نے میرے (عہد کا) بوجھ اٹھایا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا

فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨١﴾ فَمَن

ارشاد ہوا اچھا تو تم آج کے قول و قرار کے آپس میں ایک دوسرے کے گواہ رہنا اور تمہارے ساتھ میں بھی ایک گواہ ہوں

تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٨٢﴾ أَفَغَيْرَ

پھر اس کے بعد جو شخص (اپنے قول سے) منہ پھیرے تو وہی لوگ بدچلن ہیں کیا یہ لوگ خدا

دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَ

کے دین کے سوا کوئی اور دین ڈھونڈتے ہیں حالانکہ جو (فرشتے) آسمانوں میں ہیں اور جو

الْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾ قُلْ آمَنَّا

(لوگ) زمین میں ہیں سب نے خوشی خوشی یا زبردستی اس کے سامنے اپنی گردنیں ڈال دی ہیں اور آخر

بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ

سب اسی کی طرف لوٹ کر جائینگے (اے رسول ان لوگوں سے) کہدو کہ ہم تو خدا پر ایمان لائے اور جو (کتاب) ہم پر

وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَ

نازل ہوئی اور جو (صحیفے) ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور اولاد یعقوبؑ پر نازل

عِيسَىٰ وَالنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ

ہوئے اور موسےٰ اور عیسےٰ اور دوسرے پیغمبروں کو جو کتاب انکے پروردگار کی طرف سے عنایت ہوئیں (سب پر

مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿٨٤﴾ وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ

ایمان لائے) ہم ان میں سے کسی ایک میں بھی کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم تو اسی (یکتا خدا) کے فرمانبردار ہیں اور

الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ

جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کی خواہش کرے تو اس کا وہ دین ہرگز قبول نہ کیا جائیگا اور وہ آخرت

مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٨٥﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا

میں سخت گھاٹے میں رہے گا۔ بھلا خدا ایسے لوگوں کو کیونکر ہدایت کریگا جو ایمان لانے

سلہ صلح تو عمومی اور مقتضائے طبیعی کی کے ساتھ سلامت اخلاق کا ایک بڑا گر ہے یہی طریقہ سب سے بہتر ہے بخلاف یہود و نصاریٰ کے کہ وہ تفریق کرکے صلح شخصی کی پابندی کرتے ہیں حالانکہ سب باتوں میں ہمارے نبی اور انبیاء کی کارگزاری انکے پیغمبروں سے بڑھی ہوئی ہے پس ان کا مذہب سلامت اخلاق کے بالکل خلاف ہے ۱۲

بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوٓا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَآءَهُمُ

کے بعد پھر کافر (ہو گئے) حالانکہ وہ اقرار کر چکے تھے کہ یہ پیغمبر آخرالزماں برحق ہیں اور اُن کے پاس واضح

الْبَيِّنَٰتُ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظَّٰلِمِينَ ﴿٨٦﴾

اور روشن معجزے بھی آ چکے تھے اور خدا ایسے ہٹ دھرمی کرنیوالے لوگوں کی ہدایت نہیں

أُولَٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَٰٓئِكَةِ

کرتا ایسے لوگوں کی سزا یہ ہے کہ اُن پر خدا اور فرشتوں اور (دُنیا جہان کے) سب لوگوں کی پھٹکار

وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿٨٧﴾ خَٰلِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ

ہے، اور وہ ہمیشہ اسی پھٹکار میں رہیں گے، نہ تو اُن کے عذاب ہی میں

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿٨٨﴾ إِلَّا الَّذِينَ

تخفیف کی جائیگی اور نہ اُن کو مہلت ہی دی جائے گی مگر (ہاں) جن لوگوں

تَابُوا مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

نے اسکے بعد توبہ کر لی اور اپنی (حالت) درست کر لی تو خدا بخشنے والا مہربان

رَّحِيمٌ ﴿٨٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَٰنِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا

ہے جو لوگ اپنے ایمان کے بعد کافر ہو گئے پھر (روز بروز) کفر میں بڑھتے چلے گئے

كُفْرًا لَّن تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّونَ ﴿٩٠﴾

تو اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں ہوگی اور یہ لوگ (پکے) گمراہ ہیں

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يُقْبَلَ

بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے تو اگرچہ وہ

مِنْ أَحَدِهِم مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِۦٓ ۗ

(نجات حاصل کرنی چاہیں اور) بدلے میں زمین بھر کر سونا دیں تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا،

أُولَٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُم مِّن نَّٰصِرِينَ ﴿٩١﴾ ع ۹

ان لوگوں کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا اور ان کی کوئی مدد نہیں کرے گا

ف۱ مدینہ کا ایک انصاری حارث بن سوید نامی ایک شخص کو قتل کر کے مکہ کو بھاگ گیا اور پھر مرتد بھی ہو گیا اور کافروں سے مل گیا، اس ناشائستہ حرکت پر پھر وہ بہت پچھتایا اور پھر دوبارہ مسلمان ہونے کا خواہش مند ہوا سو اس نے اپنے قبیلے کے پاس ایک آدمی بھیجا اور پیغام دیا کہ رسول اللہ سے پوچھو کہ میں پھر اسلامی حلقے میں آنا چاہتا ہوں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس کے گناہوں کی معافی کا پروانہ آپہنچا۔ اس کے قبیلے کا ایک آدمی یہ آیتیں لیکر حارث کے پاس پہنچا وہ سنتے ہی بول اٹھا کہ بیشک تو بھی سچا اور رسول اللہ تجھ سے زیادہ سچے اور خدا سب سے زیادہ سچا ہے۔ اسکے بعد مدینے واپس آیا اور توبہ کر کے پاک ہو گیا۔ ۳-۱۲-۱۳

الجزء ۴

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَمَا

(لوگو) جب تک تم اپنی پسندیدہ چیزوں میں سے کچھ خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو گے ہرگز نیکی کے درجہ پر فائز نہیں ہو سکتے اور

تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ۝٩٢ كُلُّ

تم کوئی سی چیز خرچ کرو خدا تو اس کو ضرور جانتا ہے توریت کے نازل ہونے کے قبل یعقوب

الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ

نے جو جو چیزیں اپنے اوپر حرام کر لی تھیں ان کے سوا بنی اسرائیل کے لئے سب

اِسْرَآءِیْلُ عَلٰی نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ

کھانے حلال تھے (اے رسول ﷺ ان یہود سے) کہو کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو

قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝٩٣

تو توریت لے آؤ اور اس کو (ہمارے سامنے) پڑھو پھر اس کے بعد بھی جو

فَمَنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

کوئی خدا پر جھوٹ موٹ طوفان جوڑے تو (سمجھو کہ) یہی لوگ ظالم

فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٩٤ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا

(ہٹ دھرم) ہیں (اے رسول) کہدو کہ خدا نے سچ فرمایا۔ تو اب تم ملت

مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝٩٥

ابراہیم (اسلام) کی پیروی کرو جو باطل سے کترا کے چلتے تھے اور مشرکین سے نہ تھے۔ لوگوں کی عبادت

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا

کے واسطے جو گھر سب سے پہلے بنایا گیا وہ تو یقیناً یہی (کعبہ) ہے جو مکہ میں ہے بڑی (خیر و) برکت والا

وَّهُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝٩٦ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ

ہے اور سارے جہان کے لوگوں کا رہنما۔ اس میں (حرمت کی) بہت سی واضح و روشن نشانیاں

اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَی

ہیں منجملہ ان کے مقام ابراہیم ہے (جہاں آپ کے قدموں کا پتھر پر نشان ہے) اور جو اس گھر میں داخل ہوا

ایک روایت میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی [illegible] بہت چاہتے [illegible] کہ حضرت رسول نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی پسندیدہ چیزیں [illegible] بہشت میں [illegible]

بنی اسرائیل [illegible] حضرت ابراہیم کی نسل سے ہونے کے [illegible] مسلمانوں پر اعتراض [illegible] ہر وقت [illegible] اور مسلمانوں کی [illegible] بچار کرکے اپنے خیال [illegible] اعتراض مسلمانوں پر بھی [illegible] کی طرف سجدہ [illegible] ان دونوں اعتراضوں کا [illegible] جواب دیا [illegible] حرام [illegible] بعد یعقوب نے ایک بیماری کی وجہ سے خود ترک کر دیا تھا اور ان کی دیکھا دیکھی ان کی اولاد نے بھی چھوڑ دیا [illegible] گھروں میں کعبہ ہی پہلا اور ابراہیم کے ہاتھوں کا بنایا ہوا ہے اور یہیں مقام ابراہیم ان کی نشانی موجود ہے پھر تم کو مسلمانوں کی تقلید کرنی چاہئے نہ کہ تم (اعتراض کرو)

النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَ

امن میں آگیا اور لوگوں پر واجب ہے کہ محض خدا کیلئے خانہ کعبہ کا حج کریں جنہیں وہاں تک پہنچنے کی استطاعت[1]

مَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ ﴿٩٧﴾ قُلْ يٰٓأَهْلَ

(قدرت) ہو اور جس نے باوجود قدرت حج سے انکار کیا تو یاد رکھے کہ خدا سارے جہان سے بے پرواہ ہے

الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيدٌ عَلٰى

(اے رسول) تم کہدو کہ اے اہل کتاب تم خدا کی آیتوں سے کیوں منکر ہوئے جاتے ہو حالانکہ جو کام کاج تم کرتے ہو خدا کو اس کی

مَا تَعْمَلُونَ ﴿٩٨﴾ قُلْ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّونَ

(پوری پوری) اطلاع ہے (اے رسول) ان سے کہدو کہ اے اہل کتاب دیدہ و دانستہ خدا کی (سیدھی) راہ میں (ناحق)

عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُونَهَا عِوَجًا وَّأَنْتُمْ

کی) کجی ڈھونڈھ (ڈھونڈھ) کے ایمان لانے والوں کو اس سے کیوں روکتے ہو

شُهَدَآءُ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٩٩﴾ يٰٓأَيُّهَا

اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے بے خبر نہیں ہے (اے

الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِنْ تُطِيعُوا فَرِيقًا مِّنَ الَّذِينَ

ایمان[2] والو) اگر تم نے اہل کتاب کے کسی فرقہ کا بھی کہنا مانا تو (یاد رکھو) وہ تم کو ایمان لانے کے بعد (بھی) پھر

أُوتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوكُمْ بَعْدَ إِيمٰنِكُمْ كٰفِرِينَ ﴿١٠٠﴾

دوبارہ کافر بنا چھوڑیں گے۔ اور بھلا تم کیونکر کافر بن جاؤ گے۔

وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ

حالانکہ تمہارے سامنے خدا کی آیتیں (برابر) پڑھی جاتی ہیں اور اس کے رسول

وَفِيكُمْ رَسُولُهُ ۗ وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ

(محمد) بھی تم میں (موجود) ہیں اور جو شخص خدا سے وابستہ ہو وہ تو ضرور

إِلٰى صِرٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٠١﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا

سیدھی راہ پر لگا دیا گیا اے ایمان والو خدا سے ڈرو جتنا اس

حاشیہ

[1] استطاعت سے اپنے تن جانے کا اپنی حیثیت کے موافق خرچ اتنے دنوں کا اس کے اور اس کے لڑکے بالوں کی ضروریات کا خرچ ... مراد ہے پس جن لوگوں کو اتنا میسر ہو اور پھر حج نہ کریں تو وہی لوگ قیامت میں اندھے محشور ہوں گے اور ان پر سخت سے سخت عذاب ہوگا اور جو شخص اس کے وجوب ہی کا منکر ہو وہ کافر ہے۔

[2] شاس ابن قیس یہودی جو بدگوئی اور رشک و حسد میں شہرۂ آفاق تھا ایک دن اوس و خزرج پر جو ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے ہیں گزرا ان کو باہم میل و محبت کی باتیں کرتے دیکھ کر جل گیا اور اس نے ... کہا کہ ان لوگوں کی سابق خانہ جنگیوں کا قصیدہ پڑھے وہ اس کے فقرہ میں آ گیا اور جنگ بعاث کا قصیدہ پڑھنا شروع کر دیا قصیدہ خزرج والوں کو ناگوار گزرا اور باہم ایک دوسرے کی مذمت بیان کرنے لگے حتی کہ تھوڑی دیر میں نوبت جنگ ہو گئے اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت رسول نے ان کے سامنے جاکر پڑھ دی تب وہ لوگ پشیمان ہو کر باہم پھر بغل گیر ہوئے

۱۲-۱۳-۱۴-۱۲
۱۲-۱۳-۱۴-۱۲
۱۲

اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ

سے ڈرنے کا حق ہے اور تم دین اسلام کے سوا کسی اور دین پر ہرگز نہ مرنا اور تم سب کے سب

مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا

(ملکر) خدا کی رسی مضبوطی سے تھامے رہو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو اور اپنے

تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً

حال (زار) پر خدا کے احسان کو تو یاد کرو جب تم آپس میں (ایک دوسرے کے) دشمن تھے

فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا

تو خدا نے تمہارے دلوں میں (ایک دوسرے کی) الفت پیدا کر دی تو تم اس کے فضل سے آپس میں

وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا

بھائی بھائی ہو گئے اور تم گویا سلگتی ہوئی آگ کی بھٹی (دوزخ) کے لب پر (کھڑے) تھے (اور گرا ہی

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

چاہتے تھے) کہ خدا نے تم کو اس سے بچا لیا تو خدا اپنے احکام یوں واضح کر کے بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ راست

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ

پر آجاؤ اور تم میں سے ایک گروہ (ایسے لوگوں کا بھی) تو ہونا چاہیے جو (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائیں اور اچھے کام کا

بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں اور ایسے ہی لوگ (آخرت میں) (اپنی دلی مرادیں) پائیں گے اور تم

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا

کہیں ان لوگوں کے ایسے نہ ہو جانا جو آپس میں پھوٹ ڈال کے بیٹھ رہے اور روشن

مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ

دلیلیں آنے کے بعد بھی ایک منہ ایک زبان اور ایسے ہی لوگوں کے واسطے بڑا (بھاری)

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ

عذاب ہے (اس دن سے ڈرو) جس دن کچھ لوگوں کے چہرے تو سفید نورانی ہوں گے

لے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ... [illegible]

وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ

اور کچھ (لوگوں) کے چہرے سیاہ ہوں گے تو جن لوگوں کے منہ میں کالک ہوگی ان سے کہا جائے گا کہ (ہاں) کیوں

بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝١٠٦

تم تو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے تھے اچھا تو اب اپنے کفر کی سزا میں عذاب (کے مزے)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۭ

چکھو اور جن کے چہرے پر نور برستا ہوگا وہ تو خدا کی رحمت (بہشت) میں ہوں گے (اور) اسی میں

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝١٠٧ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ

سدا رہیں (رہیں) گے (اے رسول) یہ خدا کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو ٹھیک (ٹھیک) پڑھ کر

بِالْحَقِّ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝١٠٨ وَلِلّٰهِ مَا

سناتے ہیں اور خدا سارے جہان کے لوگوں سے کسی پر ظلم کرنا نہیں چاہتا اور جو کچھ آسمانوں میں ہے

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝١٠٩

اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) خدا ہی کا ہے اور (آخر) سب کاموں کی رجوع خدا ہی کی طرف ہے

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

تم کیا اچھے گروہ ہو کہ لوگوں کی ہدایت کے واسطے پیدا کئے گئے ہو تم (لوگوں کو) اچھے کام کا تو حکم کرتے

وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ اٰمَنَ

ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور خدا پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی اسی طرح ایمان لاتے

اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ

تو ان کے حق میں بہت اچھا ہوتا ان میں سے کچھ ہی تو ایماندار ہیں اور اکثر بدکار

اَكْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝١١٠ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ

(مسلمانو) یہ لوگ معمولی اذیت کے سوا تمہیں ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکتے اور اگر تم سے

يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝١١١

(لڑیں) گے تو انہیں تمہاری طرف پیٹھ ہی کرنی پڑے گی اور پھر ان کی کہیں سے مدد بھی نہیں پہنچے گی

له صحیح بخاری ... ابن ابی حاتم ...

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوا إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ

اور جہاں کہیں ہتھے چڑھے ان پر رسوائی کی مار پڑی مگر خدا کے عہد (یا) اور

اللَّهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاءُو بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ

لوگوں کے عہد کے ذریعے سے (ان کو کہیں پناہ مل گئی) اور پھر پھیر کر کے خدا کے غضب

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ

میں پڑ گئے اور ان پر محتاجی کی مار (الگ) پڑی یہ کیوں؟ اس سبب سے کہ وہ خدا کی

بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذَٰلِكَ بِمَا

آیتوں سے انکار کرتے تھے اور پیغمبروں کو (ناحق) قتل کرتے تھے یہ سزا اس کی ہے کہ انہوں

عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿١١٢﴾ لَيْسُوا سَوَاءً مِّنْ أَهْلِ

نے نافرمانی کی اور حد سے گزر گئے تھے اور یہ لوگ بھی سب کے سب یکساں نہیں

الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَ

ہیں (بلکہ) اہل کتاب کے کچھ ـلہ لوگ تو ایسے ہیں کہ خدا کے دین پر اس طرح ثابت قدم ہیں کہ راتوں کو خدا

هُمْ يَسْجُدُونَ ﴿١١٣﴾ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ

کی آیتیں پڑھا کرتے ہیں اور وہ برابر سجدے کیا کرتے ہیں خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں

يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُسَارِعُونَ

اور اچھے کام کا تو حکم کرتے ہیں اور برے کاموں سے روکتے ہیں اور نیک کاموں میں

فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١١٤﴾ وَمَا يَفْعَلُوا

دوڑ پڑتے ہیں اور یہی لوگ تو نیک بندوں سے ہیں۔ اور جو کچھ بھی نیکی کریں گے

مِنْ خَيْرٍ فَلَن يُكْفَرُوهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ﴿١١٥﴾ إِنَّ

اس کی ہرگز ناقدری نہ کی جائے گی اور خدا پرہیزگاروں سے خوب واقف ہے بیشک

الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا خدا کے عذاب سے بچانے میں ہرگز نہ ان کے مال ہی کچھ

ـلہ یہودیوں سے پانچ سات آدمی جو حق پرست مسلمان ہو گئے تھے جن کے سردار عبداللہ بن سلام تھے اسی وجہ سے خداوند عالم ان لوگوں کو ہر جگہ یہودیوں سے الگ کر دیتا ہے ورنہ عام یہودی تو ان تمام صفات سے بالکل خالی ہیں نہ حق پر ہیں نہ خدا کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں نہ شب کو سجدہ کرتے ہیں نہ نیکی کا حکم دیتے ہیں نہ بدی سے روکتے ہیں نہ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے ہیں"

مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۖ وَأُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿١١٦﴾

کام آئیں گے نہ ان کی اولاد اور یہی لوگ جہنمی ہیں اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے دنیا کی چند

مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ

روزہ زندگی میں یہ لوگ جو کچھ (خلاف شرع) خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اندھڑ کی مثال ہے جس

فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوٓا أَنْفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ۚ

میں بہت پالا ہو اور وہ ان لوگوں کے کھیت پر جا پڑے جنہوں نے (کفر کی وجہ سے) اپنی جانوں پر

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٧﴾ يٰٓأَيُّهَا

ستم ڈھایا ہو اور پھر پالا اسے مار کے نابود کر دے اور خدا نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے آپ اپنے

الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ

اوپر ظلم کیا ہے اے ایمان والو کسی غیر (مذہب کے آدمی) کو اپنا رازدار نہ بناؤ کیونکہ یہ غیر لوگ تمہاری بربادی

خَبَالًا ۚ وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ أَفْوٰهِهِمْ ۚ

میں کچھ کسر اٹھا نہیں رکھیں گے (بلکہ) جتنا تم زیادہ تکلیف میں پڑو گے اتنا ہی وہ خوش ہوں گے دشمنی تو ان کے

وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ إِنْ كُنْتُمْ

منہ سے ٹپکی پڑتی ہے اور جو (بغض و حسد) ان کے سینوں میں چھپا ہے وہ کہیں زیادہ ہے اگر تم عقل رکھتے ہو تو ہم نے تم سے اپنے احکام

تَعْقِلُونَ ﴿١١٨﴾ هٰٓأَنْتُمْ أُولَآءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَ

صاف صاف بیان کر دیئے ہیں دیکھو تم ایسے (صاف دل) لوگ ہو کہ تم ان سے الفت رکھتے ہو اور وہ تمہیں

تُؤْمِنُونَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهِ ۚ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوٓا اٰمَنَّا ۖ

ذرا بھی نہیں چاہتے اور تم تو پوری کتاب (خدا) پر ایمان رکھتے ہو اور وہ ایسے نہیں ہیں مگر جب تم سے ملتے

وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۚ

ہیں تو کہنے لگتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لائے اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو تم پر غصہ کے مارے انگلیاں

قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١١٩﴾

کاٹتے ہیں (اے رسول) ان سے کہو کہ (کم بختو) تم اپنے غصے میں جل مرو جو باتیں تمہارے دلوں میں ہیں

فائدہ: ان آیتوں میں خداوند عالم نے مسلمانوں کی خیرخواہانہ فہمائش کی ہے اور تمدن کا ایک بڑا عمدہ سبق دیا ہے کہ جب ان کفار کی تمہارے ساتھ یہ حالت ہے کہ ہر طرح تمہارے نقصان کے خواہاں ہیں اور کسی وقت تمہاری بدخواہی سے نہیں چوکتے تو تمہیں کیا پڑی ہے کہ تم ان میں خواہ مخواہ گھسے پھرو اور اپنا دوست بناؤ اور رازداں بناؤ ... میں تم پر واجب ہے کہ ... عضوا علیکم الانامل کے اصل معنی پوروں کے ہیں مگر چونکہ اردو محاورہ میں پوروں کا کاٹنا نہیں بولتے اور غصہ میں انگلیاں کاٹنا بولتے ہیں اس وجہ سے یہ ترجمہ کیا گیا ہے

۱۲-۱۲-۱۲-۱۳-۱۲

۱۲-۱۳-۱۲

۱۲-۱۲

۱۲

اِنۡ تَمۡسَسۡكُمۡ حَسَنَةٌ تَسُؤۡهُمۡ وَاِنۡ تُصِبۡكُمۡ سَيِّئَةٌ

بیشک خدا ضرور جانتا ہے (اے ایماندارو) اگر تمکو بھلائی چھو بھی گئی تو انکو برا معلوم ہوتا ہے اور جب تم پر کوئی بھی

يَّفۡرَحُوۡا بِهَا ؕ وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا لَا يَضُرُّكُمۡ كَيۡدُهُمۡ

مصیبت پڑتی ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں اور اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تو انکا فریب تمہیں

شَيۡـئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطٌ ۝١٢٠ وَاِذۡ غَدَوۡتَ

کچھ بھی ضرر نہ پہنچائیگا کیونکہ خدا تو ان کی کارستانیوں پر حاوی ہے۔ اور اے رسول ایک وقت وہ بھی تھا جب

مِنۡ اَهۡلِكَ تُبَوِّئُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ مَقَاعِدَ لِلۡقِتَالِ ؕ وَ

تم اپنے بال بچوں سے تڑکے ہی نکل کھڑے ہوئے اور مومنین کو لڑائی کے مورچوں پر بٹھا رہے تھے۔ اور

اللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ۝١٢١ اِذۡ هَمَّتۡ طَّآئِفَتٰنِ مِنۡكُمۡ اَنۡ

خدا سب کچھ جانتا ہے یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب تم میں سے دو گروہوں نے ٹھان لیا تھا کہ

تَفۡشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۝١٢٢

پسپائی کریں اور پھر سنبھل گئے کیونکہ خدا تو انکا سرپرست تھا اور مومنین کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے

وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

یقیناً خدا نے جنگ بدر میں تمہاری مدد کی باوجودیکہ تم دشمن کے مقابلہ میں بالکل بے حقیقت تھے

لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۝١٢٣ اِذۡ تَقُوۡلُ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَلَنۡ

(پھر بھی خدا نے فتح دی) پس تم خدا سے ڈرتے رہو تاکہ (اسکے) شکرگزار بنو اے رسول (اس وقت) تم مومنین

يَّكۡفِيَكُمۡ اَنۡ يُّمِدَّكُمۡ رَبُّكُمۡ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ

سے کہہ رہے تھے کہ کیا تمہارے لئے کافی نہیں ہے کہ تمہارا پروردگار تین ہزار فرشتے آسمان سے بھیج کر

الۡمَلٰٓئِكَةِ مُنۡزَلِيۡنَ ۝١٢٤ بَلٰٓی ۙ اِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا

تمہاری مدد کرے ہاں (ضرور کافی ہے) بلکہ اگر تم ثابت قدم رہو اور رسول کی مخالفت سے بچو اور کفار اپنے

وَيَاۡتُوۡكُمۡ مِّنۡ فَوۡرِهِمۡ هٰذَا يُمۡدِدۡكُمۡ رَبُّكُمۡ

(جوش میں) ابھی تم پر چڑھ بھی آئیں تو تمہارا پروردگار ایسے پانچ ہزار فرشتوں

ع

لے جنگ بدر کی شکست فاش
کی کفار قریش کے دل میں بغض و حسد
کی آگ بھڑکا دی تھی کہ ابوسفیان
نے مکہ میں یہ کہہ دیا تھا کہ بدر کا بدلہ
لینے تک ہم نہ بیٹھیں گے۔ اس کا نتیجہ
ہوا جنگ کا غرض ابوسفیان تین ہزار
سوار وہ ہزار پیادے اور چند عورتیں
ہمراہ لیکر مکہ سے نکلا اور مدینہ کے
کوہ احد کے دامن میں آ کر
ٹھہرے تو جب
رسول کو یہ خبر
معلوم ہوئی تو آپ
نے صحابہ سے مشورہ
کیا عبداللہ بن ابی جو منافقوں کا سردار
تھا بولا کہ ہمیں اپنے شہر سے نکلنا نہ چاہئے
مگر سعد بن معاذ نے اسکی مخالفت
کی اور حضور ہمیں کی رائے غالب رہی
غرض جب اہل اسلام بقصد جنگ
باہر نکلے تو تین سو منافقین کو دھوکا دیکر
لوٹ گئے کہ کہیں انصار کے مشورہ
قبیلوں بنو سلمہ اور بنو حارثہ کو بھی
اپنے ساتھ لیجانا چاہا اور یہ لوگ بھی
کچھ آمادہ ہو چلے تھے مگر توفیق خدا
شامل حال ہوئی اور ان کو ثابت
قدم رہے انہیں کی طرف خدا نے
اس آیت میں اشارہ کیا ہے۔ ٢ مسئلہ
تذکرہ تو تھا جنگ احد کا بیچ میں خدا
نے جنگ بدر کا قصہ اسلئے چھیڑ دیا کہ
مسلمان قوی دل اور دلیر ہو کر قریش و
کفار کو تہ تیغ کریں کیونکہ جنگ بدر
میں باوجودیکہ یہ لوگ بالکل بے سر و
سامان اور چند آدمی تھے مگر پھر بھی
خدا نے فرشتوں کے ذریعہ سے ان کی
مدد کی اور ان کو نمایاں فتح اور کفار کو
شکست فاش ہوئی کہ ستر آدمی مارے
گئے اور ستر قیدی بنائے باقی کو بھاگے
اور یہاں تو بہت سامان سے اہل
اسلام مقابلہ کو نکلے تھے اس کے
علاوہ گویا اپنے گھر تھے مگر اس
پر بھی خدا نے وعدہ کر دیا تھا کہ اگر تم ثابت
قدم رہو گے تو پانچ ہزار فرشتوں کو تمہاری
کمک کے لئے بھیجے گا مگر افسوس
کہ ظاہری مسلمانوں نے حرص و خیال
زر کی آخر اس کا نتیجہ ہوا کہ بنی بنائی
لڑائی بگڑ گئی اور دشمن کے ادیتے دیکھ کر
پھر خدا نے مدد کی اور سچے ایماندار
ظاہری مسلمانوں سے الگ ہو گئے
اور بھرے مجمع سے اوپر چلے گئے

١٣-١٣-١٣-١٢-١٢-١٣-١٣-١٣-١٣-١٣
١٣-١٢-١٢-١٢-١٣-١٣-١٣-١٣

بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝۱۲۵ وَمَا جَعَلَهُ
سے تمہاری مدد کریگا جو نشان جنگ لگائے ہوئے ڈٹے ہوں گے اور خدا نے یہ (امداد) صرف تمہاری
اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۭ وَمَا
خوشی کے لئے کی ہے اور تاکہ اس سے تمہارے دل کو تسلی حاصل ہو اور یہ تو ظاہر ہے کہ مدد جب
النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۱۲۶ لِيَقْطَعَ
ہوتی ہے تو خدا ہی کی طرف سے جو سب پر غالب اور حکمت والا ہے (اور یہ مدد کی بھی تو) اس لئے کہ
طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا
کافروں کے ایک گروہ کو کم کر دے یا ایسا چوپٹ کر دے کہ (اپنا سا منہ لے کر) نامراد اپنے گھر
خَاۗىِٕبِيْنَ ۝۱۲۷ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ
واپس چلے جائیں (اے رسول) تمہارا تو اس میں کچھ بس نہیں چاہے خدا ان کی توبہ قبول کرے یا ان
عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝۱۲۸ وَلِلّٰهِ مَا فِي
کو سزا کرے کیونکہ وہ ظالم تو ضرور ہیں اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَ
زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے جس کو چاہے بخش دے اور جس
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۲۹
کو چاہے سزا کرے اور خدا بڑا مہربان بخشنے والا ہے۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا
اے ایمان والو سود[1] دونا دون کھاتے نہ چلے جاؤ اور خدا سے
مُّضٰعَفَةً ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۱۳۰ وَاتَّقُوا
ڈرو کہ تم چھٹکارا پاؤ اور جہنم کی
النَّارَ الَّتِىْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝۱۳۱ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
اس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے اور خدا

[1] سود اگرچہ مطلقاً حرام ہے مگر چونکہ وہ لوگ اب بھی سود در سود لیتے ہیں اور یہ بہت بڑا گناہ ہے اس لئے اس کو الگ منع فرمایا۔ ۱۳۰،۱۳۱،۱۳۲،۱۳۳

وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٣٢﴾ وَسَارِعُوا إِلَىٰ

اور رسول کی فرمانبرداری کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۔ اور اپنے پروردگار کے (سبب) بخشش

مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ

اور جنت کی طرف دوڑ پڑو جس کی وسعت سارے آسمان و زمین کے برابر ہے اور

الْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٣٣﴾ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ

ان پرہیزگاروں کے لئے مہیا کی گئی ہے جو خوشحالی اور تنگی کے وقت میں بھی

فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَ

(خدا کی راہ پر) خرچ کرتے ہیں اور غصے کو روکتے ہیں اور لوگوں کی خطا سے درگذر کرتے

الْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣٤﴾

ہیں ۔ اور نیکی کرنے والوں سے خدا اُلفت رکھتا ہے ۔ اور لوگ جب (اتفاقاً)

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ

کوئی بدکاری کر بیٹھتے ہیں یا آپ اپنے اُوپر ظلم کرتے ہیں تو خدا کو یاد کرتے ہیں اور

ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ

اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں ۔ اور خدا کے سوا گناہوں کا بخشنے والا اور

الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَ

ہے کون ۔ اور جو (قصور) وہ (ناگہانی) کر بیٹھے تو دیدہ و دانستہ اس پر ہٹ نہیں

هُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٣٥﴾ أُولٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ

کرتے ۔ ایسے ہی لوگوں کی جزا ان کے پروردگار کی طرف سے بخشش ہے

رَبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ

اور وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں کہ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے

فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعٰمِلِينَ ﴿١٣٦﴾ قَدْ خَلَتْ مِنْ

اور اچھے چلن والوں کی (یہی) کیا خوب (کھری) مزدوری ہے ۔ تم سے پہلے بہتیرے واقعات

لے تفاسیر اہل سنت میں ہے کہ ایک مرتبہ امام حسن علیہ السلام شرفائے عرب کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اسی اثنا میں آپ کا غلام سالن کا پیالہ لئے ہوئے آیا اور آپ کے پاس اس کا پاؤں لغزش کھا گیا اور وہ سالن گر پڑا آپ پر پیالہ سالن کے چھینٹے چہرہ اور سر پر گرا حضرت نے اس کی طرف دیکھا وہ متحیر ہو کر رہ گیا اور فوراً اس کی زبان پر والکاظمین الغیظ جاری ہوا آپ نے فرمایا میں نے اپنا غصہ دور کیا اس نے کہا والعافین عن الناس آپ نے فرمایا میں نے معاف کیا اس نے عرض کی واللہ یحب المحسنین آپ نے فرمایا میں نے تجھے راہ خدا میں آزاد کیا ۔ اور بعض کتب میں امام حسین اور امام زین العابدین علیہما السلام کے بارے میں اس قسم کے واقعات لکھے ہیں ۔ لے ابن مسعود نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ اصحاب رسول نے عرض کیا کرتے تھے کہ بنی اسرائیل ہم سے افضل تھے کیونکہ جب وہ گناہ کرتے تھے تو ان کے دروازے پر لکھا جاتا تھا اور وہ اپنے ناک کان کو کاٹ ڈالتے گر گناہ سے پاک ہو جاتے تھے اور پھر آئندہ گناہ نہ کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی مطلب یہ ہے کہ تم بنی اسرائیل سے میرے نزدیک زیادہ افضل ہو کر تمہاری توبہ ہی کفارہ کے واسطے کافی ہے ۔ سے ایک مرتبہ معاذ بن جبل روتے

(باقی حاشیہ صفحہ پر)

قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ

گزر چکے ہیں پس ذرا روئے زمین پر چل پھر کر دیکھو تو کہ (اپنے اپنے وقت کے پیغمبروں

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٣٧﴾ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَ

کو) جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ یہ (جو ہم نے کہا) عام لوگوں کیلئے تو صرف

هُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٨﴾ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا

بیان (واقعہ) ہے (مگر) اور پرہیزگاروں کیلئے ہدایت نصیحت ہے۔ اور (مسلمانو) کاہلی نہ کرو

تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾

اور (اس اتفاقی شکست سے) کڑھو نہیں (کیونکہ) اگر تم سچے مومن ہو تو تم ہی غالب اور طاقتور رہو گے

اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ

اگر (جنگ اُحد میں) تم کو زخم لگا ہے تو اسی طرح (بدر میں) تمہارے فریق (کفار) کو زخم لگ چکا

مِّثْلُهٗ ۚ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ

ہے۔ (اس پر ان کی ہمت تو نہ ٹوٹی) یہ اتفاقات زمانہ ہیں جو ہم لوگوں کے درمیان باری باری

وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ

اُلٹ پھیر کیا کرتے ہیں اور (یہ اتفاقی شکست اس لئے تھی) تاکہ خدا سچے ایمانداروں کو (ظاہری)

شُهَدَآءَ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٠﴾ وَلِيُمَحِّصَ

مسلمانوں سے الگ دیکھ لے اور تم سے بعض کو درجہ شہادت پر فائز کرے اور خدا (حکم رسول سے) سرتابی

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤١﴾ اَمْ

کرنیوالوں کو دوست نہیں رکھتا اور یہ بھی منظور تھا کہ سچے ایمانداروں کو (ثابت قدمی کی وجہ سے) نکھرا الگ

حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ

کرے اور نافرمانوں (بھاگنے والوں) کو ملیامیٹ کردے (مسلمانو) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ (بے) سب بہشت میں

الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٢﴾

چلے ہی جاؤ گے۔ اور کیا خدا نے ابھی تک تم میں سے ان لوگوں کو بھی نہیں پہچانا (جنہوں نے جہاد کیا اور ثابت قدم

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ

رہنے والوں ہی کو پہچانا؟ اور تم موت کے آنے سے پہلے (لڑائی میں) مرنے کی تمنا کرتے تھے سو تم نے اسکو

فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ﴿۱۴۳﴾ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا

اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور تم (اب بھی) دیکھ رہے ہو۔ (پھر لڑائی سے کیوں جی چراتے ہو) اور محمد صلی اللہ علیہ

رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ

و آلہ وسلم تو صرف رسول ہیں (خدا نہیں) ان سے پہلے اور بھی بہتیرے پیغمبر گزر چکے ہیں بھلا اگر (محمد) اپنی موت

أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى

سے مر جائیں یا مارے جائیں تو تم الٹے پاؤں (اپنے کفر کی طرف) پھر جاؤ گے؟ اور جو الٹے پاؤں پھر جائیگا (یعنی)

عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ

تو مجھ لوگو! اسرار خدا کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے گا۔ اور خدا عنقریب شکر کرنے والوں کو اچھا بدلہ دے گا۔

الشَّاكِرِينَ ﴿۱۴۴﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا

اور بغیر حکم خدا کے تو کوئی شخص مر ہی نہیں سکتا (اس نے موت کا) وقت معین کر رکھا ہے ہر ایک کی موت

بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُؤَجَّلًا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا

لکھی ہوئی ہے۔ اور جو شخص (اپنے کیے کا) بدلہ دنیا میں چاہے تو ہم اسکو اس میں سے دے دیں گے

نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا

ہیں۔ اور جو شخص آخرت کا بدلہ چاہے اُسے اسی میں سے دیں گے اور (نعمت ایمان کے) شکر

وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ ﴿۱۴۵﴾ وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ

کرنے والوں کو ہم بہت جلد جزائے خیر دیں گے۔ اور مسلمانو! تم کچھ ہی نہیں) ایسے پیغمبر بہت سے گزر

قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا

چکے ہیں جن کے ساتھ بہتیرے اللہ والوں نے (راہ خدا میں) جہاد کیا اور پھر انکو خدا کی راہ میں جو جو

أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا

مصیبت پڑی ہے تو انہوں نے ہمت ہاری اور نہ بودا پن کیا اور نہ

(بقیہ حاشیہ) میں آ کے پھیلا کر ہاتھ لگے تھے اس کے بعد یہ آیت ولا تحزنوا الخ نازل ہوئی اس کے بعد حضرت رسول خدا کے پاس آنحضرت گئے اور اس کو نجات کی خوشخبری دی اور فرمایا کہ گناہ وہ ... ہے۔ (ماحاشیہ صفحہ ۱۰۶) لڑائی جنگ احد کے بعد جب مسلمانوں نے شکست کھائی اور اس کے فضائل حضرت رسول سے سنے ...

اسْتَكَانُوْا ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٦﴾ وَمَا كَانَ

دشمن کے سامنے گڑگڑانے لگے اور ثابت قدم رہنے والوں سے خدا اُلفت رکھتا ہے۔ اور (لطف یہ کہ)

قَوْلَهُمْ إِلَّآ أَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ

انکا قول اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ دعا میں مانگنے لگے کہ اے ہمارے پالنے والے ہمارے گناہ اور اپنے کاموں

إِسْرَافَنَا فِيْٓ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

میں ہماری زیادتیاں معاف فرما اور دشمنوں کے مقابلہ میں ہم کو ثابت قدم رکھ - اور کافروں

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤٧﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا

کے گروہ پر ہم کو فتح دے - تو خدا نے ان کو دنیا میں بدلہ (دیا) اور آخرت میں

وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٤٨﴾

اچھا بدلہ عنایت فرمایا - اور خدا نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا (ہی) ہے -

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اے ایماندارو اگر تم لوگوں نے کافروں کی پیروی کرلی تو (یاد رکھو کہ) وہ تم کو اُلٹے

يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾

پاؤں (کفر کی طرف) پھیر کرلے جائیں گے پھر اُلٹے تم ہی گھاٹے میں آجاؤ گے - (تم کسی

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿١٥٠﴾

کی مدد کے محتاج نہیں) بلکہ خدا تمہارا سرپرست ہے اور وہ سب سے بڑے مددگاروں سے بہتر ہے -

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ

(تم گھبراؤ نہیں) ہم عنقریب تمہارا رعب[1] کافروں کے دلوں میں جما دیں گے اس لئے کہ ان

أَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَأْوٰىهُمُ

لوگوں نے خدا کا شریک بنایا (بھی) تو اس چیز (بت) کو جسے خدا نے کسی قسم کی حکومت نہیں دی -

النَّارُ ۚ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥١﴾ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ

اور آخر کار ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا (بھی) کیا بُرا ٹھکانا ہے - اور بیشک خدا نے

[1] جب حضرت علیؓ کی تلوار ذوالفقار سے ابوسفیان کے دانت ٹوٹے [illegible] ابوسفیان نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ [illegible] اپنے ہمراہیوں سے کہنے لگا کہ ہم لوگوں نے مسلمانوں کی [illegible] حالت میں [illegible] ہم لوگ حملہ کر کے مدینہ پر [illegible] اور سب کو قتل کریں [illegible] لگے دلوں میں وہ [illegible] حملہ کرنے کی ہمت پست ہوگئی اور کسی نے ابوسفیان کی وسواس [illegible] کی اسی طرف اشارہ ہو کے خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ع ١٦

١٣ - ١٣ - ١٣ - ١٣ - ١٣
١٣ - ١٣ - ١٣
١٣ - ١٣
١٣

اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ

(جنگ اُحد میں بھی) اپنا (فتح کا) وعدہ سچا کر دکھایا جب تم اس کے حکم سے (پہلے ہی حملوں میں ان)

وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ

(کفار) کو خوب قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ تمہارے پسند کی چیز (فتح) تمہیں دکھا دی اس کے بعد بھی تم نے

اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَ

(مال غنیمت دیکھ کر) بزدلی کی اور حکم رسول (مورچہ پر جمے رہنے) میں باہم جھگڑا کیا اور رسول کی نافرمانی کی

مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْھُمْ

تم میں سے کچھ تو طالب دنیا ہیں (کہ مال غنیمت کی طرف جھک پڑے) اور کچھ طالب آخرت (کہ رسول ﷺ پر اپنی

لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَي

جان فدا کر دی) پھر (بزدلی میں) اس نے تمہیں ان (کفار) کی طرف سے پھیر دیا اور تم بھاگ کھڑے ہوئے اس سے خدا کو

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٥٢ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓي اَحَدٍ

تمہارا (ایمان و اخلاص) آزمانا منظور تھا اور (اس پر بھی) خدا نے تم سے درگزر کی اور خدا مومنین پر بڑا فضل و کرم کرنے والا

وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا

ہے (مسلمانو تم اس وقت کو یاد کر کے شرماؤ) جب تم (بدحواس) بھاگے پہاڑ پر چڑھے چلے جاتے تھے اور باوجودیکہ رسول

بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۭ

تمہارے پیچھے (کھڑے) تم کو بلا رہے تھے مگر تم (جان کے خوف سے) کسی کو مڑ کے بھی نہ دیکھتے تھے پس چونکہ تم نے رسول کو (آزردہ کیا)

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝١٥٣ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ

کیا خدا نے بھی تم کو (اس کی سزا میں) شکست کا رنج دیا تاکہ جب تمہاری کوئی چیز ہاتھ سے جاتی رہے یا کوئی مصیبت

بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَاۗىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَ

پڑے تو تم رنج کیا کرو اور صبر کرنا سیکھو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے پھر خدا نے اس رنج کے بعد تم پر اطمینان کی حالت طاری کی

طَاۗىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْھُمْ اَنْفُسُھُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ

کہ تم میں سے ایک گروہ کو جو سچے مومن تھے خوب گہری نیند آ گئی اور کچھ لوگ جو منافق تھے اس وقت بھی جان بچانے کی فکر سے جان بچا لائے

ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۖ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ

پڑے تھے خدا کے ساتھ (خواہ مخواہ) زمانہ جاہلیت کی سی بدگمانیاں کرنے لگے اور کہنے لگے بھلا کیا امر (فتح) کچھ بھی ہمارے اختیار

شَيْءٍ ۗ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۗ يُخْفُوْنَ فِيْٓ

میں ہے؟ (اے رسول) کہہ دو کہ ہر امر کا اختیار خدا ہی کو ہے (زبان سے تو کہتے ہی نہیں) یہ اپنے دلوں میں ایسی باتیں

اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۖ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا

چھپائے ہوئے ہیں جو تم سے ظاہر نہیں کرتے (اب سنو) کہتے ہیں کہ اس امر (فتح) میں اگر ہمارا کچھ بھی

مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۗ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ

اختیار ہوتا تو ہم یہاں مارے ہی نہ جاتے (اے رسول) ان سے کہہ دو کہ تم اگر اپنے گھروں میں

فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى

بھی رہتے تو جن کی تقدیر میں لڑ کے مرجانا لکھا تھا وہ (اپنے گھروں سے) نکل نکل کے اپنے

مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ

مرنے کی جگہ ضرور آجاتے اور (یہ اس واسطے کیا گیا) تاکہ جو کچھ تمہارے دل میں ہے خدا اس کا

وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

امتحان کرلے اور (لوگ دیکھ لیں) اور تاکہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے صاف کردے اور خدا تو دلوں کا

الصُّدُوْرِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ

راز خوب جانتا ہے۔ بیشک جس دن (جنگ احد میں) دو جماعتیں آپس میں گتھ گئیں (اس دن) جو لوگ تم (مسلمانوں)

الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ

میں سے بھاگ کھڑے ہوئے (اس کی وجہ یہ تھی) کہ ان کے بعض گناہوں (مخالفت رسول) کی وجہ سے شیطان

بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ۗ اِنَّ

نے بہکا کے ان کے پاؤں اکھاڑ دیئے اور (اسی وقت تو) خدا نے ضرور ان سے درگزر کی۔ بیشک خدا

اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا

بڑا بخشنے والا بردبار ہے۔ اے ایماندارو ان لوگوں کے ایسے نہ بنو جو کافر ہو گئے اور جو

كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا

بھائی بند ان کے پردیس میں نکلے ہیں یا جہاد کرنے گئے ہیں (اور وہاں مرگئے) تو ان کے

فِى الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا

بارے میں کہنے لگے کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے

مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ

(اور یہ اس وجہ سے کہتے ہیں) تاکہ خدا (اس خیال کو) ان کے دلوں میں (باعث)

حَسْرَةً فِىْ قُلُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۗ وَاللّٰهُ

حسرت بنادے لہ اور (زندگی اور موت تو) خدا ہی جلاتا اور مارتا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝١٥٦ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِىْ سَبِيْلِ

خدا اُسے دیکھ رہا ہے۔ اور اگر تم خدا کی راہ میں مارے جاؤ یا (اپنی موت سے) مَر

اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا

جاؤ تو بیشک خدا کی بخشش اور رحمت اس (مال و دولت) سے جس کو تم جمع کرتے ہو

يَجْمَعُوْنَ ۝١٥٧ وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِ۟لَى اللّٰهِ

ضرور بہتر ہے۔ اور اگر تم (اپنی موت سے) مر جاؤ یا مارے جاؤ آخر کار خدا ہی کی طرف (قبروں سے)

تُحْشَرُوْنَ ۝١٥٨ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ

اٹھائے جاؤ گے۔ (تو اے رسولؐ یہ بھی) خدا کی ایک مہربانی ہے کہ تم (سا) نرم دل (سردار) ان کو

كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ

ملا اور تم اگر بد مزاج اور سخت دل ہوتے تب تو یہ لوگ (خدا جانے کب کے) تمہارے گرد

فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِى الْاَمْرِ ۚ

سے تتر بتر ہو گئے ہوتے۔ تو (اب بھی) ان سے درگزر کرو اور ان کے لیے مغفرت کی دعا مانگو اور (ساہق)

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

دستور کے مطابق) ان سے کاموں میں مشورہ لیا کرو۔ اور جب (کسی کام کا) عزم مصمم کر لو تو خدا پر بھروسا رکھو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا بھروسا رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے

لہ جب جنگ احد سے صحابہ اول بھاگ کر مدینے پہنچے تو منافقوں کی بن آئی کہنے لگے [illegible]

الْمُتَوَكِّلِينَ ۝ إِن يَنصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۖ وَ

خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں خدا ان کو ضرور دوست رکھتا ہے (مسلمانو یاد رکھو کہ) اگر خدا نے تمہاری مدد کی تو پھر کوئی تم پر

إِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِهِ ۗ

غالب نہیں آسکتا اور اگر تم کو چھوڑ دے تو پھر کون ایسا ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کو کھڑا ہو اور مومنین کو چاہئے کہ

وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ

خدا ہی پر بھروسہ رکھیں۔ اور (تمہارا گمان بالکل غلط ہے) کسی نبی کی (ہرگز) یہ شان نہیں کہ خیانت

أَن يَغُلَّ ۚ وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ

کرے اور جو خیانت کرے گا تو جو چیز خیانت کی ہے قیامت کے دن وہی چیز (بعینہ) خدا کے سامنے

ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝

لانا ہوگا۔ پھر ہر شخص اپنے کئے کا پورا بدلہ بھر پائے گا اور ان کی کسی طرح حق تلفی نہیں کی جائے گی۔

أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَن بَاءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللَّهِ

بھلا جو شخص خدا کی خوشنودی کا پابند ہو کیا وہ اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو خدا کے غضب میں گرفتار

وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ هُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ

ہو اور جس کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ کیا برا ٹھکانا ہے۔ وہ لوگ خدا کے ہاں مختلف درجوں کے

اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ

ہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ خدا نے تو ایمانداروں پر بڑا احسان کیا کہ ان

عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ

کے واسطے انہیں کی قوم کا ایک رسول بھیجا جو انہیں خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کے سناتا ہے

يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ

اور ان کی طبیعت کو پاکیزہ کرتا ہے اور انہیں کتاب (خدا) اور عقل کی

الْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝

باتیں سکھاتا ہے۔ اگرچہ وہ پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں (پڑے) تھے۔ مسلمانو!

[illegible]

أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُم مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ

کیا جب تم پر (جنگ احد میں) وہ مصیبت پڑی جس کی دونی مصیبت تم (کفار پر) ڈال چکے تھے تو گھبرائے

أَنَّىٰ هَٰذَا ۖ قُلْ هُوَ مِنْ عِندِ أَنفُسِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ

کہنے لگے یہ (آفت) کہاں سے آئی (اے رسول تم) کہہ دو کہ یہ تو خود تمہاری ہی طرف سے ہے (نہ رسول کی

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ١٦٥ وَمَا أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ

مخالفت کرتے نہ سزا ہوتی) بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے اور جس دن دو جماعتیں (جنگ احد میں) آپس میں گتھ

فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ ١٦٦ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ

گئیں اس دن تم پر جو مصیبت پڑی (تمہاری شرارت کی وجہ سے) خدا کے اذن سے آئی اور تاکہ خدا سچے ایمان والوں کو دیکھ لے کہ کون

نَافَقُوا ۚ وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

ہیں اور منافقوں کو دیکھ لے (کہ کون ہیں) اور منافقوں سے کہا گیا کہ آؤ خدا کی راہ میں جہاد کرو یا (یہ نہ سہی) اپنے دشمن

أَوِ ادْفَعُوا ۖ قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنَاكُمْ ۗ هُمْ لِلْكُفْرِ

کو ہٹاؤ دو تو کہنے لگے (ہائے کیا کہیں) اگر ہم (فن) جانتے تو ضرور تمہارا ساتھ دیتے یہ لوگ اس دن نسبت

يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ ۚ يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِم

ایمان کے کفر سے زیادہ قریب تھے اپنے منہ سے وہ باتیں کہہ دیتے ہیں جو انکے دل میں (خاک) نہیں

مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ۝ ١٦٧

ہوتیں اور جسے وہ چھپاتے ہیں خدا اسے خوب جانتا ہے (یہ وہی لوگ ہیں) جو (آپ تو) پیچھے گھر میں

الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا

بیٹھے رہتے ہیں اور اپنے (شہید) بھائیوں کے بارے میں کہنے لگے کاش ہماری پیروی کرتے تو نہ مارے جاتے (اے

مَا قُتِلُوا ۗ قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِن

رسول) ان سے کہو (اچھا) اگر تم سچے ہو تو (ذرا) اپنی جان سے موت کو تو ٹال دو اور

كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ ١٦٨ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا

جو لوگ خدا کی راہ میں شہید کئے گئے ہیں انہیں ہرگز مردہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ [illegible]) دوسری حدیث میں ہے اگر کوئی شخص کسی کی ایک بالشت زمین غصب کر لے تو وہ زمین قیامت میں اس کے گلے میں ڈالی جائیگی اسی طرح ہر چیز چوری کی ہوئی گلے میں لٹکا دی جائے گی [illegible]

(حاشیہ صفحہ ہذا) ¹ [illegible] جنگ احد میں ستر مسلمان شہید ہوئے [illegible] ستر کفار قتل ہوئے اور ستر اسیر ہوئے یوں دگنے ہوئے [illegible] نہ رسول کو تنہا چھوڑ کے بھاگتے اور نہ ان کی مخالفت کرتے نہ مار پڑتی۔ ² منافقین [illegible] جنگ [illegible] لڑائی ہوئی نہیں [illegible] خوب جانتے تھے کہ لڑائی ضرور ہوگی [illegible] مسافت طے کر کے [illegible] بدلہ لینے کی غرض سے [illegible] ضرور لڑائی ہوگی [illegible] جو ان کے دل میں ہے خدا اسکو خوب جانتا ہے [illegible]

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۚ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿١٦٩﴾

نہ سمجھنا بلکہ وہ لوگ جیتے جاگتے موجود ہیں اپنے پروردگار کے ہاں سے وہ طرح طرح کی روزی پاتے

فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ

ہیں اور خدا نے جو فضل و کرم ان پر کیا ہے اس (کی خوشی) سے پھولے نہیں سماتے اور جو لوگ

بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ

اُن سے پیچھے رہ گئے اور ان میں آکر شامل نہیں ہوئے ان کی نسبت یہ خیال کرکے خوشیاں

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١٧٠﴾ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ

مناتے ہیں کہ اگر یہ بھی شہید ہوں تو ان پر کسی قسم کا خوف نہ ہوگا اور نہ آزردہ خاطر ہونگے۔ خدا کی نعمت اور اس کے

مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

فضل (و کرم) اور اس بات کی خوشخبری پاکر کہ خدا مومنین کے ثواب کو برباد نہیں کرتا نہال ہوئے

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٧١﴾ ۚۛ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ

ہیں۔ (جنگ احد میں) جن لوگوں نے زخم کھانے کے بعد بھی خدا اور رسول کا کہنا مانا ان میں

بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ

سے جن لوگوں نے نیکی اور پرہیزگاری کی (سب کے لئے نہیں صرف) ان کے لئے بڑا

وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿١٧٢﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ

ثواب ہے۔ یہ وہ ہیں کہ جب ان سے لوگوں نے (آکر) کہنا شروع کیا کہ دشمن

النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ

لوگوں نے تمہارے مقابلہ کے واسطے (بڑا لشکر) جمع کیا ہے پس ان سے ڈرتے رہو تو بجائے خوف کے ان کا ایمان

وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿١٧٣﴾ فَانْقَلَبُوْا

اور زیادہ ہوگیا اور کہنے لگے (ہو گا بھی) خدا ہمارے واسطے کافی ہے اور وہ کیا اچھا کارساز ہے پھر (یہ تو ہمت

بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ

کرکے گئے مگر جب لڑائی نہ ہوئی تو) یہ لوگ خدا کی نعمت اور فضل کے ساتھ اپنے گھر واپس آئے اور انہیں کوئی

ف یہ شہداء راہ خدا کا ذکر ہے جو
ان کا وسیلہ چاہتے ہیں مردوں
سے وسیلہ چاہنا کب ہوا
اس کے علاوہ متبرک اور
مقرب بارگاہ خداوندی
مردوں کو وسیلہ قرار دینے میں
کیا نقصان ...
...
واپس چلے گئے تب آپ مدینہ
واپس تشریف لائے۔

١٢ - ١٣ - ١٢ - ١٢ - ١٣ - ١٢ - ١٢ - ١٢

وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝ اِنَّمَا

برائی چھو بھی نہیں گئی اور خدا کی خوشنودی کے پابند رہے اور خدا بڑا فضل کرنے والا ہے

ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَ

یہ (مخبر) بس شیطان تھا جو صرف اپنے دوستوں کو (رسول کا ساتھ دینے سے) ڈراتا ہے پس تم ان سے تو

خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ

ڈرو نہیں اگر سچے مومن ہو تو مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ اور جو (اے رسول) لوگ کفر کی اعانت میں

يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۗ

پیشقدمی کر جاتے ہیں ان کی وجہ سے تم رنج نہ کرو۔ کیونکہ یہ لوگ خدا کو کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ

(بلکہ) خدا تو یہ چاہتا ہے کہ آخرت میں انکا کچھ حصہ نہ قرار دے اور ان کیلئے بڑا (سخت)

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ

عذاب ہے۔ بیشک جن لوگوں نے ایمان کے عوض کفر خرید کیا، وہ ہرگز خدا کا کچھ بھی

بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ

نہیں بگاڑیں گے (بلکہ آپ اپنا) اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اَلِيْمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا وہ ہرگز یہ نہ خیال کریں کہ ہم نے جو انکو مہلت دے فارغ البالی

خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ

دے رکھی ہے وہ انکے حق میں بہتر ہے (حالانکہ) ہم نے مہلت و فارغ البالی صرف اسوجہ سے دی ہے تاکہ وہ اور خوب گناہ

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

کرلیں اور آخرکار انکے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے (منافقو) خدا ایسا نہیں ہے کہ برے بھلے کی تمیز کئے

عَلٰي مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَ

بغیر جس حالت پر تم ہو اسی حالت پر مومنوں کو بھی چھوڑ دے اور خدا ایسا بھی نہیں ہے کہ تمہیں غیب کی

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ

باتیں بتا دے ۔ مگر (ہاں) خدا اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے (غیب بتانے کے

مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ

واسطے) چن لیتا ہے۔ پس خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور اگر تم ایمان لاؤ گے

تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ

اور پرہیزگاری کرو گے تو تمہارے واسطے بڑی جزائے خیر ہے۔ اور جن لوگوں کو خدا نے

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ

اپنے فضل (و کرم) سے کچھ دیا ہے (اور پھر) بخل کرتے ہیں وہ ہرگز اس خیال میں نہ رہیں

خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا

کہ یہ ان کے لئے (کچھ) بہتر ہوگا۔ بلکہ یہ ان کے حق میں بدتر ہے کیونکہ جس (مال) کا بخل کرتے ہیں

بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ

عنقریب ہی قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر ان کے گلے میں پہنایا جائیگا اور سارے آسمان اور زمین کی

الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ

میراث خدا ہی کی ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔ جو لوگ (یہود) یہ کہتے ہیں کہ خدا

قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ

تو کنگال ہے اور ہم بڑے مالدار ہیں خدا نے ان کی یہ بکواس سنی ان لوگوں نے جو کچھ کیا اس کو اور ان کا

سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ

پیغمبروں کو ناحق قتل کرنا۔ ہم ابھی سے لکھ لیتے ہیں۔ اور (آج تو جو جی میں آئے کہیں مگر قیامت

نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ

کے دن) ہم کہیں گے کہ (اچھا تو لو اپنی شرارت کے عوض میں) جلانے والے عذاب کے مزے چکھو یہ انہی کاموں کا

اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

بدلہ ہے جن کو تمہارے ہاتھوں نے (زاد آخرت بنا کر) پہلے سے بھیجا ہے ورنہ خدا تو کبھی اپنے بندوں پر

ف حضرت رسول سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا [illegible]

ف ایک حدیث میں ہے کہ جس شخص کو خدا دولت عطا فرمائے اور وہ بخل کی وجہ سے اس کی زکوٰۃ نہ دے تو قیامت میں خدا اس مال کو ایک ایسے زہریلے سانپ کی صورت بنا دے گا جس کے سر پر زہر کی شدت سے بال نہ ہوں گے اور اس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دے گا اور یہ سانپ اس کے جبڑے کو پکڑے کہتا ہے میں تیرا مال ہوں جس سے تو محتاجوں پر فخر کرتا تھا۔

الَّذِينَ قَالُوٓا إِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ إِلَيْنَآ أَلَّا نُؤْمِنَ

ظلم کرنیوالا نہیں (یہ وہی لوگ ہیں) جو کہتے ہیں کہ خدا نے ہم سے عہد کیا ہے کہ جبتک کوئی رسول (ہمیں)

لِرَسُولٍ حَتّٰى يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ ۗ قُلْ

یہ معجزہ نہ دکھائے کہ وہ قربانی کرے اور اس کو (آسمانی) آگ آکر چٹ کر جائے ۱ اس وقت تک

قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِى بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِى

ہم ایمان نہ لائیں گے (اے رسول) تم کہدو کہ بھلا یہ تو بتاؤ (بہتیرے پیغمبر مجھ سے قبل تمہارے پاس

قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِن كُنتُمْ صٰدِقِينَ ﴿١٨٣﴾

واضح و روشن معجزات اور جس چیز کی تم نے (اسوقت) فرمائش کی ہے (وہ بھی) لیکر آئے پھر تم اگر اپنے دعوی

فَإِن كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ جَآءُو

میں سچے ہو تو تم نے انہیں کیوں قتل کیا (اے رسول) اگر وہ (یہود) پھر بھی تمہیں جھٹلائیں تو (تم آزردہ نہ ہو کیونکہ

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيرِ ﴿١٨٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ

تم سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر روشن معجزے اور صحیفے اور نورانی کتاب لے کر آچکے ہیں مگر پھر بھی لوگوں نے آخر

الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۖ فَمَن

جھٹلا ہی چھوڑا ہر جان (ایک نہ ایک دن) موت کا مزہ چکھے گی اور تم لوگ قیامت کے دن اپنے کئے کا پورا

زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا

پورا بدلہ بھر پاؤ گے پس جو شخص جہنم سے ہٹا دیا گیا اور بہشت میں پہنچا دیا گیا بس وہی کامیاب ہوا۔

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ إِلَّا مَتٰعُ الْغُرُورِ ﴿١٨٥﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِىٓ

اور دُنیا کی (چند روزہ) زندگی دھوکے کی ٹٹی کے سوا کچھ نہیں۔ (مسلمانو) تمہارے مالوں اور

أَمْوٰلِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا

تمہاری جانوں کا تم سے ضرور امتحان لیا جائے گا اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب خدا

الْكِتٰبَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوٓا أَذًى كَثِيرًا ۚ

دی جا چکی ہے (یہود و نصاریٰ) ان سے اور مشرکین سے بہت سی دکھ درد کی باتیں

له یہودیوں کے سردار کعب بن اشرف وغیرہ نے ایک مرتبہ حضرت رسول صلعم سے عرض کی کہ آپ تو نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ خدا نے ہم سے یہ عہد لیا ہے کہ جب تک کوئی رسول یہ معجزہ نہ دکھائے [illegible]

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ

جنہیں ضرور سننی پڑیں گی اور اگر تم (ان مصیبتوں کو) جھیل جاؤ گے اور پرہیزگاری کرتے رہو گے تو

الْاُمُوْرِ ۝ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

بیشک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔ اور اے رسولؐ ان کو وہ وقت تو یاد دلاؤ، جب خدا نے ان اہل کتاب سے

الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ

عہد و پیمان لیا تھا کہ تم کتاب خدا کو صاف صاف بیان کر دینا۔ اور (خبردار) اس کی کوئی بات چھپانا

وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۚ فَبِئْسَ

نہیں مگر ان لوگوں نے ذرا بھی خیال نہ کیا اور اس کو پس پشت پھینک دیا اور اس کے بدلے میں اس تھوڑی سی قیمت

مَا يَشْتَرُوْنَ ۝ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ

حاصل کر لی پس یہ کیا ہی برا سودا ہے جو یہ لوگ خرید رہے ہیں۔ اے رسولؐ تم انہیں خیال میں بھی نہ لانا جو اپنی

بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا

کارستانی پر اتراتے جاتے ہیں۔ اور کیا کرایا نہیں (مگر) تعریف کے خواستگار ہیں ہاں تم ہرگز یہ

تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ

خیال کرنا کہ ان کو عذاب سے چھٹکارا ہے۔ بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب

اَلِيْمٌ ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ

ہے۔ اور آسمان و زمین سب خدا ہی کا ملک ہے۔ اور خدا ہی ہر

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

چیز پر قادر ہے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ

پیدائش اور رات دن کے پھیر بدل میں عقلمندوں کے لئے (قدرت خدا کی)

لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ

بہت سی نشانیاں ہیں۔ جو لوگ اٹھتے بیٹھتے کروٹ لیتے (غرض ہر حال میں)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۷)

(حاشیہ صفحہ ہذا)

جب آنحضرت جہاد سے پلٹے تو کوئی نہ کوئی حیلہ کر دیتے ... اور ہم تعریف کی امید رکھتے ان کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ

تمہیں ضرور سننی پڑیں گی اور اگر تم ان مصیبتوں کو جھیل جاؤ گے اور پرہیزگاری کرتے رہو گے تو

الْاُمُوْرِ ۝ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

بےشک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔ اور اے رسول ان کو وہ وقت تو یاد دلاؤ جب خدا نے ان اہل کتاب سے

الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ

عہد و پیمان لیا تھا کہ تم کتاب خدا کو صاف صاف بیان کر دینا۔ اور (خبردار) اس کی کوئی بات چھپانا

وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۚ فَبِئْسَ

نہیں مگر ان لوگوں نے ذرا بھی خیال نہ کیا اور اس کو پس پشت پھینک دیا اور اس کے بدلے میں اپنی تھوڑی سی قیمت

مَا يَشْتَرُوْنَ ۝ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ

حاصل کر لی پس یہ کیا ہی برا سودا ہے جو یہ لوگ خرید رہے ہیں اے رسول تم انہیں خیال میں بھی نہ لانا جو اپنی

بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا

کارستانی پر اترائے جاتے ہیں۔ اور کیا کرایا خاک نہیں (مگر) تعریف کے خواستگار ہیں پس تم ہرگز یہ

تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ

خیال کرنا کہ ان کو عذاب سے چھٹکارا ہے۔ بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب

اَلِيْمٌ ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ

ہے۔ اور آسمان و زمین سب خدا ہی کا ملک ہے۔ اور خدا ہی ہر

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

چیز پر قادر ہے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ

پیدائش اور رات دن کے پھیر بدل میں عقلمندوں کے لئے (قدرت خدا کی)

لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ

بہت سی نشانیاں ہیں۔ جو لوگ اٹھتے بیٹھتے کروٹ لیتے (الغرض ہر حال میں)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۷)

[illegible]

(حاشیہ صفحہ ھذا)

لے حضرت [illegible] سے روایت ہے کہ [illegible] علما سے [illegible] تعلیم کا عہد لیا اس وقت تک جاہلوں سے علم دین سیکھنے کا عہد لیا پس علما پر واجب ہے کہ علم دین جاہلوں تک پہنچائیں اور جاہلوں پر واجب ہے کہ ان کی پیروی کریں اور [illegible] ابن عباس سے [illegible] [illegible] لوگوں سے [illegible] [illegible] ہوئی تو ہم [illegible] شریک [illegible] تمہاری مدد کریں گے [illegible] وقت پر [illegible] بیٹھ کے [illegible] اور [illegible] خوب [illegible] جب حضرت [illegible] [illegible] کوئی [illegible] کرنے [illegible] جب [illegible] شریک نہ ہو سکا اور [illegible] تعریف کی [illegible] ان کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی [illegible]

قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ

خدا کا ذکر کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی بناوٹ میں غور و فکر کرتے ہیں اور (بے ساختہ)

فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا

کہہ اٹھتے ہیں کہ خداوندا تو نے اس کو بے کار پیدا نہیں کیا تو (فعل عبث سے)

خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ

پاک و پاکیزہ ہے۔ پس ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے

النَّارِ ۝١٩١ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ

پالنے والے جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا تو یقیناً اسے رسوا کر ڈالا

اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝١٩٢ رَبَّنَآ

اور ظلم کرنے والوں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے ہمارے پالنے

اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا

والے (جب) ہم نے ایک آواز لگانے والے (پیغمبر) کو سنا کہ وہ ایمان کے واسطے یوں پکارتا

بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ڰ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ

تھا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے۔ پس اے ہمارے پالنے والے ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور

عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝١٩٣ رَبَّنَا وَاٰتِنَا

ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر اور ہمیں نیکوکاروں کیساتھ (دنیا سے) اٹھا۔ اے پالنے والے

مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ

اپنے رسولوں کی معرفت جو کچھ تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے ہمیں دے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا

الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝١٩٤ فَاسْتَجَابَ

نہ کر۔ تو تو وعدہ خلافی کرتا ہی نہیں۔ تو ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کر لی

لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ

(اور فرمایا کہ) ہم تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو اکارت نہیں کرتے مرد ہو یا

ل احادیث سے ثابت ہے کہ یہ آیتیں ان لوگوں کی شان میں نازل ہوئی ہیں جو نماز تہجد کی تعقیب پر کر ترتیب کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ خدا نے آسمان بے ستون کے کیونکر قائم کئے اور پھر انکو تاروں سے کیونکر آراستہ کیا اور نیچے زمین کے ساتھ چلتے پانی پر کیونکر بچھائے اور کس طرح کے پہاڑ زمین پر پیدا کئے اور قسم قسم کے درخت اگائے اور کھاری میٹھے چشمے جاری کئے ہیں اور پہاڑ قائم کئے ہیں اور کیا تمام کے کیسے کیسے بیش بہا جواہرات پیدا کئے اور پھر انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ یہ چیزیں بیغرض پیدا نہیں کیں اسی وجہ سے بعض احادیث میں ہے کہ ایک ساعت کی فکر تمام شب کی عبادت بلکہ ایک سال کی عبادت بلکہ ساٹھ برس سے افضل ہے مگر یہی فکر جو خدا کی قدرت و صنعت وغیرہ میں ہو نہ ادھر ادھر کی فکر

مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ

عورت ۔ انہیں کچھ کسی کو خصوصیت نہیں کیونکہ تم ایک دوسرے (کی جنس) سے ہو۔ جو لوگ (ہمارے لئے)

هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ

وطن آوارہ ہوئے اور شہر بدر کئے گئے اور انہوں نے ہماری راہ میں اذیتیں اٹھائیں اور (کفار سے) جنگ

سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ

کی اور شہید ہوئے ہیں ان کی برائیوں سے ضرور درگزر کروں گا اور انہیں بہشت کے ان باغوں میں لے جاؤں گا

وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں خدا کے ہاں یہ ان کے کئے کا بدلہ ہے اور

ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ

خدا (ایسا ہی ہے کہ اس) کے یہاں تو اچھا ہی بدلہ ہے (اے رسول) کافروں کا

الثَّوَابِ ۝ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

شہروں شہروں چین کرتے پھرنا تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے یہ چند روزہ

فِي الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۟ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ

فائدہ ہے۔ پھر تو (آخرکار) ان کا ٹھکانا جہنم ہی ہے۔ اور کیا ہی برا ٹھکانا

وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

ہے۔ مگر جن لوگوں نے اپنے پروردگار کی پرہیزگاری اختیار کی ان کے لئے

رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

(بہشت کے) وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ

ہمیشہ اسی میں رہیں گے یہ خدا کی طرف سے ان کی دعوت ہے۔ اور جو (سازوسامان) خدا

خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ

کے ہاں ہے وہ نیکوکاروں کے واسطے (دنیا سے) کہیں بہتر ہے اور اہل کتاب میں سے کچھ لوگ تو ایسے

لہ ایک حدیث میں ہے کہ جب حضرت علیؑ نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو فاطمہ بنت اسد آپ کی والدہ اور فاطمہ زہراؑ اور فاطمہ بنت زبیر وغیرہ بھی آپ کے ہمراہ تھیں جب منزل ضجنان پہنچے تو ایک شب ایک دن وہاں ٹھہرے مگر ان چاروں بزرگواروں نے تمام رات اٹھتے بیٹھتے لیٹتے ذکر خدا میں گزاری اور جس منزل پر پہنچے ان کی یہی حالت رہی یہاں تو ان کی کیفیت تھی وہاں خدا کو ان کی یاد ایسی پسند آئی کہ خدا نے ان کی مدح میں یہ آیت نازل فرمائی اور ذکر سے مراد علی ابن ابی طالب اور انثیٰ سے مراد تینوں عورتیں ہیں اور بعضکم من بعض سے علی ابن ابی طالب اور فاطمہ بنت اسد کی طرف اشارہ ہے۔

ٹہ جب نجاشی بادشاہ حبش جو حضرت رسولؐ پر غائبانہ ایمان لایا تھا مر گیا تو حضرت جبرئیل نے خبر دی آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ چلو اپنے ایک ایمانی بھائی کی نماز جنازہ پڑھیں یہ کہہ کر آپ جنت البقیع تشریف لائے اور خدا نے درمیان کے پردے سامنے سے ہٹا دیئے آپ نے اسپر نماز جنازہ پڑھی اس پر منافقین کہنے لگے یہ حضرت نے کی کہ محمد ایک نصرانی کا جب دیکھے نماز پڑھتے ہیں ان کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل کی ۱۲۔۳۔۱۲

بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ

ضرور ہیں جو خدا پر اور جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی اور جو (کتاب) اُن پر نازل ہوئی (سب پر) ایمان رکھتے ہیں اور خدا کے

لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

آگے سر جھکائے ہوئے ہیں اور خدا کی آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت (دنیوی فائدے) نہیں لیتے۔ ایسے ہی لوگ

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝١٩٩

کے واسطے ان کے پروردگار کے ہاں اچھا بدلہ ہے۔ بے شک خدا بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَ

اے ایماندارو (دین کی تکلیفوں کو) جھیل جاؤ اور دوسروں کو برداشت کی تعلیم دو اور (جہاد کے لئے)

رَابِطُوْا ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝٢٠٠

کمریں کس لو۔ اور خدا ہی سے ڈرو تاکہ تم اپنی دلی مُرادیں پاؤ۔

(ایاتها ١٧٦) (٤) سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ (٩٢) (رکوعاتها ٢٤)

سورۃ نساء لہ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو چھہتر آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ

اے لوگو اپنے اس پالنے والے سے ڈرو جس نے تم سب کو (صرف) ایک شخص سے پیدا کیا۔ اور

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا

(وہ اس طرح کہ پہلے) اُن (کی باقی مٹی) سے انکی بی بی (حوا) کو پیدا کیا اور (صرف) انہیں دو

رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ

(میاں بیوی) سے بہت سے مرد اور عورتیں دنیا میں پھیلا دیئے لہ اور اس خدا سے ڈرو جس کے

بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝١

وسیلے سے آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قطع رحم سے بھی (ڈرو) بیشک خدا تمہارے (حال) کو دیکھ رہا ہے

[illegible]

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ

ہے۔ اور یتیموں کے مال دے دو اور بری چیز (مال حرام) کو اچھی چیز (مال حلال) کے بدلے میں نہ لو اور ان

بِالطَّيِّبِ ۠ وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ

کے مال اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ کیونکہ یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے۔ اور اگر تم کو

كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى

اندیشہ ہو کہ (نکاح کر کے) تم یتیم لڑکیوں (کو رکھو اور ان) میں انصاف نہ کر سکو گے تو اور عورتوں

الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ

سے اپنی مرضی کے موافق دو دو اور تین تین اور چار چار سے نکاح کرو پھر اگر تمہیں

مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا

اس کا اندیشہ ہو کہ تم (متعدد بیبیوں میں بھی) انصاف نہ کر سکو گے، تو

فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى

ایک ہی پر اکتفا کرو یا جو (لونڈی) تمہاری زر خرید ہو (اسی پر قناعت کرو) یہ تدبیر

اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ

بے انصافی نہ کرنے کی بہت قرین قیاس ہے اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے ڈالو

فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَىْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ

پھر اگر وہ خوشی خوشی تمہیں کچھ چھوڑ دیں تو شوق سے نوش جان کھاؤ پیو۔ اور اپنے

هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ۝ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ

وہ مال جن پر خدا نے تمہاری گزران قرار دی ہے بے وقوفوں (ناسمجھ یتیم) کو نہ

الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا

دے بیٹھو۔ ہاں اس میں سے انہیں کھلاؤ اور ان کو پہناؤ (تو مضائقہ نہیں)

وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَابْتَلُوا

اور ان سے (شوق سے) اچھی طرح بات کرو۔ اور یتیموں کو کاروبار

ے [illegible] اس کے علاوہ اب تو مردم شماری سے معلوم ہو چکا ہے کہ عورتوں کی پیدائش مردوں کی نسبت چوگنی ہے پھر اگر چار نکاح جائز نہ ہوں تو کیا عورتیں جانوروں سے حق پیدا کریں گی۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

الْيَتٰمٰى حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ

میں لگائے رہو یہاں تک کہ بیاہنے کے قابل ہوں پھر (اس وقت) تم انہیں (ایک مہینہ کا

رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا

خرچ انکے ہاتھ سے کرا کے) اگر ہوشیار پاؤ تو ان کا مال ان کے حوالے کردو اور (خبردار) ایسا نہ کرنا کہ

وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ

اس خوف سے کہ یتیم بڑے ہو جائینگے فضول خرچی کر کے جھٹ پٹ ان کا مال چٹ کرجاؤ اور جو (ولی

وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا

سرپرست) دولتمند ہو تو وہ (مال یتیم اپنے خرچ میں لانے سے) بچتا رہے اور ہاں جو محتاج ہو وہ البتہ (واجبی

دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى

واجبی) دستور کے مطابق کھا سکتا ہے پس جب انکے مال انکے حوالے کرنے لگو تو لوگوں کو ان کا

بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ

گواہ بنالو اور (یوں تو) حساب لینے کو خدا کافی ہے ماں باپ اور قرابتداروں کے ترکہ میں

وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ

کچھ حصہ تو خاص مردوں کا ہے اور (اسی طرح) ماں باپ اور قرابت داروں کے ترکہ میں کچھ حصہ

الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝

خاص لے عورتوں کا بھی ہے خواہ ترکہ کم ہو یا زیادہ (ہر شخص کا) حصہ (ہماری طرف سے) مقرر کیا ہوا

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ

ہے۔ اور جب (ترکہ کی) تقسیم کے وقت (وہ) قرابتدار (جن کا کوئی حصہ نہیں) اور یتیم بچے اور

فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَلْيَخْشَ

محتاج لوگ آجائیں تو انہیں بھی کچھ اس میں سے دیدو اور ان سے اچھی طرح (عنوان شائستہ سے) بات کرو۔ اور ان

الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا

لوگوں کو ڈرنا (اور خیال کرنا) چاہیئے کہ اگر وہ لوگ خود اپنے بعد ننھے

لے ایک حدیث شریف ہے کہ اسلام کے قبل عرب میں یہ رواج تھا کہ عورتوں اور چھوٹے بچوں کو ترکہ میں سے کچھ نہیں دیتے ان کا قول تھا کہ مال کا مستحق وہی شخص ہے جو دشمن سے مقابلہ کرے [illegible] اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور ان لڑکیوں کو ترکہ دیا گیا افسوس اس کے خلاف [illegible] غلط رواج جاری ہے اور لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے خدا ان پر رحم کرے اور توفیق دے کر اس مواخذہ سے بچنے کی کوشش کریں۔
۱۳-۰۲-۲۰۱۳

[illegible]

خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۠ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝

ننھے ناتواں بچے چھوڑ جاتے تو ان پر (کس قدر) ترس آتا پس ان کو (یتیموں پر) سختی کرنے میں خدا سے ڈرنا چاہیے

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ

اور ان سے سیدھی طرح بات کرنی چاہیے۔ جو لوگ یتیموں کے مال ناحق چٹ کر جایا کرتے ہیں وہ اپنے

فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ

پیٹ میں بس آگ کے انگارے بھرتے ہیں۔ اور عنقریب جہنم واصل ہوں گے۔ (مسلمانو) خدا تمہاری اولاد کے

فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۤ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ

حق میں تم سے وصیت کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے اور اگر (میت کی) اولاد میں صرف

نِسَاۗءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ

لڑکیاں ہی ہوں (یعنی دو) یا دو سے زیادہ تو ان کا (مقرر حصہ) کل ترکے کی دو تہائی ہے اور اگر

وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۭ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا ہے۔ اور میت کے باپ ماں ہر ایک کا اگر میت کی کوئی اولاد

السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ

موجود ہو تو مال متروکہ میں سے معین (خاص چیزوں میں) چھٹا حصہ ہے اور اگر میت کی کوئی اولاد نہ ہو

وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ

اور اس کے صرف ماں باپ ہی وارث ہوں تو ماں کا ایک معین (خاص چیزوں میں) تہائی ہے اور باقی باپ

فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ

کا لیکن اگر میت کے (حقیقی یا سوتیلے) بھائی بھی موجود ہوں تو (اگرچہ انہیں کچھ نہ ملے گا) اس وقت ماں کا حصہ چھٹا

دَيْنٍ ۭ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ

ہی ہوگا اور وہ بھی (میت نے جس بارے میں) وصیت کی ہے اس کی تعمیل اور ادائے قرض کے بعد (تقسیم کیا جائے گا) باپ

نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

ہوں یا بیٹے تم تو نہیں جانتے ہو کہ ان میں سے کون تمہارا نفع رسانی میں زیادہ قریب ہے (پھر تم کیا دخل دے سکتے ہو)

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ

حصہ تو صرف خدا کی طرف سے معین ہوتا ہے کیونکہ خدا تو ضرور ہر چیز کو جانتا اور تدبیر والا ہے اور جو کچھ

وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ

تمہاری بیبیاں چھوڑ کر مر جائیں پس اگر انکے کوئی اولاد نہ ہو تو تمہارا آدھے آدھ ہے اور اگر انکے کوئی اولاد ہو

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ

تو جو کچھ وہ ترکہ چھوڑیں اس میں سے بعض چیزوں میں چوتھائی تمہارا ہے اور وہ بھی انکے جس کی وصیت کی ہو

مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ

(ادائے) قرض کے بعد اور اگر تمہارے کوئی اولاد نہ ہو تو تمہارے ترکہ میں سے تمہاری بیبیوں کا بعض چیزوں میں

فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ

چوتھائی ہے اور اگر تمہاری کوئی اولاد ہو تو تمہارے ترکہ میں سے انکا خاص چیزوں میں آٹھواں حصہ ہے اور وہ

بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَ

بھی تم نے جسکے بارے میں وصیت کی ہے اس کی تعمیل اور ادائے قرض کے بعد اور اگر کوئی مرد یا عورت اپنی مادر جلو

لَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ

(اخیافی) بھائی یا بہن کو وارث چھوڑے تو ان میں سے ہر ایک کا خاص چیزوں میں چھٹا حصہ ہے اور اگر اس سے زیادہ

كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ

ہوں تو سب کے سب ایک خاص تہائی میں شریک ہیں گے (اور یہ سب) میت نے جس کے بارے میں

وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً

وصیت کی ہے اس کی تعمیل اور ادائے قرض کے بعد مگر ہاں وہ وصیت (وارثوں کو) خواہ مخواہ نقصان پہنچانے

مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ۝ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ

والی نہ ہو (یہ) وصیت خدا کی طرف سے ہے اور خدا تو ہر چیز کا جاننے والا اور بردبار ہے۔ یہ خدا کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں۔

وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ

اور جو خدا اور رسول کی اطاعت کرے اس کو خدا آخرت میں ایسے (ہرے بھرے) باغوں میں

ے [illegible]

ے وصیت سے وارثوں کا نقصان یوں ہوتا ہے کہ میت کو صرف ایک تہائی مال میں وصیت کا حق ہوتا ہے پس اگر وہ وارثوں کا حق مارنے کے واسطے ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے یا کسی خاص وارث کو کل مال دلوایا جائے تو یہ وصیت قابل تعمیل نہ ہوگی اسی طرح اگر مرنے کے وقت خواہ مخواہ کسی کا قرضہ ہونا لکھ دے تو بھی واجب الادا نہ ہوگا [illegible]

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۳
پہنچائیگا جنکے نیچے نہریں جاری ہونگی اور وہ انمیں ہمیشہ (چین سے) رہیں گے اور یہی تو بڑی کامیابی ہے
وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ
اور جس شخص نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی اور اس کی حدوں سے گزر گیا تو بس خدا اس کو جہنم میں داخل
نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۖ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ
کرے گا اور وہ اس میں ہمیشہ (اپنا کیا) بھگتتا رہیگا۔ اور اسکے لئے بڑی رسوائی کا عذاب ہے اور تمہاری عورتوں
الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ
میں سے جو عورتیں بدکاری کریں تو ان کی بدکاری پر اپنے لوگوں میں سے چار کی گواہی لو پھر اگر چاروں گواہ
اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ
اس کی تصدیق کریں تو ان کی سزا یہ ہے کہ ان کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ موت آجائے
حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ۝
یا خدا ان کی کوئی (دوسری) راہ نکالے۔ اور تم لوگوں میں جن سے بدکاری سرزد
وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَ
ہوئی ہو ان کو مارو پیٹو۔ پھر اگر وہ دونوں (اپنی حرکت سے) توبہ کریں اور
اَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا
اصلاح کرلیں تو انکو چھوڑ دو۔ بیشک خدا بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے
رَّحِيْمًا ۝ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ
مگر خدا کی بارگاہ میں توبہ تو صرف ان ہی لوگوں کی (ٹھیک) ہے جو نادانستہ بری حرکت
السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ
کر بیٹھیں (اور) پھر جلدی سے توبہ کرلیں۔ تو البتہ خدا بھی ایسے لوگوں کی توبہ
يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝
قبول کرلیتا ہے اور خدا تو بڑا جاننے والا حکیم ہے۔

ف یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا کہ اگر کوئی عورت زنا کرلے تو اسے گھر میں بند کر دو اور کہیں نکلنے نہ دو جب تک کہ انہیں موت آجائے مگر اللہ تعالیٰ نے بعد کے بعد یہ حکم منسوخ ہوگیا اور یہ حکم نازل ہوا جیسا کہ اظہار ہوتا ہے کہ اگر کوئی بے شوہر عورت زنا کرلے تو حد میں دونوں کو سو سو کوڑے لگائے جائیں اور شوہر دار عورت زنا کرلے تو سنگسار کرو ف حضرت رسول سے منقول ہے کہ جو بندہ گنہگار اپنے مرنے سے ایک سال پیشتر توبہ کرے تو خدا قبول کرتا ہے پھر فرمایا ایک سال بہت ہے معلوم نہیں اس کو توبہ کرنا نصیب ہو یا نہ ہو اگر ایک مہینہ مرنے سے پہلے توبہ کرے تو بھی خدا قبول کرے گا پھر فرمایا ایک مہینہ بھی بہت ہے اگر ایک دن پہلے بھی توبہ کرے تو خدا قبول کریگا پھر فرمایا ایک دن بھی بہت ہے اگر ایک ساعت قبل بھی توبہ کرے تو خدا اپنی رحمت سے قبول کرے گا مگر مرنے کے وقت جب جرم سے نادم ہوئے تو کیا ہے ہی گر کو موت سے توبہ جو در ہے اور توبہ سے وہی گناہ معاف ہوتے ہیں جو خدا کے نہیں ہوسکتا اور اگر کسی حقوق کسی کے ذمہ ہیں تو ... معاف کرنا چاہیے خدا اسے معاف نہیں کرسکتا۔

۱۳-۱۳-۱۳-۱۳-۱۳-۱۳
۱۴-۱۴-۱۴-۱۴-۱۴

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا

اور توبہ ان لوگوں کے لئے (مفید) نہیں ہے جو (عمر بھر) بُرے کام کرتے رہے یہاں تک کہ جب ان میں

حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا

سے کسی کے سر پر موت آ حاضر ہوئی تو کہنے لگا اب میں نے توبہ کی اور (اسی طرح) ان لوگوں کے

الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ

لئے (بھی توبہ مفید) نہیں ہے جو کفر ہی کی حالت میں مر گئے۔ ایسے ہی لوگوں کے واسطے ہم نے

عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ

درد ناک عذاب مہیا کر رکھا ہے۔ اے ایماندارو! تم کو یہ جائز نہیں ہے کہ (اپنے موث کی) عورتوں سے

أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا

نکاح کر کے (خواہ مخواہ) زبردستی وارث بن جاؤ۔ اور جو کچھ تم نے انہیں (شوہر کے ترکہ سے) دیا ہے

بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ

اس میں سے کچھ واپس لے لینے کی نیت سے انہیں دوسرے کے ساتھ (نکاح کرنے) سے منہ روکو ہاں جب

مُبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ

وہ کھلم کھلا کوئی بدکاری کریں (تو البتہ روکنے میں مضائقہ نہیں) اور بیبیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے

فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ﴿١٩﴾

رہو اور اگر تم کسی وجہ سے انہیں ناپسند کرو تو بھی صبر کرو کیونکہ عجب نہیں کہ کسی چیز کو تم ناپسند کرتے ہو اور خدا

وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ

تمہارے لئے اس میں بہت بہتری کر دے۔ اور اگر تم ایک بی بی (کو طلاق دے کر اس) کی جگہ دوسری بی بی (نکاح

إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا ۚ أَتَأْخُذُونَهُ

کر کے) تبدیل کرنا چاہو تو اگرچہ تم ان میں سے ایک کو (جسے طلاق دینا چاہتے ہو) بہت سا مال دے چکے ہو تو اس میں

بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا ﴿٢٠﴾ وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ

سے کچھ واپس نہ لو کیا تمہاری یہی غیرت ہے کہ خواہ مخواہ کوئی بہتان باندھ کر یا صریح جرم لگا کر (وہ اپنے لو) اور تم (یہ) کیونکر اسکو

لے اسلام کے قبل عرب میں یہ بیہودہ رواج تھا کہ جب کوئی مرجاتا تو جو اس کا وارث ہوتا اس کی بیوہ بی بی کے سر پر کپڑا ڈال کر پہلے ہی شوہر کے مہر پر اپنی بیوی بنا لیتا یا اس کا دوسرے شخص سے نکاح کرا دیتا اور اس کا مہر خود صرف کرتا یا اس کو مقید کر دیتا یہاں تک کہ عورت جو میراث لے شوہر سے ملی تھی دے کر پیچھا چھڑاتی یا اسی قید میں مر جاتی اور سب مال اس شخص کے قبضہ میں آ جاتا ابتدائے اسلام میں بھی یہی قاعدہ جاری تھا یہاں تک کہ ابو قیس انصاری نے وفات پائی اور اس کی بیوہ مسماۃ کبیشہ کے سر پر کپڑا ڈال کر اسکا سوتیلا بیٹا محصن بن ابی قیس اپنے تصرف میں لایا اور اسے تنگ کرنے لگا۔ کبیشہ نے آپ کے پاس حاضر ہو کر فریاد کی حضرت رسول نے فرمایا تو اپنے گھر جا اور جو حکم تیرے بارے میں نازل ہوگا اس سے تجھے مطلع کروں گا اس کے دوسرے دن مدینہ کی بہت سی عورتیں جو اسی مصیبت میں مبتلا تھیں آپ کی خدمت میں فریادی حاضر ہوئیں اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اور بیچاریاں مصیبت سے نجات پا کر فائز المرام ہوئیں۔

۱۴ - ۱۳ - ۱۲ - ۱۳
۱۳ - ۱۳ - ۱۴
۱۳ - ۱۴

أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ

واپس لوگے حالانکہ تم میں سے ایک دوسرے کے ساتھ خلوت کر چکا ہے اور بیبیاں تم سے (نکاح کے وقت

مِيثَاقًا غَلِيظًا ۝ وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ

نفقہ وغیرہ کا) پکا اقرار لے چکی ہیں اور جن عورتوں سے تمہارے باپ دادوں نے نکاح (جماع اگرچہ زنا)

إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ

کیا ہو تم ان سے نکاح نہ کرنا مگر جو ہو چکا (وہ تو ہو چکا تاہم) وہ بدکاری اور خدا کی ناخوشی کی بات

سَبِيلًا ۝ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ

تھی اور بہت برا طریقہ تھا۔ مسلمانو حسب ذیل عورتیں تم پر حرام کی گئیں تمہاری مائیں (دادی نانی وغیرہ)

وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَ

اور تمہاری بیٹیاں (پوتیاں نواسیاں) اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھتیجیاں اور

أُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ

بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے اور تمہاری رضاعی (دودھ شریک) بہنیں اور تمہاری

وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ

بیبیوں کی مائیں (ساس) اور وہ بیبیوں کی لڑکیاں جو کہ تمہاری گودوں میں پرورش پا چکی ہیں اور ان عورتوں کے

مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا

پیٹ سے پیدا ہوئی ہیں جن سے تم ہمبستری کر چکے ہو ہاں اگر تم نے ان بیبیوں سے (صرف نکاح کیا ہو اور) ہمبستری

دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ

نہ کی ہو تو (البتہ ان کی لڑکیوں سے نکاح کرنے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں ہے اور تمہارے صلبی لڑکوں (پوتوں نواسوں

الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ

وغیرہ) کی بیبیاں (بھی) اور دو بہنوں سے ایک ساتھ نکاح کرنا۔ مگر جو ہو چکا وہ

إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ ٢٣

(معاف ہے۔ بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

ع

الجزء ٥

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

اور شوہردار عورتیں مگر وہ عورتیں جو (جہاد میں کفار سے) تمہارے قبضہ میں آجائیں حرام نہیں (یہ) خدا کا تحریری

كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ

(حکم) ہے جو تم پر فرض کیا گیا ہے اور ان عورتوں کے سوا اور عورتیں تمہارے لیے جائز ہیں بشرطیکہ

تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ فَمَا

بدکاری (زنا) نہیں بلکہ تم عفت و پاکدامنی کی غرض سے اپنے مال (مہر) کے بدلے (نکاح کرنا) چاہو

اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً

ہاں جن عورتوں سے تم نے متعہ[1] کیا ہو تو انھیں جو مہر معین کیا ہے دیدو اور مہر کے مقرر

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ

ہونے کے بعد اگر آپس میں (کم و بیش پر) راضی ہو جاؤ تو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝٢٤ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ

بیشک خدا (ہر چیز سے) واقف (اور مصلحتوں کا) پہچاننے والا ہے اور تم میں سے جو شخص (آزاد) مومنہ

مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ

عفت دار عورتوں سے نکاح کرنے کی مالی حیثیت سے قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ تمہاری ان مومنہ

مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ وَاللّٰهُ

لونڈیوں سے جو تمہارے قبضہ میں ہیں نکاح کر سکتا ہے اور خدا تمہارے ایمان سے خوب

اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوْهُنَّ

واقف ہے (ایمان کی حیثیت سے تو) تم میں ایک دوسرے کا ہم جنس ہے پس (بے تامل)

بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

ان کے مالکوں کی اجازت سے لونڈیوں سے نکاح کرو اور ان کا مہر حسن سلوک سے دیدو مگر (خیال رہے)

مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ فَاِذَآ

کہ نکاح کرو جو عفت کے ساتھ تمہاری پابند رہیں نہ تو کھلے خزانے زنا کرنا چاہیں اور نہ چوری چھپے سے آشنائی پھر جب

[1] یہ آیت تصریحاً متعہ کے حلال اور جائز ہونے پر دلالت کرتی ہے اسی وجہ سے اور مصاحف میں علاوہ مصحف عثمانی کے اس آیت میں محصنین کے بعد الی اجل مسمّی (ایک معین مدت تک) بھی تھا چنانچہ جب ابن عباس نے یہ آیت پڑھی تو انہوں نے الی اجل مسمّی کے ساتھ پڑھا اور جب ابی ابن کعب وغیرہ سے کہا گیا کہ ہم تو یوں نہیں پڑھتے تو ابن عباس نے کہا واللہ خدا نے اسی آیت کو یوں ہی نازل کیا ہے اسی بنا پر حضرت علی سے منقول ہے کہ اگر حضرت عمر لوگوں کو متعہ سے منع نہ کرتے تو سوائے شقی و بدبخت کے کوئی زنا نہ کرتا اسی بنا پر حضرت جابر بن عبداللہ سے منقول ہے کہ ہم لوگ رسالت مآب کے زمانہ میں اور حضرت ابوبکر کی پوری خلافت میں اور حضرت عمر کے نصف زمانہ خلافت تک برابر متعہ کرتے تھے مگر حضرت عمر نے اپنے خلافت کے نصف زمانہ کے بعد ممانعت کا حکم جاری کیا اور ان الفاظ سے متعہ کی ممانعت کی متعتان کانتا علی عهد رسول اللّٰه و انا انهی عنهما و اعاقب علیهما (دو متعہ رسالتمآب کے زمانہ میں حلال تھے متعۂ حج اور متعۂ النساء اور میں ان دونوں کو حرام کرتا ہوں اور ان کے کرنے والوں کو سزا کروں گا) دیکھو تفسیر فخر رازی جلد ۳ صفحہ ۲۰۰ و تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۰۰ مطبوعہ مصر و تفسیر کشاف جلد اصفحہ ۳۰۰ و معالم التنزیل و منتخب کنز العمال و صحیح بخاری و صحیح مسلم و جمع بین الصحیحین و مسند احمد بن حنبل و صحیح ترمذی وغیرہ کے علاوہ بہت سی روایتیں اہل سنت کی اور بہت سی کتابوں میں مذکور ہیں اس کے علاوہ اس آیت کی ناسخ کوئی دوسری آیت قرآن مجید میں نہیں ہے اور نہ رسول اللہ نے حلال کرنے کے بعد اسکو حرام کیا اسی وجہ سے حضرت عمر نے یہ فرمایا کہ میں حرام کرتا ہوں ورنہ اگر آیت یا حدیث ہوتی تو اسکا بیان کر دینا کافی ہوتا میں حرام کرتا ہوں کہنے کی ضرورت نہ ہوتی پھر جب کوئی آیت یا آنحضرت

أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا

تمہاری پابند ہو چکیں اگر بدکاری کریں تو جو سزا آزاد بیبیوں کو دی جاتی ہے اس کی

عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ

آدھی (سزا) لونڈیوں کو دی جائے گی (اور) لونڈیوں سے نکاح کر بھی سکتا ہے تو وہ شخص

الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَأَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ

جس کو زنا میں مبتلا ہو جانے کا خوف ہو اور صبر کرو تو تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے اور خدا بخشنے

رَحِيمٌ ۝ يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ

والا مہربان ہے خدا تو یہ چاہتا ہے کہ (اپنے احکام) تم لوگوں سے صاف صاف بیان کر دے اور جو

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

اچھے لوگ تم سے پہلے گزر چکے ہیں ان کے طریقے پر چلا دے اور تمہاری توبہ قبول کرے اور خدا تو ہر چیز

حَكِيمٌ ۝ وَاللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ

واقف (اور) حکمت والا ہے اور خدا تو چاہتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے اور جو لوگ نفسانی خواہشوں کے پیچھے

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ۝

۲۷

پڑے ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ تم لوگ (راہ حق سے) بہت دور ہٹ جاؤ

يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ

خدا چاہتا ہے کہ تم سے (بار) ہلکا کرے (یعنی) تخفیف کرے کیونکہ آدمی تو کمزور پیدا ہی

ضَعِيفًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ

کیا گیا ہے اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کا مال

بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ

ناحق نہ کھایا کرو (ہاں) لیکن (اگر) تم لوگوں کی باہمی رضامندی سے تجارت ہو (اور اس

مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝

۲۹

میں ایک دوسرے کا مال ہو تو مضائقہ نہیں) اور اپنا گلا آپ گھونٹ کے اپنی جان نہ مار ڈالو کیونکہ خدا تو تمہارے حال پر مہربان ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۹) اس کی [illegible] رسول اللہ نے منع کیا ہے تو حضرت عمر کو اسے حرام کر دینے کا کوئی حق نہ تھا اور [illegible] سے حرام ہو سکتا ہے خود رسول اللہ [illegible]

(حاشیہ صفحہ ہذا) ؏ لونڈیاں [illegible] اگر شوہر دار ہو کر زنا کریں تو ان کو سنگسار [illegible] اور اگر بے شوہر [illegible] زنا کریں تو ان کو [illegible] کوڑے لگانے کا حکم ہے [illegible] اس بنا پر کہ وہ بے شوہر کی ہو کر زنا کریں تو ان کو پچاس کوڑے لگانا چاہئے اور اگر شوہر دار ہو کر زنا کریں [illegible] مرتبہ [illegible] کی سزا ہر دفعہ کی جائے گی مگر جب [illegible] مرتبہ [illegible] قتل کی جائے گی اور مردوں کا بھی آزاد اور غلام ہونے کی حیثیت سے یہی حکم ہے واللہ اعلم ۱۲

؏ اس آیت کی شان نزول میں اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ لوگ حضرت رسول کے ساتھ جہاد میں جاتے اور وہاں ان دشمنوں پر حملہ کرتے تھے اس وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی بعض کا قول ہے کہ اس سے مقصود یہ ہے کہ اپنے آپ کو قتل [illegible] خواہ گلا [illegible] بعض کا قول ہے کہ مومنین باہم ایک دوسرے کو قتل نہ کریں کیونکہ وہ سب ایک ہیں مگر ظاہر یہ ہے کہ قصداً اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالو ابن عباس کی روایت ہے انفسکم سے مراد اہلبیت رسول ہیں واللہ اعلم ۱۲

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ

ہے اور جو شخص جور و ظلم سے ناحق ایسا کریگا (خودکشی کریگا تو یاد رہے کہ) ہم بہت جلد اسکو (جہنم

نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۳۰ اِنْ تَجْتَنِبُوْا

کی) آگ میں جھونک دینگے اور یہ خدا کے لئے آسان ہے جن کاموں کی تمہیں ممانعت کیجاتی ہے اگر ان میں سے تم

كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ

گناہ ان کبیرہ[۱] سے بچتے رہو تو ہم تمہارے (صغیرہ) گناہوں سے بھی درگذر کرینگے اور تمکو بہت اچھی عزت کی

مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝۳۱ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ

جگہ پہنچا دینگے اور خدا نے جو تم میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دی ہے اس کی ہوس نہ کرو (کیونکہ فضیلت تو اعمال

عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ

ہے) مردوں کو اپنے کئے کا حصہ ہے اور عورتوں کو اپنے کئے کا حصہ

نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ

اور (یہ اور بات ہے کہ) تم خدا سے اسکے فضل و کرم کی خواہش کرو۔

اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۳۲ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ

خدا تو ہر چیز سے ضرور واقف ہے اور ماں باپ (یا) اور قرابتدار (غرض) جو شخص

مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ

جو ترکہ چھوڑ جائے ہم نے ہر ایک کا (والی) وارث[۲] مقرر کردیا ہے اور جن لوگوں سے تمنے مستحکم عہد

اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ

کیا ہے ان کا مقرر (حصہ) بھی تم دے دو۔ بے شک خدا تو ہر چیز پر گواہ ہے۔

شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝۳۳ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ

مردوں کا عورتوں پر قابو ہے کیونکہ (ایک تو) خدا نے بعض آدمیوں (مرد) کو بعض آدمیوں

اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ

(عورت) پر فضیلت دی[۳] (اور اسکے علاوہ) چونکہ مردوں نے عورتوں پر اپنا مال خرچ کیا ہے پس نیکبخت بیبیاں

[۱] گناہان کبیرہ میں اختلاف ہے کہ وہ کیا ہیں انکے بیان میں اکثر روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ کفر، قتل ناحق، والدین کی نافرمانی، سود کا کھانا، مال یتیم کا ظلماً لینا جہاد سے بھاگنا، ہجرت کے بعد صحرا نشین ہو جانا یہ تو اکبر الکبائر میں اسکی تفصیل [illegible] تفسیر میں دیکھو۔

[۲] ایام جاہلیت میں لوگ جس کو اپنا بیٹا بنا لیتے تھے اسکو اپنے وارثوں میں داخل سمجھتے تھے اس کی ممانعت اس آیت سے کی گئی کر دی اور ایک روایت یہ ہے کہ ابتدائے اسلام میں اکثر لوگ حضرت رسول پر ایمان لاتے تھے اور باقی انکے کافر رہتے تو حضرت رسول خدا نے تمام مسلمانوں میں جو جس کے جوڑ کا تھا باہم ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا، چنانچہ خود حضرت علیؑ کے بھائی چارہ کیا، حضرت ابوبکر کا حضرت عمر سے، حضرت عثمان کا عبدالرحمن بن عوف سے الی غیر ذلک مگر جب انکے اقربا بھی مسلمان ہوگئے تو یہ آیت نازل ہوئی

[۳] ایک مرتبہ سعد بن ربیع انصاری نے اپنی بی بی حبیبہ کو اس کی نافرمانی اور شرارت پر ایک طمانچہ مارا وہ دوڑی ہوئی اپنے باپ کے پاس گئی اس کا باپ اس شکایت کا ذکر حضرت رسول کے سامنے کر رونے لگا اس وقت آیہ نازل ہوئی [illegible]

ع ۵

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰ

تو شوہروں کی تابعداری کرتی ہیں اور ان کے پیٹھ پیچھے جس طرح خدا نے حفاظت کی وہ بھی

وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ

(ہر چیز) کی حفاظت کرتی ہیں اور وہ عورتیں جن کے ناشزہ (سرکش) ہونے کا تمہیں اندیشہ ہو تو پہلے (ان کو)

فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُ

اور پھر نہ مانیں تو تم ان کے ساتھ سونا چھوڑ دو اور پھر بھی نہ مانیں تو مارو مگر اتنا کہ خون نہ نکلے اور کوئی عضو نہ ٹوٹے

عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۝ ٣٤ وَاِنْ خِ

تمہاری مطیع ہو جائیں تو تم بھی ان کے نقصان کی راہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر مت نکالو خدا تو تم سب سے برتر بزرگ ہے اور اے حاکمو! اگر تم

شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ

کو میاں بی بی کی باہمی نااتفاقی کا خوف ہو تو ایک ثالث مرد کے کنبہ میں سے اور ایک ثالث عورت کے کنبہ میں سے مقرر کرو

اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۭ اِنَّ ا

یہ دونوں ثالث دونوں میں میل کرا دینا چاہیں تو خدا ان دونوں کے درمیان اس کا اچھا بندوبست کر دے گا

كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝ ٣٥ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَـ

خدا تو بے شک واقف و خبردار ہے اور خدا ہی کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ

وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى

ماں باپ اور قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں

وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِ

اور رشتہ دار پڑوسیوں [1] اور اجنبی پڑوسیوں اور پہلو میں بیٹھنے

بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ

والے مصاحبین اور پردیسیوں اور اپنے زر خرید لونڈی غلام کے ساتھ احسان کرو بے شک

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝ ٣٦ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ

خدا اکڑ کے چلنے والوں اور شیخی بازوں کو دوست نہیں رکھتا یہ وہ لوگ ہیں جو خود

شریر عورتوں کے اصلاح کرنے کا طریق

میاں بیوی کی نااتفاقی کا فیصلہ

ہمسایہ کے حقوق

[1] کسی نے حضرت رسول سے پوچھا کہ ہمسایہ کا حق کیا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر وہ تمہیں پکارے تو جواب دو اور دستگیری کرو اگر قرض مانگے تو دو اگر اس کو مصیبت پہنچے تو تسلی دو اگر وہ مر جائے تو جنازہ میں شرکت کرو اپنی دیوار اس کی دیوار سے بلند نہ کرو۔ ۱۲-۱۳-۱۲-۱۴

وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ

بخل کرتے ہی ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کا حکم دیتے ہیں اور جو مال خدا نے اپنے فضل (و کرم)

مِن فَضْلِهِ ۗ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿٣٧﴾

سے اُنھیں دیا ہے اسے چھپاتے ہیں اور ہم نے تو کفرانِ نعمت کرنیوالوں کے واسطے سخت

وَالَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُونَ

ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ محض لوگوں کو دکھانے کے واسطے اپنے مال خرچ کرتے ہیں اور نہ خدا ہی پر

بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ وَمَن يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا

ایمان رکھتے ہیں اور نہ روزِ آخرت پر (خدا بھی انکے ساتھ نہیں) کیونکہ انکا ساتھی تو شیطان ہے اور جسکا ساتھی

فَسَاءَ قَرِينًا ﴿٣٨﴾ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

شیطان ہو تو کیا ہی برا ساتھی ہے اور اگر یہ لوگ خدا اور روزِ آخرت پر ایمان لاتے اور جو کچھ خدا نے

الْآخِرِ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللَّهُ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِهِمْ عَلِيمًا ﴿٣٩﴾

انھیں دیا ہے اس میں سے راہِ خدا میں خرچ کرتے تو ان پر کیا آفت آجاتی اور خدا تو ان سے خوب واقف

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۖ وَإِن تَكُ حَسَنَةً

ہے، خدا تو ہرگز ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ اگر (ذرہ برابر بھی کسی کی) کوئی نیکی ہو تو اس کو دونا

يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٤٠﴾ فَكَيْفَ

کرتا ہے اور اپنی طرف سے بڑا ثواب عطا فرماتا ہے (خیر دنیا میں تو جو چاہیں کریں) بھلا اس

إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ

وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر گروہ کے گواہ طلب کرینگے اور (اے محمدؐ) تم کو ان سب پر گواہ کی

هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴿٤١﴾ يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ

حیثیت سے میں طلب کرینگے، اسدن جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور رسول کی نافرمانی

عَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ

کی یہ آرزو کرینگے کہ کاش (وہ پیوند خاک ہو جاتے) اور انکے اوپر سے زمین برابر کر دی جاتی

ع ٦

اللّٰهَ حَدِيْثًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ

اور افسوس (یہ لوگ) خدا سے کوئی بات (اس دن) چھپا بھی نہ سکیں گے اے ایماندارو تم نشہ کی حالت میں نماز

وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا

کے قریب نہ جاؤ تاکہ تم جو کچھ منہ سے کہو سمجھو بھی تو اور نہ جنابت کی حالت میں یہانتک کہ غسل کر لو مگر

عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ

راہ کی رواروی میں (جب غسل ممکن نہیں ہے تو البتہ ضرورت نہیں ہے) بلکہ اگر تم

عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ

مریض ہو اور پانی نقصان کرے یا سفر میں ہو یا تم میں سے کسی کو پاخانہ نکل آئے یا عورتوں سے صحبت

النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا

کی ہو اور تم کو پانی میسر نہ ہو اگر حدث کرو تو پاک مٹی پر تیمم کر لو اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے منہ اور ہاتھوں

بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ اَلَمْ تَرَ

پر مٹی بھرا ہاتھ پھیر لو بے شک خدا معاف کرنیوالا (اور) بخشنے والا ہے۔ (اے رسول) کیا تم

اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ

نے ان لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جنہیں کتاب خدا کا کچھ حصہ دیا گیا تھا (مگر) وہ لوگ

وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ۝ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَاۗىِٕكُمْ

(ہدایت کے بدلے) گمراہی خریدنے لگے اور یہی چاہتے ہیں کہ تم بھی راہ راست سے بہک جاؤ اور خدا

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ڭ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝ مِنَ الَّذِيْنَ

تمہارے دشمنوں سے خوب واقف ہے اور دوستی کیلئے بس خدا کافی ہے اور حمایت کے واسطے بھی خدا ہی کافی ہے

هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا

(اے رسول) یہود سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کلمات کو ان کے محل و موقع سے بدل دیتے ہیں اور اپنی زبانوں کو مروڑ کر اور

وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ

دین پر طعنہ زنی کی راہ سے تم سے سمعنا اور عصینا (ہم نے سنا اور نافرمانی کی) اور

نشہ اور جنابت میں نماز نہ پڑھو

تیمم کا حکم

ـلہ صورت سے بعض لوگوں نے نماز مراد لی ہے اور بعض نے مقام نماز یعنی مسجد پس عابری سبیل کا بھی دوسرا مطلب ہو سکتا ہے یعنے مسجدوں میں جنب کا اس طرح گزرنا جس طرح انسان راستہ سے گزرتا ہے ناجائز نہیں ہے مگر یہ حکم تمام مسجدوں کا ہے مسجد حرام اور مسجد رسول میں یوں گزرنا بھی جنب پر حرام ہے البتہ اس حکم سے صرف حضرت رسول اور ان کے اہلبیت مستثنیٰ ہیں اور باتفاق فریقین ثابت ہے اسی وجہ سے تمام اصحاب کے دروازے جو مسجد رسول میں تھے بند کر دیئے گئے اور صرف حضرت علی کا دروازہ باقی رکھا گیا اسی بنا پر وہ حدیث ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ حالت جنابت میں میرے اور علی کے سوا کوئی مسجد میں نہ جائے دیکھو مشکوٰۃ ... نولکشور مع شرح مظاہر حق

وَطَعْنًا فِي الدِّينِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعْ

اسمع غیر مسمع (تم میری سنو خدا تم کو نہ سنوائے) اور راعنا کے (میرا خیال کرو میرے چرواہے) کہا کرتے ہیں اور اگر

وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَقْوَمَ وَلَٰكِنْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ

اسکے بجائے سمعنا واطعنا (ہم نے سنا اور مانا) اور اسمع (میری سنو) اور راعنا کے عوض انظرنا (میری نگاہ کرو) کہتے

بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٤٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا

انکے حق میں کہیں بہتر ہوتا اور بالکل سیدھی بات تھی مگر ان پر تو انکے کفر کے سبب خدا کی پھٹکار ہے پس ان میں سے چند لوگوں کے سوا

الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ مِنْ قَبْلِ

اور لوگ ایمان ہی نہ لائینگے اے اہل کتاب ہم نے جو کتاب نازل کی ہے اور وہ اس کتاب کی بھی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے

أَنْ نَطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَىٰ أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ

پھر ایمان لاؤ قبل اسکے کہ ہم کچھ لوگوں کے چہرے بگاڑ کر انکی پشت کی طرف پھیر دیں یا جس طرح ہم نے اصحاب سبت

كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ﴿٤٧﴾

(ہفتہ والوں) پر پھٹکار برسائی تھی اسی طرح ان پر بھی کریں اور خدا کا حکم کیا کرایا ہوا کام سمجھو خدا اس

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ

(جرم) کو تو البتہ نہیں معاف کرتا کہ اسکے ساتھ شرک کیا جائے ہاں اسکے سوا جو گناہ ہو

لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا

جسکو چاہے معاف کردے اور جس نے کسی کو خدا کا شریک بنایا تو اس نے بڑے گناہ کا

عَظِيمًا ﴿٤٨﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنْفُسَهُمْ ۚ بَلِ اللَّهُ

طوفان باندھا (اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں کے حال پر نظر نہیں کی جو آپ بڑے مقدس بنتے

يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٤٩﴾ انْظُرْ كَيْفَ

ہیں مگر ایسا کیا ہوتا ہے بلکہ خدا جسے چاہتا ہے مقدس بناتا ہے اور ظلم تو ان پر دھاگے کے بال برابر ہوگا نہیں اے

يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۖ وَكَفَىٰ بِهِ إِثْمًا مُبِينًا ﴿٥٠﴾

رسول ذرا دیکھو تو یہ لوگ خدا پر کیسے کیسے جھوٹے طوفان جوڑتے ہیں اور صریحی گناہ کیواسطے تو بس یہی کافی ہے

لے یہودیوں کی گستاخی [illegible] ... لے اسکا قصہ سورہ بقرہ میں مذکور ہے دیکھو صفحہ ۱۵

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ

اے رسول کیا تم نے ان لوگوں کے حال پر نظر نہیں کی جنہیں کتاب خدا کا کچھ حصہ دیا گیا تھا اور پھر شیطان اور

بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا

بتوں کا کلمہ پڑھنے لگے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے ان کی نسبت کہنے لگے کہ یہ تو ایمان

هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا ۝ أُولَٰئِكَ

لانے والوں سے زیادہ راہ راست پر ہیں (اے رسول) یہی لوگ ہیں جن پر خدا

الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَمَن يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ

نے لعنت کی ہے تم ان کا مددگار ہرگز کسی کو نہ پاؤ گے کیا (دنیا

نَصِيرًا ۝ أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ

کی) سلطنت میں کچھ ان کا بھی حصہ ہے کہ اس وجہ سے لوگوں کو

النَّاسَ نَقِيرًا ۝ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ

بھوسی بھر بھی نہ دینگے یا خدا نے جو اپنے فضل سے (تم) لوگوں کو (قرآن) عطا

اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

فرمایا ہے اسکے رشک پر جلے جاتے ہیں (تو اسکا کیا علاج ہے) ہمنے تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب

وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ۝ فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُم مَّن

اور عقل کی باتیں عطا فرمائی ہیں اور انکو بہت بڑی سلطنت بھی دی پھر کچھ لوگ تو اس (کتاب

صَدَّ عَنْهُ ۚ وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا

پر ایمان لائے اور کچھ لوگوں نے اس سے انکار کیا اور اسکی سزا کیلئے جہنم کی دہکتی ہوئی آگ کافی ہے جن لوگوں

سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَاهُمْ

نے ہماری آیتوں سے انکار کیا ان کو ہم عنقریب آگ میں جھونک دینگے جب انکی کھالیں جل کر گل جائیں گی

جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا

تو ہم ان کیلئے دوسری کھالیں بدل دینگے تاکہ وہ ہمیشہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں بیشک خدا غالب اور

سلہ احد کی لڑائی کے بعد کعب بن اشرف ستر سواروں کے ساتھ ... سے عہد شکنی کر کے کفار قریش کو آپ کے مقابلہ پر آمادہ کرنے کے واسطے مکہ ... ابو سفیان نے ... کہا کہ تم اور محمد دونوں ... بتوں کو سجدہ کرو ... اعتبار نہیں ... ابو سفیان نے ... ہم ... بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں قیدیوں کو آزاد کرتے ہیں ...

سلہ ابراہیم کی اولاد حضرت رسول اور ان کے اہلبیت ہیں اور یہی لوگ اس آیت کے مصداق ہیں ... کوئی شخص ... صفات کا مستحق نہیں قرار پاسکتا ...

حَكِيمًا ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ

حکمت والا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کئے ہم ان کو عنقریب ہی

جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا لَهُمْ

بہشت کے ایسے ایسے باغوں میں جا پہنچائیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی اور وہ ان میں ہمیشہ

فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ۝ إِنَّ اللّٰهَ

ابدالآباد تک رہیں گے وہاں صاف ستھری بی بیاں ہونگی اور ہم انہیں گھنی گھنی چھاؤں میں لے جا کر رکھیں گے

يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ

ایماندارو، خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ لوگوں کی امانتیں امانت رکھنے والوں کے حوالے کر دو اور جب لوگوں کے

بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا

باہمی جھگڑوں کا فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرو خدا تم کو اسکی کیا ہی اچھی نصیحت کرتا ہے

يَعِظُكُمْ بِهِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝ يٰٓأَيُّهَا

اس میں تو شک نہیں کہ خدا سب کی سنتا اور سب کچھ دیکھتا ہے، اے

الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي

ایمان دارو خدا کی اطاعت کرو اور رسول کی اور جو تم میں سے صاحبان ل؎ حکومت ہوں

الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنٰزَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ

انکی اطاعت کرو اور اگر تم کسی بات میں جھگڑا کرو پس اگر تم خدا اور روز آخرت

وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

پر ایمان رکھتے ہو تو اس امر میں خدا اور رسول کی طرف رجوع کرو یہی (تمہارے حق میں)

ذٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ

بہتر ہے اور انجام کی راہ سے بہت اچھا ہے، (اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں (کی حالت) پر نظر نہیں

يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ

کی جو یہ خیالی پلاؤ پکاتے ہیں کہ جو کتاب تجھ پر نازل کی گئی اور جو کتابیں تم سے پہلے

ل؎ مفسرین نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ اولی الامر سے مراد کون ہیں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس سے مراد امام وقت ہے مگر حق یہ ہے کہ اگر مراد امر معصوم ہیں تو کوئی خدا نے جس طرح اپنی اور رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے اسی طرح ان کی اطاعت بھی تمام بندوں پر واجب کی ہے تو یہ شخص خدا اور رسول کا نائب ٹھہرا تو معصوم ہونا بھی ضروری ہوا کیونکہ اسکو عقل نہیں قبول کرتی کہ گنہگار کی اطاعت کا خدا حکم دے۔ اور بارہ اماموں کے سوا کسی کی عصمت کا کوئی شخص قائل نہیں ہے تو دوسرے ہو سکتا ہے کہ علاوہ وہ تمام امت کو یہ حکم خدا دیا ہو کہ کسی خاص زمانے یا وقت یا کسی شخص کے واسطے نہیں ہے بلکہ ہر شخص اور ہر وقت کے واسطے قیامت تک کیلئے ہے اور یہی کہا ہے کہ اطاعت بھی عام ہے امور دنیا اور دین کی تخصیص نہیں ہے بلکہ عام اطاعت کی اب دیکھنا ہے کہ اگر اولی الامر سے مراد دنیا کے بادشاہ ہوں تو مذہب اسلام کا کوئی ٹھکانا نہ رہے گا کیونکہ کہیں نصاریٰ بادشاہ ہیں کہیں یہودی مذہب والے کہیں کفار اور اگر مسلمان ہی مقصود ہوں تو پھر انہیں بھی خدا جانے کتنے فرقے ہیں اور حدیث رسول کے مطابق ایک کے سوا سب جہنمی ہیں پھر کہیں سنی بادشاہ ہیں کہیں شیعہ نہیں کہ مسلمان اطاعت کریں تو کس کی اور سب کی کریں تو یہ بھی محال ہے تب ضرور ہے کہ دنیا کے بادشاہوں کے علاوہ کوئی اور شخص مراد ہو اور اس شخص کو موجود بھی رہنا ضروری ہے ورنہ خدا کا حکم فضول اور بیکار ہو جائے گا اسی بنا پر حضرت رسول نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے زمانے کے امام کی معرفت حاصل کئے بغیر مر جائے تو وہ کافر کی موت مرتا ہے اور ظاہر ہے کہ بادشاہ دنیا کی معرفت حاصل کرنے سے کوئی شخص کافر نہیں ہو سکتا اور یہ حدیث جابر بن عبد اللہ انصاری میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۹ پر)

مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ
نازل کی گئیں (سب پر) ایمان رکھتے ہیں اور دلی تمنا یہ ہے کہ سرکشوں کو اپنا حاکم بنائیں حالانکہ ان کو
وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ
حکم دیا گیا ہے کہ ان کی بات نہ مانیں اور شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ انھیں بہکا کے
يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ
بہت دور لے جائے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا نے جو (کتاب) نازل
مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ
کی ہے اس کی طرف اور رسول کی طرف رجوع کرو، تو تم منافقین کو دیکھتے ہو کہ تم سے کس طرح منہ پھیر
عَنْكَ صُدُودًا ۝ فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ بِمَا
لیتے ہیں، پھر جب ان پر ان کے کرتوت کی وجہ سے کوئی مصیبت پڑتی ہے تو کیونکر
قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ
تمہارے پاس خدا کی قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں کہ ہمارا مطلب تو نیکی اور
أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ
میل ملاپ کے سوا کچھ نہ تھا۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ کچھ خدا ہی ان کے دل کی حالت خوب
اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَهُمْ
جانتا ہے پس تم ان سے درگزر کرو اور ان کو نصیحت کرو اور ان سے
فِي أَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ۝ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ
ان کے دل میں اثر کرنیوالی برمحل بات کہو، اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس واسطے
إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ
کہ خدا کے حکم سے لوگ اسکی اطاعت کریں اور اگر یہ لوگ جب ان لوگوں نے نافرمانی کرکے اپنی جانوں
جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ
پر ظلم کیا تھا اگر تمہارے پاس چلے آتے اور خدا سے معافی مانگتے اور رسول (خدا) بھی ان کی مغفرت چاہتے تو بیشک

(بقیہ حاشیہ ۱۳۰) میں اس کی تصریح موجود ہے کہ اولی الامر سے مراد ائمہ معصومین ہیں بلکہ اس میں تو وہ بارہ امام کے نام تک تحریر فرمائے ہیں۔ ۱۴۰۲-۰۳-۱۴۰۲

لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝٦٤ فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ

وہ لوگ خدا کو بڑا توبہ قبول کرنیوالا مہربان پاتے مگر نہیں (اے رسول) تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ

حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ

سچے مومن نہ ہونگے تاوقتیکہ اپنے باہمی جھگڑوں میں تم کو اپنا حاکم (نہ) بنائیں پھر (یہی نہیں بلکہ) جو کچھ

حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝٦٥ وَ لَوْ اَنَّا كَتَبْنَا

تم فیصلہ کرو اس سے کسی طرح دل تنگ بھی نہ ہوں بلکہ خوش خوش اسکو مان لیں (اسلامی شریعت سہل ہے)

عَلَیْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِیَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ

میں تو انکا یہ حال ہے اور اگر ہم بنی اسرائیل کیطرح ان پر یہ حکم جاری کر دیتے کہ تم اپنے آپ کو قتل کر ڈالو یا شہر بدر ہو جاؤ تو ان

اِلَّا قَلِیْلٌ مِّنْهُمْ وَ لَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا یُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ

میں سے چند آدمیوں کے سوا یہ لوگ اس کو نہ کرتے اور اگر یہ لوگ اس بات پر عمل کرتے جس کی انہیں نصیحت کی جاتی

خَیْرًا لَّهُمْ وَ اَشَدَّ تَثْبِیْتًا ۝٦٦ وَّ اِذًا لَّاٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا

تو انکے حق میں بہت بہتر ہوتا اور دین میں بھی بہت ثابت قدمی سے رہتے اور اس صورت میں ہم بھی انہیں اپنی طرف

عَظِیْمًا ۝٦٧ وَّ لَهَدَیْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۝٦٨ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ

سے ضرور بڑا اچھا بدلہ دیتے اور ان کو راہ راست کی بھی ضرور ہدایت کرتے۔ اور جس شخص نے خدا و رسول کی اطاعت

وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ

کی تو ایسے لوگ ان (مقبول) بندوں کے ساتھ ہونگے جنہیں خدا نے اپنی نعمتیں دی ہیں یعنے

النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَ ۚ وَ

انبیاء ۲ اور صدیقین اور شہدا اور صالحین اور

حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا ۝٦٩ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَ

یہ لوگ کیا ہی اچھے رفیق ہیں۔ یہ خدا کا فضل (وکرم) ہے اور خدا تو

كَفٰى بِاللّٰهِ عَلِیْمًا ۝٧٠ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ

واقفکاری میں بس ہے۔ اے ایماندارو جہاد کے وقت اپنی حفاظت رکھو اور اچھی طرح

ے ایک روایت ہے کہ چند منافقوں نے ایک مرتبہ نفاق پر اتفاق کیا تھا کہ خدا نے اپنے رسول کو ان کے حال سے خبر دی اور آپ نے سب لوگوں کو جمع کر کے فرمایا کہ تم میں سے بارہ آدمیوں نے نفاق پر اتفاق کیا ہے اگر وہ اپنی جگہ سے اٹھیں اور اپنی مغفرت چاہیں تو انکے واسطے سفارش کروں ہر چند آپ نے اصرار سے فرمایا مگر کوئی جگہ سے اپنے حرکت نہ کی اسکے بعد آپ نے سب کا پتہ بتا دیا اور وہ لوگ ذلیل و رسوا ہوئے ان کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ ے ایک حدیث میں ہے کہ نبیین سے حضرت رسول اور صدیقین سے حضرت علی ابن ابیطالب اور شہدا سے حسنین صالحین سے باقی ائمہ مراد ہیں اور یہی قرین قیاس بھی ہے کیونکہ نبیین سے حضرت رسول کا مراد ہونا تو ظاہر ہے اور اس میں کسی کو کلام بھی نہیں اب رہا صدیقین سے حضرت علی کا مراد ہونا تو یہ بھی ظاہر ہے کیونکہ اگر صدیق کے معنے تصدیق کنندہ کے لئے جائیں تو تاریخوں سے ثابت اور ساری دنیا کو معلوم ہے کہ حضرت رسول کی نبوت کی تصدیق کرنے والے سب سے پہلے علی ابن ابیطالب ہیں اور اگر سچے کے معنے لئے جائیں تو بھی حضرت علی کے سوا دوسرا کوئی اس کا مستحق نہیں ہو سکتا کیونکہ اور جن لوگوں کو صدیق کہا جاتا ہے انکا یہ حال ہے کہ برسوں تک بتوں کے آگے سر جھکاتے اور حضرت علی نے کبھی بتوں کو سجدہ کیا ہی نہیں اسی وجہ سے اوروں کی عصمت کا کوئی قائل نہیں اور حضرت حسنین کا شہید راہ خدا ہونا تو ظاہر ہے اور صالحین سے باقی ائمہ کے مراد ہونے میں بھی کوئی مسلمان شک نہیں کر سکتا کیونکہ صالحین سے مراد معصوم کاروں کی کامل فرد ہے یہ ظاہر ہے کہ ہر زمانے میں یہ حضرات ائمہ ہی خلوق سے اصلح و اتقی وغیرہ میں اکمل تھے۔ ۱۲-۱۲-۱۲

ع

ل حضرت رسول سے منقول
ہے کہ شہید راہ خدا کی سات
سات فضیلتیں ہیں (۱) اس
وقت اس کے خون کا پہلا
قطرہ گرتا ہے تو کل گناہ اس
کے بخش دیئے جاتے ہیں
(۲) جب وہ زمین پر گرتا ہے
تو اس کا سر حورعین کی گود
میں ہوتا ہے (۳) بعد شہادت
اس کو فوراً جنت کی پوشاک
پہنائی جاتی ہے (۴) خزینہ
دار بہشت فوراً تمام خوشبوئیں
لیکر حاضر ہوتے ہیں کہ جسکو
چاہے پسند کرے (۵)
جو گھر اس کا بہشت میں ہے فوراً
جیسے وہ اسے دکھایا جاتا ہے
(۶) اسکی روح کو حکم ہوتا ہے
کہ بہشت میں جہاں چاہے سیر
حاصل کرتی پھرے (۷) بارگاہ
خداوندی میں حاضر ہو کر اپنی
قرب منزلت پر خوش ہوتا ہے۔
ت حضرت رسول کی ہجرت
کے بعد بہت سے لوگ
ہجرت کر گئے مگر کچھ لوگ
ایسے بھی تھے کہ وہ حقیقتاً
مسلمان تھے مگر ان کے کنبہ
اور رشتہ دار انہیں گھر
سے نکلنے نہ دیتے تھے
اور طرح طرح کی تکلیفیں پہنچاتے
تھے چنانچہ حضرت ابن عباس
کہتے ہیں کہ میں کمزور لوگوں
کے میں اور میری ماں بھی
تھیں کہ ہمیشہ دعائیں مانگا
کرتے تھے کہ خدا کسی طرح
ہمیں اس بستی سے نکالے
اس پر خدا نے مسلمانوں کو جہاد
کی ترغیب دی آخر ان بیکسوں
کی دعا قبول ہو کر رہی کہ کچھ
لوگوں کے واسطے ہجرت کی
راہیں پیدا ہو گئیں اور باقی
ماندہ لوگوں کی بروز فتح مکہ حضرت
رسول نے ولی دی اور عتاب
بن اسید کو مکہ کا حاکم بنا کر
ان کی نصرت و مدد کی ۱۴۰

فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ

دیکھو بھال لو پھر (تمہیں اختیار ہے) خواہ دستہ دستہ نکلو یا سب کے سب اکٹھے ہو کر نکل کھڑے ہو اور تم میں

لَّيُبَطِّئَنَّ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ

سے بعض ایسے بھی ہیں جو (جہاد سے) ضرور پیچھے رہیں گے پھر اگر (اتفاقاً) تم پر کوئی مصیبت آپڑی تو کہنے

عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۝ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ

لگے خدا نے ہم پر بڑا فضل کیا کہ ان (مسلمانوں) کے ساتھ موجود نہ ہوا اور اگر تم پر خدا نے فضل کیا اور دشمن

مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ

پر فتح پائی تو اس طرح اجنبی بن کے کہ گویا تم میں اور اس میں کبھی کی محبت ہی نہ تھی یوں کہنے لگے کہ اے

يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ فَلْيُقَاتِلْ

کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو میں بھی بڑی کامیابی حاصل کرتا پس جو لوگ دنیا کی

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ

زندگی (اور جان تک) آخرت کے واسطے دے ڈالنے کو موجود ہیں ان کو خدا کی راہ میں جہاد کرنا

وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ

چاہیے اور جس شخص نے خدا کی راہ میں جہاد کیا پھر شہید ہوا تو گویا غالب آیا تو (بہر حال)

نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ

ہم تو عنقریب ہی اسکو بڑا اجر عطا فرمائینگے (اور مسلمانو) تم کو کیا ہو گیا ہے کہ خدا کی راہ میں اور ان

اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ

کمزور اور بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں (کو کفار کے پنجہ سے چھڑانے) کے واسطے جہاد نہیں

الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ

کرتے جو (حالت مجبوری میں) خدا سے دعا مانگ رہے ہیں کہ اے ہمارے پالنے والے کسی طرح اس بستی (مکہ)

الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ

سے جس کے باشندے بڑے ظالم ہیں ہمیں نکال اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا سرپرست بنا اور تو خود ہی کسی کو اپنی

لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ

طرف سے ہمارا مددگار بنا (پس دیکھو) ایمان والے تو خدا کی راہ میں

سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ

لڑتے ہیں اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے مرتے ہیں

الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَاۗءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ

پس (مسلمانو) تم شیطان کے ہواخواہوں سے لڑو (اور کچھ پرواہ نہ کرو) کیونکہ

الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ

شیطان کا داؤں بہت ہی بودا ہے۔ (اے رسولؐ) کیا تم نے ان لوگوں (کے حال)

كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا

پر نظر نہیں کی جن کو (جہاد کی آرزو تھی اور) انکو حکم دیا گیا تھا کہ (ابھی چند روز) اپنے ہاتھ روکے رہو اور پابندی

كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ

سے نماز پڑھو اور زکوٰۃ دیتے جاؤ مگر جب جہاد ان پر واجب کیا گیا تو ان میں سے کچھ لوگ ہوئے جن میں لوگوں

كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ

اس طرح ڈرنے لگے جیسے کوئی خدا سے ڈرے بلکہ اس سے کہیں زیادہ اور گھبرا کر کہنے لگے خدایا تو

عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۭ قُلْ

نے ہم پر جہاد کیوں واجب کیا ہم کو کچھ دنوں کی اور مہلت کیوں نہ دی (اے رسولؐ ان سے) کہدو کہ دنیاوی

مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا

آسائش بہت تھوڑی سی ہے اور جو خدا سے ڈرتا ہے اس کی آخرت اس سے کہیں بہتر ہے

تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ

اور (وہاں تو) ریشہ (بال) برابر بھی تم لوگوں پر ظلم نہیں کیا جائیگا تم چاہے جہاں ہو موت تو تم کو لے ہی لے

لَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ

گی اگرچہ تم کیسے ہی مضبوط پکے گنبدوں میں جا چھپو اور ان کو اگر کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو کہنے لگتے

لے یہ شکایت کون لوگوں کی ہے جو کثرت جہاد سے ہچک جایا کرتے تھے مکہ میں کفار مسلمانوں کو سخت تکلیف دیتے تھے اور وہ مسلمان بھی انکے مقابلہ پر کوئی زخم لگانے ہی والوں کے بچانے کے واسطے جہاد کی آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ جب اس سال حضرت رسولؐ نے ہجرت کی تھی اتفاقاً اس سال مدینہ میں بیماری ہوئے بھی بہت ہوگئے تھے اور غلہ بھی گراں تھا پھر کیا تھا یہودیوں کو ایک شگوفہ ہاتھ آیا انہوں نے کہنا شروع کیا کہ آنحضرت کے آنے کی بدشگونی ہے خدا نے ان کے جھٹلانے کے واسطے یہ آیت نازل کی ۱۲۰

ع

يَقُولُوا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ

ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اور اگر ان کو کوئی تکلیف ہوتی تو شرارت سے

يَّقُولُوا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ

کہنے لگتے ہیں کہ (اے رسول) یہ تمہاری بدولت ہے (اے رسول تم) کہہ دو کہ سب خدا کی طرف سے ہے

فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۝ ۷۸

پس اُن لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بات ہی نہیں سمجھتے حالانکہ رنج تو یوں (آتا ہے) جب تم کو کوئی

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ

فائدہ پہنچے تو (سمجھو کہ) خدا کی طرف سے ہے اور جب تم کو کوئی تکلیف

سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۭ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۭ وَ

پہنچے تو (سمجھو کہ) خود تمہاری بدولت ہے اور (اے رسول) ہم نے تم کو لوگوں کے پاس پیغمبر بنا

كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ ۷۹ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ

کے بھیجا ہے اور (اسکے لئے) خدا ہی کی گواہی کافی ہے جس نے رسول کی اطاعت کی تو اس نے خدا کی اطاعت کی

اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝ ۸۰ وَيَقُوْلُوْنَ

اور جس نے روگردانی کی تو تم کچھ خیال نہ کرو کیونکہ ہم نے تم کو ان کا پاسبان مقرر کر کے تو بھیجا نہیں ہے اور یہ لوگ

طَاعَةٌ ۡ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ

تمہارے سامنے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم (آپ کے) فرمانبردار ہیں لیکن جب تمہارے پاس سے باہر نکلتے ہیں تو ان میں سے بعض لوگ

غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۭ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ

جو کچھ تم سے کہہ چکے تھے اسکے خلاف رات کو مشورہ کرتے ہیں حالانکہ یہ نہیں سمجھتے کہ اللہ تو جو کچھ بھی

عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ ۸۱ اَفَلَا

مشورہ کرتے ہیں اسکو لکھتا جاتا ہے ان کو کچھ خیال نہ کرو اور خدا پر بھروسہ رکھو خدا کارسازی کیلئے کافی ہے تو کیا

يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ

یہ لوگ قرآن میں بھی غور نہیں کرتے اور یہ نہیں خیال کرتے کہ اگر خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے آیا ہوتا تو اس

ف: پہلے تو خدا نے اجمالاً فرمایا تھا کہ سب خدا ہی کی طرف سے ہے اب اجمال کی تفصیل فرماتا ہے کہ ہر بھلائی یا برائی خدا کی طرف سے تو ہے لیکن بھلائی اس کے فضل و کرم سے ہے اور برائی بندوں کے گناہوں کے عوض۔ حضرت رسول سے منقول ہے کہ کوئی بات بھی کہ کسی لکڑی سے نہیں پھنستا اور پاؤں کسی چیز سے نہیں پھسلتا مگر اس کے گناہوں سے ۔۔۔ بھلائی برائی سے مراد بندوں کے فعل نہیں ہیں بلکہ رحمت و زحمت آرام و تکلیف جو انسان کے اختیار و قابو سے باہر ہے۔

لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ۝۸۲ وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ

اس میں بڑا اختلاف پاتے ۔ اور جب اُنکے (مسلمانوں کے) پاس امن یا خوف کی خبر آتی ہے تو

مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ ۖ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى

اسے فوراً مشہور کر دیتے ہیں ۔ حالانکہ اگر وہ اس خبر کو رسول (یا) اور ایمانداروں میں سے صاحبان ل۲

الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ

حکومت تک پہنچاتے تو بیشک جو لوگ نہیں سے اُس کی تحقیق کرنیوالے ہیں (اجتہاد) اولی

يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ ۗ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ

الامر) اسکو سمجھ لیتے (کہ مشہور کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں) اور (مسلمانو) اگر تم پر خدا کا فضل اور

لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا ۝۸۳ فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ

کرم (اور اسکی مہربانی ل۳) نہ ہوتی تو چند آدمیوں کے سوا تم سب شیطان کی پیروی کرنے لگتے پس (اے رسول)

اللَّهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ ۚ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ

تم خدا کی راہ میں جہاد کرو اور تم اپنی ذات کے سوا اور کسی کے ذمہ دار نہیں ہو ل۴ اور ایمانداروں کو (جہاد کی)

عَسَى اللَّهُ أَن يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَاللَّهُ أَشَدُّ

ترغیب دو عنقریب خدا کافروں کی ہیبت روک دیگا ۔ اور خدا کی ہیبت سب سے زیادہ ہے اور اسکی سزا

بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنكِيلًا ۝۸۴ مَّن يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً

بہت سخت ہے ۔ جو شخص اچھے کام کی سفارش کرے تو اس کو بھی اس کام

يَكُن لَّهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا ۖ وَمَن يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً

کے ثواب سے کچھ حصہ ملے گا اور جو برے کام کی سفارش کرے تو اس کو بھی اسی کام کی

يَكُن لَّهُ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتًا ۝۸۵

سزا کا کچھ حصہ ملے گا اور خدا تو ہر چیز پر نگہبان ہے اور جب تمہیں کسی طرح کوئی شخص ل۵

وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا

سلام کرے تو تم بھی اسکے جواب میں اس سے بہتر طریقہ سے سلام کرو یا وہی لفظ جواب میں کہہ

ل۱ یعنی اس میں نے یہی کہ کہی وہ آیت کی تفسیر میں ثابت کیا ہے کہ راوی ایک سے ... دیکھو صفحہ ۱۳۰

ل۲ ایک حدیث میں ہے کہ فضل خدا سے حضرت رسولؐ اور رحمت سے حضرت علیؑ مراد ہیں اور یہ اس وجہ سے کیونکہ اسلام کی قوت و شوکت حضرت علیؑ کے قوت بازو سے ہوئی اور آپکے ہے اسکا عشر عشیر بھی نہ ہوتا اسکا جب ہی آنحضرت رسول نے جنگ خندق میں فرمایا تھا کہ آج کی علیؑ کی ضربت قیامت تک تمام جن وانس کی عبادت سے افضل ہے۔

ل۳ جب حضرت رسول نے جنگ بدر صغریٰ کا قصد کیا تو نعیم نے مسلمانوں کو ابوسفیان کے لشکر اور اسکی فوج کی کثرت سے ڈرایا اور مسلمانوں کے دل پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ اکثر لوگ اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ رہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور آپکے فرمایا اگر تم میں سے کوئی نہ جائے گا تو اکیلا جاؤنگا آخر بعض لوگ کے ستر آدمی آپکے ساتھ ہو گئے تو آپ خدا پر توکل کر کے روانہ ہو گئے خدا نے کفر کے دلوں میں ... ایسا رعب ابوسفیان کے دل پر ڈال دیا کہ وہ لشکر اور منزل کو واپس گیا اور مسلمان صحیح و سالم مدینہ کو واپس آئے ۔ ل۴ اس وقت خدا نے حضرت رسول کو بزدلوں سے تنہا جہاد کرنے کا حکم دیا تھا اور واقعی اگر کوئی بھی آپکے ساتھ نہ جاتا تو آپ اکیلے تشریف لے جاتے اور بخدا کوئی آپکے چھوڑتے ۱۲

ل۵ اگرچہ سلام کرنا سنت ہے لیکن اس کا جواب واجب ہے مگر سلام کرنے والے کا ثواب زیادہ ہے اور جواب دینے والے کا کم اور اگر جواب نہ دے تو گناہ الگ اسلام کی تہذیب سے کم ہوگا زیادہ لوگوں کو سلام کریں سوار پیدل کو ... سلام ... سوار ... چھوٹا بڑے کو چلنے والا بیٹھنے والے کو اور سلام علیک آواز سے کرے (تفسیر ...)

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ۝٨٦ اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ

بیشک خدا ہر چیز کا حساب کرنے والا ہے اللہ تو وہی پروردگار ہے جس کے

إِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَ

سوا کوئی قابل پرستش نہیں وہ تمکو قیامت کے دن جس میں کچھ بھی شک نہیں ضرور اکٹھا کریگا اور

مَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيثًا ۝٨٧ فَمَا لَكُمْ فِي

خدا سے بڑھکر بات میں سچا کون ہوگا (مسلمانو) پھر تمکو کیا ہوگیا ہے کہ تم منافقوں کے بارے

الْمُنٰفِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا أَتُرِيدُونَ

میں دو فریق ہوگئے ہو (ایک موافق ایک مخالف) حالانکہ خود خدا نے انکے کرتوتوں کی بدولت ان

أَنْ تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللّٰهُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ

کی عقلوں کو الٹ پلٹ دیا ہے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جسکو خدا نے گمراہ کر دیا ہے تم اسکو رستے پر لے آؤ

تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۝٨٨ وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ

حالانکہ خدا نے جسکو گمراہی میں چھوڑ رکھا ہے اسکے لیے تم کوئی شخص رستہ نکال ہی نہیں سکتا وہ تو یہی خواہش رکھتے

سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوا فِي

ہے کہ جس طرح وہ کافر ہوگئے ہیں تم بھی کافر ہوجاؤ تاکہ تم انکے برابر ہوجاؤ پس جب تک خدا کی راہ میں ہجرت کریں

سَبِيلِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ

تم ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ پھر اگر وہ اس سے بھی منہ موڑیں تو انکو گرفتار کرو اور جہاں پاؤ

وَجَدْتُّمُوهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيرًا ۝٨٩

ان کو قتل کردو اور ان میں سے کسی کو نہ اپنا دوست بناؤ نہ مددگار مگر جو

إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيثَاقٌ

لوگ کسی ایسی قوم سے جا ملے ہوں کہ تم میں اور انمیں (صلح کا) عہد و پیمان ہو چکا

أَوْ جَآءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَنْ يُّقَاتِلُوكُمْ

ہے یا تم سے جنگ کرنے یا اپنی قوم کیساتھ لڑنے سے دل تنگ ہوکر تمہارے

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ حَسِيْبًا ۝۸۶ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ
بیشک خدا ہر چیز کا حساب کرنے والا ہے اللہ تو وہی پروردگار ہے جس کے
اِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَ
سوا کوئی قابل پرستش نہیں وہ تمکو قیامت کے دن جس میں ذرا بھی شک نہیں ضرور اکٹھا کریگا او
مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۝۸۷ فَمَا لَكُمْ فِى
خدا سے بڑھکر بات میں سچا کون ہوگا مسلمانو پھر تمکو کیا ہوگیا ہے کہ تم منافقوں کے بارے
الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا اَتُرِيْدُوْنَ
میں دو فریق ہو گئے ہو ایک موافق ایک مخالف حالانکہ خود خدا نے انکے کرتوتوں کی بدولت ان
اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ
کی عقلوں کو الٹ پلٹ دیا ہے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جسکو خدا نے گمراہی میں چھوڑ رکھا ہے تم اسکو رستے پر لے آؤ
تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝۸۸ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ
حالانکہ جسکو خدا گمراہی میں چھوڑ دے تم اسکے لئے کبھی بھی کوئی رستہ نکال ہی نہیں سکتے انکی تو یہی خواہش ہے کہ
سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِىْ
جس طرح وہ کافر ہوئے ہیں تم بھی کافر ہو جاؤ تاکہ تم انکے برابر ہو جاؤ پس جب تک وہ خدا کی راہ میں ہجرت کریں
سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ
تم ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ پھر اگر وہ اس سے بھی منہ موڑیں تو انہیں گرفتار کرو اور جہاں پاؤ
وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝۸۹
ان کو قتل کردو اور ان میں سے کسی کو نہ اپنا دوست بناؤ نہ مددگار مگر جو
اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ
لوگ کسی ایسی قوم سے جا ملے ہوں کہ تم میں اور انمیں صلح کا عہد و پیمان ہو چکا
اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ
ہے یا تم سے جنگ کرنے یا اپنی قوم کیساتھ لڑنے سے دل تنگ ہو کر تمہارے

أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ

پاس آتے ہوں (تو انہیں آزار نہ پہنچاؤ) اور اگر خدا چاہتا تو ان کو تم پر غلبہ دیتا تو وہ تم سے ضرور لڑتے

فَلَقَاتَلُوكُمْ ۚ فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا

پس اگر وہ تم سے کنارہ کشی کریں اور تم سے نہ لڑیں اور تمہارے پاس صلح کا پیغام دیں تو پھر

إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ۝٩٠

تمہارے لیے ان لوگوں پر (آزار پہنچانے کی) خدا نے کوئی سبیل نہیں نکالی عنقریب تم

سَتَجِدُونَ آخَرِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا

کچھ ایسے اور لوگوں کو بھی پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم

قَوْمَهُمْ كُلَّمَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا ۚ فَإِنْ

سے بھی امن میں رہیں لیکن اگر جب کبھی جھگڑے کی طرف بلائے گئے تو اس میں اوندھے منہ کے بل گر پڑے

لَمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ

پس اگر وہ تم سے نہ کنارہ کشی کریں اور نہ تمہیں صلح کا پیغام دیں اور نہ لڑائی سے اپنے ہاتھ روکیں تو

فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ ۚ وَ

ان کو پکڑو اور جہاں پاؤ ان کو قتل کر دو اور

أُولَٰئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُبِينًا ۝٩١ وَمَا كَانَ

یہی وہ لوگ ہیں جن پر ہم نے تمہیں صریح غلبہ عطا فرمایا اور کسی ایماندار کو

لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً ۚ وَمَنْ

جائز نہیں کہ کسی مومن کو جان سے مار ڈالے مگر دھوکے سے (قتل کیا ہو تو دوسری بات ہے)

قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ

اور جو شخص کسی مومن کو دھوکے سے (بھی) مار ڈالے تو (اس پر) ایک ایماندار غلام کا آزاد کرنا اور مقتول کے وارثوں

مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا ۚ فَإِنْ كَانَ

کو خوں بہا دینا (لازم) ہے مگر جب وہ لوگ معاف کردیں پھر اگر مقتول ان لوگوں میں

سلہ یہاں ملنے کا حکم ہے کہ حضرت رسولؐ کو ہدایت کی گئی تھی [illegible]

[illegible]

(باقی بر صفحہ ۱۴۶)

مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ

سے ہو وہ جو تمہارے دشمن (کافر حربی) ہیں اور خود قاتل مومن ہے تو (صرف) ایک مسلمان غلام

مُّؤْمِنَةٍ ۖ وَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم

کا آزاد کرنا اور اگر مقتول ان کافر لوگوں میں کا ہو جن سے تم سے عہد و پیمان ہو چکا ہے

مِّيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ

تو (قاتل پر) وارثان مقتول کو خون بہا دینا اور ایک بندۂ مومن کا آزاد کرنا

مُّؤْمِنَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

(واجب ہے) پھر جو شخص (غلام آزاد کرنے کو) نہ پائے تو اس کا کفارہ خدا کی طرف سے

تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَ

لگاتار دو مہینے کے روزے ہیں اور خدا خوب واقفکار (اور) حکمت والا ہے اور

مَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ

جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کے مار ڈالے (تو غلام کی آزادی وغیرہ) اس کا کفارہ

خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ

نہیں بلکہ اس کی سزا دوزخ ہے اور ہمیشہ اس میں رہے گا اس پر خدا نے اپنا غضب جاری کیا ہے اور اس پر

لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا

لعنت کی ہے اور اسکے لئے بڑا سخت عذاب تیار کر رکھا ہے اے ایماندارو جب تم خدا کی راہ میں جہاد کو

ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ

سفر کرو تو کسی کے قتل کرنے میں جلدی نہ کرو بلکہ اچھی طرح جانچ لیا کرو اور جو شخص (اظہار اسلام کی غرض سے)

أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ

تمہیں سلام کرے تو تم اسے بے سوچے سمجھے یہ نہ کہدیا کرو کہ تو ایماندار نہیں ہے اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ تم (فقط)

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِندَ اللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ ۚ كَذَٰلِكَ

دنیاوی اثاثہ کی تمنا رکھتے ہو کہ اسی بہانہ قتل کر کے لوٹ لو یہ نہیں سمجھتے کہ اگر یہی ہے تو خدا کے ہاں بہت سی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) [illegible]

[illegible]

ہوئی۔

[illegible]

(باقی صفحہ ۱۴۷)

كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ

تحقیق کر لیا کرو اور دیکھو تم بھی تو پہلے ایسے ہی تھے پھر خدا نے تم پر احسان کیا (کہ تم مسلمان ہو گئے) تو خوب

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ

تحقیق کر لیا کرو اور بیشک خدا تمہارے سب کاموں سے خبردار ہے جو مسلمان (گھر میں) بیٹھ رہتے (اور لڑنے سے جی چراتے) ہیں اور کوئی عذر نہیں رکھتے وہ

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ

اور خدا کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرنے والے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ فَضَّلَ اللّٰهُ

ہر گز برابر نہیں ہو سکتے (بلکہ) اپنے جان و مال سے جہاد کرنے والوں کو

الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَي الْقٰعِدِيْنَ

گھر بیٹھ رہنے والوں پر خدا نے درجے کے اعتبار سے بڑی فضیلت دی ہے (اگرچہ)

دَرَجَةً ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰي ۭ وَفَضَّلَ اللّٰهُ

خدا نے سب ایمانداروں سے (خواہ جہاد کریں یا نہ کریں) بھلائی کا وعدہ کر لیا ہے مگر اجر عظیم کے لحاظ سے خدا نے جہاد کرنے والوں کو خانہ نشینوں پر

الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَي الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ دَرَجٰتٍ

کہیں فضیلت دی ہے۔ (یعنی انہیں) اپنی طرف سے بڑے بڑے

مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

درجے اور بخشش اور رحمت (عطا فرمائیگا) اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

بیشک جن لوگوں کی قبض روح فرشتوں نے اس وقت کی ہے کہ (دار الحرب میں پڑے) اپنے

قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ۭ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي

اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے تو فرشتے قبض روح کے بعد ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے

الْاَرْضِ ۭ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا

تھے تو وہ عذر کرتے ہیں کہ ہم ملک میں عاجز و ناتواں تھے فرشتے کہتے ہیں کیا خدا کا ملک فراخ نہیں تھا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)
۱ ایک دفعہ حضرت رسول نے چند مسلمانوں کو کسی قبیلے پر لڑنے کے واسطے روانہ کیا جونہی ان لوگوں کو یہ خبر ہوئی کہ سب بھاگ کھڑے ہوئے ان میں سے ایک شخص مرداس نام مسلمان تھا وہ مال اسباب سمیت پہاڑ پر چڑھ گیا تھا جب اہل اسلام کا لشکر اس جگہ پہنچا اس نے تکبیر کی آواز سنی تو سمجھ گیا کہ یہ مسلمان ہیں تو وہ اس سے مطمئن ہو کر اتر آیا اور السلام علیکم کے بعد کلمہ شہادت زبان کو لیا اسامہ ابن زید [illegible] نے اسکے کہنے کا اعتبار نہ کیا اور اس مومن کو کافر سمجھ کر مار ڈالا اور اس کا مال و اسباب لوٹ لیا جب حضرت کو یہ خبر پہنچی تو آپ بہت غمگین ہوئے اور اسامہ پر بہت غضب کیا [illegible] کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے کہا [illegible] کہ وہ جان کے خوف سے کلمہ کہتا تھا آپ نے فرمایا کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا [illegible] اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا)
۱ جنگ تبوک کے وقت کعب بن مالک زاہد بن الربیع اور ہلال بن امیہ [illegible] جان بوجھ کر گھر میں بیٹھ رہے اور جہاد میں جانے سے [illegible] مگر عبداللہ ابن ام مکتوم نے اپنی نابینائی کا عذر کیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲-۱۴-۱۳

ع ۱۳/۱۰

۲ قیس بن فاکہ اور قیس بن ولید بظاہر اپنے کو مسلمان کہتے تھے مگر باوجود قدرت مکہ سے ہجرت نہ کی جب جنگ بدر میں کفار قریش [illegible] لوگ بھی کفار کے ساتھ تھے [illegible] لوگ بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے انہی کے بارے میں خدا نے یہ آیت نازل کی
۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۳

فِيهَا فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿٩٧﴾

زمین میں اتنی بھی گنجائش نہ تھی کہ تم (کہیں) ہجرت کرکے چلے جاتے تھے؟ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور

إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ

بُرا ٹھکانا ہے۔ مگر جو مرد اور عورتیں اور بچے اس قدر بےبس ہیں لے کہ نہ تو (دار الحرب سے) نکلنے کی

لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ

کوئی تدبیر کرسکتے ہیں نہ ان کو اپنی رہائی کی کوئی راہ دکھائی

سَبِيلًا ﴿٩٨﴾ فَأُولَٰئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ

دیتی ہے تو امید ہے کہ خدا ایسے لوگوں سے درگزر کرے

وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٩٩﴾ وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي

اور خدا تو بڑا معاف کرنیوالا (اور) بخشنے والا ہے اور جو شخص خدا کی راہ میں ہجرت

سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا

کریگا تو وہ زمین میں بافراغت (جگہ) رہنے سہنے کے (لئے) بہت سے

وَسَعَةً ۚ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى

کشادہ مقام پائیگا۔ اور جو شخص اپنے گھر سے جلاوطن ہو کے خدا اور اسکے رسول

اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ

کی طرف نکل کھڑا ہوا پھر اسے (منزلِ مقصود تک پہنچنے سے پہلے) موت آجائے

أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿١٠٠﴾ وَ

تو خدا پر اس کا ثواب لازم ہوگیا اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے (مسلمانو)

إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

جب تم زمین میں سفر کرو اور تم کو اس امر کا خوف ہو کہ کفار (اثنائے نماز

أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ ۖ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ

میں) تم سے فساد برپا کریں گے تو اس میں تمہارے واسطے کچھ مضائقہ نہیں

لے مستضعفین بیکس سے وہ مرد اور عورتیں مراد ہیں جو مکہ میں کافروں کے ہاتھ سے چھوٹ نہیں سکتے تھے اور مدینہ کی طرف راہ پاتے تھے۔ یہ بھی منقول ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اور اس کی خبر جندب کو جو مکہ میں رہتا تھا معلوم ہوئی اور وہ ان دنوں بیمار تھا تو کہنے لگا واللہ میں ان لوگوں میں نہیں ہوں جن کو خدا نے بہت سے مستثنیٰ کیا ہے کیونکہ میں کچھ سکت بھی رکھتا ہوں اور مدینہ کا راستہ بھی جانتا ہوں بیٹوں سے بولا ... اس حالت میں بستر پر ... اٹھا کر ... اسی طرح لے چلے ... اور منزل تنعیم پر پہنچا تھا کہ مرگیا اور بہشت میں داخل ہوا اسی کی شان میں بعد والی آیت نازل ہوئی

ع

يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ
کہ نماز میں سے کچھ کم کر دیا کرو ل؎ بے شک کفار تو تمہارے کھلم کھلا دشمن ہیں اور
عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝١٠١ وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ
(اے رسول) جب تم مسلمانوں میں موجود ہو اور (لڑائی ہو رہی ہو کہ) تم انکو نماز
الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا
پڑھانے لگو تو دو گروہ کر کے ایک کو لڑائی کیواسطے چھوڑ دو اور انمیں سے ایک جماعت تمہارے ساتھ
اَسْلِحَتَهُمْ ۣ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَاۗىِٕكُمْ
نماز پڑھے اور اپنے حربے ہتھیار اپنے ساتھ لئے رہے پھر جب پہلی رکعت کے سجدے کر کے دوسری رکعت
وَلْتَاْتِ طَاۗىِٕفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ
جلدی فرادیٰ پڑھ لیں تو تمہارے پیچھے پشت پناہ بنیں اور دوسری جماعت جو (لڑ رہی تھی اور) ابتک نماز
وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ
نہیں پڑھنے پائی ہے آئے اور تمہاری دوسری رکعت میں تمہارے ساتھ نماز پڑھے اور اپنی حفاظت کی چیزیں اور
كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ
ہتھیار (نماز میں ساتھ) لیے رہیں کفار تو یہ چاہتے ہی ہیں کہ کاش اپنے ہتھیاروں اور اپنے ساز و سامان سے ذرا سی
فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ
غفلت کرو تو اکبارگی سب کے سب تم پر ٹوٹ پڑیں ہاں البتہ اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ
عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ
(اتفاقاً) تم کو بارش کے سبب سے کچھ تکلیف پہنچے یا تم بیمار ہو تو اپنے ہتھیار (نماز
مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ۭ
میں) اتار کے رکھدو اور اپنی حفاظت کرتے رہو اور خدا نے
اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝١٠٢ فَاِذَا
تو کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے پھر جب تم

ل؎ کچھ کم کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ جو چار رکعتی نمازوں میں سے دو رکعت کر دو یہی یاد رکھنے کی بات ہے جس طرح خوف کی حالت میں نماز قصر ہوتی ہے اسی طرح سفر میں بھی قصر کی ضرورت ہے کیونکہ اگر کوئی شخص شرعی سفر میں جان بوجھ کر پوری نماز پڑھے گا تو اس کی نماز باطل ہوگی اسکی تفصیل دیکھو کتب فقہ میں ۱۲

ت؎ حدیث کے راوی سے حضرت رسول اللہ ﷺ اسلام ساتھ لیکر کسی طرف چلے ہیں ادھر کفار آگے سے گزر ہوئی اور خالد ابن ولید کو دو سو سواروں کے ساتھ آپ کے روکنے کے واسطے روانہ کر دیا، اثنا راہ میں پہاڑوں پردروں میں مٹھ بھیڑ ہوئی ہونے میں نماز ظہر کا وقت آیا اور آپ نے بلال سے اذان دلائی اور سب کے ساتھ نماز پڑھی خالد یہ دیکھ کر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا ہم لوگوں سے بڑی غلطی ہوئی اگر ہم ان پر نماز کی حالت میں حملہ کر دیتے تو سب کو مار دیتے اب کی یہ لوگ اپنی نماز عصر ادا کرتے پھر ان کے پیچھے سے حملہ کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے وہ نماز جواب یہ لوگ پڑھیں گے ان کے نزدیک بہت عزیز ہے یہاں تک کہ خوب جانتے ہیں چاہتے تھے ادھر خدا نے حضرت جبرئیل کی معرفت انکی باتوں سے اپنے رسول کو اطلاع کر دی اور اس طرح نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا یہ دیکھ کر کفار اپنا سا منہ لے کر رہ گئے ۱۲۰ - ۱۳۰

قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ

نماز ادا کر چکو تو اٹھتے بیٹھتے لیٹتے (غرض ہر حال میں) خدا کو یاد کرو پھر

عَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ

جب تم (دشمنوں سے) مطمئن ہو جاؤ تو (اپنے معمول کے موافق) نماز

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ ١٠٣

پڑھا کرو کیونکہ نماز تو ایمانداروں پر وقت معین کرکے فرض کی گئی ہے ، اور

وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ

(مسلمانو) دشمنوں کے پیچھا کرنے میں سستی نہ کرو) اگر لڑائی میں تم کو تکلیف پہنچتی ہے تو

فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ

جیسی تم کو تکلیف پہنچتی ہے ان کو بھی ویسی ہی اذیت ہوتی ہے اور تم کو یہ بھی تقویت

مَا لَا يَرْجُوْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ ١٠٤ اِنَّآ

ہے کہ تم خدا سے وہ اُمیدیں رکھتے ہو جو انکو نصیب نہیں اور خدا تو سب کچھ واقف کار اور حکمت والا ہے (اے رسول)

اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ

ہم نے تم پر برحق کتاب اسلئے نازل کی ہے کہ جس طرح خدا نے تمہاری ہدایت کی ہے

بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ۝ ١٠٥ وَّ

اسی طرح لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو اور خیانت کرنیوالوں کے طرفدار نہ بنو اور

اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ ١٠٦

(اپنی اُمت کیلئے) خدا سے مغفرت کی دُعا مانگو بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ

اور (اے رسول) تم ان (بدمعاشوں) کی طرف ہو کر (لوگوں سے) نہ لڑو جو اپنے ہی لوگوں

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۝ ١٠٧

سے دغابازی کرتے ہیں۔ بیشک خدا ایسے شخص کو دوست نہیں رکھتا جو دغاباز گنہگار ہو

ملے ہر جنگ مدینہ کے بعد کا قصہ ہے اسکی تفصیل پہلے مذکور ہو چکی ہے دیکھو صفحہ ۱۱۳-

ملے انصار بنو ابیرق میں سے تین بھائی بشیر، مبشر، بشر منافق تھے ان میں سے انہوں نے قتادہ کے چچا کے مکان میں نقب لگائی اور انکے کھانے کی چیزیں زرہ اور تلوار چرا لے گئے اور ایک یہودی کے گھر چھپا کے رکھ آئے قتادہ کا ایک دیندار لبید بن سہل بھی انکا رشتہ دار تھا قتادہ نے ان سب کی حضرت رسول سے شکایت کی بشیر وغیرہ نے سارا الزام لبید کے سر تھوپا اور اصل چور اسی کو بتلایا جب لبید کو یہ خبر معلوم ہوئی تو وہ ننگی تلوار لئے ہوئے غصہ میں گھر سے نکلا اور کہنے لگا تم میری چوری کرو اور نام [illegible] منافق ہو کر خود [illegible] کیا کرتے ہو اور قریش کی طرف منسوب کرتے ہو، اگر میں نے چوری کی ہے تو ثابت کرو ورنہ اسی تلوار سے سر اڑا دوں گا جب لبید نے [illegible] کھری کھری سنائی تو یہ لوگ اس سے [illegible] اور صلح کر لی، اور الزام اسے بری کر دیا اسکے بعد ان لوگوں نے ایک اور چال کی یہ لوگ اسید بن عروہ کے پاس پہنچے جو انکا قوم قبیلہ اور بڑا لسان اور گفتار تھا اسکو حضرت رسول کے پاس اپنا وکیل بنا کر بھیجا اس نے آپ سے عرض کی کہ قتادہ نے ایک بڑا اندھیر کر رکھا ہے کہ ایسے عالی خاندان لوگوں پر چوری کا الزام لگاتا ہے یہ سنکر آپ نے حضرت [illegible] قتادہ کو بلا کر کچھ زبانی تنبیہ فرمائی قتادہ کو اپنے جھوٹے بننے اور حضرت کے خفا ہونے کا کمال صدمہ ہوا اسکے چچا نے اسکی فہمائش کی اور تسلی دی کہ خدا ہمارا مددگار ہے اس وقت یہ آیتیں نازل ہوئیں اور ان لوگوں کی چوری کا بھانڈا پھوٹا اور قتادہ کی تشفی ہوئی ۱۲۰-۱۳۰-۱۲۰

يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَ لَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ

لوگوں سے تو (اپنی شرارت) چھپاتے ہیں اور خدا سے نہیں چھپاتے ہیں حالانکہ

اللّٰهِ وَ هُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ

وہ تو اس وقت بھی اُنکے ساتھ ساتھ ہوتا ہے جب وہ لوگ راتوں کو ایسی باتوں کے مشورے

الْقَوْلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝١٠٨ هٰٓاَنْتُمْ

کرتے ہیں جن سے خدا راضی نہیں اور خدا ان کے سب کاموں کو احاطہ کئے ہوئے ہے بھلا تم لوگ

هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَمَنْ

ایسے ہی ہو کہ دنیا کی زندگی میں تو تم نے ان کی طرف سے بحث کر لی مگر قیامت کو ان کی طرف سے

يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ

کے دن ان کا طرفدار بنکر خدا سے کون لڑے گا یا کون ان کا وکیل ہوگا

وَكِيْلًا ۝١٠٩ وَ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ

اور جو شخص کوئی برا کام کرے یا (کسی طرح) اپنے نفس پر ظلم کرے اسکے بعد

يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝١١٠ وَ

خدا سے اپنی مغفرت کی دُعا مانگے تو خدا کو بڑا بخشنے والا مہربان پائیگا۔ اور

مَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَ

جو شخص کوئی گناہ کرتا ہے تو اسکا کچھ اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور

كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝١١١ وَ مَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً

خدا تو ہر چیز سے واقف (اور) بڑی تدبیر والا ہے اور جو شخص کوئی خطا یا گناہ کرے

اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ

پھر اسے کسی بے قصور کے سر تھوپے تو اس نے ایک بڑے افترا اور صریح گناہ

ع اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝١١٢ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ

کو اپنے اوپر لاد لیا اور اے محمد اگر تم پر خدا کا فضل (و کرم) اور اس کی مہربانی

وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَ

نہ ہوتی تو ان (بد معاشوں) میں سے ایک گروہ ك تمکو گمراہ کرنے کا ضرور قصد کرتا حالانکہ وہ

مَا يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ

لوگ بس آپ اپنے کو گمراہ کر رہے ہیں اور یہ لوگ تمھیں کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا

شَیْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ

سکتے اور خدا ہی نے تو (مہربانی کی کہ) تم پر اپنی کتاب اور حکمت نازل کی اور جو

عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ

باتیں تم نہ جانتے تھے تمھیں سکھا دیں اور تم پر تو خدا کا بڑا فضل ہے (اے رسول)

عَظِيْمًا ۝١١٣ لَا خَيْرَ فِیْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ

ان کے راز کی ك باتوں سے اکثر میں بھلائی (کا تو نام تک) نہیں، مگر (ہاں) جو شخص

بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ

کسی کو صدقہ دینے یا اچھے کام کرنے یا لوگوں کے درمیان میں ملاپ کرانے کا حکم دے

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ

تو البتہ ایک بات ہے) اور جو شخص (محض) خدا کی خوشنودی کی خواہش میں ایسے کام کریگا

نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝١١٤ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ

تو ہم عنقریب ہی اسے بڑا اچھا بدلہ عطا فرمائینگے اور جو شخص ك راہ راست کے ظاہر ہونے کے بعد

مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ

رسول سے سرکشی کرے اور مومنین کے طریقہ کے سوا کسی اور راہ

سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ

پر چلے تو جدھر وہ پھر گیا ہے ہم بھی ادھر ہی پھیر دینگے او

جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝١١٥ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ

آخر اسے جہنم میں جھونک دینگے اور وہ تو بہت ہی برا ٹھکانہ ہے خدا بیشک اسکو تو نہیں بخشتا

ك اس میں اشارہ اسید بن عروہ کی طرف ہے کہ بنو برق کی طرف سے وکیل بنکر قتادہ کے خلاف آپکے پاس بحث کرنے کو آیا تھا اور آخر اسکی حجت سے قتادہ پر کچھ خفگی کر دی ۱۲

ك یہ بھی اسی قصہ سے متعلق ہے اور اس مشورہ کا ذکر ہے جو ان چوروں نے اپنی برأت اور قتادہ کے جھوٹا بنانے کے لئے کیا تھا ۱۲

ك بعض روایت سے معلوم ہوتا تھا کہ جو قصہ بنو برق بشیر وغیرہ کی چوری کا بیان ہوا ہے وہ بشیر منافق کی کارستانی تھی اور جب اسے معلوم ہوا کہ اب ہاتھ کٹنے کی تیاری ہے تو مدینہ سے بھاگ کر مشرکین مکہ میں جا ملا اور مرتد ہوگیا چند دن کے بعد اپنی عادت کے موافق ایک شخص کے گھر میں نقب لگائی مگر دیوار اس پر گر پڑی اور خود دب گیا صبح لوگوں نے جب مٹی ہٹائی تو دیکھا کہ مردہ زندہ موجود تھا لوگوں نے چاہا کہ مار ڈالیں مگر ایک شخص نے سفارش کی کہ یہ ہم لوگوں میں پناہ لیکر آیا تھا اس کا مارنا مناسب نہیں تب لوگوں نے چھوڑ دیا مگر مکہ سے شہر بدر کر دیا آخر اسکی تاجروں کے ساتھ شام کا رخ کیا ایک منزل میں ان لوگوں کو غافل پاکر کچھ مال چرایا اور وہاں سے چلا مگر گرفتار ہوا اور مار ڈالا گیا اسکے بارے میں خدا نے یہ آیت نازل کی ۱۲

يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ

کہ اس کا کوئی اور شریک بنایا جائے ہاں اس کے سوا اور گناہ ہو جس کو چاہے بخش دے اور

مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝ ۱۱۶

(معاذ اللہ) جس نے کسی کو خدا کا شریک بنایا وہ تو بس بھٹک کے بہت دور جا پڑا

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ

یہ مشرکین خدا کو چھوڑ کر بس عورتوں ہی کی پرستش کرتے ہیں یعنی بتوں کو جو ان کے خیال میں عورتیں

اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝ ۱۱۷ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ

ہیں اور (در حقیقت) یہ لوگ سرکش شیطان کی پرستش کرتے ہیں جس پر خدا نے لعنت کی ہے اور جس نے ابتدا ہی میں

مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ ۱۱۸ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ

کہا تھا کہ (خداوندا) میں تیرے بندوں میں سے کچھ خاص لوگوں کو (اپنی طرف) ضرور لے لونگا اور پھر انہیں ضرور گمراہ

وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ

کروں گا اور انہیں (بڑی بڑی) اُمیدیں بھی ضرور دلاؤنگا اور یقیناً انہیں سکھا دوں گا پھر وہ (بتوں کے واسطے

الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ وَ

جانوروں کے کان ضرور چیر پھاڑ کریں گے اور البتہ ان سے کہہ دونگا بس پھر وہ میری تعلیم کے موافق (خدا کی

مَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ

بنائی ہوئی صورت کو ضرور بدل ڈالیں گے اور یہ یاد رہے کہ جس نے خدا کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا سرپرست

خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝ ۱۱۹ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۚ وَ

بنایا تو اُس نے کھلم کھلا سخت گھاٹا اٹھایا شیطان اُن سے اچھے اچھے وعدے کرتا ہے اور بڑی بڑی اُمیدیں بھی

مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ ۱۲۰ اُولٰٓئِكَ

دلاتا ہے اور شیطان اُن سے جو کچھ بھی وعدہ کرتا ہے وہ نرا دھوکا ہی دھوکا ہے یہی تو وہ لوگ ہیں جن کا

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۝ ۱۲۱

ٹھکانا بس جہنم ہے، اور وہاں سے بھاگنے کی جگہ بھی نہ پائیں گے،

۱ے جس طرح ہمارے ملک کے لوگ کالی، سیتلا، بھوانی کی پوجا کرتے ہیں اسی طرح عرب کے لوگ بتوں کی لات و عزیٰ منات عورتوں کے مجسمے رکھ کر انکی پرستش کرتے تھے بلکہ ہر قبیلے کے ایک جدا گانہ بت تھا مشرکین ان کو عورتوں ہی کے نام سے [illegible] شیطان سے [illegible] کبھی ان کے اندر حلول کر جاتے تھے اس لیے خدا نے انکی پرستش کی نسبت شیطان کی طرف ہی کی [illegible]

ابتدائے اسلام میں ایک روز کچھ مشرکین ایک بت کے آگے سجدے میں مشغول تھے کہ شیطان نے اس میں حلول کیا اور چند اشعار پڑھے جن کا مطلب تھا کہ [illegible] اور [illegible] اصحاب یہاں آئے اور ان لوگوں نے ہم کو عیب لگایا اور ہمارے بزرگوں کے دین کی مذمت کی حالانکہ وہ بڑے نیک تھے [illegible] مشرکوں نے [illegible] سنا [illegible] شور و غوغا کرنے لگے [illegible] انہیں کیا [illegible] آپ [illegible] کہ شیطان کی کارستانی ہے مگر اس سوچ میں تھے کہ اس کا جواب کیونکر دیا جائے [illegible] نے آکر عرض کی کہ آپ کچھ تردد نہ کریں وہ شیطان [illegible] اس کا [illegible] کے ساتھ تشریف [illegible] انکو مقتول [illegible] دوسرے [illegible] مشرکوں نے قربانیاں کیں اور ایک بڑا مجمع ہوا آپ بھی تشریف لے گئے [illegible] وہاں پہنچے سب بت [illegible] کے بل گر پڑے [illegible] اور بہت سی [illegible] کہیں اور سجدے کے [illegible]

(باقی صفحہ ۱۵۴ پر)

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ

اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے انہیں ہم عنقریب ہی (بہشت کے)

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

ان ہرے بھرے باغوں میں جا پہنچائیں گے جن کے (درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہونگی اور یہ

أَبَدًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ

لوگ اسمیں ہمیشہ ابدالآباد تک رہیں گے (یہ ان سے) خدا کا پکا وعدہ ہے اور خدا سے زیادہ (اپنی)

اللَّهِ قِيلًا ﴿١٢٢﴾ لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ

بات میں سچا کون ہوگا نہ تم لوگوں کی آرزو سے (کچھ کام چل سکتا ہے) نہ اہل کتاب کی تمنا سے کچھ

أَهْلِ الْكِتَابِ ۗ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا

حاصل بلکہ جیسا کام ویسا دام جو بُرا کام کرے گا اسکا بدلہ لے دیا جائے گا اور پھر خدا کے

يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿١٢٣﴾

سوا کسی کو نہ تو اپنا سرپرست پائے گا اور نہ مددگار اور جو شخص اچھے

وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ

اچھے کام کرے گا (خواہ) مرد ہو یا عورت اور ایماندار (بھی) ہو تو ایسے

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا

ہی لوگ بہشت میں (بے کھٹکے) جا پہنچیں گے اور ان پر تل بھر بھی ظلم نہ کیا

يُظْلَمُونَ نَقِيرًا ﴿١٢٤﴾ وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِمَّنْ

جائے گا اور اس شخص سے دین میں بہتر کون ہو گا جس نے

أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ

خدا کے سامنے اپنا سر تسلیم جھکا دیا اور وہ نیکو کار بھی ہے اور ابراہیم کے طریقہ پر

إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۗ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ

چلتا ہے جو باطل سے کترا کے چلتے تھے اور خدا نے ابراہیم کو تو اپنا خالص دوست بنا لیا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)
سے ہمارے معبود تم نے جو
کچھ کل کیا تھا آج ہم بھی کو ایسے
بعد ایک بڑے بت سے آواز
آئی کہ میں نے مشوہ کو مار ڈالا جو
بڑی بدکار اور گمراہ تھی اس پر وہ ہمارے
پیغمبر کے جن پر ہونے کے بعد
قرآن نازل ہوا ہے لعنت کی ہے
جب مشرکین نے یہ سنا تو کہنے
لگے کہ ہم تو قریب دیتے ہی
تھے ہمارے معبودوں کو بھی قریب
لیٹنے لگے اور اسدن سے دین
اسلام روز بروز ترقی کرنے لگا
۲ سر سمت کی چوٹی رکھنا گودنا
گودنا بھی تغییر خلق اللہ میں داخل ہے
(حاشیہ صفحہ ہذا)
لے جس وقت یہ آیت نازل ہوئی
تو جو اصحاب بیچے [illegible] سخت
غمگین ہوئے اور حضرت سے عرض
کرنے لگے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
آپکے سوا کسی کے واسطے نجات
نہیں اسپر [illegible] کوئی شخص
بے خطا نہیں [illegible] فرمایا کہ تم سے
کوئی شخص بیمار نہیں [illegible]
کوئی رنج نہیں [illegible]
بلا نہیں [illegible] گناہوں کا کفارہ
[illegible] اصحاب کو اطمینان
ہوا ۲ اسمیں اختلاف ہے کہ حضرت
ابراہیم خلیل کیونکر ہوئے ایک روایت
میں ہے کہ خدا نے ایک فرشتے کی
صورت جو ایک خوبصورت جوان مرد
کی صورت میں آیا تھا خطاب فرمایا
ایک روایت میں ہے کہ آپ
مہمانوں کے واسطے اپنے [illegible]
دوست کے پاس [illegible]
تو آپکے [illegible]
بھری [illegible]
[illegible] زبان سے خدا کی نسبت خلیل
کا لفظ نکلا ایک روایت میں ہے کہ
نمرود کی آگ میں پھینکنے کے وقت
[illegible] فرشتوں کی مدد [illegible]
پروا [illegible] ہے
اس خطاب سے سرفراز ہوئے
ایک روایت میں ہے کہ اپنے اولاد
کی قربانی [illegible]
مال کو مہمانوں کی خاطر [illegible]
کیا اس وجہ سے یہ خطاب ملا [illegible]
ہوں کہ ان کاموں باتوں کو خدا نے پسند
کیا اور خاص خطاب سے سرفراز کیا
کسی خاص اسی شخص کی نسبت
[illegible]

خَلِيلًا ﴿١٢٥﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض) سب کچھ خدا ہی کا ہے اور خدا ہی

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا ﴿١٢٦﴾ وَيَسْتَفْتُونَكَ

سب چیز کو (اپنی قدرت سے) گھیرے ہوئے ہے (اے رسول) یہ لوگ تم سے (یتیم لڑکیوں) سے نکاح

فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلٰى

کے بارے میں فتوے طلب کرتے ہیں تم (ان سے) کہہ دو کہ خدا تمہیں ان سے نکاح کرنے کی اجازت دیتا ہے اور جو حکم

عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِي يَتٰمَى النِّسَاءِ الّٰتِي لَا

(منا ہی کا) قرآن میں تمہیں (پہلے) سنایا جا چکا ہے وہ حقیقتہً ان یتیم لڑکیوں کے واسطے تھا جنہیں تم

تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ

ان کا معین کیا ہوا حق نہیں دیتے اور چاہتے ہو کہ یوں ہی ان سے نکاح کر لو اور ان کمزور

تَنْكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَ

ناتواں بچوں کے بارے میں حکم فرماتا ہے اور (وہ) یہ ہے کہ تم یتیموں کے حقوق

أَنْ تَقُومُوا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ

کے بارے میں انصاف پر قائم رہو اور (یقین رکھو کہ) جو کچھ تم نیکی کرو

خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهِ عَلِيمًا ﴿١٢٧﴾ وَإِنِ امْرَأَةٌ

گے تو خدا اس سے ضرور واقف کار ہے اور اگر کوئی عورت (١) اپنے شوہر

خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ

کی زیادتی و بے توجہی سے (طلاق کا) خوف رکھتی ہو تو میاں بی بی کے باہم کسی

عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ

طرح ملاپ کر لینے میں دونوں (میں سے کسی) پر کچھ گناہ نہیں ہے اور صلح تو (بہر حال)

وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ وَإِنْ تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا

بہتر ہے اور بخل سے تو قریب قریب ہر طبیعت کے ہم پہلو ہے اور اگر تم نیکی کرو اور پرہیز

(١) خولہ [illegible] کی ایک عورت [illegible] کی زوجہ جو حق سے بڑھیا ہو گئی تو اسکے شوہر نے اسکو طلاق دیکر دوسری جوان عورت سے نکاح کرنا چاہا [illegible] تب وہ اسکی شکایت حضرت رسول کے پاس لے گئی اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی ١٢

ع

فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝١٢٨ وَلَنْ

سے بچے رہو تو خدا تمہارے کام سے خبردار ہے (وہی تم کو اجر دے گا) اور اگرچہ تم بہتیرا چاہو (لیکن)

تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ

تم میں اتنی سکت تو ہرگز نہیں ہے کہ اپنی متعدد بیبیوں میں (پورا پورا) انصاف کر سکو تو ایسا

فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۚ

بھی تو نہ کرو کہ (ایک ہی کی طرف) ہمہ تن اتنا مائل ہو جاؤ کہ (دوسری کو) ادھر میں (لٹکتی ہوئی) معلق چھوڑ دو

وَإِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا

اور اگر باہم میل کر لو اور (زیادتی) سے بچے رہو تو خدا یقیناً بخشنے والا مہربان ہے اور اگر دونوں میاں بیوی

رَّحِيمًا ۝١٢٩ وَإِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ

ایک دوسرے سے بذریعہ طلاق جدا ہو جائیں تو خدا اپنے وسیع خزانے سے (فراغبالی عطا فرما کر)

سَعَتِهِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيمًا ۝١٣٠ وَلِلّٰهِ

دونوں کو ایک دوسرے سے بے نیاز کر دیگا اور خدا تو بڑی گنجائش (اور) تدبیر والا ہے اور جو کچھ آسمان

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا

میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض) سب کچھ خدا ہی کا ہے اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب (خدا)

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ

عطا کی گئی تھی ان کو اور تم کو بھی اس کی ہم نے وصیت کی تھی کہ خدا (کی

أَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ۚ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي

نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور اگر (کہیں) تم نے کفر اختیار کیا تو (یاد رہے کہ) جو کچھ آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا

میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض) سب کچھ خدا ہی کا ہے (جو چاہے کر سکتا ہے) اور خدا (تو سب سے) بے پروا

حَمِيدًا ۝١٣١ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ

اور ہمہ صفت موصوف ہے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض) سبھی خاص خدا کا ہے اور خدا تو

بیبیوں کے درمیان انصاف

ف سب بیبیوں کو برابر روٹی کپڑا دینا یا ایک ایک شب باری باری ہر عورت کے پاس سو رہنا مقصود یہی نہیں بلکہ محبت کا ہر عورت کی طرف برابر رہنا مقصود ہے مگر چونکہ انصاف قوت بشری سے باہر تھا اسی وجہ سے خدا نے اس سے قطع نظر کی اور فرمایا کہ پورا انصاف تو تم نہیں کر سکتے مگر ظاہری باتوں میں تو حق ادا کرو۔۱۲

ف [illegible]

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝١٣٢ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا

کارسازی کے لیے کافی ہے لوگو اگر خدا چاہے تو تمکو دُنیا کے پردے سے اٹھا لے

النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي ذٰلِكَ

اٹھالے اور (تمہارے بدلے) دوسرں کو لابساتے اور خدا تو اس پر قادر و توانا ہے

قَدِيْرًا ۝١٣٣ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ

جو شخص (اپنے اعمال کا) بدلہ دُنیا ہی میں چاہتا ہو تو خدا کے پاس دُنیا اور

ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝١٣٤ ع

آخرت دونوں کا اجر موجود ہے اور خدا تو (ہر شخص کی) سنتا اور سب کو دیکھتا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ

ہے) اے ایمان والو مضبوطی کے ساتھ انصاف لے پر قائم رہو اور خدا لگتی گواہی دو

شُهَدَاۗءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ

اگرچہ (یہ گواہی) خود تمہارے یا ماں باپ یا رشتہ داروں کے مضر (ہی

وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ

کیوں) نہ ہو خواہ مالدار ہو یا محتاج (کیونکہ) خدا تو تمہارے بہ نسبت ان پر زیادہ مہربان

اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ

ہے تم تو (حق سے) کترانے میں خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو اور اگر گھما پھرا کے

وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

گواہی دو گے یا (گواہی سے) بالکل انکار کرو گے تو (یاد رہے) جیسی کرنی ویسی بھرنی کیونکہ)

خَبِيْرًا ۝١٣٥ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ

جو کام تم کرتے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے اے ایمان والو خدا اور اس کے رسول پر اور اس کی کتاب پر جو اس

رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ

نے اپنے رسول (محمدؐ) پر نازل کی ہے اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل

لے اولے شہادت میں ایچ پیچ اسلئے ہے کہ حق رسی کا دار و مدار شہادت ہی پر ہے اور اس کو پیچیدہ کر دینا گویا حق کا تلف کرنا ہے اور کسی کے حق کا تلف کرنا سخت گناہ ہے۔

وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ

کی ایمان لاؤ ۔ اور (یہ بھی یاد رہے کہ) جو شخص خدا اور اس کے فرشتوں

بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور روزِ آخرت کا منکر ہو تو وہ راہِ راست

فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝١٣٦ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

سے بھٹک کے بہت دور جا پڑا بے شک جو لوگ ایمان لائے اسکے

ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا

بعد پھر کافر ہوگئے پھر ایمان لائے اور پھر اسکے بعد کافر ہوگئے اور پھر کفر میں بڑھتے

لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ؕ ۝١٣٧

چلے گئے تو خدا نہ انکی مغفرت کریگا اور نہ انہیں راہِ راست کی ہدایت ہی کرے گا۔

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۝١٣٨ ع ٧

اے رسولؐ، منافقوں کو خوشخبری دیدو کہ ان کے لئے ضرور دردناک عذاب ہے،

الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ

جو لوگ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا سرپرست بناتے ہیں کیا انکے

دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ

پاس عزت (و آبرو) کی تلاش کرتے ہیں عزت تو ساری خدا ہی

فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ ۝١٣٩ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ

کے لئے خاص ہے (مسلمانو) حالانکہ خدا تم پر اپنی کتاب

فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا

قرآن میں یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم سن لو کہ خدا کی آیتوں سے انکار کیا جاتا

وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا

ہے اور ان کی ہنسی اڑائی جاتی ہے تو جب تک وہ لوگ اور باتیں نہ کرنے لگیں

مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا سرپرست نہ بناؤ

فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ

کہ وہ کسی دوسری بات میں غور کرنے لگیں ورنہ تم بھی اس وقت انکے برابر ہو جاؤ گے اس میں تو شک ہی نہیں کہ

الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا ﴿١٤٠﴾

خدا تمام منافقوں اور کافروں کو (ایک نہ ایک دن) جہنم میں جمع کرنے ہی گا ، (وہ

الَّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ بِكُمْ فَإِن كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ

منافقین[۱] جو تمہارے (مآل کار کے) منتظر ہیں (کہ دیکھئے فتح ہوتی ہے یا شکست) تو اگر

مِّنَ اللَّهِ قَالُوا أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ وَإِن كَانَ

خدا کی طرف سے تمہیں فتح ہوئی تو کہنے لگے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے اور اگر (فتح کا) حصہ

لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ قَالُوا أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ

کافروں کو ملا تو (کافروں سے) کہتے ہیں کیا ہم تم پر غالب آگئے (مگر قصداً تم کو چھوڑ دیا) اور

وَنَمْنَعْكُم مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ

تم کو مومنین کے ہاتھوں سے ہم نے بچایا نہیں تھا (منافقو) قیامت کے دن تو خدا تمہارے

يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى

درمیان فیصلہ کرے گا ، اور خدا نے کافروں کو مومنین پر [۲] (غالب) رہنے کی ہرگز کوئی

الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ﴿١٤١﴾ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ

راہ نہیں قرار دی ۔ بے شک منافقین (اپنے خیال میں) خدا کو فریب دیتے ہیں

اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ

حالانکہ خدا خود انہیں دھوکا دیتا ہے اور یہ لوگ جب نماز پڑھنے کھڑے ہوتے

قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ

ہیں تو بیدلی سے (الکسائے ہوئے) کھڑے ہوتے ہیں اور فقط لوگوں کو دکھاتے ہیں اور دل سے

اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٤٢﴾ مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ

تو خدا کو کچھ یونہی سا یاد کرتے ہیں اس کفر و ایمان کے بیچ ادھر میں پڑے جھول رہے ہیں نہ

[۱] مسلمانوں اور کافروں میں تو لڑائی ہوتی اور منافقوں کے ہاتھ دونوں لڈو کیونکہ جب مسلمانوں کو فتح ہوتی تو اس امید سے کہ مال غنیمت میں حصہ ملے کو تیار ہوتے کہ ہم لڑائی میں تمہارے ساتھ تھے اور کافروں کی فتح ہوتی تو ان سے بھی ...

لَآ إِلَىٰ هَٰٓؤُلَآءِ وَلَآ إِلَىٰ هَٰٓؤُلَآءِ ۚ وَمَن يُضْلِلِ

اُن مسلمانوں کی طرف نہ ان (کافروں) کی طرف اور اے رسولؐ جسے خدا گمراہی میں چھوڑ دے اس کی

ٱللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُۥ سَبِيلًا ۝ ١٤٣ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ

ہدایت کی تم ہرگز کوئی سبیل نہیں کر سکتے ۔ اے ایمان والو مومنین کو

ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ ٱلْكَٰفِرِينَ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِ

چھوڑ کر کافروں کو (اپنا) سرپرست نہ بناؤ کیا

ٱلْمُؤْمِنِينَ ۚ أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُوا۟ لِلَّهِ عَلَيْكُمْ

تم یہ چاہتے ہو کہ خدا کا صریحی الزام اپنے اوپر قائم

سُلْطَٰنًا مُّبِينًا ۝ ١٤٤ إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ فِى ٱلدَّرْكِ

کر لو اس میں تو شک ہی نہیں کہ منافقین جہنم کے سب سے

ٱلْأَسْفَلِ مِنَ ٱلنَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ۝ ١٤٥

نیچے طبقے میں ہوں گے اور اے رسولؐ تم وہاں کسی کو ان کا حمایتی بھی نہ پاؤ گے

إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُوا۟ وَأَصْلَحُوا۟ وَٱعْتَصَمُوا۟ بِٱللَّهِ

مگر (ہاں) جن لوگوں نے (نفاق سے) توبہ کر لی اور اپنی حالت درست کر لی اور خدا سے لپٹے

وَأَخْلَصُوا۟ دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُو۟لَٰٓئِكَ مَعَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۖ

رہے اور اپنے دین کو محض خدا کے واسطے نرا کھرا کر لیا تو یہ لوگ مومنین کے ساتھ (بہشت میں)

وَسَوْفَ يُؤْتِ ٱللَّهُ ٱلْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ ١٤٦

ہونگے اور مومنین کو تو خدا عنقریب ہی بڑا (اچھا) بدلہ عطا فرمائے گا اگر تم نے خدا کا شکر کیا

مَّا يَفْعَلُ ٱللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ

اور اس پر ایمان لائے تو خدا تم پر عذاب کر کے کیا کرے گا بلکہ خدا تو (خود

وَءَامَنتُمْ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ۝ ١٤٧

شکر کرنے والوں کا) قدردان اور واقف کار ہے۔

الجزء ٦

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ

خدا (کسی کے) ہانک پکار کر بُرا کہنے کو پسند نہیں کرتا۔ مگر مظلوم سلہ (ظالم کی بُرائیاں

ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝١٤٨ اِنْ تُبْدُوْا

بیان کر سکتا ہے)۔ اور خدا تو (سب کی) سُنتا (اور) سب کچھ جانتا ہے۔ اگر تم لوگ بھلائی

خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ

کرتے ہو یا چھپا کر یا کسی کی برائی سے درگزر کرتے ہو تو خدا بھی بڑا درگزر

كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝١٤٩ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ

کرنے والا (اور) قادر ہے۔ بے شک جو لوگ خدا اور اس کے رسولوں سے

وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ

انکار کرتے ہیں اور خدا اور اس کے رسولوں میں تفرقہ ڈالنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

رُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ

ہم بعض سلہ (پیغمبروں) پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کا انکار

بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ

کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس (کفر و ایمان) کے درمیان ایک دوسری

سَبِيْلًا ۝١٥٠ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا

راہ نکالیں۔ یہی لوگ حقیقتاً کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے واسطے ذلت

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝١٥١ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ

دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور جو لوگ خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان

وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ

لائے اور ان میں سے کسی میں تفرقہ نہیں کیا تو ایسے ہی لوگوں کو خدا بہت

سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝١٥٢

جلد ان کا اجر عطا فرمائے گا۔ اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

سلہ کہ کسی کی بدعا جائز ہے اور جو کہ سنت بھی ایک طرح کی بدعا ہے کیونکہ اس سے مقصود خدا کی بہت سے فریاد ہے پس مظلوم کی طرف سے ظالم کے حق میں جائز ہوئی اور ظالم خواہ مسلم ہو یا کافر۔ مظلوم بھی ظلم کی وجہ سے بدعا کا مستحق ہو گا اور یہی انصاف و عدالت کا مقتضا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی دعوت کرے اور پھر کھانا نہ کھلائے تو وہ بھی شکایت کر سکتا ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا ظلم ہے ۱۲۔

سلہ جیسا کہ یہودی کہ حضرت موسیٰ کو مانتے ہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے۔ یا نصاریٰ کہ حضرت عیسیٰ کو مانتے ہیں اور حضرت محمدؐ کو نہیں مانتے ۱۲۔

ع ٢١

يَسْـَٔلُكَ أَهْلُ الْكِتٰبِ أَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا

(اے رسولؐ) اہل کتاب (یہود) جو تم سے (یہ) درخواست کرتے ہیں کہ تم (ان پر) ایک کتاب آسمان

مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَأَلُوْا مُوسٰىٓ أَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ

سے اتروا دو۔ تو تم اس کا خیال نہ کرو کیونکہ یہ لوگ موسیٰ سے تو اس سے کہیں بڑھ بڑھ کے درخواست

فَقَالُوْٓا أَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ

کر چکے ہیں چنانچہ کہنے لگے کہ ہمیں خدا کو کھلم کھلا دکھا دو تب انکو انکی شرارت کی وجہ سے بجلی نے لے لیا

ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ

پھر باوجودیکہ ان لوگوں کے پاس (توحید کی) واضح و روشن دلیلیں آ چکی تھیں اسکے بعد بھی ان

فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ وَاٰتَيْنَا مُوسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٥٣﴾

لوگوں نے بچھڑے کو (خدا) بنا لیا پھر ہم نے اس سے بھی درگزر کی اور موسیٰ کو ہم نے صریح غلبہ عطا کیا

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا

اور ہم نے انکے عہد و پیمان کی وجہ سے ان کے سر پر (کوہ) طور کو لٹکا دیا اور ہم نے ان سے کہا کہ شہر

الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَ

کے دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو۔ اور ہم نے (یہ بھی) کہا کہ تم ہفتہ کے دن (ہمارے حکم)

أَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿١٥٤﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ

سے تجاوز نہ کرنا۔ اور ہم نے اُن سے بہت مضبوط عہد و پیمان لے لیا پھر انکے اپنے عہد توڑ دینے اور احکام

وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْأَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّ

خدا سے انکار کرنے اور ناحق انبیاء کے قتل کرنے اور اقرار یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے دلوں پر

قَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ

غلاف چڑھے ہوئے ہیں (یہ تو نہیں) بلکہ خدا نے انکے کفر کی وجہ سے انکے دلوں پر مہر کر دی ہے

فَلَا يُؤْمِنُوْنَ إِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥٥﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ

تو چند آدمیوں کے سوا یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اور (نیز) انکے کافر ہونے اور مریمؑ پر

لے یہودیوں کی تو
گویا سرشت میں
شرارت تھی ایک
مرتبہ حضرت سے
کہنے لگے کہ جس
طرح توریت لکھی
لوگوں کے سامنے
یکبارگی نازل ہوئی
ہے اسی طرح اگر
قرآن لوگوں کے
سامنے نازل ہو
[illegible]
دیکھو پارہ اول
[illegible]

عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝١٥٦ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ

بہت بڑا بہتان باندھنے اور انکے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح

عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا

خدا کے رسول کو قتل کر ڈالا۔ حالانکہ نہ تو ان لوگوں نے اسے قتل ہی کیا اور نہ سولی ہی دی مگر ان

صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا

کیلئے ایک دوسرا شخص عیسیٰ کے مشابہ کر دیا گیا۔ اور جو لوگ اس بارے میں اختلاف کرتے ہیں

فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ

یقیناً وہ لوگ اس کے حالات کی طرف سے دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں انکو اس واقعہ کی خبر ہی نہیں مگر فقط

الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝١٥٧ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ وَ

اٹکل کے پیچھے چل رہے ہیں اور عیسیٰ کو ان لوگوں نے یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور

كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝١٥٨ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

خدا تو بڑا زبردست تدبیر والا ہے۔ اور (جب عیسیٰ مہدی موعود کے ظہور کے وقت آسمان سے اتریں

اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ

گے تو) اہل کتاب میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو ان پر انکے مرنے کے قبل ایمان نہ لائے اور وہ عیسیٰ قیامت کے دن ان کے

عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝١٥٩ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا

خلاف گواہی دینگے۔ غرض یہودیوں کی ان سب شرارتوں اور گناہوں کی وجہ سے ہمنے پاکیزہ چیزیں جو

حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ

ان کیلئے حلال کی گئی تھیں حرام کر دیں اور نیز انکے خدا کی راہ سے بہت سے لوگوں کو روکنے اور

سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۝١٦٠ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ

باوجود ممانعت سود کھا لینے اور ناحق زبردستی لوگوں کے

وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ

مال کھانے کی وجہ سے اور ان میں سے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا انکے واسطے ہمنے

ل۱ یہ قصہ تفصیل سے پہلے گذر چکا ہے دیکھو پارہ ۳ رکوع ۱۳ صفحہ ۹۵ آیت ۵۵

ل۲ صحیح حدیثوں میں ہے کہ جب حضرت مہدی موعود ظہور کریں گے تو حضرت عیسیٰ آسمان سے اتریں گے اور دجال قتل ہو جائے گا۔ تو سب اہل کتاب حضرت عیسیٰ پر ایمان لائیں گے اور سمجھیں گے کہ یہ سچے پیغمبر تھے اس وقت تمام مذہب مٹ جائیں گے ایک اسلام باقی رہ جائے گا اور ان کے اسلام کے سوا کوئی دین نہ ہوگا۔ اور حضرت عیسیٰ حضرت مہدی کی متابعت کریں گے اور دین محمدی کے مطابق عمل کریں گے اور چالیس برس زندہ رہ کے دنیا سے رحلت کریں گے۔ اور مومنین انکے جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔ یہ وہ زمانہ ہوگا کہ بکرے چیتا بھیڑیا بیٹھا ایک گھاٹ پانی پئیں گے۔ اور بچے سانپوں سے کھیلیں گے اور کوئی جانور کسی جانور کو آزار نہ پہنچائے گا۔ ۱۲

مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿۱۶۱﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُونَ فِي الْعِلْمِ

دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ لیکن (اے رسول اللہ ﷺ) جو لوگ علم (دین) میں بڑے

مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا

مضبوط پایہ پر فائز ہیں وہ اور ایمان والے تو جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی ہے اور جو (کتابیں)

أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُونَ

تم سے پہلے نازل ہوئی ہے (سب پر) ایمان رکھتے ہیں اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور

الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ أُولٰٓئِكَ

زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور خدا اور روزِ آخرت کا یقین رکھتے ہیں ایسے ہی لوگوں کو ہم عنقریب

سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿۱۶۲﴾ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا

بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے۔ (اے محمدؐ) ہم نے تمہارے پاس (بھی) (تو) اسی طرح

أَوْحَيْنَا إِلٰى نُوحٍ وَالنَّبِيّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ وَأَوْحَيْنَا

وحی بھیجی ہے جس طرح نوحؑ اور ان کے بعد والے پیغمبروں پر بھیجی تھی اور

إِلٰى إِبْرٰهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَ

(جس طرح) ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ و اسحٰقؑ و یعقوبؑ و اولاد یعقوب و

الْأَسْبَاطِ وَعِيسٰى وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهٰرُونَ

عیسٰےؑ و ایوبؑ و یونسؑ و ہارونؑ و سلیمانؑ کے پاس وحی

وَسُلَيْمٰنَ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُورًا ﴿۱۶۳﴾ وَرُسُلًا قَدْ

بھیجی تھی۔ اور ہم نے داؤدؑ کو زبور[1] عطا کی۔ اور (تم کو بھی ایسا ہی رسول

قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ

مقرر کیا جس طرح) اور بہت سے رسول (بھیجے) جن کا حال ہم نے تم سے پہلے ہی بیان کر دیا اور

عَلَيْكَ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا ﴿۱۶۴﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ

بہت سے ایسے رسول (بھیجے) جن کا حال تم سے بیان نہیں کیا اور خدا نے موسیٰؑ سے (بہت سی) باتیں بھی کیں[2]

سلہ زبور میں صرف حمد و ثنائے الٰہی ہیں احکام نہیں۔ عمل توریت ہی کے احکام پر ہوتا تھا۔ حضرت داؤدؑ کی خوش الحانی کی یہ حالت تھی کہ آپ اور کوئیکر صحرا میں چلے جاتے اور ایک مقام پر ٹھہر جاتے اور آپکے پیچھے علماء یہود آپکے پیچھے اور لوگ انکے پیچھے جنات انکے پیچھے وحشی جانور کھڑے ہوتے اور پرندوں کے سر صف باندھ کر سایہ کرتے اور جس وقت آپ زبور پڑھتے ... بےہوش ہو جاتے حضرت ... لڑتے ... کہ خدا نے ... جبرئیل کی آواز آدمؑ کو اور یوسفؑ کو جمال اور داؤدؑ کو آواز عطا فرمایا ہے اور اہل بہشت کا خطیب بنائے گا کہ لوگ ان کی آواز سے بےہوش ہو جائیں گے۔ ۲ سلہ گو ... اسطرح کہ معاذ اللہ خدا ... ہو اور وہ ... بلکہ خدا کے بات کرنیکا مطلب ہے کہ اس میں اس بات کی قدرت ہے کہ جس چیز میں چاہے کلام کو پیدا کرے اور وہ بات کرنے لگے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر طور کے نیچے کھڑا کر دیا اور خود پہاڑ پر چڑھ گئے اور خدا سے بات کرنے کی ... کی اور خدا نے درخت میں آواز پیدا کرکے ہر طرف پھیلا دیا کہ بنی اسرائیل نے آگے سے پیچھے سے، داہنے سے بائیں سے اوپر سے نیچے سے ہر طرف سے آواز سنی۔

وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ

اور اچھے نیکو کو بہشت کی خوشخبری دینے والے اور بدوں کو عذاب سے ڈرانے والے پیغمبر بھیجے تاکہ پیغمبر کے آنے

حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ ۱۶۵

کے بعد لوگوں کو خدا پر کوئی حجت باقی نہ رہ جائے۔ اور خدا تو بڑا زبردست حکیم ہے۔

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ

(یہ کفار نہیں مانتے نہ مانیں) مگر خدا تو اس پر گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ تم پر نازل کیا ہے خوب سمجھ بوجھ کر نازل کیا ہے

وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ ۱۶۶

(بلکہ) اس کی گواہی تو فرشتے تک دیتے ہیں حالانکہ خدا گواہی کے لئے کافی تھا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ

بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور خدا کی راہ سے (لوگوں کو) روکا وہ راہ راست سے

ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ ۱۶۷ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا

بھٹک کے بہت دور جا پڑے۔ بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور (اپنے اوپر) ظلم

لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ۝ ۱۶۸ اِلَّا

(ہی) کرتے رہے نہ تو خدا ان کو بخشے ہی گا اور نہ انہیں کسی طرح کی ہدایت ہی کرے گا۔ مگر

طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى

(ہاں) جہنم کا راستہ (دکھا دیگا) جسمیں وہ لوگ ہمیشہ پڑے رہینگے۔ اور یہ تو خدا کے واسطے

اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ ۱۶۹ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمُ الرَّسُوْلُ

بہت ہی آسان بات ہے۔ اے لوگو تمھارے پروردگار کی طرف سے رسول (محمد)

بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ وَاِنْ

دین حق کے ساتھ آچکے ہیں پس ایمان لاؤ (یہی) تمھارے حق میں بہتر ہے۔ اور اگر انکار

تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

کروگے تو (سمجھ رکھو کہ) جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے سب خدا ہی کا ہے۔

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧٠﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا

اور خدا بڑا واقف کار حکیم ہے۔ اے اہل کتاب اپنے دین میں حد اعتدال

فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ

سے تجاوز نہ کرو اور خدا کی شان میں سچ کے سوا کوئی دوسری بات نہ کہو۔ مریم کے بیٹے عیسیٰ

عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ

مسیح نہ خدا تھے نہ خدا کے بیٹے بلکہ خدا کے ایک رسول اور اسکے ایک کلمہ حکم تھے جسے خدا نے مریم کے

اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۫ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا

پاس بھیج دیا تھا کہ حاملہ ہو جا اور خدا کی طرف سے ایک جان تھے پس خدا اور اسکے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین

تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ

خدا کے قائل نہ بنو تثلیث سے باز رہو اس میں تمہاری بھلائی ہے (توحید) کا قصد کرو اللہ تو بس یکتا معبود ہے

وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي

اس نقص سے پاک ہے کہ اسکا کوئی لڑکا ہو اسے لڑکے کی حاجت ہی کیا ہے جو کچھ آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٧١﴾

میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور خدا تو کارسازی میں کافی ہے۔ نہ تو مسیح ہی خدا کا بندہ

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا

ہونے سے ہرگز عار رکھ سکتے ہیں اور نہ خدا کے مقرب فرشتے اور یاد رہے

الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ

جو شخص اسکی بندہ ہونے سے عار رکھے گا اور شیخی کرے گا تو عنقریب ہی خدا

وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿١٧٢﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

ان سب کو اپنی طرف اٹھا لے گا اور ہر ایک کو اسکے کام کی جزا سزا دیگا پس جن

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ

لوگوں نے ایمان قبول کیا ہے اور اچھے اچھے کام کئے ہیں تو انہیں انکا ثواب پورا پورا بھر دے گا

لے کیونکہ جسمانی توالد
تناسل سے خدا کے
لیے مجسم ہونا لازم آتا
ہے اور یہ محال ہے
ورنہ وہ مکان اور سمت
کا محتاج اور منقسم ہو
جائے گا اور حرکت و
سکون سے خالی نہ ہوگا
تو حادث ہوگا۔ اور
یہی سب خرابیاں
روحانی توالد و تناسل
میں بھی ہیں اور
اگر تعلیم اولاد
کی وجہ سے بیٹا
کہتے ہیں جیسے
شاگرد کو روحانی
بیٹا اور استاد
کو روحانی باپ
تو حضرت عیسیٰ
کی تخصیص نہیں ۱۲۔
ے خدا کے بیٹے
سارے شغلوں میں
اولاد کے
جھگڑے
بکھیڑے
سے پاک
صاف نکلنے
کو اس طرح
سمجھا دیا کہ اولاد
اسلئے ہوتی
ہے کہ باپ
کو مدد پہنچائے
اس میں باپ
کا فائدہ ہے۔ اور
اولاد باپ کے ترکہ
کی حقدار ہو یہ اولاد
کا فائدہ ہے۔ ان
دونوں باتوں میں سے
خدا کے ہاں کچھ بھی
نہیں نہ اس کو
مدد گار کی ضرورت
وہ تنہا کارساز ہے
نہ اس کی سلطنت کا
کوئی شریک و
حقدار۔ پھر اولاد ہو
تو کاہے کو؟ اور
کیوں؟ ۱۲۔

وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنكَفُوا

بلکہ اپنے فضل و کرم سے (کچھ اور) زیادہ ہی دیگا۔ اور جو لوگ (اس کا بندہ ہونے میں)

وَاسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَلَا يَجِدُونَ

عار سمجھتے تھے۔ اور شیخی کرتے تھے۔ انہیں تو وہ دردناک عذاب میں مبتلا کریگا۔ اور

لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿١٧٣﴾ يَا أَيُّهَا

لطف یہ ہے۔ کہ وہ لوگ خدا کے سوا نہ اپنا سرپرست ہی پائیں گے اور نہ

النَّاسُ قَدْ جَاءَكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا

مددگار۔ اے لوگو! انہیں تو شک ہی نہیں۔ کہ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے روشن حق کی

إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ﴿١٧٤﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ

دلیل آچکی اور ہم نے تمہارے پاس ایک چمکتا ہوا نور نازل کر چکے ہیں۔ پس جو لوگ خدا پر ایمان لائے اور اس سے لگے لپٹے

وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ

رہے۔ تو خدا بھی انہیں عنقریب ہی اپنی رحمت اور فضل (کے بے غرض باغ) میں پہنچا دیگا اور

وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿١٧٥﴾ يَسْتَفْتُونَكَ

انہیں اپنی حضوری کا سیدھا راستہ دکھائے گا۔ (اے رسول) تم سے لوگ فتویٰ طلب

قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ۚ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ

کرتے ہیں تم کہدو کہ کلالہ (بھائی بہن) کے بارے میں خدا تو خود تمہیں فتوے دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا

لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ

شخص مرجائے کہ اسکے نہ کوئی لڑکا بالا ہو نہ ماں باپ۔ اور اسکے (صرف) ایک بہن ہو تو اسکا ترکے

وَهُوَ يَرِثُهَا إِن لَّمْ يَكُن لَّهَا وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَتَا

آدھا ہوگا۔ اور اگر بہن مرجائے اور اسکے کوئی اولاد نہ ہو نہ ماں باپ۔ تو اس کا وارث بس یہی بھائی

اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ ۚ وَإِن كَانُوا

ہوگا۔ اور اگر دو بہنیں (یا زیادہ) ہوں تو انکو (بھائی کے) ترکے سے دو تہائیاں ملیں گی اور اگر کسی

[illegible]

إِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ

کے وارث (بھائی بہن دونوں) (ملے جلے) ہوں تو مرد کو عورت کے حصے کا دوگنا حصہ

حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۗ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَن

ملے گا۔ تم لوگوں کے بھٹکنے کے خیال سے خدا اپنے احکام

تَضِلُّوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٧٦﴾

بہت واضح کر کے بیان فرماتا ہے۔ اور خدا تو ہر چیز سے واقف ہے

(٥) سُورَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ (١١٢)

آیاتها ١٢٠ ۔ رکوعاتها ١٦

سورہ مائدہ (خوان) مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو بیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ۚ أُحِلَّتْ

اے ایماندارو (اپنے) اقراروں کو پورا کرو (دیکھو) تمہارے واسطے چوپائے جانور

لَكُم بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ

ان کے سوا جو تم کو پڑھ کر سنائے جائیں گے۔ حلال کر دیئے گئے مگر جب

مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۗ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ

تم حالت احرام میں ہو تو شکار کو حلال نہ سمجھنا۔ بے شک خدا جو چاہتا ہے

مَا يُرِيدُ ﴿١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ

حکم دیتا ہے اے ایماندارو (دیکھو) نہ خدا کی نشانیوں کی بے توقیری کرو اور حرمت

اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا

والے مہینے کی اور نہ قربانی کی اور نہ پٹے والے جانوروں کی (جو نذر خدا کیلئے نشان

الْقَلَائِدَ وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ

دیکر منیٰ میں لے جاتے ہیں) اور نہ خانہ کعبہ (کے طواف و زیارت) کا قصد کرنیوالوں کی جو اپنے

۱ے اس سورہ میں بھی خداوند عالم نے بہت سے احکام کی تعلیم فرمائی ہے منجملہ ان کے بعض یہ ہیں حلال حرام جانوروں کی تفصیل [illegible] کی خوشخبری [illegible] کی ترکیب [illegible] شیعے کا ثواب [illegible] و نصاریٰ کی [illegible] بنی اسرائیل کا قصہ، ہابیل و قابیل کا واقعہ، چوری کی سزا، قصاص کا حکم، کفار کو دوست بنانے کی ممانعت، حضرت علیؑ کی ولیعہدی [illegible] کا ذکر، [illegible] پر لعنت، [illegible] شراب، جوا [illegible] کی ممانعت، حالت احرام میں شکار کا کفارہ، خوان کے اترنے کا قصہ، حضرت عیسیٰ کی معذرت وغیرہ وغیرہ ۱۲

۲ے حطم بن ہند بکری نے حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی آپ [illegible]

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۚ وَإِذَا حَلَلْتُمْ

پروردگار کی خوشنودی اور فضل (وکرم) کے جویاں ہیں اور جب تم (احرام سے) حلال ہو جاؤ

فَاصْطَادُوا ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ أَنْ

تو شکار کر سکتے ہو - اور کسی قبیلے کی یہ عداوت کہ تمہیں ان لوگوں نے خانہ کعبہ (میں

صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوا ۘ

جانے) سے روکا تھا اس جرم میں نہ پھنسوا دے کہ تم ان پر زیادتی کرنے لگو اور (تمہارا تو

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا

فرض یہ ہے کہ) نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی (کی باتوں) میں باہم

عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ

کسی کی مدد نہ کرو اور خدا سے ڈرتے رہو (کیونکہ) خدا تو یقیناً بڑا سخت عذاب

شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَ

والا ہے - (لوگو) مرا ہوا جانور اور خون اور سؤر کا گوشت اور جس (جانور)

الدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ

پر (ذبح کے وقت) خدا کے سوا کسی دوسرے کا نام لیا جائے اور گردن مروڑا ہوا ہو اور

وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ

جو چوٹ کھا کر مرا ہوا اور جو (کنوئیں وغیرہ میں) گر کر مر جائے اور یا جو سینگ سے مار ڈالا گیا ہو

وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى

اور جس کو درندے نے پھاڑ کھایا ہو مگر جسے (تم مرنے سے قبل) ذبح کر لو اور جو جانور بتوں کے تھان پر

النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ

(چڑھا کر) ذبح کیا جائے اور جسے تم (پانسے کے تیروں سے) باہم تقسیم کرو غرض یہ سب چیزیں (تم

الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا

پر حرام) کی گئیں ہیں یہ گناہ کی بات ہے - (مسلمانو) اب تو کفار تمہارے دین سے پھر جانے سے ناامید ہو گئے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کس بات کی دعوت دیتے ہیں آپ نے فرمایا خدا کی توحید (اپنی نبوت) نماز اور زکوٰۃ کی - بولا میں مشورہ کر لوں تو عرض کروں - یہ عرض کر کے چلا آیا اور ایمان نہ لایا ... جب وہ ... آئے ... حکم ... انہی اونٹوں کی گردنوں میں ... ڈال کر خانہ کعبہ کو چلے ... اسکو قتل کر کے اونٹوں کو چھین لیں ... نے منع کیا ... اصحاب نے عرض کی ... زمانہ جاہلیت میں ایسا ہی کیا کرتے تھے تب یہ آیت نازل ہوئی -

تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ

تو تم اُن سے تو ڈرو ہی نہیں بلکہ صرف مجھی سے ڈرو آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور

دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ

تم پر اپنی نعمت پوری کر دی - اور تمہارے (اس) دین اسلام کو پسند کیا - پس

الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ

جو شخص بھوک میں مجبور ہو جائے (اور) گناہ کی طرف مائل بھی نہ ہو (اور کوئی چیز کھا لے)

مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

تو خدا بے شک بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ

(اے رسول) تم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ کون کون سی چیزیں ان کیلئے حلال کی گئی ہیں تم (ان سے) کہدو کہ تمہارے

الطَّيِّبَاتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ

لئے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئیں اور شکاری جانور جو تم نے شکار کے لئے سدھا رکھے ہیں اور

تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ ۖ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ

جو (طریقے) خدا نے تمہیں بتائے ہیں ان میں سے کچھ تم نے ان جانوروں کو بھی سکھایا ہو تو شکاری

عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ

جانور جس شکار کو تمہارے لئے پکڑ رکھیں اس کو (بے تامل) کھاؤ اور (جانور کو) چھوڑتے وقت خدا کا نام لے لیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو

اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ

(کیونکہ) اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا بہت جلد حساب لینے والا ہے آج تمام پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال کی

الطَّيِّبَاتُ ۖ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ

گئیں اور اہل کتاب کی خشک چیزیں (گیہوں وغیرہ) تمہارے لئے حلال ہیں اور تمہاری خشک چیزیں

وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ ۖ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ

(گیہوں وغیرہ) ان کیلئے حلال ہیں اور آزاد پاکدامن عورتیں اور ان لوگوں میں کی آزاد پاکدامن

ل؎ جب حضرت رسولؐ آخری حج سے فارغ ہو کر مدینہ کو واپس چلے تو راستہ میں [illegible] غدیر خم میں [illegible] یہ حکم نازل ہوا کہ لوگوں سے نہ ڈرو اور جو حکم ہم نے تمہارے پاس بھیجا ہے پہنچا دو [illegible] لوگوں کو [illegible] کے سامنے ایک خطبہ طولانی کے بعد حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ جس کا میں حاکم ہوں اس کا علیؑ حاکم ہے خدایا جو اسے دوست رکھے اسے دوست رکھ جو اسے دشمن رکھے [illegible] دشمن رکھ جو اس کی مدد کرے اس کی مدد کر اور جو اسے ذلیل کرے اسے ذلیل کر۔ اس کے بعد لوگوں نے مبارکباد دی چنانچہ حضرت [illegible] نے بھی کہا اے علیؑ مبارک ہو کہ تم ہمارے اور کل مومن و مومنات کے حاکم ہوئے (دیکھو مشکوٰۃ) جب یہ سب ہو چکا تو جبرئیلؑ یہ آیت لیکر نازل ہوئے۔ دیکھو تفسیر درمنثور [illegible] سیوطی جلد [illegible] سطر [illegible] مطبوعہ مصر

ل؎ تاریخ و احادیث (باقی حاشیہ آئندہ)

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ

عورتیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی جا چکی ہے جب تم

اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ

ان کو ان کے مہر دیدو (اور) پاکدامنی کا ارادہ کرو نہ تو کھلی زنا کاری کا

وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ

اور نہ چوری چھپے سے آشنائی کا اور جس شخص نے ایمان سے انکار کیا

فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۡ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

تو اس کا سب کیا (دھرا) اکارت ہوگیا اور (لطف تو یہ ہے کہ) آخرت میں بھی وہی نقصان میں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ

رہے گا اے ایماندارو جب تم نماز کے لئے آمادہ ہو تو اپنے منہ اور

فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ

کہنیوں تک ہاتھ دھو لیا کرو اور اپنے سروں کا

وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ وَ

اور ٹخنوں تک پاؤں (کا) مسح کر لیا کرو اور اگر

اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ

تم حالت جنابت میں ہو تو تم طہارت (غسل) کرلو ہاں اور اگر تم بیمار ہو یا سفر

عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ

میں ہو یا تم میں سے کسی کو پاخانہ نکل آئے یا عورتوں سے ہمبستری کی ہو اور تم کو

النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا

پانی نہ مل سکے تو پاک خاک سے تیمم کر لو (یعنے دونوں ہاتھ مار کر)

فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۭ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ

اس سے اپنے ہاتھوں کا مسح کر لو (دیکھو تو خدا نے کیسی آسانی کر دی) خدا

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) سے ثابت ہوتا ہے کہ علماء سے مراد وہاں تھے جیسے کہ نجس چیزیں تو چیزیں مراد نہیں جو تحقیق کیونکہ یہ لوگ تحقیق مشرکین اور مشرکین کی نجاست کو خدا کے انفس میں اُن کا بچا ہے انما المشرکون نجس اور اس آیت کے نازل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کی طرح عرب کے مسلمان بھی بت پرستوں سے میل جول اور اہل کتاب سے اجنبیت کی وجہ [illegible] اور اہل کتاب سے پرہیز کرتے اور جو کچھ میوہ وغیرہ یہ لوگ لاتے ہیں نجاست کے خیال سے نہ کھاتے [illegible] اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور سمجھا دیا کہ نجاست میں دونوں برابر ہیں مگر کھانے پینے کی چیزیں لینے میں اہل کتاب کے مضائقہ نہیں اس میں اور کفار سے کچھ حرج نہیں ۔ امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس آیت میں اختلاف ہے کہ پاؤں کا مسح کرنا چاہئے یا دھونا قفال نے اپنی تفسیر میں ابن عباس انس بن مالک عکرمہ شعبی اور ابو جعفر محمد بن علی باقر سے روایت کی ہے کہ مسح واجب ہے اور یہی شیعوں کا مذہب ہے اور اکثر علماء و مفسرین کا مذہب ہے کہ دھونا واجب ہے دیکھو تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۳۱۰ سطر ۳۱ مطبوعہ مصر

لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ
تو یہ چاہتا ہی نہیں کہ تم پر کسی طرح کی تنگی کرے بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ پاک (پاکیزہ)
وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَاذْكُرُوا
کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ اور جو
نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُم بِهِ
احسانات خدا نے تم پر کئے ہیں ان کو اور اس عہد (و پیمان) کو یاد کرو جس کا تم سے پکا اقرار
إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ
لے چکا ہے جب تم نے یہ کہا تھا کہ ہم نے (حکم خدا کو) سنا اور (دل سے) مان لیا اور خدا سے ڈرتے رہو
عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
کیونکہ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ خدا دلوں کے بھیدوں سے بھی باخبر ہے اے ایماندارو خدا کی خوشنودی
كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ
کے لئے انصاف کے ساتھ گواہی دینے کے لئے تیار رہو اور تمہیں کسی قبیلے
شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ
کی عداوت اس جرم میں نہ پھنسوا دے کہ تم ناانصافی کرنے لگو (خبردار) بلکہ تم
لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝
(ہر حال میں) انصاف کرو یہی پرہیزگاری سے بہت قریب ہے اور خدا سے ڈرو کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو
وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم
(اچھا یا برا) خدا اسے ضرور جانتا ہے اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام (بھی) کئے۔
مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا
خدا نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کے لئے آخرت میں مغفرت اور بڑا ثواب ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری
بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آیتوں کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں۔ اے ایماندارو

امنوا اذكروا نعمت الله عليكم اذ هم قوم

خدا نے جو لہ احسانات تم پر کئے ہیں ان کو یاد کرو (خصوصاً) جس وقت ایک قبیلہ

ان يبسطوا اليكم ايديهم فكف ايديهم

نے تم پر دست درازی کا ارادہ کیا تھا تو خدا نے ان کے ہاتھوں کو تم (تک پہنچنے) سے روک

عنكم واتقوا الله وعلى الله فليتوكل

رکھا اور خدا سے ڈرتے رہو اور مومنین کو خدا ہی پر بھروسہ

المؤمنون ۝ ولقد اخذ الله ميثاق بني

رکھنا چاہیئے اور اس میں بھی شک نہیں کہ خدا نے بنی اسرائیل سے (بھی) ایمان

اسراءيل وبعثنا منهم اثني عشر نقيبا وقال

کا عہد و پیمان لیا تھا اور ہم (خدا) نے ان میں کے بارہ سردار لہ (ان پر مقرر) کئے اور خدا نے

الله اني معكم لئن اقمتم الصلوة واتيتم الزكوة

بنی اسرائیل سے فرمایا تھا کہ میں تو یقیناً تمہارے ساتھ ہوں اگر تم بھی پابندی سے نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو

وامنتم برسلي وعزرتموهم واقرضتم الله

اور ہمارے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد کرتے رہو اور خدا کی خوشنودی کے واسطے

قرضا حسنا لاكفرن عنكم سياتكم ولادخلنكم

لوگوں کو قرض حسنہ دیتے رہو تو میں بھی تمہارے گناہ تم سے ضرور دور کر دوں گا اور تم کو

جنت تجري من تحتها الانهر فمن كفر بعد

بہشت کے ان (ہرے بھرے) باغوں میں جا پہنچاؤں گا جن کے (درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہیں پھر

ذلك منكم فقد ضل سواء السبيل ۝ فبما

تم میں سے جو شخص اس کے بعد بھی انکار کرے لہ تو یقیناً وہ راہ راست سے بھٹک گیا پس

نقضهم ميثاقهم لعنهم وجعلنا قلوبهم

ہم نے ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو (گویا) ہم نے

لہ ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت رسول خدا صلعم کی لڑائی میں بنی [illegible] کی طرف متوجہ ہوئے [illegible] اپنے اصحاب سے علیحدہ ہو کر ایک درخت کے نیچے تکیہ لگا کر جا بیٹھے اور پسینے سے تر شدہ کپڑوں کو خشک ہونے کے واسطے درخت پر ڈال دیا عربوں کو یہ حالت دیکھ کر جرأت ہوئی [illegible] تلوار لئے ہوئے حضرت کے قریب آ پہنچا اور بے ادبانہ کہنے لگا اس وقت آپ کو میری تلوار سے کون بچا سکتا ہے آپ نے فرمایا خدا اسی آن حضرت جبرئیل نازل ہوئے [illegible] آپ نے فوراً اس کی تلوار اٹھا کر اس کے سر پر جا پہنچے اور فرمایا بتا تجھے میرے سے کون بچا سکتا ہے وہ بولا بیشک آپ کو کوئی روک نہیں سکتا [illegible] یہ دیکھ کر وہ فوراً مسلمان ہو گیا اور اپنی قوم سے کہا کہ تم بھی مسلمان ہو جاؤ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ لہ جس طرح بنی اسرائیل کے بارہ سردار تھے اسی طرح اس امت کے بھی بارہ سردار و امام ہیں چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تک میرے بارہ خلیفہ نہ ہو لیں گے دنیا کا خاتمہ نہ ہوگا اور وہ بارہ امام ہیں۔ لہ [illegible]

قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا

خود سخت بنا دیا (کہ ہمارے کلمات کو انکے اصلی معنوں کے بدل کر دوسرے معانی میں استعمال کرتے ہیں) اور جن

مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ

جن باتوں کی انہیں نصیحت کی گئی تھی انہیں ایک حصہ بھلا بیٹھے اور (اے رسول) اب تو تم ان میں چند

اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

آدمیوں کے سوا ایک کی خیانت پر برابر مطلع ہوتے رہتے ہو تو تم ان کے قصور کو معاف کر دو اور ان سے

يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣﴾ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا

درگذر کرو کیونکہ خدا احسان کرنے والوں کو ضرور دوست رکھتا ہے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں ان سے (بھی)

نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا

ہم نے (ایمان کا) عہد و پیمان لیا تھا مگر جن جن باتوں کی انہیں نصیحت کی گئی تھی انہیں ایک

بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى

حصہ (رسالت محمد) بھلا بیٹھے تو ہم نے بھی (اسکی سزا میں) (قیامت تک) انہیں باہم عداوت و دشمنی

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا

کی بنیاد ڈالدی اور خدا انہیں بہت جلد (قیامت کے دن) بتا دے گا کہ وہ کیا کیا

يَصْنَعُوْنَ ﴿١٤﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا

کرتے تھے ۔ اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا پیغمبر (محمد) آ چکا جو کتاب

يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ

(خدا) کی ان باتوں میں سے جنہیں تم چھپایا کرتے تھے بہتیری تو صاف صاف بیان کر دے گا

وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ڛ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ

اور بہتیری (عمداً) درگذر کرے گا تمہارے پاس تو خدا کی طرف سے ایک چمکتا (ہوا) نور اور

كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ

صاف صاف بیان کرنے والی کتاب (قرآن) آ چکی جو لوگ خدا کی خوشنودی کے پابند ہیں ان کو

سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ
تو اسکے ذریعے سے اُن کو نجات کی ہدایت کرتا ہے اور اپنے حکم سے (کفر کی) تاریکی سے نکال کر ایمان
بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۞ لَقَدْ كَفَرَ
کی روشنی میں لاتا ہے اور انہیں راہ راست پر پہنچا دیتا ہے جو لوگ اسکے
الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ
قائل ہیں کہ مریم کے بیٹے مسیح بس خدا ہیں وہ ضرور کافر ہو گئے (اُن سے) کہدو
فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ
ان سے پوچھو تو کہ بھلا اگر خدا مریم کے بیٹے مسیح اور ان کی ماں کو اور جتنے لوگ
الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ
زمین میں ہیں سب کو مار ڈالنا چاہے تو کون ایسا ہے جس کا خدا سے کچھ بھی زور
جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ
چلے (اور روک دے) اور سارے آسمان اور زمین اور جو کچھ بھی اسکے درمیان میں ہے سب
يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۞ وَ
خدا ہی کی سلطنت ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور خدا تو ہر چیز پر قادر ہے اور
قَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ
یہودی اور نصرانی تو کہتے ہیں کہ ہم ہی خدا کے بیٹے اور اسکے پیارے ہیں (اُن سے) کہو
قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ
کہ تم کہو کہ اگر ایسا ہے تو پھر تمہیں تمہارے گناہوں کی سزا کیوں دیتا ہے (تمہارا یہ خیال
خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ
غلط ہے) بلکہ تم بھی اسکی مخلوقات میں سے ایک بشر ہو خدا جسے چاہے گا بخشدیگا اور جسکو چاہیگا سزا
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؗ وَاِلَيْهِ
دیگا آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب خدا ہی کا ملک ہے اور اسکی

ف ۱
یہودیوں اور نصرانیوں کی یہ ایسی ترانیاں ہمیشہ کی ہیں کہ ہم لوگوں کو جہنم کی آگ چند روزوں سے زیادہ چھوئے گی بھی نہیں۔ کیونکہ خدا نے حضرت یعقوب سے کہ دیا تھا کہ تیرے فرزند میرے فرزند ہیں اسکو چالیس روز سے زیادہ دوزخ میں نہ رکھونگا ہم کو آگ ان کے گناہوں کو جلا دے اور وہ پاک ہو جائیں خدا نے اسکے جواب میں فرمایا کہ اگر ایسا ہے تو پھر تمہاری طرح طرح کی سزائیں کیوں ہوتی ہیں۔ ۱۲

الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ

کی طرف لوٹ کے جانا ہے اے اہل کتاب جب پیغمبروں کی آمد میں بہت کاوٹ ہوئی تو ہمارا

لَكُمْ عَلَىٰ فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ أَن تَقُولُوا مَا جَاءَنَا

رسول تمہارے پاس آیا جو احکام خدا کو صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم یہ نہ کہہ بیٹھو کہ ہمارے پاس تو

مِن بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ ۖ فَقَدْ جَاءَكُم بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ ۗ وَ

نہ کوئی خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا پیغمبر آیا نہ عذاب خدا سے ڈرانے والا اب تو یہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ

اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٩﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ

یقیناً تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا پیغمبر آگیا اور خدا ہر چیز پر قادر ہے اے رسول انکو وہ وقت یاد

يَا قَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ

دلاؤ جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میری قوم جو نعمتیں خدا نے تمکو دی ہیں انکو یاد کرو اسلئے

أَنبِيَاءَ وَجَعَلَكُم مُّلُوكًا وَآتَاكُم مَّا لَمْ يُؤْتِ أَحَدًا

کہ اس نے تمہیں لوگوں سے پیغمبر پیدا کئے اور تم ہی لوگوں کو بادشاہ ؎ (بھی) بنایا اور تمہیں وہ نعمتیں دیں

مِّنَ الْعَالَمِينَ ﴿٢٠﴾ يَا قَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ

جو ساری خدائی میں کسی ایک کو بھی نہیں دیں اے میری قوم (شام کی) اس مقدس زمین میں جاؤ جہاں

الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا عَلَىٰ

خدا نے تمہاری تقدیر میں (حکومت) لکھ دی ہے اور (دشمن کے مقابلہ میں) پیٹھ نہ پھیرنا کیونکہ

أَدْبَارِكُمْ فَتَنقَلِبُوا خَاسِرِينَ ﴿٢١﴾ قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّ

اس میں تو تم خود اپنا گھاٹا اٹھاؤ گے وہ لوگ کہنے لگے کہ ؎ اے موسیٰ

فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ وَإِنَّا لَن نَّدْخُلَهَا حَتَّىٰ

اس ملک میں تو بڑے زبردست سرکش لوگ بستے ہیں اور جب تک وہ لوگ وہیں سے نکل نہ جائیں ہم تو وہیں

يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِن يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِنَّا دَاخِلُونَ ﴿٢٢﴾

کبھی پاؤں بھی نہ رکھیں گے ہاں اگر وہ لوگ خود اس زمین سے نکل جائیں تو البتہ ہم ضرور جا سکینگے

؎ یعنی یونس نے ایک ہزار سات سو برس کے عرصہ میں ایک ہزار پیغمبر بھیجے ۱۲

؎ یعنی تم میں سے بعض کو بادشاہ بنایا اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ پہلے یہ لوگ غلام بنے ہوئے تھے اور اب خدا نے ان کو قبطیوں کے پنجے سے چھڑا کر ان میں سے ... جاری تھیں جگہ دی ہو ... تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۱۲

؎ حضرت موسیٰ کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی ... حکومت فریدون کے زمانہ میں گزرے اور سو برس منوچہر کی سلطنت میں ۱۲

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا

(مگر) وہ آدمی (یوشع و کالب) جو خدا کا خوف رکھتے تھے (اور) جن پر خدا نے خاص اپنا فضل و

ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ

کرم کیا تھا بیدھڑک بول اٹھے کہ (ارے) ان پر حملہ کر کے بیت المقدس کے پھاٹک میں تو گھس پڑو پھر دیکھو تو یہ ایسے بودے ہیں کہ

غٰلِبُوْنَ ۚ۬ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ۲۳

ادھر تم پھاٹک میں گھسے اور یہ سب بھاگ کھڑے ہوئے اور تمہاری جیت ہو گئی اور اگر تم سچے ایماندار ہو تو خدا ہی پر بھروسہ رکھو

قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا

وہ کہنے لگے اے موسیٰ (چاہے جو کچھ ہو) جب تک وہ لوگ اس میں ہیں ہم تو اس میں ہرگز (لاکھ برس) پاؤں نہ رکھیں

فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا

گے ہاں تم جاؤ اور تمہارا خدا (جائے) اور دونوں (جا کے) لڑو ہم تو یہیں جمے

قٰعِدُوْنَ ۝ ۲۴ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ

بیٹھے ہیں (تب) موسیٰ نے عرض کی خداوندا تو خوب واقف ہے کہ اپنی ذات خاص اور

وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ ۲۵

اپنے بھائی کے سوا کسی پر میرا قابو نہیں پس اب ہمارے اور ان نافرمان لوگوں کے درمیان جدائی ڈال دے

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ

(ہمارا ان کا ساتھ نہیں ہو سکتا) خدا نے فرمایا (اچھا) تو ان کی سزا یہ ہے کہ ان کو چالیس برس تک یہاں کی حکومت

فِي الْاَرْضِ ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ ۲۶ ع

نصیب نہ ہو گی اور یہ لوگ (اسی) مصر کے جنگل میں سرگردان رہیں گے تو پھر تم ان بدچلن بندوں پر افسوس نہ کرنا

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا

(اے رسول) تم ان لوگوں سے آدم کے دو بیٹوں (ہابیل قابیل) کا سچا قصہ بیان کر دو کہ جب ان دونوں نے خدا کی

فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ

درگاہ میں نیازیں چڑھائیں تو (ان میں سے) ایک (ہابیل) کی (نذر) تو قبول ہوئی اور دوسرے (قابیل) کی (نذر) نہ قبول ہوئی تو

قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ ۖ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ

(مارے حسد کے ہابیل سے) کہنے لگا میں تو تجھے ضرور مار ڈالوں گا اسنے جواب دیا کہ بھائی (اس میں میرا کیا بس) خدا تو

الْمُتَّقِينَ ﴿٢٧﴾ لَئِن بَسَطتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا

پرہیزگاروں ہی کی (نذر) قبول کرتا ہے اگر تم میرے قتل کے ارادے سے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھاؤ گے (تو خیر بڑھاؤ) اگر

أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ ۖ إِنِّي أَخَافُ

میں تو تمہارے قتل کے خیال سے اپنا ہاتھ بڑھانے والا نہیں (کیونکہ) میں تو اس خدا سے

اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٨﴾ إِنِّي أُرِيدُ أَن تَبُوءَ

جو سارے جہان کا پالنے والا ہے ضرور ڈرتا ہوں میں تو ضرور یہ چاہتا ہوں کہ میرے گناہ

بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۚ وَ

اور تیرے گناہ دونوں تیرے سر جائیں تو تو (اچھا خاصا) جہنمی بن جائے اور ظالموں کی تو یہی

ذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿٢٩﴾ فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ

سزا ہی ہے پھر تو اسکے نفس نے اپنے بھائی کے قتل پر اسے بھڑکا ہی دیا آخر اس

قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٣٠﴾

(کمبخت) نے اس کو مار ہی ڈالا تو گھاٹا اٹھانے والوں سے ہو گیا (تب اسے فکر ہوئی کہ

فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ

لاش کو کیا کرے) تو خدا نے ایک کوے کو بھیجا کہ وہ زمین کو کریدنے لگا تاکہ اسے (قابیل کو) دکھا دے کہ

كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَةَ أَخِيهِ ۚ قَالَ يَا وَيْلَتَىٰ

اسے اپنے بھائی کی لاش کیونکر چھپانی چاہیے (یہ دیکھ کر) وہ کہنے لگا ہائے افسوس کیا

أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَٰذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ

میں اس سے بھی عاجز ہوں کہ اس کوے کی برابری کر سکوں (کہ اگر سمجھ ہوتا) تو اپنے بھائی

سَوْءَةَ أَخِي ۖ فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ ﴿٣١﴾ ع

کی لاش چھپا دیتا الغرض وہ اپنی حرکت سے بہت پچھتایا ل اسی سبب سے تو

ل قابیل تو حسد نا مشکور
ہونے کی وجہ سے حسد کی
آگ میں جل ہی رہا تھا وہ
اس تاک میں تھا کہ ہابیل
کو کہیں تنہا پا کر قتل کر دے آخر جب
حضرت آدم حج کی
غرض سے مکہ گئے
تو اسکو موقع ملا
ہابیل ایک دن
جنگل میں سو رہے
تھے کہ اس نے شیطان کی
تعلیم سے پتھر سے کچل
دیا۔ مارنے کے بعد وہ نا سمجھ کہ
یہ دنیا میں پہلی موت تھی کچھ نہ سمجھ سکا
اسکی سمجھ میں نہ آیا کہ کیونکر چھپائے
آخر اسے مدتوں لادے لئے
پھرا یہاں تک کہ اس سے
بدبو پھیلی اور درندوں نے
اس پر حملہ کرنا چاہا اس
وقت خدا نے دو کوے بھیجے
اور ایک کوے نے دوسرے
کوے کو مار ڈالا۔
پھر اس کے لئے زمین کھود کر گڑھا
کھود کر دفن کیا۔ تب قابیل
نے بھی ایسا ہی کیا۔ جب
حضرت آدم کو معلوم ہوا تو
آپ نے اس زمین پر لعنت
کی جو ہابیل کا خون پی گئی تھی
اسی وجہ سے اسکے بعد سے اب
تک زمین خون نہیں چوستی۔
غرض حضرت آدم غم و
زاری میں مشغول ہوئے آخر
خدا نے ان کو نعم البدل حضرت
شیث کو عطا کیا اور ان کا
دل ٹھنڈا ہوا اور قابیل راندہ
درگاہ ہوا اور لعنت کا مارا
بن بیٹھا اور شیطان کی تعلیم
سے آتش پرست بنا
اور دنیا بھر کی برائیوں
میں مشغول ہوا یہاں تک
کہ سخت
سزا میں مبتلا ہوا۔
اور جب طوفان
نوح آیا تو اس کی تمام
اولاد کا خاتمہ ہو گیا۔
اور صرف حضرت
شیث کی اولاد
دنیا میں
باقی رہی۔
۱۳-۱۴

۱۳

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّهٗ

ہم نے بنی اسرائیل پر واجب کر دیا تھا کہ جو شخص کسی کو

مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ

نہ جان کے بدلے میں نہ ملک میں فساد پھیلانے کی سزا میں (بلکہ

فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَمَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ

ناحق) قتل کر ڈالے گا تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے ایک آدمی کو جلا لیا تو گویا اس نے

اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا

سب لوگوں کو جلا لیا اور ان (بنی اسرائیل) کے پاس تو ہمارے پیغمبر (کیسے کیسے

بِالْبَیِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِی

روشن معجزے لیکر آچکے ہیں (مگر) پھر اسکے بعد بھی یقیناً ان میں سے بہتیرے زمین میں زیادتیاں

الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ

کرتے رہتے ہیں جو لوگ خدا اور اسکے رسول سے لڑتے بھڑتے ہیں (اور احکام کو نہیں

یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ

مانتے ہیں) اور فساد پھیلانے کی غرض سے ملکوں (ملکوں) دوڑتے پھرتے ہیں انکی سزا بس

فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْۤا اَوْ یُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ

یہی ہے کہ (ڈھونڈ کر) پکڑ لیا تو مار ڈالے جائیں یا انہیں سولی پر چڑھا دیا جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں ہیر پھیر

وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ

کے (ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں) کاٹ ڈالے جائیں یا انہیں (اپنے وطن کی) سرزمین

ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ

سے شہر بدر کر دیا جائے یہ رسوائی تو انکی دنیا میں ہوئی اور پھر آخرت میں تو ان کے لئے بہت

عَظِیْمٌ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا

بڑا عذاب ہی ہے مگر (ہاں) جن لوگوں نے اسکے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ توبہ

ل ہجرت کے چھٹے سال بنی عکل کے کچھ لوگ بیمار ہو کر حضرت کی خدمت میں آئے آپ نے حکم دیا کہ تم لوگ یہیں ٹھہرو جب تمہیں صحت ہوگی تو لشکر میں بھیجا جائے گا ان لوگوں نے آب و ہوا کی ناموافقت کا عذر کر کے رخصت ہونا چاہا آپ نے انکو جہاں صدقے کے اونٹ چرا کرتے تھے بھیج دیا۔ یہ لوگ وہاں اونٹوں کا پیشاب اور غذا میں اونٹنیوں کا دودھ پیا کرتے تھے یہاں تک کہ جب اچھے ہوئے تو اونٹوں کے چرواہوں میں سے تین آدمیوں کو بری طرح مار کر سب اونٹ ہنکا کر لے گئے جب یہ خبر حضرت تک پہنچی تو حضرت علیؓ کو چند آدمیوں کے ساتھ تعاقب کو بھیجا وہ لوگ جنگل میں جا چھپے۔ آخر حضرت علیؓ نے انہیں گرفتار کیا اور آپ کے سامنے لائے ان ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی

۱۲ - ۱۲ - ۱۳

عَلَيْهِمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا

کرلی تو (انکا گناہ بخشدیا جائیگا کیونکہ) سمجھ رکھو کہ خدا بیشک بڑا بخشنے والا مہربان ہے اے ایماندارو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ

خدا سے ڈرتے رہو اور اس کے (تقرب کے) ذریعہ لہ کی جستجو میں رہو

وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ اس میں شک نہیں

كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ

کہ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے پاس زمین میں جو کچھ (مال خزانہ) ہے (وہ) سب بلکہ اتنا اور

مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ

بھی اسکے ساتھ ہو کر روز قیامت کے عذاب کا لے معاوضہ دیں (اور خود بچ جائیں (تب بھی)

مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا

انکا یہ معاوضہ قبول نہ کیا جائیگا اور انکے لئے دردناک عذاب ہے وہ لوگ تو چاہیں گے کہ کسی طرح جہنم کی

مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ

آگ سے نکل بھاگیں مگر وہاں سے تو وہ نکل ہی نہیں سکتے اور انکے لئے تو دائمی عذاب

مُّقِيْمٌ ۝ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا

ہے۔ اور چور خواہ مرد ہو یا عورت تم ان کے کرتوت کی

جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ

سزا میں انکا (داہنا) ہاتھ کاٹ لہ ڈالو یہ انکی سزا (خدا کی طرف سے ہے اور خدا تو بڑا زبردست

حَكِيْمٌ ۝ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ

حکمت والا ہے۔ ہاں جو اپنے گناہ کے بعد توبہ کرلے اور اپنے چال چلن درست کرلے تو بیشک

فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

خدا بھی اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے کیونکہ خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

لہ ذریعہ سے مراد خدا کی رضامندی اور اس کی نازل کی ہوئی بلا پر صبر کرنا ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ ذریعہ سے مراد آنحضرت اہلبیت ہیں اور یہی قرآن (یا) اس ہے۔ ۱۰ ۔ لہ اگر چور حفاظت کی جگہ سے کم کی چوری کی ہو تو صرف تجویز حاکم شریعت کی کوئی دوسری سزا ہو گی اور اگر اس سے زیادہ ہو تو داہنے ہاتھ کی انگلیاں کاٹی جائیں گی۔

چوری کی سزا

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

(اے شخص) کیا تو نہیں جانتا کہ سارے آسمان و زمین (غرض دنیا جہان) اسی خاص خدا کی حکومت

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى

ہے جسے چاہے عذاب کرے اور جسے چاہے معاف کر دے اور خدا تو

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ

ہر چیز پر قادر ہے اے رسول جو لوگ کفر کی طرف لپک کے چلے

الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا

جاتے ہیں تم ان کا غم نہ کھاؤ ان میں بعض تو ایسے ہیں کہ اپنے منہ سے بے تکلف

بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ

کہہ دیتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے حالانکہ انکے دل بے ایمان ہیں اور بعض یہودی ایسے ہیں

هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ

کہ جاسوسی کی غرض سے جھوٹی باتیں بہت شوق سے سنتے ہیں تاکہ کفار کے دوسرے گروہ کو

اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۭ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ

جو ابھی تک تمہارے پاس نہیں آئے ہیں سنائیں۔ یہ لوگ (توریت کے) الفاظ کی انکے اصل معانی

مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ

معلوم ہونے کے بعد بھی تحریف کرتے ہیں (اور لوگوں سے) کہتے ہیں کہ (یہ توریت کا حکم ہے) اگر (محمد کی شریعت میں)

لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ

بھی تمہیں یہی حکم دیا جائے تو اسے مان لینا اور اگر یہ حکم نہ دیا جائے تو اس سے الگ ہی رہنا اور اے رسول

تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ

جس کو خدا خراب کرنا چاہتا ہے تو اسکے واسطے خدا سے تمہارا کچھ زور نہیں چل سکتا یہ لوگ تو وہی ہیں جنکے دلوں کو

اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۚ وَّلَهُمْ فِي

خدا نے گناہوں سے پاک کرنا ارادہ ہی نہیں کیا (بلکہ) انکے لئے تو دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں

لہ خیبر کے یہودیوں میں سے دو شخصوں نے زنا محصنہ کیا اسلام چونکہ یہ دونوں کے دونوں مالدار تھے اور علماء یہود کو ان کی رعایت کرنی منظور تھی اگرچہ توریت میں زنا محصنہ کی یہی سزا تھی ... اسلام کے یہاں کوئی ہلکی سی سزا ہو تو وہی لینا چاہیئے ...

ع

... جو آپ نے بھی وہی سنگساری کا حکم دیا ... سنگسار کئے گئے ... یہ آیت نازل ہوئی

الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ

بھی ان کیلئے بڑا (بھاری) عذاب ہو گا یہ (کمبخت) جھوٹی باتوں کے بڑے (شوق سے) سننے والے

لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ

اور (پھر) حرام خور (بھی) ہیں تو اگر یہ تمہارے پاس (کوئی مقدمہ فیصل کرانے کو) آئیں تو تم کو اختیار ہے خواہ ان کے درمیان

وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَـيْـــًٔا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ

فیصلہ کر دو یا ان سے کنارہ کشی کر لو اور اگر تم ان سے کنارہ کشی کرو گے تو وہ تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ ٤٢

اور اگر فیصلہ کرنا چاہو تو انصاف کا فیصلہ کرنا کہ خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ

اور یہ تم سے (اپنے مقدمات) کیونکر فیصل کرائیں گے جبکہ خود ان کے پاس تورات (موجود) ہے جس میں خدا کا حکم (لکھا ہوا) ہے

يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ٤٣

(یہ اسے جانتے ہیں) پھر اس کے بعد اس سے پھر جاتے ہیں اور یہ لوگ ایمان ہی نہیں رکھتے

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ

بیشک ہم نے تورات نازل فرمائی جس میں ہدایت اور روشنی ہے۔ اسی کے مطابق انبیاء جو (خدا کے) فرمانبردار

الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ

تھے یہودیوں کو حکم دیتے رہے ہیں اور مشائخ اور علماء بھی کیونکہ وہ کتاب خدا کے

بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَاۗءَ ۚ فَلَا

نگہبان مقرر کیے گئے تھے اور اس پر گواہ تھے (یعنی حکم الہی کا یقین رکھتے تھے) تو تم لوگوں

تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ

سے مت ڈرنا اور مجھی سے ڈرتے رہنا اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت نہ لینا

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ ٤٤

اور جو خدا کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَآ أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ
ہیں ۔ اور ہم نے توریت میں یہودیوں پر یہ (حکم) فرض کر دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے
بِالْعَيْنِ وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَ
بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے
السِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَن تَصَدَّقَ
دانت اور زخم کے بدلے (ویسا ہی) برابر کا بدلہ (زخم) ہے پھر جو (مظلوم ظالم کی
بِهِۦ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُۥ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰٓئِكَ
خطا معاف کر دے لہ تو یہ اسکے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگا اور جو شخص خدا کی نازل کی ہوئی (کتاب) کے
هُمُ الظَّٰلِمُونَ ۝ وَقَفَّيْنَا عَلَىٰٓ ءَاثَٰرِهِم بِعِيسَى ابْنِ
موافق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں اور ہم نے انہیں پیغمبروں کے قدم بقدم مریم کے بیٹے عیسیٰ کو
مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَىٰةِ وَءَاتَيْنَٰهُ
چلایا اور وہ اس کتاب توریت کی بھی تصدیق کرتے تھے جو انکے سامنے (پہلے سے) موجود تھی اور
الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ
ہم نے انکو انجیل (بھی) عطا کی جسمیں (لوگوں کے لئے ہر طرح کی) ہدایت تھی اور نور (ایمان) اور وہ اس کتاب
مِنَ التَّوْرَىٰةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ۝ وَ
توریت کی جو وقت نزول انجیل (پہلے سے) موجود تھی تصدیق کرنیوالی اور پرہیزگاروں کی ہدایت و
لْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنجِيلِ بِمَآ أَنزَلَ اللَّهُ فِيهِ ۚ وَمَن
نصیحت تھی اور انجیل والوں (نصاریٰ) کو جو کچھ خدا نے اسمیں نازل کیا ہے اس کے مطابق حکم کرنا
لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْفَٰسِقُونَ ۝ وَ
چاہیئے اور جو شخص خدا کی نازل کی ہوئی (کتاب) اسکے موافق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ بدکار ہیں اور
أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتَٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ
اے رسولؐ ہم نے تم پر بھی برحق کتاب نازل کی کہ جو کتاب (اسکے پہلے سے) اسکے وقت میں موجود ہے

لہ جابر نے حضرت رسولؐ سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی بندہ تین کام کرے تو بہشت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو گا اور حور العین اس کی زوجہ ہو گی اپنے قرض کو جو کسی کے ذمہ ہو معاف کرے قاتل سے درگزر کرے اپنے ہر فریضہ کے دس بار قل ہو اللہ پڑھے۔
ع ان آیات میں خدا نے یہودیوں اور عیسائیوں کی اس بات پر ملامت کی ہے کہ وہ لوگ توریت اور عیسائیت کے مدعی اور پھر اپنی کتابوں پر عمل نہیں۔ تو خود اصلاح زباں کے مدعی پھر بدزباں کیوں ہو؟ ۱۲

مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

اُس کی تصدیق کرتی ہے اور اسکی نگہبان (بھی) ہے تو جو کچھ تم پر خدا نے نازل کیا ہے اسی کے مطابق تم

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا

بھی حکم دو اور جو حق بات خدا کی طرف سے آپکی ہے اُسکو چھوڑ کر ان لوگوں کی خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو

مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً

ہمنے تم میں سے ہر ایک کیواسطے حسب مصلحت وقت الگ الگ شریعت اور خاص طریقہ مقرر کردیا اور اگر خدا چاہتا

وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا

تو تم سب کو ایک ہی شریعت کی اُمت بنا دیتا مگر اختلاف شریعتوں سے خدا کا مقصود تمہاری آزمائش

الْخَيْرٰتِ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

کرنا ہے کہ جو حکم تمہارا امتحان کرے اس تو نیکیوں میں لپک کر آگے بڑھ جاؤ اور یقین جانو کہ تم سب کو خدا ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے

فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝٤٨ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

اسوقت جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے وہ تمہیں بتادیگا اور (اے رسول) ہم پھر کہتے ہیں کہ جو حکم خدا نے نازل کئے

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ

ہیں تم اسکے مطابق فیصلہ کرو اور انکی (بیجا) خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو بلکہ ان سے بچے رہو ایسا نہ ہو کہ کسی حکم سے جو خدا نے

بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ

تم پر نازل کیا ہے تمکو یہ لوگ بھٹکا دیں پھر اگر یہ لوگ تمہارے حکم سے منہ موڑیں تو سمجھو کہ گویا خدا ہی کی

اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ

مرضی ہے کہ انکے بعض گناہوں کی وجہ سے انہیں مصیبت میں پھنسا دے اور اس میں تو شک نہیں کہ بہتیرے لوگ

النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝٤٩ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ

بدچلن ہیں کیا یہ لوگ (زمانہ) جاہلیت کے حکم کی تم سے بھی تمنا رکھتے ہیں حالانکہ یقین کرنے

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝٥٠ ع

والے لوگوں کے واسطے حکم میں خدا سے بہتر کون ہوگا ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى

اے ایمان دارو یہودیوں اور نصرانیوں کو اپنا سرپرست نہ بناؤ (کیونکہ)

اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ

یہ لوگ تمہارے مخالف ہیں مگر) باہم ایک دوسرے کے دوست ہیں اور (یاد رہے کہ) تم میں سے جس نے ان کو

فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

سرپرست بنایا پھر وہ بھی انہیں لوگوں میں سے ہو گیا بیشک خدا ظالم لوگوں کو راہ راست پر نہیں لاتا تو (اے رسول)

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ

جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے تم انہیں دیکھو گے کہ ان میں دوڑ دوڑ کے ملے جاتے ہیں اور

يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَاۗىِٕرَةٌ ۭ فَعَسَى اللّٰهُ

تم سے اس کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تو اس سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو (ان سے نہ ملنے سے) زمانہ کی گردش میں

اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰي

مبتلا ہو جائیں تو عنقریب ہی خدا (مسلمانوں کو) فتح یا کوئی اور بات اپنی طرف سے ظاہر کر دے گا تب یہ لوگ اس بدگمانی

مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ۝ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ

پر جو اپنے جی میں چھپاتے تھے شرمائیں گے اور مومنین (جب ان کا نفاق ظاہر ہو جائے گا تو) کہیں گے کیا یہی

اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ

لوگ وہ ہیں جو سخت سے سخت قسمیں کھا کر (ہم سے) کہتے تھے کہ ہم ضرور تمہارے ساتھ ہیں ان کا سارا

اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۭ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۝

کیا دھرا اکارت ہوا اور سخت گھاٹے میں آ گئے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ

اے ایماندارو تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا تو کچھ پروا نہیں (پھر)

فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ

بہت عنقریب ہی خدا ایسے لوگوں کو ظاہر کر دے گا جنہیں خدا دوست رکھتا ہوگا اور وہ اس کو

ف گرچہ اس آیت کی شان نزول میں اختلاف ہے اور بعض اقوال سے یہ اوائل حضرت علیؑ ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو جو صفات خداوند عالم نے اس آیت میں بیان کئے ہیں اس کا سچا مصداق آپ کے سوا اصحاب میں سے کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا اور اسی وجہ سے جناب رسالتمآب نے جب قلعہ خیبر کسی طرح فتح نہیں ہوتا تھا اور دو مرتبہ لشکر اسلام کو شکست ہو چکی تھی ... [illegible]

أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِينَ يُجٰهِدُونَ

دوست رکھتے ہونگے ایمانداروں کے ساتھ منکسر (اور) کافروں کے ساتھ کڑے خدا کی راہ میں جہاد

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۚ ذٰلِكَ

کریں گے اور کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت کی کچھ پرواہ نہ کرینگے یہ خدا کا فضل (و کرم)

فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَاللَّهُ وٰسِعٌ عَلِيمٌ ۝

ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور خدا تو بڑی گنجائش والا واقفکار ہے۔

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ

(اے ایماندارو بس) تمہارے مالک سرپرست تو بس یہی ہیں خدا اور اس کا رسول اور وہ مومنین جو

يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُونَ ۝

پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں اور جس

وَمَن يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ

شخص نے خدا اور رسول اور (انہیں) ایمانداروں کو اپنا سرپرست بنایا تو (خدا کے لشکر میں آ گیا)

حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغٰلِبُونَ ۝ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا

اور (اسمیں تو شک نہیں کہ خدا ہی کا لشکر ور رہتا ہے اے ایماندارو جن لوگوں (یہود و نصاریٰ)

تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا

کو تم سے پہلے کتاب (خدا توریت و انجیل) دی جا چکی ہے ان میں سے جن لوگوں نے

مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ

تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنا رکھا ہے ان کو اور کفار کو اپنا سرپرست نہ بناؤ

أَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ وَإِذَا

اور اگر تم سچے ایماندار ہو تو خدا ہی سے ڈرتے رہو اور انکی شرارت

نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا

یہاں تک پہنچی کہ جب تم (اذان دیکر) نماز کیواسطے (لوگوں کو) بلاتے ہو تو یہ لوگ نماز کو ہنسی

(بقیہ حاشیہ ۱۹۵) کا قوم دوست دار اور خدا اور رسول اس کے دوست اور اسی کے ہاتھ پر خدا اس قلعہ کو فتح کرے گا۔ اور اگرچہ اس تمنا میں بہت سے لوگ تھے مگر آپ نے حضرت علیؑ ہی کو دیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا) ۱؎ یہ آیت باتفاق مفسرین شیعہ سنی موافق مخالف حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور اس کی تصریحی طور پر حضرت علیؑ کا خلیفہ بلا فصل ہونا ثابت و واضح ہوتا ہے اس کی تفصیل دیکھو ہمارا رسالہ "الولایۃ" میں ۱۲

ع ٨

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

ھنسی بناتے ہیں یہ اس وجہ سے ہے کہ لوگ بالکل بے عقل ہیں (کچھ نہیں) سمجھتے (اے رسول) اہل کتاب سے کہو

هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ

کہ آخر تم ہم میں سوا اس کے اور کیا عیب لگا سکتے ہو کہ ہم خدا پر اور جو (کتاب) ہمارے

اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

پاس بھیجی گئی ہے اور جو ہم سے پہلے بھیجی گئی ایمان لائے ہیں اور یہ کہ تم میں کے اکثر بدکار ہیں

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ

(اے رسول) تم کہہ دو کہ میں تمہیں خدا کے نزدیک سزا میں اس سے کہیں بدتر عیب بتا دوں (اچھا لو

مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ

سنو) جس پر خدا نے لعنت کی ہو اور اس پر غضب ڈھایا ہو اور ان میں سے کسی کو (مسخ کر کے)

الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ شَرٌّ

بندر اور (کسی کو) سور بنا دیا ہو اور (جس نے خدا کو چھوڑ کر) شیطان کی پرستش کی ہو پس یہ

مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَاۗءِ السَّبِيْلِ ۝ وَاِذَا

لوگ درجے میں کہیں بدتر اور راہ راست سے بھٹک کے سب سے زیادہ دور جا پہنچے ہیں اور (مسلمانو)

جَاۗءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ

جب یہ لوگ تمہارے پاس آ جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان لائے ہیں حالانکہ وہ کفر ہی کو ساتھ لیکر

خَرَجُوْا بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝ وَ

آئے تھے اور پھر نکلے بھی تو ساتھ لئے ہوئے (اور) جو (نفاق) وہ چھپائے ہوئے تھے خدا اسے خوب جانتا ہے

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

(اے رسول) تم ان میں سے بہتیروں کو دیکھو گے کہ گناہ اور سرکشی اور حرام خوری کی طرف دوڑ

وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

پڑتے ہیں جو کام یہ لوگ کرتے تھے وہ یقیناً بہت ہی برا ہے ان کو

ل۱ مدینہ کا ایک نصرانی جب اذان میں اشہد ان محمداً رسول اللہ کو سنتا تو بے ساختہ بول اٹھتا خدا جھوٹے کو جلا کر خاک کرے۔ ایک دن اس کا خادم بضرورت آگ لایا اور یہ نصرانی اپنے لڑکے بالوں کے ساتھ پڑا سو رہا تھا اتفاقاً ایک چنگاری اڑ کر چھت پر پہنچی اور سارا مکان جل کر خاک سیاہ ہو گیا اور وہ نصرانی بھی مع لڑکے بالوں کے فی النار ہوا ۱۲۔

ل۲ ایک مرتبہ ابو یاسر بن اخطب اور نافع بن ابی نافع چند یہودیوں کو ساتھ لے کر حضرت رسول کی خدمت میں آئے اور پوچھنے لگے کہ پیغمبران سلف میں سے کس پر آپ ایمان رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں خدا، قرآن اور جو کتابیں حضرت ابراہیم، اسحاق، موسیٰ، عیسیٰ پر نازل ہوئی ہیں سب پر ایمان رکھتا ہوں۔ یہودیوں نے جو نہی حضرت عیسیٰ کا نام سنا آپ کی نبوت سے انکار کر بیٹھے اور بولے کہ ہمارے خیال میں تمہارے دین سے کوئی دین بدتر نہیں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۔

لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ

اللہ والے اور علماء جھوٹ بولنے اور حرام خوری سے کیوں نہیں

الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝۶۳

روکتے جو (درگذر) یہ لوگ کرتے رہے یقیناً بہت ہی بری ہے۔[1] اور

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ

یہودی کہنے لگے کہ خدا کا ہاتھ بندھا ہوا ہے (یعنی) بخیل ہو گیا (انہیں کے ہاتھ باندھے

وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ

دیئے جائیں اور ایسے (اس) کہنے پر (خدا کی) پھٹکار ہے (خدا کا ہاتھ بندھنے کیوں لگا) بلکہ اس کے

كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ

دونوں ہاتھ کشادہ ہیں جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے اور (اے محمد) یہ (کتاب) جو تمہارے پاس نازل کی گئی ہے اس سے ان میں سے

اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ

اکثر کی سرکشی اور کفر اور بڑھے گا اور ہم نے ان کی آپس میں روز قیامت

الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ

تک عداوت اور کینے کی بنیاد ڈال دی۔ جب یہ لوگ

اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ

لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں تو خدا اس کو بجھا دیتا ہے اور یہ ملک

فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۶۴

میں فساد پھیلانے کے لئے دوڑتے پھرتے ہیں اور خدا فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا

اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور (ہم سے) ڈرتے تو ہم ضرور ان کے گناہوں سے

عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝۶۵

درگذر کرتے اور ان کو نعمت و آرام (بہشت) کے باغوں میں پہنچا دیتے۔

[1] [illegible]

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ

اور اگر یہ لوگ توریت اور انجیل اور جو (صحیفے) اُن کے پاس اُنکے پروردگار

اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ

کی طرف سے نازل کیے گئے تھے (انکے احکام کو) قائم رکھتے تو ضرور (انکے) اُوپر سے بھی

اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا

(رزق برس پڑتا) اور پاؤں کے نیچے سے بھی (اُبل آتا اور یہ خوب چین سے کھاتے) ان میں سے کچھ لوگ تو اعتدال پر ہیں

يَعْمَلُوْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ

مگر ان میں سے بہتیرے جو کچھ کرتے ہیں برا ہی کرتے ہیں اے رسول جو حکم تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے

رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ

پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو (سمجھو کہ) تم نے اس کا کوئی پیغام ہی نہیں پہنچایا اور (تم ڈرو نہیں)

يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ

خدا تم کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا خدا ہرگز کافروں کی قوم کو منزل مقصود تک نہیں

الْكٰفِرِيْنَ ۝ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى

پہنچاتا (اے رسول) تم کہہ دو کہ اے اہل کتاب جب تک تم توریت و انجیل اور جو (صحیفے) تمہارے

تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئے ہیں ان (کے احکام) کو قائم نہ رکھو گے اس وقت تک تمہارا مذہب

وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ

کچھ بھی نہیں اور (اے رسول) جو (کتاب) تمہارے پروردگار کی طرف سے بھیجی گئی ہے (اس کا رشک و حسد)

طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

یقیناً بہتیروں کی سرکشی اور کفر کو اور بڑھا دے گا تو تم کافروں کے گروہ پر افسوس نہ کرنا بیشک

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ

شک ہی نہیں کہ مسلمان ہوں یا یہودی یا بے دینی کے خیال کے پابند ہوں خواہ نصرانی

ل ابن ابی حاتم نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ آیت غدیر خم میں حضرت علی کے بارے میں نازل ہوئی اسی وجہ سے ... ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ہم عہد رسول میں اس آیت کو یوں پڑھتے تھے۔ یایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس۔ اسلئے رسول جو حکم اس بات کا کہ علی تمام مومنین کے حاکم ہیں تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو سمجھو کہ تم نے اس کا کوئی پیغام ہی نہیں پہنچایا (دیکھو تفسیر در منثور علامہ جلال الدین سیوطی جلد دوم صفحہ ۲۹۸ سطر ۱۵ مطبوعہ مصر) پس معلوم ہوا کہ جناب رسالت مآب ایک عرصہ سے جانتے تھے کہ علی ابن ابی طالب کو اپنا خلیفہ نامزد کریں مگر کچھ اپنے ساتھیوں کی مخالفت کے خوف سے اس پر اقدام نہ کرتے تھے۔ آخر خدا نے حج سے پلٹتے وقت راستہ میں یہ تاکیدی حکم نازل کیا تب تو حضرت مجبور ہو گئے اور ایک مقام پر جسکا نام غدیر خم تھا ایک لاکھ آدمیوں کے سامنے اپنا خلیفہ نامزد کیا اور پھر لوگوں نے حضرت علی کو اس خلافت و ولایت کی مبارکباد دی۔ شعرا نے قصیدے کہے چنانچہ حسان کا یہ شعر مشہور ہے

فقال لہ قم یا علی فاننی — رضیتک من بعدی اماما وھادیا

[illegible]

وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ

(غرض کوئی بھی ہوں) جو خدا اور روز آخرت پر ایمان لائے گا اور اچھے (اچھے)

صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ لَقَدْ

کام کرے گا ان پر البتہ نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ لوگ آزردہ خاطر ہوں گے ہم

اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ

نے بنی اسرائیل سے عہد و پیمان لے لیا تھا اور ان کے پاس بہت رسول بھی

رُسُلًا ۭ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ

بھیجے تھے (اس پر بھی) جب انکے پاس کوئی رسول انکی مرضی کے خلاف حکم لیکر آیا تو ان

فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ۝ وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ

(کمبخت) لوگوں نے کسی کو جھٹلایا اور کسی کو قتل ہی کر ڈالا اور سمجھ لیا کہ (اس میں ہمارے لئے کوئی)

فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا

خرابی نہ ہوگی پس (گویا) وہ لوگ امر حق سے اندھے اور بہرے بن گئے پھر جب انہوں نے توبہ کی

وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَقَدْ

تو پھر خدا نے انکی توبہ قبول کر لی مگر پھر (اس پر بھی) ان میں سے بہتیرے اندھے اور بہرے بن گئے اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں

كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَ

اللہ تو دیکھ رہا ہے جو لوگ اسکے قائل ہیں کہ مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح خدا ہیں وہ سب کافر ہیں حالانکہ

قَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ

مسیح نے خود لوگوں کو کہہ دیا تھا کہ اے بنی اسرائیل صرف اسی خدا کی عبادت کرو جو ہمارا اور تمہارا پالنے والا ہے

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

کیونکہ (یاد رکھو) جس نے خدا کا شریک بنایا اس پر خدا نے بہشت کو حرام کر دیا ہے اور اس کا

وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

ٹھکانا جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں - جو لوگ اسکے قائل ہیں کہ

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ

خدا تین میں کا (تیسرا) ہے وہ یقیناً کافر ہو گئے (یاد رکھو کہ)

إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ وَإِنْ لَمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ

خدائے یکتا کے سوا کوئی معبود نہیں اور (خدا کے بارے میں) یہ لوگ جو کچھ بکا کرتے ہیں اگر اس سے باز نہ

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى

آئے (سمجھ لیں کہ) جو لوگ ان میں کافر رہیں گے ان پر ضرور دردناک عذاب نازل ہوگا تو یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں توبہ کیوں

اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ مَا الْمَسِيحُ

نہیں کرتے اور اپنے (قصوروں کی) معافی کیوں نہیں مانگتے حالانکہ خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے مریم کے

ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَ

بیٹے مسیح تو بس ایک رسول ہیں اور ان کے قبل (اور بھی) بہتیرے رسول گزر چکے ہیں اور ان کی ماں

أُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ

بھی (خدا کی) ایک سچی بندی تھیں (اور آدمیوں کی طرح) یہ دونوں بھی کھانا کھاتے تھے (اے رسول) غور تو کرو کہ

لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝ قُلْ أَتَعْبُدُونَ

ہم اپنے احکام ان سے کیسا صاف صاف بیان کرتے ہیں پھر دیکھو تو کہ (اس پر بھی الٹے) یہ لوگ کہاں بھٹکے جا رہے ہیں

مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَ

(اے رسول) تم کہہ دو کہ کیا تم خدا جیسے قادر و توانا کو چھوڑ کر ایسی (ذلیل) چیز کی عبادت کرتے ہو جس کو نہ تو نقصان

اللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا

ہی کا اختیار ہے اور نہ نفع کا اور خدا تو (سب کی) سنتا اور سب کچھ جانتا ہے (اے رسول) تم کہو کہ اے اہل کتاب تم اپنے

تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ

دین میں ناحق زیادتی نہ کرو اور نہ ان لوگوں (اپنے بزرگوں) کی نفسانی خواہشوں پر چلو جو پہلے

قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ

خود ہی گمراہ ہو چکے اور (اپنے ساتھ اور بھی) بہتیروں کو گمراہ کر چھوڑا اور راہ راست

سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

سے (دور) بھٹک گئے۔ بنی اسرائیل میں سے جو لوگ کافر تھے ان پر داؤد اور مریم کے بیٹے

عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا

عیسیٰ کی زبانی لعنت ۱؎ کی گئی یہ (لعنت ان پر پڑی) تو صرف اس وجہ سے کہ (ایک تو) ان لوگوں نے

وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ

نافرمانی کی اور (پھر) ہر معاملہ میں حد سے بڑھ جاتے تھے (اور) کسی برے کام سے جس کو انہوں نے کیا باز نہ آتے تھے (بلکہ اس پر

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ

باوجود نصیحت اڑے رہتے تھے) جو کام یہ لوگ کرتے تھے کیا ہی برا تھا۔ اے رسول (تم ان یہودیوں) میں سے بہتیروں کو دیکھو

كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

گے کہ کفار سے دوستی رکھتے ہیں جو سامان پہلے سے ان لوگوں نے خود اپنے واسطے درست کیا ہے کس قدر برا ہے (جس کا نتیجہ

وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

یہ ہے) کہ (دنیا میں بھی) خدا ان پر غضبناک ہوا اور (آخرت میں بھی) ہمیشہ عذاب میں رہیں گے اور اگر یہ لوگ خدا اور رسول پر اور جو کچھ

وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا

ان پر نازل کیا گیا ہے ایمان رکھتے تو ہرگز (ان کو) اپنا دوست نہ بناتے مگر ان میں کے بہتیرے تو

مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ

بدچلن ہیں (اے رسول) تم ایمان لانے والوں کا دشمن سب سے بڑھ کے

اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً

یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے اور ایمانداروں کی دوستی میں سب سے

لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ

بڑھ کے قریب ۲؎ ان لوگوں کو پاؤ گے جو اپنے کو نصاریٰ کہتے ہیں کیونکہ

مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝

ان (نصاریٰ) میں سے یقینی بہت سے عالم اور عابد ہیں اور اس سبب سے (بھی) کہ یہ لوگ ہرگز شیخی نہیں کرتے۔

۱؎ بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے باوجود ممانعت مچھلی کا شکار کیا ان پر حضرت داؤد نے لعنت کی اور وہ بندر بن گئے اور جن لوگوں نے باوجود آسمان سے خوان نازل ہونے کے ایمان قبول نہ کیا ان پر حضرت عیسیٰ نے لعنت کی اور وہ سور بن گئے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مستحق لعنت پر لعنت کرنا نہ صرف جائز ہی نہیں بلکہ مستحسن اور انبیاء کی سنت ہے۔

۲؎ یہ آیت حبشہ کے نصاریٰ کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ جب حضرت جعفر طیار وغیرہ ہجرت کرکے حبشہ پہنچے تو نجاشی بادشاہ حبشہ وغیرہ نے قرآن کو شاہ اد ... سماعت کرکے ایمان لائے اور جب حضرت جعفر نے وہاں سے مراجعت کی تو نجاشی نے ستر علما ان کے ساتھ کئے اور جب حضرت کی (خدمت میں) آکر آپ کے پاس بیٹھے تو آپ نے ان کے سامنے سورہ یٰسین کی تلاوت کی وہ علما سن کر بہت روئے اور ایمان لے آئے اور کہنے لگے کہ قرآن کس قدر انجیل سے مشابہ ہے ۱۲

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ

اور تو دیکھتا ہے کہ جب یہ لوگ اس (قرآن) کو سنتے ہیں جو ہمارے رسول پر نازل کیا گیا ہے تو ان کی

أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ

آنکھوں سے بیساختہ چھلک کر آنسو جاری ہو جاتا ہے کیونکہ انھوں نے (امر) حق کو پہچان لیا ہے

يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ۝ وَمَا

اور عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پالنے والے ہم تو ایمان لے آئے تو (رسول کی) تصدیق کرنیوالوں کے ساتھ ہمیں بھی

لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ

لکھ رکھ اور ہم کو کیا ہو گیا ہے کہ ہم خدا اور جو حق بات ہمارے پاس آ چکی ہے اس پر تو ایمان نہ لائیں اور پھر خدا

أَن يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ۝ فَأَثَابَهُمُ

سے یہ امید رکھیں کہ وہ اپنے نیک بندوں کے ساتھ ہمیں بہشت میں پہنچا ہی دیگا تو خدا نے

اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

انھیں ان کے اس صدق دل سے عرض کرنے کے صلہ میں انھیں وہ (ابدی) بہشت عطا فرمائے جنکے

فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَ

نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ہمیشہ ہمیشہ رہینگے اور صدق دل سے نیکی کرنیوالوں کا یہی عوض ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ يَا أَيُّهَا

اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی لوگ جہنمی ہیں اے ایماندارو جو پاک چیزیں خدا

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَ

نے تمہارے واسطے حلال کر دی ہیں ان کو اپنے اوپر حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو

لَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَكُلُوا مِمَّا

کیونکہ خدا حد سے بڑھ جانے والوں کو ہرگز دوست نہیں رکھتا اور جو حلال صاف ستھری

رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنتُم

چیزیں خدا نے تمھیں دی ہیں ان کو شوق سے کھاؤ اور جس خدا پر تم ایمان لائے ہو اس

الجزء ٧

[illegible]

بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ

سے ڈرتے رہو خدا تمہارے بیکار (بیکار) قسموں کے کھانے پر تو تم پر گرفت کریگا

وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ

مگر بالقصد کی قسم کھانے اور اس کے خلاف کرنے پر تو ضرور تمہاری پکڑ کریگا (تو سنو) اس کا جرمانہ

اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ

جیسا تم خود اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو اُسی قسم کا اوسط درجہ کا دس محتاجوں کو

اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ

کھانا کھلانا یا اُن کو کپڑے پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے پھر جس کسی سے یہ سب نہ ہو سکے

فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ

تو تین دن کے روزے (رکھنا) یہ (تو) تمہاری قسموں کا جرمانہ ہے جب تم قسم کھاؤ اور پوری

وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ

نہ کرو اور اپنی قسموں (کے پورا کرنے) کا خیال رکھو خدا اپنے احکام کو تمہارے واسطے یوں صاف

تَشْكُرُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَ

صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر کرو اے ایماندارو شراب اور جوا اور بت اور

الْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ

پانسے تو بس ناپاک (برے) شیطانی کام ہیں تو تم لوگ اس

فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ

سے بچے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ شیطان کی تو بس یہی تمنا ہے کہ شراب

بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ

اور جوئے کی بدولت تم میں باہم عداوت و دشمنی ڈلوا دے اور خدا کی یاد

عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝

اور نماز سے باز رکھے تو کیا تم اس سے باز آنے والے ہو۔

[illegible]

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا ۚ فَإِن

اور خدا کا حکم مانو اور رسولؐ کا حکم مانو اور (نافرمانی سے) بچتے رہو اگر

تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝

تم نے (حکم خدا سے) منہ پھیرا تو سمجھ رکھو کہ ہمارے رسولؐ پر بس صاف صاف پیغام پہنچا دینا

لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ

فرض ہے (پھر کرو چاہے کرو تم مختار ہو) جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے ان پر جو کچھ

فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوا وَّآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

کھا پی چکے اس میں کچھ گناہ نہیں جب اُنھوں نے پرہیزگاری کی اور ایمان لے آئے اور اچھے اچھے

ثُمَّ اتَّقَوا وَّآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوا وَّأَحْسَنُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ

کام کئے پھر پرہیزگاری کی اور ایمان لے آئے پھر پرہیزگاری کی اور نیکیاں کیں اور خدا نیکی کرنے

الْمُحْسِنِينَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ

والوں کو دوست رکھتا ہے ایماندارو کچھ شکار سے جن تک تمہارے ہاتھ اور نیزے

بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ

پہنچ سکتے ہیں خدا تمہارا امتحان ضرور کرے گا تاکہ خدا دیکھے کہ اس کو

اللَّهُ مَن يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ

بے دیکھے بھالے کون ڈرتا ہے پھر اس کے بعد بھی جو زیادتی کرے گا تو اس

عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَ

کیلئے دردناک عذاب ہے اے ایماندارو جب تم حالت احرام میں ہو تو شکار نہ مارو اور

أَنتُمْ حُرُمٌ ۚ وَمَن قَتَلَهُ مِنكُم مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا

تم میں سے جو کوئی جان بوجھ کر شکار مارے گا تو جس (جانور) کو مارے چوپاؤں میں سے

قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ هَدْيًا بَالِغَ

اس کا مثل تم میں سے دو معتبر آدمی تجویز کر دیں اس کا بدلہ (دینا) ہوگا (اور) کعبہ تک پہنچا کر

(بقیہ صفحہ گذشتہ)
اگرچہ [illegible] حرام [illegible]
[illegible] ایک حدیث
[illegible]
[illegible]
(حاشیہ صفحہ ھذا)
لے ایک حدیث میں ہے کہ
تقویٰ کے تین درجے ہیں [illegible]
[illegible] حرام
[illegible]
کا ترک کرنا یہ تقویٰ
خاص ہے جو شبہ کے خوف
سے حلال چیزوں کا ترک
کرنا یہ تقویٰ اخص الخاص
ہے اور یہی تقویٰ کا اعلیٰ درجہ
ہے [illegible] اس سال صلح
حدیبیہ ہوئی اس سال جنگل
کے [illegible] حضرت کے
پاس جمع ہوتے تھے اور
اصحاب [illegible]
اس طرح آجاتے تھے کہ ان کے
ہاتھ اور نیزے آسانی
سے ان تک پہنچ [illegible]
سکتے تھے [illegible]
[illegible]
[illegible]
ایک جانور کو شکار کر
[illegible]
اس کو [illegible]
حضرت [illegible] کی
خدمت میں [illegible]
بیان کیا اس وقت یہ آیت
نازل ہوئی۔

الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ أَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ

قربانی کی جائے یا (اس کا) جرمانہ (اسکی قیمت سے) محتاجوں کو کھانا کھلانا یا اسکے برابر روزے

صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ أَمْرِهٖ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ

رکھنا (یہ جرمانہ اس لئے ہے) تاکہ اپنے کیے کی سزا کا مزہ چکھے جو ہو چکا اسکو خدا نے معاف کر

وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝٩٥

دیا اور جو پھر ایسی حرکت کریگا تو خدا اسکی سزا دے گا اور خدا زبردست بدلہ لینے والا ہے

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ

تمہارے اور قافلوں کے فائدے کے واسطے دریائی شکار اور اس کا کھانا (تو ہر حالت میں) تمہارے واسطے

وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ

جائز کر دیا ہے مگر خشکی کا شکار جب تک تم حالت احرام میں رہو تم پر حرام ہے اور اس خدا سے

الَّذِيْٓ إِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝٩٦ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ

ڈرتے رہو جس کی طرف تم (مرنے کے بعد) اٹھائے جاؤ گے خدا نے کعبہ کو جو (اسکا) محترم گھر ہے اور حرمت دار

الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ

مہینوں کو اور قربانی کو اور اس جانور کو جسکے گلے میں (قربانی کے واسطے) پٹے ڈالدیے گئے ہوں

ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

لوگوں کے امن قائم رکھنے کا سبب قرار دیا یہ اسلیے کہ تم جان لو کہ خدا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

الْأَرْضِ وَأَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٩٧ اِعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ

زمین میں ہے یقیناً (سب) جانتا ہے اور یہ بھی (سمجھ لو) کہ بیشک خدا ہر چیز سے واقف ہے جان لو کہ یقیناً خدا بڑا

شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَأَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٩٨ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ

سخت عذاب والا ہے اور یہ (بھی) کہ خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے ہمارے رسول پر پیغام پہنچا

إِلَّا الْبَلٰغُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝٩٩

دینے کے سوا اور کچھ فرض نہیں اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو خدا سب جانتا ہے

ملہ احرام کی حالت میں جنگل کے جانوروں کا شکار حرام ہے لیکن جب احرام کھول لے تو جائز ہے مگر حرم کا شکار اس سے مستثنیٰ ہے کہ اس کا شکار کسی کے واسطے بھی جائز نہیں ہے ۱۲

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ

اے رسول کہدو کہ ناپاک (حرام) اور پاک (حلال) برابر نہیں ہو سکتا، اگرچہ ناپاک کی

كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

کثرت تمہیں بھلی کیوں نہ معلوم ہو تو اے عقلمندو خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیاب

تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ

رہو اے ایمان والو ایسی چیزوں کے بارے میں (رسول) سے مت پوچھا کرو کہ اگر تم کو

اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ

معلوم ہو جائیں تو تمہیں بری معلوم ہوں اور اگر ان کے بارے میں قرآن نازل ہونے کے وقت پوچھ بیٹھو گے تو تم پر

الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ۗ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾

ظاہر کر دی جائینگی (مگر تم کو برا لگے گا جو سوالات تم کر چکے) خدا نے ان سے درگذر کی اور خدا بڑا بخشنے والا بردبار ہے

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا

تم سے پہلے بھی لوگوں نے اس قسم کی باتیں (ایسے وقت کے پیغمبروں سے) پوچھی تھیں پھر (جب

كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ

عمل نہ ہو سکا تو) اسکے منکر ہو گئے خدا نے نہ تو کوئی بحیرہ (کن چھدی اونٹنی) مقرر کیا ہے نہ سائبہ

وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

(سانڈ) نہ وصیلہ (جڑواں بچہ) نہ حام (بڈھا سانڈ) مگر کفار خدا پر خواہ مخواہ جھوٹ

يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۖ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

(موٹ) بہتان باندھتے ہیں اور ان میں کے اکثر نہیں سمجھتے اور جب

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ

ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (قرآن) خدا نے نازل فرمایا ہے اس کی طرف اور رسول کی طرف آؤ (اور جو وہ) کہیں سو مانو تو

قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۚ اَوَلَوْ كَانَ

کہتے ہیں کہ ہم نے جس (رنگ) میں اپنے باپ دادا کو پایا وہی ہمارے لئے کافی ہے کیا یہ لوگ لکیر کے فقیر ہی بیٹھے

له جیسے کہ نماز، شراب حلال حرمت سے ... کی بابت کی ہے پوچھ
اس وقت میری رائے ... کس طرح سے کسی نے کسی کے پوچھا ہو کہ کثرت سوال سے پھر آپ منبر پر تشریف لے گئے اور حمد سے فرمایا جسے جو پوچھنا ہو پوچھے میں جواب دیتا ہوں اس پر بھی ان گنواروں کی سمجھ میں نہ آیا اور ایک بولا میرا باپ کون ہے خرافہ بن قیس ... نے پوچھا میرا باپ کہاں ہے؟ فرمایا دوزخ میں اسکے بعد فرمایا خدا کی قسم بہشت و دوزخ میرے آگے ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ کون بہشت میں ہے اور کون دوزخ میں ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم میں سے کون جنتی ہوگا اور کون جہنمی اگر میں بیان کروں تو سوال کرنے سے پچھتاؤ گے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

أَبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُونَ ۝۱۰۴ يٰٓأَيُّهَا

اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ جانتے ہی ہوں نہ ہدایت ہی پائی ہو۔ اے ایمان

الَّذِينَ اٰمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ

والو اپنی خبر لو جب تم راہ راست پر ہو تو کوئی گمراہ ہو کر تمہیں کچھ

إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۚ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم

نقصان نہیں پہنچا سکتا تم سب کو خدا کی طرف لوٹ کر جانا ہے تب (اس وقت

بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝۱۰۵ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا شَهَادَةُ

نیک و بد) جو کچھ (دنیا میں) کرتے تھے تمہیں بتا دیگا اے ایمان والو جب تم میں سے کسی (کے

بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ

پر موت لے آ کھڑی ہو تو وصیت کیوقت تم (مومنوں) میں سے دو عادلوں کی گواہی

اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ اٰخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ

ہونی ضرور ہے اور اگر تم اتفاقاً کہیں کا سفر کرو اور (سفر ہی میں) تم کو موت

أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُم مُّصِيبَةُ

کی مصیبت کا سامنا ہو تو (بھی) دو گواہ غیر (مومن) ہی سہی (اور) اگر تمہیں

الْمَوْتِ ۚ تَحْبِسُونَهُمَا مِن بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ

شک ہو تو ان دونوں کو نماز کے بعد رکھ لو پھر وہ دونوں خدا کی قسمیں کھائیں کہ ہم اس

بِاللَّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا

گواہی کے عوض کچھ دام نہیں لیں گے اگرچہ (ہم جس کی گواہی دیتے ہیں) ہمارا عزیز ہی کیوں نہ ہو

قُرْبَىٰ ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الْآثِمِينَ ۝۱۰۶

اور ہم خدا کی گواہی نہ چھپائیں گے اگر ایسا کریں تو ہم بیشک گنہگار ہیں پھر

فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰ أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرَانِ يَقُومَانِ

اگر اس پر اطلاع ہو جائے کہ ان دونوں نے (جھوٹ بول کر) گناہ حاصل کیا ہے تو دو اور آدمی ان

ل تمیم داری صحابی نے ابن
بیدی اور ابی ماریہ نصرانی کے
ساتھ بغرض تجارت سفر کیا
اور اس کے پاس علاوہ اور
اسباب کے سونے چاندی کے
منقش ظروف زر بار بھی تھے
اتفاقاً وہ میں بیمار ہوا اور مرگیا
اور تمام مال و اسباب ان
دونوں کے حوالہ کر گیا کہ
میرے وارثوں کو دیدیجیو
ان دونوں نے مدینہ
آ کر سونے چاندی
کے ظروف اندر بار
نکال کر باقی اسباب
ان کے وارثوں کو
دیدیا اور جو کچھ ان
وارثوں کو اس اسباب
کی فہرست معلوم تھی
ان دونوں نصرانیوں
سے یوں جرح شروع کی
کیا حالانکہ بہت دنوں تک
بیمار رہا کہ اس کی بیماری میں
بہت کچھ خرچ ہو گیا وہ بولے
نہیں تب پوچھا کیا کچھ اسباب
چوری ہو گیا کہا نہیں تب پوچھا
کیا تجارت کی حق میں
گھاٹا ہوا کہا نہیں پوچھا کر
پھر آخر قیمتی چیزیں سونے
کے ظروف وغیرہ کیا
ہوئے وہ بولے ہم نہیں
جانتے جو ہمیں دیا تھا وہ ہم
نے پہنچا دیا۔ آخر یہ مقدمہ
رسولؐ کے اجلاس میں پیش
ہوا اور چونکہ ان وارثوں
کا کوئی گواہ نہ تھا اس
وجہ سے آپ نے نصرانیوں کو
رہائی دیدی۔ ۱۲

مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ

دو شخص جن کا حق لیا گیا ہے (یعنی میت کے) زیادہ قرابتدار ہیں (انکی تردید میں) اُن کی جگہ کھڑے ہوں پھر

فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا

دونوں گواہ خدا کی قسم کھائیں کہ پہلے دو گواہوں کی نسبت ہماری گواہی زیادہ سچی ہے اور ہم نے

وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۖ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۰۷ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى

حق سے کچھ تجاوز نہیں کیا ایسا کیا ہو تو اس وقت بیشک ہم ظالم ہیں یہ زیادہ تر قرین

اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ

قیاس ہے کہ اس طرح پر (آخرت کے) ڈر سے ٹھیک ٹھیک گواہی دیں (یا دنیا کی رسوائی کا) اندیشہ ہو کہ کہیں

اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۗ وَاللّٰهُ

ہماری قسمیں اُن کے فریق کی قسموں کے بعد رد نہ کر دی جائیں اور مسلمانو! خدا سے ڈرو اور (اس کے حکموں کو) دل لگا کے سنو اور خدا

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۱۰۸ يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ

نافرمان لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا (اس دن کو یاد رکھو) جس دن خدا اپنے پیغمبروں کو

الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۖ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۖ

جمع کرے گا پھر اُن سے پوچھے گا کہ تمہیں (تمہاری اُمت کی طرف سے تبلیغ احکام کا) کیا جواب ملا تھا وہ عرض کریں گے

اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝۱۰۹ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ

کہ ہمیں (صرف چند ظاہری باتوں کے سوا) کچھ معلوم نہیں (اور) تو ہی غیب کی باتوں سے واقف ہے جب خدا (عیسیٰ سے) فرمائے گا

مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ

کہ اے عیسیٰ بن مریم! میرے ان احسانوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کئے جب میں نے

بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ

روح القدس (یعنی جبرئیل) سے تمہاری مدد کی تم جھولے میں اور جوان ہو کر (ایک ہی نسق پر) لوگوں سے گفتگو کرتے تھے اور جب

عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ

میں نے تم کو کتاب اور دانائی اور تورات اور انجیل سکھائی

ل ے جس مقدمہ کا ذکر گذشتہ صفحہ میں ہوا ہے حضرت نے گواہ دونوں کے دو ہونے کی وجہ سے خارج کر دیا کچھ عرصے کے بعد پھر وارثوں نے ایک کٹورا سنار کے پاس پایا دریافت سے معلوم ہوا کہ انہی دونوں نصرانیوں نے بیچا ہے تب ان نصرانیوں نے کہا کہ یہ چیز ہم لوگوں نے اس کی زندگی میں خریدی تھی مگر چونکہ گواہ نہ تھا اس وجہ سے ظاہر نہ کیا اس پر وارثوں میں سے دو شخصوں نے جو میت کے زیادہ قریب تھے قسم کھائی کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں اور ہم لوگوں کو بیچنا معلوم نہیں اور میت کے ہاتھ کی لکھی ہوئی فہرست بھی نکلی تب حضرت نے نصرانیوں سے کل مال واپس لے کر وارثوں کے حوالے کیا اس قصہ کا آیت ۱۰۵ سے آیت ۱۰۸ تک ذکر ہے اور گواہی کے قاعدے اور وصیت کا بیان۔ بخاری ۲-۲۰

وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ

اور جب تم میرے حکم سے مٹی سے چڑیا کی صورت بناتے پھر اس پر (ایک) دم کر دیتے تو وہ

فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ

میرے حکم سے (سچ مچ) چڑیا بن جاتی تھی اور جب تم میرے حکم سے مادرزاد اندھے

الْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ وَاِذْ

اور کوڑھی کو اچھا کر دیتے تھے اور جب تم میرے حکم سے مردوں کو (زندہ کر کے قبروں سے) نکال

كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

کھڑا کرتے تھے اور جس وقت تم بنی اسرائیل کے پاس معجزے لیکر آئے تو اس وقت میں نے

فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۞

انکو تم (پر دست درازی کرنے) سے روکا تو ان میں سے بعض کفار کہنے لگے یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہے

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ

اور جب میں نے حواریوں کو الہام کیا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو عرض کرنے لگے ہم ایمان

قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ۞ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ

لائے اور تو گواہ رہنا کہ ہم تیرے فرمانبردار بندے ہیں (وہ وقت یاد کرو) جب حواریوں نے عیسیٰ سے

يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ

عرض کی کہ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا آپ کا خدا اسی طرح قادر ہے کہ ہم پر آسمان سے (نعمت کا)

عَلَيْنَا مَآىِٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ

ایک خوان نازل فرمائے عیسیٰ نے کہا اگر تم سچے ایماندار ہو تو خدا سے ڈرو (ایسی فرمائش جس سے)

مُّؤْمِنِيْنَ ۞ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا

امتحان معلوم ہو نہ کرو) وہ عرض کرنے لگے ہم تو (فقط) یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کچھ کھائیں اور ہمارے

وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۞

دلکو (آپکی رسالت کا) پورا پورا اطمینان ہو جائے اور یقین کرلیں کہ آپنے ہم سے سچ کہا ہے اور ہم لوگ اسپر گواہ رہیں

حضرت عیسیٰ کے معجزات

[illegible]

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً

(تب) مریم کے بیٹے عیسیٰ نے دربارگاہ خدا میں عرض کی خداوندا اے ہمارے پالنے والے ہم پر آسمان سے ایک

مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّأَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً

خوان ل‍ہ نعمت نازل فرما وہ دن ہم لوگوں کیلئے ہمارے اگلوں کیلئے اور ہمارے پچھلوں کیلئے عید قرار پائے اور ہمارے حق

مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝١١٤ قَالَ اللّٰهُ

میں تیری طرف سے ایک بڑی نشانی ہو اور تو ہمیں روزی دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والوں میں ہے تب خدا نے فرمایا

إِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّيْٓ أُعَذِّبُهٗ

میں خوان تو تم پر ضرور نازل کروں گا (مگر یاد رہے) کہ پھر تم میں سے جو شخص اسکے بعد کافر ہوا تو میں اسکو یقیناً ایسے

عَذَابًا لَّآ أُعَذِّبُهٗٓ أَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝١١٥ وَإِذْ

سخت عذاب کی سزا دوں گا کہ ساری خدائی میں کسی ایک کو بھی ویسا سخت عذاب نہ کرونگا اور وہ

قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ

(وقت بھی یاد کرو) جب (قیامت میں) عیسیٰ سے خدا فرمائیگا کہ (کیوں) اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تم نے

اتَّخِذُوْنِيْ وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ قَالَ

لوگوں سے یہ کہدیا تھا کہ خدا کو چھوڑ کر مجھ کو اور میری ماں کو خدا بنالو عیسیٰ عرض کرینگے سبحان اللہ

سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ أَنْ أَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ

میری تو یہ مجال نہ تھی کہ میں ایسی بات منہ سے نکالوں جس کا مجھے کوئی حق نہ ہو (اچھا) اگر

إِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ۚ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ

میں نے کہا ہوگا تو تجھ کو تو ضرور معلوم ہی ہوگا کیونکہ تو میرے دل کی (سب بات) جانتا

أَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝١١٦

ہے ہاں البتہ میں تیرے جی کی بات نہیں جانتا۔ کیونکہ اسمیں تو شک ہی نہیں کہ تو ہی غیب کی

مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَآ أَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

باتیں خوب جانتا ہے تو نے مجھے جو کچھ حکم دیا اسکے سوا تو میں نے ان سے کچھ بھی نہیں کہا یہی کہ خدا ہی کی عبادت کرو

ل‍ہ جب حضرت عیسیٰ نے حواریوں
کی فرمائش سے خوان کے نازل ہونے
کی دعا کی تو خدا نے ایک سفید ابر
کے ٹکڑے میں ایک سرخ خوان کو
کر زمین کی طرف اتارا اور لوگوں کے
دیکھتے ہی دیکھتے حواریوں کے پاس
آپہنچا حضرت عیسیٰ دیکھ کر رونے
لگے اور عرض کی خداوندا اس کو سبب
رحمت قرار دے نہ سبب عذاب
[illegible]

رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ

جو میرا اور تمہارا سب کا پالنے والا ہے اور جب تک میں ان میں رہا ان کی دیکھ بھال کرتا رہا پھر

فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۭ

جب تو نے مجھے (دنیا سے) اٹھا لیا تو تو ہی ان کا نگہبان تھا اور تو خود

وَاَنْتَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝۱۱۷ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ

ہر چیز کا گواہ (موجود) ہے اگر تو ان پر عذاب کرے گا تو (تو مالک ہے) یہ تیرے

عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ

بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دیگا (تو کوئی تیرا ہاتھ نہیں پکڑ سکتا کیونکہ) بیشک تو زبردست حکمت

الْحَكِيْمُ ۝۱۱۸ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ

والا ہے خدا فرمائے گا کہ یہ وہ دن ہے کہ سچے بندوں کو انکی سچائی (آج) کام آئیگی انکے لیے (پرے

صِدْقُهُمْ ۭ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

ہرے) بہشت کے وہ باغات ہیں جنکے درختوں کے نیچے نہریں جاری ہیں (اور وہ) ان میں ابدالآباد تک رہیں

فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ

گے خدا ان سے راضی اور وہ خدا سے خوش یہی تو بہت بڑی

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۱۹ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کامیابی ہے سارے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب خدا ہی کی سلطنت

وَمَا فِيْهِنَّ ۭ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱۲۰

ہے اور وہ ہر چیز پر قادر (و توانا) ہے۔

(۶) سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ (۵۵)

آیاتها — رکوعاتها

سورہ انعام مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو پینسٹھ آیتیں اور بیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(بقیہ گذشتہ) اگر پھر بھی مخالف ہوتے اور دین لوگوں نے نہ کہا وہ بہت سے بچائے غرض وہ خوان پھر جنت ہوا اور نظروں سے غائب ہو گیا اور پھر ایک دن ناغہ کرکے چالیس روز تک اترا اور جس وقت نازل ہوتا ایک بھیڑ اس کے گرد جمع ہو جاتی آخر حضرت عیسیٰ نے لوگوں کی باری مقرر کر دی وہ ایک دن بیچ آتا اور دوسرے دن غائب ہو جاتا اس کے بعد حضرت عیسیٰ نے امیروں کو کچھ حصہ نہ دینے کی وجہ سے منع کر دیا تب ان لوگوں کو یہ شرارت سوجھی کہ لوگوں کو بہکانا شروع کیا کہ یہ جادو ہے آخر اس کی سزا میں خدا نے ان میں سے ... کو سور بنا دیا کہ وہ صبح کو آگ اور غلاظت میں پڑے رہتے تھے اور تین روز تک زندہ رہ کر مر گئے اور یہ خوان چونکہ یکشنبہ کو نازل ہوا تھا اس وجہ سے نصرانیوں میں یہ عید کا دن قرار پایا۔ (حاشیہ مصطفائی)

؎ اس سورہ میں خدا نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے بعض یہ ہیں خدا ہی کا خالق کل اشیاء ہونا انجوں کے بعد تمام قصے سورتوں کے ... جواب حضرت رسول کی نبوت رسول کی کتاب کے ایمان کی دعوت ... تفصیل دی جاتی ہے خدا کے کلام کے گمراہ کو بھی کوئی اثر نہیں ہے خدا کا عالم الغیب ہونا ان کے دور میں امیر غریب کا برابر ہونا قیامت میں کفار کی حسرت ان کے ... کی کیفیت ... بہشت ... کشتی ... سبب ... حضرت ابراہیم کا استدلال خدا کو کوئی دیکھ نہیں سکتا مشرکوں کے معبودوں کو گالیاں دینے کی ممانعت ... خدا کا ... کی ... وغیرہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ
سب تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جس نے بہتیرے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور اسمیں مختلف قسموں کی
الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۬ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝
تاریکی اور روشنی بنائی پھر (باوجود اس کے) کفار (اور شرکو) اپنے پروردگار کے برابر کرتے ہیں لہ
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ۭ وَاَجَلٌ
وہ تو وہی خدا ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر (تمہارے مرنے کا) ایک وقت مقرر
مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝ وَهُوَ اللّٰهُ فِي
کر دیا اور (اگرچہ تم کو معلوم نہیں مگر) اسکے نزدیک قیامت کا ایک وقت مقرر ہے، پھر (بھی) تم شک
السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ۭ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ
کرتے ہو اور وہی تو آسمانوں میں (بھی) اور زمین میں (بھی) (خدا ہے) تمہاری کھلی اور چھپی (سب باتیں) (بھی) جانتا ہے
مَا تَكْسِبُوْنَ ۝ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا
اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو جانتا ہے اور ان لوگوں کا عجب حال ہے کہ انکے پاس خدا کی آیات میں سے
كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ
جب کوئی آیت آتی ہے تو بس یہ لوگ ضرور اس سے منہ پھیر لیتے تھے چنانچہ جب انکے پاس (قرآن برحق) آیا تو اسکو
فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰۗؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَلَمْ يَرَوْا
بھی جھٹلایا تو یہ لوگ جسکے ساتھ مسخراپن کرتے ہیں اسکی حقیقت انہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائیگی کیا
كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا
انہیں سوجھتا نہیں کہ ہم نے ان سے پہلے کتنے گروہ (کے گروہ) ہلاک کر ڈالے جنکو ہم نے روئے زمین
لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَاۗءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۠ وَّجَعَلْنَا
میں وہ قوت قدرت عطا کی تھی جو ابھی تک تمکو نہیں دی اور ہم نے آسمان کو تو ان پر موسلا دھار پانی برسانا چھوڑ دیا تھا اور انکے (مکانات)
الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ
کے نیچے بہتی ہوئی نہریں بنا دی تھیں (مگر) پھر بھی ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو مار ڈالا اور ان

لہ اس آیت سے کفار کے تین گروہوں کی رد ہو گئی ایک تو دہریوں کی جو اس کے قائل ہیں کہ تمام اشیاء کا کوئی خالق نہیں بلکہ چیزیں خود بخود ہو گئی ہیں دوسرے ان لوگوں کی جو اس کے قائل ہیں کہ ظلمت و نور تمام چیزوں کے خالق ہیں تیسرے مشرکین کی جو بتوں کو خدا سمجھتے ہیں ۱۲

وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝٦ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ

کے بعد ایک دوسرے گروہ کو پیدا کر دیا اور (اے رسولؐ) اگر ہم کاغذ پر (لکھی

كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

لکھائی) کتاب (بھی) تم پر نازل کرتے اور یہ لوگ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے پھر

اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ

بھی کفار نہ مانتے اور کہتے کہ یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہے اور یہ بھی کہتے کہ اس (نبی) پر کوئی فرشتہ

وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝٨ وَلَوْ

کیوں نہیں نازل کیا گیا جو ساتھ رہتا حالانکہ اگر ہم فرشتہ بھیجتے تو (انکا) کام ہی تمام ہو جاتا اور پھر انہیں

جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝٩

مہلت بھی نہ دی جاتی اور اگر ہم فرشتہ کو نبی بناتے تو آدمی (اسکو بھی) مرد صورت بناتے اور جو شبہ یہ لوگ کر رہے ہیں وہی شبہ

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ

گویا ہم خود انپر اسوقت بھی ڈالے رہتے (اے رسولؐ تم دل تنگ نہ ہو) تم سے پہلے (بھی) پیغمبروں کے ساتھ مسخرا پن کیا

بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٠ ع

گیا ہے پس جو لوگ مسخرا پن کرتے تھے انکو اس عذاب نے جس کی یہ لوگ ہنسی اڑاتے تھے گھیر لیا (اے رسولؐ) ان سے

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

کہو کہ ذرا روئے زمین پر چل پھر کر دیکھو تو کہ (انبیاء کے) جھٹلانے والوں کا کیا (برا) انجام

الْمُكَذِّبِيْنَ ۝١١ قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلْ

ہوا (اے رسولؐ) ان سے اپوچھو تو کہ (بھلا) جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے کس کا ہے (وہ

لِّلّٰهِ ۭ كَتَبَ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا

کیا جواب دینگے) تم خود کہدو کہ خاص خدا کا ہے اُسنے اپنی ذات پر مہربانی لازم کرلی ہے وہ تم سب کو قیامت کے

رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٢

دن جس کے آنے میں کچھ شک نہیں ضرور جمع کریگا مگر جن لوگوں نے آپ اپنا نقصان کیا وہ تو قیامت پر ایمان

ل نضر بن حارث وغیرہ حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ جب تک چار فرشتے نازل ہو کر یہ گواہی نہ دیں کہ یہ کتاب ہم نے آپکے پاس بھیجی ہے اور ایک نوشتہ انکے پاس جس میں یہ لکھا ہو کہ تم جانتے ہیں ہو تب ہم آپ کی نبوت کے قائل ہوں اس وقت یہ آیت خدا نے نازل کی ۱۲

ع ایک روز حضرت رسولؐ کعبہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے کہ عتبہ بن ربیعہ وغیرہ کہنے لگے کہ تم نے بہت برا دعوے کیا ہے کہ اپنے کو خدا کا رسول کہتے ہو حالانکہ اگر خدا کو پیغمبر بھیجنا منظور ہوتا تو کسی فرشتے کو بھیجتا ہم لوگوں میں سے آدمی کو کیوں بھیجتا آپ اس کا کچھ جواب نہ دیا مگر بارگاہ ایزدی میں عرض کی خدایا تو ان لوگوں کو دیکھتا اور ان کی باتوں کو سنتا جانتا ہے اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِى الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۝۱۳

اور جو کچھ رات اور دن میں بستا ہے سب اسی کا ہے اور وہی

قُلۡ اَغَيۡرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَ

(بھی) سنتا (اور) سب کچھ جانتا ہے اے رسول تم کہدو کہ کیا خدا کو جو سارے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے چھوڑ کر دوسرے کو

هُوَ يُطۡعِمُ وَلَا يُطۡعَمُ ؕ قُلۡ اِنِّىۡۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ اَوَّلَ

اپنا سرپرست بناؤں اور وہی سب کو روزی دیتا ہے اور اسکو کوئی روزی نہیں دیتا اے رسول تم کہدو کہ مجھے حکم دیا گیا ہے

مَنۡ اَسۡلَمَ وَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝۱۴ قُلۡ اِنِّىۡۤ

کہ سب سے پہلے اسلام لانے والا میں ہوں اور (یہ بھی کہ) خبردار مشرکین سے نہ ہونا اے رسول

اَخَافُ اِنۡ عَصَيۡتُ رَبِّىۡ عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ۝۱۵ مَنۡ

تم کہدو کہ اگر میں نافرمانی کروں تو بیشک ایک بڑے (سخت) دن کے عذاب سے ڈرتا

يُّصۡرَفۡ عَنۡهُ يَوۡمَئِذٍ فَقَدۡ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الۡفَوۡزُ

ہوں اس دن جس کے سر سے عذاب ٹل گیا تو سمجھو کہ خدا نے اس پر بڑا رحم کیا اور یہی تو صریحی

الۡمُبِيۡنُ ۝۱۶ وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ

کامیابی ہے اور اگر خدا تم کو کسی قسم کی تکلیف پہنچائے تو اسکے سوا کوئی اس کا

اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ بِخَيۡرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝۱۷

دفع کرنے والا نہیں ہے اور اگر تمہیں کچھ فائدہ پہنچائے تو بھی (کوئی روک نہیں سکتا کیونکہ) وہ

وَهُوَ الۡقَاهِرُ فَوۡقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡخَبِيۡرُ ۝۱۸

ہر چیز پر قادر ہے وہی اپنے تمام بندوں پر غالب ہے اور وہ واقف کار حکیم ہے اے رسول

قُلۡ اَىُّ شَىۡءٍ اَكۡبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيۡدٌۢ بَيۡنِىۡ

تم پوچھو کہ گواہی میں سب سے بڑھ کے کون چیز ہے تم خود ہی کہدو کہ میرے اور تمہارے درمیان خدا گواہ ہے

وَبَيۡنَكُمۡ ۚ وَاُوۡحِىَ اِلَىَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ لِاُنۡذِرَكُمۡ

اور میرے پاس یہ قرآن وحی کے طور پر اسلئے نازل کیا گیا تاکہ میں تمہیں اور جسے (اسکی خبر) پہنچے

لہ ایک مرتبہ کفار قریش نے جمع ہو کر حضرت سے کہا ہم کو معلوم ہوا ہے کہ تمہاری مفلسی اور محتاجی نے تم کو اس بات پر آمادہ کیا ہے اگر تم کہو تو ہم سب مل کر تمہارے واسطے مال جمع کر دیں کہ تم سب سے زیادہ امیر ہو جاؤ مگر شرط یہ ہے کہ تم اپنے دعوے سے باز آ جاؤ اسکے جواب میں خدا نے فرما دیا کہ آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب خدا ہی کا ہے وہ جب چاہے اپنے حبیب کو تونگر کر دے پھر تمہاری احتیاج نہیں ۱۲

بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً

اسکے ذریعے سے ڈراؤں کیا تم یقیناً یہ گواہی دے سکتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور دوسرے معبود بھی ہیں۔

اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِىْ

(اے رسولؐ) تم کہدو کہ میں تو اسکی گواہی نہیں دیتا (تم یہ کہو) تم (ان لوگوں سے) کہو کہ وہ تو بس ایک ہی خدا ہے

بَرِىْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۘ۝١٩ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

اور جن چیزوں کو تم (خدا کا) شریک بناتے ہو میں تو اُن سے بیزار ہوں جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے

يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا

یہود و نصاریٰ وہ تو جس طرح اپنے بال بچوں کو پہچانتے ہیں اسی طرح اس نبی (محمدؐ) کو بھی پہچانتے ہیں مگر جنہوں

اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٢٠ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

نے اپنا آپ نقصان کیا وہ تو (کسی طرح) ایمان نہ لائیں گے اور جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے اس سے بڑھ کے ظالم کون ہوگا اور ظالموں کو ہرگز نجات نہ

الظّٰلِمُوْنَ ۝٢١ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ

ہوگی اور اس دن کو یاد کرو جس دن ہم ان سب کو جمع کرینگے پھر جن لوگوں نے

لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ

شرک کیا ان سے پوچھیں گے کہ بتلاؤ تم (خدا کا) شریک خیال کرتے تھے کہاں ہیں پھر ان کی کوئی

تَزْعُمُوْنَ ۝٢٢ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا وَ

شرارت (باقی) نہ رہے گی بلکہ وہ تو یہ کہیں گے قسم ہے اس خدا کی جو ہمارا پالنے

اللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝٢٣ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا

والا ہے ہم کسی کو اسکا شریک نہیں بناتے تھے (اے رسول بھلا) دیکھو تو یہ لوگ اپنے

عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝٢٤

ہی اوپر آپ کس طرح جھوٹ بولنے لگے اور یہ لوگ (دنیا میں) جو کچھ افتراپردازی کرتے تھے وہ غائب

وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۖ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً

ہو گئی اور بعض انہیں کے ایسے بھی ہیں جو تمہاری (باتوں) کی طرف کان لگائے رہتے ہیں اور دراصل بہت

أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِن يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ

ڈھری اس کو کچی ہے گویا ہم نے خود انکے اوپر پردے ڈالدیئے ہیں انکے کانوں میں ڈاٹ کر دیا ہے کہ سمجھ نہ سکیں

لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ

اگر وہ ساری خدائی کے نشانے بھی دیکھ لیں تب بھی ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ بہت ضدی ہیں کہ جب یہ تیرے پاس آتے ہیں

الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝٢٥ وَ

جھگڑنے آتے ہیں تو کفار قرآن کو سنکر کہتے ہیں کہ بھلا اس میں کہا ہی کیا ہے؟ یہ تو اگلوں کی کہانیاں ہیں

هُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ ۖ وَإِن يُهْلِكُونَ إِلَّا

لوگ دوسروں کو بھی اس کے سننے سے روکتے ہیں اور خود تو الگ تھلگ رہتے ہی ہیں اور ان باتوں سے

أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝٢٦ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا

بس آپ ہی اپنے کو ہلاک کرتے ہیں اور افسوس سمجھتے نہیں ہیں (رکوع) اگر تم ان لوگوں کو اس وقت دیکھتے تو

عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا

تعجب کرتے (جب) جہنم کے کنارے اپنا کھڑے کئے جائیں گے تو اسے دیکھ کر کہیں گے کاش ہم دنیا میں

وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝٢٧ بَلْ بَدَا لَهُم مَّا كَانُوا

پھر (دوبارہ) لوٹائے جاتے اور اپنے پروردگار کی آیتوں کو نہ جھٹلاتے اور ہم مومنین ہوتے مگر ان کی آرزو پوری ہوگی (بلکہ) جو پہلے

يُخْفُونَ مِن قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَ

چھپایا کرتے تھے آج ان کی حقیقت ان پر کھل گئی اور ہم جانتے ہیں کہ اگر یہ لوگ دنیا میں لوٹا بھی دیئے جائیں تو بھی جن جن کی

إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝٢٨ وَقَالُوا إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا

منع کیا گیا تھا وہی کریں اور اس میں شک نہیں کہ لوگ ضرور جھوٹے ہیں اور کفار یہ بھی کہتے ہیں کہ ہماری

وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ۝٢٩ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ

دنیاوی زندگی کے سوا کچھ بھی نہیں اور قیامت وغیرہ سب ڈھکوسلا ہم کبھی اٹھائے نہ جاویں گے اور اے رسول اگر تم

لے ابو سفیان عتبہ اور شیبہ مسجد الحرام میں حضرت رسول کو قرآن پڑھتے سنا تو نضر سے کہنے لگا جس طرح محمد اگلوں کی کہانیاں پڑھتے ہیں، میں بھی تمہارے سامنے لوگ بادشاہوں کی تاریخ پڑھ سکتا ہوں ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۰

قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا

اس وقت دیکھئے تو عجب حال ہو جب یہ خدا کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے اور وہ پوچھے گا کہ کیا یہ (قیامت کا دن) اب بھی سچ نہیں ہے؟ وہ

الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝٣٠ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

جواب میں کہیں گے کہ اپنے پروردگار کی قسم ہاں بالکل سچ ہے تب ارشاد ہوگا کہ تم جو دنیا میں اس کا انکار کرتے تھے اس کی سزا میں عذاب کے مزے

بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا

چکھو بیشک جن لوگوں نے قیامت کے دن خدا کی حضوری کو جھٹلایا وہ بڑے گھاٹے میں رہے یہاں تک کہ جب ان پر قیامت ناگہاں آپہنچے

عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ

گی تو کہنے لگیں گے اے ہے افسوس ہم نے تو اس دن کی کوتاہی کی اور وہ اپنے گناہوں کا بوجھ اپنی پیٹھوں پر

اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝٣١ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّ

لادے جا رہے ہونگے دیکھو تو (یہ) کیا برا بوجھ ہے جس کو یہ لادے ہوئے ہیں اور یہ دنیاوی زندگی تو کھیل تماشے کے سوا

لَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا

کچھ بھی نہیں اور یہ تو ظاہر ہے کہ آخرت کا گھر (بہشت) پرہیزگاروں کے لئے اس سے بدرجہا بہتر ہے تو کیا تم اتنا بھی

تَعْقِلُوْنَ ۝٣٢ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ

نہیں سمجھتے ہم خوب جانتے ہیں کہ ان لوگوں کی بک بک تم کو صدمہ پہنچاتی ہے تو تم کو سمجھنا چاہیئے کہ یہ لوگ

فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

تم کو نہیں جھٹلاتے بلکہ (یہ) ظالم (حقیقتاً) خدا کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں

يَجْحَدُوْنَ ۝٣٣ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا

اور کچھ تم ہی پر انحصار نہیں (تم سے پہلے بھی بہتیرے رسول جھٹلائے جا چکے ہیں تو انھوں نے

عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ

اپنے جھٹلائے جانے اور اذیت (و تکلیف) پر صبر کیا یہاں تک کہ ہماری مدد ان کے پاس آئی اور کوئی شخص خدا

لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ۝٣٤

کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ہے اور پیغمبروں کے حالات تو تمہارے پاس پہنچ ہی چکے ہیں اگرچہ

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ

ان لوگوں کی روگردانی تم پر شاق ضرور ہے (لیکن) اگر تمہارا بس چلے تو

اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ

زمین کے اندر کوئی سُرنگ ڈھونڈھ نکالو یا آسمان میں کوئی سیڑھی لگاؤ اور

فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى

انھیں کوئی معجزہ لا دکھاؤ (تو یہ بھی کر دیکھو) اگرچہ خدا چاہتا تو ان سب کو راہِ راست پر اکٹھا کر دیتا۔

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝۳۵ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ

(مگر وہ تو امتحان کرتا ہے لہٰذا) (دیکھو) تم ہرگز جاہلوں میں (شامل) نہ ہونا تمہارا کہنا تو صرف وہی لوگ

يَسْمَعُوْنَ ؔ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝۳۶

مانتے ہیں جو گوشِ دل سے سنتے ہیں اور مُردوں کو تو خدا قیامت ہی میں اٹھائیگا پھر اسی کی طرف لوٹ کر جائینگے

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ

اور کافر کہتے ہیں کہ آخر اس نبی پر اسکے پروردگار کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل ہوا تو کہہ

قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۷

(ان سے) کہدو کہ خدا معجزے کے نازل کرنے پر ضرور قادر ہے مگر ان میں کے اکثر لوگ (خدا کی مصلحتوں کو)

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ

نہیں جانتے۔ زمین میں جو چلنے پھرنے والا (حیوان) یا دو پروں سے اڑنے والا پرندہ ہے ان کی بھی تمہاری

اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ

طرح جماعتیں ہیں اور سب کے سب لوحِ محفوظ میں موجود ہیں ہم نے کتاب (قرآن) میں کوئی بات فروگذاشت

ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۝۳۸ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

نہیں کی ہے پھر سب (جن و انسان، چرند پرند) اپنے پروردگار کے حضور میں لائے جائینگے اور جنہوں نے ہماری

بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ

آیتوں کو جھٹلایا گویا وہ (کفر کے گھٹا ٹوپ) اندھیرے میں گونگے بہرے (پڑے) ہیں۔ خدا جسے چاہے اُسے گمراہ

ع

لہ کوچاہا اگر تم سے نہیں پڑھے تو اس کے روبرو لانے کی کوئی امید نہیں ہے کیونکہ اندھیرے کی وجہ سے اشیاء کو دیکھ نہیں سکتا خود گونگا ہے کسی سے پوچھ نہیں سکتا۔ اگر کوئی کچھ کہے تو بہرا ہے سن نہیں سکتا

وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ

میں چھوڑ دے اور جب چاہے اُسے سیدھے رستہ پر لگا دے (اے رسولؐ ان سے) پوچھو تو کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ

اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ

اگر تمہارے سامنے خدا کا عذاب آ جائے یا تمہارے سامنے قیامت ہی کی گھڑی آ موجود ہو تو تم اگر اپنے دعوے میں سچے ہو تو

تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ

(بتاؤ کہ) دوسرے واسطے کیا خدا کو چھوڑ کر دوسرے کو پکارو گے (دوسروں کو تو کیا) بلکہ اسی کو پکارو گے پھر اگر وہ

فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا

چاہے گا تو جس کے واسطے تم نے اس کو پکارا ہے اسے دفع کر دیگا اور اس وقت تم دوسرے معبودوں کو جنہیں تم (خدا کا)

تُشْرِكُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ

شریک سمجھتے تھے بھول جاؤ گے (اے رسولؐ) جو امتیں تم سے پہلے گذر چکی ہیں ہم ان کے پاس بھی بہتیرے رسول بھیج چکے

بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِذْ

ہیں پھر (جب نافرمانی کی) تو ہم نے ان کو سختی اور تکلیف میں گرفتار کیا تاکہ وہ لوگ ہماری بارگاہ میں گڑگڑائیں تو جب ان

جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ

کے سر پر ہمارا عذاب آ کھڑا ہوا تو وہ لوگ کیوں نہیں گڑگڑائے کہ ہم عذاب دفع کر دیتے مگر ان کے دل تو سخت

لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا

ہو گئے تھے اور ان کی کارستانیوں کو شیطان نے آراستہ کر دکھایا تھا پھر جس کی انہیں نصیحت کی گئی تھی

بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ

جب اس کو بھول گئے تو ہم نے ان پر ڈھیل دینے کیلئے ہر طرح کی (دنیاوی) نعمتوں کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جو نعمتیں ان کو دی

اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ فَقُطِعَ

گئی تھیں جب ان کو پاکر خوش ہوئے تو ہم نے انہیں ناگہاں لے ڈالا تو اس وقت وہ ناامید ہو کر رہ گئے پھر ظالم لوگوں

دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

کی جڑ کاٹ دی گئی اور سارے جہان کے مالک خدا کا شکر ہے کہ (قصہ

سلہ حضرت رسول نے فرمایا ہے کہ جب تم دیکھو [illegible]

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ ٱللَّهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَٰرَكُمْ وَخَتَمَ
پاک ہو (اے رسول ان سے) پوچھو تو کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اگر خدا تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں لے لے
عَلَىٰ قُلُوبِكُم مَّنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ ٱللَّهِ يَأْتِيكُم بِهِ ٱنظُرْ كَيْفَ
اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو خدا کے سوا اور کون معبود ہے جو (پھر) تمہیں یہ نعمتیں (واپس) دے (اے
نُصَرِّفُ ٱلْءَايَٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ ﴿٤٦﴾ قُلْ أَرَءَيْتَكُمْ
رسول) دیکھو تو ہم کس کس طرح اپنی دلیلیں بیان کرتے ہیں اس پر بھی وہ لوگ منہ موڑے جاتے ہیں (اے رسول)
إِنْ أَتَىٰكُمْ عَذَابُ ٱللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ
ان سے پوچھو کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اگر تمہارے سر پر خدا کا عذاب بے خبری میں یا آشکارا آ جائے تو کیا گنہگاروں
إِلَّا ٱلْقَوْمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرْسِلُ ٱلْمُرْسَلِينَ إِلَّا
کے سوا اور لوگ بھی ہلاک کئے جائیں گے (ہرگز نہیں) اور ہم تو رسولوں کو صرف اس غرض سے بھیجتے ہیں
مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ فَمَنْ ءَامَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا
کہ (نیکوکار کو جنت کی) خوشخبری دیں اور (بدکار کو عذاب جہنم سے) ڈرائیں پھر جس نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٤٨﴾ وَٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟
کام کیے تو ایسے لوگوں پر (قیامت میں) نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں
بِـَٔايَٰتِنَا يَمَسُّهُمُ ٱلْعَذَابُ بِمَا كَانُوا۟ يَفْسُقُونَ ﴿٤٩﴾ قُل
کو جھٹلایا تو چونکہ بدکاری کرتے تھے (ہمارا) عذاب ان کو پلٹ جائے گا (اے رسول) ان
لَّآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِى خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ
سے کہہ دو کہ میں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں (کہ ایمان لانے پر دے دوں گا) اور نہ میں غیب کے کل حالات
وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ إِنِّى مَلَكٌ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَىَّ
جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو بس جو (خدا کی طرف سے) میرے پاس وحی کی جاتی ہے بس
قُلْ هَلْ يَسْتَوِى ٱلْأَعْمَىٰ وَٱلْبَصِيرُ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ﴿٥٠﴾
اسی کا پابند ہوں (ان سے) پوچھو تو کہ اندھا اور آنکھ والا برابر ہو سکتا ہے تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سوچتے اور

ف۱ ایک دفعہ حضرت موسیٰ نے بارگاہ ایزدی میں عرض کی خداوندا میں یہ چاہتا ہوں کہ تو اپنے خزانے مجھے دکھا دے خطاب ہوا اے موسیٰ میرا خزانہ یہ ہے کہ میں جس چیز کو کہوں کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتی ہے ۱۲

ف۲ اس سے صاف واضح ہوا کہ حضرت رسول کو بھی حلال و حرام و فرائض خدا میں تغیر و تبدل کا کوئی حق نہ تھا اور جو خدا کا حکم ہوتا تھا بلا کم و کاست بندوں تک پہنچا دیتے تھے اس وجہ سے بعض احادیث میں ہے کہ جو روایت حلال کو حرام یا حرام کو حلال بتائے اسے قبول مت کرو

[illegible]

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ

اس قرآن کے ذریعہ تم ان لوگوں کو ڈراؤ جو اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ وہ مرنے کے بعد اپنے خدا کے سامنے جمع

لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٥١﴾

کیے جائیں گے اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا خدا کے سوا نہ کوئی مددگار ہے اور نہ کوئی سفارش کرنے والا تاکہ وہ پرہیزگار بن

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ

جائیں اور اے رسولؐ جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار سے اس کی خوشنودی کی تمنا میں دعائیں مانگا کرتے ہیں

الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ

ان کو اپنے پاس سے نہ دھتکارو نہ ان کے حساب کتاب کی جواب دہی تمہارے ذمہ ہے

مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ

اور نہ تمہارے حساب کتاب کی جوابدہی کچھ ان کے ذمہ ہے تاکہ تم انہیں اس خیال سے دھتکار

فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ

بتاؤ تو تم ظالموں کے شمار میں ہو جاؤ گے اور اسی طرح ہم نے بعض آدمیوں کو بعض سے آزمایا

بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ

تاکہ وہ لوگ کہیں کہ ہائیں کیا یہ لوگ ہم میں سے ہیں جن پر خدا نے اپنا فضل و کرم کیا

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ

ہے ارے کیا خدا شکر گذاروں کو بھی نہیں جانتا اور جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے

يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى

ہیں تمہارے پاس آئیں تو تم سلام علیکم کہو تم پر خدا کی سلامتی ہو تمہارے پروردگار نے اپنے

نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ

اوپر رحمت لازم کرلی ہے بیشک تم میں سے جو شخص نادانی سے کوئی گناہ کر بیٹھے اس کے بعد پھر توبہ

تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٥٤﴾

کرلے اور اپنی حالت کی اصلاح کرلے تو خدا اس کا گناہ بخش دیگا کیونکہ وہ تو یقینی بڑا بخشنے والا مہربان ہے

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ ۵۵

اور ہم (اپنی) آیتوں کو یوں تفصیل سے بیان کرتے ہیں تاکہ گنہگاروں کی راہ (سب پر) کھل جائے (اور وہ

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ

اسپر نہ چلیں) اے رسول تم کہدو کہ مجھے اس کی ممانعت کی گئی ہے کہ میں خدا کو چھوڑ کر ان معبودوں کی عبادت کروں

دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَاۗءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا

جن کو تم پوجا کرتے ہو (یہ بھی) کہدو کہ میں تو تمہاری (نفسانی) خواہشوں پر چلنے کا نہیں (ورنہ) پھر تو میں

وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝ ۵۶ قُلْ اِنِّىْ عَلٰي بَيِّنَةٍ

گمراہ ہو جاؤنگا اور ہدایت یافتہ لوگوں میں نہ رہونگا۔ تم کہدو کہ میں تو اپنے پروردگار کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ۭ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ۭ

ایک روشن دلیل پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلایا (تو) تم جس کی جلدی کرتے ہو (عذاب) وہ میرے پاس (اختیار

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ۝ ۵۷

میں) تو ہے نہیں حکومت تو بس صرف خدا ہی کے لیے ہے وہ تو حق (حق) بیان کرتا ہے اور وہ تمام فیصلہ کرنے

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ

والوں سے بہتر (ان لوگوں سے) کہدو کہ جس (عذاب) کی تم جلدی کرتے ہو اگر وہ میرے پاس (اختیار میں) ہوتا تو میرے اور تمہارے

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ ۵۸ وَعِنْدَهٗ

درمیان کا فیصلہ کب کا چک گیا ہوتا اور خدا تو ظالموں سے خوب واقف ہے۔ اور اسکے پاس غیب

مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي

کی کنجیاں ہیں جنکو اسکے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ خشکی اور تری میں ہے سکو (بھی) وہی جانتا

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا

ہے اور کوئی پتا بھی نہیں گرتا مگر وہ اسے ضرور جانتا ہے اور نہ

حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ

زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ اور نہ کوئی ہری اور نہ کوئی خشک چیز ہے مگر یہ کہ وہ نورانی

(بقیہ گذشتہ) اسکے علاوہ تمہیں دامن سے کیا مطلب تم ظاہر کو دامن پر قیاس کرو اور کفار کا ان کا جواب دیا کہ دنیاوی جاہ و حشمت خدا کے نزدیک کوئی چیز نہیں جو اصل دولت دین اسلام سے محروم ہے اس کی کوئی قدر نہیں۔ ۱۲

إِلَّا فِي كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ۝ ٥٩ وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّىٰكُم بِالَّيْلِ

کتاب (لوح محفوظ) میں موجود ہے وہ وہی (خدا) ہے جو تمہیں رات کو (نیند میں) ایک طرح پر دنیا سے اٹھا لیتا ہے

وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰٓ

اور جو کچھ تو نے دن کو کیا ہے جانتا ہے پھر تمہیں دن کو اٹھا کھڑا کرتا ہے تاکہ (زندگی کی)

أَجَلٌ مُّسَمًّى ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا

(وہ) میعاد جو (اسکے علم میں) معین ہے پوری کی جائے پھر (تو آخر) تم سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے

كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ ٦٠ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِۦ ۖ وَيُرْسِلُ

پھر جو کچھ تم دنیا میں (بھلا یا برا) کرتے ہو تمہیں بتا دیگا وہ اپنے بندوں پر غالب ہے وہ تم لوگوں

عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

نگہبان (فرشتے) تعینات کر کے بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آئے تو ہمارے فرستادے

تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ۝ ٦١ ثُمَّ رُدُّوٓا إِلَى

(فرشتے) اسکو دنیا سے اٹھا لیتے ہیں اور وہ (ہمارے تعمیل حکم میں) ذرا بھی (کوتاہی) نہیں کرتے پھر (لوگ)

اللَّهِ مَوْلَىٰهُمُ الْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ

اپنے سچے مالک خدا کے پاس واپس بلا لئے گئے آگاہ رہو کہ حکومت خاص اسی کیلئے ہے اور وہ سب سے زیادہ جلد

الْحَٰسِبِينَ ۝ ٦٢ قُلْ مَن يُنَجِّيكُم مِّن ظُلُمَٰتِ الْبَرِّ

حساب لینے والا ہے اے رسول ان سے پوچھو کہ تمکو خشکی اور تری کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے کون چھٹکارا دیتا

وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُۥ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَّئِنْ أَنجَىٰنَا

ہے جسکو تم گڑگڑا کر اور چپکے (چپکے) دعائیں مانگتے ہو کہ اگر وہ ہمیں (اب کی دفعہ) اس (بلا) سے چھٹکارا

مِنْ هَٰذِهِۦ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّٰكِرِينَ ۝ ٦٣ قُلِ اللَّهُ

دے تو ہم ضرور اسکے شکر گذار (بندے ہو کر) رہیں گے تم کہو ان (مصیبتوں) سے اور ہر

يُنَجِّيكُم مِّنْهَا وَمِن كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنتُمْ تُشْرِكُونَ ۝ ٦٤

سے خدا تمہیں نجات دیتا ہے (مگر افسوس) اس پر تم شرک کرتے ہی جاتے ہو

ع ٧

لے حضرت سے روایت ہے کہ شب معراج جب فرشتے مجھے آسمان پر لے گئے تو میں نے ایک فرشتہ کو دیکھا کہ ایک کرسی پر بیٹھا ہے اور ایک تختی اسکے سامنے رکھی ہے اس میں وہ دیکھ رہا ہے اور وہ اس قدر غور سے دیکھ رہا ہے کہ مجھے دیکھ کر خوش ہوئے ہنس پڑے مگر وہ اپنی حالت پر رہا میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہے وہ بولے ملک الموت جب میں نے دیکھا نہ ہنسا نہیں اسکے اور بیٹھا اور پوچھا اگر وہ نفس کے مرنے کا ایک ہی وقت ہو اور ایک مشرق میں ہو دوسرا مغرب میں تو تم کیونکر ان کی روحیں قبض کرو گے کہا کہ ہر شخص کی موت اس تختی میں لکھی ہوئی ہے اور دنیا میرے سامنے ایسی ہے جیسے کسی کی ہتھیلی پر دستر خوان کہ اس کے سامنے بچھا ہوا ہو اور وہ اس میں سے جو چیز چاہے اٹھا لے اور جو چیز چاہے رکھ دے۔ کے حضرت علی سے کسی نے پوچھا کہ خداوند عالم آنی مخلوقات کا حساب کیونکر ایک دفعہ کرے گا آپ نے فرمایا جس طرح وہ سب کو ایک دفعہ روزی دیتا ہے اسی طرح سب کا ایک دفعہ حساب بھی لیگا

١٢-١٢-١٢-١٢-١٢

١٢-١٢-١٢-١٢

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ

(اے رسولؐ) تم کہہ دو وہی اس پر اچھی طرح قادر ہے کہ اگر چاہے تو تم پر عذاب

فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا

تمہارے (سر کے) اوپر سے نازل کرے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے (اٹھا کر کھڑا کر دے) یا ایک گروہ

وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ

کو دوسرے سے بھڑا دے اور تم میں سے کچھ لوگوں کو بعض آدمیوں کی لڑائی کا مزہ چکھا دے ذرا غور تو کرو ہم کس کس

الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝٦٥ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَ

طرح اپنی آیتوں کو الٹ پلٹ کے بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھیں اور اسی (قرآن) کو تمہاری قوم نے

هُوَ الْحَقُّ ۭ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝٦٦ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ

جھٹلا دیا حالانکہ وہ برحق ہے (اے رسولؐ) تم (ان سے) کہہ دو کہ میں تم پر کچھ نگہبان تو ہوں نہیں ہر خبر کے لیے ایک

وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٦٧ وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ

کا ایک خاص وقت مقرر ہے اور عنقریب ہی تم جان لو گے اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں میں

فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ

بیہودہ بحث کر رہے ہیں تو ان کے پاس سے ٹل جاؤ یہاں تک کہ وہ لوگ اس کے سوا کسی اور بات

غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ

میں بحث کرنے لگیں اور اگر (ہمارا یہ حکم) تمہیں شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالم لوگوں

الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝٦٨ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ

کے ساتھ ہرگز نہ بیٹھنا[1] اور ایسے لوگوں کے حساب کتاب کی جواب دہی کچھ

يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ

پرہیزگاروں پر تو ہے نہیں مگر (صرف نصیحتاً) یاد دلانا (چاہیے) تاکہ یہ

يَتَّقُوْنَ ۝٦٩ وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّ

لوگ بھی پرہیزگار بنیں اور جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا

[1] اس آیت سے صاف واضح ہے کہ بری صحبت سے ہر شخص پرہیز کرنا چاہیے اگرچہ خود اس فعل کا مرتکب نہ ہو اس لیے یہ مشہور ہے کہ آدمی کا شیطان آدمی ہوتا ہے اور ہے ہے
صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

لَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ

کی زندگی نے انکو دھوکے میں ڈال رکھا ہے ایسے لوگوں کو چھوڑ دو اور (موقع موقع سے) قرآن کے ذریعہ

نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا

سے انکو نصیحت کرتے رہو ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص اپنے کرتوت کی بدولت مبتلائے بلا ہو جائے (کیونکہ) اس وقت

شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ

خدا کے سوا اسکا کوئی سرپرست ہوگا نہ سفارشی اور اگر وہ اپنے گناہوں کے عوض سارے جہان کا بدلہ بھی دے تو بھی وہ ان سے ہرگز نہ لیا جائیگا

الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ

جو لوگ (اپنی) کرنی کی بدولت مبتلائے بلا ہوئے ہیں انکو پینے کے لئے کھولتا ہوا گرم پانی ملیگا اور انپر دردناک

اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝ قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

عذاب ہوگا کیونکہ وہ کفر کیا کرتے تھے (اے رسول) ان سے پوچھو کیا ہم لوگ خدا کو چھوڑ کر ان (معبودوں) سے

مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ

مناجات کریں جو نہ تو ہمیں نفع پہنچا سکتے ہیں نہ ہمارا کچھ بگاڑ ہی سکتے ہیں اور جب خدا ہماری ہدایت کر چکا

هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ

اسکے بعد الٹے پاؤں کفر کی طرف اس شخص کی طرح پھر جائیں جسے شیطانوں نے جنگل میں بھٹکا دیا ہو اور

حَيْرَانَ ۖ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ اِنَّ

وہ حیران پریشان ہو کہ کہاں جائے کیا کرے اور اسکے کچھ رفیق ہوں جو اسے راستہ کی طرف بلاتے رہ جائیں کہ ادھر ہمارے پاس آ اور وہ

هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۗ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَ

ایک نہ سنے (اے رسول) تم کہدو کہ ہدایت تو بس خدا ہی کی ہدایت ہے اور ہمیں تو یہ حکم ملا ہے کہ ہم سارے جہان کے پروردگار کے فرمانبردار بندے رہیں اور یہ

اَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۗ وَهُوَ الَّذِىْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

بھی حکم ہوا ہے کہ پابندی سے نماز پڑھا کرو اور اسی سے ڈرتے رہو اور وہی تو وہ خدا ہے جسکے حضور میں تم سب حاضر کئے

وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۗ وَيَوْمَ

جاؤ گے وہی تو وہ خدا ہے جسنے ٹھیک ٹھیک بہت آسمان اور زمین پیدا کیئے اور جس دن کسی چیز کو

يَقُولُ كُن فَيَكُونُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۚ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ

کہتا ہے کہ ہو جا تو (فوراً) ہو جاتی ہے اُس کا قول سچا ہے اور جس دن صور پھونکا جاویگا (اُس دن)

يُنفَخُ فِي الصُّورِ ۚ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ

خاص اسی کی بادشاہت ہوگی۔ (وہی) غائب و حاضر (سب) کا جاننے والا ہے اور وہی واقف کار ہے

الْخَبِيرُ ۞ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا

(اے رسول اُس وقت کو یاد کرو) جب ابراہیم نے اپنے (منہ بولے) باپ آزر سے کہا کیا تم بتوں کو

آلِهَةً ۖ إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۞ وَكَذَٰلِكَ

خدا مانتے ہو میں تو تم کو اور تمہاری قوم کو کھلی ہوئی گمراہی میں دیکھتا ہوں اور (جس طرح ہم نے ابراہیم کو

نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ

دکھایا تھا کہ بُت قابلِ پرستش نہیں) اسی طرح ہم ابراہیم کو سارے آسمان اور زمین کی سلطنت کا

مِنَ الْمُوقِنِينَ ۞ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَىٰ كَوْكَبًا ۖ قَالَ

(انتظام) دکھاتے رہے تاکہ وہ (ہماری وحدانیت کا) یقین کرنے والوں سے ہو جائیں تو جب ان پر رات کی تاریکی چھا گئی تو ایک ستارہ کو

هَٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ ۞ فَلَمَّا رَأَى

دیکھا تو دفعتہً بول اٹھے (ہائیں) کیا یہی میرا خدا ہے پھر جب وہ ڈوب گیا تو کہنے لگے غروب ہو جانے والی چیز کو تو میں (خدا بنانا) پسند

الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِن لَّمْ

نہیں کرتا پھر جب چاند کو جگمگاتا ہوا دیکھا تو بول اٹھے (کیا) یہی میرا خدا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہنے لگے کہ اگر کہیں

يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ ۞ فَلَمَّا رَأَى

میرا اصلی پروردگار میری ہدایت نہ کرتا تو میں ضرور گمراہ لوگوں میں ہو جاتا پھر جب آفتاب کو دمکتا ہوا

الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هَٰذَا رَبِّي هَٰذَا أَكْبَرُ ۖ فَلَمَّا أَفَلَتْ

دیکھا تو کہنے لگے (کیا) یہی میرا خدا ہے یہ تو سب سے بڑا (بھی) ہے پھر جب یہ بھی غروب ہو گیا تو

قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ۞ إِنِّي وَجَّهْتُ

کہنے لگے اے میری قوم جن جن چیزوں کو تم لوگ (خدا کا) شریک بناتے ہو ان سے میں بری الذمہ ہوں (یہ ہرگز خدا نہیں)

ل اس سے بعض لوگ سمجھے ہیں کہ آزر ہی حضرت ابراہیم کا باپ تھا مگر ایسا نہیں بلکہ حضرت ابراہیم کو [illegible] پالا تھا۔ اس وجہ سے آپ کے باپ کہا کرتے تھے اور وہ آپ کا چچا [illegible] تھا اور خدا نے بھی آپ کے قول کی حکایت کر دی ہے ورنہ آپ کے والد کا نام [illegible] تھا اسی وجہ سے جو نسب نامے انجیل و توریت میں انبیاء کے مذکور ہیں اس میں آزر کا نام نہیں بلکہ تارخ لکھا ہے۔

ل اس سے واضح ہوا کہ حضرت ابراہیم کا ان چیزوں کو خدا کہنا بطور استفہام انکاری کے تھا اور چونکہ اس وقت کے مشرکین میں کوئی تارے کو، کوئی چاند کو، کوئی سورج کو خدا کہتا تھا اور آپ کو ان کا معقول دلیل سے خدا نہ ہونا یعنی خدائی ثابت کرنا منظور تھا اس وجہ سے اس طرح گفتگو کی کہ ان سب چیزوں میں علامت حدوث و امکان کی پائی جاتی ہے کیونکہ تغیر اور حرکت خاص مخلوق کی شان ہے جو دلیل ان کے واسطے بھی کسی اور خالق کی ضرورت ہے جس میں تغیر نہ پایا جاتا ہو کسی طرح مجبور ہو جیسے آنا جانا وغیرہ اس کی حکومت محدود ہو جیسے غروب وغیرہ۔ یہ نہ خیال کرنا چاہئے کہ معاذاللہ حضرت ابراہیم پہلے مشرک تھے بلکہ مشرکوں کے قول کو فرض کر کے یہ طور ثابت کر دیا۔

وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا

ہو سکتے ہیں سے تو باطل سے کترا کر اسی کی طرف منہ کر لیا ہے جس نے سب سے پہلے آسمان اور زمین پیدا

اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَحَاۗجَّهٗ قَوْمُهٗ ۭ قَالَ اَتُحَاۗجُّوْۗنِّيْ

کئے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں اور ان کی قوم کے لوگ ان سے حجت کرنے لگے تو ابراہیم نے کہا تھا کیا تم مجھ سے

فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ

خدا کے بارے میں حجت کرتے ہو حالانکہ وہ یقینی میری ہدایت کر چکا اور تم جن چیزوں کو اس کا شریک بناتے ہو میں ان سے

اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ رَبِّيْ شَيْـــًٔا ۭ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ

ڈرتا (ورتا) نہیں (وہ میرا کچھ کر نہیں سکتے) مگر ہاں میرا خدا خود کرنا چاہے تو البتہ کر سکتا ہے میرا پروردگار تو باعتبار

اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ ۸۰ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَ

علم کے سب پر حاوی ہے تو کیا اس پر بھی تم نصیحت نہیں لیتے اور جنہیں تم خدا کا شریک بتاتے ہو میں ان سے کیوں ڈروں جبکہ تم

لَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ

اس بات سے نہیں ڈرتے ہو کہ تم نے خدا کا شریک ایسی چیزوں کو بنایا ہے جن کی خدا نے کوئی

عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۭ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ

سند تم پر نہیں نازل کی پھر اگر تم جانتے ہو تو بھلا بتلاؤ تو سہی کہ ہم دونوں فریق میں امن قائم رکھنے

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ۸۱ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا

کا زیادہ حقدار کون ہے جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اپنے ایمان کو ظلم (شرک) سے

اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ ۸۲

آلودہ نہیں کیا انہیں لوگوں کے لئے امن و اطمینان ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰي قَوْمِهٖ ۭ نَرْفَعُ

ہیں اور یہ ہماری (سمجھائی بجھائی) دلیلیں ہیں جو ہم نے ابراہیم کو اپنی قوم پر غالب آنے کے لئے عطا کی

دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ وَوَهَبْنَا

تھیں ہم جسکے مرتبے چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں بیشک تمہارا پروردگار حکمت والا باخبر ہے اور ہم نے

ایک مرتبہ نمرود نے خواب دیکھا کہ ایک ستارہ نکلا اور اس کی روشنی سے چاند سورج کی روشنی پھیکی پڑ گئی نجومیوں نے تعبیر بتائی کہ شہر بابل میں اس سال ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیری سلطنت کو تباہ کر دے گا مگر ابھی تک اس کا حمل نہیں ٹھہرا [illegible] حکم دیا کہ عورتیں مردوں سے جدا کر دی جائیں دس دس عورتوں پر ایک ایک مرد نگہبانی کے لئے مقرر ہوا اور یہ بھی حکم ہوا کہ جو لڑکا پیدا ہو مار ڈالا جائے خدا کی شان اسی اثنا میں حضرت ابراہیم کا حمل قرار پایا اور ولادت کا وقت قریب آیا تو آپ کی والدہ نمرود کے خوف سے [illegible] ایک غار میں [illegible] ۱۳۰

لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا

ابراہیم کو اسحٰق و یعقوب (سا بیٹا پوتا) عطا کیا، ہم نے سب کی ہدایت کی اور ان سے پہلے نوح کی بھی

مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَ

ہم نے ہی نے ہدایت کی اور ان ہی (ابراہیم) کی اولاد سے داؤد و سلیمان و ایوب و یوسف و موسیٰ

يُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۟ۙ ٨٤

و ہارون (سب کی ہم نے ہدایت کی) اور نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی صلہ عطا فرماتے

وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۟ۙ ٨٥

ہیں اور زکریا و یحییٰ و عیسیٰ لہ و الیاس (سب کی ہدایت کی اور یہ) سب نیکو کا

وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى

نیک بندوں سے ہیں اور اسمٰعیل و الیسع و یونس و لوط (کی بھی ہدایت کی) اور سب کو سارے

الْعٰلَمِيْنَ ۟ۙ ٨٦ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ

جہان پر فضیلت عطا کی اور صرف انہی کو نہیں بلکہ ان کے باپ دادوں اور انکی اولاد اور انکے بھائی بندوں

وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۟ ٨٧

میں سے (بہتیروں کو) اور ان کو منتخب کیا اور انھیں سیدھی راہ کی ہدایت کی (دیکھو)

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ

یہ خدا کی ہدایت ہے اور اپنے بندوں سے جس کو چاہے اسی کی وجہ سے راہ پر لائے

عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا

اور اگر ان لوگوں نے شرک کیا ہوتا تو ان کا کیا (دھرا) سب اکارت

يَعْمَلُوْنَ ۟ ٨٨ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ

ہو جاتا یہ (پیغمبر) وہ لوگ تھے جن کو ہم نے (آسمانی) کتاب اور حکومت اور نبوت

وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا

عطا فرمائی پس اگر یہ لوگ اسے بھی نہ مانیں تو کچھ پرواہ نہیں (ہم نے تو اس پر ایسے

لہ باوجودیکہ حضرت عیسیٰؑ حضرت ابراہیمؑ سے بہت سی پشتوں کا فاصلہ تھا مگر ان کو حضرت مریمؑ کی وجہ سے خدا نے حضرت عیسیٰؑ کو حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں شمار کیا ہے پھر ان لوگوں کی عقلوں پر افسوس ہے جو حضرات حسنینؑ اور ان کی ذریت طاہرہ کے اولاد رسولؐ ہونے میں تامل کرتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۝٨٩ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى

لوگوں کو مقرر کر دیا ہے جو (انکی طرح) انکار کرنیوالے نہیں (یہ) اگلے پیغمبر (وہ لوگ تھے جن کی خدا نے

اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ۗ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۗ اِنْ

ہدایت کی پس تم بھی انکی ہدایت کی پیروی کرو (اے رسول ان سے) کہو کہ میں تم سے اس (رسالت) کی مزدوری کچھ نہیں چاہتا

هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۝٩٠ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ

یہ تو سارے جہاں کیلئے صرف نصیحت ہے اور ان لوگوں (یہود) نے خدا کی جیسی قدر کرنی چاہئے تھی نہ کی اس لئے کہ

اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ۗ قُلْ مَنْ

ان لوگوں نے بیہودہ پن سے یہ کہدیا کہ خدا نے کسی بشر پر کچھ نازل ہی نہیں کیا (اے رسول) تم پوچھو

اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى

تو کہ پھر وہ کتاب جسے موسیٰ لے کر آئے تھے کس نے نازل کی جو لوگوں کیلئے روشنی اور از سر تا پا

لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ

ہدایت (رہی) ہدایت تھی جسے تم لوگوں نے الگ الگ کر کے کاغذی اوراق بنا ڈالے اور ان میں سے کچھ حصہ (جو تمہارے

كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ۗ قُلِ

مطلب کا ہے) تو ظاہر کرتے ہو اور بہت سا (جو خلاف مطلب ہے) چھپاتے ہو حالانکہ اسی کتاب کے ذریعہ سے تمہیں وہ باتیں سکھائی گئیں جن سے

اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ۝٩١ وَهٰذَا كِتٰبٌ

تم بیخبر تھے اور تمہارے باپ دادا (اے رسول) تو کہو (اسکو بھی) خدا ہی نے (نازل فرمایا) اسکے بعد انہیں چھوڑ دو کہ یہ

اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ

بحث کیا کریں اور اپنی تو تو میں میں کھیلتے پھریں اور (یہ قرآن) بھی وہ کتاب ہے جسے ہم نے بابرکت نازل کیا اور اس کتاب

اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۗ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

کی تصدیق کرتی ہے جو اسکے سامنے پہلے سے موجود ہے اور اسواسطے نازل کیا ہے کہ تم اسکے ذریعہ سے اہل مکہ اور انکے

يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝٩٢

اطراف کے بسنے والوں کو خوف خدا سے ڈراؤ اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور وہی اپنی نمازوں کی پوری خبر رکھتے ہیں

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ

پابندی کرتے ہیں اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ (بہتان) افترا کرکے کہے کہ ہمارے پاس

اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَا

وحی آئی ہے حالانکہ اس کے پاس وحی وغیرہ کچھ بھی نہیں آئی یا وہ شخص دعویٰ کرے کہ جیسا قرآن خدا نے نازل کیا ہے ویسا

اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ

میں بھی (ابھی) عنقریب نازل کیے دیتا ہوں اور اے رسول کاش تم دیکھتے کہ یہ ظالم موت کی سختیوں

وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ

میں پڑے ہیں اور فرشتے ان کی طرف (جان نکالنے کے واسطے) ہاتھ لپکا رہے ہیں اور کہتے جاتے ہیں

تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ

کہ اپنی جانیں نکالو آج ہی تو تم کو رسوائی کے عذاب کی سزا دی جائے گی کیونکہ تم خدا پر ناحق (ناحق) جھوٹ جوڑا

الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۹۳ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا

کرتے تھے اور اس کی آیتوں (کو سن کر ان) سے اکڑا کرتے تھے اور آخر تم ہمارے پاس اسی طرح تنہا ۵۵

فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ

آئے (نا) جس طرح ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور جو (مال اولاد) ہم نے تم کو دیا تھا وہ

ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

سب اپنے پس پشت چھوڑ آئے اور تمہارے اُن سفارش کرنے والوں کو بھی نہیں دیکھتے جن کو تم خیال

اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا

کرتے تھے کہ وہ تمہاری (پرورش وغیرہ) میں (ہمارے) ساجھے دار ہیں۔ اب تو تمہارے باہمی تعلقات منقطع

كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۹۴ اِنَّ اللّٰهَ فٰلِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ

ہوگئے اور جو کچھ تم خیال کرتے تھے وہ سب تم سے غائب ہوگئے خدا ہی تو گٹھلی اور دانے کو شگافتہ کرکے

الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى

درخت پیدا کرتا ہے وہی زندہ کو مردے سے نکالتا ہے اور وہی زندے سے مردہ کو نکالنے والا ہے (لوگو) وہی تمہارا خدا ہے

۵۳ اس طرح مسیلمہ کذاب جھوٹے طور پر کہتا پھرتا تھا کہ میرے پاس وحی نازل ہوتی ہے یا اسود عنسی کہتا کہ ایک شخص مجھ پر سوار ہو کر آتا ہے جو مجھ کو خبر کرتا ہے

۵۴ عبداللہ بن ابی سرح حضرت عثمان کا دودھ شریک بھائی حضرت رسول کی وحی کا کاتب تھا اور کبھی کبھی شرارت سے حضور پر نور کی جگہ حکیم علیم لکھ کرتا جب لقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین الآیہ نازل ہوئی تو اس کو انسان کی حالت پر سخت تعجب ہوا تو اس کی زبان سے رسول کے فرمانے سے قبل فتبارک اللہ احسن الخالقین نکل گیا آپ نے اس سے فرمایا اس کو بھی لکھو یہی قرآن وحی ہے اس نے لکھ لیا تو تھا مگر شک میں پڑ گیا اور اپنے جی میں کہنے لگا اگر سچے ہیں کہ ان پر وحی نازل ہوتی ہے تو مجھ پر بھی آتی ہے اور اگر یہ جھوٹے ہیں تو میں بھی ان کی طرح قرآن بیان کر سکتا ہوں غرض وہ مرتد ہو گیا اور اس کا آگے پاس جا کر کہنے لگا کہ محمد کا حال معلوم ہو گیا کہ وہ اپنے جی سے بنا لیتے ہیں اور وحی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس ناشائستہ حرکت پر آپ نے اس کو مدینہ سے نکال دیا اور بعد میں حضرت عثمان نے سفارش کی مگر آپ نے ... یہ شخص حضرت عثمان کی خلافت کے وقت مصر کا حاکم ہوا۔۱۲

۵۵ جب حضرت رسول نے فاطمہ بنت اسد والدہ امیر المومنین کے سامنے اس آیت کو پڑھا آپ نے پوچھا بیٹا فرادی سے کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا برہنہ حضرت فاطمہ نے پوچھا کیا لوگ قیامت میں ننگے محشور ہوں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں یہ سنتے ہی حضرت فاطمہ نے ایک چیخ ماری اور لگیں رونے تب آپ نے دعا کی خداوندا ان کو اپنی قبر سے برہنہ نہ اٹھا اور پھر اس خیال سے حضرت رسول نے اپنی عبا کا کفن دیا تھا۔۱۲

تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّ

پھر تم کدھر بہکے جا رہے ہو اسی کے لیے صبح پو پھٹی اور اسی نے آرام کے لئے رات اور حساب

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾

کیلئے سورج اور چاند بنائے یہ خدائے غالب و دانا کے مقرر کردہ (اصول) ہیں، اور وہی (خدا) ہے جس

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ

نے تمہارے (نفع کے) واسطے ستارے پیدا کئے تاکہ تم جنگلوں اور دریاؤں کی تاریکی میں ان سے راہ معلوم کرو

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ

جو لوگ واقفکار ہیں انکے لیے ہم نے (اپنی قدرت کی) نشانیاں خوب تفصیل سے بیان کر دی ہیں اور وہی خدا ہے

اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۭ قَدْ

جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا پھر (ہر شخص کے) قرار کی جگہ (باپ کی پشت) اور سونپنے کی جگہ (ماں کا پیٹ) ہے سمجھنے

فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ

سمجھدار لوگوں کے لئے (اپنی قدرت کی) نشانیاں خوب تفصیل سے کھول کھول دی ہیں اور وہ وہی (قادر و توانا) ہے جس نے آسمان

مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا

سے پانی برسایا پھر ہم ہی نے اسکے ذریعے سے ہر چیز کے کونپلے نکالے پھر ہم ہی نے اس سے ہری

مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ

ہری ٹہنیاں نکالیں ان سے ہم باہم گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے میں سے

طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ

لٹکے ہوئے گچھے (پیدا کئے) اور انگور اور زیتون اور انار کے باغات جو

وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ

باہم صورت میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور (مزے میں) جدا جدا (ہیں) جب یہ پھلیں تو

اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٩٩﴾

پکنے تو اسکے پھل کی طرف غور تو کرو۔ بیشک ان میں ایماندار لوگوں کیلئے بہت سی (خدا کی قدرت کی) دلیلیں ہیں۔

وَجَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ

اور ان کمبختوں نے جنات کو خدا کا شریک بنایا حالانکہ جنات کو بھی خدا ہی نے پیدا کیا اس کے بھی ان

وَبَنٰتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ ١٠٠

لوگوں نے بے سمجھے بوجھے خدا کیلئے بیٹے بیٹیاں گھڑ ڈالیں جو جو باتیں یہ لوگ اسکی شان میں بیان کرتے

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ

ہیں اس سے وہ پاک پاکیزہ اور برتر ہے سارے آسمان اور زمین کا موجد ہے اسکے کوئی لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے جب

تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ

اسکو کوئی بی بی ہی نہیں ہے اور اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہی ہر چیز سے خوب واقف

عَلِيْمٌ ۝ ١٠١ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ

ہے (لوگو) وہی اللہ تمہارا پروردگار ہے اسکے سوا اور کوئی معبود نہیں وہی ہر چیز کا پیدا

فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ ١٠٢ لَا

کرنے والا ہے تو اسی کی عبادت کرو اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے اس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں لہ (نہ دنیا

تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ؗ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ

میں نہ آخرت میں) اور وہ (لوگوں کی) نظروں کو خوب دیکھتا ہے اور وہ بڑا باریک بین خبردار ہے

اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ ١٠٣ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ

تمہارے پاس تو سوجھانے والی چیزیں آ چکیں پھر جو دیکھے (یعنی سمجھے) تو اپنے دم کیلئے اور جو اندھا بنے تو اس کا

فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا

ضرر بھی خود اسی پر ہے اور (اے رسول ان سے کہہ دو کہ) میں تمہارا نگہبان تو ہوں نہیں اور ہم اپنی

عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ ١٠٤ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا

آیتیں یونہی الٹ پھیر کر بیان کرتے ہیں (تاکہ حجت تمام ہو) اور تاکہ وہ لوگ زبانی بھی اقرار کرلیں

دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ ١٠٥ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ

کہ تم نے (قرآن مجید) ان کے سامنے پڑھ دیا اور تاکہ جو لوگ جانتے ہیں انکے لئے قرآن کو خوب واضح کر کے بیان کر دیں (اور) جو حکم

لہ کیونکہ دیکھنے کی سب سے بڑی شرط یہ ہے کہ جسم کثیف ہو اور خدا کثیف کیا جسم ہی نہیں رکھتا نہ شکل نہ رنگ ہے غرض دیکھنے کی کوئی نسبت ہے پھر اس کو دیکھنا کیسے ممکن نہیں نہ اس وقت نہ آخرت میں ہم دیکھ سکتے ہیں نہ انبیاء نہ اولیاء کیونکہ وہ دیکھنے کے قابل ہی نہیں۔ ١٢٠

إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَأَعْرِضْ عَنِ

پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے وحی کی جاتی ہے بس اسی کی پیروی کرو اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں اور مشرکوں سے کنارہ کش

الْمُشْرِكِينَ ﴿١٠٦﴾ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا ۗ وَمَا جَعَلْنَاكَ

رہو اور اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ شرک ہی نہ کرتے اور ہم نے تمکو ان لوگوں

عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ﴿١٠٧﴾ وَلَا تَسُبُّوا

کا نگہبان تو بنایا نہیں ہے اور نہ تم ان کے ذمہ دار ہو اور یہ (مشرکین) جنکی اللہ کے سوا خدا

الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا

سمجھ کر عبادت کرتے ہیں انہیں تم برا نہ کہا کرو ورنہ یہ لوگ بھی خدا کو بے سمجھے عداوت سے برا بھلا کہہ بیٹھیں

بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ

گے اور لوگ اپنی خواہش نفسانی کے مطابق چلیں گے گویا ہم نے خود ہر گروہ کے اعمال انکو سنوار کر اچھے کر دکھائے

ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِم مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا

پھر انہیں تو آخرکار اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے تب دُنیا میں جو کچھ کرتے رہے تھے

يَعْمَلُونَ ﴿١٠٨﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِن

خدا انہیں بتا دیگا اور ان لوگوں نے خدا کی سخت سخت قسمیں کھائیں کہ اگر انکے

جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ

پاس کوئی معجزہ آئے تو وہ ضرور اس پر ایمان لائیں گے (اے رسول تم) کہو کہ معجزے تو بس خدا ہی کے

اللَّهِ ۖ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠٩﴾

پاس ہیں اور تمہیں کیا معلوم یہ یقینی بات ہے کہ جب معجزہ بھی آئیگا تو بھی یہ ایمان نہ لائیں گے

وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ

اور ہم انکے دل اور ان کی آنکھیں الٹ پلٹ دینگے جس طرح یہ لوگ قرآن پر پہلی مرتبہ ایمان نہیں

أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١١٠﴾ ع

لائے اور ہم انہیں انکی سرکشی کی حالت میں چھوڑ دیں گے کہ سرگرداں رہیں

۱ ایک مرتبہ کفار قریش نے حضرت رسول سے کہا آپ خود کہتے ہیں [illegible] ... تو ایمان لاؤ گے وہ بولے ضرور [illegible] ... نازل ہوتے [illegible] ... ایمان نہ لائے تو سخت سے سخت عذاب نازل کر کے ان کی [illegible] ... حالت پر غور کر کے [illegible] درگذر کی

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ
اور اے رسول سچ تو یوں ہے کہ اگر ہم ان کے پاس فرشتے بھی نازل کرتے اور ان سے مُردے بھی باتیں کرتے
الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَىْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا
اور تمام مخفی چیزیں (جیسے جنت و نار وغیرہ) گروہ گروہ ان کے سامنے لا کھڑے کرتے تو بھی یہ ایمان لانے والے
لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
نہ تھے مگر جب اللہ چاہے لیکن ان میں کے اکثر نہیں جانتے۔ اور اے رسول جس طرح یہ کفار تمہارے
يَجْهَلُوْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا
١١١
دشمن ہیں (اسی طرح (گویا) ہم نے (خود آزمائش کے لئے) شریر آدمیوں اور جنوں کو ہر نبی کا دشمن
شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِىْ بَعْضُهُمْ اِلٰى
بنایا وہ لوگ ایک دوسرے کو فریب دینے کی غرض سے چکنی چپڑی باتوں کی سرگوشی کرتے ہیں
بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۚ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ
اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو یہ لوگ ایسی حرکت نہ کرنے پاتے۔ تو انکو اور ان کی افترا پردازیوں
مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝ وَلِتَصْغٰٓى
١١٢
کو چھوڑ دو۔ اور (یہ سرگوشیاں) اس لئے تھیں تاکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے
اِلَيْهِ اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ
ان کے دل ان (کی شرارت) کی طرف مائل ہو جائیں اور انہیں پسند کریں اور تاکہ جو جو
لِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝ اَفَغَيْرَ
١١٣
افترا پردازیاں یہ لوگ خود کرتے ہیں وہ بھی کرنے لگیں۔ کیا (تم یہ چاہتے ہو کہ) میں خدا کو چھوڑ
اللّٰهِ اَبْتَغِىْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ
کر کسی اور کو ثالث تلاش کروں حالانکہ وہ وہی خدا ہے جس نے تمہارے پاس واضح کتاب نازل
مُفَصَّلًا ۗ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ
کی اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے وہ یقینی طور پر جانتے ہیں کہ یہ (قرآن بھی) تمہارے

مُنَزَّلٌ مِّن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١١٤﴾

پروردگار کی طرف سے برحق نازل کیا گیا ہے تو تم (کہیں) شک کرنیوالوں میں سے ہو جانا۔ اور

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَّا مُبَدِّلَ

سچائی اور انصاف میں تو تمہارے پروردگار کی بات پوری ہو گئی کوئی اس کی باتوں کا بدلنے والا نہیں اور

لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١١٥﴾ وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ

وہی بڑا سننے والا اور واقف کار ہے۔ اور اے رسولؐ! دنیا میں تو بہتیرے

مَن فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ إِن

لوگ ایسے ہیں کہ اگر تم ان کے کہنے پر چلو تو تم کو خدا کی راہ سے بھکا دیں یہ لوگ تو صرف اپنے

يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿١١٦﴾

خیالات کی پیروی کرتے ہیں اور یہ لوگ تو بس اٹکل پچو باتیں کیا کرتے ہیں۔ (تم کیا جانو) جو لوگ اس کی راہ

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَن يَضِلُّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ

سے بھٹکے ہوئے ہیں (انکو بھی) خدا ہی خوب جانتا ہے۔ اور وہ تو ہدایت یافتہ لوگوں سے بھی

أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١١٧﴾ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

خوب واقف ہے۔ تو اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو تو جس ذبیحہ پر (بوقت ذبح) خدا کا نام

إِن كُنتُم بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا

لیا گیا ہو اسی کو کھاؤ۔ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جس پر خدا کا نام لیا گیا ہو اس میں سے

ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ

نہیں کھاتے ہو حالانکہ جو چیزیں اس نے تم پر حرام کر دی ہیں وہ تم سے تفصیلاً بیان کر دی

إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِم

ہیں مگر (اس) جب تم مجبور ہو تو البتہ (حرام بھی کھا سکتے ہو) اور بہتیرے تو (خواہ مخواہ) اپنی نفسانی

بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ﴿١١٩﴾

خواہشوں سے بے سمجھے بوجھے (لوگوں کو) بہکا دیتے ہیں اور تمہارا پروردگار تو حق سے تجاوز

[illegible marginal handwritten note, ending: ...نقصانات پیدا ہوتے ہیں۔ ۱۳۰-۱۴-۱۳]

وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ

کرنے والوں سے خوب واقف ہے (اے لوگو) ظاہری اور باطنی گناہ (دونوں) کو بالکل چھوڑ دو۔ جو لوگ

يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ﴿١٢٠﴾

گناہ کرتے ہیں انہیں اپنے اعمال کا عنقریب ہی بدلہ دیا جائے گا۔ اور جس (ذبیحہ) پر خدا کا

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ

نام نہ لیا گیا ہو اس میں سے مت کھاؤ (کیونکہ) یہ بیشک بدچلنی ہے اور شیاطین تو اپنے ہواخواہوں

لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ

کے دل میں وسوسہ ڈالا ہی کرتے ہیں تاکہ وہ تم سے (بیکار) جھگڑے کیا کریں اور اگر تم

لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ﴿١٢١﴾ ع

تم نے ان کا کہنا مان لیا تو (سمجھ رکھو کہ) بے شبہ تم بھی مشرک ہو۔ بھلا جو شخص [1] پہلے مردہ تھا

أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي

پھر ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس کے لیے ایک نور بنایا جس کے ذریعہ سے وہ لوگوں میں

بِهِ فِي النَّاسِ كَمَن مَّثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا

(بے تکلف) چلتا پھرتا ہے کہیں اس شخص کا سا ہو سکتا ہے جس کی یہ حالت ہے کہ ہر طرف سے اندھیرے میں

كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢٢﴾ وَ

(پھنسا ہوا ہے) کہ وہاں سے کسی طرح نکل نہیں سکتا۔ اسی طرح مومنوں کے واسطے ایمان آراستہ کیا گیا ہے اسی طرح

كَذَٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا

کافروں کے واسطے ان کے اعمال (بد) آراستہ کر دیئے گئے ہیں (کہ) بھلا ہی بھلا نظر آتا ہے اور جس طرح مکہ میں ہے اسی طرح

لِيَمْكُرُوا فِيهَا ۖ وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنفُسِهِمْ وَ

ہم نے ہر بستی میں اس کے بڑے بڑے مجرموں کو سردار بنایا کہ ان میں مکاریاں کیا کریں اور وہ لوگ جو کچھ بھی مکاری

مَا يَشْعُرُونَ ﴿١٢٣﴾ وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا

کرتے ہیں اپنے ہی حق میں (برا) کرتے ہیں اور سمجھتے تک نہیں۔ اور جب ان کے پاس کوئی نشانی

---

[1] ایک دفعہ ابو جہل نے حضرت رسولؐ کے ساتھ بے ادبی کی اور حضرت امیر حمزہ شکار پر گئے تھے جب واپس آئے اور خبر معلوم ہوئی تو غصہ میں ابو جہل کے سر پر ایک کمان ماری کہ اس کا سر پھٹ گیا اور حضرت حمزہ اسی وقت ایمان لائے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو گویا زندہ سے حضرت حمزہ مراد ہیں اور تاریکی میں گرفتار ابو جہل۔ اور بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت حضرت عمار اور ابو جہل کے بارے میں نازل ہوئی بہرحال اگرچہ شان نزول اسی خاص موقع کے لئے ہے مگر عام مومنین و کفار اس کے مصداق ہو سکتے ہیں۔ ١٣-١٢-١٠

لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ

(نبی کی تصدیق کے لیے آتی ہے تو کہتے ہیں جب تک ہم کو خود ویسی چیز (وحی وغیرہ) نہ دی جائے گی جو پیغمبران خدا کو

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ

دی گئی ہے اس وقت تک تو ہم ایمان نہ لائیں گے اور خدا جہاں (رسالت نازل) کرتا ہے اپنی پیغمبری قرار دیتا ہے اس کی قابلیت

اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا

(وصلاحیت) کو خوب جانتا ہے۔ جو لوگ (اس جرم کے) مجرم ہوئے ان کو عنقریب ان کی مکاری کی سزا میں خدا کے

كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ۝ ١٢٤ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ

یہاں بڑی ذلت اور سخت عذاب ہوگا۔ تو خدا جس شخص کو راہ راست دکھلانا چاہتا ہے اس کے سینے کو

يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ

اسلام (کی ودیعت رکھنے) کے واسطے (صاف اور) کشادہ کر دیتا ہے۔ اور جس کو گمراہی کی حالت میں چھوڑنا چاہتا ہے

يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي

اس کے سینہ کو تنگ (دشوار گزار) کر دیتا ہے گویا (قبول ایمان) اس کے لیے آسمان پر چڑھنا ہے جو

السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ

لوگ ایمان نہیں لاتے خدا ان پر بُرائی کو اسی طرح مسلط کر دیتا ہے۔ اور (اے رسول) یہ

لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ ١٢٥ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ

(اسلام) تمھارے پروردگار کا (بنایا ہوا) سیدھا راستہ ہے۔ عبرت حاصل کرنے والوں کے واسطے ہم نے

فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝ ١٢٦ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ

اپنے آیات تفصیلاً بیان کر دیئے ہیں۔ ان کے واسطے ان کے پروردگار کے یہاں امن اور چین کا گھر

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ١٢٧ وَ

(بہشت) ہے۔ اور دُنیا میں جو کار گزاریاں انہوں نے کی تھیں ان کے عوض خدا ان کا سرپرست ہوگا اور

يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ

(اے رسول) وہ دن یاد دلاؤ جس دن خدا سب لوگوں کو جمع کرے گا (اور شیاطین سے فرمائے گا) اے گروہ

نورانی قلب کی شناخت

ل جب یہ آیت نازل ہوئی اور بعض اصحاب نے اس کا مطلب پوچھا تو آپ نے فرمایا جو ایمان لاتا ہے خدا اس کے دل کو روشن و منور کر دیتا ہے اور کفار کے دل تاریک اور دھندلے رہتے ہیں کسی نے پوچھا اس کی پہچان کیا ہے؟ فرمایا ہمیشگی کے گھر کی طرف رجوع کرنا اور دھوکے کے گھر سے کنارہ کش رہنا اور موت سے پہلے موت کے لیے مستعد رہنا نورانی قلب کی نشانی ہے۔ ۱۲-۱۴

مِّنَ الْاِنْسِ وَقَالَ اَوْلِیٰٓؤُھُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ

جنات تم نے تو بہتیرے آدمیوں کو بہکا بہکا کر اپنی جماعت بڑی کر لی اور آدمیوں سے جو لوگ (ان شیاطین کے) دُنیا میں

بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِیْٓ اَجَّلْتَ

دوست تھے کہیں گے اے ہمارے پالنے والے (دُنیا میں) ہم نے ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کیا اور (اپنے کیے

لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اِلَّا مَا

کی سزا پانے کو) جو وقت تو نے ہمارے لیے معین کیا تھا اب ہم اپنے اس وقت (قیامت) تک پہنچ گئے خدا

شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ۝۱۲۸ وَكَذٰلِكَ

(اس کے جواب میں) فرمائے گا کہ تم سب کا ٹھکانا جہنم ہے اور اس میں ہمیشہ رہو گے مگر جسے خدا چاہے (نجات دے)

نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝۱۲۹

بیشک تیرا پروردگار حکمت والا واقف کار ہے اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض کا ان کے کرتوتوں کی بدولت سرپرست بنا دیں گے

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ

پھر ہم پوچھیں گے کہ کیوں اے گروہ جن و انس کیا تمہارے پاس تم ہی میں کے پیغمبر نہیں آئے جو تم سے ہماری آیتیں بیان

یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ وَیُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ

کریں اور تمہیں تمہارے اس روز (قیامت) کے پیش آنے سے ڈرائیں وہ سب عرض کریں گے (بیشک آئے تھے) ہم خود

هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ

اپنے اوپر آپ اپنے خلاف گواہی دیتے ہیں (واقعی) ان کو دُنیا کی (چند روزہ) زندگی نے بہت دھوکے میں ڈال

الدُّنْیَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ ۝۱۳۰

رکھا اور ان لوگوں نے اپنے خلاف آپ گواہی دی کہ بیشک سب کے سب کافر تھے۔ اور یہ (پیغمبروں کا بھیجنا)

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ یَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ

صرف اس وجہ سے ہے کہ تمہارا پروردگار کبھی بستیوں کو ظلم زبردستی سے وہاں کے باشندوں کو غفلت

اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۝۱۳۱ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ

کی حالت میں ہلاک نہیں کرتا۔ اور جس نے جیسا بھلا یا بُرا کیا ہے اسی کے موافق ہر ایک کے درجات ہیں

ع ۱۰

لے آدمی میں اگرچہ بڑی بُری صفت کا مادہ ہے مگر پھر بھی ہر شر و شرارت سے خالی پیدا ہوا ہے۔ اسی وجہ سے جب خدا نے انبیاء کو نیکی کی طرف بلانے کو بھیجا تو شیطان گمراہی کی طرف مائل کرنے کو آیا ... خدا نے کوئی الزام نہیں لگایا اور پھر اختیار کر ... شیطان ... شیطان کی ... کی آئی شیطان ... کی ذریت ... خدا اگر ترجیح کرے گا تو شیطان ... جائے گا کہ ... پر زبردستی نہیں کی تھی مگر حضرت انسان سے ... کر ... ہم سے ... فائدہ اٹھا کر ان کی جماعت بڑی ... اور ... کر خواہش نفسانی اور دنیا کی لذتوں کی ... غرض اسی قسم کے سوال و جواب کے بعد عذاب کو جہنم میں بھیجے جائیں گے

شیطان ... صفت

۱۳-۱۳-۱۳-۱۳-۱۲

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝١٣٢ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ
اور جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں تمہارا پروردگار اس سے بے خبر نہیں۔ اور تمہارا پروردگار بے پرواہ
ذُو الرَّحْمَةِ ۚ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ
رحم والا ہے۔ اگر چاہے تو تم سب کو (دنیا سے) اٹھا لے جائے اور تمہارے بعد
بَعْدِكُمْ مَا يَشَاءُ كَمَا أَنْشَأَكُمْ مِنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ
جس کو چاہے تمہارا جانشین بنائے جس طرح تم کو بھی دوسرے لوگوں کی اولاد سے پیدا
آخَرِينَ ۝١٣٣ إِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ ۖ وَمَا أَنْتُمْ
کیا ہے۔ بیشک جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور (ایک دن) آنے والی ہے اور تم (خدا کو) مغلوب نہیں کر سکتے
بِمُعْجِزِينَ ۝١٣٤ قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ
کو عاجز نہیں کر سکتے۔ کہہ دو کہ لوگو تم اپنی جگہ عمل کئے جاؤ میں (اپنی جگہ) عمل کئے جاتا
إِنِّي عَامِلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ تَكُونُ لَهُ
ہوں۔ عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ آخرت میں (بہشت) کس کا گھر ہوگا۔ کچھ شک نہیں کہ
عَاقِبَةُ الدَّارِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝١٣٥ وَجَعَلُوا
مشرک نجات نہیں پائیں گے۔ اور (یہ لوگ) خدا ہی کی پیدا کی ہوئی چیزوں یعنی کھیتی
لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا
اور چارپایوں میں خدا کا بھی ایک حصہ مقرر کرتے ہیں اور اپنے خیال (باطل) سے کہتے ہیں کہ یہ (حصہ) تو خدا کا
هَٰذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۖ فَمَا كَانَ
اور یہ ہمارے شریکوں (یعنی بتوں) کا۔ تو جو حصہ ان کے شریکوں
لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ
کا ہوتا ہے وہ تو خدا کی طرف نہیں جا سکتا اور جو حصہ خدا کا ہوتا ہے وہ ان کے شریکوں کی طرف جا
يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ ۗ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝١٣٦
سکتا ہے یہ کیسا برا انصاف ہے۔ اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کو

ل عرب کے مشرکین زراعت کے عوض جو حصہ خیرات کے واسطے نکالتے تو اپنے کھیتوں میں سے کچھ حصہ خدا کا اور اپنے بتوں کا حصہ الگ الگ کر دیتے۔ اسی طرح چارپایوں میں بھی۔ لیکن اگر بتوں کا معلوم ہوتا کہ خدا کے حصے کا جو مویشی موٹا تازہ ہو گیا تو اس کو بدل کر بتوں کی طرف کر دیتے لیکن بتوں کی نسبت اچھی چیز کو خدا کی طرف نہ بدلتے اور خدا کے حصے مہمانوں محتاجوں کو کھلاتے اور بتوں کے حصے اس بت خانے کے مجاوروں کے ہوتے اور اگر اتفاقاً خدا کی نیاز کی چیز بتوں کے حصے میں جا ملتی تو اسے نہ اٹھاتے اور بتوں کی چیز اگر خدا کے حصے میں جا ملتی تو اسے فوراً اٹھا لیتے ان ہی باتوں کی طرف اشارہ کر کے خدا نے یہ آیتیں نازل کی ہیں ۱۳۶، ۱۳۸، ۱۴۰

مشرکین عرب کی رسمیں

وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ

ان کے شریکوں نے اپنے بچوں کے مار ڈالنے لہ کو اچھا کر دکھایا ہے تاکہ انہیں

شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ وَ

(ابدی) ہلاکت میں ڈال دیں اور ان کے سچے دین کو ان پر خلط ملط کر دیں۔ اور اگر

لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ۝۱۳۷

خدا چاہتا تو یہ لوگ (ایسا کام) نہ کرتے۔ تو تم (اے رسول) انکو اور انکی افترا پردازیوں کو

وَقَالُوا هَٰذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَن

(خدا پر) چھوڑ دو۔ اور یہ لوگ اپنے خیال کے موافق کہنے لگے کہ یہ چوپائے اور یہ کھیتی اچھوتی ہے

نَّشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ

ان کو سوا اس کے جسے ہم چاہیں کوئی نہیں کھا سکتا اور ان کا یہ بھی خیال ہے کہ کچھ چارپائے ایسے

لَّا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ سَيَجْزِيهِم

ہیں جن کی پیٹھ پر سواری یا لادنا حرام کیا گیا اور کچھ چارپائے ایسے ہیں جن پر (بوقت ذبح) خدا کا نام تک نہیں

بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝۱۳۸ وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ

لیتے (اور پھر اس ڈھکوسلے کو) خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں یہ سب خدا پر افترا و بہتان ہے عنقریب خدا انکے افترا پردازی کی بہت جلد

الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا وَ

سزا دیگا۔ اور کفار یہ بھی کہتے ہیں کہ جو کچھ (وقت ذبح) ان جانوروں کے پیٹ میں ہے (زندہ) جنہیں ہم نے بتوں کے نام

إِن يَكُن مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ

پر چھوڑا اور زندہ پیدا ہو تو خاص ہمارے مردوں کے لیے حلال ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ مرا ہوا ہو تو

إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝۱۳۹ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ

سب اس میں شریک ہیں عنقریب ہی خدا ان کی اس بات بنانے کی سزا دیگا بیشک وہ حکمت والا بڑا واقف کار ہے۔ بیشک

سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى

جن لوگوں نے اپنی اولاد کو بے سمجھے بوجھے بے وقوفی سے مار ڈالا اور جو روزی خدا نے انہیں

لہ عرب کے ایام جاہلیت میں بڑے سرداروں کا دستور تھا کہ ان میں سے کسی کے ہاں سبب تنگی لڑکی پیدا ہوتی تو لوگ اس کی ہلاکت کرتے اور دو ڈھنگ سے جا کے مارے لے مار ڈالتا تھا یا زندہ درگور کر دیتا یا پجاریوں کے بہکانے سے بتوں کے آگے بھینٹ چڑھا دیتا اور اپنے خیال میں اسے بہت اچھا کام سمجھتا ہے۔

لہ خدا سے ہٹ کر بنے کے جانوروں نے کھیتی کر کے ٹھہرا رکھے تھے ایک آزاد جسے کوئی نہ کھاتا دوسرے وہ جن کی پیٹھ پر نہ سواری کرتے نہ بوجھ لادتے تیسرے وہ جو بتوں کے نام کے بھینٹ چڑھتے اور خدا کا نام نہ لیتے اور غرض یہ کہ ان سب حرمتوں کو خدا ہی کی طرف منسوب کرتے ۔۱۲

لہ بتوں کی نیاز کے جانوروں کو اگر زندہ بچہ ہوتا تو صرف مرد ہی اس کے مستحق ہوتے عورتیں محروم رہتیں مگر مردہ بچہ ہوتا تو مرد اور عورتوں کی مشترکت ہوتی کیا کرتے اور گویا اس کی اجازت تھی ۱۲۔۱۲

اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٤٠﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ

دی تھی اسے خدا پر افترا (بہتان) باندھ کے اپنے اوپر حرام کر ڈالا اور وہ سخت گھاٹے میں ہیں یہ یقیناً راہ حق سے بھٹک

اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ

گئے اور ہدایت پانے والے تھے بھی نہیں اور وہ تو وہی خدا ہے جس نے بہتر باغ پیدا کیے جن میں مختلف اقسام کے درخت

وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ

ہیں کچھ تو انگور کی طرح ٹٹیوں پر چڑھائے ہوئے اور کچھ ایسے پر چڑھائے ہوئے نہیں اور کھجور کے درخت اور کھیتی جسکے پھل طرح

مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ

میں مختلف قسموں کے ہیں اور زیتون اور انار بعض تو صورت رنگ مزے میں ملتے جلتے اور بعض ایسے نہیں (لوگو) جب

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ڮ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا

یہ چیزیں پھلیں تو ان کا پھل کھاؤ اور ان چیزوں کے کاٹنے کے دن خدا کا حق (زکوٰۃ) دے دو اور خبردار فضول خرچی

يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٤١﴾ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۭ

نہ کرو کیونکہ وہ (خدا) فضول خرچوں سے ہرگز الفت نہیں رکھتا اور چارپایوں میں سے کچھ تو بوجھ اٹھانے والے

كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ

بڑے بڑے اور کچھ زمین سے لگے ہوئے چھوٹے چھوٹے پیدا کیے خدا نے جو تمہیں روزی دی ہے اس میں سے کھاؤ

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٤٢﴾ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ

اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو کیونکہ وہ تو یقیناً تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے (خدا نے نر و مادہ ملا کر) آٹھ (قسم کے

اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ

جوڑے پیدا کیے ہیں بھیڑ سے نر و مادہ (دو) اور بکری سے نر و مادہ (دو) (اے رسول ان کافروں سے پوچھو تو

اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ

کہ خدا نے ان دونوں بھیڑ بکری کے دونوں نر کو حرام کر دیا ہے یا دونوں مادہ کو یا اس بچہ کو جو ان دونوں مادہ کے

الْاُنْثَيَيْنِ ۭ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٤٣﴾

پیٹ اندر لیے ہوئے ہیں اگر تم سچے ہو تو ذرا سمجھ کے مجھے بتاؤ اور اونٹ سے

ا‍ے اس سے زکوٰۃ واجبی مقصود نہیں ہے بلکہ مستحق صدقہ کیونکہ زکوٰۃ مدینہ میں واجب ہوئی ہے اور یہ آیت مکی ہے غرض مطلب یہ ہے کہ کاٹنے کے دن غریبوں کو جو حاضر ہوں بھی اس میں سے کچھ دیدو ۱۲

ا‍ے ثابت بن قیس نے ایک سال پانچ سو درخت خرما کے میوے خدا کی راہ میں دے دیئے تھے اور بال بچوں کے واسطے کچھ نہ چھوڑا اور تنگدست اور محتاج رہ گیا اسکی بابت خدا نے یہ آیت نازل کی ۱۲

ا‍ے ازواج سے معنی [illegible]

[illegible]

مطلب حاصل ۱۲

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ
(نر مادہ) دو اور گائے کے (نر مادہ) دو۔ (اے رسول) تم ان سے پوچھو کہ خدا نے ان دونوں (اونٹ گائے
حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ
کے نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادیوں کو یا اس بچہ کو جو دونوں مادیوں کے پیٹ اپنے اندر لیئے ہوئے
الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ
ہیں کیا جس وقت خدا نے تم کو اس کا حکم دیا تھا تم اس وقت موجود تھے پھر جو خدا پر جھوٹ بہتان باندھے
فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ
اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا تاکہ لوگوں کو بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے۔ خدا ہرگز
النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ١٤٤
ظالم قوم کو منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا۔ (اے رسول) تم کہو کہ میں تو جو
قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ
(قرآن) میرے پاس وحی کے طور پر آیا ہے اس میں کوئی چیز کسی کھانے والے پر جو اس کو کھائے
اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ
حرام نہیں پاتا جبکہ لے وہ مُردہ یا بہتا ہوا خون یا سور کا گوشت ہو تو بیشک یہ چیزیں ناپاک اور حرام
فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ
ہیں یا وہ جانور جنھا فرمانی (کا باعث) ہو کہ (وقت ذبح) خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ پھر جو شخص (ہر
غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ١٤٥ وَعَلَى
طرح) بے بس ہو جائے اور نافرمان و سرکش نہ ہو اور اس حالت میں کھائے تو البتہ تمہارا پروردگار بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور ہم نے
الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ
یہودیوں پر تمام ناخن دار جانور حرام کر دیئے تھے اور گائے اور بکری دونوں کی چربیاں بھی
وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ
ان پر حرام کر دی تھیں مگر جو چربی ان دونوں کی پیٹھ یا آنتوں پر

لے حرمت کا انحصار خاص ان چیزوں میں یا اس وجہ سے ہے کہ ان چیزوں کی حرمت شدید اور ان کے استعمال میں زیادہ گناہ ہے یا اس وجہ سے کہ یہاں خدا نے صرف چارپایوں سے جو چیزیں حرام ہیں ان کا ذکر کیا یا اول حرام چیزیں ... ۱۲

ظُهُورُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ

لگی ہو یا ہڈی سے ملی ہوئی ہو (وہ حلال تھی) یہ ہم نے ان کی سرکشی کی سزا دی تھی اور اس میں کچھ شک

بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿١٤٦﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ

ہی نہیں کہ ہم ضرور سچے ہیں (اے رسول) اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم (جواب میں) کہو کہ

ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٤٧﴾

(اگرچہ) تمہارا پروردگار بڑی وسیع رحمت والا ہے مگر اس کا عذاب گنہگاروں سے ٹلتا بھی نہیں۔ عنقریب

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ

مشرکین کہیں گے کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم لوگ شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ

اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۚ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ

ہم کسی چیز کو اپنے اوپر حرام ٹھہراتے اسی طرح باتیں بنا بنا کے جو لوگ ان سے پہلے ہو گذرے ہیں وہ بھی

مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ

جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ان لوگوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھ لیا۔ (اے رسول) تم کہو کہ کیا تمہارے پاس

فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ۖ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا

کوئی دلیل ہے (اگر ہے) تو ہمارے دکھانے کے واسطے اس کو نکالو (دلیل تو کیا پیش کرو گے) تم تو صرف اپنے

تَخْرُصُوْنَ ﴿١٤٨﴾ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ

خیال خام کی پیروی کرتے ہو اور صرف اٹکل سے باتیں کرتے ہو۔ (اے رسول) تم کہو کہ (اب تمہارے پاس کوئی دلیل

اَجْمَعِيْنَ ﴿١٤٩﴾ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ

نہیں) اور حکمت پہنچانے والی دلیل خدا ہی کے لئے خاص ہے پھر اگر وہ چاہتا تو تم سب کی ہدایت کرتا (اے رسول)

اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَ

تم کہو کہ (اچھا) اپنے گواہوں کو حاضر کرو جو یہ گواہی دیں کہ یہ چیزیں جنہیں تم حرام بتاتے ہو خدا ہی نے حرام کر دی ہیں

لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ

پھر اگر (بالفرض) وہ گواہی دے بھی دیں تو (اے رسول) کہیں تم ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا

ملے کفار کو جب مسلمانوں سے مباحثہ مناظرہ میں ہار ملنا پڑا تو کہتے تو مشیت خدا کی بحث نکال کر کی کرتے۔ اور کہتے کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم کفر کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا [illegible] ان کا مطلب یہ تھا کہ وہ مرضی اور مشیت میں فرق نہیں کرتے تھے۔ اس قول کو خدا نے صاف لفظوں میں بیان کر دیا [illegible] [illegible] اور مشیت [illegible] اور اس میں شک نہیں [illegible] مگر خدا نے یہ چاہا ہی نہیں [illegible] بندوں کے افعال سے اس کی مشیت متعلق نہیں ہوتی [illegible] کی مشیت متعلق ہے

مرضی اور مشیت میں فرق

لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿١٥٠﴾ قُلْ

اور آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور (دوسروں) کو اپنے پروردگار کا ہمسر بناتے ہیں ۔ انکی نفسانی خواہشوں پر نہ چلنا ۔ (اے

تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا

رسول) تم ان سے کہو کہ (لوگو) آؤ میں تمہیں وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے پروردگار نے تم پر حرام کی ہیں (ان کی نسبت اس نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے) کہ کسی چیز کو خدا کا

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ

شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو نہ مار ڈالنا (کیونکہ) ان کو

نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ

اور (خود) تم کو رزق دینے والے تو ہم ہیں اور بدکاریوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ

مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا

کسی جان والے کو جس کے قتل کو خدا نے حرام کیا ہے نہ مار ڈالنا مگر (کسی) حق کے عوض میں

بِالْحَقِّ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١٥١﴾ وَلَا

یہ وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تم لوگ سمجھو ۔ اور یتیم کے مال کے

تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ

قریب بھی نہ جاؤ لیکن اس طریقے پر کہ (اس کے حق میں) بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی

أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ

کی حد کو پہنچ جائے ۔ اور انصاف کے ساتھ ناپ اور تول پوری کیا کرو ۔ ہم کسی شخص کو اس کی طاقت

نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا

سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتے ۔ اور جب (کسی کی نسبت) کوئی بات کہو تو انصاف سے ۔ اگرچہ وہ (تمہارا) رشتہ

قُرْبَىٰ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ

(خلاف) کہو تمہارا عزیز ہی (کیوں نہ) ہو ۔ اور خدا کے عہد (و پیمان) کو پورا کرو ۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے

تَذَكَّرُونَ ﴿١٥٢﴾ وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ

تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تم عبرت حاصل کرو ۔ اور یہ (بھی) سمجھ لو کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے تو

لے ایک حدیث میں ہے کہ ظاہر سے مقصود باپ کی اطاعت سے نکل کرتا ہے اور پوشیدہ سے زنا ۱۲۔ ع۲ جب یہ آیت نازل ہوئی تو بعض اصحاب نے حضرت رسول سے عرض کی کہ جیسے لئے پورے طور پر تولنے میں ایک بال کا بھی فرق نہ ہو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی لا نکلف نفسا الا وسعہا اور اسی وجہ سے شریعت نے یہ بتایا ہے کہ خریدار قصد کرے کہ میں دام زیادہ دوں اور چیز کم لوں اور بیچنے والا یہ قصد کرے کہ میں دام کم لوں اور چیز زیادہ دوں کیونکہ جب یہ قصد کریں گے تو پورا ہی کو ترجیح کا مطلب ادا ہوگا ہے کہ اس کا اثر ہوتا ہے ۔ ع۳ یہ جو بے انصافی کی زبان سے کوئی زبان بہتر ہے

زبان بریدہ بکنجے نشستہ صم بکم
بہ از کسی کہ نباشد زبانش اندر حکم

ع۴ خدا کا سیدھا راستہ قرآن ہے جس کو اس نے اپنے پیارے اور سچے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی تمام خلق کو بتا دیا کہ تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی ولن یفترقا حتی یردا علی الحوض میں تم لوگوں میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں قرآن اور اہل بیت ... جب تک تم ان سے تمسک رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے ... اہل بیت ... ہر شخص ... کو دیکھنا چاہئے اور غور کرے کہ وہ قرآن اور اہل بیت کے اقوال، اعمال، افعال پر عمل کرتا ہے یا نہیں۔ اگر کرتا ہے تو ہرگز گمراہ نہیں ہے اور سیدھا مستقیم ہے ۱۲۔۱۳۔۱۲۔۱۳

وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ

اسی پر چلے جاؤ اور دوسرے رستوں پر نہ چلو کہ وہ تم کو خدا کے راستے سے (بھٹکا کر) تتر بتر کر دیں گے یہ وہ

وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

باتیں ہیں جن کا خدا نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔ پھر ہم نے جو نیکی کرے اس پر اپنی نعمت

تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى

پوری کرنے کے واسطے موسیٰ کو کتاب (تورات) عطا فرمائی اور اس میں ہر چیز کی تفصیل (بیان کر دی) اور

وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٤﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ

(لوگوں کے لئے اُسے سرتاپا) ہدایت و رحمت ہے تاکہ وہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہونے کا یقین کریں

اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٥٥﴾

اور یہ کتاب (قرآن) جس کو ہم نے (اب) نازل کیا ہے برکت والی کتاب ہے تو تم لوگ اسی کی پیروی کرو اور (خدا سے)

اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ

ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (اور اے مشرکین یہ کتاب ہم نے اس لئے نازل کی ہے کہ تم یوں نہ کہو کہ ہم سے

قَبْلِنَا ۪ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿١٥٦﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا

پہلے کتاب خدا تو صرف دو ہی گروہوں (یہود و نصاریٰ) پر نازل ہوئی تھی اور ہم ان کے پڑھنے

لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ

پڑھانے سے (معذور اور) بے خبر تھے۔ یا (یہ نہ) کہو کہ اگر ہم پر کتاب (خدا) نازل ہوتی تو ہم ان لوگوں سے کہیں

جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ

بڑھ کر راہ راست پر ہوتے تو (دیکھو) اب تو یقیناً تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس ایک

اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِي

روشن دلیل (کتاب خدا) اور ہدایت اور رحمت آ چکی ہے تو جو شخص خدا کی آیات کو جھٹلائے اور

الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا

ان سے منہ پھیرے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا۔ جو لوگ ہماری آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں

كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿١٥٧﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ

ہم ان کو منہ پھیرنے کے بدلے میں عنقریب بڑے عذاب کی سزا دیں گے (اے رسول) کیا یہ لوگ صرف

الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ

اسی کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تمہارا پروردگار خود (تمہارے پاس) آئے یا تمہارے پروردگار کی

يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا

کچھ نشانیاں آجائیں (تاکہ ان کو سمجھایا جائے) حالانکہ جس دن تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں آجائیں گی تو

لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا

جو شخص پہلے سے ایمان نہیں لایا ہوگا یا اپنے مومن ہونے کی حالت میں کوئی نیک کام نہیں کیا ہوگا تو اب

خَيْرًا قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿١٥٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اس کا ایمان لانا اس کو کچھ بھی مفید نہ ہوگا (اے رسول) تم ان سے کہہ دو کہ (اچھا) ابھی سہی تم بھی انتظار کرو ہم بھی یقیناً

فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ط

انتظار کرتے ہیں۔ بےشک جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور کئی فرقے بن گئے تمہیں ان سے کچھ سروکار نہیں

اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا

ان کا معاملہ تو صرف خدا کے حوالے ہے پھر جو کچھ وہ (دنیا میں نیک یا بد) کیا کرتے تھے وہ ان کو بتائے گا۔

يَفْعَلُوْنَ ﴿١٥٩﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا

(اس کی رحمت تو دیکھو) جو شخص نیکی کرے گا تو اس کو اس کا دس گنا ثواب ملے گا اور جو شخص بدی کرے گا

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ

تو اس کی سزا اس کو بس اتنی ہی دی جائے گی اور وہ لوگ (کسی طرح) ستائے نہ جائیں گے۔ (اے رسول)

لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦٠﴾ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ

تم ان سے کہو کہ مجھے تو میرے پروردگار نے سیدھی راہ یعنی ایک مضبوط دین ابراہیم کے مذہب کی

مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا

ہدایت فرمائی ہے جو باطل سے کترا کے چلتے تھے اور مشرکین سے نہ تھے۔

كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٦١﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ

اے رسولؐ تم (ان لوگوں سے) کہدو کہ میری نماز میری عبادت میرا جینا میرا مرنا سب

وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيْكَ

خدا ہی کے لیئے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں

لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٦٣﴾ قُلْ

اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے اسلام لانیوالا ہوں (اے رسولؐ) تم پوچھو

اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۭ وَلَا

تو کیا میں خدا کے سوا کسی اور کو پروردگار تلاش کروں حالانکہ وہ تمام چیزوں کا مالک ہے۔ اور جو

تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

شخص کوئی برا کام کرتا ہے اس کا وبال اسی پر ہے۔ اور کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ

وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ

نہیں اٹھانے کا پھر تم سب کو اپنے پروردگار کے حضور میں لوٹ کر جانا ہے۔ تب تو تم لوگ

بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٦٤﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ

جن باتوں میں باہم جھگڑتے تھے وہ سب تمہیں بتا دیگا۔ اور وہی تو وہ خدا ہے جس نے تمہیں

خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

زمین میں (اپنا) نائب بنایا اور تم میں سے بعض کے بعض پر درجے بلند کئے تاکہ

دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ

جو نعمت تمہیں دی ہے اسی میں تمہارا امتحان کرے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا

سَرِيْعُ الْعِقَابِ ڮ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٥﴾

پروردگار بہت جلد عذاب کرنے والا ہے اور اسمیں بھی شک نہیں کہ وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے

آیاتہا ٢٠٦ (٧) سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ (٣٩) رکوعاتہا ٢٤

سورۂ اعراف آیہ و اسئلهم کے سوا مکہ میں نازل ہوا اور اس میں دو سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

المص ۝ كِتَابٌ أُنزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُن فِي صَدْرِكَ

المص۔ لے (اے رسول) یہ کتاب خدا (قرآن) تم پر اس غرض سے نازل کی گئی ہے تاکہ تم اس کے ذریعہ

حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنذِرَ بِهِ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝

سے (لوگوں کو عذاب خدا سے) ڈراؤ اور ایمانداروں کے لیے نصیحت کے باعث ہو پس تمہارے دل میں اس کی

اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن

وجہ سے کوئی تنگی نہ پیدا ہو۔ (لوگو) جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور

دُونِهِ أَوْلِيَاءَ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝ وَكَم مِّن

اس کے سوا دوسرے (فرضی) سرپرستوں (معبودوں) کی پیروی مت کرو تم لوگ بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے

قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا أَوْ هُمْ

ہو۔ اور کیا (تمہیں خبر نہیں کہ) ایسی بہتیری بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر ڈالا تو ہمارا عذاب (ایسے وقت)

قَائِلُونَ ۝ فَمَا كَانَ دَعْوَاهُمْ إِذْ جَاءَهُم بَأْسُنَا

آ پہنچا کہ وہ لوگ رات کو گہری نیند سو رہے تھے یا دن کو قیلولہ (دوپہر کو آرام) کر رہے تھے۔ تب جب ہمارا

إِلَّا أَن قَالُوا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ

عذاب ان پر آ پڑا تو ان سے سوائے اس کے اور کچھ کہتے نہ بن پڑا کہ ہم بیشک ظالم تھے۔ پھر ہم تو ضرور ان لوگوں سے جن کی طرف

أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ ۝

پیغمبر بھیجے گئے تھے (ہر چیز کا) سوال کریں گے اور خود پیغمبروں سے بھی ضرور پوچھیں گے پھر

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِم بِعِلْمٍ وَمَا كُنَّا غَائِبِينَ ۝ وَالْوَزْنُ

ہم ان سے حقیقت حال خوب سمجھ بوجھ کے (ذرا ذرا) دہرائیں گے اور ہم کچھ غائب تو تھے نہیں اور

يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ

اس دن (اعمال کا) تولا جانا لے بالکل ٹھیک ہے۔ پھر تو جن کے (نیک اعمال کے)

لے ایک حدیث میں ہے کہ اس کے معنی انا اللہ المقتدر الصادق کے ہیں۔ یعنی میں سچا قادر خدا ہوں۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ بنی امیہ میں سے ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ المص سے خدا کی کیا مراد ہے اور اس سے لوگوں کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا [illegible]

لے اعمال کے تولے جانے کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ جس طرح کوئی شخص کسی چیز کو ترازو میں تول کر دیتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اس دن عدل و انصاف کے ساتھ حکم دے گا کہ اس میں ذرا سی کمی زیادتی نہ ہو گی اسی وجہ سے جب کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا اعمال تولے جائیں گے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اعمال اجسام نہیں ہیں جو تولے جائیں گے علاوہ تولنے کی ضرورت تو اس کو ہوتی ہے جو اس کی کمی و بیشی کو نہ جانتا ہو اور خدا پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ اس نے پوچھا کہ پھر فاما من ثقلت موازینہ کے کیا معنی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ جس کے نیک اعمال غالب ہوں۔

هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ

پلے بھاری ہوں گے تو وہی لوگ فائز المرام ہوں گے۔ اور جن کے (نیک اعمال کے) پلے ہلکے ہوں گے تو یہی

الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ ۝

لوگ ہیں جنہوں نے ہماری آیات سے نافرمانی کرنے کی وجہ سے یقیناً اپنا آپ نقصان کیا۔ اور (اے بنی آدم)

وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا

ہم نے تو یقیناً تم کو زمین میں قدرت و اقتدار دیا۔ اور اس میں تمہارے لئے اسباب زندگی

مَعَايِشَ ۗ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ

مہیا کئے۔ (مگر) تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔ حالانکہ اس میں تو شک ہی نہیں کہ ہم نے تم (یعنی تمہارے باپ آدم)

ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ

کو پیدا کیا پھر تمہاری صورتیں بنائیں پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم سب آدم کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ لَمْ يَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ۝

تو سب کے سب جھک پڑے مگر شیطان کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں (شامل) نہ ہوا۔ خدا نے

قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ ۖ قَالَ أَنَا

(شیطان سے) فرمایا جب میں نے تجھے حکم دیا تو پھر تجھے سجدہ کرنے سے کس نے روکا؟ کہنے لگا میں اس

خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ

سے افضل ہوں۔ (کیونکہ) تو نے مجھے آگ (جیسے لطیف عنصر) سے پیدا کیا اور اسے مٹی (جیسی کثیف عنصر)

طِينٍ ۝ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ

سے پیدا کیا۔ خدا نے فرمایا (تجھ کو یہ غرور ہے) تو بہشت سے نیچے اتر جا کیونکہ تیری یہ مجال نہیں کہ تو یہاں

فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ ۝ قَالَ أَنْظِرْنِي

رہ کر غرور کرے تو یہاں سے (باہر) نکل بیشک تو ذلیل لوگوں میں ہے۔ کہنے لگا تو (خیر) مجھے اس دن

إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۝

تک کی مہلت دے جس دن ساری خدائی کے لوگ (دوبارہ جلا کر) اٹھا کھڑے کئے جائیں گے

ع

لے شیطان نے ایک عنصر کو دوسرے عنصر پر قیاس کرنے میں غلطی کی اور غلطی کی وجہ یہ ہے کہ اس نے صرف خلقت مادی کا خیال کیا اور عنصر کو ذرا بھی لحاظ نہ کیا۔ حالانکہ اس کو سب سے پہلے خلقت فاعلی کا لحاظ کرنا تھا کہ خدا نے ذاتِ خلقت پیدا کی ہیں نے اپنے دست قدرت سے بنایا ہے۔ اسکے بعد اس کو خلقت غائی پر غور کرنا تھا کہ خدا نے فرمایا تھا انی جاعل فی الارض خلیفہ کہ اس کو اپنا جانشین زمین میں بنانے والا ہوں۔ جس کو خدا نے بنایا ہو اور اپنا جانشین قرار دیا ہو اس سے بہتر دوسرا کون ہو سکتا ہے غرض شیطان ان دونوں کو دیکھتا اور غور کرتا تو ہرگز ایسی فاش غلطی میں نہ پڑتا اور ہمیشہ کے لئے راندہ درگاہ نہ ہوتا۔ علاوہ خود مادہ کے بارے میں بھی اس نے غلطی کی کیونکہ چند اعتبارات سے آگ سے خاک بہتر ہے۔ ایک تو آگ فانی ہے اور خاک باقی ہے کیونکہ جو چیز آگ میں رکھو جل جاتی ہے لیکن خاک میں باقی رہتی ہے۔ دوسرا آگ سرکش ہے اور خاک متواضع۔ تیسرے خاک نقوش کو قبول کرتی ہے اور آگ منتشر ہوتی ہے۔ علی ہذا القیاس اس خاص شیطان سے ہر طرح غلطی ہوئی اور اس غلطی میں سب سے پہلے جھگڑے اور قیاس کی بنیاد قائم کر گیا۔

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ

فرمایا (اچھا منظور، تجھے ضرور مہلت دی گئی) کہنے لگا چونکہ تو نے میری راہ ماری تو میں بھی تیری سیدھی

الْمُسْتَقِيْمَ ۝١٦ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ

راہ پر بنی آدم کے (گمراہ کرنے کے لئے) تاک میں بیٹھوں تو سہی پھر ان کے آگے سے اور ان کے

خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ۭ وَلَا تَجِدُ

پیچھے سے اور ان کے داہنے سے اور ان کے بائیں سے (غرض ہر طرف سے) ان پر آپڑونگا (اور انکو بہکاؤنگا)

اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝١٧ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا

اور تو ان میں سے بہتیروں کو شکرگزار نہیں پائیگا۔ خدا نے فرمایا یہاں سے بُرے حال میں راندہ ہو کر (اور

لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝١٨

نکل جا اور اُن لوگوں میں سے جو تیرا کہا مانے گا تو میں یقیناً تم (اور ان) سب سے جہنم کو بھروں گا۔

وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ

اور (آدم سے کہا) اے آدم! تم اور تمہاری بیوی (دونوں) بہشت میں رہا سہا کرو اور جہاں

شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ

سے چاہو کھاؤ (پیو) مگر (خبردار) اس درخت کے قریب جانا ورنہ تم اپنا آپ نقصان کرو

الظّٰلِمِيْنَ ۝١٩ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ

گے۔ پھر شیطان نے ان دونوں کو وسوسہ دلایا تاکہ (نافرمانی کی وجہ سے) ان کی ستر کی چیزیں

لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا

جو ان (کی نظر) سے بہشتی لباس کی وجہ سے پوشیدہ تھیں کھول ڈالے کہنے لگا کہ تمہارے پروردگار نے

رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ

تم دونوں کو اس درخت (کے پھل کھانے) سے صرف اس لیئے منع کیا ہے کہ (مبادا) تم دونوں

تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝٢٠ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا

فرشتے بن جاؤ یا ہمیشہ (زندہ) رہ جاؤ۔ اور ان دونوں کے سامنے قسمیں کھائیں کہ میں یقیناً تمہارا

ل آخرت کی باتیں یعنی بہکاؤں گا کہ بہشت دوزخ حساب وغیرہ امور کوئی چیز نہیں۔ ٣ کله دنیا کی زندگی اور کو تمہارے سامنے آراستہ کرکے دکھاؤں گا۔ ٣ که یعنی ان کے اعمال نیک کی طرف سے بہکاؤں گا ...

لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا

خیر خواہ ہوں غرض دھوکے سے ان دونوں کو اس (درخت کے کھانے) کی طرف مائل کیا غرض جونہی ان دونوں نے

الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا

(اس) درخت (کے پھل) کو چکھا کہ بہشتی لباس گر گیا اور سمجھ پیدا ہوئی اور ان پر انکی شرمگاہیں ظاہر ہو گئیں اور

مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۖ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا

بہشت کے پتے (توڑ جوڑ کر) اپنے اوپر ڈھانپنے لگے تب انکے پروردگار نے ان کو آواز دی کہ کیوں

عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ

میں نے تم دونوں کو اس درخت کے پاس (جانے) سے منع نہیں کیا تھا اور (کیا) یہ نہ جتا دیا تھا کہ

لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ

شیطان تمہارا یقینی کھلا ہوا دشمن ہے۔ یہ دونوں عرض کرنے لگے اے ہمارے پالنے والے ہم نے

لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

اپنا آپ نقصان کیا اور اگر تو ہمیں معاف نہ فرمائے گا اور ہم پر رحم نہ کریگا تو ہم بالکل گھاٹے ہی گھاٹے میں

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ

رہیں گے حکم ہوا تم (میاں بیوی، شیطان) سب کے سب بہشت سے نیچے اترو تم میں سے ایک کا

مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا

ایک دشمن ہے اور ایک (خاص) وقت تک تمہارا زمین میں ٹھہرنا (ٹھکانا) اور زندگی کا سامان ہے خدا نے

تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۝ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا

(یہ بھی) فرمایا کہ تم زمین میں زندگی بسر کرو گے اسی میں مرو گے اور اسی میں سے (پھر دوبارہ) تم (زندہ کرکے) نکالے

عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى

جاؤ گے۔ اے آدم کی اولاد ہم نے تمہارے لئے پوشاک نازل کی تو تمہارے ستر کو چھپاتی ہے اور زینت

ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝

کے کپڑے اور اس کے علاوہ پرہیزگاری کا لباس ہے اور یہ سب لباسوں سے بہتر ہے یہ (لباس) بھی

[illegible]

ف۲ اس سے کوئی خاص
کپڑا مقصود نہیں معلوم ہوتا
بلکہ باطنی صفت اور لفظ
لباس استعارۃً ہے کیونکہ
جس طرح ظاہری لباس
کسی قدر جسمانی عیوب کو
چھپاتا ہے اسی طرح پرہیز
گاری سے انسان کے عیوب
اور بد اخلاقیاں گم ہوتی
ہیں اسی وجہ سے ایک
حدیث میں ہے کہ لباس
سے مراد وہ کپڑے ہیں
جو تم پہنتے ہو اور ریش
سے مال و متاع اور
لباس تقویٰ سے عفت
کیونکہ صاحب عفت
کا ستر ظاہر نہیں ہوتا
اگرچہ برہنہ ہو اور بدکار
کا ستر ظاہر ہو جاتا ہے
اگرچہ وہ کپڑے بھی
پہنے ہو ۱۲۰۱۳۰

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ
خدا کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ نصیحت و عبرت حاصل کریں۔ اے اولاد آدم (ہوشیار رہو) کہیں
مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ
تمہیں شیطان بہکا نہ دے جس طرح اُس نے تمہارے ماں باپ (آدم و حوا) کو بہشت سے نکلوا چھوڑا اسی نے ان
اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا
دونوں سے بہشتی پوشاک اتروائی تاکہ اُن کو دونوں کی شرمگاہیں کھول دے۔ وہ اور اس کا کنبہ ضرور تمہیں اس طرح دیکھتا
الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۲۷ وَاِذَا فَعَلُوْا
رہتا ہے کہ تم انہیں نہیں دیکھ سکتے ہم نے شیطانوں کو انہیں لوگوں کا رفیق قرار دیا ہے جو ایمان نہیں رکھتے۔ اور وہ لوگ جب کوئی
فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ
برا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اسی طریقہ پر اپنے باپ دادوں کو پایا اور خدا نے (بھی) ہم کو یہی حکم دیا ہے۔
قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
(اے رسول) تم صاف کہہ دو کہ خدا برے کام کا حکم نہیں دیتا بھلا تم لوگ خدا پر (افترا کر کے) وہ باتیں
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۲۸ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۟ وَاَقِيْمُوْا
کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ میرے پروردگار نے تو انصاف کا حکم دیا ہے اور یہ بھی فرما
وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ
ہے کہ ہر نماز کے وقت اپنے منہ (قبلے کی طرف) سیدھے کر لیا کرو اور اس کے لیے نری کھری عبادت کرکے
لَهُ الدِّيْنَ ۬ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝۲۹ فَرِيْقًا هَدٰى وَ
اسے پکارو جس طرح اس نے تمہیں شروع (شروع) میں پیدا کیا تھا اسی طرح پھر (دوبارہ) زندہ کیے جاؤ گے ایک
فَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ
فریق کو ہدایت کی اور ایک گروہ کے سر پر گمراہی سوار ہو گئی۔ ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝۳۰
سرپرست بنا لیا۔ اور باوجود اس کے گمان کرتے ہیں کہ وہ راہ راست پر ہیں۔ اے اولاد آدم!

لے اسلام کے قبل
عرب کے لوگ اس
خیال سے کہ جن کپڑوں
میں ہم نے گناہ کیے
ہیں ان میں طواف
مناسب نہیں۔ مرد
ننگے ہو کر اور عورتیں
چمڑے کی ایک لنگی
باندھ کر طواف کرتیں
چنانچہ جاہلیت کی
ایک عورت کے شعر
کا ترجمہ ہے
آج کچھ یا کل پردہ
فاش ہو جاتا ہے
جو چھپا رہتا ہے
میں حلال نہیں جانتی
اور اس طواف کو نیکی
نہیں بلکہ مقصود
ہے کہ ہم اعمال
کر طواف کرتے ہیں
غرض جب اسلام آیا
اور اس کی روک تھام
ہوئی تو کہنے لگے کہ
ہمارے باپ دادا یونہی
کرتے آئے ہیں اور
خدا نے یہی حکم دیا ہے
اس کے جواب میں
یہ آیت نازل ہوئی۔
۱۲-۱۳-۱۳-۱۳-۱۳

يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِيۡنَتَكُمۡ عِنۡدَ كُلِّ مَسۡجِدٍ وَّكُلُوۡا

ہر نماز کے وقت[1] بن سنور کے مسجد جایا کرو۔ اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو۔

وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡرِفِيۡنَ ۝

(کیونکہ) خدا فضول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (اے رسولؐ) ان

قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ زِيۡنَةَ اللّٰهِ الَّتِىۡۤ اَخۡرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ

سے اپوچھو تو کہ جو زینت (کے ساز و سامان) اور کھانے کی (صاف ستھری) چیزیں خدا نے اپنے

الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزۡقِ ؕ قُلۡ هِىَ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فِى

بندوں کے واسطے پیدا کی ہیں کس نے حرام کر دیں۔ تم خود کہہ دو کہ یہ سب پاکیزہ چیزیں قیامت

الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا خَالِصَةً يَّوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ

کے دن ان لوگوں[2] کے لئے خاص ہیں جو دنیا کی (ذرا سی) زندگی میں ایمان لائے تھے ہم یوں اپنی

نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ۝ قُلۡ اِنَّمَا حَرَّمَ

آیتیں سمجھدار لوگوں کے واسطے تفصیل وار بیان کرتے ہیں۔ (اے رسولؐ) تم (صاف) کہہ دو کہ ہمارے

رَبِّىَ الۡفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَمَا بَطَنَ وَالۡاِثۡمَ

پروردگار نے تو تمام بدکاریوں کو خواہ ظاہری ہوں یا باطنی اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے کو

وَالۡبَغۡىَ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ وَاَنۡ تُشۡرِكُوۡا بِاللّٰهِ مَا لَمۡ

حرام کیا ہے اور اس بات کو کہ تم کسی کو خدا کا شریک بناؤ جس کی اس نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی

يُنَزِّلۡ بِهٖ سُلۡطٰنًا وَّاَنۡ تَقُوۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا

اور یہ بھی کہ بے سمجھے بوجھے خدا پر بہتان[3] باندھو اور ہر گروہ (کے ناپید ہونے) کا

تَعۡلَمُوۡنَ ۝ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ

ایک خاص وقت ہے۔ پھر جب ان کا وقت آ پہنچتا ہے تو نہ ایک گھڑی

اَجَلُهُمۡ لَا يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَةً وَّلَا يَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ۝

پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔

ع

[1] امام حسنؑ جب نماز کے واسطے آمادہ ہوتے تو بہت نفیس پوشاک پہنتے سبب دریافت کیا گیا تو فرماتے کہ خدا جمیل ہے جمال کو دوست رکھتا ہے اس لیے میں اپنے پروردگار کے واسطے زینت کرتا ہوں۔ اور اس آیت کی تلاوت فرماتے۔ خذوا زینتکم عند کل مسجد

[2] شب معراج جب حضرت رسولؐ کو دنیا اور اہل دنیا … کا حکم ہوا … دو کون … بہت کھانے بہت پینے بہت ہنسنے … ۱۲

[3] اسی وجہ سے حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا … سے بچو کیونکہ اس میں … ۱۲

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ

اے اولادِ آدم جب تم میں سے (ہمارے) پیغمبر تمہارے پاس آئیں اور تم سے ہمارے احکام بیان

عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

کریں تو (ان کی اطاعت کرنا کیونکہ) جو شخص پرہیزگاری اور نیک کام کرے گا تو ایسے لوگوں کو نہ

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ

تو (قیامت میں) کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہوں گے اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان

اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا

سے سرتابی کر بیٹھے وہی لوگ جہنمی ہیں کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

خٰلِدُوْنَ ۝ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

تو جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے اس سے بڑھ کر

اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ

ظالم اور کون ہوگا۔ پھر تو وہ لوگ ہیں جنہیں ان (کی تقدیر) کا لکھا حصہ

الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا

(رزق وغیرہ) ملتا رہے گا یہاں تک کہ جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ان کے پاس (آ کر) ان کی قبض روح

اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا

کریں گے تو ان سے پوچھیں گے کہ جنہیں تم خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اب وہ کہاں ہیں۔ تو وہ (کفار) جواب

عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ

دیں گے کہ وہ سب تو ہمیں چھوڑ کر چمپت ہو گئے اور اپنے خلاف آپ گواہی دیں گے کہ وہ بیشک کافر تھے

ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ

تب خدا ان سے فرمائے گا کہ جو لوگ جن و انس تم سے پہلے چل بسے ہیں انہی میں مل جل کر تم بھی

الْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا

جہنم میں داخل ہو جاؤ۔ اور اہل جہنم کا یہ حال ہوگا کہ جب ایک گروہ داخل ہوگا تو اپنے ساتھی دوسرے

حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ

گروہ پر لعنت کرے گا یہاں تک کہ جب سب کے سب اس میں جمع ہو جائیں گے تو پچھلی جماعت اپنے سے

رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ

پہلی جماعت کے واسطے بددعا کریگی کہ پروردگار انہی لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا تو انہیں جہنم کا دوگنا عذاب فرما۔ پھر خدا

قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَقَالَتْ

فرمائے گا کہ ہر ایک کے واسطے دوگنا عذاب ہے لیکن (تم پر تفصیل) تم جانتے نہیں۔ اور ان میں سے پہلی جماعت

اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ

پچھلی جماعت کی طرف مخاطب ہو کر کہے گی کہ اب تم کو ہم پر کوئی فضیلت نہ رہی پس (ہماری طرح) تم بھی اپنے کرتوت

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

کی بدولت عذاب (کے مزے) چکھو۔ بیشک جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے سرتابی کی

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ

نہ اُنکے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ بہشت میں داخل ہونے پائیں گے یہاں تک

السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ

کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے ہو کر نکل جائے (یعنی جس طرح یہ محال ہے اسی طرح انکا بہشت میں داخل ہونا

الْخِيَاطِ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ

محال ہے) اور ہم مجرموں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ انکے لئے جہنم (کی آگ) کا بچھونا ہوگا اور ان کے

مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝

اوپر سے (آگ ہی کا) اوڑھنا بھی اور ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے ایمان قبول

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا

کیا اور اچھے اچھے کام کئے اور ہم کسی شخص کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف دیتے

وُسْعَهَآ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

ہی نہیں یہی لوگ جنتی ہیں کہ وہ ہمیشہ جنت ہی میں رہا (سہا) کریں گے۔

جہنم میں گمراہ گنہگاروں کا مناظرہ

لے اگلے لوگوں پر دوگنا عذاب اس وجہ سے ہو گا کہ ان لوگوں نے ایک تو گناہ کیا، دوسرے نمونہ قائم کر کے دوسروں کو بہکایا۔ اور پچھلوں پر اس وجہ سے کہ ایک تو گناہ کیا اور ان لوگوں کے انجام اور سزاؤں سے جو قصے ہوئے نہ عبرت حاصل کی۔ ۳۸ لے یعنی جس طرح مومنوں کے اعمال اور ان کی دعاؤں کے واسطے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اسی طرح انکے واسطے نہیں کھلتے بلکہ لوٹا دیئے جاتے ہیں۔ ۴۰ سے مطلب یہ ہے کہ جس طرح محال ہے کہ اونٹ گھٹے اور سوئی کا ناکہ بڑھے اور پھر اونٹ ناکہ میں سما جائے اسی طرح کفار کا بہشت میں جانا بھی محال ہے۔ ۱۲-۱۳-۴۰

خدا کی تکلیف طاقت سے باہر نہیں ہوتی

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ

اور ان لوگوں کے دل میں جو کچھ (بغض و کینہ) ہوگا وہ سب ہم نکال (باہر کر) دینگے انکے محلوں کے نیچے

الْأَنْهَارُ ۖ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا

نہریں جاری ہونگی۔ اور کہتے ہونگے شکر ہے اس خدا کا جس نے ہمیں اس (منزل مقصود) تک پہنچایا

كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ ۖ لَقَدْ جَاءَتْ

دیا۔ اور اگر خدا ہمیں یہاں نہ پہنچاتا تو ہم کسی طرح یہاں تک نہ پہنچ سکتے۔ بیشک ہمارے

رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۖ وَنُودُوا أَن تِلْكُمُ الْجَنَّةُ

پروردگار کے پیغمبر دین حق لے کر آئے تھے اور ان لوگوں سے پکار کر کہہ دیا جائے گا کہ یہ وہ

أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ وَنَادَىٰ

بہشت ہے جسکے تم اپنی کارگزاریوں کی جزا میں وارث (مالک) بنائے گئے ہو۔ اور جنتی لوگ جہنم

أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَن قَدْ وَجَدْنَا

والوں سے پکار کر کہیں گے کہ جو وعدہ ہمارے پروردگار نے ہم سے کیا تھا ہم نے تو اسے سچا پالیا۔ تو

مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدتُّم مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ

کیا تم نے بھی جو تم سے تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا ٹھیک پایا (یا نہیں) اہل جہنم کہیں گے کہ ہاں

حَقًّا ۖ قَالُوا نَعَمْ ۚ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ

(پایا) تب ایک منادی[1] ان کے درمیان ندا کرے گا کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔

اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ۝ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن

جو خدا کی راہ سے لوگوں کو روکتے تھے۔ اور اس میں (خواہ مخواہ) کجی پیدا کرنا چاہتے تھے

سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُم بِالْآخِرَةِ

اور وہ روز آخرت سے انکار کرتے تھے۔ اور بہشت و دوزخ کے درمیان

كَافِرُونَ ۝ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ

ایک حد فاصل ہے۔ اور اعراف[2] پر کچھ لوگ ہوں گے

[1] [illegible] ... اہل سنت کے ایک زبردست عالم ہیں روایت کی ہے کہ اس آیت میں اعراف سے مراد ... [illegible]

يَعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰىهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ

جو ہر شخص کو (خواہ بہشتی ہو یا جہنمی) ان کی پیشانی سے پہچان لیں گے۔ اور وہ جنت والوں کو آواز دیں گے

اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۟ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ۝۴۶ وَ

کہ تم پر سلام ہو۔ یہ (اعراف والے) لوگ ابھی داخل جنت نہیں ہوئے ہیں مگر وہ تمنا ضرور رکھتے ہیں۔ اور

اِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا

جب ان کی نگاہیں پلٹ کر جہنمی لوگوں کی طرف جا پڑیں گی (تو ان کی خراب حالت دیکھ کر (خدا سے

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۴۷ وَنَادٰٓى

عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار ہمیں ظالم لوگوں کا ساتھی نہ بنانا۔ اور اعراف والے پکار

اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰىهُمْ قَالُوْا

(جہنمی) لوگوں کو جنہیں (ان کا چہرہ دیکھ کر) پہچان لیں گے آواز دیں گے اور کہیں گے اب نہ تو تمہاری جماعت

مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۴۸

ہی تمہارے کام آئی اور نہ ہی تمہاری شیخی بازی ہی سودمند ہوئی (جو تم دنیا میں) کیا کرتے تھے۔

اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۭ

کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کی نسبت تم قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ان پر خدا (اپنی) رحمت نہ کرے گا۔

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝۴۹

(دیکھو آج وہی لوگ ہیں جن سے کہا گیا کہ بے تکلف) بہشت میں چلے جاؤ تم پر کوئی خوف نہیں اور نہ تم

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا

کسی طرح آزردہ خاطر ہو گے اور دوزخ والے اہل بہشت کو (بہ لجاجت) آواز دیں گے کہ ہم پر تھوڑا سا

عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۭ قَالُوْٓا اِنَّ

پانی ہی انڈیل دو یا جو نعمتیں (خدا نے تمہیں دی ہیں ان میں سے کچھ دے ڈالو تو اہل بہشت جواب میں

اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۵۰ الَّذِيْنَ

کہیں گے کہ خدا نے تو جنت کا کھانا پانی کافروں پر قطعی حرام کر دیا ہے جن لوگوں

جنتی دوزخوں کی تمنا

اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ

نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا لیا تھا اور دُنیا کی (چند روزہ) زندگی نے انکو فریب دیا تھا تو ہم بھی آج

الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ

(قیامت میں) انہیں (قصداً) بھول جائیں گے جس طرح یہ لوگ (ہماری) آج کی حضوری کو بھلائے بیٹھے تھے اور

هٰذَا وَمَا كَانُوا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُونَ ۞ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ

ہماری آیتوں سے منکر ہو رہے تھے۔ حالانکہ ہم نے انکے پاس (رسول کی معرفت) کتاب بھی پہنچا دی جسے ہم نے

بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ

سمجھ بوجھ کے تفصیل وار بیان کر دیا ہے اور (وہ) ایماندار لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

يُّؤْمِنُوْنَ ۞ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ يَوْمَ يَاْتِىْ

کیا یہ لوگ بس صرف انجام (قیامت ہی) کے منتظر ہیں (حالانکہ) جس دن اسکے انجام

تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ

کا (وقت) آ جائے گا تو جو لوگ اس کو پہلے سے بھولے بیٹھے تھے (بیساختہ) بول اٹھیں گے

جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ

کہ بیشک ہمارے پروردگار کے سب رسول حق لیکر آئے تھے تو کیا (اس وقت) ہمارا بھی سفارش کرنے والے

فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِىْ كُنَّا نَعْمَلُ

ہیں جو ہماری سفارش کریں یا ہم پھر (دُنیا میں) لوٹا دیئے جائیں تو جو جو کام ہم کرتے تھے انکو چھوڑ کر دوسرے

قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۞

کام کریں۔ بیشک ان لوگوں نے اپنا سخت گھاٹا کیا اور جو افترا پردازیاں کیا کرتے تھے وہ سب غائب

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ

(غلط) ہو گئیں۔ بیشک تمہارا پروردگار وہ خدا ہی ہے جس نے (صرف) چھ دنوں میں آسمان اور زمین

سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ

کو پیدا کر دیا پھر عرش (کے بنانے) پر آمادہ ہوا۔ وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے (تو گویا)

ع ٦

له جس طرح مشرکین عرب بیت (اللہ) کے دور خانہ کعبہ کے گرد جمع ہو کر تالیاں بجاتے اور دین کو کھیل کود میں بسر کرتے اور اسی کو عبادت سمجھتے۔

له عرش کی [illegible]

١٣٠٢٠١٣٠٢

آسمان و زمین کی خلقت

يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ

رات دن کو پیچھے پیچھے تیزی سے ڈھونڈتی پھرتی ہے۔ اور اسی نے آفتاب اور مہتاب

بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور ستاروں کو پیدا کیا۔ یہ سب اسی کے حکم کے تابعدار ہیں۔ دیکھو حکومت اور پیدا کرنا بس خاص اسی کے لئے

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝

ہے وہ خدا جو سارے جہان کا پروردگار ہے بڑا برکت والا ہے۔ (لوگو) اپنے پروردگار سے گڑگڑا کے اور چپکے

وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ

چپکے دعا[لہ] کرو وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو ہرگز دوست نہیں رکھتا۔ اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرتے

خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

پھرو اور خدا سے خوف کے اور رحمت کی آس لگا کے دعائیں مانگو کیونکہ نیکی کرنیوالوں سے خدا

وَهُوَ الَّذِىْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهٖ ؕ

کی رحمت یقیناً قریب ہے اور وہی تو وہ خدا ہے جو اپنی رحمت (ابر) سے پہلے خوشخبری دینے والی ہواؤں

حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ

کو بھیجتا ہے یہانتک کہ جب ہوائیں (پانی سے بھرے) بوجھل بادلوں کو لے اڑیں تو ہم ان کو کسی شہر

فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ

کی طرف (جو پانی کی نایابی سے گویا) مرچکا تھا ہنکا دیا پھر اس میں پانی برسایا پھر ہم نے اس سے ہر طرح

كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَالْبَلَدُ

کے پھل (زمین سے) نکالے ہم یونہی (قیامت کے دن) زمین سے مُردوں کو نکالیں گے تاکہ تم لوگ نصیحت و عبرت

الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِىْ خَبُثَ

حاصل کرو۔ اور جو زمین پاکیزہ ہے اسکے پروردگار کے حکم سے اس کا سبزہ اچھا ہی ہے اور جو زمین بُری ہے اس کی

لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

پیداوار بھی خراب ہی ہوتی ہے۔ ہم یوں اپنی آیتوں کو الٹ پھیر کر شکرگزار لوگوں کے واسطے بیان

لہ مقصود یہ ہے کہ دعا عاجزی کرو مگر فقط زبان سے نہیں دل سے بھی اور نہ خوشی کے اور چیخ کر نہیں چپکے سے ہو اور ایسی دعا بھی نہ کرو جو تمہاری شان سے بالاتر ہو جیسے انبیاء کے مرتبہ یا آسمان پر جانے کی آرزو کرنا اور اصل مطلب یہ ہے کہ ہر وقت خدا کے فضل و کرم کا طالب ہے اور اگر اپنی حاجت خدا کے آگے ظاہر کرنے میں مضائقہ رکھتا ہے تو گویا بالکل ایک طرح کی بے پروائی اور استغنا پایا جاتا ہے تو تسلیم و رضا سے قطع نظر ہو کے شان عبودیت کے منافی ہے ۱۲ منہ

يَشْكُرُوْنَ ۝ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ

کرتے ہیں۔ بے شک ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کے پاس (رسول بنا کر) بھیجا تو انہوں نے (ان سے)

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اِنِّيْٓ اَخَافُ

کہا کہ اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ اور میں تمہاری نسبت

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ

(قیامت کے) بڑے (خوفناک) دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ (تو) ان کی قوم کے چند سرداروں نے کہا کہ ہم تو

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ

یقیناً دیکھتے ہیں کہ تم کھلا گمراہی میں (پڑے) ہو۔ تو انہوں نے کہا کہ اے میری قوم مجھ میں گمراہی (وغیرہ)

ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ

تو کچھ نہیں بلکہ میں تو پروردگار عالم کی طرف سے رسول ہوں۔ تم تک اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچاتا

رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

ہوں اور تمہارے لیے تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور خدا کی طرف سے جو باتیں میں جانتا ہوں تم

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَاۗءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰي رَجُلٍ

نہیں جانتے۔ کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک آدمی کے ذریعے سے

مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

تمہارے پروردگار کا ذکر (حکم) آیا تاکہ وہ تمہیں (عذاب سے) ڈرائے اور تاکہ تم پرہیزگار بنو اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَ

اس پر بھی لوگوں نے اُن کو جھٹلایا تب ہم نے ان کو اور جو لوگ ان کے ساتھ کشتی میں تھے بچا لیا اور

اَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا

باقی جتنے لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا سب کو ڈبو مارا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ سب یقیناً اندھے لوگ تھے۔ اور ہم نے

عَمِيْنَ ۝ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ

قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو (رسول بنا کر) بھیجا تو انہوں نے (ان ہی لوگوں سے) کہا اے میری قوم

[illegible]

اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تو کیا تم (خدا سے) ڈرتے

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ

نہیں ہو۔ (تو) ان کی قوم کے چند سردار جو کافر تھے کہنے لگے ہم تو بیشک تمکو حماقت میں

فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ قَالَ

(مبتلا) دیکھتے ہیں اور ہم یقینی تمکو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ ہود نے کہا کہ اے میری قوم مجھ

يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ

میں تو حماقت کی کوئی بات نہیں بلکہ میں تو پروردگار عالم کا رسول ہوں میں تمہارے پاس تمہارے

الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ۝

پروردگار کے پیغامات پہنچائے دیتا ہوں۔ اور میں تمہارا امانتدار خیرخواہ ہوں کیا تمہیں اس سے تعجب ہوا کہ

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَاۗءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰي رَجُلٍ

تمہارے پروردگار کا حکم تمہارے پاس تمہی میں کے ایک مرد (آدمی) کے ذریعے سے آیا کہ تمہیں

مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۭ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاۗءَ مِنْۢ

(عذاب سے) ڈرائے۔ اور (وہ وقت) یاد کرو جب اس نے تم کو قوم نوح کے بعد خلیفہ اور جانشین

بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا

بنایا اور تمہاری خلقت میں بھی بہت زیادتی کر دی۔ تو خدا کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ

اٰلَاۗءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ

تم دلی مرادیں پاؤ۔ تو وہ لوگ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے

اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا ۚ

ہو کہ صرف خدا کی تو عبادت کریں اور جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے چھوڑ دیں

فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

پس اگر تم سچے ہو تو جس سے تم ہم کو ڈراتے ہو ہمارے پاس لاؤ۔ ہود نے کہا کہ

ﻫ حضرت ہود سام کی اولاد سے حضرت نوح کی آٹھویں پشت میں ہیں آپکا شجرہ یوں ہے ہود بن عبد اللہ بن رباح بن الجارود بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح آپ کی نبوت کی پیشین گوئی حضرت نوح کر گئے تھے آپ قوم عاد کی ہدایت کے واسطے پیغمبر بنا کر بھیجے گئے تھے قوم عاد کی اس وقت خوب ہی ترقی تھی زمانہ موافق تھا اس وقت ساری دنیا میں ان کے برابر کوئی قوم نہ تھی اور یہ لوگ بہت بلند قد جسیم اور طویل العمر ہوتے تھے اور ایک بت کی پوجا میں مشغول رہتے تھے حضرت ہود نے ہر چند نصیحت کی مگر ان لوگوں نے ایک نہ سنی اور جب ان کی شرارت حد سے زیادہ بڑھ گئی تو پہلے پانی بند ہوا اور تین برس تک قحط شدید رہا جب اس پر بھی ان لوگوں نے نہ مانا تو خدا نے ایک سیاہ بادل کو بھیجا کہ وہ ان پر چھا گیا اور یہ لوگ سمجھ کر کہ اس میں سے پانی برسے گا سب اس کے نیچے جمع ہو گئے پھر کیا تھا خدا کا غضب آیا ایک سخت آندھی چلی جس میں ہیبت ناک بجلی بھری ہوئی تھی اور آٹھ روز تک برابر چلتی رہی اور ہوا کی اس شدت سے کہ جو بڑے لمبے ہوئے لوگ تھے ان کو اوپر لے جاتی اور اٹھا کے زمین پر دے مارتی حتیٰ کہ ان کا بھیجا نکل کر بہہ گیا اور بعضوں کو اس کوہ سے اٹھا کر پھینک دیا غرضیکہ چہار شنبہ کی صبح سے شروع ہوئی تھی اور دوسرے چہار شنبہ کی شام تک رہی اور ساری قوم کو ہلاک کر دیا اور ایک متنفس باقی نہ رہا اور حضرت ہود اپنے چند ساتھیوں کو لے کر پہلے ہی نکل گئے تھے اس قصے کے اختلافات بھی قریب قریب وہی ہیں جو پہلے قصے میں مذکور ہوئے

١٣ - ١٣ - ١٣ - ١٣ - ١٣ - ١٣ - ١٣

١٣ - ١٣ - ١٣ - ١٣ - ١٣ - ١٣

١٣ - ١٣ - ١٣ - ١٣ - ١٣

١٣ - ١٣ - ١٣

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ ۖ

(ہود نے) کہا کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر عذاب اور غضب نازل ہو چکا۔ کیا تم مجھ سے چند (بتوں کے)

أَتُجَادِلُونَنِي فِي أَسْمَاءٍ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم

فرضی) ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے (خواہ مخواہ) گھڑ لیے ہیں

مَّا نَزَّلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ ۚ فَانتَظِرُوا إِنِّي

حالانکہ خدا نے انکے لیے کوئی سند نہیں نازل فرمائی پس تم (عذاب خدا کا) انتظار کرو، میں بھی تمہارے

مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ ۞ فَأَنجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ

ساتھ منتظر ہوں۔ آخر ہم نے ان کو اور جو لوگ انکے ساتھ تھے ان کو اپنی رحمت سے نجات دی

مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ہم نے انکی جڑ کاٹ دی اور وہ لوگ ایمان لانے والے

بِآيَاتِنَا ۖ وَمَا كَانُوا مُؤْمِنِينَ ۞ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ

تھے بھی نہیں۔ (اور ہم نے قوم) ثمود کی طرف انکے بھائی صالح کو (رسول بنا کر بھیجا) تو

صَالِحًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ

انہوں نے (ان لوگوں سے) کہا اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو اسکے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں ہے

إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ

تمہارے پاس تو تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح اور روشن دلیل آ چکی ہے یہ خدا کی (بھیجی ہوئی)

هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً ۖ فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي

اونٹنی تمہارے واسطے ایک معجزہ ہے تو تم لوگ اسکو چھوڑ دو کہ خدا کی زمین میں جہاں چاہے چرتی

أَرْضِ اللَّهِ ۖ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ

پھرے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ تم دردناک عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے اور

عَذَابٌ أَلِيمٌ ۞ وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ

(وہ وقت) یاد کرو جب اس نے تم کو قوم عاد کے بعد (زمین میں) خلیفہ (و جانشین) بنایا اور

[illegible]

مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِی الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ

تمہیں زمین میں اس طرح بسایا کہ تم ہموار و نرم زمین میں (بڑے بڑے) محل تعمیر کرتے ہو اور

مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ

پہاڑوں کو تراش (تراش) کے گھر بناتے ہو تو خدا کی نعمتوں کو یاد کرو۔ اور

فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝۷۴

زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔ تو اُس کی قوم کے بڑے بڑے لوگوں نے

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ

بیچارے غریبوں سے اُن میں سے جو ایمان لائے تھے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ صالح (حقیقت

اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا

اپنے پروردگار کے سچے رسول ہیں ان بےچاروں نے جواب دیا کہ جن

مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ

باتوں کا وہ پیغام لائے ہیں ہمارا تو اُس پر

مُؤْمِنُوْنَ ۝۷۵ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا

ایمان ہے۔ تب جن لوگوں کو (اپنی دولت دُنیا پر) گھمنڈ تھا کہنے لگے ہم تو

بِالَّذِیْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝۷۶ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ

جس پر تم ایمان لائے ہوئے نہیں مانتے۔ غرض ان لوگوں نے اونٹنی کی

وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا

کونچیں اور پیر کاٹ ڈالے اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرتابی کی اور کہنے لگے

بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۷۷ فَاَخَذَتْهُمُ

کہ صالح جس چیز سے تم ہمیں ڈراتے تھے اگر تم (خدا کے) پیغمبر ہو تو اُسے ہم پر لے آؤ۔ تب انہیں زلزلے نے

الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝۷۸

آ پکڑا اور وہ لوگ زانو پر سر کیے (جس طرح تھے) اپنے گھروں میں بیٹھے رہ گئے۔ اُس

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ

کے بعد صالحؑ ان سے (ناامید ہو کر) پھرے اور (ان سے مخاطب ہو کر) کہا اے میری قوم (آہ) میں نے تو اپنے پروردگار کے

رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ۝

پیغام تم تک پہنچا دیئے تھے اور تمہاری خیرخواہی کی تھی (اور اونچ نیچ سمجھا دیا تھا) مگر (افسوس) تم (خیرخواہ)

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا

سمجھانے والے کو اپنا دوست ہی نہیں سمجھتے۔ اور لوطؑ کو (ہم نے رسول بنا کر بھیجا) تو جب انہوں نے اپنی قوم

سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنَّكُمْ

سے کہا کہ (افسوس) تم ایسی بدکاری (اغلام) کرتے ہو کہ تم سے پہلے ساری خدائی میں کسی نے ایسی بدکاری

لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۚ بَلْ

نہیں کی تھی۔ (یہاں) تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت پرستی کے واسطے مردوں کی طرف مائل ہوتے ہو حالانکہ کوئی

اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ

ضرورت نہیں، مگر تم لوگ کچھ ہو ہی بیہودہ صرف کرنے والے (کہ نطفہ کو ضائع کرتے ہو) (اس پر)

اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ

اُس کی قوم کا اسکے سوا اور کچھ جواب ہی نہ تھا کہ وہ آپس میں کہنے لگے کہ ان لوگوں کو اپنی بستی سے نکال

اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا

باہر کرو کیونکہ یہ تو وہ لوگ ہیں جو پاک صاف بننا چاہتے ہیں۔ تب ہم نے انکو اور انکے گھر والوں کو تو نجات دی

امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا

مگر (صرف ایک) انکی بیوی کہ وہ اپنی بد اعمالی سے پیچھے رہ جانیوالوں میں تھی۔ اور ہم نے ان لوگوں پر

عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

(پتھر کا) مینہ برسایا پس ذرا غور تو کرو کہ گنہگاروں کا انجام آخر کیا ہوا۔ اور ہم نے (

الْمُجْرِمِيْنَ ۝ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ

مدین (والوں کے) پاس انکے بھائی شعیبؑ کو (رسول بنا کر بھیجا) تو انہوں نے ان

[illegible]

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ

لوگوں سے) کہا کہ اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی دوسرا تمہارا معبود نہیں اور

جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ

تمہارے پاس تو تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک واضح (روشن معجزہ (بھی) آچکا تو تم ناپ اور تول پوری

الْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا

کیا کرو اور لوگوں کو انکی (خریدی ہوئی) چیزیں کم نہ دیا کرو اور زمین میں اس کی

تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ

اصلاح درستی کے بعد فساد نہ کرتے پھرو۔ اگر تم سچے ایماندار ہو تو یہی

لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ

تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور تم لوگ جو رستوں پر (بیٹھ کر) جو خدا

تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ

پر ایمان لایا ہے اس کو ڈراتے ہو اور خدا کی راہ سے روکتے ہو اور اس کی راہ میں (خواہ

بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا

مخواہ) کجی ڈھونڈ نکالتے ہو اب مت کیا کرو۔ اور اس کو تو یاد کرو کہ جب تم (شمار میں) کم تھے تو خدا

فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

ہی نے تمکو بڑھایا اور دیکھ لو (غور تو کرو کہ آخر) فساد پھیلانے والوں کا انجام کار کیا ہوا۔ اور

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِیْٓ اُرْسِلْتُ

جن باتوں کا میں پیغام لیکر آیا ہوں اگر تم میں سے ایک گروہ نے انکو مان لیا اور ایک

بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى

گروہ نے نہیں مانا تو کچھ پرواہ نہیں (تم صبر سے بیٹھے (دیکھتے) رہو یہاں تک کہ خدا (خود)

يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

ہمارے درمیان فیصلہ کرے وہ تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

[illegible]

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ

تو ان کی قوم میں سے جن لوگوں کو (اپنی حشمت دُنیا پر) بڑا گھمنڈ تھا کہنے لگے کہ اے

لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا مَعَكَ

شعیب ہم تمہیں اور تمہارے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی بستی سے نکال باہر کر دینگے

مِنْ قَرْيَتِنَآ أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۚ قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا

مگر جبکہ تم بھی ہمارے اسی مذہب و ملت میں لوٹ کر آ جاؤ (تو خیر) شعیب نے کہا کیا ہم اگرچہ

كٰرِهِينَ ۝٨٨ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا

تمہارے مذہب سے نفرت ہی رکھتے ہوں (تب بھی لوٹ جائیں) معاذ اللہ جب تمہارے باطل دین سے خدا

فِي مِلَّتِكُمْ بَعْدَ إِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ۚ وَمَا يَكُونُ

نے ہمیں نجات دی اسکے بعد بھی اب اگر ہم تمہارے مذہب میں لوٹ جائیں تب تو ہم نے خدا پر بڑا جھوٹا

لَنَآ أَنْ نَعُودَ فِيهَآ إِلَّآ أَنْ يَشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ

بہتان باندھا اور ہمارے واسطے تو کسی طرح جائز نہیں کہ ہم تمہارے مذہب کی طرف لوٹ جائیں مگر

رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ

ہاں جب میرا پروردگار اللہ چاہے تو البتہ مضائقہ نہیں ہمارا پروردگار تو اپنے علم سے تمام عالم کی ہر چیز کو

بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِينَ ۝٨٩

گھیرے ہوئے ہے ہم نے تو خدا ہی پر بھروسہ کر لیا ہے اے ہمارے پروردگار تو ہی ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان ٹھیک

وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ

ٹھیک فیصلہ کر دے اور تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے اور ان کی قوم کے چند سردار جو کافر تھے (لوگوں سے)

شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَّخٰسِرُونَ ۝٩٠ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

کہنے لگے کہ اگر تم لوگوں نے شعیب کی پیروی کی تو اس میں شک ہی نہیں کہ تم سخت گھاٹے میں ہو گے غرض ان

فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جٰثِمِينَ ۝٩١ الَّذِينَ كَذَّبُوا

لوگوں کو زلزلے نے ڈالا بس تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے، جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا

ع

شُعَيْبًا كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۚ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا

تھا وہ ایسے مٹ گئے کہ گویا ان بستیوں میں کبھی آباد ہی نہ تھے جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا وہی

كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ ۝٩٢ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ

لوگ گھاٹے میں رہے۔ تب شعیب ان لوگوں کے سر سے ٹل گئے اور (ان سے) مخاطب

لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۖ فَكَيْفَ

ہو کر کہا اے میری قوم میں نے تو اپنے پروردگار کے پیغام تم تک پہنچا دیئے اور تمہاری خیرخواہی کی تھی

آسَىٰ عَلَىٰ قَوْمٍ كَافِرِينَ ۝٩٣ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ

اب میں کافروں پر کیونکر افسوس کروں اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا مگر وہاں

مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ

کے رہنے والوں کو (کہنا نہ ماننے پر) سختی اور مصیبت میں مبتلا کیا تاکہ وہ لوگ (ہماری) بارگاہ

لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ ۝٩٤ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ

میں گڑگڑائیں پھر ہم نے تکلیف کی جگہ آرام لا کر بدل دیا یہاں تک کہ وہ لوگ بڑھ

الْحَسَنَةَ حَتَّىٰ عَفَوا وَّقَالُوا قَدْ مَسَّ آبَاءَنَا

نکلے اور کہنے لگے اس طرح کی تکلیف و آرام تو ہمارے باپ داداؤں کو بھی پہنچ چکا ہے تب ہم

الضَّرَّاءُ وَالسَّرَّاءُ فَأَخَذْنَاهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا

نے (اس بڑھ جانے کی سزا میں) اچانک ان کو (عذاب میں) گرفتار کیا اور

يَشْعُرُونَ ۝٩٥ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا

وہ بالکل بےخبر تھے اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لاتے اور پرہیزگار بنتے

لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

ہم ان پر آسمان و زمین کی برکتوں (کے دروازے) کو کھول دیتے مگر افسوس (ان لوگوں) نے

وَلَٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝٩٦

(ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا تو ہم نے بھی ان کے کرتوتوں کی بدولت ان کو (عذاب میں) گرفتار کیا

أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا بَيَاتًا وَّ

تو کیا ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بےخوف ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب راتوں رات

هُمْ نَآئِمُونَ ۝٩٧ أَوَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰٓ أَن يَأْتِيَهُم

آجائے جبکہ وہ پڑے بےخبر سوتے ہوں ان بستیوں والے اس سے بےخوف ہیں کہ ان پر دن چڑھے

بَأْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُونَ ۝٩٨ أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ ۚ

ہمارا عذاب آ پہنچے جبکہ وہ کھیل کود میں مشغول ہوں تو کیا یہ لوگ خدائی تدبیر سے ڈھیٹ ہو گئے

فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَسِرُونَ ۝٩٩ أَوَلَمْ

ہیں تو یاد رہے کہ خدا کے داؤ سے نقصان اٹھانے والے ہی نڈر ہو بیٹھتے ہیں کیا جو لوگ اہل زمین

يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ أَهْلِهَآ أَن

کے بعد زمین کے وارث (و مالک) ہوتے ہیں انہیں یہ معلوم نہیں کہ اگر ہم چاہتے تو انکے گناہوں کی

لَّوْ نَشَآءُ أَصَبْنَٰهُم بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ

بدولت انکو مصیبت میں پھنسا دیتے (مگر یہ لوگ ایسے ناسمجھ ہیں کہ گویا انکے دلوں پر ہم خود مہر

فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝١٠٠ تِلْكَ الْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ

کر دیتے ہیں کہ یہ لوگ کچھ سنتے ہی نہیں اے رسولؐ یہ چند بستیاں ہیں جن کے حالات ہم تم سے بیان

مِنْ أَنۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَٰتِ فَمَا

کرتے ہیں اور انہیں تو شک ہی نہیں کہ انکے پیغمبر انکے پاس بہت واضح و روشن معجزے لیکر آئے مگر یہ لوگ

كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِن قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ

جسکو پہلے جھٹلا چکے تھے اس پر بھلا کاہے کو ایمان لانے والے تھے خدا یوں کافروں کے دلوں پر علامت

قُلُوبِ الْكَٰفِرِينَ ۝١٠١ وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِم مِّنْ عَهْدٍ ۖ

مقرر کر دیتا ہے (کہ یہ ایمان نہ لائیں گے) اور ہم نے تو ان میں سے اکثروں کا عہد ٹھیک نہ پایا

وَإِن وَّجَدْنَآ أَكْثَرَهُمْ لَفَٰسِقِينَ ۝١٠٢ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنۢ

اور ہم نے ان میں سے اکثروں کو بدکار ہی پایا پھر ہم نے ان پیغمبران مذکورین کے بعد موسیٰ کو

بَعۡدِهِمۡ مُّوۡسٰی بِاٰیٰتِنَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۠ئِهٖ فَظَلَمُوۡا

فرعون لہ اور اسکے سرداروں کے پاس معجزے عطا کرکے (رسول بنا کر) بھیجا تو ان لوگوں نے ان

بِهَا ۚ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ۝ ۱۰۳ وَقَالَ

معجزات کے ساتھ (بڑی بڑی) شرارتیں کیں پس ذرا غور تو کرو کہ آخر فسادیوں کا انجام کیا ہوا اور موسیٰ

مُوۡسٰى يٰفِرۡعَوۡنُ اِنِّىۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝ ۱۰۴

نے (فرعون سے) کہا اے فرعون میں یقیناً پروردگار عالم کا رسول ہوں مجھ پر واجب ہے کہ خدا

حَقِيۡقٌ عَلٰٓى اَنۡ لَّاۤ اَقُوۡلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الۡحَـقَّ ؕ قَدۡ جِئۡتُكُمۡ

پر سچ کے سوا ایک حرف بھی جھوٹ (نہ) کہوں میں یقیناً تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے

بِبَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ فَاَرۡسِلۡ مَعِىَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ۝ ۱۰۵

واضح و روشن معجزہ لے کر آیا ہوں تو تو بنی اسرائیل کو میرے ہمراہ کر دے فرعون کہنے لگا

قَالَ اِنۡ كُنۡتَ جِئۡتَ بِاٰيَةٍ فَاۡتِ بِهَاۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ

اگر تم سچے ہو اور واقعی کوئی معجزہ لے کر آئے ہو تو اسے دکھاؤ (یہ سنتے ہی) موسیٰ نے اپنی چھڑی

الصّٰدِقِيۡنَ ۝ ۱۰۶ فَاَلۡقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعۡبَانٌ مُّبِيۡنٌ ۝ ۱۰۷

(زمین پر) ڈال دی پس وہ یکایک (اچھا خاصا) ظاہر بظاہر اژدھا بن گیا اور اپنا ہاتھ باہر

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِىَ بَيۡضَآءُ لِلنّٰظِرِيۡنَ ۝ ۱۰۸ قَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ

نکالا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہر شخص کی نظر میں جگمگا رہا ہے تب فرعون کی قوم کے چند سرداروں

قَوۡمِ فِرۡعَوۡنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيۡمٌ ۝ ۱۰۹ يُّرِيۡدُ اَنۡ يُّخۡرِجَكُمۡ

نے کہا یہ تو البتہ بڑا ماہر جادوگر ہے یہ تو چاہتا ہے کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال باہر کر دے تو اب تم لوگ

مِّنۡ اَرۡضِكُمۡ ۚ فَمَاذَا تَاۡمُرُوۡنَ ۝ ۱۱۰ قَالُوۡۤا اَرۡجِهۡ وَاَخَاهُ وَ

اسکے بارے میں کیا صلاح دیتے ہو آخر سب نے متفق اللفظ کہا کہ اے فرعون (ابھی) انکو اور انکے بھائی (ہارون) کو

اَرۡسِلۡ فِى الۡمَدَآئِنِ حٰشِرِيۡنَ ۝ ۱۱۱ يَاۡتُوۡكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيۡمٍ ۝ ۱۱۲

چند دے قید رکھیے اور اطراف کے شہروں میں ہرکاروں کو بھیجیے کہ تمام بڑے بڑے جادوگروں کو جمع کرکے آپ

لہ فرعون جس کا نام ولید بن مصعب بن ریان تھا ریان حضرت یوسف کے زمانہ میں بادشاہ مصر تھا اور چونکہ حضرت یوسف خریدے گئے تھے اسی وجہ سے فرعون (ولید) بنی اسرائیل کو اپنا غلام سمجھتا تھا اور اسی کے بچانے بنی اسرائیل کو چھڑانے کے واسطے حضرت موسیٰ مصر میں بھیجے گئے فرعون نے چار سو برس زندگی کی تھی اور خدائی شان اسکو کبھی کوئی بیماری نہ ہوئی اس کی خوراک اکثر شفتے تھے اسکے بہت شیر بنائے تھے اور بہت بیابان تھے اور ان میں شیر چھوڑ رکھے تھے تاکہ حضرت موسیٰ سے محفوظ رہے مگر جب حضرت موسیٰ اونی کپڑا پہنے اور ہاتھ کی ایک رسی کمر میں باندھے مصر میں آئے تو شیر خود دور کر جاتے جب شہر میں آئے تو جس دروازے پر پہنچے خود کھل گیا جب فرعون کے دروازے پر پہنچے تو دربانوں نے روک دیا ایک سال ان حبشیوں نے کہا کہ فرعون کو دو سو آدمی نہیں ملتا تھا اسکے تم کو بھیجا یہ شیر آپ کو دیکھ کر بھاگ گیا ایک عصا کا مارنا تھا کہ دروازہ خود بخود کھل گیا اور آپ اندر چلے اور جس دروازے پر آپ عصا مارتے کھل جاتے یہاں تک کہ فرعون کے پاس پہنچے تو اسکے لوگوں کو منع کیا کہ مت روکو آپ نے فرمایا میں خدا کا رسول ہوں اسکے کہا اگر سچے ہو تو کوئی معجزہ دکھاؤ آپ نے عصا کو زمین پر ڈال دیا کہ وہ عظیم الشان اژدہا بن کر منہ کھول کر فرعون کی طرف بڑھا اور فرعون نے دیکھا کہ اس کے پیٹ کے اندر آگ شعلہ زن ہے اور وہ اسکے ساتھی خوف سے بھاگے اور فرعون کے دست آنے لگے اور اس بھگدڑ میں بہت سے لوگ کچل کے مر گئے اس وقت فرعون کے منہ سے بیساختہ نکلا خدا کے واسطے اس کو اٹھاؤ آپ نے اٹھا لیا تو پھر جیسا تھا ویسا عصا بن گیا ۱۲

وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا
کے دربار میں حاضر کریں (غرض) جادوگر سب فرعون کے پاس حاضر ہو کر کہنے لگے کہ اگر ہم (موسیٰ سے) جیت
نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾
جائیں تو ہم کو بڑا (بھاری) انعام ضرور ملنا چاہیئے فرعون نے کہا (ہاں انعام ہی نہیں) بلکہ تم ہمارے
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ
دربار کے مقربین سے ہو گے (جب مقررہ وقت پر جمع ہوئے تو) بولے کہ موسیٰ یا تو تم (اپنے منتر) پھینکو یا ہم
الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلْقُوْا فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ
ہی (اپنے اپنے منتر) پھینکیں موسیٰ نے کہا (اچھا پہلے) تم ہی پھینک (کے اپنا حوصلہ نکال لو) تو جب
النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ
ہی ان لوگوں نے (اپنی رسیاں) ڈالیں تو لوگوں کی نظر بندی کر دی (کہ سب سانپ معلوم ہونے لگیں) اور لوگوں کو ڈرا دیا
اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا
اور لوگوں نے بڑا بھاری (جادو) دکھایا اور ہم نے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ بیٹھے کیا ہو تم بھی اپنی چھڑی ڈال دو
يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾
تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ چھڑی ان کے بنائے ہوئے (جھوٹے سانپوں) کو ایک ایک کر کے نگل رہی ہے الغرض حق بات تو
فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ
جم کے بیٹھی اور انکی ساری کارستانی ملیامیٹ ہو گئی پس فرعون اور اسکے طرفدار سب ہار کھا گئے اور
سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ
ذلیل و رسوا ہو کے پلٹے اور جادوگر سب موسیٰ کے سامنے سجدہ میں گر پڑے اور عاجزی سے بولے ہم سارے جہان کے پروردگار پر
مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ
ایمان لائے جو موسیٰ اور ہارون کا پروردگار ہے فرعون نے کہا (ہائیں) تم لوگ میری اجازت کے قبل ہی ایمان
اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي
لے آئے یہ ضرور تم لوگوں کی مکاری ہے جو تم لوگوں نے اس شہر میں پھیلا رکھی ہے تاکہ اہل

له بارہ ہزار جادوگر جمع ہوئے تھے ان کے استاد چار شخص تھے سادور غادور حطط مصفی اور ان چاروں کا بھی ایک استاد تھا جس کا نام شمعون تھا مگر جب ان لوگوں نے مصر میں آ کے یہ دیکھ لیا تھا کہ حضرت موسیٰ کے سوتے وقت بھی عصا اژدہا بن کر ان کی حفاظت کرتا ہے۔ اسی وقت ان کی ہمت پست ہو گئی تھی کیونکہ جادوگر کے سونے کے بعد جادو کا اثر نہیں رہتا یہ مقابلہ اسکندریہ کی زمین پر ہوا تھا اور وہاں کی تمام خلقت اور فرعون کا لشکر بھی موجود تھا اور خود فرعون ایک تخت پر بیٹھا تماشہ دیکھ رہا تھا۔
۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُوا مِنْهَا أَهْلَهَا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿١٢٣﴾

باشندوں کو یہاں سے نکال باہر کرو سو عنقریب ہی اس شرارت کا مزا معلوم ہو جائے گا۔

لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ ثُمَّ

میں تو یقیناً تمہارے (ایک طرف کے) ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کٹوا ڈالوں گا پھر تم سب کو

لَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٢٤﴾ قَالُوا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا

سولی پر چڑھوا دوں گا۔ وہ بولے کہ ہم تو (آخر ایک روز) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا (مر جانا) ہے

مُنْقَلِبُونَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا

اور تو ہم سے اس کے سوا اور کس بات کی عداوت رکھتا ہے کہ جب ہمارے پاس خدا کی نشانیاں آئیں تو ہم ان پر

لَمَّا جَاءَتْنَا ۚ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا

ایمان لے آئے (اور اب تو ہماری یہ دعا ہے کہ) اے پروردگار ہم پر صبر (کا فیضان) برسا اور ہمیں اپنی فرمانبرداری کی

مُسْلِمِينَ ﴿١٢٦﴾ وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ

حالت میں دنیا سے اٹھائیو۔ اور فرعون کی قوم کے چند سرداروں نے (فرعون سے) کہا کہ آپ موسیٰ اور اس کی قوم

مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ

کو اسی حالت پر چھوڑ دیجئے گا کہ ملک میں فساد کرتے پھریں اور آپ کو اور آپ کے معبودوں (کی پرستش) کو چھوڑ

وَآلِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ

بیٹھیں۔ فرعون کہنے لگا (تم گھبراؤ نہیں) ہم عنقریب ہی ان کے بیٹوں کو قتل کرتے ہیں اور ان کی عورتوں کو لونڈیاں

وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ ﴿١٢٧﴾ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ

بنانے کے واسطے زندہ رکھتے ہیں اور ہم تو ان پر ہر طرح قابو رکھتے ہیں (یہ سن کر) موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا

اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا ۖ إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا

(بھائیو) خدا سے مدد مانگو اور صبر کرو۔ ساری زمین تو خدا ہی کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے

مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٢٨﴾

جس کو چاہے اس کا وارث (و مالک) بنائے اور خاتمہ بخیر تو پرہیز گاروں ہی کا ہے۔

جادوگروں کا پہلا حال ... ہوا

اے ایمان
لائے کیا دعا تھی
اور جس وقت
ان کی زبان سے
[illegible]
صبح کو جس وقت
کافر تھے بچھ
ان پر چڑھے اپنا جادو
لوگوں کو دکھلایا اور
فرعون کی عزت کی
قسم کھائی اور نماز ظہر
کے وقت ان پر خدا
کا فضل ہوا اور ایمان
لائے اور نماز
عصر کے وقت
ان کے ہاتھ
پاؤں کاٹے
گئے اور
مغرب کے
وقت سولی دی گئی اور
بہشت میں پہنچے
اللہ اکبر ایسے لوگ
بھی ہوتے ہیں
[illegible]
ان ہی کے واسطے
موزوں ہے ۱۲۰-۱۲۱-۱۲۰

قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَ مِنْ بَعْدِ مَا

لوگ کہنے لگے کہ (اے موسیٰ) تمہارے آنے سے قبل بھی ہم کو (بنی اسرائیل کو) اذیتیں پہنچتی رہیں اور تمہارے آنے کے بعد بھی ہم کو برابر

جِئْتَنَا قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَ

تکلیف ہی پہنچ رہی ہے (آخر کہاں تک صبر کریں) موسیٰ نے کہا قریب ہی تمہارا پروردگار تمہارے دشمن کو

يَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝١٢٩ ع

ہلاک کر دیگا اور تمہیں (اس کا) جانشین بنائے گا پھر دیکھے گا کہ تم کیسا کام کرتے ہو اور بیشک ہم نے

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ

فرعون کے لوگوں کو برسوں کے قحط اور پھلوں کی کمی پیداوار کے عذاب (میں) گرفتار کیا تاکہ

مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝١٣٠ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ

وہ لوگ عبرت حاصل کریں تو جب انھیں کوئی راحت ملتی تو کہنے لگتے کہ

الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ

یہ تو ہمارے لئے سزاوار ہی ہے اور جب انھیں کوئی مصیبت پہنچتی تو موسیٰ

يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ۗ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ

اور ان کے ساتھیوں کی بدشگونی سمجھتے دیکھو ان کی بدشگونی تو خدا کے ہاں (لکھی جا چکی)

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝١٣١ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ

ہے مگر ان میں اکثر نہیں جانتے ہیں اور (فرعون کے لوگ موسیٰ سے) ایک مرتبہ کہنے لگے کہ تم ہم پر جادو

مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝١٣٢

کرنے کیلئے چاہے جتنی نشانیاں لاؤ مگر ہم تو کسی طرح ایمان نہیں لائیں گے تب ہم نے ان پر

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَ

(پانی کے) طوفان اور ٹڈیوں اور جوؤں اور مینڈکوں اور خون کا عذاب بھیجا کہ سب

الضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا

جدا جدا (ہماری قدرت کی) نشانیاں تھیں ان پر بھی وہ لوگ تکبر ہی کرتے رہے،

وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿١٣٣﴾ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ

اور وہ لوگ گنہگار تو تھے ہی لہ اور جب ان پر عذاب آپڑتا تو کہنے لگتے اے موسیٰ تم سے جو خدا نے

قَالُوا يَا مُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ

قبولِ دعا کا عہد کیا ہے اسی کی امید پر اپنے خدا سے دعا مانگو اور اگر تم نے ہم سے عذاب کو ٹال دیا تو ہم ضرور

كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ

تم پر ایمان لائیں گے اور تمہارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھی ضرور بھیجدیں گے پھر جب ہم ان

بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿١٣٤﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَى أَجَلٍ

سے اس وقت کے واسطے جس تک وہ ضرور پہنچتے عذاب کو ہٹا لیتے تو وہ

هُمْ بَالِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ﴿١٣٥﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ

فوراً بد عہدی کرنے لگتے تب (آخر) ہم نے اُن سے (انکی شرارتوں کا) بدلہ لیا تو چونکہ وہ لوگ

فَأَغْرَقْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا

ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور اُن سے غافل رہتے تھے ہم نے انھیں دریا میں ڈبو دیا اور جن

عَنْهَا غَافِلِينَ ﴿١٣٦﴾ وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا

بیچاروں کو یہ لوگ کمزور سمجھتے تھے انھیں کو (ملک شام کی) زمین کا جس میں ہم نے (زرخیز ہونے کی)

يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي

برکت دی تھی اسکے پورب پچھم (سب) کا وارث (و مالک) بنا دیا اور چونکہ بنی اسرائیل نے

بَارَكْنَا فِيهَا ۖ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ

(فرعون کے ظلموں پر) صبر کیا تھا اسلئے تمہارے پروردگار کا نیک وعدہ (جو اُس نے) بنی اسرائیل سے

بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا ۖ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ

کیا تھا) پورا ہو گیا اور جو جو کچھ فرعون اور اس کی قوم

يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ ﴿١٣٧﴾

کے لوگ کرتے تھے اور جو اونچی عمارتیں بناتے تھے ہم نے سب برباد کر دیں اور ہم نے

لہ جادوگروں کے ایمان لانے پر مصر کے بہت سے لوگ ایمان لے آئے تھے اس سب کو فرعون نے اپنے وزیر ہامان کے بہکانے سے مقید کر دیا اور جب حضرت موسیٰ کی سفارش پر بھی نہ چھوڑا تو حضرت موسیٰ اپنے لوگوں کے ساتھ شہر کے باہر جا کر خیموں میں رہنے لگے اور ادھر خدا نے ایسا طوفان بھیجا کہ سارے مکانات منہدم ہو گئے اور شہر چھوڑ جنگل میں جا بسے اس وقت فرعون نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ دعا کرو اگر یہ سب ہٹ گیا تو ہم تمہیں قیدیوں کو چھوڑ دینگے جب طوفان ہٹ گیا تو وعدہ وفا نہ کیا اسکے بعد ٹڈیوں کا عذاب آیا اور ان کی تمام کھیتیاں اور باغ برباد ہو گئے اسکے بعد جوئیں آئیں کہ ان لوگوں کے بدن میں اور کپڑوں میں پڑ گئیں اور تمام چیزیں خراب ہو گئیں پھر مینڈکوں کا عذاب آیا کہ ان کے کان سے نکلتے تھے کھانوں میں پڑ جاتے پھر دریائے نیل کو خدا نے خون بنا دیا سو وہی پانی بنی اسرائیل کے واسطے اصل پانی تھا [illegible] سے کہتے کہ تم اپنے منہ میں پانی لیکر ہمارے منہ میں کلی کرو مگر اس پر بھی جب ان کے منہ میں آتا خون ہو جاتا تھا اسکے بعد پھر ان پر برف کا عذاب آیا کہ اس سے سب کر بہت سے لوگ مر گئے، غرض جب عذاب آتا تو فرعون حضرت موسیٰ کی خوشامد کرتا کہ تمہاری دعا سے نجات ہوئے تو اسرائیلی قیدیوں کو چھوڑ دونگا اور ایمان بھی لاؤنگا اور جب وہ بلا ٹل جاتی تو پھر کچھ نہیں یہاں تک کہ چالیس برس گذر گئے آخر خدا نے ایسی وبا بھیجی اور ادھی رات کو ہر شخص کا بڑا بیٹا مر گیا غرض ہر شخص اپنے غم میں مبتلا ہوا اور حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو قید سے چھڑا کے لیتے ہوئے پھر کئی روز کے بعد جب فرعون کو اطمینان ہوا اور خبر لگی تو پیچھا کیا آخر ڈوب مرا۔

وَجَاوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ

بنی اسرائیل کو دریا کے اس پار اتار دیا تو ایک ایسے لے لوگوں پر سے گذرے

يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ

جو اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے (بتوں کی) پرستش پر جمے بیٹھے تھے (تو ان کو دیکھ کر بنی اسرائیل موسیٰ سے) کہنے

لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝۱۳۸

لگے اے موسیٰ جیسے ان لوگوں کے معبود (بت) ہیں ایسے ہی ہمارے لئے بھی ایک معبود بنا دو موسیٰ نے جواب دیا کہ

اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا

تم تو بڑے جاہل لوگ ہو (اے بےعقلو) یہ لوگ جس مذہب پر ہیں وہ یقینی برباد ہو کر رہے گا اور جو عمل یہ لوگ

يَعْمَلُوْنَ ۝۱۳۹ قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ

کر رہے ہیں وہ سب ملیامیٹ ہو جائیگا۔ (موسیٰ نے یہ بھی) کہا کیا تمہارا یہ مطلب ہے کہ خدا کو چھوڑ کر کسی اور

عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۴۰ وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

کو تمہارا معبود تلاش کروں حالانکہ اسنے تمکو ساری خدائی پر فضیلت دی ہے اے بنی اسرائیل وہ وقت یاد کرو جب ہم نے

يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَ

تمکو فرعون کے لوگوں سے نجات دی جب وہ لوگ تمہیں بڑی بڑی تکلیفیں پہنچاتے تھے تمہارے بیٹوں کو تو چن چن کر قتل کر

يَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو (لونڈیاں بنانے کیواسطے) زندہ رکھ چھوڑتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کیطرف

عَظِيْمٌ ۝۱۴۱ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰي ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا

سے تمہارے (صبر کی) سخت آزمائش تھی اور ہم نے موسیٰ سے (توریت دینے کیلئے) تیس رات کا وعدہ کیا اور

بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى

ہم نے اس میں دس (راتیں) اور ملا کر اسے پورا کر دیا غرض اسکے پروردگار کا وقت مقرر چالیس رات میں پورا (چلہ) ہو گیا اور چلتے

لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ

وقت موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ تم میری قوم میں میرے جانشین رہو اور (انکی) اصلاح کرنا اور فساد

لے ملک عرب میں ایک قبیلہ لخم کے لوگ تھے۔ لے حضرت موسیٰ نے خدا کے وعدہ کے موافق بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا کہ فرعون کے ظلم سے چھوٹنے کے بعد خدا کے پاس سے ایک ایسی کتاب لا دونگا جس میں تمام احکام موجود ہونگے۔ پھر کیا تھا فرعون ڈوب گیا اسوقت ان لوگوں نے تقاضا شروع کیا حضرت موسیٰ کو درخواست کی کہ وہ کتاب لائیے وہاں سے حکم ہوا کہ ایک مہینہ تو طور پر آکر روزے رکھو آپ نے ذی القعدہ کے مہینہ میں روزے رکھے اور روزے ہے جو بو آپکے منہ میں ہو گئی تھی اس طرح سے دور کرنا چاہا کہ مسواک کرلی تو انہوں نے مسواک کرلی اس پر وحی آئی کہ اے موسیٰ یہ تونے کیا کام کیا یہ نہیں جانتے کہ روزے کی بو میرے نزدیک مشک کی لپٹ سے زیادہ اچھی ہے اس لئے ذی الحجہ کے دس روزے اور رکھ کے بغیر مسواک کے آؤ تب توراۃ ملے گی۔ چنانچہ جب آپ نے ایسا ہی کیا تب توراۃ ملی اور یہ فرمایا ۴۰ سے جب حضرت موسیٰ نے چالیس دن کے لئے اپنی امت کو بغیر خلیفہ و جانشین کے چھوڑنا مناسب نہ سمجھا تو پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ حضرت رسول اپنی امت کو قیامت تک کے لئے اپنی طرف سے خلیفہ بنائے بغیر چھوڑ جاتے۔

سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا

کرنے والوں کے طریقہ پر نہ چلنا اور جب موسیٰ ہمارا وعدہ پورا کرنے (کوہ طور پر) آئے اور انکا پروردگار

وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ

ان سے ہمکلام ہوا تو موسیٰ نے عرض کی خدایا تو مجھے اپنی ایک جھلک دکھا دے کہ میں تجھے دیکھوں خدا نے

تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ

فرمایا تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے مگر ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھو (ہم اس پر اپنی تجلی ڈالتے ہیں) اگر یہ پہاڑ اپنی

فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا

جگہ پر قائم رہے تو سمجھنا کہ عنقریب مجھے بھی دیکھ لوگے ورنہ نہیں پھر جب ان کے پروردگار نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تو اسکو چکنا چور

وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ

کردیا اور موسیٰ بیہوش ہوکر گر پڑے پھر جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے خداوندا تو دیکھنے دکھانے سے پاک و پاکیزہ ہے میں

اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّي

نے تیری بارگاہ میں توبہ کی اور میں سب سے پہلے تیری عدم رویت کا یقین کرتا ہوں خدا نے فرمایا اے موسیٰ میں نے تمکو تمام لوگوں

اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ ۖ فَخُذْ

پر اپنی پیغمبری اور ہمکلامی (کا درجہ دے کر) برگزیدہ کیا ہے تب جو (کتاب توریت) ہم نے

مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي

تمکو عطا کی ہے اسے لو اور شکر گذار رہو اور ہم نے (توریت کی) تختیوں میں موسیٰ کے

الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

لئے ہر طرح کی نصیحت اور ہر چیز کا تفصیل وار بیان لکھ دیا تھا تو اے موسیٰ ہم اسے

فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۭ

مضبوطی سے لو (عمل کرو) اور اپنی قوم کو حکم دیدو کہ ان میں کی اچھی باتوں پر عمل کریں اور میں بہت جلد تمہیں

سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ

بدکرداروں کا گھر دکھا دوں گا کہ کیسے اجڑتے ہیں جو لوگ (خدا کی) زمین پر ناحق اکڑتے پھرتے

خدا کو دیکھنے کا سوال

لہ خدا کے کلام کرنے کا معاذ اللہ یہ مطلب نہیں کہ وہ منہ اور زبان رکھتا ہے اور اس سے باتیں کرتا ہے بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ جس چیز میں چاہے کلام کو پیدا کردے چنانچہ حضرت موسیٰ سے باتیں کرنے میں ایک درخت سے آواز نکلتی تھی ۱۲

خدا کا ہمکلامی کا مطلب

خدا کا حکم

الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ

ہیں ان کو اپنی آیتوں سے بہت جلد پھیر دوں گا اور دل کیا پھیر دونگا خود ان کا دل ایسا سخت ہے کہ اگر دنیا

يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ

جہان کے سارے معجزے بھی دیکھیں تو بھی ان پر ایمان نہیں لائیں گے اور اگر سیدھا رستہ دیکھ بھی پائیں تو بھی اپنی راہ

لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ

نہ بنائیں گے اور اگر گمراہی کی راہ دیکھ لیں گے تو جھٹ پٹ اسکو اپنا طریقہ بنالیں گے یہ کجروی اس

سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا

سبب سے ہوئی کہ ان لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلا دیا اور ان سے غفلت کرتے رہے اور

غٰفِلِيْنَ ۝١٤٦ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت کے حضوری کو جھٹلایا ان کا سب کیا

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا

کرایا اکارت ہو گیا ان کو بس ان ہی اعمال کی جزا یا سزا دی جائے گی جو وہ

يَعْمَلُوْنَ ۝١٤٧ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ

کرتے تھے اور موسیٰ کی قوم نے ان کو وہ طور پر انکے جانیکے بعد اپنے زیوروں کو ڈھلا کر ایک بچھڑے

حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا

کی مورت بنائی (یعنی) ایک جسم جس میں گائے کی سی آواز تھی (افسوس) کیا ان لوگوں نے اتنا بھی نہ دیکھا

يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا

کہ وہ نہ تو ان سے بات ہی کر سکتا اور نہ کسی طرح کی ہدایت ہی کر سکتا ہے (خلاصہ) ان لوگوں نے

ظٰلِمِيْنَ ۝١٤٨ وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا

اسے اپنا معبود بنا لیا اور آپ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے اور جب وہ پچھتائے اور انھوں نے

اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ

اپنے کو یقینی گمراہ دیکھ لیا تب کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار ہم پر رحم نہیں کریگا اور ہمارا

۱؎ سامری نے حضرت جبرائیل کے گھوڑے کے سم تلے کی زمین دیکھی تھی کہ وہ جی اٹھتی ہے اور سبزہ اگتی ہے تو اس کو اٹھا رکھا تھا اور شیطان کے مشورے سے اس نے مورت کے قالب میں رکھ دی تو وہ بولنے لگی اور اسکی کھال چمڑہ میں اور بال نکل آئے اور اس ذریعے سے بنی اسرائیل کو اپنے [illegible]

ع ۱۷

يَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَلَمَّا رَجَعَ
قصور نہ معاف کریگا تو ہم یقینی گھاٹا اٹھانے والوں میں ہو جائیں گے اور جب موسیٰ پلٹ کر اپنی قوم
مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا
کی طرف آئے تو (یہ حالت دیکھ کر) رنج و غصہ میں (اپنی قوم سے) کہنے لگے کہ تم لوگوں نے
خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْۢ بَعْدِیْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى
میرے بعد بہت بُری حرکت کی تم لوگ اپنے پروردگار کے حکم (کے آنے) میں کیوں جلدی کر بیٹھے اور
الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ
توریت کی تختیوں کو (لے) پھینک دیا اور اپنے بھائی (ہارون) کے سر کے بالوں کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے
اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِیْ ۖ
(اسپر ہارون نے کہا اے میرے ماں جائے میں کیا کرتا قوم نے مجھے حقیر سمجھا اور میرا کہنا نہ مانا بلکہ قریب تھا کہ مجھے مار ڈالیں
فَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ
تو مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسوائیے اور مجھے ان ظالم لوگوں کے ساتھ نہ قرار
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَ
دیجئے (تب) موسیٰ نے کہا اے میرے پروردگار مجھے اور میرے بھائی کو بخشدے
اَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾
اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر اور تو سب سے بڑھ کے رحم کرنے والا ہے۔
اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ
بیشک جن لوگوں نے بچھڑے کو (اپنا معبود) بنا لیا اُنپر عنقریب ہی انکے پروردگار کی طرف سے
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَكَذٰلِكَ
عذاب نازل ہوگا اور دُنیاوی زندگی میں ذلت (اسکے علاوہ) اور ہم بہتان باندھنے
نَجْزِی الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ
والوں کی ایسی ہی سزا کیا کرتے ہیں اور جن لوگوں نے بُرے کام کئے پھر اس کے بعد

لے جو کہ خدا کے بارے میں یہ گستاخی سامری کی بدولت ہوئی تھی اس وجہ سے اپنے آپے سے باہر ہو گئے اور جھنجھلا کے تختیاں پھینک دیں اور حضرت ہارون کے بال اس قصور پر پکڑے کہ جب ان لوگوں نے گستاخی کی تھی تو تم علیحدہ کیوں نہ ہو گئے کہ ان پر عذاب نازل ہو جاتا اور تمہارے موجود رہنے کی وجہ سے عذاب نہ آیا اور چونکہ حضرت ہارون بھی معصوم تھے مگر بنی اسرائیل انکے علیحدہ نہ ہونے کی وجہ سے سمجھتے تھے کہ وہ بھی چنداں ناراض نہیں ہیں اس لیے اس بدنامی کے مٹانے کے واسطے آپکے بال پکڑے تاکہ اور لوگوں پر بھی ان کی بے قصوری ثابت ہو جائے اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ دین میں اپنے سگے بھائی کا بھی پاس نہیں کیا جاتا ہے۔ ۱۲

ع

ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ

توبہ کر لی اور ایمان لائے تو بیشک تمہارا پروردگار توبہ کے بعد ضرور

بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝١٥٣ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُوسَى

بخشنے والا مہربان ہے اور جب موسیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو

الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَلْوَاحَ وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ

(تورات کی) تختیوں کو (زمین سے) اٹھا لیا اور تورات کے نسخے میں جو لوگ اپنے پروردگار

لِلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ۝١٥٤ وَاخْتَارَ مُوسَى

سے ڈرتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے اور موسیٰ نے اپنی قوم سے[1] ہمارا وعدہ پورا

قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِمِيقَاتِنَا فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ

کرنے کوہ طور پر لیجانے کے واسطے ستر آدمیوں کو چنا پھر جب ان کو زلزلے نے آ پکڑا تو حضرت

الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ

موسیٰ نے عرض کی پروردگارا اگر تو چاہتا تو مجھ کو اور ان سب کو پہلے ہی ہلاک کر ڈالتا کیا ہم میں سے

وَإِيَّايَ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا إِنْ

چند بیوقوفوں کی کرنی کی سزا میں ہم کو ہلاک کرتا ہے یہ تو صرف تیری

هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاءُ وَ

آزمائش تھی تو جسے چاہے اُسے گمراہی میں چھوڑ دے اور جس کی چاہے ہدایت

تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا

کرے، تو ہی ہمارا مالک ہے تو ہی ہمارے قصور کو معاف کر اور ہم

وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ ۝١٥٥ وَاكْتُبْ

پر رحم کر اور تو تو تمام بخشنے والوں سے کہیں بہتر ہے اور تو ہی اس

لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّا

دنیا (فانی) اور آخرت میں ہمارے واسطے بھلائی کو لکھ دے ہم تیری ہی طرف

[1] حضرت موسیٰ جب توریت لینے کوہ طور پر گئے تو اس امر کی گواہی کے واسطے کہ خدا نے ان سے باتیں کیں اپنی قوم سے ستر آدمیوں کو اپنے ساتھ لے گئے جب باتیں ہو چکیں تو یہ لوگ کہنے لگے کہ ہم نے سنا تو ضرور مگر جب تک ہم لوگ خدا کو روبرو دیکھ نہ لیں گے ہم کو یقین نہیں آ سکتا ہے کہ اسی نے بات کی، آپ نے ہر چند سمجھایا کہ وہ دیکھنے کے قابل نہیں مگر وہ کہے کو ماننے والے تھے آخر اس گستاخی کی سزا اور ان کا اطمینان دلانے کے واسطے کہ خدا دیکھنے کی چیز نہیں ان کے سامنے پہاڑ پر بجلی گری اور سب کے سب مر گئے آخر حضرت موسیٰ نے گڑگڑا کے دعا کی تو پھر زندہ ہوئے

هُدْنَآ اِلَيْكَ ۚ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ

رجوع کرتے ہیں خدا نے فرمایا جسکو میں چاہتا ہوں (مستحق سمجھ کر) اپنا عذاب پہنچاتا ہوں

وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ

اور میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے میں تو اسے بہت جلد خاص ان لوگوں کیلئے لکھ دوں

يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا

گا جو بُری باتوں سے بچتے رہیں گے اور زکوٰۃ دیا کریں گے اور جو لوگ ہماری آیتوں پر

يُؤْمِنُوْنَ ۞ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ

ایمان رکھا کریں گے (یعنے) جو لوگ ہمارے نبی اُمّی [۱] پیغمبر کے قدم بقدم چلتے ہیں جس

الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي

(کی بشارت) کو اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا [۲] پاتے ہیں۔

التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۡ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ

(وہ نبی) جو اچھے کام کا حکم دیتا ہے اور بُرے کام سے روکتا ہے اور

يَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ

جو پاک و پاکیزہ چیزیں تو ان پر حلال اور ناپاک گندی چیزیں ان پر حرام کر

عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ

دیتا ہے اور وہ (سخت احکام کا) بوجھ جو انکی گردن پر تھا اور وہ پھندے جو انپر

الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

پڑے ہوئے تھے ان سے ہٹا دیتا ہے پس (یاد رکھو کہ) جو لوگ اس (نبی محمدؐ) پر ایمان لائے

بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ

اور اس کی عزت کی اور اس کی مدد کی اور اس نور (قرآن) کی پیروی کی جو اس کے ساتھ

اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۞ قُلْ ع

نازل ہوا ہے تو یہی لوگ اپنی دلی مرادیں پائیں گے (اے رسول) تم (ان لوگوں سے)

حضرت رسول کی بشارت توریت میں

[۱] اُمّی کے معنی مادر زاد کے ہیں اور ان پڑھ جاہل کو کہا کرتے ہیں یہ امر اگرچہ اور لوگوں کے واسطے عیب ہے مگر حضرت رسول کے واسطے ہنر تھا کہ دوسرے لوگوں سے بغیر علم حاصل کئے وحی الہام اور علم لدنی کے ذریعے سے علوم اولین و آخرین پر حاوی اور کتاب جاننا سب کچھ جانتے تھے ۱۲

[۲] چنانچہ توریت کی یہ عبارت ہے احمد الضحوک القتال یرکب البعیر ویاخذ الشملة ویسلہ اثنا عشر وازقہ [illegible] احمد تبسم کرنے والا جہاد کرنے والا اونٹ پر سوار ہوگا اور شملہ کو لٹکائے گا اور قریب ہے کہ اس کی نسل بہت ہوں اور میں اس کو ایک عظیم الشان امت کے واسطے تیار کروں گا اس سے صاف واضح ہے کہ حضرت کے جانشین بارہ ہوں گے اور وہ بھی غیر لوگ نہیں بلکہ آپ کی نسل سے اس سے زیادہ توضیح اور کیا ہو سکتی ہے دیکھو توریت اشاعت مطبوعہ ترجمہ عربی ۱۲

يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا الَّذِيْ

کہدو کہ لوگو میں تم سب لوگوں کے پاس اس خدا کا بھیجا ہوا (پیغمبر) ہوں جس کے لئے خاص سارے

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

آسمان وزمین کی بادشاہت (حکومت) ہے اسکے سوا اور کوئی معبود نہیں وہی زندہ

يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ

کرتا ہے وہی مار ڈالتا ہے پس (لوگو) خدا اور اس کے رسول نبی اُمّی پر ایمان لاؤ جو

الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ

(خود بھی) خدا پر اور اسکی باتوں پر دل سے ایمان رکھتا ہے اور اسی کے قدم بقدم چلو

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥٨﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ

تاکہ تم ہدایت پاؤ اور موسیٰ کی قوم کے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حق بات کی ہدایت بھی

يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٥٩﴾ وَقَطَّعْنٰهُمُ

کرتے ہیں اور حق ہی حق (معاملات میں) انصاف بھی کرتے ہیں۔ اور ہم نے بنی اسرائیل

اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى

کے ایک ایک دادا کی اولاد کو جدا جدا بارہ گروہ بنا دیئے اور جب موسیٰ کی قوم نے ان سے

اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ

پانی مانگا تو ہم نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ تم اپنی چھڑی پتھر پر مارو (چھڑی کا مارنا تھا) کہ

فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ

اس پتھر سے (پانی کے) بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور (ایسے صاف الگ الگ کہ) ہر ایک

اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا

قبیلے نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا اور ہم نے بنی اسرائیل پر ابر کا سایہ کیا اور ان پر

عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ

منّ و سلویٰ (اسی نعمت) نازل کی (لوگو) جو پاک و پاکیزہ چیزیں تمہیں دی ہیں انہیں (شوق سے)

وَمَا ظَلَمُونَا وَلٰكِن كَانُوٓا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١٦٠﴾

کھاؤ (پیو) اور ان لوگوں نے (نافرمانی کر کے) کچھ ہمارا نہیں بگاڑا بلکہ اپنا آپ ہی بگاڑتے ہیں

وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ اسْكُنُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوا

اور جب ان سے کہا گیا کہ اس گاؤں میں جا کر رہو سہو اور اس (کے میووں) سے جہاں تمہارا

مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُولُوا حِطَّةٌ وَادْخُلُوا

جی چاہے (شوق سے) کھاؤ (پیو) اور (منہ سے) حطّہ کہتے اور سجدہ کرتے ہوئے دروازے

الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيٓـٰٔتِكُمْ ۚ سَنَزِيدُ

میں داخل ہو تو ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور نیکی کرنے والوں کو ہم

الْمُحْسِنِينَ ﴿١٦١﴾ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ قَوْلًا

کچھ زیادہ ہی دیں گے تو ظالموں نے جو بات ان سے کہی گئی تھی اسے

غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا

بدل کر کچھ اور کہنا شروع کیا تو ہم نے ان کی شرارتوں کی بدولت ان پر

مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴿١٦٢﴾ وَسْـَٔلْهُمْ

آسمان سے عذاب بھیج دیا ۔ اور (اے رسولؐ) ان سے ذرا اس گاؤں کا حال

عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ

پوچھو جو دریا کے کنارے واقع تھا (جب یہ لوگ (اپنے بزرگ) شنبہ کے

يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ

کے دن زیادتی کرنے لگے کہ جب انکا شنبہ (والا عبادت کا) دن ہوتا تو مچھلیاں سمٹ

يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ ۙ لَا

کے انکے سامنے پانی پر ابھر کے آجاتیں اور جب انکا شنبہ (والا عبادت کا) دن نہ ہوتا تو مچھلیاں

تَأْتِيهِمْ ۚ كَذٰلِكَ ۚ نَبْلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿١٦٣﴾

انکے پاس ہی نہ پھٹکتیں اور چونکہ یہ لوگ بدچلن تھے اسوجہ سے ہم بھی انکی یوں ہی آزمائش کیا کرتے

لے یہ قصے پہلے بیان ہو چکے ہیں دیکھو پارہ اول رکوع چھٹا ۔ ۱۲-۱۳

ع ١٠

وقف لازم

معانقة

النصف

مچھلی کا قصہ

وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ۙ اللَّهُ

تھے اور جب ان میں سے ایک جماعت نے (ان لوگوں سے جو شنبے کے دن شکار کو منع کرتے تھے) کہا کہ جنہیں خدا ہلاک کرنا یا سخت

مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ قَالُوا مَعْذِرَةً

عذاب میں مبتلا کرنا چاہتا ہے انہیں (بیفائدہ) کیوں نصیحت کرتے ہو تو وہ کہنے لگے کہ (فقط) تمہارے

إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٦٤﴾ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا

پروردگار کی بارگاہ میں (اپنے کو) الزام سے بچانے کیلئے اور اسلئے کہ شاید یہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں پھر جب وہ

بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا

لوگ جس چیز کی انہیں نصیحت کی گئی تھی اسے بھول گئے تو ہم نے انکو نجات دی جو بُرے کام سے لوگوں کو روکتے

الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿١٦٥﴾

تھے اور جو لوگ ظالم تھے انکو ان کی بدچلنی کی وجہ سے بُرے عذاب میں گرفتار کیا پھر جس بات کی انہیں ممانعت

فَلَمَّا عَتَوْا عَن مَّا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً

کی گئی تھی جب ان لوگوں نے اس میں سرکشی کی تو ہم نے حکم دیا کہ تم ذلیل اور راندے ہوئے بندر بن جاؤ (وہ

خَاسِئِينَ ﴿١٦٦﴾ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ

بن گئے) اے رسول وہ وقت یاد دلاؤ جب تمہارے پروردگار نے بانگ پکار کے (بنی اسرائیل سے) کہہ دیا

إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَن يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۗ

تھا وہ قیامت تک ان پر ایسے حاکم کو مسلط رکھیگا جو انہیں بُری بُری تکلیفیں دیتا رہے (کیونکہ) اسمیں تو شک ہی

إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٦٧﴾

نہیں کہ تمہارا پروردگار بہت جلد عذاب کرنیوالا ہے اور اسمیں شک بھی نہیں کہ وہ بڑا بخشنے والا مہربان (بھی) ہے

وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أُمَمًا ۖ مِّنْهُمُ الصَّالِحُونَ وَ

اور ہم نے ان کو ٹکڑے کر کے زمین میں گروہ گروہ (منتشر) کر دیا ان میں سے کچھ لوگ تو نیک ہیں اور کچھ لوگ اور طرح کے

مِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ ۖ وَبَلَوْنَاهُم بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ

(بدکار) ہیں اور ہم نے انہیں سکھ اور دکھ (دونوں طرح) سے آزمایا تاکہ وہ (شرارت سے)

ف۱ اس کی تفصیل دیکھو پارہ اول رکوع ۸ آیت ۶۵

ف۲ کئی سو برس پیشتر پیشین گوئی کر کے اتنا زمانہ دراز گذرنے پر بھی آج تک قوم یہود کہیں [illegible] ایران میں دیکھا تو اس کی پوری تصدیق ہو جاتی ہے

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۱۶۸ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

بازآئیں پھر انکے بعد کچھ ناخلف جانشین ہوئے جو کتاب (خدا توریت) کے تو وارث بنے مگر لوگوں کے

وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَ

بہکنے سے احکام خدا کو بدلکر اسکے عوض اس (ذلیل) ناپاک ادنیٰ دنیا کے سامان لے لیتے ہیں اور الطف

يَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ

تو یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ ہم تو عنقریب بخش دیئے جائینگے اور (جو لوگ انپر طعن کرتے ہیں) اگر انکے پاس بھی ایسا

يَاْخُذُوْهُ ۭ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ

ہی اور دوسرا سامان آجائے تو اسے بھی (نہ چھوڑیں) لے ہی لیں کیا انسے کتاب (خدا توریت) کا عہد و

اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ۭ

پیمان نہیں لیا گیا کہ خدا پر سچ کے سوا (جھوٹ کبھی) نہیں کہیں گے اور جو کچھ اس کتاب میں ہے اسے

وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا

انہوں نے (اچھی طرح) پڑھ لیا ہے اور آخرت کا گھر تو ان ہی لوگوں کے واسطے خاص ہے جو پرہیزگار

تَعْقِلُوْنَ ۱۶۹ وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ

ہیں تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے اور جو لوگ کتاب (خدا) کو مضبوطی سے پکڑے ہیں اور پابندی سے

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۱۷۰

نماز ادا کرتے ہیں (انہیں) اس کا ثواب ضرور ملے گا کیونکہ ہم ہرگز نیکوکاروں کا ثواب برباد نہیں کرتے اور

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ

(اے رسول یہود کو یاد دلاؤ) جب ہم نے ان (کے سروں) پر پہاڑ کو اس طرح لٹکا دیا کہ گویا سائبان تھا اور وہ

وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا

لوگ سمجھ چکے تھے کہ ان پر اب گرا اور ہم نے انکو حکم دیا کہ جو کچھ ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اسے مضبوطی سے

مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۱۷۱ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ

پکڑے لو اور جو کچھ اس میں لکھا ہے یاد رکھو تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ اور (اے رسولؐ) وہ وقت بھی یاد دلاؤ جب

ع ۹

عہد الست و حضرت علیؑ کی امارت

ملہ یہ اقرار عہد الست کا ہے جب دنیا میں کوئی موجود نہ تھا اور خدا نے صرف اپنی خدائی کا اقرار نہ لیا تھا بلکہ حضرت محمدؐ کی رسالت اور حضرت علیؑ کی امارت و وراثت کا بھی وہ بھی صرف انسانوں سے نہیں بلکہ فرشتوں سے بھی چنانچہ یہ حدیث اسی آیت کی تائید و تفسیر میں وارد ہے قال رسول اللہ لو یعلم الناس متی سمی علی امیر المومنین ما انکروا فضلہ سمی امیر المومنین وآدم بین الروح والجسد قال عزوجل واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورھم ذریتھم واشھدھم علی انفسھم الست بربکم قالت الملئکۃ بلیٰ فقال اللہ تعالیٰ انا ربکم ومحمد نبیکم وعلی امیرکم ترجمہ حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ جانتے کہ علیؑ کا نام امیر المومنین کب رکھا گیا تو اس کی فضیلت سے انکار نہ کرتے علی امیر المومنین اس وقت کہلائے جب آدمؑ کا جسد و روح درست نہ ہوا تھا۔ چنانچہ خدا فرماتا ہے واذ اخذ الآیۃ الست بربکم تو فرشتوں نے کہا ہاں تب خدا نے فرمایا کہ میں تمہارا پروردگار ہوں اور محمدؐ تمہارے نبی ہیں اور علیؑ تمہارے امیر ہیں دیکھو کتاب فردوس الاخبار باب ۱۴ و جلد ۱۲

مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ

تمہارے پروردگار نے آدم کی اولاد سے یعنے پشتوں سے (باہر نکال کر) انکی اولاد سے خود انکے مقابلہ میں اقرار

عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى ۛ شَهِدْنَا ۛ اَنْ

کرالیا (پوچھا کہ) کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں تو سب بولے ہاں ہم اسکے گواہ ہیں (یہ ہم

تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿١٧٢﴾ اَوْ

نے اسلئے کہا کہ ایسا نہ ہو کہیں تم قیامت کے دن بول اٹھو کہ ہم تو اس سے بالکل بیخبر تھے یا یہ

تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً

کہہ بیٹھو کہ (ہم کیا کریں) ہمارے تو باپ داداؤں ہی نے پہلے شرک کیا تھا اور ہم تو انکی اولاد تھے

مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿١٧٣﴾

(کہ انکے بعد دنیا میں آئے) تو کیا تمہیں ان لوگوں کے جرم کی سزا میں ہلاک کریگا جو پہلے ہی غلط کر چکے اور ہم یوں اپنی

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿١٧٤﴾

آیتوں کو تفصیل وار بیان کرتے ہیں اور تاکہ وہ لوگ (اپنی غلطی سے) باز آئیں اور (اے رسول) تم انکو لوگوں

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا

کو اس شخص کا حال پڑھ کر سنادو جسے ہم نے اپنی آیتیں عطا کی تھیں پھر وہ ان سے نکل

فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿١٧٥﴾ وَلَوْ شِئْنَا

بھاگا تو شیطان نے اسکا پیچھا پکڑا اور آخر کار وہ گمراہ ہو گیا اور اگر ہم چاہتے تو ہم اسے انہیں آیتوں کی بدولت

لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَ

بلند مرتبہ کر دیتے مگر وہ تو خود ہی پستی کی طرف جھک پڑا اور اپنی نفسانی خواہش کا تابعدار

اتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ

بن بیٹھا تو اس کی مثل اس کتے کی مثل ہے کہ اگر اس کو دھتکار دو تو بھی زبان نکالے رہے اور

يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

اسکو چھوڑ دو تو بھی زبان نکالے رہے یہ مثل ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں

حضرت موسےٰ کے زمانہ میں ایک شخص بلعم باعور تھا اس کو اسم اعظم یاد تھا اور جب وہ اس اسم کے ذریعہ سے دعا کرتا تھا تو اس کی دعا قبول ہو جاتی تھی فرعون نے حضرت موسیٰ کا پیچھا کیا تو بلعم سے فرمائش کی کہ تم دعا کرو کہ موسےٰ اور انکے ساتھی ہمارے قبضے میں آجائیں یہ سنتے ہی وہ اپنے گدھے پر سوار ہوا مگر خدا کی شان اس نے ہر چند کوشش کی گدھے نے ایک قدم بھی نہ اٹھایا جب اس نے مارنا شروع کیا تو خدا کی قدرت سے گدھا فصیح زبان سے کہنے لگا تجھ پر افسوس ہے تو مجھے کیوں مارتا ہے کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھ کو ساتھ لیجاؤں کہ تو خدا کے رسول اور مومنین پر بددعا کرے آخر اس نے نہ مانا یہاں تک مارا کہ وہ گدھا مر گیا نتیجہ یہ ہوا کہ اسم اعظم اس کی زبان سے نکل گیا اور اس کا اثر جاتا رہا آخر کافر بن بیٹھا اور جہنم کا کندہ بنا

كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

کو جھٹلایا تو (اے رسول) یہ قصّے ان لوگوں سے بیان کر دو تاکہ یہ لوگ خود بھی غور کریں

سَآءَ مَثَلًا ۨالْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے ان کی بھی کیا بُری مثل ہے اور اپنی ہی جانوں پر ستم

كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ

ڈھاتے رہے راہ پر بس وہی شخص ہے جس کی خدا ہدایت کرے۔ اور جس کو گمراہی

وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾ وَلَقَدْ

میں چھوڑ دے تو وہی لوگ گھاٹے میں ہیں اور گویا ہم نے (خود) بہتیرے جنات

ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ

اور آدمیوں کو جہنّم ہی کے واسطے پیدا کیا اور ان کے دل تو ہیں (مگر قصداً) ان سے

لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۖ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۖ وَ

سمجھتے ہی نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں (مگر قصداً) ان سے دیکھتے ہی نہیں اور ان کے

لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۗ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ

کان بھی ہیں (مگر) ان سے سننے کا کام ہی نہیں لیتے (خلاصہ) یہ لوگ گویا جانور ہیں بلکہ ان سے

بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ

بھی کہیں گئے گزرے ہوئے یہی لوگ (امرِ حق سے) بالکل بے خبر ہیں اور اچھے (اچھے) نام خدا

الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ

ہی کے خاص ہیں تو اسے انہیں ناموں سے پکارو اور جو لوگ اس کے ناموں میں کفر کرتے ہیں انہیں (ان کے

اَسْمَآئِهٖ ۗ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَمِمَّنْ

حال پر) چھوڑ دو وہ بہت جلد اپنے کرتوت کی سزا پائیں گے اور ہماری مخلوقات سے کچھ لوگ

خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾

ایسے بھی ہیں جو دینِ حق کی ہدایت کرتے ہیں اور حق ہی (حق) انصاف بھی کرتے ہیں۔ اور جن

لے ناموں میں کفر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان ناموں کی شریعت نے خدا کے واسطے اجازت نہیں دی ہے اُن کے ساتھ خدا کو پکارا جیسے عرب کے لوگ خدا کو ابو المکارم یا ابیض الوجوہ اور نصاریٰ ابو المسیح اور جماعت اولاد کہتے تھے یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ شرک کی نیت سے خدا کے ناموں سے مشتق کر کے دوسروں کا نام رکھنا جیسے اللہ سے لات اور عزیز سے عزّیٰ اور منان سے منات وغیرہ ۔ ۲ زاذان نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ عنقریب اس امت کے تہتر فرقے ہوں گے ان میں سے بہتر جہنمی اور ایک جنتی یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں خدا نے فرمایا ہے و ممن خلقنا الآیۃ کہ وہ لوگ میں اور میرے شیعہ ہیں دیکھو کتاب غایۃ المرام ص ۵۷۰

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ

لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم انہیں بہت جلد اس طرح آہستہ آہستہ (جہنم میں) لیجائینگے کہ

لَا يَعْلَمُوْنَ ۝١٨٢ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۚ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝١٨٣

انہیں خبر بھی نہ ہوگی اور میں انہیں (دنیا میں) ڈھیل دونگا بیشک میری تدبیر بہت (کچی اور) مضبوط ہے۔

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا

کیا ان لوگوں نے اتنا بھی خیال نہ کیا کہ آخر ان کے رفیق (محمدؐ) کو کچھ جنون تو ہے نہیں وہ تو بس کھلم کھلا عذاب

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝١٨٤ اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ

خدا سے ڈرانے والے ہیں کیا ان لوگوں نے آسمان و زمین کی حکومت اور

وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ

خدا کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں غور نہ کیا اور نہ اس بات میں کہ شاید ان کی

يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ

موت قریب آگئی ہو پھر اتنا سمجھانے کے بعد (بھلا) کس بات پر ایمان لائیں گے

يُؤْمِنُوْنَ ۝١٨٥ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۭ وَ

جسے خدا گمراہی میں چھوڑ دے پھر اس کا کوئی راہ پر نہیں اور انہیں انکی

يَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝١٨٦ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ

سرکشی (و شرارت) میں چھوڑ دے گا کہ سرگرداں رہیں (اے رسولؐ) تم سے لوگ قیامت

السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ

کے بارے میں پوچھا کرتے ہیں کہ کہیں اس کا قیام بھی ہے تم کہدو کہ اس کا علم بس فقط میرے

لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ۘ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

پروردگار ہی کو ہے وہی اس کے وقت معین پر اس کو ظاہر کر دے گا وہ سارے آسمان و زمین

الْاَرْضِ ۭ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۭ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ

میں ایک کٹھن وقت ہوگا وہ تمہارے پاس بس اچانک آ جائے گی تم سے لوگ اس طرح پوچھتے

حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

ہیں کہ گویا تم ان سے بخوبی واقف ہو تم صاف کہدو کہ اس کا علم بس خدا ہی کو ہے مگر بہتیرے لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۸۷ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا

نہیں جانتے۔ (اے رسول) تم کہدو کہ میں خود اپنا آپ تو اختیار رکھتا ہی نہیں نہ نفع نہ ضرر کا مگر بس وہی

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ

جو خدا چاہے اور اگر (بغیر خدا کے بتائے) غیب کو جانتا ہوتا تو یقیناً میں اپنا بہت سا فائدہ کر لیتا اور

مِنَ الْخَيْرِ ۖ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ

مجھے کبھی کوئی تکلیف بھی نہ پہونچتی میں تو صرف (نافرمان) لوگوں کو (عذاب سے) ڈرانیوالا اور (ایمانداروں کو بہشت کی)

وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۱۸۸ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ

خوشخبری دینے والا ہوں وہ خدا ہی تو ہے جس نے تم کو ایک شخص (آدم) سے پیدا کیا اور اس (کی

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ

بچی ہوئی مٹی) سے اس کا جوڑا بھی بنا ڈالا تاکہ اسکے ساتھ رہے سہے پھر جب انسان اپنی بی بی سے

فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ

ہمبستری کرتا ہے۔ تو بی بی ایک ہلکے سے حمل سے حاملہ ہو جاتی ہے پھر اسے لئے لئے چلتی پھرتی ہے پھر جب

اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا

(زیادہ دن ہونے سے) بوجھل ہو جاتی ہے تو دونوں (میاں بیوی) اپنے پروردگار سے دعا کرنے لگے اگر تو

لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝۱۸۹ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا

ہمیں نیک فرزند عطا فرمائے تو ہم ضرور تیرے شکر گزار ہونگے پھر جب خدا نے انکو فرزند صالح عطا فرما دیا

لَهٗ شُرَكَاۗءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۱۹۰

تو جو (اولاد) خدا نے انھیں عطا کیا تھا لگے اسمیں خدا کا شریک بنانے تو خدا کی شان (شرک سے) بہت اونچی

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝۱۹۱

ہے۔ کیا وہ لوگ خدا کا شریک ایسوں کو بناتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود خدا کے پیدا کئے ہوئے ہیں

ف اس قصہ کی ابتدا اگرچہ حضرت آدم سے ہے مگر پھر ان کی اولاد کا بیان شروع کر دیا ہے اور یہ حالت بھی ان کی اولاد ہی کی ہے اسی وجہ سے خدا نے

ف تعالی اللہ عما یشرکون میں جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے اور اسکے قبل تثنیہ کے صیغہ میں عام میاں بیوی کی حالت بیان کی ہے مطلب یہ ہے کہ لوگ دعا کرتے ہیں اور اسی بنا پر اپنے لڑکوں کا نام پیر بخش سالار بخش وغیرہ رکھتے ہیں یعنی خدا نے نہیں دیا بلکہ پیر نے یا مدار میاں نے عطا کیا ہے یہاں اگرچہ مطلب ہو بلکہ صرف نام رکھنا مقصود ہو تو شاید کچھ مضائقہ نہ ہو گا واللہ اعلم ۱۲

وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ۝١٩٢

اور نہ وہ ان کی مدد کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ آپ اپنی مدد کر سکتے ہیں

وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَتَّبِعُوكُمْ ۚ سَوَآءٌ

اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ گے بھی تو یہ تمہاری پیروی نہیں کرنے کے تمہارے واسطے

عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنتُمْ صَامِتُونَ ۝١٩٣ إِنَّ الَّذِينَ

برابر ہے خواہ تم ان کو بلاؤ یا تم چپ چاپ بیٹھے رہو۔ بیشک وہ لوگ جن کی تم خدا کو

تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ ۖ فَادْعُوهُمْ

چھوڑ کر عبادت کرتے ہو وہ (بھی) تمہاری طرح (خدا کے) بندے ہیں بھلا تم انھیں

فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝١٩٤ أَلَهُمْ

پکار کے تو دیکھو تو اگر تم سچے ہو تو وہ تمہاری کچھ سن لیں کیا ان کے ایسے پاؤں

أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَآ ۖ أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَآ ۖ أَمْ

بھی ہیں جن سے چل سکیں یا انھیں ایسے ہاتھ بھی ہیں جن سے (کسی چیز کو) پکڑ سکیں یا

لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَآ ۖ أَمْ لَهُمْ ءَاذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۗ

انھیں ایسی آنکھیں بھی ہیں جن سے دیکھ سکیں یا ان کے ایسے کان ہیں جن سے سن سکیں

قُلِ ادْعُوا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنظِرُونِ ۝١٩٥

(اے رسول ان لوگوں سے) له کہدو کہ تم اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو بلاؤ پھر سب مل کر مجھ پر داؤں چلو پھر مجھے

إِنَّ وَلِـِّۧىَ اللَّهُ الَّذِى نَزَّلَ الْكِتَـٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى

(ذرا بھی) مہلت نہ دو (پھر دیکھوں تو میرا کیا بنا سکتے ہو) بیشک میرا مالک مختار تو بس خدا ہے جس نے کتاب (قرآن) کو

الصَّـٰلِحِينَ ۝١٩٦ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ لَا

نازل فرمایا اور وہی (اپنے) نیک بندوں کا حامی ہے اور وہ لوگ (بت) جنھیں تم خدا کے سوا (اپنی مدد

يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَآ أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ۝١٩٧

کو) پکارتے ہو نہ تو وہ تمہاری مدد کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ اپنی آپ مدد کر سکتے ہیں۔

له جب آپ نے مشرکین عرب کو خدا کے عذاب سے ڈرایا تو وہ لوگ کہنے لگے ہمارے معبودوں کی مذمت مت کرو ایسا نہ ہو کہ ان کی طرف سے کوئی مصیبت تم پر آجائے اس وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲۔

مشرکین عرب سے سوالات

وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَسْمَعُوا ۖ وَتَرَاهُمْ

اور اگر تو انہیں ہدایت کی طرف بلائے گا بھی تو یہ سن ہی نہیں سکتے اور تو تو سمجھتا ہے کہ وہ

يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۝۱۹۸ خُذِ الْعَفْوَ

تجھے (آنکھیں کھولے) دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ دیکھتے نہیں (اے رسول) تم درگزر اختیار

وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ۝۱۹۹ وَإِمَّا

کرو اور اچھے کام کا حکم دو اور جاہلوں کی طرف سے منہ پھیر لو اور اگر شیطان کی طرف

يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ

سے تمہاری (امت کے) دل میں کسی طرح کا وسوسہ پیدا ہو تو تم خدا سے پناہ مانگو کیونکہ اس میں

سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝۲۰۰ إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ

شک ہی نہیں کہ وہ بڑا سننے والا واقف کار ہے۔ بیشک جو لوگ پرہیزگار ہیں جب کبھی انہیں

مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ ۝۲۰۱ وَ

شیطان کا خیال چھو بھی گیا تو چونک پڑتے ہیں پھر فوراً ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں ان کافروں کے بھائی

إِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ ۝۲۰۲ وَإِذَا

بند شیطان ان کو (ادھر) کھینچ کے گمراہی کی طرف گھسیٹے چلے جاتے ہیں پھر کسی طرح کی کوتاہی (بھی) نہیں کرتے

لَمْ تَأْتِهِم بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا

اور جب تم انکے پاس کوئی (خاص) معجزہ نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے اسے کیوں نہیں بنالیا (ان سے)

يُوحَىٰ إِلَيَّ مِن رَّبِّي ۚ هَٰذَا بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ وَهُدًى

تم کہدو کہ میں تو بس اسی وحی کا پابند ہوں جو میرے پروردگار کی طرف سے میرے پاس آتی ہے یہ (قرآن) تمہارے پروردگار

وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝۲۰۳ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ

کی طرف سے حقیقت کی دلیلیں ہیں اور ایماندار لوگوں کے واسطے ہدایت اور رحمت ہے (لوگو) جب قرآن پڑھا

فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝۲۰۴

جائے تو کان [1] لگا کے سنو اور چپ چاپ رہو تاکہ (اسی بہانے) تم پر رحم کیا جائے۔

[1] احادیث سے ثابت ہے کہ حکم نماز جماعت کا ہے کہ جب امام قرآن کی کوئی سورۃ پڑھے تو ماموم کا فرض ہے کہ اسے توجہ سے سنے اور چپ رہے اور خود نہ پڑھے لیکن اگر یوں بھی قرآن پڑھا جائے تو اہل اسلام کو اس کے سامنے بیٹھ کے گپ نہ کرنا چاہیے بلکہ اس کی طرف توجہ مناسب ہے

نماز جماعت کا حکم

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً وَّدُونَ

اور اپنے پروردگار کو اپنے جی ہی (جی) میں گڑگڑا کے اور ڈر (ڈر) کے اور بہت ہیچ کے

الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ

نہیں (دھیمی آواز) سے صبح وشام یاد کیا کرو اور (اس کی یاد سے) بالکل غافل نہ

الْغٰفِلِينَ ﴿٢٠٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ

ہو جاؤ۔ بیشک جو لوگ لے (فرشتے وغیرہ) تمہارے پروردگار کے پاس مقرب ہیں وہ

عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ ﴿٢٠٦﴾ ۩

اسکی عبادت سے سرکشی نہیں کرتے اور اسی کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کا سجدہ کرتے ہیں۔

(آیاتها ٧٥) سُورَةُ الْأَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ (٨) (٨٨) (رکوعاتها ١٠)

سورہ انفال ؎ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی پچھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ ۖ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ

(اے رسول) تم سے لوگ انفال ؎ (مال غنیمت) کے بارہ میں پوچھا کرتے ہیں تو تم کہدو کہ انفال

الرَّسُولِ ۖ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۖ وَ

مخصوص ؎ خدا اور رسول کے واسطے ہے تو خدا سے ڈرو اور اپنے باہمی معاملات کی اصلاح کرو اور اگر

أَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١﴾ إِنَّمَا

تم سچے ایماندار ہو تو خدا کی اور اسکے رسول کی اطاعت کرو۔ سچے ایماندار تو بس

الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ

وہی لوگ ہیں کہ جب (انکے سامنے) خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو انکے دل دہل جاتے ہیں اور

وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَّعَلٰى

جب انکے سامنے اسکی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو انکے ایمان کو اور بھی زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ

لے اس آیت پر سجدہ ہے
؎ اس سورہ میں بھی خدا نے بہت سے امور اخلاقی و تمدنی ارشاد فرمائے ہیں

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ

بس اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں اور جو ہم نے

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ

انہیں دیا ہے اس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں یہی لوگ سچے ایماندار ہیں ان

حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ

ہی کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے) درجے ہیں اور بخشش اور عزت

كَرِيْمٌ ۝ كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَ

و آبرو کی ساتھ روزی ہے یہ مال غنیمت کا جھگڑا ویسا ہی ہے جس طرح تمہارے پروردگار نے تمہیں

اِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝ يُجَادِلُوْنَكَ

بالکل ٹھیک (مصلحت سے) تمہارے گھر سے (جنگ میں) نکالا تھا اور مومنین کا ایک گروہ (اس کی) ناخوش تھا

فِى الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ

تاکہ وہ لوگ حق کے ظاہر ہونے کے بعد بھی تم سے (خواہ مخواہ) سچی بات میں جھگڑتے تھے اور اس طرح

وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ وَ اِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ

کرنے لگے گویا وہ زبردستی موت کے منہ میں دھکیلے جا رہے ہیں اور (اسے اپنی) آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور (وہ وقت یاد کرو) جب

اَنَّهَا لَكُمْ وَ تَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ

خدا تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ (کفار مکہ کی) دو جماعتوں میں سے ایک تمہارے لئے ضرور ہے اور تم یہ چاہتے تھے کہ کمزور جماعت تمہارے

لَكُمْ وَ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ يَقْطَعَ

ہاتھ لگے (تاکہ بے لڑے بھڑے مال غنیمت ہاتھ آ جائے) اور خدا یہ چاہتا تھا کہ اپنی باتوں سے حق کو ثابت (و قائم) رکھے اور

دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَ يُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ

کافروں کی جڑ کاٹ ڈالے تاکہ حق کو حق ثابت کردے اور باطل کو ملیامیٹ کردے اگرچہ گنہگار

كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ

(کفار اس سے) ناخوش ہی کیوں نہ ہوں (یہ وہ وقت تھا) جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے

لَكُمْ اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝ ۹

تمہاری سُن لی اور جواب دیا کہ میں تمہاری لگاتار ہزار فرشتوں سے مدد کرونگا اور یہ امداد (غیبی) خدا

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ

نے صرف تمہارے خوشی خاطر کیلئے کی تھی اور تاکہ تمہارے دل مطمئن ہو جائیں اور (یاد رکھو کہ) مدد خدا

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

کے سوا کسی اور کے ہاں سے (کبھی) نہیں ہوتی۔ بے شک خدا غالب اور حکمت

حَكِيْمٌ ۝ ۱۰ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ

والا ہے یہ وہ وقت تھا کہ جب اپنی طرف سے اطمینان دینے کیلئے تم پر نیند کو غالب کر رہا تھا اور

عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ

تم پر آسمان سے پانی[۱] برسا رہا تھا تاکہ اس سے تمہیں پاک پاکیزہ کر دے اور تم سے

عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ

شیطان کی گندگی دفع کر دے اور تمہارے دل مضبوط کر دے اور پانی سے (بالو جم جائے) اور

بِهِ الْاَقْدَامَ ۝ ۱۱ اِذْ يُوْحِىْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّىْ

تمہارے قدم (اچھی طرح) جمائے رہے (اے رسول) یہ وہ وقت تھا جب تمہارا پروردگار فرشتوں سے

مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِىْ فِىْ قُلُوْبِ

فرما رہا تھا کہ میں یقیناً تمہارے ساتھ ہوں تم ایمانداروں کو ثابت قدم رکھو میں بہت جلد کافروں

الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ

کے دلوں میں (تمہارا رعب) ڈال دوں گا (بس پھر کیا ہے اب) تو ان کفار کی گردنوں پر مارو اور

الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ؕ ۝ ۱۲

ان کی پور پور کو چٹیلی کر دو یہ (سزا) اس لئے ہے کہ ان لوگوں نے خدا

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ

اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو شخص (بھی) خدا اور اسکے

[۱] چونکہ ابوجہل نے پانی
سے قریب کنارے پہلے
ہی سے قبضہ کر لیا تھا
اور مسلمان ریتیلی زمین
میں تھے کہ جہاں چلتے
تو انکے پاؤں دھنس جاتے
تھے اس وجہ سے مسلمانوں
کو سخت تردد تھا تو خدا نے
انکے رفع تردد کے واسطے
ان پر نیند غالب کر دی تو شیطان
نے ان میں سے کئیوں کو
متفکر کر دیا اسکے جواب
میں خدا نے خوب بارش برسائی
کہ ریت بھی جم گئی اور
ان لوگوں کو پانی کا بھی
آرام ہوا اور کفار کی
سخت زمین کیچڑ ہو
گئی پھر اسی فتح
پر بر کرم ہوا کہ ان کی مدد کو فرشتے
بھیجے پہلے ایک ہزار پھر تین
ہزار پھر پانچ ہزار اگرچہ ایک
فرشتہ ہی کفار کی تباہی کیلئے
کافی تھا مگر مسلمانوں کو اس
بہتات کی ایک ظاہری تسلی
تھی چنانچہ ابن عباس کہتے
ہیں کہ جب کوئی مسلمان کسی
مشرک کا مقابل ہوتا تو کوڑے
کی آواز سنتا اور پھر سامنے
دیکھتا کہ اس مشرک کو زمین
پر پڑا ہوا پایا اور کوڑے کا
نشان اس کے سر پر
موجود اور جناب امیر فرماتے
ہیں کہ ہمارے اور مشرکوں
کے کشتوں میں یہ فرق
تھا کہ ہمارے کشتوں میں زخم
کا نشان موجود ہوتا اور ان
میں نہیں۔ خود مشرکین کا
بیان تھا کہ جب ہم سے مقابلہ
ہوا تو ہم پر رعب غالب ہوا
اور ہم نے کچھ لوگوں کو دیکھا
کہ ہاتھوں میں تلوار اور کوڑے
لئے ہوئے گھوڑوں پر سوار
فضا میں لٹکے تھے ہوا میں زمین
سے بے لگاؤ کھڑے اور
جس پر کوڑا مارتے فوراً
مر جاتا ہے۔ یہ دیکھ کر
ہمارے حواس بجا نہ
رہے اور سب کے
سب بھاگ کھڑے
ہوئے ۱۲

يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ۱۳

رسول کی مخالفت کرے گا تو یاد رہے کہ خدا بڑا سخت عذاب کرنے والا ہے۔ (کافرو) دنیا

ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ۝ ۱۴

میں تو لو پھر اس (سزا) کا مزہ چکھو اور (پھر آخرت میں تو) کافروں کے واسطے جہنم کا عذاب ہی ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اے ایماندارو! جب تم سے کفار سے میدان جنگ میں مقابلہ ہو تو (خبردار) ان کی طرف پیٹھ

زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝ ۱۵ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ

نہ پھیرنا اور یاد رہے (اُس شخص کے سوا جو لڑائی کے واسطے

يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى

کترائے یا کسی جماعت کے پاس (جا کر) موقع پائے (اور) جو شخص بھی اس دن ان کفار کی طرف سے

فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۝

پیٹھ پھیریگا وہ یقینی (رہ پھر کے) خدا کے غضب میں آ گیا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے اور وہ

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ ۱۶ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ

(کیا) بُرا ٹھکانا ہے اور (مسلمانو) ان کفار کو کچھ تمنے تو قتل کیا نہیں بلکہ ان کو تو خود خدا نے

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى وَلِيُبْلِيَ

قتل کیا اور (اے رسول) جب تم نے تیر مارا تو کچھ تم نے نہیں مارا بلکہ خود خدا نے تیر مارا اور تا کہ اپنی

الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

طرف سے مومنین پر خوب احسان کرے بیشک خدا (سب کی) سنتا اور (سب کچھ) جانتا

عَلِيْمٌ ۝ ۱۷ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ۱۸

ہے یہ تو یہ اور خدا تو کافروں کی مکاری کا کمزور کر دینے والا ہے (کافرو) اگر تم یہ چاہتے ہو کہ

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ وَاِنْ تَنْتَهُوْا

(جو حق پر ہو اس کی) فتح ہو تو (مسلمانوں کی) فتح بھی تمہارے سامنے آموجود ہوئی اب کیا عذر باقی ہے اور اگر تم اب

لے کفار قریش جب مکے سے رخصت
ہونے لگے تو خانہ کعبہ کا پردہ پکڑ کے
دعا کی تھی کہ خداوندا ان دونوں لشکروں
میں جو سیدھی راہ پر ہو اور زیادہ بزرگ
اور سچا دین رکھتا ہو اس کی مدد کرنا
اور دوسرے کو ذلیل و رسوا اس کی
طرف اس آیت میں اشارہ ہے
اس دعا کا محرک سب سے زیادہ ابوجہل
تھا جو عمرو بن الجموح کی وار سے اپنے
خون میں لوٹ رہا تھا اور بیٹے جلاتے
اسکی عکرمہ بن ابوجہل پر وار کیا جس سے
اس کا ہاتھ کٹ گیا اتنے میں حضرت
ابن مسعود موقع پر پہونچ گئے اور
ابوجہل کے سینہ پر سوار ہو کر اس
کا سر کاٹا اور حضرت رسول خدا
میں حاضر ہوئے اور آپ کا دل ٹھنڈا
ہوا اس لڑائی میں مسلمانوں کی
طرف سے تو آدمی کام آئے اور کفار
کی طرف سے ستر آدمی قتل کئے گئے
میں ستائیس آدمی صرف حضرت
علی کے مقتول تھے اور ستر آدمی
قیدی تھے منجملہ ان کے حضرت
عباس اور حضرت عقیل بھی
تھے جب باقی کفار بھاگ گئے تو حضرت
رسول نے شب کو وہیں قیام کیا
سب اصحاب تو سو گئے مگر خود
حضرت کو حضرت عباس کی کراہنے کی وجہ
سے نیند نہ آئی یہاں تک کہ جب
انکی مشکیں ڈھیلی کردی گئیں اور
چپ ہوئے تو آپ کو نیند آئی
ان ہی قیدیوں میں ابو العاص
حضرت خدیجہ کی بیٹی زینب کا
شوہر بھی تھا۔ زینب نے اپنے
شوہر کی رہائی کے لئے وہ زیورات
جو حضرت خدیجہ نے جہیز میں دئے
تھے آپکے پاس بھیجے جب
ان زیورات پر آپ کی نظر پڑی
آبدیدہ ہو گئے۔ الغرض
آپ نے سب مسلمانوں سے
پوچھ کر وہ زیورات زینب
کو واپس کئے اور اس کے
شوہر کو بھی رہا کر دیا۔ ۱۲

فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَإِن تَعُودُوا نَعُدْ وَلَن تُغْنِيَ

بھی مخالفت اسلام سے باز رہو تو تمہارے واسطے بہتر ہے اور اگر تم کہیں پلٹ پڑے تو یاد رہے ہم بھی پلٹ

عَنكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ

پڑیں گے اور تمہیں تباہ کر چھوڑینگے اور تمہاری جماعت اگرچہ بہت زیادہ بھی ہو ہرگز کچھ کام نہ آئیگی اور خدا تو

الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ

یقینی مومنین کیساتھ ہے۔ اے ایماندارو خدا اور اسکے رسول کی اطاعت کرو اور

رَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَا

اسکی منہ نہ موڑو جب تم سن رہے ہو اور ان لوگوں کے

تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿٢١﴾

ایسے نہ ہو جاؤ جو منہ سے تو کہتے تھے کہ ہم سن رہے ہیں حالانکہ وہ سنتے سناتے خاک نہ تھے

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ

بیشک نہیں کہ زمین پر چلنے والے تمام حیوانات سے بدتر خدا کے نزدیک وہ بہرے گونگے (کفار) ہیں جو

لَا يَعْقِلُونَ ﴿٢٢﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ ۖ وَ

کچھ نہیں سمجھتے اور اگر خدا ان میں نیکی (کی بو بھی) دیکھتا تو ضرور ان میں سننے کی قابلیت عطا کرتا مگر یہ

لَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوا وَّهُم مُّعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

ایسے بدسرشت ہیں کہ اگر انہیں سننے کی قابلیت بھی دیتا تو بھی منہ پھیر کر بھاگ جاتے۔ اے ایماندارو

آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا

جب تمکو (ہمارا) رسول (محمدؐ) ایسے کام کیلئے بلائے جو تمہاری روحانی زندگی کا باعث ۱ ہو تو تم

يُحْيِيكُمْ ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ

خدا کے رسول کا حکم دل سے قبول کرو اور جان لو کہ خدا وہ قادر مطلق ہے کہ آدمی اور اسکے دل (ارادے) کے درمیان حائل

وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ

طرح آجاتا ہے اور یہ بھی سمجھ لو کہ تم سب اسکے سامنے حاضر کئے جاؤ گے اور اس فتنے سے ڈرتے رہو جو خصوصیت کے ساتھ انہیں لوگوں پر نہ پڑیگا ۲

۱ اس سے یا تو ایمان مراد ہے جس سے دنیا اور دین دونوں کی زندگی ہے یا جہاد مراد ہے جو زندگی جاوید کا باعث ہوتا ہے اور امام ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ اس سے مراد حضرت علی کی ولایت ہے اور یہی قرین قیاس ہے واللہ اعلم۔ ۲ اگر وہ چاہے تو دین کو خیر لے یا پھر اگر چاہے تو ہو کا سامان کر جا جاتا ہے اس کو دل سے بالکل خوف ہو جاتا ہے جیسا کہ قبلا ہو گا بھی اسی کی طرف اشارہ کر کے جناب امیر نے ارشاد فرمایا ہے عرفت ربی بفسخ العزائم میں نے اپنے پروردگار کو قصد کے ٹوٹ جانے سے پہچانا۔ ۳ حضرت امام محمد باقر زین ثابت بن عباس اور ابو العالیہ وغیرہ بالتصریح کہتے ہیں کہ اس آیہ کے تنزیل ہے جیسے لفظ ہوتی ہیں کہ جانتے اس فتنے سے مراد جو فتنہ ہیں اکثر لوگوں بھی پڑیگا واللہ اعلم بحقیقت الحال ہے کہ یہ آیت حضرت علی عمار طلحہ اور زبیر کی شان میں خاص جنگ جمل کے متعلق نازل ہوئی تھی ہے خود زبیر کہا کرتے تھے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ ہم نے ایک زمانہ تک اس آیت کو پڑھا اور کوئی شخص اس کا مصداق نہ معلوم ہوا تو ہم ہی اسکی مراد ہیں اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک دن زبیر رسول اللہ کے ساتھ جا رہے تھے کہ حضرت علی سامنے سے آتے دکھائی دیئے تو زبیر مسکرائے حضرت رسول نے پوچھا کہ تم علی کو دوست رکھتے ہو انہوں نے کہا کیوں نہیں آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہو گا کہ جب تم اس کے مقابلے میں لڑنے جاؤ گے اور اس سے بھی زیادہ ہو گے اس دن کیا حال ہو گا۔ جب تم اس کے مقابلے میں لڑنے جاؤ گے دیکھو تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۲ مطبوعہ مصر

ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ

جنھوں نے تم میں سے ظلم کیا بلکہ تم سب اس میں پڑ جاؤ گے اور یہ یقین جانو کہ خدا

الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾ وَاذْكُرُوا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ

بڑا سخت عذاب دینے والا ہے اور مسلمانو! وہ وقت یاد کرو جب تم سرزمین (مکہ) میں بہت کم اور بالکل بے بس تھے

فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ

اکثر سہمے جاتے تھے کہ کہیں لوگ تم کو اچک نہ لے جائیں تو خدا نے تم کو (مدینہ میں)

وَأَيَّدَكُم بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ

پناہ دی اور خاص اپنی مدد سے تمہاری تائید کی اور تمہیں پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں تاکہ تم

تَشْكُرُونَ ﴿٢٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَ

شکرگزاری کرو اے ایماندارو نہ تو خدا اور رسول کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں

الرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٧﴾ وَاعْلَمُوا

میں خیانت کرو حالانکہ تم سمجھتے بوجھتے ہو اور یقین جانو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہاری آزمائش

أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِندَهُ أَجْرٌ

کی چیزیں ہیں اور (جو ان کی محبت میں بھی خدا کو نہ بھولے) یقیناً خدا کے ہاں بڑی

عَظِيمٌ ﴿٢٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَل

مزدوری ہے اے ایماندارو اگر تم خدا سے ڈرتے رہو گے تو وہ تمہارے واسطے امتیاز پیدا

لَّكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ

کر دیگا اور تمہاری طرف سے تمہارے گناہ کا کفارہ قرار دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور خدا بڑا

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢٩﴾ وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا

صاحب فضل (و کرم) ہے اور اے رسول وہ وقت یاد کرو جب کفار تم سے فریب

لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ ۚ وَيَمْكُرُونَ وَ

کر رہے تھے تاکہ تم کو قید کر لیں یا تم کو مار ڈالیں یا تمہیں گھر سے نکال باہر کریں وہ تو

[illegible]

[illegible] (باقی صفحہ [illegible] پر)

يَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

کر رہے تھے اور خدا بھی (انکے خلاف) تدبیر کر رہا تھا اور خدا تو سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر ہے اور جب انکے سامنے

اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ

ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو بول اٹھتے ہیں کہ ہم نے سنا تو لیکن اگر ہم چاہیں تو یقیناً ایسا ہی (قرآن) ہم

هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ

بھی کہہ سکتے ہیں تو بس اگلوں ہی کے قصے ہیں اور (اے رسول) وہ وقت یاد کرو جب کافروں نے دعائیں

اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا

مانگیں کہ خداوندا اگر یہ (دین اسلام) حق ہے اور تیرے پاس سے (آیا) ہے تو ہم پر آسمان سے

حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَمَا كَانَ

پتھر برسا یا ہم پر کوئی اور دردناک عذاب ہی نازل فرما حالانکہ جب تک تم ان کے درمیان

اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ

موجود ہو خدا ان پر عذاب نہیں کرے گا اور اللہ ایسا بھی نہیں کہ لوگ تو اس سے اپنے گناہوں کی

هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ

معافی مانگ رہے ہیں اور خدا انہیں عذاب نازل فرمائے، اور جب لوگوں کو مسجد الحرام (خانہ کعبہ کی عبادت) سے روکتے

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ

ہیں تو پھر ان کیلئے کونسی بات باقی ہے کہ ان پر عذاب نازل نہ کرے اور وہ لوگ تو خانہ کعبہ کے متولی بھی نہیں پھر کیوں روکتے

اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَمَا كَانَ

ہیں اسکے متولی تو صرف پرہیزگار لوگ ہیں مگر ان کافروں میں کے بہتیرے نہیں جانتے ہیں اور خانہ کعبہ کے پاس

صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا

سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا ان کی نماز ہی کیا تھی تو اے کافرو جب تم کفر کیا کرتے

الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تو اسکی سزا میں اپنے عذاب کے مزے چکھو اس میں شک نہیں کہ یہ کفار اپنے مال محض اس

(بقیہ صفحہ ۲۸۶) [illegible]

يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ

واسطے خرچ کرتے ہیں کہ لوگوں کو راہ خدا سے روک دیں تو یہ لوگ اسے عنقریب

فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ

ہی خرچ کریں گے پھر اس کے بعد ان کی حسرت کا باعث ہوگا پھر آخر یہ مغلوب ہو جائینگے

وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ۝ لِيَمِيزَ اللَّهُ

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا (قیامت میں) اسکے سب جہنم کی طرف ہانکے جائینگے تاکہ خدا پاک

الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ

کو ناپاک سے جدا کر دے اور ناپاک لوگوں کو ایک دوسرے پر رکھ کے ڈھیر

عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ

بنادے پھر سب کو جہنم میں جھونک دے۔ یہی لوگ گھاٹا

أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا إِن

اٹھانے والے ہیں۔ (اے رسول اکرم) کافروں سے کہدو کہ اگر وہ لوگ اب

يَنتَهُوا يُغْفَرْ لَهُم مَّا قَدْ سَلَفَ وَإِن يَعُودُوا فَقَدْ

بھی اپنی شرارتوں سے باز رہیں تو انکے پچھلے قصور معاف کر دیئے جائیں اور اگر پھر کہیں چلے تو یقیناً

مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ۝ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ

اگلوں کے طریقے گذر چکے (جو انکی سزا ہوئی وہی انکی بھی ہوگی) مسلمانو ان کافروں سے لڑتے جاؤ یہاں تک کہ

فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ فَإِنِ انتَهَوْا فَإِنَّ

کوئی فساد باقی نہ رہے اور (ملک) ساری خدائی میں خدا کا دین ہی دین ہو جائے پھر اگر یہ لوگ (فساد سے)

اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا

باز آجائیں تو خدا انکی کاروائیوں کو خوب دیکھتا ہے اور اگر سرتابی کریں تو مسلمانو! سمجھ لو کہ خدا یقیناً

أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ ۚ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۝

تمہارا مالک ہے اور وہ کیا اچھا مالک ہے اور کیا اچھا مددگار ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۸۷) طرح رسول اللہ اہل زمین کے امان کے باعث ہیں اسی طرح آپ کے اہلبیت بھی ان کے امان کے باعث ہیں اور اس بارے میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں ایک حدیث یہ ہے کہ جس طرح ستارے آسمان والوں کے امان ہیں اسی طرح میرے اہلبیت زمین والوں کے امان ہیں۔ (صواعق محرقہ علامہ ابن حجر عسقلانی مکی۔ ۲۳۴)

الجزء ۱۰

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ

اور جان لو کہ جو کچھ تم (مال کفار) لوٹو اس میں پانچواں حصہ مخصوص خدا اور رسولؐ اور

خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ

(رسولؐ کے) قرابتداروں اور یتیموں لہ اور مسکینوں اور پردیسیوں کا ہے

الْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ

اگر تم خدا پر اور اس (غیبی امداد) پر ایمان لا چکے ہو جو ہم نے اپنے (خاص) بندے

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى

(محمدؐ) پر فیصلے کے دن (جنگ بدر میں) نازل کی تھی جس دن (مسلمانوں اور کافروں کی) دو جماعتیں باہم

الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اِذْ اَنْتُمْ

گتھ گئی تھیں۔ اور خدا تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (یہ وہ وقت تھا) جب تم (میدان جنگ میں) مدینے کے قریب کے

بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَ

ناکے پر تھے اور وہ کفار بعید کے ناکے پر اور (قافلے کے) سوار تم سے نشیب میں تھے

الرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي

اور اگر تم (ایک دوسرے سے) وقت کی تقرری کا وعدہ کر لیتے تو اور وقت پر گڑ بڑ کر دیتے مگر

الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ڏ

(خدا نے تو تم لوگوں کو اچانک اکٹھا کر دیا) تاکہ جو بات شدنی تھی وہ پوری کر دکھائے

لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ

تاکہ جو شخص ہلاک (گمراہ) ہو وہ (حق کی) حجت تمام ہونے کے بعد ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ ہدایت

بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ

کی حجت تمام ہونے پیچھے زندہ رہے اور خدا یقیناً سننے والا (اور) جانتا ہے (یہ وہ وقت تھا) جب خدا نے تمہیں

فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ

خواب میں کفار کو کم کر کے دکھلایا تھا اور اگر ان کو تمہیں زیادہ کر کے دکھلاتا تو تم یقیناً ہمت ہار دیتے

لہ مال غنیمت [illegible]

وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ

اور لڑائی کے بارے میں آپس میں جھگڑنے لگتے مگر خدا نے اس (بدنامی) سے بچالیا۔ اس میں تو

عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝۴۴ وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ

شک ہی نہیں کہ وہ دلی خیالات سے واقف ہے۔ (یہ وہ وقت تھا) جب تم لوگوں نے مڈبھیڑ کی

الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ

تو خدا نے تمہاری آنکھوں میں کفار کو بہت کم کرکے دکھلایا اور ان کی آنکھوں میں تم کو تھوڑا کر دیا

لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ

تاکہ خدا کو جو کچھ کرنا منظور تھا وہ پورا ہو جائے۔ اور کل باتوں کا دارومدار تو خدا ہی پر

الْأُمُورُ ۝۴۴ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً

ہے۔ اے ایماندارو! جب تم کسی فوج سے مڈبھیڑ کرو تو خبردار اپنے قدم جمائے رہو

فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝۴۵ وَ

اور خدا کو بہت یاد کرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور خدا کی اور

أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا

اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو (ورنہ) تم ہمت ہار دوگے

وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ ۖ وَاصْبِرُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ

اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور (جنگ کی تکلیف کو) جھیل جاؤ کیونکہ خدا تو یقیناً صبر کرنے

الصَّابِرِينَ ۝۴۶ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ

والوں کا ساتھی ہے۔ اور ان لوگوں کے ایسے نہ ہو جاؤ جو اتراتے ہوئے اور لوگوں کو

دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَنْ

دکھلانے کے واسطے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خدا کی

سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝۴۷

راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو کچھ بھی وہ لوگ کرتے ہیں خدا اس پر ہر طرح سے احاطہ کئے ہوئے ہے

جنگ سے نہ بھاگو

ع

لے کیونکہ اگر پہلے ہی مسلمان ان کو زیادہ سمجھ ہوتے تو راہ فرار اختیار کرتے اور جنگ نہ ہونے پاتی اور یہ عقدہ نہ کھلتا کہ غالب کون ہے اور خدا کس کے ساتھ ہے۔ ۱۲

آپس میں جھگڑا نہ کرو

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا

اور جب شیطان نے لے ان کی کارستانیوں کو عمدہ کر دکھایا اور ان کے کان میں پھونک دیا کہ لوگوں

غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ

میں آج کوئی ایسا نہیں جو تم پر غالب آسکے اور میں تمہارا مددگار ہوں پھر جب دونوں لشکر

فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ

مقابل ہوئے تو اپنے الٹے پاؤں بھاگ نکلا اور کہنے لگا کہ میں تو تم سے الگ

اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ

ہوں میں تو وہ چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تمہیں نہیں سوجھتیں میں تو خدا سے

اَخَافُ اللّٰهَ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٤٨ اِذْ يَقُوْلُ

ڈرتا ہوں اور خدا بہت سخت عذاب والا ہے۔ یہ وہ وقت تھا جب منافقین

الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ

اور جن لوگوں کے دلوں میں کفر کا مرض ہے کہہ رہے تھے کہ ان مسلمانوں کو ان کے دین نے دھوکے

دِيْنُهُمْ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

میں ڈال رکھا ہے کہ اتراتے پھرتے ہیں، حالانکہ جو شخص خدا پر بھروسہ کرتا ہے وہ غالب رہتا ہے کیونکہ خدا

حَكِيْمٌ ۝٤٩ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا

تو یقیناً غالب حکمت والا ہے۔ اور کاش اے رسول تم دیکھتے جب فرشتے کافروں کی جان نکال لیتے تھے اور

الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ وَ

ان کے رخ اور پشت پر کوڑے مارتے جاتے تھے اور (کہتے جاتے تھے کہ)

ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝٥٠ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ

عذاب جہنم کے مزے چکھو یہ سزا اس کی ہے جو تمہارے ہاتھوں نے پہلے کیا

اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝٥١

کرایا ہے۔ اور خدا بندوں پر ہرگز ظلم نہیں کیا کرتا۔ (ان لوگوں کی حالت)

لے چنانچہ جنگ بدر میں شیطان سراقہ بن حارث کی شکل بن کر حارث بن ہشام کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے لوگوں کو لڑائی پر ابھارتا تھا [illegible] جب یہ لوگ مدینہ آئے تو سراقہ کی شکست کی اس نے [illegible] ساتھ تھا اور لوگوں کو بھی [illegible] نہیں [illegible] جب مسلمان ہوئے تو معلوم ہوا کہ شیطان تھا۔

عہ قیس بن الولید بن حارث [illegible] عاص بن منبہ [illegible] یہ لوگ مسلمان ہو چکے تھے مگر قرآن کے خیالات [illegible] ہجرت کی آزمائش کے بزرگوں نے انہیں قید کیا تھا۔ جب بدر کی لڑائی چھڑی تو یہ لوگ بھی ساتھ ہو لئے۔ اور ارادہ یہ تھا کہ جو فریق زبردست ہو گا اس کی طرف ہو لیں گے۔ جب مسلمانوں کی قلت دیکھی تو کہنے لگے کہ ان بے چاروں کو انکے دین نے فریب دیا [illegible] ابھی تو ان کا وارا نیارا ہوا جاتا ہے۔ اور ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۰

كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَفَرُوا

قوم فرعون اور ان لوگوں کی سی ہے جو ان سے پہلے تھے اور خدا کی آیتوں سے انکار کرتے

بِآيَاتِ اللَّهِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ

تھے تو خدا نے بھی ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں آ پکڑا۔ بیشک خدا زبردست اور

شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝٥٢ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ

بہت سخت عذاب دینے والا ہے۔ یہ سزا اس وجہ سے (دی گئی) کہ جب کوئی نعمت خدا

مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا

کسی قوم کو دیتا ہے تو تاوقتیکہ وہ لوگ خود اپنی قلبی حالت (نہ) بدلیں خدا بھی اسے نہیں

بِأَنفُسِهِمْ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝٥٣ كَدَأْبِ آلِ

بدلے گا اور خدا تو یقینی (سب کی) سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔ ان لوگوں کی حالت (قوم فرعون اور

فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ

ان لوگوں کی سی ہے جو ان سے پہلے تھے اور اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے تو ہم نے

رَبِّهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ

بھی ان کے گناہوں کی وجہ سے ان لوگوں کو ہلاک کر ڈالا اور فرعون کی قوم کو ڈوبا مارا اور (وہ)

فِرْعَوْنَ وَكُلٌّ كَانُوا ظَالِمِينَ ۝٥٤ إِنَّ شَرَّ

سب کے سب ظالم تھے۔ اس میں شک نہیں کہ خدا کے نزدیک

الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا

جانوروں[1] میں کفار سب سے بدتر ہیں تو (باوجود اسکے) پھر ایمان نہیں

يُؤْمِنُونَ ۝٥٥ الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ

لاتے۔ (اے رسولؐ) جن لوگوں[2] سے تم نے عہد و پیمان کیا تھا پھر وہ لوگ اپنے عہد کو

يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ۝٥٦

ہر بار توڑے ڈالتے ہیں اور پھر (خدا سے) نہیں ڈرتے۔

[1] اس مقام پر خدا نے کفار کو جانوروں سے بھی بدتر فرمایا اور ایک جگہ فرماتا ہے اولٰئک کالانعام بل ھم اضل [illegible]

[2] یہودیوں نے رسولؐ سے عہد کیا تھا کہ کفار کی حمایت و [illegible] کریں گے مگر بعد میں ہتھیاروں سے ان کی مدد کی جب [illegible] ہوئی تو کہنے لگے ہم بھول گئے تھے پھر جنگ خندق میں ابوسفیان کو ساتھ دیا ان ہی کے بارے میں خدا نے یہ حکم دیا [illegible]

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ

تو اگر وہ لڑائی میں تمہارے ہتھے چڑھ جائیں تو ایسی سخت گوشمالی دو کہ انکے ساتھ ان لوگوں کو بھی جو

لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝٥٧ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ

گروہ جو انکے پشت پر ہوں تاکہ یہ عبرت حاصل کریں۔ اور اگر تمہیں کسی قوم کی خیانت (عہد شکنی) کا خوف ہو تو تم

خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

بھی برابر ان کا عہد ان کی طرف پھینک مارو (عہد شکن کے ساتھ عہد شکنی کرو) خدا

يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝٥٨ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ہرگز دغابازوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور کفار یہ خیال نہ کریں کہ وہ (مسلمانوں سے) آگے

سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝٥٩ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا

بڑھ نکلے (کیونکہ) وہ ہرگز (مسلمانوں کو) ہرا نہیں سکتے۔ اور (مسلمانو) ان کفار کے (مقابلے کے)

اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ

واسطے جہاں تک تم سے ہوسکے (اپنے بازو کے) زور سے اور بندھے ہوئے گھوڑوں سے (لڑائی کا)

بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ

سامان مہیا کرو اس سے خدا کے دشمن اور اپنے دشمن اور اس کے سوا دوسرے لوگوں پر بھی

لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ

اپنی دھاک بٹھاؤ گے جنہیں تم نہیں جانتے ہو مگر خدا تو ان کو جانتا ہے اور خدا کی راہ میں تم جو کچھ بھی

شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا

خرچ کروگے وہ تم پورا پورا بھر پاؤ گے اور تم پر کسی طرح

تُظْلَمُوْنَ ۝٦٠ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَ

ظلم نہیں کیا جائیگا۔ اور اگر یہ کفار صلح کی طرف مائل ہوں۔ تو تم بھی اس

تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦١

کی طرف مائل ہو۔ اور خدا پر بھروسہ رکھو۔ (کیونکہ) وہ بیشک (سب کچھ) سنتا جانتا ہے

وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ

اور اگر وہ لوگ تمھیں فریب دینا چاہتے ہیں تو کچھ پروا نہیں) خدا تو تمھارے واسطے یقینی کافی ہے

هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٢﴾

(اے رسول) وہی تو وہ خدا ہے جس نے اپنی خاص مدد اور مومنین سے تمھاری تائید کی

وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ

اور اسی نے ان مسلمانوں کے دلوں میں باہم ایسی الفت پیدا کر دی کہ اگر تم جو کچھ بھی زمین میں ہے سب کا

جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ

سب خرچ کر ڈالتے تو بھی ان کے دلوں میں ایسی الفت پیدا نہ کر سکتے مگر خدا ہی تھا

بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٣﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

جس نے ان میں باہم الفت پیدا کی بیشک وہ زبردست حکمت والا ہے۔ اے رسول

حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٤﴾

تم کو بس خدا اور جو مومنین تمھارے تابع فرمان ہیں کافی ہیں۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ

اے رسول تم مومنین کو جہاد کے واسطے آمادہ کرو (وہ گھبرائیں نہیں) خدا ان سے وعدہ کرتا ہے

إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا

کہ اگر تم لوگوں میں سے ثابت قدم رہنے والے بیس بھی ہوں گے۔ تو دو سو (کافروں)

مِائَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا

پر غالب آجائیں گے۔ اور اگر تم لوگوں میں سے (ایسے) سو ہوں گے تو ہزار (کافروں) پر

أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا

غالب آجائیں گے۔ اس سبب سے کہ یہ لوگ ناسمجھ ہیں) اب خدا نے تم سے

يَفْقَهُونَ ﴿٦٥﴾ الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَ

(اپنے حکم کی سختی میں) تخفیف کر دی اور دیکھ لیا کہ تم

له ابن عساکر نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ قال مکتوب علی العرش لا الٰہ الا اللہ انا وحدی لا شریک لی محمد عبدی ورسولی ایدتہ بعلی وذلک قولہ ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمؤمنین یعنی رسول نے فرمایا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں میں یکتا ہوں میرا کوئی شریک نہیں محمد میرا بندہ اور میرا رسول ہے میں نے اس کی علی سے مدد کی۔ اور یہی مطلب ھو الذی ایدک کا ہے دیکھو درمنثور جلال الدین سیوطی جلد ۳ صفحہ ۱۹۹ سطر ۱۹ مطبوعہ مصر اور یہی روایت ابن عدی وابن عساکر نے انس سے بھی کی ہے۔ اور کتاب ذرین الفتی میں بھی مذکور ہے ۱۲

عَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ
میں یقیناً کمزوری ہے۔ تو اگر تم لوگوں میں سے ثابت قدم رہنے والے
صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ
سو ہوں گے تو دو سو (کافروں) پر غالب رہیں گے اور اگر تم لوگوں میں سے (ایسے) ایک ہزار
يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۶﴾
ہوں گے تو خدا کے حکم سے دو ہزار (کافروں) پر غالب رہیں گے اور (جنگ کی تکلیفوں کو) جھیل جانے والوں کا خدا ساتھی ہے
مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى
کوئی نبی جب تک کہ روئے زمین پر (کافروں کا) خون نہ بہائے اس کے یہاں قیدیوں کا[1]
يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ
رہنا مناسب نہیں۔ تم لوگ تو دنیا کے سازوسامان کے خواہاں ہو۔
وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾ لَوْلَا
اور خدا (تمہارے لئے) آخرت (کی بھلائی) کا خواہاں ہے۔ اور خدا زبردست حکمت والا ہے۔ اور اگر
كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ
خدا کی طرف سے پہلے ہی (اس کی معافی کا) حکم نہ ہو چکا ہوتا تو تم نے جو (بدلے کے) قیدیوں کے چھوڑ دینے کا فدیہ لیا تھا اس کی سزا میں تم پر بڑا
عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّ
عذاب نازل ہو کر رہتا۔ تو (خیر جو ہوا سو ہوا) اب تم نے جو مال غنیمت حاصل کیا ہے اسے کھاؤ
اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۹﴾ يٰٓاَيُّهَا
(وہ تمہارے لئے) حلال طیب ہے۔ اور خدا سے ڈرتے رہو بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ اے رسول
النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ
جو قیدی تمہارے قبضہ میں ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر خدا تمہارے دلوں میں
اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا
نیکی دیکھے گا تو جو (مال) تم سے چھین لیا گیا ہے اس سے کہیں بہتر تمہیں عطا فرمائے گا۔

[1] [illegible]

ع

مِمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور تمہیں بخش بھی دے گا۔ اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ

اور اگر یہ لوگ تم سے فریب کرنا چاہتے ہیں تو خدا سے پہلے ہی فریب کر چکے ہیں تو (اس کی سزا میں)

فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

خدا نے ان پر تمہیں قابو دے دیا اور خدا تو بڑا واقف کار حکمت والا ہے۔ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا

وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ

اور ہجرت کی اور اپنے اپنے جان و مال سے خدا کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (ہجرت کرنے

اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ

والوں کو) جگہ دی اور (ہر طرح) ان کی خبر گیری کی۔ یہی لوگ ایک دوسرے کے (باہم) سرپرست

بَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ

و دوست ہیں۔ اور جن لوگوں نے ایمان تو قبول کیا اور ہجرت نہیں کی تو تم لوگوں کو ان کی سرپرستی سے کچھ

وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ

سروکار نہیں یہاں تک کہ وہ ہجرت اختیار کریں اور (ہاں اگر) وہ تم سے دینی امر میں مدد

فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَ

کے خواہاں ہوں تو تم پر (ان کی) مدد کرنی لازم و واجب ہے مگر ان لوگوں کے مقابلے میں نہیں

بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

جن میں اور تم میں باہم (صلح کا) عہد و پیمان ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا (سب کو) دیکھ رہا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا

اور جو لوگ کافر ہیں وہ بھی (باہم) ایک دوسرے کے سرپرست ہیں۔ اگر تم (اس طرح) مدد

تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝

نہ کرو گے تو روئے زمین پر فتنہ برپا ہو جائے گا اور بڑا فساد ہوگا۔

(بقیہ از صفحہ ۲۹۵) جاتا ہے فدیہ دینا
ہوگا۔ عباس نے کہا اچھا تو میرے پاس
جو تھا مسلمانوں نے لے لئے تھے ان کو ہی
کو فدیہ سمجھو۔ آپ نے فرمایا وہ تو
مال غنیمت تھا اور فدیہ میں شمار نہیں
ہو سکتا عباس بولے میں اتنا مال کہاں
سے لاؤں کیا تم چاہتے ہو کہ تمھارا چچا
اس حال میں رہ جائے کہ لوگوں سے
بھیک مانگے آپ نے فرمایا وہ مال
کہاں ہے جو مکہ سے چلتے وقت اپنی
بیوی کے سپرد کر آئے تھے عباس
بولے میں تو اس کام کو پوشیدہ
کر آیا تھا اور میرے سوا کسی کو معلوم
نہیں تمھیں کیونکر معلوم ہوا آپ نے
فرمایا مجھے خدا نے بتایا ہے یہ سنکر
حضرت عباس کو آپ کی سچائی کا
یقین ہو گیا اور فوراً مسلمان ہو گئے
پھر مکہ سے مال لا کر فدیہ ادا کیا تھا
علیہ یہ حکم فدیہ لینے کے بارے میں نازل ہوا تھا
اس وجہ سے بعض اصحاب کو اس
کا بہت لینے میں تامل ہوا اس وقت
خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲ علہ ایک
مرتبہ کہیں سے مال آیا تو حضرت
رسول نے حضرت عباس سے فرمایا
لے چچا چادر بچھائیے اور جتنا جی
چاہے لیجئے۔ یہ وہ وعدہ ہے کہ جو
خدا نے فرمایا تھا کہ اگر تمہارے
دل دیکھے گا تو اس سے بہتر عطا
کرے گا۔ ۱۲ (حاشیہ سیوطی)
سلے جب آپ ہجرت کر کے مدینہ آئے
تو مہاجرین و انصار میں باہم ایک دوسرے
کا بھائی قرار دیا وہ باہم ایک دوسرے
کے وارث بھی ہوتے جب آیہ
اولوا الارحام نازل ہوا تو یہ وراثت
موقوف ہوئی۔ ۱۲

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ

اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور خدا کی راہ میں لڑے بھڑے اور جن

اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ

لوگوں نے (ایسے نازک وقت میں مہاجرین کو) جگہ دی اور (انکی) ہر طرح کی خبر گیری کی یہی لوگ

حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

سچے ایماندار ہیں۔ انہی کے واسطے مغفرت اور عزت آبرو والی روزی ہے۔ اور جن لوگوں نے (صلح

مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ

حدیبیہ کے) بعد ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا وہ لوگ بھی تمہیں میں

مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ

سے ہیں اور صاحبان قرابت خدا کی کتاب میں باہم ایک دوسرے کے (بہ نسبت اوروں کے)

فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ٧٥

زیادہ حقدار ہیں بے شک خدا ہر چیز سے خوب واقف ہے۔

اٰيَاتُهَا (٩) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ (١١٣) رُكُوْعَاتُهَا ١٦

سورہ توبہ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو انتیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

بَرَاۗءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ

(اے مسلمانو) جن مشرکوں سے تم لوگوں نے (صلح کا) عہد و پیمان کیا تھا اب خدا اور اس کے رسول

مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ

کی طرف سے ان کو ایک دم بیزاری ہے تو اے مشرکو بس تم چار مہینے (ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم، رجب) تو

اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ

(چین سے بے خطر) اپنے زمین میں سیر و سیاحت کر لو اور یہ سمجھے رہو کہ تم (کسی طرح) خدا کو عاجز نہیں کر سکتے

مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ

اور یہ بھی کہ خدا کافروں کو ضرور رسوا کر کے رہے گا اور خدا اور اس کے رسول کی طرف سے

إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِّنَ

حج اکبر کے دن (تم) لوگوں کو منادی کی جاتی ہے کہ خدا اور اس کا رسول مشرکوں سے بیزار

الْمُشْرِكِينَ ۙ وَرَسُولُهُ ۚ فَإِن تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِن

(اور الگ) ہے تو (مشرکو) اگر تم لوگوں نے (اب بھی) توبہ کی تو تمہارے حق میں یہی بہتر ہے اور اگر

تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ

تم لوگوں نے (اس سے بھی) منہ موڑا تو سمجھ لو کہ تم لوگ خدا کو ہرگز عاجز نہیں کر سکتے اور جن لوگوں نے

الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم

کفر اختیار کیا ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو۔ مگر (ہاں) جن مشرکوں سے تم نے عہد و پیمان

مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا

کیا تھا پھر ان لوگوں نے کبھی کچھ تم سے (وفائے عہد میں) کمی نہیں کی اور نہ تمہارے مقابلہ میں کسی کی

عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ

مدد کی تو ان کے عہد و پیمان کو جتنی مدت کے واسطے مقرر کیا ہے پورا کر دو خدا پرہیزگاروں

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝ فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ

کو یقیناً دوست رکھتا ہے۔ پھر جب حرمت کے (چاروں) مہینے گزر جائیں تو مشرکوں

الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَ

کو جہاں پاؤ (بے تامل) قتل کر دو اور ان کو گرفتار کر لو اور ان کو قید کرو اور

خُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ

ہر گھات کی جگہ میں ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ لوگ (اب بھی شرک سے) باز

فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا

آئیں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو (ان سے تعرض

سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَإِنْ أَحَدٌ

نہ کرو) بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور (اے رسول) اگر مشرکین میں سے

مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ

لہ کوئی تم سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دو یہاں تک کہ وہ خدا کا کلام سن لے۔ پھر

كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا

اسے اس کے امن کی جگہ واپس پہنچا دو۔ یہ اس وجہ سے کہ یہ لوگ

يَعْلَمُوْنَ ۝ كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ

نادان ہیں۔ (جب مشرکین) نے خود عہد شکنی کی تو ان) کا کوئی عہد و پیمان خدا کے نزدیک اور اسکے

اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ

رسول کے نزدیک کیونکر (قائم) رہ سکتا ہے مگر جن لوگوں سے تم نے خانہ کعبہ کے پاس معاہدہ کیا تھا تو

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا

وہ لوگ (اپنا عہد و پیمان) تم سے قائم رکھنا چاہیں تو تم بھی ان سے (اپنا عہد) قائم رکھو بیشک

لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ كَيْفَ وَاِنْ

خدا (بدعہدی سے) پرہیز کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (ان کا عہد) کیونکر (رہ سکتا ہے) جب

يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ

(انکی یہ حالت ہے) کہ اگر تم پر غلبہ پا جائیں تو تمہارے بارے میں نہ تو رشتے ناتے ہی کا لحاظ کریں نہ عہد کا۔ وہ اپنے قول

يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَ

قرار کا۔ یہ لوگ تمہیں اپنی زبانی (دمع خرچ سے) خوش کر دیتے ہیں حالانکہ انکے دل (ان باتوں کو) نہیں مانتے اور ان میں

اَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا

کے بہتیرے تو بدچلن ہیں۔ اور ان لوگوں نے خدا کی آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت

قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا

(دنیاوی فائدے) حاصل کر کے (لوگوں کو) اسکی راہ سے روک دیا بیشک یہ لوگ جو کچھ بھی کرتے تھے بہت

يَعْمَلُوْنَ ۝ لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا

ہی برا ہے۔ یہ لوگ کسی مومن کے بارے میں نہ تو رشتے ناتے ہی کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ قول قرار کا

ذِمَّةً ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ﴿١٠﴾ فَاِنْ تَابُوْا
اور (واقعی) یہی لوگ زیادتی کرتے ہیں۔ تو اگر (اب بھی شرک سے) توبہ کریں
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِی
اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم اپنی آیتوں کو
الدِّیْنِ ۗ وَنُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿١١﴾ وَ
واقف کار لوگوں کے واسطے تفصیلاً بیان کرتے ہیں۔ اور اگر یہ
اِنْ نَّكَثُوْٓا اَیْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا
لوگ عہد کرچکنے کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں تم کو طعنے دیں تو ان
فِیْ دِیْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ
کفر کے سرکردہ لوگوں سے خوب لڑائی کرو(۱) ان کی قسموں کا ہرگز کوئی
اَیْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ یَنْتَهُوْنَ ﴿١٢﴾ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ
اعتبار نہیں تاکہ یہ لوگ اپنی شرارت سے) باز آئیں۔ (مسلمانو) بھلا تم ان لوگوں سے
قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَیْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ
کیوں نہیں لڑتے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور رسول کا نکال باہر کرنا
وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ
(اپنے دل میں) ٹھان لیا تھا اور تم سے پہلے پہل چھیڑ بھی انھوں ہی نے شروع کی تھی۔ کیا
اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿١٣﴾
تم ان سے ڈرتے ہو۔ تو اگر تم سچے ایماندار ہو تو خدا اُن سے کہیں بڑھ کر تمہارے ڈرنے کے قابل ہے
قَاتِلُوْهُمْ یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَیْدِیْكُمْ وَیُخْزِهِمْ وَ
ان سے (بےخوف وخطر) لڑو، خدا تمہارے ہاتھوں سے ان کی سزا کریگا۔ اور انہیں رسوا کریگا اور تمہیں
یَنْصُرْكُمْ عَلَیْهِمْ وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿١٤﴾
ان پر فتح عطا کریگا۔ اور ایماندار لوگوں کے سینے ٹھنڈے کریگا اور ان مومنین کے دل کی کدورتیں

[illegible]

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰي مَنْ

جو (کفار سے) پہونچی ہیں دفع کردیگا اور خدا جس کی چاہے توبہ قبول کرے

يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا

اور خدا بڑا واقف کار ہے (اور) حکمت والا ہے۔ کیا تم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ تم (یونہی) چھوڑ دیئے جاؤ

وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا

گے اور ابھی تک تو خدا نے ان لوگوں کو ممتاز کیا ہی نہیں جو تم میں سے (راہِ خدا میں) جہاد کرتے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۭ

ہیں اور خدا اور اس کے رسولؐ اور مومنین کے سوا کسی کو اپنا رازدار دوست نہیں بناتے اور جو کچھ

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۶ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ

بھی تم کرتے ہو خدا اس سے بھی باخبر ہے۔ مشرکینؐ کا یہ کام نہیں کہ جب وہ اپنے کفر کا

يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۭ

خود اقرار کرتے ہیں تو خدا کی مسجدوں کو (جاکر) آباد کریں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا کیا کرایا

اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ښ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝۱۷

سب اکارت ہوا۔ اور یہ لوگ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

خدا کی مسجدوں کو بس صرف وہی شخص (جاکر) آباد کر سکتا ہے جو خدا اور روزِ آخرت پر ایمان

الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ

لائے اور نماز پڑھا کرے اور زکوٰۃ دیتا رہے اور خدا کے سوا (اور)

اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰۗىِٕكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝۱۸

کسی سے نہ ڈرے تو عنقریب یہی لوگ ہدایت یافتہ لوگوں سے ہو جائیں گے۔

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاۗجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

کیا تم لوگوں نے حاجیوں کی سقائی اور مسجد الحرام (خانہ کعبہ) کی آبادی کو اس شخص کے

لے ایک روایت میں ہے کہ جب
حضرت عباس وغیرہ جنگ بدر میں قید
ہو کر آئے تو اور مومنین نے دوسرے
قیدیوں کی اور حضرت علی نے حضرت
عباس کی سرزنش کی کہ تم نے
قطع رحم کیا اور پیغمبر سے جنگ
لڑنے آئے تو اس پر حضرت عباس
[illegible]
نیکیوں کو خیال نہیں کرتے
پوچھا نیکیاں کیا ہیں [illegible]
مسجد الحرام کو آباد کرتے
[illegible]
اس کے جواب
میں خدا نے یہ آیت
نازل فرمائی ہے
ایک دن حضرت عباس
اور حضرت طلحہ بن شیبہ
باہم فخر کر رہے تھے اور ہر ایک
اپنے کو دوسرے سے افضل کہہ
رہا تھا طلحہ نے کہا میں تم سے زیادہ
فضیلت رکھتا ہوں کیونکہ خانہ کعبہ
کی کنجی میرے پاس ہے [illegible]
[illegible] حضرت عباس بولے
میں تم سے افضل ہوں [illegible]
کو پانی پلاتا ہوں اتنے میں حضرت
علی کا گزر ہوا آپ نے فرمایا میں تم دونوں
سے افضل ہوں کیونکہ سب سے تمام عالم
سے پہلے رسول کے ساتھ
نماز پڑھی اور ایمان لایا [illegible]
[illegible]
رسول کی خدمت میں پہنچے
اور فیصلہ کے خواستگار
ہوئے اس وقت یہ آیت
[illegible]
نازل ہوئی اور خدا نے
بتلا دیا کہ حضرت علی سب سے
افضل ہیں [illegible]
[illegible] یہ روایت
بہت سے لوگوں نے مثل واحدی وغیرہ
کے نقل کیا ہے ۱۲

كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ

ہمسر بنا دیا ہے جو خدا اور روزِ آخرت پر ایمان لایا اور خدا کی راہ میں جہاد کیے

سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا

خدا کے نزدیک تو یہ لوگ برابر نہیں ہیں اور خدا ظالم لوگوں کی ہدایت

يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۘ ١٩ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

نہیں کرتا ہے۔ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا ہے اور (خدا کے لئے)

هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ

ہجرت اختیار کی اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے خدا کی راہ میں جہاد کیا وہ

وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

لوگ خدا کے نزدیک درجے میں کہیں بڑھ کر ہیں۔ اور یہی لوگ (اعلیٰ درجے پر) فائز ہونے

الْفَآئِزُوْنَ ۝ ٢٠ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ

والے ہیں۔ ان کا پروردگار ان کو اپنی مہربانی اور خوشنودی اور ایسے رہے بہرے

رِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝ ٢١

باغوں کی خوشخبری دیتا ہے جس میں ان کے لئے دائمی عیش (و آرام) ہو گا،

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ ٢٢

اور یہ لوگ ان باغوں میں ہمیشہ ابد الآباد تک رہیں گے۔ بیشک خدا کے پاس تو بڑا اجر و ثواب ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ

اے ایماندارو اگر تمہارے (ماں) باپ اور تمہارے (بہن) بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر

اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَ

کو ترجیح دیتے ہوں تو تم ان کو (اپنا) خیر خواہ نہ سمجھو اور تم میں جو شخص

مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ٢٣

ان سے الفت رکھے گا تو یہی لوگ ظالم ہیں۔ (اے رسول) تم

وقف لازم

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَ

کہہ دو کہ تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی بند اور تمہاری

أَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالُ ۨ اقْتَرَفْتُمُوهَا

بیویاں اور تمہارے کنبے والے اور وہ مال جو تم نے کما کے رکھ چھوڑے ہیں

وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَا

اور وہ تجارت کہ جسکے مندا پڑ جانیکا تمہیں اندیشہ ہے اور وہ مکانات جنہیں تم پسند

أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي

کرتے ہو اگر تمہیں خدا سے اور اس کے رسولؐ سے اور اسکی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ

سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهِ ۗ وَاللّٰهُ

عزیز ہیں تو تم ذرا ٹھہرو یہاں تک کہ خدا اپنا حکم (عذاب) موجود کرے اور خدا

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِينَ ۝٢٤ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ

نافرمان لوگوں کی ہدایت نہیں کرتا۔ (مسلمانو) خدا نے تمہاری بہت سے مقامات

فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ ۙ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ

پر (غیبی) امداد کی اور (خاص کر) جنگ حنین کے دن جب تمہیں اپنی کثرت (تعداد)

كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ

نے مغرور کر دیا تھا پھر وہ کثرت تمہیں کچھ بھی کام نہ آئی اور (تم ایسے گھبرائے کہ)

الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ ۝٢٥

زمین باوجود اس وسعت کے تم پر تنگ ہو گئی تم پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے۔ تب خدا نے

ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلٰى رَسُولِهِ وَعَلَى

اپنے رسولؐ پر اور مومنین پر اپنی (طرف سے) تسکین نازل فرمائی اور (رسولؐ کی

الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْزَلَ جُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا وَ

خاطر سے) فرشتوں کے لشکر بھیجے جنہیں تم دیکھتے بھی نہیں تھے اور

لے یہ حکم اگرچہ [illegible] مسلمانوں پر بہت شاق ہوا لیکن اگر ایسا نہ کیا جاتا تو مسلمانوں کی جماعت بھی قائم نہ ہوتی [illegible]

لے حنین [illegible] کے درمیان ایک میدان کا نام ہے۔ فتح مکہ کے بعد حضرت رسول خدا کو خبر ملی کہ ہوازن و ثقیف کے عرب کفار مسلمانوں سے لڑنے کے واسطے حنین میں لشکر جمع کر رہے ہیں [illegible] مہاجرین و انصار اور دو ہزار مکے کے مسلمانوں کو ساتھ لے کر ان پر چڑھائی کی [illegible] چار ہزار [illegible] حضرت ابوبکرؓ [illegible] کثرت [illegible] کفار [illegible] عباسؓ، ابو سفیان [illegible] حضرت علیؓ [illegible]

ع

وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ۲۶

کفار پر عذاب نازل فرمایا۔ اور کافروں کی یہی سزا ہے۔

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۚ

پھر اس کے بعد خدا جس کی چاہے توبہ قبول کرے اور

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۲۷ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا

خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ایماندارو مشرکین تو نرے نجس ہیں

الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ

تو اب وہ اس سال کے بعد مسجد الحرام (خانہ کعبہ) کے پاس پھر نہ پھٹکنے پائیں

عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ

اور اگر تم (ان کے جدا ہونے میں) فقر و فاقہ سے ڈرتے ہو تو

يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

عنقریب ہی خدا تم کو اگر چاہے گا تو اپنے فضل (و کرم) سے غنی کر دیگا بیشک خدا بڑا

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ ۲۸ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

واقف کار حکمت والا ہے۔ اہل کتاب میں سے جو لوگ نہ تو (دل سے) خدا ہی پر

بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ

ایمان رکھتے ہیں اور نہ روز آخرت پر اور نہ خدا اور اسکے رسولؐ کی حرام کی ہوئی

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ

چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں اور نہ سچے دین ہی کو اختیار کرتے ہیں

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ

ان لوگوں سے لڑے جاؤ یہاں تک کہ وہ لوگ ذلیل ہو کر

عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ ۲۹ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ

(اپنے) ہاتھ سے جزیہ دیں۔ یہود تو یہ کہتے ہیں کہ

[illegible]

عُزَيْرُ ِ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ ۱
عزیر خدا کے بیٹے ہیں۔ اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح (عیسیٰ) خدا کے بیٹے ہیں
اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ
یہ تو ان کی بات ہے اور (وہ بھی) خود ان ہی کے منہ سے یہ لوگ بھی ان ہی کافروں کی سی
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى
باتیں بنانے لگے جو ان سے پہلے (گزر چکے) ہیں خدا ان کو قتل (تہس نہس) کرے۔
يُؤْفَكُوْنَ ۝۳۰ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا
(دیکھو تو) کہاں (سے کہاں) بہکے جا رہے ہیں۔ ان لوگوں نے تو اپنے خدا کو چھوڑ کر اپنے
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا
عالموں؎ کو اور اپنے زاہدوں کو اور مریم کے بیٹے مسیح کو اپنا پروردگار بنا ڈالا حالانکہ انہیں
لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا
سوا اسکے اور حکم ہی نہیں دیا گیا کہ خدائے یکتا کی عبادت کریں۔ اسکے سوا (اور) کوئی قابل پرستش نہیں
يُشْرِكُوْنَ ۝۳۱ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ
جس چیز کو یہ لوگ اس کا شریک بناتے ہیں وہ اس سے پاک (پاکیزہ) ہے یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے
وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝۳۲
(پھونک مار کر) خدا کے نور کو بجھا دیں اور خدا اسکے سوا کچھ مانتا ہی نہیں کہ اپنے نور کو پورا کر دیے کے رہے اگرچہ کفار برا مانا
هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
کریں۔ وہی تو (وہ) خدا ہے جس نے اپنے رسول (محمدؐ) کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ (مبعوث کر کے)
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝۳۳ يٰٓاَيُّهَا
بھیجا تاکہ اس کو تمام؎ دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرکین برا مانا کریں۔ اے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ
ایماندارو اس میں شک نہیں کہ (یہود و نصاریٰ) کے بہتیرے عالم زاہد لوگوں کے مال

(بقیہ صفحہ ۳۰۴) کی نجاست اور مسجد میں
آنے کی ممانعت کا حکم آیا تو کچھ مسلمان
گھبرائے اور حضرت سے عرض کی کہ یہ
وہ لوگ ہیں جو ہمیں غلہ اور نفع
دلاتے ہیں تو ہماری تجارت جاتی
رہے گی اور ہم پر تنگی ہوگی اس
کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی (۱)
(حاشیہ صفحہ ۳۰۵) اس زمانہ کے
بہتیرے مسلمانوں کی حالت یہی ہے
کہ خدا اور رسول اور ان کے سچے خلفا
کو چھوڑ کر خدا جانے کس
کس کو مان رہے ہیں ان کو
اس آیت سے نصیحت حاصل
کرنی چاہیے [illegible] یہ آیت
قرآن مجید میں تین
جگہ وارد ہوئی ہے فصول مہمہ
میں اس آیت کی تفسیر میں
سعید بن جبیر سے روایت
ہے کہ اس سے مراد مہدی ہیں جو اولاد
حضرت فاطمہ سے ہوں گے اور اسی کی
مؤید وہ روایت ہے جو تفسیر کبیر اور در
منثور وغیرہ میں سعید ابن منصور کی اپنی
مسند اور بیہقی نے اپنے اپنے سنن
میں اور ابن جریر اور عبد بن حمید
اور ابن المنذر نے ابو ہریرہ سے روایت
کی ہے کہ وہ اس وقت ہوگا کہ کوئی یہودی
کے سوا [illegible]
خدا اور جب [illegible] اس وقت
بکری بھیڑیے سے بے خوف ہوگی
گائے شیر سے بے خوف اور انسان
سے [illegible] سانپ کو قتل کرنے
کی مجال [illegible]
کا گزر ہوگا [illegible] اسلام یا اتفاق
صلیب توڑ ڈالی جائیں گی اور سور
ڈالے جائیں گے یہ وہ وقت ہوگا
جب حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل
ہوں گے دیکھو تفسیر در منثور
جلد ۳ صفحہ ۲۳۱
[illegible]
تفسیر کبیر اور یہ
[illegible]
کا نزول اسی وقت ہوگا
جب امام آخر الزمان
حضرت مہدی علیہ السلام
ظہور فرمائیں گے

۱۲ ۱۲ ۱۲

لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ

ناحق (ناحق) چکھ جاتے ہیں اور (لوگوں کو) خدا کی راہ سے روکتے ہیں

سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَ

اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے جاتے ہیں اس کو خدا کی راہ میں

لَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٤﴾

خرچ نہیں کرتے تو (اے رسول) ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔

يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ

جس دن وہ (سونا چاندی) جہنم کی آگ میں گرم (اور لال) کیا جائے گا پھر اس سے ان کی

وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ

پیشانیاں اور ان کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی (اور ان سے کہا جائے گا) یہ وہ

فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ

ہے جسے تم نے اپنے لئے (دنیا میں) جمع کر کے رکھا تھا تو اب اپنے جمع کئے کا مزہ چکھو اس میں

عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ

تو شک ہی نہیں کہ خدا نے جس دن آسمان و زمین کو پیدا کیا (اسی دن سے) خدا کے نزدیک خدا کی کتاب

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذَٰلِكَ

(لوح محفوظ) میں مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہے ان میں سے چار مہینے (ادب و حرمت) کے ہیں۔

الدِّينُ الْقَيِّمُ ۚ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ ۚ وَقَاتِلُوا

یہی دین سیدھی راہ ہے تو ان چار مہینوں میں تم اپنے اوپر (کشت و خون کر کے) ظلم نہ کرو اور

الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ۚ وَ

مشرکین جس طرح تم سے سب کے سب مل کر لڑتے ہیں تم بھی اسی طرح سب کے سب مل کر ان سے لڑو

اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿٣٦﴾ إِنَّمَا النَّسِيءُ

اور یہ جان لو کہ خدا تو یقیناً پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ مہینوں کا آگے پیچھے کر دینا بھی

لے اس میں اگرچہ زکوٰۃ کی تصریح نہیں ہے مگر ...

بغیر زکوٰۃ دیئے مال جمع کرنے کی مذمت

شروع سے سال کے بارہ مہینے ہیں

حرمت کے چار مہینے ہیں

زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ

کفر ہی کی زیادتی ہے کہ ان کی بدولت کفار (اور) بہک جاتے ہیں ایک برس تو اسی

عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ

مہینہ کو حلال سمجھ لیتے ہیں۔ اور دوسرے سال اسی مہینہ کو حرام کہتے ہیں تاکہ خدا نے جو

فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ ۗ وَ

(چار مہینے) حرام کئے ہیں ان کی گنتی بھی پوری کرلیں اور خدا کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال کرلیں۔ ان کی

اللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝ ۳۷ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

بری (بری) کارستانیاں انہیں بھلی کر دکھائی گئی ہیں اور خدا کافروں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔ اے ایماندارو

آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ خدا کی راہ میں (جہاد کے لئے) نکلو تو تم ادھر

اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ۚ أَرَضِيتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا

ہوکے زمین کی طرف جھکے پڑتے ہو۔ کیا تم آخرت کے بہ نسبت دنیا کی (چند روزہ) زندگی

مِنَ الْآخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ

کو پسند کرتے ہو۔ تو (سمجھ لو کہ) دنیاوی زندگی کا ساز و سامان آخرت کے (عیش و آرام کے) مقابلے

إِلَّا قَلِيلٌ ۝ ۳۸ إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَ

میں بہت ہی تھوڑا ہے۔ اگر اب بھی تم نہ نکلو گے تو خدا تم پر دردناک عذاب نازل فرمائے گا اور

يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۗ وَاللَّهُ

(خدا کچھ مجبور تو ہے نہیں) تمہارے بدلے کسی دوسری قوم کو لے آئے گا۔ اور تم اس کا کچھ بھی بگاڑ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ۳۹ إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ

نہیں سکتے۔ اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ اگر تم اس رسول کی مدد نہ کرو گے تو کچھ پرواہ نہیں

اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ

خدا مددگار ہے) اس نے تو اپنے رسول کی اسوقت مدد کی جب اس کو کفار مکہ نے (گھر سے)

ع ۵ ۱۱

ﻪ جنگ حنین کے بعد ہجرت کے نویں سال کچھ لوگ شام سے سامان تجارت لے کر مدینہ آئے تو ان سے یہ معلوم ہوا کہ ہرقل بادشاہ روم نے ایک عظیم لشکر آنحضرت کے مقابلہ کے واسطے جمع کیا ہے اور وہ حملہ کرنے آپہنچا ہے یہ سنتے ہی آپ نے اصحاب کو جہاد کی تیاری کا حکم دیا اور جو لوگ مدینہ یا مکہ کے اطراف یا اور کہیں بھی مسلمان ہو گئے تھے سب کو جہاد کے لئے بلوا بھیجا مگر چونکہ اس وقت گرمی کی شدت قحط کی پریشانی مسافت کی دوری اپنی قلت مد مقابل کی کثرت تھی خرمے کی تیاری کا وقت تھا ان وجوہ سے کچھ لوگوں کو جانے میں تامل ہوا ان ہی کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲-۱۲-۱۳-۱۳۰

اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ
نکال باہر کیا (اسوقت صرف دو آدمی تھے اور) دوسرے (رسولؐ) تھے جب وہ دونوں غار (ثور)
اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ وَ
میں تھے جب اپنے ساتھی کو (اسکی گریہ وزاری پر) سمجھا رہے تھے کہ گھبراؤ نہیں خدا یقیناً ہمارے ساتھ ہے تو خدا نے ان پر
اَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَ جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِیْنَ كَفَرُوا
(اپنی طرف سے) تسکین نازل فرمائی اور (فرشتوں کے) ایسے لشکر سے ان کی مدد کی جن کو تم لوگوں نے دیکھا تک نہیں اور خدا
السُّفْلٰی ؕ وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ
نے کافروں کی بات نیچی کر دکھائی اور خدا ہی کا بول بالا ہے۔ اور خدا تو غالب
حَكِیْمٌ ۞ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ
حکمت والا ہے۔ (مسلمانو) تم ہلکے پھلکے (ہتے) ہو یا بھاری بھر کم (مسلح) (بہرحال) جب تم کو حکم
وَ اَنْفُسِكُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
دیا جائے تو فوراً چل کھڑے ہو اور اپنی جانوں سے اور اپنے مالوں سے خدا کی راہ میں جہاد کرو اگر تم کچھ
تَعْلَمُوْنَ ۞ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِیْبًا وَّ سَفَرًا قَاصِدًا
جانتے ہو تو سمجھ لو کہ یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اے رسولؐ اگر سردست فائدہ اور سفر آسان ہوتا تو یقیناً
لَّاتَّبَعُوْكَ وَ لٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَیْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَ
یہ لوگ تمہارا ساتھ دیتے مگر ان پر مسافت کی مشقت طولانی ہو گئی۔ اور اگر پیچھے رہ جانے کی وجہ پوچھو تو
سَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ
یہ لوگ فوراً خدا کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم میں سکت ہوتی تو ہم بھی ضرور تم لوگوں کے ساتھ ہی چل کھڑے ہوتے یہ
یُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۞
لوگ جھوٹی قسمیں کھا کر اپنی جان آپ ہلاک کئے ڈالتے ہیں اور خدا تو جانتا ہے کہ یہ لوگ بیشک جھوٹے ہیں
عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ
(اے رسولؐ) خدا تم سے درگزر فرمائے تم نے انہیں (پیچھے رہ جانے کی) اجازت ہی کیوں دی۔

[illegible]

لَكَ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا وَتَعۡلَمَ الۡكٰذِبِيۡنَ ۝٤٣ لَا

تاکہ (تم اگر ایسا نہ کرتے تو) تم پر سچ بولنے والے (الگ) ظاہر ہو جاتے اور تم جھوٹوں کو (الگ) معلوم کر لیتے۔

يَسۡتَاۡذِنُكَ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ

(اے رسول) جو لوگ (دل سے) خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ تو اپنے مالوں سے اور

الۡاٰخِرِ اَنۡ يُّجَاهِدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ ؕ وَ

اپنی جانوں سے جہاد (۵) کرنے کی اجازت مانگنے کے نہیں۔ بلکہ وہ خود جائینگے اور خدا

اللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالۡمُتَّقِيۡنَ ۝٤٤ اِنَّمَا يَسۡتَاۡذِنُكَ الَّذِيۡنَ

پرہیزگاروں سے خوب واقف ہے۔ (پیچھے رہ جانے کی) اجازت تو بس وہی لوگ مانگیں گے جو

لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَارۡتَابَتۡ

خدا اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل (طرح طرح کے) شک کر رہے ہیں

قُلُوۡبُهُمۡ فَهُمۡ فِىۡ رَيۡبِهِمۡ يَتَرَدَّدُوۡنَ ۝٤٥ وَلَوۡ

تو وہ اپنے شک میں ڈانواں ڈول ہو رہے ہیں (کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں) اور اگر یہ لوگ (گھر سے)

اَرَادُوا الۡخُرُوۡجَ لَاَعَدُّوۡا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰـكِنۡ كَرِهَ

نکلنے کی ٹھان لیتے تو (کچھ نہ کچھ) سامان تو کرتے مگر (بات یہ ہے کہ) خدا نے ان کے ساتھ بھیجنے کو

اللّٰهُ انۡۢبِعَاثَهُمۡ فَثَبَّطَهُمۡ وَقِيۡلَ اقۡعُدُوۡا مَعَ

ناپسند کیا تو ان کو کاہل بنا دیا اور (گویا) ان سے کہہ دیا گیا کہ تم بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے (مکھی مارتے) رہو۔

الۡقٰعِدِيۡنَ ۝٤٦ لَوۡ خَرَجُوۡا فِيۡكُمۡ مَّا زَادُوۡكُمۡ اِلَّا

اگر یہ لوگ تم میں مل کر نکلتے بھی تو بس تم میں فساد ہی کو برپا کر دیتے اور تمہارے حق میں

خَبَالًا وَّلَاۡاَوۡضَعُوۡا خِلٰلَكُمۡ يَبۡغُوۡنَكُمُ الۡفِتۡنَةَ ۚ وَ

فتنہ انگیزی کی غرض سے تمہارے درمیان (ادھر ادھر) گھوڑے دوڑاتے پھرتے اور تم میں سے

فِيۡكُمۡ سَمّٰعُوۡنَ لَهُمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالظّٰلِمِيۡنَ ۝٤٧

ان کے جاسوس بھی ہیں (جو تمہاری ان سے بیان کرتے ہیں) اور خدا شریروں سے خوب واقف ہے۔

(بقیہ حاشیہ ص ٣٠٨)
آپ نے کہا بہتر کرو تم کو کوئی چاہئے حکم جہاد میں جنگ کی نوبت تک لگ رہی ہو جا کی تم اپنا نائب علی کو کرکے چھوڑ جاؤ اور اہلبیت کی اور مدینہ کو اس کے سپرد کر دو۔
(۵) آپ جب یہ مدینہ کر کے روانہ ہونے لگے تو دو شگوفے اٹھا کیا کہنے لگے چونکہ رسول علی کو چھوڑ کے خاص نے بس ویسے جنگ میں نہیں لے گئے اور چھوڑ بچوں میں چھوڑ گئے جب حضرت علی نے یہ جملہ سنا تو بہت شاق ہوا اور مسلح ہو کر روتے ہوئے حضرت رسول کے پاس پہنچے آپ نے دیکھتے ہی پوچھا تم نے مدینہ کو خالی چھوڑ دیا۔
(۶) کیا منافقین کے طعنہ نے پھر کیا آپ نے فرمایا اے علی کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ تم میرے وصی وزیر اور خلیفہ ہو۔ تمہارا گوشت میرا گوشت ہے۔ تمہارا خون میرا خون ہے۔ (ما ترضی ان تکون منی بمنزلة ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی) کیا تمہیں پسند نہیں کہ تم مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی مگر فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوا لَكَ الْأُمُورَ

(اے رسول) اسمیں تو شک نہیں کہ ان لوگوں نے پہلے ہی سے فساد ڈالنا چاہا تھا اور تمہاری بہت سی باتیں

حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُونَ ۝٤٨

الٹ پلٹ کیں یہاں تک کہ حق آپہنچا اور خدا ہی کا حکم غالب رہا اور ان کو ناگوار ہوتا رہا۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِّي وَلَا تَفْتِنِّي ۚ أَلَا

اور ان لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو صاف کہتے ہیں کہ مجھے تو پیچھے رہ جانے کی اجازت دیجئے اور مجھے بلا

فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا ۗ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ

میں نہ پھنسائیے (اے رسول) آگاہ ہو کہ یہ لوگ خود بلا میں (اوندھے منہ) گر پڑے اور جہنم تو کافروں کو یقیناً

بِالْكٰفِرِينَ ۝٤٩ إِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۖ وَإِنْ

گھیرے ہوئے ہی ہے اگر تم کو کوئی فائدہ ملے پہنچا تو ان کو برا معلوم ہوتا ہے اور اگر تم پر کوئی مصیبت آ پڑی

تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ يَقُولُوا قَدْ أَخَذْنَا أَمْرَنَا مِنْ

تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ (اسی وجہ سے) ہم نے اپنا کام پہلے ہی ٹھیک کر لیا تھا اور یہ کہکر خوش

قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَهُمْ فَرِحُونَ ۝٥٠ قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا

خوش (تمہارے پاس سے اٹھ کر) واپس لوٹتے ہیں (اے رسول) تم کہدو کہ ہم پر ہرگز کوئی مصیبت پڑ نہیں سکتی مگر

إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

وہی جو خدا نے ہمارے لئے (ہماری تقدیر میں) لکھ دیا ہے وہی ہمارا مالک ہے اور ایمانداروں کو چاہئے بھی کہ خدا

الْمُؤْمِنُونَ ۝٥١ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى

ہی پر بھروسہ رکھیں (اے رسول) تم (منافقوں سے) کہدو کہ تم ہمارے واسطے (فتح یا شہادت) دو

الْحُسْنَيَيْنِ ۖ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمُ اللّٰهُ

بھلائیوں میں سے ایک کے (خواہ مخواہ) منتظر ہی ہو اور ہم تمہارے واسطے اس کے منتظر ہیں کہ خدا تم

بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖ أَوْ بِأَيْدِينَا ۖ فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُمْ

پر (خاص) اپنے ہاں سے کوئی عذاب نازل کرے یا ہمارے ہاتھوں سے۔ پھر (اچھا) تم بھی انتظار کرو ہم بھی

لے کر جنگ احد میں رہ گئے اور جنگ تبوک میں بھی کوتاہی کی یا اهل یثرب لا مقام لکم ... ایک روایت میں ہے کہ حسنہ سے مراد فتح ہے اور مصیبت سے شکست ہو

مُتَرَبِّصُوْنَ ۝٥٢ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ

تمہارے ساتھ (ساتھ) انتظار کرتے ہیں۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ تم لوگ خواہ خوشی سے خرچ کرو یا مجبوری سے

مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝٥٣ وَمَا مَنَعَهُمْ

تمہاری خیرات تو کبھی قبول نہیں کی جائے گی تم تو یقیناً بدکار لوگ ہو۔ اور انکی خیرات کے قبول کئے

اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ

جانے میں اور کوئی وجہ مانع نہیں، مگر یہی کہ ان لوگوں نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ

اور نماز کو آتے بھی ہیں تو الکسائے ہوئے اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے بھی ہیں تو

اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝٥٤ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ

بد دلی سے۔ (اے رسول) تم کو نہ تو ان کے مال حیرت میں ڈالیں اور نہ انکی

اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ

اولاد (کیونکہ) خدا تو یہ چاہتا ہے کہ ان کو آل و مال کی وجہ سے دنیا کی (چند روزہ) زندگی (ہی)

الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝٥٥ وَيَحْلِفُوْنَ

میں مبتلائے عذاب کرے اور جب ان کی جانیں نکلیں تب بھی وہ کافر کے کافر ہی (رہیں)۔ اور (مسلمانو) یہ

بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۭ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ

لوگ تو خدا کی قسمیں کھائیں گے کہ وہ تم ہی میں کے ہیں۔ حالانکہ وہ لوگ تم میں کے نہیں ہیں مگر ہیں یہ لوگ

يَّفْرَقُوْنَ ۝٥٦ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا

بزدلے کہ اگر کہیں یہ لوگ پناہ کی جگہ (قلعہ) یا چھپنے کیلئے غار یا گھس بیٹھنے کی کوئی (اور) جگہ پاجائیں

لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۝٥٧ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ

تو اسی طرف رسیاں تڑاتے ہوئے بھاگ جائیں۔ (اے رسول) ان میں سے کچھ تو ایسے بھی ہیں جو تمہیں

فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ

خیرات (کی تقسیم) میں (خواہ مخواہ) الزام دیتے ہیں پھر اگر انہیں سے انہیں کچھ (معقول مقدار) دے دیا گیا

سلہ بخاری، نسائی، ابن منذر، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ حضرت رسول مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ بنو تمیم میں سے ذوالخویصرہ تمیمی جو خوارج کا سردار تھا آپ کے سامنے آکر گستاخانہ کہنے لگا۔ یا رسول اللہ انصاف کیجئے انصاف آپ نے فرمایا تجھ پر ہلاکت ہو اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو کون انصاف کرے گا۔ حضرت عمر بولے اجازت ہو تو ابھی اسکی گردن اڑا دوں، آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو اس کے اور بھی بہت سے ساتھی ہیں کہ تم میں کا ہر شخص ان کے ساتھ اپنی نماز روزہ کو ذلیل سمجھتا ہے یہ لوگ دین سے اسی طرح خارج ہو جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان کی علامت یہ ہے کہ ان کا سردار ایک سیاہ فام ہوگا جس کی ایک چھاتی عورت کی سی ہوگی یہ لوگ اس وقت خروج کریں گے جب لوگوں میں تفرقہ ہو جائے گا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ابو سعید خدری کہتے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اس کو خود رسول اللہ سے سنا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جب حضرت علی نے ان لوگوں کو نہروان میں قتل کیا اور میں ان کے ساتھ تھا، تو ایک شخص اسی صفت کا لایا گیا جو رسول اللہ نے بیان فرمایا تھا۔ دیکھو درِ منثور سیوطی، جلد ۳، صفحہ ۲۵۰، سطر ۹، مطبوعہ مصر ۱۲۔

يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿٥٨﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا

تو خوش ہو گئے اور اگر (انکی مرضی کے موافق) اس میں سے انہیں کچھ نہیں دیا گیا تو بس فوراً ہی بگڑ بیٹھے۔ اور جو

مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ

کچھ خدا نے اور اس کے رسول نے انکو عطا فرمایا تھا اگر یہ لوگ اس پر راضی رہتے اور کہتے کہ خدا ہمارے واسطے

سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ

کافی ہے (اسوقت نہیں تو) عنقریب ہی خدا ہمیں اپنے فضل و کرم سے اور اسکا رسول دے ہی گا (ہم تو یقیناً

رٰغِبُوْنَ ﴿٥٩﴾ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ

اللہ ہی کی طرف لو لگائے بیٹھے ہیں۔ (تو انکا کیا کہنا تھا) خیرات تو بس خاص فقیروں کا حق ہے اور محتاجوں کا اور

وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ

اس (زکوٰۃ وغیرہ) کے کارندوں کا اور جن کی تالیف قلب کی گئی ہے انکا اور (جن کی) گردنوں میں (غلامی کا پھندا

وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ

پڑا ہے انکا) اور قرضداروں کا (جو قرض ادا نہیں کر سکتے) اور خدا کی راہ (جہاد) میں اور پردیسیوں کی

فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٠﴾ وَمِنْهُمُ

کفالت میں (خرچ کرنا چاہئے یہ حقوق) خدا کی طرف سے مقرر کئے ہوئے ہیں اور خدا جاننے والا (اور) حکمت والا ہے

الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ

اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو (ہمارے) رسول کو ستاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ (بس) کان ہی (کان) ہیں

قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ

(اے رسول) تم کہدو کہ (کان) تو ہیں (مگر) تمہاری بھلائی سننے کے کان ہیں کہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ

مومنین (کی باتوں) کا یقین رکھتے ہیں۔ اور جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں ان کے لئے رحمت ہیں۔ اور جو

الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦١﴾

لوگ رسول خدا کو ستاتے ہیں لہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (مسلمانو) یہ لوگ

ع ١٠

لہ عبداللہ بن نوفل منافق جو آپ کی صحبت میں رسول سے باتیں سن کر لوگوں کے سامنے اس کی نقل کرتا خدا نے آپ کو اس کی خبر دی اور اس کا پتہ بھی بتایا کہ ایک سیاہ فام آدمی ہے اس کے سر کے بال بڑے بڑے آنکھیں ہیں آپ نے اسے بلا کر پوچھا کیوں ایسا کرتا ہے اس نے قسم کھائی کہ میں ہرگز ایسا نہیں کرتا آپ نے فرمایا میں اس وقت تیری بات مان لیتا ہوں وہ اپنے لوگوں میں جا کر کہنے لگا محمد تو بس کان ہیں جو کچھ ان کے بارے میں کہا تھا وہ سب انہوں نے سن لیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ

تمہارے سامنے خدا کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کرلیں۔ حالانکہ اگر یہ لوگ سچے ایماندار ہیں تو خدا اور

اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ

اس کا رسول کہیں زیادہ حقدار ہیں کہ اس کو راضی رکھیں ۔ کیا یہ لوگ یہ بھی نہیں جانتے کہ جس شخص

مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا

نے خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کی تو اس میں شک ہی نہیں کہ اسکے لئے جہنم کی آگ تیار

فِيْهَا ۚ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٣﴾ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ

رکھی ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا بھنتا) رہے گا۔ یہ بڑی رسوائی ہے۔ منافقین اس بات سے ڈرتے

اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۚ

ہیں کہ (کہیں ایسا نہ ہو) ان مسلمانوں پر (رسول کی معرفت) کوئی سورۃ نازل ہوجائے جو انکو ان

قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿٦٤﴾

منافقین کے دل میں ہے بتا دے۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ (اچھا) تم مسخرا پن کئے جاؤ۔ جس سے تم ڈرتے ہو خدا اسے

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۚ

ضرور ظاہر کردیگا اور اگر تم ان سے پوچھو کہ یہ کیا حرکت تھی تو ضرور یوں ہی کہیں گے کہ ہم تو یونہی بات

قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦٥﴾

چیت (دل لگی) اور بازی کر رہے تھے۔ تم کہو کہ بھلا کیا تم خدا سے اور اسکی آیتوں سے اور اسکے رسول سے ہنسی کرتے تھے

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۚ اِنْ نَّعْفُ

اب بہانے مت بناؤ حق تو یہ ہے کہ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو بیٹھے اگر ہم تم میں سے کچھ لوگوں سے درگزر بھی کریں

عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً ۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا

تاہم کچھ لوگوں کو سزا ضرور دیں گے اس وجہ سے کہ یہ لوگ قصوروار

مُجْرِمِيْنَ ﴿٦٦﴾ اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ

ضرور ہیں۔ منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے کے ہم جنس ہیں کہ برے کام کا

بَعْضٍ ۘ يَأْمُرُونَ بِالْمُنكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ

تو حکم کرتے ہیں اور نیک کاموں سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھ (راہِ خدا میں خرچ کرنے سے)

وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ ۚ نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ ۗ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ

بند کئے ہیں۔ (سچ تو یہ ہے کہ) یہ لوگ خدا کو بھول بیٹھے تو خدا نے بھی (گویا) انہیں بھلا دیا بیشک

هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٦٧﴾ وَعَدَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ

منافقین بد چلن ہیں۔ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے خدا نے

وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَ

جہنم کی آگ کا وعدہ تو کر لیا ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ اور یہی ان کے لئے کافی ہے۔ اور

لَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٦٨﴾ كَالَّذِينَ مِن

خدا نے ان پر لعنت کی ہے۔ اور انہی کے لئے دائمی عذاب ہے (منافقو تمہاری) تو ان کی مثل ہے

قَبْلِكُمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا

جو تم سے پہلے سے وہ لوگ تم سے قوت میں (بھی) زیادہ تھے اور مال اور اولاد میں بھی کہیں بڑھ

فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُم بِخَلَاقِكُمْ كَمَا

کر تھے تو وہ اپنے حصے سے بھی بہرہ یاب ہو چکے تو جس طرح تم سے پہلے لوگ اپنے حصے سے فائدہ

اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُم بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ

اٹھا چکے ہیں اسی طرح تم نے اپنے حصے سے فائدہ اٹھا لیا اور جس طرح وہ باطل میں گھسے رہے

كَالَّذِي خَاضُوا ۚ أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا

اسی طرح تم بھی گھسے رہے یہ وہ لوگ ہیں جن کا سب کیا دھرا دنیا اور

وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٦٩﴾ أَلَمْ يَأْتِهِمْ

آخرت (دونوں) میں اکارت ہوا۔ اور یہی لوگ گھاٹے میں ہیں۔ کیا ان منافقوں کو

نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ

ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی ہے جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں نوح کی قوم اور عاد اور ثمود

منافقین کے حالات

وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ

اور ابراہیمؑ کی قوم اور مدین والے اور الٹی ہوئی بستیوں کے رہنے والے

اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ

کہ ان کے پاس ان کے رسولؑ واضح (و روشن) معجزے لیکر آئے تو (وہ مبتلائے عذاب ہوئے اور) خدا نے

وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَ

ان پر ظلم نہیں کیا مگر یہ لوگ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔ اور ایماندار مرد اور ایماندار

الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

عورتیں ان میں سے بعض کے بعض رفیق ہیں۔ لوگوں کو اچھے کام کا حکم دیتے ہیں اور برے

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ

کام سے روکتے ہیں اور نماز پابندی سے پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا اور

الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ

اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر خدا عنقریب رحم کرے گا۔

اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ

بے شک خدا غالب حکمت والا ہے۔ خدا نے ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں

وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

سے (بہشت کے) ان باغوں کا وعدہ کر لیا ہے جنکے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ

رہیں گے (بہشت) عدن کے باغوں میں عمدہ عمدہ مکانات کا (بھی وعدہ فرمایا ہے) اور خدا کی

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

خوشنودی ان سب سے بالاتر ہے۔ یہی تو بڑی (اعلیٰ درجہ کی) کامیابی ہےؔ لہ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ

اے رسولؐ کفار کے ساتھ (تلوار سے) اور منافقوں کے ساتھ (زبان سے) جہاد کرو

لہ ترمذی اور نسائی میں ہے کہ حضرت ... نے جناب امیر سے فرمایا ... علی کو دوست نہیں رکھتا مگر مومن اور دشمن نہیں رکھتا مگر منافق اور بعض اصحاب کا قول ہے کہ حضرت رسولؐ کے زمانہ میں مومن و منافق کو حضرت علیؑ کی محبت سے پہچانتے تھے۔ دوسرے ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے جنگ تبوک کے بعد باہم مشورہ کیا تھا کہ ... رسول اللہ ... کریں ... اور حضرت عمار یاسر نے ان لوگوں کو گرفتار کیا اور آپ کے پاس لے آئے تو کہنے لگے کہ ہم لوگ تو دل لگی کرتے تھے۔

ع ٩

عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

اور ان پر سختی کرو اور انکا ٹھکانا تو جہنم ہی ہے۔ اور وہ (کیا) بری جگہ ہے۔ یہ منافقین خدا کی

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۗ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ

قسمیں کھاتے ہیں کہ (کوئی بری بات) انہیں کہی۔ حالانکہ ان لوگوں نے کفر کا کلمہ ضرور کہا اور اپنے

الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ

اسلام کے بعد کافر ہو گئے اور جس بات پر قابو نہ پا سکے اسے ٹھان بیٹھے اور ان لوگوں نے

يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَ

(مسلمانوں) سے صرف اسوجہ سے عداوت کی کہ اپنے فضل وکرم سے خدا نے اور اس کے رسولؐ

رَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ

نے دولتمند بنادیا ہے تو ان کے لئے اسی میں بہتر ہے کہ یہ لوگ اب بھی توبہ کرلیں۔ اور اگر یہ

وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِى

نہ مانیں گے تو خدا ان پر دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب نازل

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ

فرمائے گا اور تمام دنیا میں ان کا نہ کوئی حامی ہو گا نہ مددگار۔ اور ان

وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا

(منافقین) میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو خدا سے قول وقرار کر چکے تھے کہ اگر ہمیں

مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

اپنے فضل (وکرم) سے کچھ مال) دے گا تو ہم ضرور خیرات کیا کرینگے اور نیکوکار بندے ہو جائینگے

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ

تو جب خدا نے اپنے فضل (وکرم) سے انہیں عطا فرمایا تو لگے اس میں بخل کرنے اور کترا کے

مُّعْرِضُوْنَ ۝ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِىْ قُلُوْبِهِمْ

منہ پھیرنے پھر ان سے انکے غمیازہ میں اپنی ملاقات کے دن (قیامت) تک انکے دل میں (گویا خود)

[illegible]

إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَ
نفاق ڈال دیا اسی وجہ سے ان لوگوں نے جو خدا سے وعدہ کیا تھا اسکے خلاف کیا اور اس
بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿۷۷﴾ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ
وجہ سے کہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔ کیا وہ لوگ اتنا بھی نہ جانتے تھے کہ خدا ان کے اسرار
سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿۷۸﴾ الَّذِينَ
بھید اور ان کی سرگوشی (سب کچھ) جانتا ہے اور یہ کہ خدا غیب کی باتوں سے خوب آگاہ ہے۔ جو
يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ
لوگ دل کھول کر خیرات کرنے والے مومنین پر (ریاکاری کا) اور ان مومنین پر جو صرف اپنی مشقت کی
وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ
مزدوری پاتے (شیخی کا) الزام لہ لگاتے ہیں پھر ان سے مسخراپن کرتے تو خدا بھی ان سے
مِنْهُمْ ۙ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۷۹﴾
تمسخر کرے گا۔ اور ان کے لئے درد ناک عذاب ہے۔ (اے رسولؐ)
اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ
خواہ تم ان (منافقوں) کے لئے مغفرت کی دعا مانگو یا انکے لئے مغفرت کی دعا نہ مانگو (انکے لئے برابر ہے)
لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ
تم ان کے لئے سہ ستر بار بھی مغفرت کی دعا مانگو گے تو بھی خدا ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔ یہ (سزا) اس سبب
بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي
سے ہے کہ ان لوگوں نے خدا اور اس کے رسولؐ کے ساتھ کفر کیا۔ اور خدا بدکار لوگوں کو منزل مقصود
الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿۸۰﴾ فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ
تک نہیں پہنچایا کرتا۔ (جنگ تبوک میں) رسول خدا کے پیچھے رہ جانے والے اپنی
خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا
جگہ بیٹھ رہنے (اور جہاد میں نہ جانے) سے خوش ہوئے اور اپنے مال اور اپنی جانوں سے خدا کی راہ میں

ع ۱۰

لہ منافقین تو اس فکر میں رہتے ہی تھے کہ کوئی گرفت کا موقعہ ملے مؤمنین جو صدقات آپ کے پاس لاتے کسی کا کم ہوتا کسی کا زیادہ منافقین دونوں کی ہنسی اڑاتے زیادہ والے کو ریاکار کہتے اور کم والے کو کہتے کہ ان کی شیخی بگھارتے اور خواہ مخواہ پانچوں سواروں میں داخل ہوتا ہے ۱۲

سہ ستر سے کوئی خاص عدد مراد نہیں بلکہ عرب کے محاورات میں کثرت کے معنی میں بولا جاتا ہے اور اس قسم کے محاورات ہر زبان میں شائع ہیں ۱۲

بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالُوا لَا

کرنا ان کو مکروہ معلوم ہوا اور کہنے لگے (اس گرمی میں (گھر سے) نہ نکلو۔ (اے رسول) تم کہہ دو

تَنفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَّوْ كَانُوا

کہ جہنم کی آگ (جس میں تم جلوگے) اس سے کہیں زیادہ گرم ہے۔ اگر وہ کچھ

يَفْقَهُونَ ۝٨١ فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا

سمجھیں جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ اس کے بدلے انہیں چاہیئے کہ وہ بہت کم ہنسیں

جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝٨٢ فَإِن رَّجَعَكَ اللَّهُ

اور بہت روئیں۔ تو (اے رسول) اگر خدا تم کو ان منافقین کے کسی گروہ کی طرف

إِلَىٰ طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ

(جہاد سے صحیح وسالم) واپس لائے پھر تم سے (جہاد کے واسطے) نکلنے کی اجازت مانگیں تو تم صاف

فَقُل لَّن تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَدًا وَلَن تُقَاتِلُوا

کہہ دو کہ تم میرے ساتھ (جہاد کے واسطے) ہرگز نہ کبھی نکلنے پاؤ گے اور نہ ہرگز دشمن سے میرے

مَعِيَ عَدُوًّا إِنَّكُمْ رَضِيتُم بِالْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ

ساتھ لڑنے پاؤ گے جب تم نے پہلی مرتبہ (گھر میں) بیٹھ رہنا پسند کیا تو اب بھی پیچھے رہ جانیوالوں کے

فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِينَ ۝٨٣ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ

ساتھ (گھر میں) بیٹھے رہو۔ اور (اے رسول) ان منافقین میں سے جو مر جائیں تو نہ

مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا

کبھی کسی پر نماز جنازہ[1] پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر (جاکر) کھڑے ہونا۔ ان لوگوں نے یقیناً خدا

بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ ۝٨٤ وَلَا تُعْجِبْكَ

اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور بدکاری ہی کی حالت میں مر (بھی) گئے۔ اور ان کے

أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُعَذِّبَهُم

مال اور ان کی اولاد (کی کثرت) تمہیں تعجب (حیرت میں) نہ ڈالے (کیونکہ) خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ دنیا میں

[1] عبداللہ ابن ابی جو منافقین کا سردار تھا جب بیمار ہوا تو حضرت رسول اللہ اس کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ اس نے التماس کی کہ آپ مجھے اپنا ایک کرتہ میرے کفن کے واسطے عنایت فرمائیں اور جب میں مر جاؤں تو میرے جنازہ پر نماز پڑھ جائیں۔ آپ نے کرتا تو دے دیا اور جب نماز پڑھنے کو تشریف لے گئے تو یہ آیت نازل ہوئی اور جبرئیل نے آپ کا دامن پکڑ کر کھینچ لیا اور نماز نہ پڑھنے دی۔ جب کرتے کے باب میں لوگوں نے اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ اس سے اس کو کوئی فائدہ نہ پہنچے گا مگر اور لوگ اس کے ذریعہ سے اسلام لائیں گے چنانچہ منافقین کے ساتھ آپ کے حسن کرم کی حالت دیکھ کر خزرج کے ایک ہزار آدمی مسلمان ہو گئے۔

بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝٨٥

انکے مال و اولاد کی بدولت انکو عذاب میں مبتلا کرے اور انکی جان نکلے تو اسوقت بھی یہ کافر ہی ہوں

وَإِذَآ أُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ أَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ

اور جب کوئی سورت اس بارے میں نازل ہوتی ہے کہ خدا پر ایمان لاؤ اور اسکے رسولؐ کے ساتھ ہو کر

رَسُوْلِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا

جہاد کرو تو جو ان میں سے دولت والے ہیں وہ تم سے اجازت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں

نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝٨٦ رَضُوْا بِأَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ

رہنے دیجئے کہ ہم بھی اُنکے ساتھ جو گھروں میں بیٹھے رہیں گے رہ جائیں یہ اس بات سے خوش ہیں کہ پیچھے رہ جانے

الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝٨٧

والی عورتوں بچوں بیماروں کے ساتھ بیٹھ رہیں اور گویا ان کے دل پر مہر کر دی گئی ہے تو یہ کچھ نہیں سمجھتے

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا

مگر رسولؐ اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں ان لوگوں نے اپنے اپنے مال

بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ۭ وَأُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۡ

اور اپنی جانوں سے جہاد کیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے (ہر طرح کی) بھلائیاں ہیں۔ اور یہی

وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٨٨ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ

لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ خدا نے ان کے واسطے (بہشت کے) وہ (ہرے بھرے) باغ

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ

تیار کر رکھے ہیں جن کے (درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہیں (اور وہ) اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٨٩ ع وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ

یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ اور (تمہارے پاس) کچھ حیلہ کرنے والے گنوار سلہ (دیہاتی بھی) آموجود

مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ

ہوئے تاکہ انکو بھی (پیچھے رہ جانیکی) اجازت دی جائے اور جن لوگوں نے خدا اور اسکے رسولؐ سے جھوٹ کہا تھا

سلہ یعنی قبیلہ اسد و غطفان کا گروہ ہے جو جنگ تبوک میں جان بچانے کے لئے ... کا ایک گروہ ہے جو جنگ تبوک کے وقت یہ معذرت کرتے آئے تھے کہ اگر ہم جنگ میں گئے تو ہمارے گھر کے لوگ ہمارے مال مویشی اٹھا لے جائیں گے۔

١٢ ١٢ ١٢

كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

وہ (گھر میں) بیٹھ رہے (آئے تک نہیں) ان میں سے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا عنقریب ہی اُن

مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۹۰ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَ

دردناک عذاب آپہنچے گا۔ (اے رسول جہاد میں نہ جانے کا) نہ تو کمزوروں پر کچھ گناہ ہے

لَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ

بیماروں پر اور نہ ان لوگوں پر جو کچھ نہیں پاتے کہ خرچ کریں بشرطیکہ یہ لوگ

مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا

خدا اور اس کے رسول کی خیر خواہی کریں۔ نیکی کرنے والوں پر

عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۹۱

(الزام کی) کوئی سبیل نہیں۔ اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ

اور نہ انہیں لوگوں پر کوئی الزام ہے جو تمہارے پاس آئے کہ تم ان کے لئے

اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ

سواری بہم پہنچادو اور تم نے کہا کہ میرے پاس (تو کوئی سواری) موجود نہیں کہ تم کو

الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ؕ۝۹۲ اِنَّمَا

اس پر سوار کروں تو وہ لوگ (مجبوراً) پھر گئے اور حسرت (وافسوس) سے اس غم میں کہ ان کو خرچ

السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ

میسر نہ آیا۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے (الزام کی) سبیل تو صرف انہی لوگوں پر ہے

اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَ

جنہوں نے باوجود مالدار ہونے کے تم سے (جہاد میں نہ جانے کی) اجازت چاہی اور انکو پیچھے رہ جانیوالے

طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۹۳

عورتوں (بچوں) کے ساتھ رہنا پسند آیا اور خدا نے انکے دلوں پر گویا مہر کر دی ہے تو یہ لوگ کچھ نہیں جانتے

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ
جب تم ان کے پاس (جہاد سے لوٹ کر) واپس آؤ گے تو یہ (منافقین تم سے طرح طرح کی) معذرت کریں گے

لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ
(اے رسول تم) کہنا کہ باتیں نہ بناؤ ہم ہرگز تمہاری بات باور نہ کریں گے (کیونکہ) ہمیں تو خدا نے تمہارے

اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ
حالات سے آگاہ کر دیا ہے عنقریب خدا اور اس کا رسول تمہاری کارستانی کو ملاحظہ فرمائیں گے پھر تم ظاہر و

تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ
باطن کے جاننے والے (خدا) کی حضوری میں لوٹا دیئے جاؤ گے تو جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے تھے

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٩٤ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا
ذرا ذرا بتا دے گا۔ جب تم ان کے پاس (جہاد سے) واپس آؤ گے تو تمہارے سامنے خدا کی

انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ
قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگذر کرو تو تم ان کی طرف سے منہ پھیر لو۔ بیشک یہ لوگ

اِنَّهُمْ رِجْسٌ ؗ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا
ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے (یہ) سزا ہے اس کی جو یہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے

يَكْسِبُوْنَ ۝٩٥ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ
تمہارے سامنے یہ لوگ قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ تو اگر تم ان سے راضی ہو

تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ
(بھی) جاؤ تو خدا بدکار لوگوں سے ہرگز کبھی راضی نہیں ہو گا۔ (یہ) عرب کے گنوار ^ دیہاتی

الْفٰسِقِيْنَ ۝٩٦ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّ
کفر و نفاق میں بڑے سخت ہیں اور اسی قابل ہیں کہ جو کتاب خدا نے

اَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى
اپنے رسول پر نازل فرمائی ہے اس کے احکام نہ جانیں۔ اور خدا تو بڑا دانا

رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ

نیکم ہے۔ اور کچھ گنوار دیہاتی ایسے بھی ہیں کہ جو کچھ (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں

يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ

اُسے تاوان سمجھتے ہیں اور تمہارے حق میں (زمانے کی) گردشوں کے منتظر ہیں۔ انہیں پر

عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ ٩٨ وَمِنَ

(زمانہ کی) بُری گردش پڑے۔ اور خدا تو سب کچھ سنتا جانتا ہے۔ اور کچھ دیہاتی تو ایسے بھی

الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ

ہیں جو خدا اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے خدا کی (بارگاہ میں)

مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَآ

نزدیکی اور رسولؐ کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ آگاہ رہو واقعی یہ (خیرات)

اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ

ضرور اُن کے تقرب کا باعث ہے خدا انہیں بہت جلد اپنی رحمت میں داخل کریگا بیشک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ٩٩ ع وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ

خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور مہاجرین له و انصار میں سے (ایمان کی طرف) سبقت

الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ

کرنے والے اور وہ لوگ جنہوں نے نیک نیتی سے (قبول ایمان میں) ان کا ساتھ دیا، خدا ان سے

رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ

راضی اور وہ خدا سے خوش اور اُن کے واسطے خدا نے وہ (ہرے بھرے) باغ جنکے

تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ

نیچے نہریں جاری ہیں تیار کر رکھے ہیں۔ اور ہمیشہ ابدالآباد تک ان میں رہیں گے

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ

یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ اور (مسلمانو) تمہارے اطراف کے گنوار دیہاتیوں میں سے

له جب حضرت رسولؐ کو کفار مکہ نے بہت ستایا تو آپ نے اپنا اصلی وطن مکہ چھوڑ کر مدینہ منورہ میں جا بسے اسی کو ہجرت کہتے ہیں اور اسی ہجرت سے سنہ ہجری شروع ہوتا ہے اور جو پرانے مسلمان گھر بار چھوڑ کر رسولؐ کے ساتھ چلے گئے وہ مہاجر کہلائے اور ان پردیسیوں کی مدینہ کے جن تازہ مسلمانوں نے مدد کی وہ انصار کہلائے ان آیات میں دونوں قسم کے لوگوں کی مدح ہے سب سے بڑھ کر انہیں ان میں جو لوگ پہلے ایمان لائے۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت علیؑ سے پہلے کوئی شخص آپ پر ایمان نہ لایا چنانچہ خود حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ حضرت رسولؐ دوشنبہ کو نبی ہوئے اور سہ شنبہ کو میں ایمان لایا اس کے علاوہ معاویہ کے جواب میں ایک یہ شعر تحریر فرمایا تھا
سبقتکم الی الاسلام طرا
غلاما ما بلغت اوان حلمی
یعنی تمام اہل اسلام سے پہلے اس وقت ایمان لایا جب سن بلوغ کو بھی نہ پہنچا تھا۔ اسی پر اہل اسلام اتفاق ہے کوئی اس کو خلاف نہیں دیکھو مشہور شرح الفقہ الاکبر فصول مہمہ ثعلبی۔ صواعق محرقہ وغیرہ وغیرہ۔ خلاصہ یہ ہے کہ ان صفات کے مستحق اصلی طور پر حضرت علیؑ بھی ہیں ۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳

الْأَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ؕ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا

بعض منافق (بھی) ہیں اور خود مدینہ کے رہنے والوں میں سے بھی (بعض منافق ہیں) جو نفاق

عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ

پر اڑ گئے ہیں (اے رسول) تم انکو نہیں جانتے (مگر) ہم ان کو خوب جانتے ہیں عنقریب ہم

مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۚ ١٠١ وَاٰخَرُوْنَ

(دنیا ہی میں) ان کی دوہری سزا کریں گے پھر یہ لوگ (قیامت میں) ایک بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں

اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ

گے۔ اور کچھ لوگ اور ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا (تو) اقرار کیا (مگر) ان لوگوں نے بھلے کام کو اور

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ١٠٢

کچھ برے کام کو ملا جلا کر گول مال کر دیا ہے قریب ہے کہ خدا انکی توبہ قبول کرلے (کیونکہ) خدا تو یقینی بڑا بخشنے والا

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ

مہربان ہے۔ (اے رسول) تم ان کے مال کی زکوٰۃ لو (اور) اس کی بدولت ان کو (گناہوں سے) پاک

بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ

صاف کر دو اور انکے واسطے دعائے خیر کرو کیونکہ تمہاری دعا ان لوگوں کے حق میں اطمینان (کا باعث) ہے

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ١٠٣ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ

اور خدا تو سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ کیا ان لوگوں نے اتنا بھی نہیں جانا کہ یقیناً خدا ہی اپنے بندوں

التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ

کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہ ہی خیراتیں (بھی) لیتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ وہی توبہ

هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ١٠٤ وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ

کا بڑا قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اور (اے رسول) تم کہدو کہ تم لوگ اپنے اپنے کام کئے جاؤ ابھی

عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ

تو خدا اور اس کا رسول اور مومنین تمہارے کاموں کو دیکھیں گے۔ اور بہت جلد (قیامت میں) ظاہر و

لہ جنگ تبوک میں مومنین میں سے بھی کچھ لوگ نہ گئے تھے جب آپ واپس آئے اور پیچھے رہنے والوں کی مذمت میں آیتیں نازل ہوئیں تو منجملہ ان کے ابولبابہ وغیرہ بہت پچھتائے اور مسجد رسول کے ستونوں سے اپنے کو باندھ دیا اور قسم کھائی کہ جب تک رسول اللہ نہ کھولیں گے یونہی بندھے رہیں گے جب آپ تشریف لائے تو یہ بات معلوم ہوئی آپ نے فرمایا جب تک خدا کا حکم اس بارے میں نہ آئے گا میں بھی نہ کھولوں گا غرض جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے کھولا تو وہ لوگ دوڑتے ہوئے اپنے گھر گئے اور اپنی جمع پونجی اٹھا لائے کہ یا حضرت اسی نے ہم لوگوں کو روک رکھا تھا اب آپ اس کو خیرات کر دیجئے آپ نے فرمایا ابھی حکم خدا کا نہیں کر سکتا تو اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی

١٢ ١٣ ١٤

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ ۱۰۵ وَ

باطن کے جاننے والے (خدائے واحد) کی طرف لوٹائے جاؤ گے تب وہ جو کچھ تم کرتے تھے تمہیں بتادیگا۔ اور

آخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ

کچھ اور لوگ ہیں جو حکم خدا کے اُمیدوار رکھے گئے ہیں (اس کو اختیار ہے) خواہ ان پر عذاب کرے یا ان پر مہربانی

عَلَيْهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ ۱۰۶ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا

کرے۔ اور خدا تو بڑا واقف کار حکمت والا ہے۔ اور (وہ لوگ بھی منافق ہیں) جنہوں نے اسلام

ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِّمَنْ

کے نقصان پہنچانے اور کفر کرنے اور مومنین کے درمیان تفرقہ ڈالنے اور اس شخص کی گھات میں بیٹھنے

حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِن قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا

کے واسطے مسجد بنا کھڑی کی ہے جو خدا اور اس کے رسولؐ سے پہلے لڑ چکا ہے۔ اور لطف

إِلَّا الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ ۱۰۷ لَا تَقُمْ

یہ ہے۔ اگر یہ لوگ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے بھلائی کے سوا کچھ اور ارادہ ہی نہیں کیا اور خدا خود گواہی

فِيهِ أَبَدًا لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ

دیتا ہے کہ یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں۔ (اے رسولؐ) تم اس (مسجد) میں کبھی کھڑے بھی نہ ہونا۔ وہ مسجد جس کی بنیاد

أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُوا

روز اول ہی سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ ضرور اسکی زیادہ حقدار ہے کہ تم اسمیں کھڑے ہو کر نماز پڑھو اسمیں

وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ۝ ۱۰۸ أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ

ایسے لوگ ہیں جو پاک پاکیزہ رہنے کو پسند کرتے ہیں اور خدا (بھی) پاک پاکیزہ رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے

تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَم مَّنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ

کیا جس شخص نے خدا کے خوف اور خوشنودی پر اپنی عمارت کی بنیاد ڈالی ہو وہ زیادہ اچھا ہے یا وہ شخص جس نے

عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَاللَّهُ

اپنی عمارت کی بنیاد اس بودے کرارے کے لب پر رکھی ہو جس میں دراڑ پڑ چکی ہو اور گرا چاہتا ہو پھر وہ اسکے

۱ قبیلہ خزرج کا ایک شریف آدمی توریت وانجیل سے خوب واقف ابو عامر مدینہ میں رہا کرتا تھا اور لوگوں سے وہ حضرت آنحضرتؐ کی بڑائیاں کرتا اور اوصاف بیان کرتا جب آپ مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ آپ کی طرف متوجہ ہونے لگے تو خدا جانے کیوں حسد کی آگ میں جلنے لگا کیونکہ اس کی رونق جاتی رہی یہاں تک کہ رنگ کے مارے جنگ بدر کے بعد چپکے سے بھاگ کر کفار مکہ سے جا ملا اور احد کی لڑائی میں شریک ہوا سب سے پہلے لشکر اسلام پر اس نے تیر مارا جنگ حنین میں بھی شریک ہوا۔ جب کچھ نہ بن پڑا تو ہرقل بادشاہ روم کے پاس آپ کے خلاف اغوا کرنے گیا اور منافقوں کو لکھا کہ تم لوگ مسجد قبا کے قریب ایک مسجد بناؤ … اس کی غرض … منافقوں نے ایک مسجد بنائی … جب حضرت تبوک کو جانے لگے تو ان لوگوں نے آپ سے اس میں نماز پڑھنے کی تمنا کی آپ نے واپسی کا وعدہ کیا جب واپس آئے اور نماز پڑھنے جانا چاہا تو یہ آیت نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ اس مسجد کو ڈھا دو اور جلا کر وہاں ایک کوڑا خانہ بنا دو اور کیونکہ اس کے بنانے سے عبادت کرنا مقصود نہ تھا بلکہ مومنوں کو اذیت پہنچانا اور اپنے بیٹھنے کا ایک ٹھکانا اور اس کو لوگ مسجد ضرار کہتے تھے۔ ۱۰۷

۲ مسجد قبا کی تعریف ہے جو مدینہ سے ایک کوس کے فاصلہ پر ہے اس کو وہ فضیلت اور قوت اسلام کی کہتے ہیں کیونکہ اسی مسجد میں تحویل قبلہ کا حکم آیا تھا اور یہیں سے اسلام کو قوت ملی جب حضرت مکہ سے ہجرت کر کے آئے تو یہیں چودہ روز ٹھہرے اور انہی دنوں میں اس کی بنیاد ڈالی گئی تھی آپ نے سب سے پہلے مسجد میں نماز پڑھی تھی آپ کو اس سے انتہا محبت تھی کہ ہر ہفتہ تشریف لے جاتے (باقی بر ۳۲۵)

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠٩ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي

کے جہنم کی آگ میں پھٹ پڑے اور خدا ظالم لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔ یہ (عمارت) کی (بنیاد) جو ان

بَنَوْا رِيْبَةً فِي قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاللّٰهُ

لوگوں نے قائم کی اس کے سبب سے ان کے دلوں میں ہمیشہ دغدغہ رہے گی یہاں تک کہ انکے دل

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝١١٠ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰي مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

کے پرچھے اڑ جائیں اور خدا بڑا واقف کار حکیم ہے۔ اسمیں تو شک ہی نہیں کہ خدا نے مومنین سے ان کی جانیں اور

اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّةَ ۭ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ

انکے مال اس بات پر خرید لیے ہیں کہ (انکی قیمت) ان کے لیے بہشت ہے (اسی وجہ سے) یہ لوگ خدا کی

سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۣ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا

راہ میں لڑتے ہیں تو کفار کو مارتے ہیں اور خود بھی مارے جاتے ہیں۔ یہ پکا وعدہ ہے (جس کا پورا کرنا) خدا پر لازم

فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۭ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ

ہے (اور ایسا پکا ہے کہ) توریت اور انجیل اور قرآن (سب) میں (لکھا ہوا) ہے۔ اور اپنے عہد کا پورا خدا

مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۭ وَذٰلِكَ

سے بڑھ کر اور کون ہے۔ تم تو اپنی (خرید) فروخت سے جو تم نے خدا سے کی ہے خوشیاں مناؤ یہی تو

ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝١١١ اَلتَّاۗىِٕبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ

بڑی کامیابی ہے۔ وہ لوگ (توبہ کرنے والے عبادت گزار (خدا کی) حمد و ثنا کرنے والے (اسکی راہ

السَّاۗىِٕحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

میں) سفر کرنے والے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے نیک کام کا حکم کرنے والے اور

وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ

بُرے کام سے روکنے والے اور خدا کی (مقرر کی ہوئی) حدوں کی نگہداشت رکھنے والے ہیں اور اے (پیغمبرؐ)

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١١٢ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا

ان مومنین کو (بہشت کی) خوشخبری سنا دو۔ نبی اور مومنین پر جب ظاہر ہو چکا کہ مشرکین جہنمی ہیں تو انکے بعد

(بقیہ از صفحہ ۳۲۴) رہے ہیں مسجد قبا سے بھی اس میں ایک مرتبہ نماز پڑھنے شاید اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ اسکی دو رکعت نماز کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے کیونکہ رسولؐ کی تاسی بھی ہے ۱۲

لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوٓا۟ أُو۟لِى قُرْبَىٰ مِنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ

مناسب نہیں کہ انکے لیئے مغفرت کی دعائیں مانگیں اگرچہ وہ مشرکین ان کے قرابتدار

لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَٰبُ ٱلْجَحِيمِ ﴿۱۱۳﴾ وَمَا كَانَ ٱسْتِغْفَارُ إِبْرَٰهِيمَ

(کیوں نہ) ہوں۔ اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لیئے مغفرت کی دعا مانگنا صرف اس وعدہ

لِأَبِيهِ إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَآ إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُۥٓ

کی وجہ سے تھا جو انہوں نے اپنے باپ سے کر لیا تھا۔ پھر جب انکو معلوم ہوگیا کہ وہ یقینی خدا

أَنَّهُۥ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرَٰهِيمَ لَأَوَّٰهٌ حَلِيمٌ ﴿۱۱۴﴾

کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہو گئے۔ بیشک ابراہیم بیشک بڑے دردمند بردبار تھے۔ خدا

وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ إِذْ هَدَىٰهُمْ حَتَّىٰ

کی یہ شان نہیں کہ کسی قوم کو جب ان کی ہدایت کر چکا ہو اس کے بعد انہیں گمراہ کر دے

يُبَيِّنَ لَهُم مَّا يَتَّقُونَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿۱۱۵﴾ إِنَّ

حتیٰ کہ وہ انہیں ان چیزوں کو بتا دے جن سے وہ پرہیز کریں۔ بیشک خدا ہر چیز سے واقف ہے

ٱللَّهَ لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۚ وَمَا لَكُم

اسمیں تو شک ہی نہیں کہ سارے آسمان و زمین کی حکومت خدا ہی کے لیئے خاص ہے۔ وہی جسے چاہے

مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿۱۱۶﴾ لَّقَد تَّابَ ٱللَّهُ عَلَى

جلاتا ہے اور جسے چاہے مارتا ہے اور تم لوگوں کا خدا کے سوا نہ کوئی سرپرست ہے نہ مددگار۔ البتہ خدا نے نبی اور

ٱلنَّبِىِّ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ وَٱلْأَنصَارِ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُ فِى

مہاجرین و انصار پر بڑا فضل کیا جنہوں نے تنگدستی کے وقت میں رسول کا ساتھ دیا اور وہ بھی اس

سَاعَةِ ٱلْعُسْرَةِ مِنۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ

کے بعد کہ قریب تھا کہ ان میں سے کچھ لوگوں کے دل ڈگمگا جائیں پھر خدا نے ان پر (بھی)

مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُۥ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۱۷﴾

فضل کیا اس میں شک نہیں کہ وہ ان لوگوں پر بڑا ترس کھانے والا مہربان ہے۔ اور

لہ جب مشرکین کے واسطے استغفار کی ممانعت ہوئی تو کچھ مومنین پریشان ہوئے کہ حضرت سوال کے پاس پہنچے اور عرض کی کہ ہم لوگوں نے جو مشرکین کے واسطے بہت دعا کی ہے ہمارا کیا حال ہوگا اس وقت ان کی تسلی کے لیئے یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲-۱۳-۱۳-۱۳

وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ۭ حَتّٰٓي اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ

ان تینوں پر بھی (فضل کیا) جو (جہاد سے) پیچھے رہ گئے تھے۔ اور ان پر سختی کی گئی یہاں تک کہ

الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا

زمین باوجود اُس وسعت کے ان پر تنگ ہو گئی اور ان کی جانیں (حکم) ان پر تنگ ہو گئیں اور ان

اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ۭ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ۭ

لوگوں نے سمجھ لیا کہ خدا کے سوا اور کہیں پناہ کی جگہ نہیں، پھر خدا نے انکو توبہ کی توفیق دی۔ تاکہ وہ خدا

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ 118 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کی طرف (رجوع کریں)، بیشک خدا ہی بڑا توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے۔ اے ایمان والو

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ 119 مَا كَانَ

خدا سے ڈرو اور سچوں[ٹ] کے ساتھ ہو جاؤ۔ مدینے کے رہنے والوں اور

لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ

ان کے گرد و نواح دیہاتیوں کو یہ جائز نہ تھا کہ رسول خدا کا ساتھ چھوڑ دیں اور نہ

يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ

یہ (جائز تھا) کہ رسول کی جان سے بے پرواہ ہو کر اپنی جانوں کے بچانے کی فکر کریں یہ حکم اس

نَّفْسِهٖ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا

سبب سے تھا کہ ان (جہاد کرنے والوں) کو خدا کی راہ میں جو تکلیف پیاس کی یا محنت یا بھوک کی شدت

مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَــــُٔـوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ

کی پہنچتی ہے یا ایسی راہ چلتے ہیں جو کفار کے غیظ و غضب کا باعث ہو یا کسی دشمن سے

الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ

کچھ یہ لوگ حاصل کرتے ہیں تو بس اس کے عوض میں (انکے نامۂ عمل میں) ایک نیک

بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ 120

کام لکھا جائے گا۔ بے شک خدا نیکی کرنے والوں کا اجر (و ثواب) برباد نہیں -

ع

لہ قبیلہ اوس و خزرج کے تین گروہ کعب بن مالک ہلال بن امیہ مرارہ بن ربیع تینوں حضرات تبوک کی جنگ میں شریک نہ ہوئے تھے۔ جب پیچھے رہنے والوں کی مذمت نازل ہوئی تو حضرت رسول کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے گناہ کا اقرار کیا تو آپ نے مومنین سے فرمایا کہ ان سے کلام نہ کرو۔ غرض لوگوں نے ان سے بات کرنی چھوڑ دی اور ان کی عورتوں نے بھی ان سے کنارہ کشی کی تب ان لوگوں نے اپنا خیمہ ویرانہ جنگل میں ڈالا اور گریہ و زاری شروع کی پچاس دن تک اسی حالت میں رہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی، اور مومنین نے انکو قبول توبہ کی خوشخبری دی۔

ٹ ابن مردویہ نے ابن عباس سے اور ابن عساکر نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ صادقین سے مراد علی ابن ابی طالب ہیں۔ دیکھو تفسیر در منثور جلد ۳ صفحہ ۲۹۰ سطر ۱ مطبوعہ مصر ۱۳

وَلَا يُنفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا

کرتا اور یہ لوگ (خدا کی راہ میں) تھوڑا یا بہت مال نہیں خرچ کرتے اور کسی میدان کو نہیں قطع کرتے

يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ

مگر فوراً (ان کے نامۂ عمل میں) ان کے نام لکھ دیا جاتا ہے تاکہ خدا ان کی کارگزاریوں کا انہیں

أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝۱۲۱ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ

اچھے سے اچھا بدلہ عطا فرمائے۔ اور یہ (بھی) مناسب نہیں کہ کل کے کل (اپنے گھروں سے)

لِيَنفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ

نکل کھڑے ہوں۔ ان میں سے ہر گروہ کی ایک جماعت (اپنے گھروں سے) کیوں نہیں نکلتی تاکہ

طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ

علم دین[1] حاصل کرے اور جب اپنی قوم کی طرف پلٹ کے آوے تو ان کو (عذاب آخرت سے)

إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝۱۲۲ ع يَا أَيُّهَا

ڈرائے تاکہ یہ لوگ ڈریں۔ اے ایماندارو کفار میں سے جو لوگ

الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ

تمہارے آس پاس کے ہیں ان سے لڑو اور (اس طرح لڑنا) چاہیئے کہ وہ لوگ تم میں

وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ

کرارا پن محسوس کریں۔ اور جان رکھو کہ بے شبہ خدا پرہیزگاروں کے ساتھ

الْمُتَّقِينَ ۝۱۲۳ وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن

ہے۔ اور جب کوئی سورہ نازل کیا گیا تو ان منافقین میں سے ایک (دوسرے)

يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ

سے (پوچھتا ہے کہ بھلا اس سورہ نے تم میں سے کس کا ایمان بڑھا دیا تو جو لوگ

آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝۱۲۴

ایمان لاچکے ہیں ان کا تو اس سورہ نے ایمان بڑھا دیا اور وہ (اس کی) خوشیاں مناتے ہیں مگر

[1] اسی بنا پر فقہ و اجتہاد کو حاصل کرنا واجب کفائی قرار دیا گیا ہے اور حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ علم دین کا سیکھنا ہر بالغ عورت و مرد پر فرض ہے اور جناب امیرؑ فرماتے ہیں لوگو دین کا کمال علم دین کے حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے سے ہوتا ہے تم پر مال کی تلاش سے علم کی طلب زیادہ واجب ہے۔ ابواب علم کے فضائل میں سینکڑوں حدیثیں وارد ہیں جن میں سے بعض کو دیکھو روایات کی تصدیق۔ مؤلف حقیر ۱۲

وَ اَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ

جن لوگوں کے دل میں (نفاق کی) بیماری ہے تو ان کی (پچھلی) خباثت پر اس سورہ نے ایک خباثت

رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ ۱۲۵

اور بڑھادی اور یہ لوگ کفر ہی کی حالت میں مر گئے۔ کیا وہ لوگ (اتنا بھی) نہیں

اَوَ لَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ

دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک مرتبہ یا دو مرتبہ بلا میں مبتلا کئے جاتے ہیں۔ پھر بھی نہ تو یہ لوگ

مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَ لَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ ۱۲۶

توبہ ہی کرتے ہیں اور نہ نصیحت ہی مانتے ہیں۔ اور جب کوئی سورہ

وَ اِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى

نازل کیا گیا تو اس میں سے ایک کی طرف ایک دیکھنے لگا (اور یہ کہہ کر کہ) تم کو کوئی مسلمان

بَعْضٍ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا

دیکھتا تو نہیں ہے پھر (اپنے گھر) پلٹ جاتے ہیں (یہ لوگ کیا پلٹیں گے گویا) خدا نے ان کے دلوں کو

صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝ ۱۲۷

پلٹ دیا ہے اس سبب سے کہ یہ بالکل ناسمجھ لوگ ہیں۔ (لوگو) تم ہی میں سے (ہمارا) ایک

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ

رسول تمہارے پاس آچکا ہے (جس کی شفقت کی یہ حالت ہے کہ) اس پر شاق ہے کہ تم تکلیف

مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ

اٹھاؤ اور اسے تمہاری بہبودی کا ہوکا ہے ایمانداروں پر حد درجہ شفیق مہربان ہے۔ اے

رَّحِيْمٌ ۝ ۱۲۸ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ

رسول اگر اس پر بھی یہ لوگ (تمہارے حکم سے) منہ پھیریں تو تم کہہ دو کہ میرے لئے خدا کافی ہے

اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ ۱۲۹

اسکے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اس پر بھروسا رکھا ہے وہی عرش (اعظم) بزرگ (مخلوق) کا مالک ہے۔

اٰیاتها ۱۰۹ | (۱۰) سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ (۵۱) | رکوعاتها ۱۱

سورہ لے یونس مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو نو آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ اَكَانَ لِلنَّاسِ

الٓر۔ یہ آیتیں اس کتاب کی ہیں جو (از سرتاپا) حکمت سے مملو ہے۔ کیا ان لوگوں کو اس بات

عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ

سے بڑا تعجب ہوا کہ ہم نے انہیں لوگوں میں سے ایک آدمی کے پاس وحی بھیجی کہ بے

النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ

ایمان لوگوں کو ڈراؤ اور ایمانداروں کو اس کی خوشخبری سنا دو کہ ان کے لیے ان کے پروردگار

صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۔ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا

کی بارگاہ میں بلند درجہ ہے۔ (مگر) کفار (ان آیتوں کو سن کر) کہنے لگے کہ یہ شخص

لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

تو یقیناً صریحی جادوگر ہے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار وہی خدا ہے جس نے سارے آسمان و

وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ

زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر اس نے عرش کو بلند کیا وہی ہر کام کا انتظام کرتا ہے۔ (اس کے سامنے

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ۭ

کوئی (کسی کا) سفارشی نہیں (ہو سکتا) مگر اس کی اجازت کے بعد۔ وہی خدا تو تمہارا پروردگار ہے تو

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

اسی کی عبادت کرو۔ تو کیا تم اب بھی غور نہیں کرتے۔ تم سب کو (آخر) اسی کی طرف

اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ اِنَّهٗ

لوٹنا ہے خدا کا وعدہ سچا ہے وہی یقیناً مخلوق کو پہلی مرتبہ

لہ اس سورہ کے [illegible] و تفصیل [illegible] حضرت علی کی ولایت [illegible] سورج چاند [illegible] انسان کی [illegible] کفار کی [illegible] اور اس کا جواب بت نہ نفع ہی پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان پہلے سب لوگ یکساں تھے انسان کی مجبوری میں [illegible] دنیا کی مثال، دنیا عبرت کی جگہ ہے قیامت میں [illegible] مشرکوں کے [illegible] ہے، گمان کی [illegible] سے [illegible] پر [illegible] کوئی [illegible] اپنے نفع نقصان پر قادر نہیں، دنیا کے [illegible] کسی کا کوئی [illegible] قرآن کریم امراض کی شفا ہے، ذرہ ذرہ کی خدا کو خبر ہے، اولیاء خدا کون ہیں، خدا کی کوئی اولاد نہیں، ہر بات کی دلیل ضروری ہے، حضرت نوح کا قصہ، حضرت موسیٰ کا قصہ، مسجد کی خاص حرمت، فرعون کا غرق اور اس کا ڈوبنا، مشرکوں کے شک کا جواب، قوم یونس کا قصہ وغیرہ ۱۲

لہ ابن مردویہ نے جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علی ابن ابی طالب کی ولایت کے بارے میں نازل ہوئی ہے ۱۲

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ

پیدا کرتا ہے پھر (مرنے کے بعد) وہی دوبارہ زندہ کرے گا تاکہ جن لوگوں

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے ان کو انصاف کے ساتھ جزائے خیر عطا

لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَّعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا

فرمائے گا۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا انکے لئے انکے کفر کی سزا میں پینے کو کھولتا ہوا

كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝ هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ

پانی اور دردناک عذاب ہوگا۔ وہی (خدائے قادر) ہے جس نے آفتاب کو چمکدار اور ماہتاب کو روشن

ضِيَاءً وَّالْقَمَرَ نُورًا وَّقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا

بنایا اور اس کی منزلیں[1] مقرر کیں تاکہ تم لوگ برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کرو۔

عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ

خدا نے اُسے حکمت اور مصلحت سے بنایا ہے۔ وہ (اپنی) آیتوں کو واقف کار

إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْآيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُونَ ۝

لوگوں کے لئے تفصیل وار بیان کرتا ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے

إِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ

کہ رات دن کے اُلٹ پھیر میں اور جو کچھ خدا نے آسمانوں اور زمین میں بنایا ہے (آئیں)

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَآيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُونَ ۝

پرہیزگاروں کے واسطے بہتیری نشانیاں ہیں۔ اس میں بھی شک نہیں کہ جن لوگوں کو

إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيٰوةِ

(قیامت میں) ہماری (بارگاہ کی) حضوری کا کھٹکا نہیں اور دنیا کی (چند روزہ) زندگی

الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيٰتِنَا

سے خوشحال ہو گئے اور اسی پر چین سے بیٹھے ہیں اور جو لوگ ہماری

[1] سبعہ سیارہ تو ظاہر ہے کہ شمس، قمر، زہرہ، مشتری، مریخ، زحل، عطارد کا نام ہے اور ان میں کا ایک ایک آسمان ہے اور آٹھواں آسمان کے تارگان کے ہے بارہ ٹکڑوں کا نام برج ہیں حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔ ان میں سے ہر ایک میں آفتاب ایک مہینہ، عطارد دس روز، زہرہ پانچ روز، مریخ پینتالیس روز، مشتری ڈیڑھ برس، زحل دو برس اور چاند دو روز اور کچھ گھنٹے رہتا ہے۔ اور ہر مہینہ کے اخیر کی دو راتیں ۲۹/۳۰ یا ۲۸/۲۹ محاق کی ہیں وقتی ۲۸ منزلیں چاند کی ہیں کیونکہ ہر مہینہ کی ۲۸ منزلیں ہیں: شرطین، بطین، ثریا، دبران، ہقعہ، ہنعہ، ذراع، نثرہ، طرف، جبہہ، زبرہ، صرفہ، عوا، سماک، غفرہ، زبانا، اکلیل، قلب، شولہ، نعائم، بلدہ، ذابح، سعد بلع، سعد سعود، سعد اخبیہ، فرغ المقدم، فرغ المؤخر، بطن الحوت۔ اور چاند ہر منزل میں ایک روز رہتا ہے اور آفتاب ہر منزل میں تیرہ روز میں سب منزلیں طے کرتا ہے اور آفتاب ایک سال میں اور سیاروں کی گردش سے عام لوگوں کے کاروبار میں چنداں سروکار نہیں اور آفتاب ماہتاب کی گردش سے تمام مخلوق کو علاقہ ہے اسی وجہ سے ان ہی دونوں کو بیان کیا۔

غٰفِلُوْنَ ۝ أُولٰٓئِكَ مَأْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

آیتوں سے غافل ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا ان کی کرتوت کی بدولت جہنم ہے جو لوگ

إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے انہیں انکا پروردگار ان کے ایمان کے سبب

رَبُّهُمْ بِإِيْمَانِهِمْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ

منزل مقصود تک پہنچا دے گا کہ آرام و آسائش کے باغوں میں رہیں گے اور انکے نیچے نہریں جاری ہونگی

النَّعِيْمِ ۝ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ

باغوں میں ان لوگوں کا بس یہ قول ہوگا کہ اے خدا تو پاک ہے اور انکی باہمی خیر صلاحی سلام سے ہوگی

فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

اور ان کا آخری قول یہ ہوگا کہ سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔ اور اگر خدا

الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ

لوگ اپنی بھلائی کے لئے جلدی کر بیٹھتے ہیں اسی طرح اگر خدا انکی شرارتوں کی سزا میں (برائی میں) جلدی کر

بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا

بیٹھتا تو ان کی موت ان کے پاس کب کی آچکی ہوتی۔ مگر ہم تو ان لوگوں کو جنہیں (مرنے کے بعد) ہمارے ملنے کی

يَرْجُوْنَ لِقَاءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ وَإِذَا

کا کھٹکا نہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ اپنی سرکشی میں آپ سرگرداں رہیں اور انسان کو جب کوئی نقصان

مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ أَوْ قَاعِدًا أَوْ

چھو بھی گیا تو اپنے پہلو پر (لیٹا ہو) یا بیٹھا ہو یا کھڑا (غرض

قَآئِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَأَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ

ہر حالت میں) ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اس سے اس کی

إِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا

تکلیف کو رفع کر دیتے ہیں تو ایسا (آہستہ) کھسک جاتا ہے کہ گویا اس نے

بہشت کی تعریف

لے اس کا یہ مطلب نہیں کہ سب کے آخر میں وہ الحمد للہ رب العالمین کہیں گے اور اس کے بعد پھر کچھ نہ کہیں گے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب [illegible] کوئی نعمت [illegible] الحمد للہ رب العالمین کہیں گے [illegible]

انسان کی حالت

انسان کی حالت

يَعۡمَلُوۡنَ ۝۱۲ وَلَقَدۡ اَهۡلَكۡنَا الۡقُرُوۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ

تکلیف کے دفع کرنیکے لئے جو اسکو پہنچی تھی ہمکو پکارا ہی نہ تھا جو لوگ زیادتی کرتے ہیں انکی کارستانیاں

لَمَّا ظَلَمُوۡا ۙ وَجَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوۡا

یونہی انہیں اچھی کر دکھائی گئی ہیں۔ اور تم سے پہلی اُمت والوں کو جب انہوں نے شرارت کی تو ہم نے انہیں

لِيُؤۡمِنُوۡا ؕ كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡقَوۡمَ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ۝۱۳

ضرور ہلاک کر ڈالا حالانکہ انکے (وقت کے) رسول انکے پاس روشن معجزات لیکر آچکے تھے اور وہ لوگ ایمان (ہی) لانے (والے) تھے

ثُمَّ جَعَلۡنٰكُمۡ خَلٰٓئِفَ فِى الۡاَرۡضِ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ

نہ لائے ہم گنہگار لوگوں کو یونہی سزا دیا کرتے ہیں۔ پھر ہم نے انکے بعد تم کو زمین میں (ان کا) جانشین بنایا

لِنَنۡظُرَ كَيۡفَ تَعۡمَلُوۡنَ ۝۱۴ وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيَاتُنَا

تاکہ ہم (بھی) دیکھیں کہ تم کس طرح کام کرتے ہو۔ اور جب ان لوگوں کے سامنے ہماری روشن آیتیں

بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيۡنَ لَا يَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا ائۡتِ

پڑھی جاتی ہیں تو جن لوگوں کو (مرنے کے بعد) ہماری حضوری کا کھٹکا نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے

مشرکوں کی فرمائش اور جواب

بِقُرۡاٰنٍ غَيۡرِ هٰذَاۤ اَوۡ بَدِّلۡهُ ؕ قُلۡ مَا يَكُوۡنُ لِىۡۤ

سامنے اسکے علاوہ کوئی دوسرا قرآن لاؤ یا اس کو ردو بدل کر دو (اے رسول) تم کہہ دو کہ مجھے یہ اختیار نہیں کہ

اَنۡ اُبَدِّلَهٗ مِنۡ تِلۡقَآئِ نَفۡسِىۡ ۚ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا

میں اسے اپنے جی سے بدل ڈالوں میں تو بس اسی کا پابند ہوں جو میری طرف وحی کی گئی ہے۔ میں تو اگر اپنے

يُوۡحٰٓى اِلَىَّ ۚ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَيۡتُ رَبِّىۡ عَذَابَ

پروردگار کی نافرمانی کروں تو بڑے (کٹھن) کے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ (اے رسول)

يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ۝۱۵ قُلۡ لَّوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوۡتُهٗ عَلَيۡكُمۡ

کہہ دو کہ اگر خدا چاہتا تو میں نہ تمہارے سامنے اس کو پڑھتا اور نہ وہ تمہیں اس سے آگاہ

وَلَاۤ اَدۡرٰٮكُمۡ بِهٖ ۖ فَقَدۡ لَبِثۡتُ فِيۡكُمۡ عُمُرًا مِّنۡ

کرتا کیونکہ میں تو (آخر) تم میں اس سے پہلے مدتوں رہ چکا ہوں (اور کبھی

قَبْلِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝١٦ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

وحی کا نام بھی نہ لیا تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے تو جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا اس کی آیتوں

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

کو جھٹلائے اس سے بڑھ کر اور ظالم کون ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ (ایسے) گنہگار کامیاب نہیں

الْمُجْرِمُوْنَ ۝١٧ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا

ہوا کرتے۔ یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کی پرستش کرتے ہیں جو نہ ان کو نقصان ہی پہنچا

لَا يَضُرُّھُمْ وَلَا يَنْفَعُھُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَاۗءِ شُفَعَاۗؤُنَا

سکتی ہے نہ نفع اور کہتے ہیں کہ خدا کے ہاں یہی لوگ ہمارے سفارشی ہوں گے۔ (اے

عِنْدَ اللّٰهِ ۭ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ

رسولؐ) (ان سے) کہو[1] کہ کیا تم خدا کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جس کو وہ نہ تو آسمانوں میں

وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝١٨

(کہیں) پاتا ہے اور نہ زمین میں۔ یہ لوگ جس چیز کو اس کا شریک بناتے ہیں اس سے وہ پاک و عالی

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ۭ

اور برتر ہے۔ اور سب لوگ تو (پہلے) ایک ہی اُمت تھے اور (اے رسولؐ) اگر تمہارے پروردگار کی طرف

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَھُمْ

سے ایک بات (قیامت کا وعدہ) پہلے نہ ہو چکی ہوتی جس میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں (تو اس کا

فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝١٩ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ

فیصلہ انکے درمیان (کبھی کا) کر دیا گیا ہوتا۔ اور کہتے ہیں کہ اس پیغمبر پر کوئی معجزہ (ہماری

عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ

خواہش کے موافق) کیوں نہیں نازل کیا گیا تو (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ غیب (کا علم) تو صرف خدا کے لئے

فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝٢٠ وَاِذَآ

خاص ہے تو تم بھی انتظار کرو اور تمہارے ساتھ میں (بھی) یقیناً انتظار کرنیوالوں میں ہوں۔ اور

یعنی نہ تو نفع ہی پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان

[1] مطلب یہ ہے کہ انکو یوں قائل کرو کہ بھلا جو چیز موجود ہی نہیں تو وہ کسی کی سفارش یا نفع نقصان کیا کر سکتی ہے ۱۲

پہلے سب لوگ یکساں تھے

اذقنا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا

لوگوں کو جو تکلیف پہنچتی اس کے بعد جب ہم نے اپنی رحمت کا ذائقہ چکھا دیا تو یکایک

لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا

ان لوگوں نے ہماری آیتوں میں حیلہ بازی شروع کر دی (اے رسول) تم کہہ دو کہ تدبیر میں خدا سے زیادہ تیز ہے

يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ۝ ٢١ هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ

ہے تم جو کچھ مکاری کرتے ہو وہ ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لکھتے جاتے ہیں۔ وہی خدا ہے جو تمہیں

وَالْبَحْرِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ

خشکی اور دریا میں سیر کراتا پھرتا ہے یہاں تک کہ جب (کبھی) تم کشتیوں پر سوار ہوتے ہو اور وہ ان لوگوں کو

طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَاۗءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَاۗءَهُمُ

باد موافق کی مدد سے لیکر چلی اور لوگ اس کی رفتار سے خوش ہوئے یکایک کشتی پر ہوا کا ایک جھونکا آپڑا اور آنا

الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا

تھا کہ ہر طرف سے اس پر لہریں (بڑھتی چلی) آ رہی ہیں اور ان لوگوں نے سمجھ لیا کہ اب گھر گئے (اور جان

اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڬ لَىِٕنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ

بچے گی) تب اپنے عقیدے کو اسی کے واسطے خالص کر کے خدا سے دعائیں مانگنے لگتے ہیں کہ (خدایا) اگر تو نے

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ ٢٢ فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ

اس مصیبت سے ہمیں نجات دی تو ہم ضرور بڑے شکر گزار ہوں گے۔ پھر جب خدا نے انہیں نجات دی تو وہ

فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ يٰٓاَيُّھَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓي

لوگ زمین پر (قدم) رکھتے ہی، فوراً ناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں۔ اے لوگو تمہاری سرکشی (کا وبال) تو تمہاری

اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ

ہی جان پر ہے (یہ بھی) دنیاوی (چند روزہ) زندگی کا فائدہ ہے پھر آخر ہماری (ہی) طرف تم کو لوٹ کر آنا

فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ٢٣ اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

ہے۔ تو (اس وقت) ہم تم کو جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے تھے بتا دیں گے۔ دنیاوی زندگی کی مثال

لے ایک دفعہ اہل مکہ سات برس تک قحط و خشک سالی میں گرفتار رہے یہاں تک کہ لبوں پر جان آگئی کوئی تدبیر بن نہ پڑی تو خدا نے رحم کیا اور ان پر مینہ برسایا مگر جب ان لوگوں کے پیٹ میں دانہ پانی پڑا تو لگے شرارت کرنے اور حضرت رسول کو ستانے اسی کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۔

[illegible]

دنیا کی مثال

كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ

بس پانی کی سی ہے کہ ہم نے اس کو آسمان سے برسایا پھر زمین کے ساگ پات جس کو لوگ اور چوپائے

مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ

کھاتے ہیں اس کے ساتھ مل جل کر نکلے یہاں تک کہ جب زمین نے (فصل کی چیزوں سے) اپنا بناؤ سنگار

زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ ۙ

کرلیا اور (ہر طرح) آراستہ ہوگئی اور کھیت والوں نے سمجھ لیا کہ اب وہ اس پر یقیناً قابو پاگئے (جب چاہیں گے)

اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ

لیں گے) ایکایک ہمارا حکم (عذاب) رات یا دن کو آ پہنچا تو ہم نے اس کھیت کو ایسا صاف کٹا ہوا بنادیا کہ گویا کل اس

تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝٢٤

میں کچھ تھا ہی نہیں۔ جو لوگ غور وفکر کرتے ہیں ان کے واسطے ہم (اپنی) آیتیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔

وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى

اور خدا تو آرام کے گھر (بہشت) کی طرف بلاتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے سیدھے رستے کی ہدایت

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٢٥ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ

کرتا ہے۔ جن لوگوں نے (دنیا میں) بھلائی کی ان کے لئے (آخرت میں بھی) بھلائی ہے (بلکہ) اور

وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

کچھ بڑھ کر اور نہ (گنہگاروں کی طرح) ان کے چہروں پر کالک لگی ہوگی اور نہ (انہیں) ذلت ہوگی یہی لوگ

الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٢٦ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ

جنتی ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہا سہا کریں گے۔ اور جن لوگوں نے برے کام کئے ہیں تو گناہ کی سزا

جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

اس کے برابر ہے اور ان پر رسوائی چھائی ہوئی ہوگی۔ خدا کے (عذاب سے) ان کا کوئی بچانے

مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ

والا نہ ہوگا۔ (ان کے منہ ایسے کالے ہوں گے کہ) گویا ان کے چہرے شب تاریک کے ٹکڑے سے

دنیا عبرت کی جگہ ہے

لے وقت ہاتھ سے واقعی دنیا ایسی ہی ہے جیسا کچھ تھا اور آج کچھ بھی نہیں اگلے شاعر نے کیا خوب کہا ہے
کرتے تھے جو کروفر دنیا پر فخر و ناز باقی نہ وہ رہے نہ وہ اس جا کا فخر و ناز
کچھ دن کی ہے بہار خبر ہے تجھے یہ جاتا رہے گا نہیں شئے کا فخر و ناز

قیامت میں گنہگاروں کے منہ پر کالک لگی ہوگی

مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۲۷

ڈھک دیئے گئے۔ یہی لوگ جہنمی ہیں کہ یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (اے رسول اس دن سے ڈرو)

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ

جس دن ہم سب کو اکٹھا کریں گے پھر مشرکین سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے (بنائے ہوئے) خدا کے شریک

اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا

ذرا اپنی جگہ ٹھہرو۔ پھر ہم باہم ان میں پھوٹ ڈال دیں گے اور ان کے شریک ان سے کہیں گے کہ تم تو ہماری

كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲۸ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۢ بَيْنَنَا

پرستش کرتے ہی نہ تھے۔ تو (اب) ہمارے اور تمہارے درمیان گواہی کے واسطے خدا ہی کافی ہے۔

وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝۲۹ هُنَالِكَ

ہم کو تمہاری پرستش کی کچھ خبر ہی نہ تھی۔ (غرض) وہاں ہر شخص جو کچھ جس نے پہلے

تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ

(دنیا میں) کیا ہے جانچ لے گا اور وہ سب اپنے سچے مالک خدا کی بارگاہ میں لوٹا کر لائے جائیں گے

الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۳۰ قُلْ مَنْ

اور (دنیا میں) جو کچھ افترا پردازیاں کرتے تھے سب ان کے پاس سے چل چلیت ہو جائیں گے۔ (اے

يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ

رسول تم ان سے) (ذرا) پوچھو تو کہ تمہیں آسمان وزمین سے کون روزی دیتا ہے یا تمہارے (کان اور تمہاری)

الْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ

آنکھوں کا کون مالک ہے اور کون شخص مُردے سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مُردے کو نکالتا

مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ

ہے اور ہر امر کا بندوبست کون کرتا ہے تو فوراً بول اٹھیں گے کہ خدا۔ (اے رسول) تم کہو تو کیا تم

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۳۱ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ

اس پر بھی اس سے نہیں ڈرتے ہو۔ پھر وہی خدا تو تمہارا سچا مربی ہے۔ پھر حق بات کے بعد گمراہی کے (سوا)

الحق الا الضلل فانى تصرفون ۝ ۳۲ كذلك حقت

اور کیا ہے۔ پھر تم کہاں پھرے چلے جا رہے ہو۔ یوں تمہارے پروردگار کی بات بدچلن لوگوں

كلمت ربك على الذين فسقوا انهم لا يؤمنون ۝ ۳۳

ثابت ہو کر رہی کہ یہ لوگ ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ (اے رسول ان سے) پوچھو تو کہ تم نے جن لوگوں

قل هل من شركائكم من يبدؤا الخلق ثم يعيده

(خدا کا) شریک بنایا ہے کوئی بھی ایسا ہے جو مخلوقات کو پہلی بار پیدا کرے پھر انکو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ

قل الله يبدؤا الخلق ثم يعيده فانى تؤفكون ۝ ۳۴

کرے (وہ تو کیا جواب دیں گے) تمہی کہو کہ خدا ہی پہلے بھی پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ زندہ کرتا ہے تو کدھر تم الٹے چلے

قل هل من شركائكم من يهدى الى الحق قل

جا رہے ہو۔ (اے رسول ان سے) کہو تو کہ تمہارے (بنائے ہوئے) شریکوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو تمہیں (دین) حق کی راہ دکھا

الله يهدى للحق افمن يهدى الى الحق احق ان يتبع

سکے تمہیں کہہ دو کہ خدا (دین) حق کی راہ دکھاتا ہے تو جو شخص (دین) حق کی راہ دکھاتا ہے کیا وہ زیادہ حقدار ہے کہ اس کے

امن لا يهدى الا ان يهدى فما لكم كيف

حکم کی پیروی کی جائے یا وہ شخص جو دوسرے کی ہدایت تو درکنار خود ہی جب تک دوسرا اس کو راہ نہ دکھائے راہ دیکھ

تحكمون ۝ ۳۵ وما يتبع اكثرهم الا ظنا ان الظن لا

نہیں پاتا۔ تو تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے تم کیسے حکم لگاتے ہو اور ان میں سے اکثر تو بس اپنے گمان پر چلتے ہیں حالانکہ

يغنى من الحق شيئا ان الله عليم بما يفعلون ۝ ۳۶

گمان یقین کے مقابلہ میں ہرگز کچھ بھی کام نہیں آ سکتا بیشک یہ لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہیں خدا اسے خوب جانتا ہے

وما كان هذا القران ان يفترى من دون الله و

اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ خدا کے سوا کوئی اور اپنی طرف سے جھوٹ موٹ بنا ڈالے بلکہ (یہ تو) جو (کتابیں) پہلے

لكن تصديق الذى بين يديه وتفصيل الكتب

کی اسکے سامنے موجود ہیں اس کی تصدیق اور (ان) کتابوں کی تفصیل ہے۔ اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ

[illegible]

لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٣٧ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ

یہ سارے جہان کے پروردگار کی طرف سے ہے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کو رسول نے

قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ

خود جھوٹ موٹ بنا لیا ہے۔ (اے رسول) تم کہو کہ (اچھا) تو تم اگر (اپنے دعویٰ میں) سچے ہو تو (بھلا) ایک

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٣٨ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا

ہی سورۃ اس کے برابر کا بنا لاؤ اور خدا کے سوا جس کو تمہیں (مدد کے واسطے) بلا سکتے ہو بلا لو (یہ لوگ لاتے تو کیا)

لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ

بلکہ (الٹے) جس کے جاننے پر ان کا دسترس نہ ہوا لگے اس کو جھٹلانے حالانکہ ابھی تک ان کے ذہن میں اس کے معانی

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝٣٩

نہیں آئے اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے تھے تب ذرا غور تو کرو کہ (ان) ظالموں کا کیسا (برا)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَ

انجام ہوا اور انہیں سے بعض تو ایسے ہیں کہ اس قرآن پر آئندہ ایمان لائیں گے اور بعض ایسے ہیں جو ایمان لائیں گے ہی نہیں

ع

رَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝٤٠ وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ

اور (اے رسول) تمہارا پروردگار تو فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔ اور اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم (ان سے) کہہ دو کہ میرے لئے میری ہی کارگزاری

عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓئُوْنَ مِمَّاۤ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ

ہے اور تمہارے لئے تمہاری کارستانی جو کچھ میں کرتا ہوں اس کے تم ذمہ دار نہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے

مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝٤١ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ

میں بری ہوں۔ اور انہیں سے بعض ایسے ہیں کہ تمہاری زبانوں کی طرف کان لگائے رہتے ہیں تو کیا وہ تمہاری

تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ۝٤٢ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ

سن لیں گے ہرگز نہیں اگرچہ وہ کچھ سمجھ بھی نہ سکتے ہوں (تم کہیں بہروں کو کچھ سنا سکتے ہو) اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جو تمہاری

اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِى الْعُمْىَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ۝٤٣

طرف (ٹکٹکی) باندھے دیکھتے ہیں تو کیا وہ ایمان لائیں گے ہرگز نہیں اگرچہ انہیں کچھ نہ سوجھتا ہو تو تم اندھے کو راہ راست دکھا دو گے

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ

خدا تو ہرگز لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا مگر لوگ خود اپنے اوپر (اپنی کرتوت سے) ظلم کیا کرتے ہیں

يَظْلِمُوْنَ ۝٤٤ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا إِلَّا سَاعَةً

اور جس دن خدا ان لوگوں کو (اپنی بارگاہ میں) جمع کرے گا تو گویا یہ لوگ (سمجھیں گے کہ دنیا میں) بس گھڑی دن

مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ۚ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ

بھر ٹھہرے اور آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے جن لوگوں نے خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونے کو جھٹلایا وہ ضرور گھاٹے

كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝٤٥ وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ

میں ہیں اور ہدایت یافتہ نہ تھے۔ اے رسول ہم جس جس (عذاب) کا ان سے وعدہ کر چکے ہیں ان میں سے

بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ

بعض خواہ تمہیں دکھا دیں یا تم کو (پہلے ہی دنیا سے) اٹھا لیں پھر (آخر) تو ان سب کو ہماری طرف لوٹنا ہی

ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ۝٤٦ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلٌ

ہے۔ پھر جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں خدا تو اس پر گواہ ہی ہے۔ اور ہر امت کا خاص (ایک ایک) رسول ہوا ہے

فَإِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا

پھر جب ان کا رسول (ہماری بارگاہ میں) آئے گا تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر

يُظْلَمُوْنَ ۝٤٧ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ

ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا۔ یہ لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (آخر) یہ (عذاب کا وعدہ) کب پورا ہوگا

صٰدِقِيْنَ ۝٤٨ قُلْ لَّآ أَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا

(اے رسول) تم کہہ دو کہ میں خود اپنے واسطے نہ نقصان پر قادر ہوں نہ نفع پر مگر خدا جو چاہے

إِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ فَلَا

ہر امت (کے رہنے) کا (اس کے علم میں) ایک وقت مقرر ہے۔ جب ان کا وقت آ جاتا ہے تو نہ ایک

يَسْتَأْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝٤٩ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ

گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ

خدا کسی پر ظلم نہیں کرتا

دنیا کا قیام گھڑی بھر کا ہے

کوئی شخص اپنے نفع و نقصان پر قادر نہیں

أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ۝٥٠

اگر اس کا عذاب تم پر رات کو یا دن کو آجائے تو (تم کیا کرو گے) پھر گنہگار لوگ (آخر) کاہے کی جلدی مچا

أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنتُم بِهِ ۚ آلْآنَ وَقَدْ كُنتُم بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ۝٥١

رہے ہیں، پھر کیا جب (تم پر) آچکے گا تب اس پر ایمان لاؤ گے (اُس وقت کہا جائیگا کہ) کیا اب ایمان لائے، حالانکہ تم تو اسکی جلدی

ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ

مچایا کرتے تھے، پھر (قیامت کے دن) ظالم لوگوں سے کہا جائیگا کہ اب ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو (دنیا میں) جو (عمل)

إِلَّا بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ۝٥٢ وَيَسْتَنبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ قُلْ إِي

کرتے رہے ہو (آخرت میں) ایسا ہی بدلہ دیا جائیگا۔ (اے رسول) تم سے لوگ پوچھتے ہیں کیا (جو کچھ تم کہتے ہو وہ) سب

وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ ۖ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ۝٥٣ وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ

ٹھیک ہے؟ تم کہدو ہاں (ہاں) اپنے پروردگار کی قسم ٹھیک ہے اور تم (خدا کو) ہرا نہیں سکتے۔ اور دنیا میں جس جس نے

ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ ۗ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ

نافرمانی کرکے ظلم کیا ہے (قیامت کے دن) اگر تمام خزانے جو زمین میں ہیں اسے مل جائیں تو اپنے گناہ کے بدلے

لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ ۚ وَهُمْ لَا

ضرور فدیہ دے نکلے اور جب وہ لوگ عذاب کو دیکھیں گے تو اظہار ندامت کرینگے اور ان میں باہم انصاف کیساتھ حکم کیا

يُظْلَمُونَ ۝٥٤ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ أَلَا

جائیگا اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائیگا۔ آگاہ رہو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (غرض) سب کچھ خدا ہی

إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝٥٥

کا ہے۔ آگاہ رہو کہ خدا کا وعدہ یقینی ٹھیک ہے مگر ان میں کے اکثر نہیں جانتے۔ وہی زندہ کرتا ہے

هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝٥٦ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ

اور وہی مارتا ہے اور تم سب کے سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ لوگو تمہارے پاس تمہارے

جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي

پروردگار کی طرف سے نصیحت (کتاب خدا) آچکی اور جو امراض (شرک وغیرہ) دل میں ہیں ان کی دوا،

۵۳ حیی بن اخطب مدینہ کے رہنے والا یہودی اکثر مکہ میں تجارت کی غرض سے آتا جاتا تھا ... رسول اللہ کے حالات ... پوچھتے ہو کہ حق ہے ... ہے اس کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل کی

۵۴ اسرّوا کے معنی چھپانے ظاہر کرنے دونوں کے ہیں اور بعض حضرات نے اس کا ترجمہ چھپانا کیا ہے مگر یہ چسپاں نہیں ہوتا اس لیے ہم نے ظاہر کرنے کے معنی اختیار کیے

۱۳-۱۳-۱۳-۱۳-۱۳

الصُّدُورِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾ قُلْ بِفَضْلِ

اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت۔ (اے رسولؐ تم) کہدو کہ (یہ قرآن) خدا کے فضل (وکرم)

اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ۭ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا

اور اس کی رحمت سے تم کو ملا ہے (تو ان لوگوں کو اس پر خوش ہونا چاہیئے۔ اور جو کچھ وہ جمع کر رہے ہیں

يَجْمَعُوْنَ ﴿٥٨﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ

اُس سے یہ کہیں بہتر ہے۔ (اے رسولؐ تم) کہدو کہ تمہارا کیا خیال ہے کہ خدا نے تم پر روزی نازل کی تو اب تم

فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ۭ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ

نے بعض کو حرام اور بعض کو حلال بنانے لگے۔ (اے رسولؐ تم) کہدو کہ کیا خدا نے تمہیں اجازت دی ہے یا تم

عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ

خدا پر بہتان باندھتے ہو۔ اور جو لوگ خدا پر جھوٹ موٹ بہتان باندھا کرتے ہیں وہ روزِ قیامت کو

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ

کیا خیال کرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ خدا تو لوگوں پر بڑا صاحب فضل (وکرم) ہے مگر

عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع وَمَا تَكُوْنُ

ان میں سے بہتیرے شکر گزار نہیں ہیں۔ اور (اے رسولؐ تم) جس حال میں (کسی حال میں)

فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ

ہو اور قرآن کی کوئی سی بھی آیت تلاوت کرتے ہو اور (لوگو) تم کوئی سا بھی عمل کر رہے ہو ہم (ہر وقت)

عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ وَمَا

جب تم اس کام میں مشغول ہوتے ہو تم کو دیکھتے رہتے ہیں اور تمہارے پروردگار سے

يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَ

ذرہ بھر بھی کوئی چیز غائب نہیں رہ سکتی نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہ کوئی چیز ذرہ سے

لَا فِي السَّمَاۗءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا

چھوٹی ہے اور نہ اس سے بڑی چیز مگر وہ روشن کتاب (لوح محفوظ) میں مندرج

قرآن مجید ایمان والوں کے لئے شفا ہے

مومنوں کو خدا کے فضل پر خوش ہونا چاہئیے

ذرہ ذرہ کی خدا کو خبر ہے

فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝٦١ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ

ہے۔ آگاہ رہو اس میں شک نہیں کہ دوستانِ خدا پر (قیامت میں) نہ تو کوئی خوف

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٦٢ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا

ہوگا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (خدا سے)

يَتَّقُوْنَ ۝٦٣ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ

ڈرتے تھے۔ ان ہی لوگوں کے واسطے دنیوی زندگی میں (بھی) اور آخرت میں (بھی) خوشخبری ہے۔ خدا کی

لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٦٤

باتوں میں تبدیل نہیں ہوا کرتا۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ اور (اے رسول) ان (کفار) کی

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا هُوَ السَّمِيْعُ

باتوں کا تم رنج نہ کیا کرو۔ اس میں تو شک نہیں کہ ساری عزت تو صرف خدا ہی کے لئے ہے۔ وہی سب کی

الْعَلِيْمُ ۝٦٥ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ

سنتا جانتا ہے۔ آگاہ رہو اس میں شک نہیں کہ جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو لوگ زمین میں ہیں (غرض) سب

وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ اِنْ

کچھ) خدا ہی کے ہیں۔ اور جو لوگ خدا کو چھوڑ کر (دوسروں کو) پکارتے ہیں وہ تو (خدا کے فرضی) شریکوں کی راہ (بھی)

يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝٦٦ هُوَ

نہیں چلتے بلکہ وہ تو صرف اپنی اٹکل پر چلتے ہیں۔ اور وہ صرف وہمی و خیالی باتیں کیا کرتے ہیں۔ وہ وہی

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا

(خدائے قادر و توانا) ہے جس نے تمہارے نفع کے واسطے رات کو بنایا تاکہ تم اس میں چین کرو اور دن کو (بنایا)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝٦٧ قَالُوا اتَّخَذَ

کہ اس کی روشنی میں دیکھو بھالو اس میں شک نہیں جو لوگ سن لیتے ہیں ان کے لئے اس میں (قدرت کی) بہت سی نشانیاں

اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ هُوَ الْغَنِيُّ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

ہیں۔ لوگوں نے تو کہہ دیا کہ خدا نے بیٹا بنا لیا ہے (یہ محض لغو ہے) وہ (تمام نقائص سے) پاک پاکیزہ ہے۔ وہ

[illegible]

فِي الْأَرْضِ ۚ إِنْ عِنْدَكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ بِهَٰذَا ۚ أَتَقُولُونَ

ہر طرح بے پرواہ ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب (اسی کا ہے (جو کچھ تم کہتے ہو اسکی کوئی

عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦٨﴾ قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ

دلیل تو نہ تمہارے پاس ہے نہیں کیا تم خدا پر (یوں ہی) بے جانے بوجھے جھوٹ بولا کرتے ہو (اے رسول تم کہدو کہ

عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿٦٩﴾ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا

بیشک جو لوگ جھوٹ موٹ خدا پر بہتان باندھتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہ ہونگے (یہ) دنیا کے (چند روزہ) فائدے ہیں

ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ

پھر تو آخر ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے تب انکے کفر کی سزا میں ہم ان کو سخت عذاب کے

بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٧٠﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ

مزے چکھائیں گے۔ اور (اے رسول) تم ان کے سامنے نوحؑ کا حال پڑھ دو جب انہوں نے

قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي

اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اگر میرا ٹھہرنا اور خدا کی آیتوں کا چرچا کرنا تم پر شاق و گراں گزرتا

وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ

ہے تو میں صرف خدا ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں تو تم اور تمہارے شریک سب مل کر اپنا

فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ

کام ٹھیک کر لو پھر تمہاری بات تم (میں سے کسی) پر مخفی نہ رہے پھر (جو تمہارا جی چاہے)

عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ ﴿٧١﴾

میرے ساتھ کر گزرو اور مجھے (دم مارنے کی بھی) مہلت نہ دو۔ پھر بھی اگر تم نے (میری نصیحت

فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ

سے منہ موڑا تو میں نے تم سے کچھ مزدوری تو نہ مانگی تھی میری مزدوری تو صرف خدا ہی پر ہے اور

إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٧٢﴾

(اسی کی طرف سے) مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس کے فرمانبردار بندوں سے ہو جاؤں۔

ع ١٠

ل اس سے واضح ہوا کہ ہر بات کے ثبوت میں دلیل ضروری ہونا چاہیے۔ فقط یہ سمجھ کر کہ ہمارے باپ دادا اس مذہب پر چلتے تھے یا اس مذہب میں بہت بڑے بڑے اولیاء ہیں ایسے لوگ ... کرنے والے نہیں کسی مذہب کو اختیار نہ کرنا چاہیے کیونکہ سب سے بڑا صوفی تو شیطان تھا جو فرشتوں کا بھی استاد تھا۔ بلکہ خود سوچ سمجھ کر اپنی عقل سے فیصلہ کرنا ضروری ہے ۱۲۰

فَكَذَّبُوهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ

اس پر بھی ان لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو اور جو لوگ ان کے ساتھ کشتی میں (سوار) تھے (انکو) بچا

خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ

دی اور انکو (انگوں کا) جانشین بنایا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا انکو ڈبو مارا۔ پھر ذرا غور تو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۞ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ

کرو کہ جو (عذاب سے) ڈرائے جاچکے تھے ان کا کیا (خراب) انجام ہوا۔ پھر ہم نے نوح کے بعد

بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا

اور رسولوں کو اپنی قوم کے پاس بھیجا تو وہ پیغمبر ان کے پاس واضح و روشن معجزے لے کر آئے اس پر بھی

كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ

جس چیز کو یہ لوگ پہلے جھٹلا چکے تھے اس پر ایمان (نہ) لانا تھا نہ لائے۔ ہم یوں ہی حد سے گزر جانے والوں کے

عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ۞ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ

دلوں پر (گویا) خود مہر کر دیتے ہیں۔ پھر ہم نے ان پیغمبروں کے بعد موسیٰ و ہارون کو اپنی نشانیاں

مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا

(معجزے) دے کر فرعون اور اس (کی قوم) کے سرداروں کے پاس بھیجا تو وہ لوگ

فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۞ فَلَمَّا جَآءَهُمُ

اکڑ بیٹھے اور یہ لوگ تھے ہی قصوروار۔ پھر جب ان کے پاس ہماری

الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۞

طرف سے حق بات (معجزے) پہنچ گئے تو کہنے لگے کہ یہ تو یقینی کھلم کھلا جادو ہے۔ موسیٰ

قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ۚ اَسِحْرٌ

نے کہا کیا جب (دین) حق تمہارے پاس آیا تو اس کے بارے میں کہتے ہو کہ کیا یہ جادو

هٰذَا ۚ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۞ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا

ہے اور جادوگر لوگ کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ (اے موسیٰ) کیا تم ہمارے

لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَتَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ

پاس اس واسطے آئے ہو کہ جس (راہ) پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا اس سے تم ہمیں بہکا دو اور ساری رُوئے

فِي الْأَرْضِ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِينَ ﴿٧٨﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

زمین میں بس تم ہی دو کی بڑائی ہو۔ اور ہم لوگ تو تم دونوں پر ایمان لانے والے نہیں۔ اور فرعون نے حکم دیا کہ

ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُم

ہمارے حضور میں تمام کھلاڑی (واقف کار) جادوگروں کو لے آؤ۔ پھر جب جادوگر لوگ (میدان میں) آ موجود

مُّوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنتُم مُّلْقُونَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ

ہوئے تو موسیٰ نے ان سے کہا کہ تم کو جو کچھ پھینکنا ہو پھینکو۔ پھر جب وہ لوگ (رسیوں کو سانپ بنا کر) ڈال

مُوسَىٰ مَا جِئْتُم بِهِ السِّحْرُ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ ۖ إِنَّ

چکے تو موسیٰ نے کہا جو کچھ تم (بنا کر) لائے ہو (وہ) تو سب جادو ہے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا اسے ابھی

اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿٨١﴾ وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ

ملیامیٹ کر دیگا کیونکہ خدا تو ہرگز مفسدوں کا کام درست نہیں بننے دیتا۔ اور خدا سچی بات کو اپنے کلام کی برکت

بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ﴿٨٢﴾ فَمَا آمَنَ لِمُوسَىٰ إِلَّا

سے ثابت کر دکھاتا ہے اگرچہ گنہگار (وں) کو ناگوار ہو۔ الغرض موسیٰ پر ان کی قوم کی نسل کے چند آدمیوں

ذُرِّيَّةٌ مِّن قَوْمِهِ عَلَىٰ خَوْفٍ مِّن فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِمْ

کے سوا فرعون اور اس کے سرداروں کے اس خوف سے کہ (مبادا) ان پر کوئی مصیبت ڈالدیں، کوئی

أَن يَفْتِنَهُمْ ۚ وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّهُ

ایمان نہ لایا۔ اور اس میں شک نہیں کہ فرعون ملک میں بہت بڑھا چڑھا تھا اور اسمیں بھی شک نہیں

لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿٨٣﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ يَا قَوْمِ إِن كُنتُمْ

کہ وہ یقیناً زیادتی کرنیوالوں میں سے تھا۔ اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم اگر تم (سچے دل سے) خدا پر

آمَنتُم بِاللَّهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا إِن كُنتُم مُّسْلِمِينَ ﴿٨٤﴾

ایمان لائے ہو تو اگر تم فرمانبردار ہو تو بس اسی پر بھروسہ کرو۔ اس پر ان لوگوں نے

ع ٨ ١٣

قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

فَقَالُوا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً

عرض کی ہم نے تو خدا ہی پر بھروسہ کر لیا ہے (اور دُعا کی ہے کہ) اے ہمارے پالنے والے تو ہمیں

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۸۵ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ

ظالم لوگوں کا (ذریعہ) امتحان نہ بنانا۔ اور اپنی رحمت سے ہمیں ان کافر لوگوں (کے پنجے) سے نجات

الْكٰفِرِيْنَ ۝۸۶ وَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ

دے۔ اور ہم نے موسیٰؑ اور ان کے بھائی (ہارونؑ) کے پاس وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کے رہنے

تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ

بسنے کے لئے گھر بنا ڈالو اور اپنے اپنے گھروں ہی کو مسجدیں[ل] قرار دو اور پابندی سے نماز

قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۸۷ وَقَالَ

پڑھو اور مومنین کو (نجات کی) خوشخبری دے دو۔ اور موسیٰؑ نے عرض کی اے

مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّ

ہمارے پالنے والے تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دُنیاوی زندگی میں (بڑی) آرائش

اَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ

اور دولت دے رکھی ہے (کیا تو نے یہ سامان اس لئے عطا کیا ہے) تاکہ یہ لوگ تیرے راستے سے لوگوں

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا

جب تک یہ لوگ سخت عذاب نہ دیکھ لیں گے ایمان نہ لائیں گے۔ (خدا نے) فرمایا تم

اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ

دونوں کی دُعا قبول کی گئی تو تم دونوں ثابت قدم رہو اور نادانوں کی راہ پر نہ

الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۸۹ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

چلو اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے اس پار کر دیا

ل ابن عساکر نے حضرت ابو رافع سے روایت کی ہے کہ ایک دن حضرت رسولؐ نے خطبہ میں فرمایا کہ خدا نے حضرت موسےٰ و ہارونؑ کو حکم دیا تھا کہ اپنے اور اپنی قوم کے لئے اپنے اپنے گھروں ہی کو مسجد بنا لو اور اے موسیٰ تمہاری مسجد میں ہارون اور ان کی اولاد کے سوا کوئی جنب ہو کر شب باش ہو اور نہ عورتوں سے مقاربت کرے اسی طرح میری اس مسجد میں تمام امت میں سے علیؑ اور اس کی اولاد کے سوا کسی کو اس کی اجازت نہیں کہ اس میں جنب ہو کر شب باش ہو یا اس میں عورتوں کے پاس جائے دیکھو تفسیر در منثور علامہ جلال الدین سیوطی جلد ۳ صفحہ ۳۱۴ سطر ۲۴ ۔ مصر سے حبشہ تک کے پہاڑوں میں سونے چاندی اور [illegible] کے مال کی تباہی کی بددعا کی تھی ۱۲-۱۳-۱۴-۲۰

الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ؕ
پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور شرارت سے ان کا پیچھا کیا۔ یہاں تک کہ
حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ
جب وہ ڈوبنے لگا تو کہنے لگا کہ جس خدا پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں میں بھی اس پر
اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا
ایمان لاتا ہوں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں فرمانبردار بندوں سے
مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ
ہوں۔ اب (مرتے وقت ایمان لاتا ہے) حالانکہ تو اس سے پہلے نافرمانی کرتا رہا
وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْكَ
اور تو مفسدوں میں سے تھا۔ تو ہم آج تیری روح کو تو نہیں (مگر) تیرے بدن کو
بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰیَةً ؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا
(تہ نشین ہونے سے) بچالیں گے تاکہ تو اپنے بعد والوں کے لئے عبرت (کا باعث) ہو اور بہت سے
مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ
تو شک نہیں کہ بہتیرے لوگ ہماری نشانیوں سے یقیناً بےخبر ہیں۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو
بَوَّاْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ
(ملک شام میں) بہت اچھی جگہ بسایا اور انہیں اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں تو ان لوگوں
مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ
کے پاس جب تک علم (حق) آ نہیں چکا ان لوگوں نے اختلاف نہیں کیا اس میں تو شک ہی نہیں کہ
الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ
جن باتوں میں یہ (دنیا میں) باہم جھگڑ رہے ہیں قیامت کے دن تمہارا پروردگار
الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝
اس میں فیصلہ کر دے گا۔ پس جو (قرآن) ہم نے تمہاری طرف نازل کیا

لہ فرعون کا لشکر جو حضرت موسیٰ اور ان کی قوم کا پیچھا کئے جا رہا تھا سوا لاکھ تھا اور سب کے سب گھوڑوں پر سوار اور سروں پر خود رکھے ہوئے تھے اور حضرت موسیٰ کی قوم کے لوگ ان کے پیچھے پیچھے اور حضرت ہارون آگے آگے تھے۔ جب بنی اسرائیل یہ عظیم الشان لشکر دیکھ کر گھبرائے تو خدا کے حکم سے حضرت موسیٰ نے چھڑی ماری اور دریا پھٹ گیا۔ اور چونکہ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے اس لئے ہر ایک کے واسطے جداگانہ راہ بنائی گئی۔ اور ہر ایک دوسرے سے الگ ہو کر چلنے لگا۔ یہ خیال کر کے ہوئے کہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھتے نہیں ہیں ایسا نہ ہو وہ لوگ ڈوب جائیں۔ تو خدا نے درمیان کے پانی کی دیواروں میں جالیاں بنا دیں کہ ایک دوسرے کو دیکھتے تھے۔ جب فرعون دریا کے کنارے پہنچا تو دریا کھلا ہوا راستہ دیکھ کر جانا چاہا مگر اس کا گھوڑا رکا۔ آخر جبرائیل ایک گھوڑی پر سوار ہو کر آگے بڑھے۔ پھر تو فرعون اپنے گھوڑے کو ہزار روکتا رہا مگر نہ رکا۔ اور جب سارا لشکر دریا کے اندر آ گیا تو پانی مل کر ایک ہو گیا اور سب کے سب ڈوب مرے۔ ۱۲

فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِّمَّآ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ فَسْئَلِ

ہے اگر اس کے بارے میں تم کو کچھ شک ہو تو جو لوگ تم سے پہلے سے (کتاب خدا)

الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ لَقَدْ جَآءَكَ

پڑھا کرتے ہیں ان سے پوچھ دیکھو تمہارے پاس یقیناً تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿٩٤﴾ وَ

کتاب آچکی تو تم نہ تو ہرگز شک کرنے والوں سے ہونا اور نہ ہرگز ان لوگوں سے ہونا

لَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُونَ

جنہوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا (ورنہ) تم بھی گھاٹا اٹھانے والوں سے ہو

مِنَ الْخٰسِرِينَ ﴿٩٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ

جاؤ گے۔ (اے رسولؐ) اس میں شک نہیں کہ جن لوگوں کے بارے میں تمہارے پروردگار کی

رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٩٦﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ حَتّٰى

باتیں پوری اتر چکی ہیں (کہ یہ مستحق عذاب ہیں) وہ لوگ جب تک دردناک عذاب دیکھ نہ لیں گے

يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٩٧﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ

ایمان نہ لائیں گے اگرچہ ان کے سامنے (ساری خدائی کے) معجزے آموجود ہوں۔ کوئی بستی ایسی کیوں نہ

فَنَفَعَهَآ إِيمَانُهَآ إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّآ آمَنُوا كَشَفْنَا

ہوئی کہ ایمان قبول کرتی تو اسکو اسکا ایمان فائدہ مند ہوتا ہاں یونسؑ کی قوم جب (عذاب دیکھ کر)

عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ

ایمان لائی تو ہم نے دُنیا کی (چند روزہ) زندگی میں اُن سے رُسوائی کا عذاب دفع کر دیا اور ہم نے انہیں

إِلٰى حِينٍ ﴿٩٨﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ

ایک خاص وقت تک چین کرنے دیا اور اے پیغمبر! اگر تیرا پروردگار چاہتا تو جتنے لوگ روئے زمین

كُلُّهُمْ جَمِيعًا أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُونُوا

ہیں سب کے سب ایمان لے آتے۔ تو کیا تم لوگوں پر زبردستی کرنا چاہتے ہو تاکہ سب کے سب ایماندار ہو جائیں حالانکہ

لے اس آیت میں اگرچہ خطاب خود حضرت رسولؐ کی طرف ہے مگر مقصود دوسرے لوگ ہیں کیونکہ اس وقت کے مشرکین عرب یہ کہا کرتے تھے کہ آخر یہ کیسا رسول ہے جو کھاتا پیتا اور بازاروں میں پڑا پھرتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو رسولؐ کی تسلی اور ان لوگوں کا جواب دونوں بات ایک ہی آیت سے حاصل ہو گئی اس وجہ سے رسولؐ کی طرف خطاب کیا گیا۔ ۱۳۰-۱۳-۱۳۰-۱۳۰

مُؤْمِنِينَ ۝٩٩ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ

کسی شخص کو یہ اختیار نہیں کہ بغیر اذن خدا ایمان لے آئے اور جو لوگ (اصول دین میں) عقل سے کام

اللَّهِ ۚ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۝١٠٠

نہیں لیتے ان ہی لوگوں پر خدا (کفر کی) گندگی ڈال دیتا ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ

قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا تُغْنِي

ذرا دیکھو تو سہی کہ آسمانوں اور زمین میں (خدا کی نشانیاں) کیا کچھ ہیں (مگر سچ تو یہ ہے) اور جو لوگ

الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ۝١٠١ فَهَلْ

ایمان نہیں قبول کرتے ان کو ہماری نشانیاں اور ڈراوے کچھ بھی مفید نہیں۔ تو یہ لوگ بھی انہیں سزاؤں

يَنْتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ

کے منتظر ہیں جو ان سے قبل والوں پر گزر چکی ہیں۔ (اے رسولؐ) ان سے کہدو کہ

قُلْ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ۝١٠٢ ثُمَّ

اچھا تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ یقیناً انتظار کرتا ہوں۔ پھر (نزول

نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا

عذاب کے وقت) ہم اپنے رسولوں کو اور جو لوگ ایمان لائے ان کو (عذاب سے) بچا لیتے ہیں یوں ہی ہم

نُنْجِ الْمُؤْمِنِينَ ۝١٠٣ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي

پر لازم ہے کہ ہم ایمان لانے والوں کو بھی بچا لیں۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ اگر تم لوگ میرے دین کے بارے

شَكٍّ مِنْ دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ

میں شک میں پڑے ہو تو (سن لو) میں تم سے صاف کہے دیتا ہوں کہ خدا کے سوا تم جن لوگوں کی پرستش کرتے

مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ ۖ

ہو میں تو ان کی پرستش نہیں کرنے کا مگر (ہاں) میں اس خدا کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں (اپنی قدرت سے

وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝١٠٤ وَأَنْ

دنیا سے) اٹھا لے گا۔ اور مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں مومن ہوں۔ اور یہ بھی (حکم ہے) کہ

له حضرت یونس کی قوم شہر موصل کے قریب نینوا کے رہنے والے تھے برسوں تک حضرت یونس ان کو ہدایت کرتے رہے اور ان کی قوم کے لوگ ایک لاکھ سے بھی زیادہ تھے تینتیس برس تک آپ نے ہدایت کی مگر دو کے سوا کوئی ایمان نہ لایا ایک روبیل جو حکیم عالم اور آپ کا مصاحب تھا دوسرا تنوخا جو عابد اور جنگل کی لکڑیاں توڑ کر بسر کرتا تھا تو آپ نے بددعا کی۔ حکم ہوا ابھی صبر کرو جب عذاب نازل ہو ... شوال کی ... تاریخ چہارشنبہ کے دن عذاب نازل ہوگا۔ روبیل نے ہر چند فہمائش کی کہ آپ جلدی نہ کریں مگر آپ نے تنوخا کے کہنے سے شہر میں منادی کرادی کہ فلاں روز تم پر عذاب نازل ہوگا اور خود تنوخا کے ساتھ کسی پہاڑ کے گوشہ میں جا بیٹھے اور عذاب کے منتظر رہے۔ یہ دیکھ کر روبیل نے پہاڑ پر کھڑے ہو کر قوم کو آواز دی اے قوم غافل بیٹھے ہو تم پر فلاں دن عذاب نازل ہوگا جلدی کرو خدا پر ایمان لے آؤ اور خدا سے گریہ و زاری کر کے عذاب کے دفعیہ کی دعا کرو۔ میں تمہارا خیرخواہ ہوں اور تمہاری بھلائی کے واسطے کہتا ہوں ورنہ سب تباہ ہو جاؤ گے روبیل کے سمجھانے سے یہ لوگ ایمان لائے اور شہر سے باہر نکل کر بچوں کو ماؤں سے اور بچھڑوں کو چوپاؤں سے جدا کر کے سب کے سب گریہ و زاری میں مشغول ہوئے آخر وقت معین پر عذاب آیا اور ان لوگوں نے دیکھا مگر ان کے ایمان لانے اور توبہ کرنے سے ٹل گیا دوسرے دن حضرت یونس یہ خیال کر کے کہ اب تو وہ تباہ ہو گئے ہوں گے۔ شہر کی طرف چلے تو لوگوں کو آمد و رفت کرتے دیکھا اور سمجھے کہ عذاب نہ آیا اس وقت یہ خیال کر کے کہ میری قوم مجھے جھوٹا سمجھے گی (رہ گئی) جنت ... ٣٥٩

أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ

تو (باطل سے) یکسو ہو کے اپنا رخ دین کی طرف قائم رکھ۔ اور مشرکین سے ہرگز نہ ہونا اور خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز

الْمُشْرِكِينَ ﴿١٠٥﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ

کو نہ پکارنا جو نہ تجھے نفع ہی پہنچا سکتی ہے نہ نقصان ہی پہنچا سکتی ہے۔ تو اگر تم نے (ایسا)

وَلَا يَضُرُّكَ ۖ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ

کیا تو اس وقت تم بھی ظالموں میں (شمار) ہو گے۔ اور (یاد رکھو کہ)

الظَّالِمِينَ ﴿١٠٦﴾ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ

اگر خدا کی طرف سے تمہیں کوئی برائی چھو بھی گئی تو پھر اس کے سوا کوئی اس کا

لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ ۚ

دفع کرنے والا نہیں ہو گا۔ اور اگر وہ تمہارے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے تو پھر اسکے فضل

يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْغَفُورُ

(وکرم) کا پلٹنے والا بھی کوئی نہیں ہو گا وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے فائدہ پہنچائے

الرَّحِيمُ ﴿١٠٧﴾ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ

اور وہ تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ اے لوگو تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس حق

مِنْ رَبِّكُمْ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي

(قرآن) آچکا پھر جو شخص سیدھی راہ پر چلیگا تو وہ صرف اپنے ہی دم کے لئے ہدایت اختیار کریگا۔ اور جو گمراہی

لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَا

اختیار کرے گا وہ تو بھٹک کر کچھ اپنا ہی کھوئے گا اور میں کچھ تمہارا ذمہ دار تو ہوں نہیں

أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ﴿١٠٨﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ

اور (اے رسولؐ) تمہارے پاس جو وحی بھیجی جاتی ہے تم بس اسی کی پیروی کرو اور

وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿١٠٩﴾

صبر کرو یہاں تک کہ خدا تمہارے اور کافروں کے درمیان فیصلہ فرمائے اور وہ تو تمام فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔

ع ۱۱

حاشیہ
(بقیہ از صفحہ ۳۵۰) شہر کی راہ چھوڑ دریا کی طرف چلے گئے اور جب خدا کا قہر نازل ہوا تو رونے لگے ... حضرت یونس وہاں سے دریا پر آئے کشتی پر سوار ہوئے مچھلی نگل گئی پھر باہر نکلے اور چالیس روز کے بعد اپنی قوم میں واپس آئے سب نے آپ کی تصدیق کی اور آپ خوش و خرم اپنی قوم میں رہنے لگے۔

آیاتہا (۱۱) سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ (۵۲) رکوعاتہا

سورۂ ہود مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو تیئس آیتیں اور دس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ

الٓرا۔ یہ (قرآن) وہ کتاب ہے جس کی آیتیں (ایک واقف کار حکیم کی طرف سے (دلائل سے) خوب مستحکم کر دی گئیں

خَبِيْرٍ ۙ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ

پھر تفصیل وار بیان کر دی گئی ہیں (یہ) کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں تو اسی کی طرف سے تمہیں (عذاب سے) ڈرانے والا

وَّبَشِيْرٌ ۙ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ

اور (بہشت کی) خوشخبری دینے والا (رسول) ہوں اور یہ بھی کہ اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا مانگو پھر اس کی بارگاہ میں

يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ

(گناہوں سے) توبہ کرو وہ تمہیں ایک مقرر مدت تک اچھے لطف کے فائدے اٹھانے دے گا اور ہر صاحب بزرگی

ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

کو اس کی بزرگی (کی داد) عطا فرمائے گا۔ اور اگر تم نے (اس کے حکم سے) منہ موڑا تو مجھے تمہارے بارے میں (ایک) بڑے

عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۞ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى

(خوفناک) دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ (یاد رکھو) تم سب کو (آخرکار) خدا ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ

(اچھی طرح) قادر ہے۔ دیکھو یہ (کفار تمہاری عداوت میں) اپنے سینوں کو دوہرا کئے ڈالتے ہیں تاکہ

لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ

خدا سے (اپنی باتوں کو) چھپائے رہیں۔ سن رکھو جس وقت یہ لوگ اپنے کپڑے خوب لپیٹتے ہیں (تب بھی) وہ ان کی

مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۞

جانتا ہے جو چھپا کر کرتے ہیں اور جو کھلا کرتے ہیں وہ تو دلوں تک کی باتوں سے آگاہ ہے

ے اس سورہ کے بعض اخلاق، ناموس، متقی نتیجے یہ ہیں، خدا کا لائق ہونا آسمان زمین چھ روز میں پیدا ہونے، انسانی حالت حضرت رسول کی فہمائش قرآن کی حقیقت کی دلیل، رسول کا تاثر اور گواہ کون ہے، مخالفوں پر خدا کی لعنت مومن کا فرکی تشبیہ، حضرت نوح کا قصہ، نافرمانی کی بدولت خاندان سے خارج قوم ہود کا قصہ، قوم ثمود کے قولوں، حضرت صالح کا قصہ، حضرت اسحاق کی پیدائش، حضرت لوط کا قصہ، حضرت شعیب کا قصہ، حضرت امام آخر الزمان کی نسبت پیشین گوئی، حضرت موسیٰ کا قصہ، قیامت میں دو قسم کے لوگ ہونگے ظالم کی اعانت بھی ظلم ہے، پانچوں وقت کی نماز کا وجوب وغیرہ۔ حضرت ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ صاحب فضل سے علی ابن ابی طالب مراد ہیں۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

الجزء ١٢

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا

اور زمین پر چلنے والوں میں کوئی ایسا نہیں جس کی روزی خدا کے ذمہ نہ ہو،

وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتٰبٍ

اور خدا ان کے ٹھکانے اور (مرنے کے بعد) انکے سونپے جانیکی جگہ (قبر) کو بھی جانتا ہے

مُّبِينٍ ﴿٦﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ

سب کچھ روشن کتاب (لوح محفوظ) میں موجود ہے اور وہی تو ہے (قادر مطلق) ہے جس نے آسمانوں اور زمین

فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ

کو چھ دن میں پیدا کیا اور (اس وقت) اس کا عرش (فلک نہم) پانی پر تھا (تمہارے پیدا کرنیسے) آسمان و زمین اعجاز

أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَّبْعُوثُونَ

سے بنایا) تاکہ تم لوگوں کو آزمائے کہ تم میں زیادہ اچھی کارگذاری والا کون ہے اور (اے رسول) اگر تم (ان

مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هٰذَا

سے) کہو کہ مرنے کے بعد تم سب کے سب دوبارہ (قبروں سے) اٹھائے جاؤ گے تو کافر لوگ ضرور کہہ بیٹھیں گے

إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٧﴾ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ

کہ یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہے۔ اور اگر ہم گنتی کے چند روزوں تک ان پر عذاب آنے میں

إِلَى أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ أَلَا يَوْمَ

دیر بھی کریں تو یہ لوگ (اپنی شرارت سے) بے تامل ضرور کہنے لگیں گے کہ (ہائیں) (عذاب کو کونسی چیز

يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِم مَّا

روک رہی ہے سن رکھو جس دن ان پر عذاب آ پڑے تو (پھر) انکے ٹالے نہ ٹلے گا اور جس (عذاب) کی یہ لوگ

ع ١

كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٨﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ

ہنسی اڑایا کرتے تھے وہ انکو ہر طرح سے گھیر لے گا اور اگر ہم انسان کو اپنی رحمت کا ذائقہ چکھائیں

مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ ﴿٩﴾

پھر اس کو ہم اس سے چھین لیں تو (اس وقت) یقیناً بڑا بے آس ناشکرا ہو جاتا ہے

ہر جاندار کی روزی اللہ کے ذمہ ہے

آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا ہوئے

انسان کی حالت

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ

(اور ہماری شکایت کرنے لگتا ہے) اور اگر ہم تکلیف کے بعد جو اسے پہنچتی تھی راحت و آرام کا

ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّىْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۙ 10 اِلَّا

ذائقہ چکھائیں تو ضرور کہنے لگتا ہے کہ اب سب سختیاں مجھ سے دفع ہو گئیں اس میں شک نہیں کہ وہ بڑا

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

(جلدی) خوش ہو جانے والا شیخی باز ہے مگر جن لوگوں نے صبر کیا اور اچھے (اچھے) کام کئے وہ ایسے نہیں ان

مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۙ 11 فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا

لوگوں کے واسطے (خدا کی) بخشش اور بہت بڑی اجری (مزدوری) ہے تو جو چیزیں تمہارے پاس وحی کے

يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا

ذریعہ بھیجی جاتی ہیں ان میں سے بعض کو اس وقت شاید تم فقط اس خیال سے چھوڑ بیٹھنے والے ہو اور تم تنگدل ہوتے

لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ

ہو کہ مبادا یہ لوگ کہہ بیٹھیں کہ ان پر خزانہ کیوں نہیں نازل کیا گیا یا ان کی تصدیق کیلئے ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ

نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ وَّكِيْلٌ ؕ 12 اَمْ يَقُوْلُوْنَ

آیا تو تم صرف (عذاب سے) ڈرانے والے ہو اور تمہیں ان کا خیال نہ کرنا چاہیئے اور خدا ہر چیز کا ذمہ دار ہے کیا یہ لوگ

افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّ

کہتے ہیں کہ اس شخص (تم) نے اس (قرآن) کو اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے تو تم (ان سے صاف صاف) کہہ دو کہ اگر تم اپنے

ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

دعوے میں سچے ہو تو (زیادہ نہیں) ایسے دس سورے اپنی طرف سے گھڑ کے لے آؤ اور خدا کے سوا جس جس کو

صٰدِقِيْنَ 13 فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ

تمہیں بلاتے بن پڑے مدد کے واسطے بلا لو اس پر اگر تمہاری وہ نہ سنیں تو سمجھ لو کہ یہ (قرآن) (صرف) خدا

بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ 14

کے علم سے نازل کیا گیا ہے اور یہ کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا تم اب بھی اسلام لاؤ گے (یا نہیں)

سلہ عیاشی نے اپنی تفسیر میں زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ جبرئیل روز کی شام کو حضرت علی کی خلافت کا حکم لے کر نازل ہوئے مگر آپ منافقین کی تکذیب کے خوف سے دل تنگ ہوئے (اور) اس کے کچھ لوگوں کو مشورے کے واسطے بلایا اور معلوم کرنے میں بھی تھا کہ کچھ لوگ ایسی ہوں کہ آپ بڑھنے لگے جبرئیل نے کہا آپ خدا کے حکم سے ڈرتے ہیں کہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس نے جو حکم دیا اس کو ... نازل ہوا اس وقت اور لوگ ... حضرت علی کی خلافت کو بھلا کیونکر مانیں گے ... جبرئیل واپس ہوئے ... حضرت علی کی خلافت کا حکم نازل ہو چکا تھا لیکن ... اس وقت خدا نے ... یہ آیت نازل ہوئی ...

سلہ یہ قرآن کی حقیقت کی بہت واضح دلیل ہے کیونکہ عرب کی سرزمین پر ایک سے ایک فصاحت و بلاغت میں بڑھ چڑھ کے تھا مگر باوجود اس کے ان لوگوں نے اپنی ذلت اسیری قتل و غارت گوارا کی اور ایک سورہ بھی نہ بنا سکے اور اگر کوئی یہ خیال کرے کہ دوسرا شخص بنا تا تھا تو بھی غلط کیونکہ اگر وہ ادیب تھا تو اپنے واسطے بادشاہی کی تمنا خود کیوں نہ کی اور اگر دوست دار تھا تو اپنے دین کو مٹنے اور دوسرے دین کو بڑھنے کیوں دیا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی ایسا ہوتا تو جاہل کفار منتوں لاکھوں روپیہ خرچ کر کے ایک سورہ بنوا نہ لاتے۔ ١٢-١٣-١٣

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ
نہیں (نیکی کرنیوالوں میں سے) جو شخص دُنیا کی زندگی اور اُسکی رونق کا طالب ہو تو ہم اُنہیں اُنکی
أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۝ ١٥ أُولٰٓئِكَ
کارگزاریوں کا بدلہ دُنیا ہی میں پورا پورا بھر دیتے ہیں اور یہ لوگ دُنیا میں گھاٹے میں نہیں رہیں گے مگر
الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا
(وہاں) یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں (جہنم کی) آگ کے سوا کچھ نہیں اور جو کچھ دُنیا میں ان
صَنَعُوا فِيهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ١٦ أَفَمَنْ
لوگوں نے کیا دھرا سب اکارت ہو گیا اور جو کچھ یہ لوگ کرتے تھے سب ملیامیٹ ہو گیا تو کیا جو
كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ
شخص اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل روشن پر ہو اور اسکے پیچھے ہی پیچھے ان ہی کا ایک گواہ
قَبْلِهِ كِتٰبُ مُوسٰٓى إِمَامًا وَّرَحْمَةً أُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُونَ
ہو اور اسکے قبل موسیٰ کی کتاب (توریت) ہو جو لوگوں کیلئے پیشوا اور رحمت تھی (اسکی تصدیق کرتی
بِهِ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ
ہو وہ بہتر ہے یا کوئی دوسرا) لوگ سچے ایمان لانیوالے ہیں اور تمام فرقوں میں سے جو شخص اسکا انکار کرے تو اسکا ٹھکانا
فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ
بس آتش (جہنم) ہے تو تم (ہیں) اسکی طرف سے شک میں نہ پڑے رہنا بیشک قرآن تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق
أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ ١٧ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى
ہے مگر بہتیرے لوگ ایمان نہیں لاتے اور جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے اُس سے
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أُولٰٓئِكَ يُعْرَضُونَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَ
زیادہ ظالم کون ہوگا ایسے لوگ اپنے پروردگار کے حضور میں پیش کئے جائیں گے اور
يَقُولُ الْأَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلٰى رَبِّهِمْ
گواہ ۳ اظہار کرینگے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ (بہتان)

۱؎ ابن ابی حاتم اور ابو نعیم ابن عساکر اور ابن مردویہ نے کئی طریقے سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے ایک مرتبہ منبر پر فرمایا کہ قریش میں کوئی ایسا نہیں جس کے بارے میں کچھ نہ کچھ قرآن نہ نازل ہوا ہو پس ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا آپ کے بارے میں کیا نازل ہوا ہے آپ نے فرمایا کیا تم نے سورہ ہود کی یہ آیت افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاہد منہ نہیں پڑھی ہے تو علی بینۃ سے مراد حضرت رسول ہیں اور یتلوہ شاہد منہ سے میں مقصود ہوں (دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۳ صفحہ ۳۲۴)

۲؎ معلوم ہوا کہ اس کے علاوہ تفسیر ثعلبی میں ابن عباس سے کتاب مناقب میں منہال سے روایت کچھ زیادتی کے ساتھ منقول ہے اور اس کے علاوہ مثل حافظ ابو نعیم کے حلیۃ الاولیاء میں بہت سے لوگوں نے اہلسنت کے علماء میں نقل و بیان کی ہے ۳؎ گواہوں سے مراد انبیاء یا مرسلین یا فرشتے ہیں یا ہر شخص کے اعضاء

أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝١٨ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ

باندھا ہے) سن رکھو کہ ظالموں پر خدا کی پھٹکار ہے جو خدا کے رستے سے لوگوں کو

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۗ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ

روکتے ہیں اور اس میں کجی نکالنا چاہتے ہیں اور وہی لوگ آخرت سے بھی منکر ہیں۔

هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝١٩ أُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي

یہ لوگ روئے زمین میں نہ خدا کو ہرا سکتے ہیں اور نہ خدا کے سوا

الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ

ان کا کوئی سرپرست ہوگا ان کا عذاب دونا کر دیا

يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۭ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ

جائے گا یہ لوگ (حسد کے مارے) نہ تو (حق بات) سن سکتے تھے نہ

وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ۝٢٠ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

دیکھ سکتے تھے یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے کچھ اپنا آپ ہی گھاٹا کیا

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝٢١ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي

اور جو افترا پردازیاں یہ لوگ کرتے تھے (قیامت میں) سب انہیں چھوڑ کے چل چنپت ہوگئیں

الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝٢٢ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

اسمیں شک نہیں کہ یہ لوگ آخرت میں بڑے گھاٹا اٹھانیوالے ہونگے بیشک جن لوگوں نے ایمان قبول

الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ

کیا اور نیک کام کئے اور اپنے پروردگار کے سامنے عاجزی سے جھکے یہی لوگ جنتی ہیں کہ

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٢٣ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَ

بہشت میں ہمیشہ رہینگے (کافر و مسلمان) دونوں فریق کی مثال اندھے اور بہرے اور دیکھنے

الْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٢٤

والے اور سننے والے کی سی ہے کیا یہ دونوں مثال میں برابر ہو سکتے ہیں۔ تو کیا تم غور نہیں کرتے

ظالموں پر خدا کی لعنت

وقف لازم

مومن و کافر کی تمثیل

ع

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ ۲۵

اور ہمنے نوح کو ضرور انکی قوم کے پاس بھیجا (اور انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ) میں تو تمھارا (عذاب خدا سے)

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

صریحی دھمکانے والا ہوں (اور یہ سمجھاتا ہوں) کہ تم خدا کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو میں تم پر ایک دکھ کے دن

يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝ ۲۶ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا

(قیامت) کے عذاب سے ڈراتا ہوں تو ان کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ ہم تو تمھیں اپنا ہی سا ایک آدمی

نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ

سمجھتے ہیں اور ہم تو دیکھتے ہیں کہ تمھارے پیرو ہوئے بھی ہیں تو بس صرف ہمارے چند رذیل

هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ

لوگ [1] اور وہ بھی بے سوچے سمجھے (سرسری نظر میں) اور ہم تو اپنے اوپر تم لوگوں کی کوئی

فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ۝ ۲۷ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

فضیلت نہیں دیکھتے بلکہ تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں (نوح نے) کہا اے میری قوم کیا تمنے یہ سمجھا ہے

كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ

کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں اور اس نے اپنی سرکار سے

فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۭ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ۝ ۲۸

رحمت (نبوت) اعطا فرمائی ہے اور وہ تمھیں سجھائی نہیں دیتی تو کیا میں اسکو زبردستی تمھارے گلے منڈھ

وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ

سکتا ہوں اور تم ہو اسکو ناپسند کئے چلے جاؤ اور اے میری قوم میں تو تم سے اسکے صلہ میں کچھ مال کا طالب

وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ

نہیں میری مزدوری تو بس خدا کے ذمہ ہے اور میں تو تمھارے کہنے سے ان لوگوں کو جو ایمان لا چکے ہیں نکال

اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝ ۲۹ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ

نہیں سکتا کیونکہ انکو بھی ضرور اپنے پروردگار کے حضور میں حاضر ہونگے مگر میں دیکھتا ہوں کہ تم ہی لوگ نادانی (جہالت)

[1] چونکہ حضرت نوح پر ایمان لانے والے دنیا کو بالکل ہیچ سمجھ کر اس کی طرف توجہ نہ کرتے اور فقر و فاقہ میں زندگی بسر کرتے اور اللہ کی یاد میں مشغول رہتے اس وجہ سے کفار انھیں رذیل کہا کرتے تھے بلکہ یہ بھی کہتے کہ تم ان لوگوں کو اپنے پاس سے نکال دو تو ہم لوگ تمھارے پاس آیا جایا کریں اسی کے جواب میں حضرت نوح نے فرمایا ہے کہ میں تمھارے کہنے سے ان لوگوں کو نکال نہیں سکتا ۱۲

اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٣٠ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ

کرتے ہو اور اے میری قوم اگر میں ان بیچارے غریب ایمانداروں کو نکال دوں تو خدا کے عذاب سے بچانے میں میری مدد کون کرے گا

عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّیْ

تو کیا تم اتنا بھی غور نہیں کرتے اور میں تو تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خدائی خزانے ہیں اور نہ میں غیب داں ہوں اور نہ یہ کہتا

مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْٓ اَعْیُنُكُمْ لَنْ

ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور جو لوگ تمہاری نظروں میں ذلیل ہیں انھیں میں یہ نہیں کہتا کہ خدا

یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّیْٓ

ان کے ساتھ ہرگز بھلائی نہیں کرے گا اور ان لوگوں کے دلوں کی بات خدا ہی خوب جانتا ہے

اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝٣١ قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا

اور اگر میں ایسا کہوں تو میں بھی یقیناً ظالم ہوں وہ لوگ کہنے لگے اے نوح تم ہم سے یقیناً جھگڑے

فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ

اور بہت جھگڑ چکے پھر اگر تم سچے ہو تو جس (عذاب) کی تم ہمیں دھمکی دیتے تھے ہم پر لا چکو

الصّٰدِقِیْنَ ۝٣٢ قَالَ اِنَّمَا یَاْتِیْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَ

نوح نے کہا اگر چاہے گا تو بس خدا ہی تم پر عذاب لائے گا اور تم لوگ کسی طرح اسے ہرا نہیں سکتے

مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ۝٣٣ وَلَا یَنْفَعُكُمْ نُصْحِیْٓ اِنْ اَرَدْتُّ

اور اگر میں چاہوں کہ تمہاری (کتنی ہی) خیر خواہی کروں اگر خدا کو تمہارا بہکانا منظور ہے تو میری

اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یُّغْوِیَكُمْ ؕ هُوَ

خیر خواہی کچھ بھی تمہارے کام نہیں آ سکتی وہی تمہارا پروردگار ہے، اور

رَبُّكُمْ ۟ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٣٤ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ

اسی کی طرف تم کو لوٹ جانا ہے۔ (اے رسول) کیا (کفار مکہ) بھی کہتے ہیں کہ قرآن

اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ۝٣٥

کو اس (تم) نے گھڑ لیا ہے تم کہہ دو کہ اگر میں نے اس کو گھڑا ہے تو میرا گناہ مجھ پر ہوگا اور تم لوگ جو گناہ کرتے ہو اس سے میں بری ہوں

عزت و رزق کا تعویذ

وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ إِلَّا
اور نوح کے پاس وحی بھیجی گئی کہ جو ایمان لا چکا وہ لا چکا اسکے سوا اب تیری قوم میں سے کوئی
مَن قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾
قوم سے ہرگز کوئی ایمان نہ لائے گا تو تم خواہ مخواہ ان کی کارستانیوں کا کچھ غم نہ کھاؤ اور بسم اللہ کر کے
وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي
ہمارے روبرو اور ہمارے حکم سے کشتی بناؤ اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے بارے میں مجھ
الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ ﴿٣٧﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ
سے سفارش نہ کرنا کیونکہ یہ لوگ ضرور ڈبو دیئے جائیں گے اور نوح کشتی له بنانے لگے اور
وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ۚ قَالَ
جب کبھی ان کی قوم کے سربرآوردہ لوگ ان کے پاس سے گذرتے تھے تو ان سے مسخراپن کرتے نوح جواب
إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ﴿٣٨﴾
میں کہتے کہ اگر اس وقت تم ہم سے مسخراپن کرتے ہو تو جس طرح تم (آج) ہم پر ہنستے ہو اسی طرح ہم (ایک وقت) تم پر
فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ
ہنسیں گے اور تمہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب نازل ہوتا ہے کہ (دنیا میں) اسے رسوا کر دے
عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٣٩﴾ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ
اور کس پر (قیامت میں) دائمی عذاب نازل ہوتا ہے یہاں تک کہ جب ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا اور تنور سے
قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا
جوش مارنے لگا تو ہم نے حکم دیا اے نوح ہر قسم کے جانداروں میں سے نر و مادہ جوڑا جوڑا یعنی دو (دو لے لو) اور جس کی
مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا
ہلاکت کا حکم پہلے ہی ہو چکا ہے اسکے سوا اپنے سب گھر والے اور جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان کو کشتی میں
قَلِيلٌ ﴿٤٠﴾ وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا ۚ إِنَّ
بٹھا لو اور ان کے ساتھ ایمان بھی تھوڑے ہی لوگ لائے تھے اور نوح نے اپنے ساتھیوں سے کہا بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا خدا ہی کے نام سے اس کا

له حضرت نوح کی کشتی بارہ سو گز لمبی آٹھ سو گز چوڑی اسی گز اونچی تھی اور اسکے تین درجے تھے نیچے کے درجے میں چوپائے بیچ میں پرندے اور اوپر آدمی اور ضرورت کی سب چیزیں [illegible] تھیں غرض جب کشتی تیار ہوئی تو حضرت نوح نے تمام جانوروں کو آواز دی اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑا اور اسی آدمیوں کو جو آپ پر ایمان لائے تھے لے کر سوار ہوئے تو پہلے تنور سے پانی ابلنے لگا آفتاب گرہن لگا آسمان سے موسلا دھار بارش کی چادریں گرنے لگیں پھر زمین کے تمام چشمے زوروں میں ابلنے لگے اور تمام پانی پانی ہو گیا اور آسمان اور پانی کے سوا کوئی چیز دکھائی نہ دیتی تھی ۱۲
۲ه جس جگہ اب مسجد کوفہ ہے وہیں پر کشتی بنی تھی اور یہیں سے طوفان کی ابتداء ہوئی تھی جس تنور سے پانی ابلنا شروع ہوا وہ مسجد کوفہ میں تھا ۱۲
۳ه حام سام یافث یہ تینوں بیٹے تھے اور تین ان کی بیبیاں اور ایک خود حضرت کی بی بی جو ایمان دار تھیں اور کچھ خود آٹھ ہوئے اور بہتر آدمی امت کے شامل ہوئے اسی سے تو نظر آتا ہے۔ وما آمن معه الا قلیل۔
۱۲ - ۱۳ - ۱۲ - ۱۳۰۱۳

رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٤١﴾ وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ

بہاؤ اور ٹھہراؤ ہے کشتی میں سوار ہو جاؤ بیشک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے اور وہ کشتی ان کو لے کر پہاڑ کی سی اونچی اونچی لہروں میں

وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَب

لئے ہوئے چلی جا رہی تھی اور نوح نے اپنے بیٹے کو جو الگ تھلگ ایک گوشے میں تھا آواز دی اے میرے فرزند آ ہمارے

مَّعَنَا وَلَا تَكُن مَّعَ الْكَافِرِينَ ﴿٤٢﴾ قَالَ سَآوِي إِلَىٰ جَبَلٍ

ساتھ کشتی میں سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ رہ وہ بولا مجھے معاف کیجئے میں ابھی تو کسی پہاڑ کا سہارا

يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِلَّا

پکڑتا ہوں جو مجھے پانی (میں ڈوبنے) سے بچا لے گا نوح نے کہا کہ اے بیٹا آج خدا کے عذاب سے

مَن رَّحِمَ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ ﴿٤٣﴾

کوئی بچانے والا نہیں مگر خدا ہی جس پر رحم فرمائیگا اور یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ یکایک دونوں باپ بیٹے کے درمیان ایک موج

وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ

حائل ہو گئی اور وہ ڈوب گیا اور حکم الٰہی کی طرف سے حکم دیا گیا کہ اے زمین اپنا پانی جذب کر لے اور اے آسمان برسنے سے

الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا

تھم جا اور پانی گھٹ گیا اور لوگوں کا کام تمام کر دیا گیا اور کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھہری اور ہر چہار طرف پکار دیا گیا کہ

لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٤٤﴾ وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي

ظالم لوگوں کو خدا کی رحمت سے دوری ہو اور جب حضرت نوح کا بیٹا غرق ہو گیا تو نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور عرض کی اے میرے

مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ ﴿٤٥﴾

پروردگار اس میں تو شک نہیں کہ میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے اور تو نے وعدہ کیا تھا کہ تیرے اہل کو بچاؤنگا اور اس میں شک نہیں کہ تیرا وعدہ سچا ہے

قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ

اور تو سارے جہان کے حاکموں سے بڑا حاکم ہے تو خدا نے فرمایا کہ اے نوح تم کیا کہتے ہو وہ ہرگز تمہارے اہل میں

فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنِّي أَعِظُكَ أَن تَكُونَ

شامل نہیں وہ بیشک بدچلن ہے تو دیکھو جس بات کا تمہیں علم نہیں ہے مجھ سے اس کے لئے درخواست مت کیا کرو میں تمہیں سمجھائے دیتا ہوں

ع

له اس کا نام کنعان تھا اور اس کی ماں کا نام واعلہ یہ دونوں کشتی پر نہیں سوار ہوئے اور پانی سے جو دنیا کی آگ تھی نہ بچے اس کے علاوہ حضرت نوح کے تین صاحبزادے اور تھے، حام سام اور یافث جن کی اولاد سے ساری دنیا بسی ہے کیونکہ جب حضرت کشتی سے اترے تھے تو کوہ جودی ہی کے دامن میں ایک بستی آباد کی اور وہیں رہنے لگے اور اس کا نام سوق الثمانین (اسی آدمیوں کا بازار) رکھا خدا کی شان اس کے بعد وہاں ایک ایسا مرض پھیلا جس سے اولاد نوح کے علاوہ سب مومنین مر گئے صرف یہی تین صاحبزادے اپنی بیبیوں سمیت رہ گئے ان ہی میں سے دنیا پھیلی اسی وجہ سے حضرت نوح کو آدم ثانی کہتے ہیں۔ ۲ یہ کنعان ظاہری طور پر ایماندار تھا اور حضرت نوح اس کے باطن کے حال سے ناواقف تھے اور خدا نے ان کے لڑکے باتوں کی (باقی صفحہ ۳۶۱ پر)

یعنی تمہارے خاندان سے خارج

مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ

نادانوں کی سی باتیں نہ کیا کرو۔ نوح نے عرض کی اے میرے پروردگار میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ جس چیز کا

مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ

مجھے علم نہ ہو اس کی درخواست کروں اور اگر تو مجھے (میرے قصور) نہ بخشے گا اور مجھ پر رحم نہ کرے گا تو میں سخت گھاٹا اٹھانے

الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ

والوں میں ہو جاؤں گا۔ (جب طوفان جاتا رہا تو) حکم ہوا کہ اے نوح ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ

عَلَيْكَ وَعَلٰٓي اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ۭ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ

کشتی سے اترو جو تم پر ہیں اور جو لوگ تمہارے ساتھ ہیں ان پر نازل کی گئی ہیں اور کچھ اور امتیں ہوں گی جن کو ہم محظوظ

مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ

کریں گے پھر ہماری طرف سے ان کو نافرمانی کی وجہ سے دردناک عذاب پہنچے گا۔ اے رسول یہ غیب کی چند خبریں ہیں

اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ ھٰذَا ڜ

جن کو ہم تمہاری طرف وحی کے ذریعے پہنچاتے ہیں (جو) اس کے قبل نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم (ہی) جانتی تھی

فَاصْبِرْ ڼ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَاِلٰي عَادٍ اَخَاهُمْ

تو تم صبر کرو کہ کچھ شک نہیں کہ آخرت (کی خوبیاں) پرہیزگاروں ہی کے واسطے ہیں اور ہم نے قوم عاد کے پاس

هُوْدًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اِنْ

انکے بھائی ہود کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) انہوں نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم خدا ہی کی پرستش کرو اسکے سوا کوئی تمہارا معبود

اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ

نہیں تم بس اس تمہارے افترا پرداز ہو۔ اے میری قوم میں اس (سمجھانے) پر تم سے کچھ صلہ نہیں مانگتا میری مزدوری

اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ

تو بس اس کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے اور

يٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاۗءَ

اے میری قوم (اپنے) پروردگار سے مغفرت کی دعا مانگو پھر اسکی بارگاہ میں (اپنے گناہوں سے) توبہ کرو تو وہ تم پر موسلا دھار

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۶۰)
نجات کا وعدہ کیا تھا اس
وجہ سے آپ نے ڈوبنے
پر بیٹے کی بے حد خدا کی
بارگاہ میں گویا شکایت کا شکوہ
کیا مگر چونکہ خدا فرما
چکا تھا کہ مجھ سے کافروں
کی سفارش
مت کرو اس وجہ
سے اسلام کی
روشنی سے اس
سوال و جواب
کے دیکھنے سے بہت
عمدہ نکتے ایک
تو یہ کہ عمدہ خاندان
کے لوگ نہیں آتا
اپنی حالت اچھی
ہونی چاہئیے سے
جو کسی نبی یا [illegible]
پیغمبر زادگی [illegible]
دوسرے یہ کہ انسان نافرمانی
کی بدولت خاندان سے
بھی خارج ہو جاتا ہے اور
اسی بنا پر والدین کی
نافرمانی عاق ہونے
کا باعث ہوتی ہے۔

ع ۴

عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا

مینہ آسمان سے برسائے گا (خشک سالی نہ ہوگی) اور تمہاری قوت میں اور قوت بڑھا دے گا لہ اور مجرم

تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۝٥٢ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّ

بن کر اس سے منہ نہ موڑو وہ لوگ کہنے لگے اے ہود تم ہمارے پاس کوئی دلیل لیکر تو آئے

مَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ

نہیں اور ہم تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں کو تو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہم تم پر

بِمُؤْمِنِيْنَ ۝٥٣ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا

ایمان لانے والے ہیں ہم تو بس یہ کہتے ہیں کہ ہمارے خداؤں میں سے کسی نے تمہیں جنون میں مبتلا کر دیا ہے تم

بِسُوْٓءٍ قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ

برائی کے ساتھ پکڑ لئے گئے ہو ہود نے جواب دیا میں خدا کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ تم خدا کے سوا دوسروں کو

مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝٥٤ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ

اس کا شریک بناتے ہو میں اس سے بیزار ہوں تو تم سب کے سب مل کر میرے ساتھ مکاری کرو اور مجھے ذرا سی بھی

لَا تُنْظِرُوْنِ ۝٥٥ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مَا

مہلت بھی دو تو بھی مجھے پروا نہیں کیونکہ میں تو صرف خدا ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے

مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ

اور روئے زمین پر جتنے چلنے والے ہیں سب کی چوٹی اسی کے ہاتھ میں ہے بے شک میرا پروردگار (انصاف کی)

مُّسْتَقِيْمٍ ۝٥٦ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ

کی سیدھی راہ پر ہے پھر بھی اگر تم اس کے حکم سے منہ پھیرے رہو تو جو حکم دیکر میں تمہارے پاس بھیجا گیا تھا اسے تو میں یقیناً پہنچا

اِلَيْكُمْ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ

چکا اور میرا پروردگار (تمہاری نافرمانی پر تمہیں ہلاک کرکے) تمہارے سوا دوسری قوم کو تمہارا جانشین کریگا اور تم اس کا کچھ

شَيْـًٔا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝٥٧ وَلَمَّا جَآءَ

بھی بگاڑ نہیں سکتے اس میں تو شک ہی نہیں کہ میرا پروردگار ہر چیز کا نگہبان ہے اور جب ہمارا (عذاب)

توبہ استغفار کے فوائد

لہ ایک شخص نے امام حسین علیہ السلام سے ایک نرینہ اولاد کی خواہش ظاہر کی تو آپ نے فرمایا استغفار کر چنانچہ اس نے سات مرتبہ استغفار کرنا شروع کیا تو خدا نے اسے فرزند نرینہ عطا فرمایا شدہ شدہ یہ خبر معاویہ کو پہنچی اس نے اس شخص سے کہا کہ تم نے یہ کیوں نہ پوچھا کہ آپ نے یہ کہاں سے اخذ کیا تھا ایک بار وہ شخص معاویہ کے پاس تشریف لے گئے تو وہ پوچھ بیٹھا آپ نے فرمایا کیا تو نے ہود کے قصے میں یہ قول خدا یزدکم قوۃ الی قوتکم نہیں پڑھا ہے ۱۲

أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا
حکم آپہنچا تو ہم نے ہود کو اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے تھے ان کو اپنی مہربانی سے بچا لیا اور ان
وَنَجَّيْنَاهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝٥٨ وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوا
سب کو سخت عذاب سے بچا لیا (اے رسول) یہ حالات قوم عاد کے ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار
بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ
کی آیتوں سے انکار کیا اور اس کے پیغمبروں کی نافرمانی کی اور ہر سرکش دشمن (خدا) کے حکم پر چلتے
عَنِيدٍ ۝٥٩ وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ
رہے اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی لگی رہے گی
الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ
دیکھو قوم عاد نے اپنے پروردگار کا انکار کیا دیکھو ہود کی قوم عاد (ہماری بارگاہ سے
قَوْمِ هُودٍ ۝٦٠ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ
دھتکاری پڑی ہے اور (ہم نے) قوم ثمود کے پاس ان کے بھائی صالح کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) تو انہوں نے
اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ
(اپنی قوم سے) کہا اے میری قوم خدا ہی کی پرستش کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں اسی نے تم کو زمین (کی
الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ
مٹی) سے پیدا کیا اور تم کو اس میں بسایا تو اس سے مغفرت کی دعا مانگو پھر اس کی بارگاہ میں
إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ۝٦١ قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ
توبہ کرو بیشک میرا پروردگار (ہر شخص کے) قریب اور (سب کی سنتا اور) دعا قبول کرتا ہے وہ لوگ کہنے لگے اے صالح
فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَٰذَا ۖ أَتَنْهَانَا أَن نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ
اس کے پہلے تو تم سے ہماری امیدیں وابستہ تھیں تو کیا اب تم جس چیز کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے تھے
آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ۝٦٢
اس کی پرستش سے ہمیں روکتے ہو اور جس دین کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو ہم تو اس کی نسبت ایسے شک میں پڑے ہیں

ل یہ چار ہزار آدمی تھے جن کو حضرت ہود نے پہلے ہی سے باہر نکال لیا تھا کہ عذاب سے محفوظ رہے
٢ ان کا تفصیلی قصہ سورۂ اعراف میں دیکھو ١٠

ع ٦

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ

کر اسنے متحیر کر دیا ہے۔ صالح نے جواب دیا اے میری قوم بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں

اٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ

اور اس نے مجھے اپنی بارگاہ سے رحمت (نبوت) عطا کی ہے اس پر بھی اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو

عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ۝ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ

خدا کے عذاب سے مجھے بچانے میں میری مدد کون کرے گا پھر تم سوا نقصان کے میرا کچھ فائدہ کرتے نہیں اور اے میری قوم یہ

نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَ

خدا کی (بھیجی ہوئی) اونٹنی ہے تمہارے واسطے (میری نبوت کا) ایک معجزہ ہے سو اسکو اسکے حال پر چھوڑ دو کہ خدا کی زمین

لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ۝ فَعَقَرُوْهَا

میں جہاں چاہے چرتی پھرے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچانا ورنہ پھر تمہیں فوراً ہی خدا کا عذاب آ پکڑے گا پھر بھی ان لوگوں نے

فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ

اسکی کونچیں کاٹ کر مار ڈالا تب صالح نے کہا اچھا تین دن تک اور اپنے اپنے گھروں میں جی بہلا لو یہی خدا کا وعدہ ہے کہ

مَكْذُوْبٍ ۝ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ

کبھی جھوٹا نہیں ہوتا پھر جب ہمارا (عذاب کا) حکم آ پہنچا تو ہم نے صالح اور ان لوگوں کو جو اسکے ساتھ ایمان لائے

اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِىِٕذٍ اِنَّ رَبَّكَ

تھے اپنی مہربانی سے نجات دی اور اس دن کی رسوائی سے بچا لیا۔ اس میں شک نہیں کہ

هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ

تیرا پروردگار زبردست غالب ہے اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو ایک سخت چنگھاڑ نے

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا

ڈالا تو وہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے اور ایسے مر مٹے کہ گویا ان میں کبھی

اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۟ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ۝ وَلَقَدْ

بسے ہی نہ تھے تو دیکھو قوم ثمود نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی اور سزا دی گئی اس سن رکھو کہ قوم ثمود اسکی بارگاہ سے (دور)

لہ اس کا قصہ بھی سورۃ اعراف میں بتفصیل مذکور ہو چکا ہے ۱۴-۱۳

جَآءَتۡ رُسُلُنَآ اِبۡرٰهِيۡمَ بِالۡبُشۡرٰى قَالُوۡا سَلٰمًا ؕ

دھتکاری ہوئی ہے اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیم کے پاس خوشخبری لیکر آئے تو انھوں نے (ابراہیم کو) سلام

قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنۡ جَآءَ بِعِجۡلٍ حَنِيۡذٍ ۝۶۹

کیا (اور ابراہیم نے) سلام کا جواب دیا پھر ابراہیم بلا توقف ایک سے بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت لے آئے

فَلَمَّا رَاٰۤ اَيۡدِيَهُمۡ لَا تَصِلُ اِلَيۡهِ نَكِرَهُمۡ وَاَوۡجَسَ

(اور ساتھ کھانے بیٹھے) پھر جب دیکھا کہ انکے ہاتھ اسکی طرف نہیں بڑھتے تو انکی حرکت سے بدگمان ہوئے اور جی ہی جی

مِنۡهُمۡ خِيۡفَةً ؕ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ اِنَّاۤ اُرۡسِلۡنَاۤ اِلٰى قَوۡمِ

میں ان سے ڈر گئے (اسکو وہ فرشتے سمجھے) اور کہنے لگے آپ ڈریے نہیں ہم تو قوم لوط کی طرف (انکی ہلاکت کے

لُوۡطٍ ۝۷۰ وَامۡرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتۡ فَبَشَّرۡنٰهَا

لیے) بھیجے گئے ہیں اور ابراہیم کی بی بی (سارہ) کھڑی ہوئی تھیں وہ (یہ خبر سنکر) ہنس پڑیں تو ہم نے انکو (انکے ہاں

بِاِسۡحٰقَ ۙ وَمِنۡ وَّرَآءِ اِسۡحٰقَ يَعۡقُوۡبَ ۝۷۱ قَالَتۡ

کے ذریعے سے) اسحٰق (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دی اور اسحٰق کے بعد یعقوب کی وہ کہنے لگی اے ہے کیا

يٰوَيۡلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوۡزٌ وَّهٰذَا بَعۡلِىۡ شَيۡخًا ؕ اِنَّ

میں اب بچہ جننے بیٹھوں گی میں تو بڑھیا ہوں اور یہ میرے میاں (بھی) بوڑھے ہیں

هٰذَا لَشَىۡءٌ عَجِيۡبٌ ۝۷۲ قَالُوۡۤا اَتَعۡجَبِيۡنَ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ

یہ تو ایک بڑی تعجب خیز بات ہے وہ فرشتے بولے (کیا) تم خدا کی قدرت سے تعجب کرتی ہو

رَحۡمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيۡكُمۡ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيۡدٌ

اے اہل بیت (نبوت) تم پر خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں (نازل ہوں) (اسمیں شک نہیں کہ)

مَّجِيۡدٌ ۝۷۳ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنۡ اِبۡرٰهِيۡمَ الرَّوۡعُ وَجَآءَتۡهُ

وہ قابل حمد و ثنا بزرگ ہے پھر جب ابراہیم کے دل سے خوف جاتا رہا اور ان کے پاس (اولاد کی) خوشخبری

الۡبُشۡرٰى يُجَادِلُنَا فِىۡ قَوۡمِ لُوۡطٍ ۝۷۴ اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ

بھی آ پہنچی تو ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے (زاری سے) سفارش کرنے لگے بیشک

چونکہ یہ فرشتے نوجوان حسین لڑکوں کی صورت میں آئے تھے اور آتے ہی حضرت ابراہیم سے کہا اے خلیل کیا آپ مہمان نہیں چاہتے یہ سنتے ہی آپ نے انکو مہمان خانہ میں جگہ دی اور خود گھر میں کھانے کے لئے آئے مگر تنگی کے گھر میں کھانا کہاں آپ نے فرمایا سارہ ایسے حسین اور نیک اور خوش شکل مہمان آئے ہیں کہ میں نے تمام عمر میں ایسے آدمی نہیں دیکھے ان کے لئے جلدی کھانا تیار کرو حضرت سارہ نے عرض کی اور کوئی سامان تو موجود نہیں ہے مگر میں نے ایک بچھڑا پالا ہے جسے بہت پیار کرتی ہوں اگر کہیے تو اسے ذبح کرکے گوشت بھون دوں غرض گوشت تیار ہوا اور آپ لے کر مہمانوں کے پاس آئے مگر جب دیکھا کہ وہ لوگ نہیں کھاتے ہیں تو ڈرے کیونکہ اس زمانے کا یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کے پاس برے ارادے سے آتا تو اس کا کھانا نہ کھاتا مگر جب ان لوگوں نے اپنا فرشتہ ہونا ظاہر کیا تب آپ کو اطمینان ہوا۔

اس مقام پر یہ شبہ نہ ہو کہ حضرت ابراہیم کی بی بی کو خدا نے اہلبیت میں داخل کیا ہے کیونکہ اس کے قبل کی آیت میں جتنا خطاب حضرت سارہ کی طرف ہے واحد مؤنث حاضر کے صیغہ میں ہے اور اس آیت میں ضمیر کم جمع مذکر حاضر کی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مخاطب کچھ اور لوگ ہیں اور یہ آیت یہاں خواہ مخواہ داخل کردی گئی ہے ۱۲

یہ حضرت ابراہیم کا انتہائے رحم و کرم تھا کہ آپ قوم لوط کے بارے میں تاخیر عذاب کے متمنی ہوئے اور فرشتوں سے مناظرہ کرنے لگے مگر جب خدا نے اس سے منع کردیا تو چپ ہو رہے۔

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲
۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲
۱۲ - ۱۲
۱۲

لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ ۝٧٥ يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا

ابراہیم بردبار نرم دل (ہر بات میں) خدا کی طرف رجوع کرنے والے تھے (ہم نے کہا) اے ابراہیم اس بات

إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ

میں بہت مت کرو بیشک تمہارے پروردگار کا حکم آچکا اور وہ قطعاً آنے والا ہے اور کوئی شک نہیں ان پر ایسا عذاب آنے والا ہے جو کسی طرح

مَرْدُودٍ ۝٧٦ وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ

ٹل نہیں سکتا اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے (لڑکوں کی صورت میں) لوط کے پاس آئے تو انکے خیال سے رنجیدہ ہوئے اور ان کے

وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ۝٧٧

آنے سے تنگ دل ہوگئے اور یہ کہنے لگے کہ یہ آج کا دن (سخت مصیبت) کا دن ہے اور انکی قوم

وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِن قَبْلُ

لڑکوں کا آنا سنکر برے ارادے سے انکے پاس دوڑتی ہوئی آئی اور یہ لوگ اسکے قبل بھی برے برے کام

كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ۚ قَالَ يَا قَوْمِ هَٰؤُلَاءِ

کیا کرتے تھے لوط نے (جب انکو آتے دیکھا تو) کہا اے میری قوم یہ میری قوم کی بیٹیاں موجود ہیں ان سے

بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ

نکاح کرلو یہ تمہارے واسطے جائز اور زیادہ صاف ستھری ہیں تو خدا سے ڈرو اور مجھے میرے مہمان کے بارے

فِي ضَيْفِي ۖ أَلَيْسَ مِنكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ ۝٧٨

میں رسوا نہ کرو کیا تم میں سے کوئی بھی سمجھ دار آدمی نہیں ہے ان کمبختوں نے جواب دیا

قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ

تم کو تو خوب معلوم ہے کہ تمہاری قوم کی لڑکیوں کی ہمیں کچھ حاجت نہیں ہے

وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ۝٧٩ قَالَ لَوْ أَنَّ لِي

اور جو بات ہم چاہتے ہیں وہ تو تم خوب جانتے ہو لوط نے کہا کاش مجھ میں تمہارے مقابلہ کی قوت

بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ۝٨٠

ہوتی یا میں کسی مضبوط قلعہ میں پناہ لے سکتا وہ

قَالُوا يٰلُوطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ

فرشتے بولے اے لوط ہم تمہارے پروردگار کے بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں (تم گھبراؤ نہیں) یہ

بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا

لوگ تم تک ہرگز دسترس نہیں پا سکیں گے تو تم کچھ رات رہے سے اپنے گھر والوں سمیت نکل بھاگو اور تم میں سے کوئی

امْرَاَتَكَ ۭ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ۭ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ

ادھر مڑ کر بھی نہ دیکھے مگر تمہاری بی بی کہ اس پر بھی یقیناً وہی عذاب نازل ہونیوالا ہے جو ان لوگوں پر نازل ہوگا اور ان

الصُّبْحُ ۭ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۝۸۱ فَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا

کے عذاب کے وعدے کا وقت صبح ہے کیا صبح قریب نہیں ہے۔ پھر جب ہمارا (عذاب کا) حکم آ پہنچا

عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ

تو ہم نے اس بستی کے (زمین کے) طبقے الٹ کر اسکے اوپر کے حصے کو اسکے نیچے کا بنا دیا اور اُن پر ہم نے کھنگر

مَّنْضُوْدٍ ۝۸۲ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ۭ وَمَا هِيَ مِنَ

پتھر تہ بہ تہ برسائے جن پر تمہارے پروردگار کی طرف سے نشان بنائے ہوئے تھے اور وہ بستی (ان) ظالموں (کفار

الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۝۸۳ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۭ

مکہ) سے کچھ دور نہیں اور ہم نے مدین والوں کے پاس اُن کے بھائی شعیب کو (پیغمبر

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ وَلَا

بنا کر) بھیجا انھوں نے (اپنی قوم سے) کہا اے میری قوم خدا کی عبادت کرو اسکے سوا کوئی تمہارا معبود

تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّىْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّ

نہیں اور ناپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو میں تو تم کو آسودگی میں دیکھتا ہوں اور (اگر تم ایمان نہ لاؤ گے) تو مجھے تمہارے بارے میں

اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝۸۴ وَيٰقَوْمِ

کی ضرورت ہے اور میں تو تم پر اس دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو سب کو گھیرے گا اور اے میری

اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ

قوم پیمانہ اور ترازو انصاف کے ساتھ پورے پورے رکھا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ

لے کیونکہ حضرت لوط اپنے لڑکے والوں کو لیکر نکلے ہی تھے کہ ایک سخت آواز کان میں پہنچی ان کی بی بی نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور کہنے لگی ہائے میری قوم اسی وقت ایک پتھر اس کے سر پر بھی گرا اور وہیں پر ختم ہو گئی لوط اس پر عذاب اس وجہ سے ہوا کہ یہ بھی کافرہ تھی اور فرشتوں کے آنے کی لوگوں کو اسی نے خبر دی تھی جس پر وہ لوگ دوڑے ہوئے آئے تھے اور حضرت لوط نے اپنا دروازہ بند کر لیا تھا اور جس سے بات بگڑی ہوئی تھی تو یہ دیکھ کر بات کہتے تھے پر فرشتوں نے اپنی حالت ظاہر کر کے ان کو مطمئن کیا ۱۲

أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝٨٥ بَقِيَّتُ

دیا کرو اور روئے زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو اگر تم سچے مومن ہو تو خدا کا بقیہ لہ

اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ۝٨٦

تمہارے واسطے کہیں اچھا ہے اور میں تو کچھ تمہارا نگہبان نہیں ۔

قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ

وہ لوگ کہنے لگے اے شعیب کیا تمہاری نماز (جسے تم پڑھا کرتے ہو) تمہیں یہ سکھاتی ہے کہ جن (بتوں)

آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ ۖ إِنَّكَ لَأَنتَ

کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے آئے انہیں ہم چھوڑ بیٹھیں یا ہم اپنے مالوں میں جو کچھ چاہیں کر بیٹھیں

الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ۝٨٧ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ

تم ہی تو بس ایک بردبار اور سمجھ دار (رہ گئے) ہو شعیب نے کہا اے میری قوم اگر میں اپنے پروردگار کی

عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَمَا

طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنی (بارگاہ) سے اچھی (حلال روزی) کھانے کو دی ہے (تو میں بھی تمہاری

أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا

طرح حرام کھانے لگوں) اور میں تو یہ نہیں چاہتا کہ جس کام سے تم کو روکوں تمہارے خلاف آپ اسکو کرنے لگوں میں تو جہاں تک مجھ

الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ

سے بن پڑے اصلاح کے سوا (کچھ اور) چاہتا ہی نہیں اور میری تائید تو خدا کے سوا اور کسی سے ہو ہی نہیں سکتی اسی پر میں نے

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝٨٨ وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ

بھروسہ کر لیا ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اور اے میری قوم میری ضد کہیں تم سے ایسا

شِقَاقِي أَن يُصِيبَكُم مِّثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ

جرم نہ کرا دے جیسی مصیبت قوم نوح یا قوم ہود یا قوم صالح پر نازل ہوئی تھی ویسی ہی مصیبت

قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ۚ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِّنكُم بِبَعِيدٍ ۝٨٩

تم پر بھی آ پڑے اور لوط کی قوم (کا زمانہ) تو کچھ ایسا تم سے دور نہیں (انہی سے عبرت حاصل کرو)

لہ صافی نے جو شیعہ کے ایک بزرگ عالم ہیں اصول ... ایک مولانا ... امام آخر الزمان کے ظہور کے علامات میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ... کی ہے ... آخر میں لکھتے ہیں کہ اس وقت ہمارا قائم ظہور کرے گا اور خانہ کعبہ کی دیوار پر سہارا دے کر کھڑا ہو گا اور خاص مومنین سے تین سو تیرہ آدمی اس کے پاس جمع ہو جائیں گے آپ سب سے پہلے وہ اس آیت بقیۃ اللہ خیر لکم ان کنتم مومنین وما انا علیکم بحفیظ کی تلاوت کرے گا اور کہے گا میں ہوں بقیہ خدا اور اس کا خلیفہ اور تمہارے اوپر اس کی حجت ہوں اس وقت سے تمام لوگ یا بقیۃ اللہ کہہ کر ان کی طرف خطاب کریں گے ۱۲

وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوٓا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّى رَحِيمٌ

اور اپنے پروردگار سے اپنی مغفرت کی دعا مانگو پھر اسی کی بارگاہ میں توبہ کرو بیشک میرا پروردگار بڑا مہربان

وَدُودٌ ۝٩٠ قَالُوا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ

اور محبت والا ہے ۔ وہ لوگ کہنے لگے اے شعیب جو باتیں تم کہتے ہو ان میں سے اکثر تو ہماری سمجھ ہی

وَإِنَّا لَنَرٰىكَ فِينَا ضَعِيفًا ۖ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ

میں نہیں آتیں اور ہمیں شک ہی نہیں کہ تم ہمیں اپنے لوگوں میں بہت کمزور دیکھتے ہیں اگر تمہارا قبیلہ نہ ہوتا

وَمَآ أَنتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ۝٩١ قَالَ يٰقَوْمِ أَرَهْطِىٓ أَعَزُّ

تو ہم تم کو (کب کے) سنگسار کر چکے ہوتے اور تم تو ہم پر (کسی طرح بھی) غالب نہیں آ سکتے شعیب نے کہا اے میری قوم کیا میرے قبیلہ کا

عَلَيْكُم مِّنَ اللّٰهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۖ

دباؤ تم پر خدا سے بھی بڑھ کر ہے (کہ تمکو اسکا تو خیال ہے) اور خدا کو تم لوگوں نے اپنے پس پشت ڈال رکھا ہے

إِنَّ رَبِّى بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝٩٢ وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوا

بیشک میرا پروردگار تمہارے سب اعمال پر احاطہ کئے ہوئے ہے اور اے میری قوم تم اپنی جگہ (جو چاہو)

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ إِنِّى عٰمِلٌ ۖ سَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ

کرو میں بھی (اپنی جگہ بجائے خود) کچھ کرتا ہوں عنقریب ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب نازل ہوتا ہے

عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كٰذِبٌ ۖ وَارْتَقِبُوٓا إِنِّى

جو اس کو (لوگوں کی نظروں میں) رسوا کر دیگا اور (یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ) کون جھوٹا ہے تم بھی منتظر رہو میں

مَعَكُمْ رَقِيبٌ ۝٩٣ وَلَمَّا جَآءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّ

بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں اور جب ہمارا (عذاب کا) حکم آ پہنچا تو ہم نے شعیب کو اور ان لوگوں

الَّذِينَ اٰمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ

کو جو انکے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی مہربانی سے بچا لیا اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو

ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِى دِيٰرِهِمْ جٰثِمِينَ ۝٩٤

ایک چنگھاڑ نے آ دبوچا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ۔

كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ
(اور وہ ایسے مر مٹے کہ) گویا ان بستیوں میں کبھی بسے ہی نہ تھے سن رکھو کہ جس طرح ثمود (خدا کی بارگاہ سے)
ثَمُودُ ۝٩٥ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝٩٦
دھتکارے گئے اسی طرح اہل مدین بھی دھتکار ہوئی اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں اور روشن دلیل دے کر
إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاتَّبَعُوا أَمْرَ فِرْعَوْنَ ۖ وَمَا
فرعون اور اسکے امراء کے پاس (اپنا پیغمبر بنا کر) بھیجا تو وہ لوگ فرعون ہی کا حکم مان لیا اور موسیٰ کی ایک نہ سنی
أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ ۝٩٧ يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ
حالانکہ فرعون کا حکم کچھ ٹھیک سمجھا ہوا نہ تھا قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا اور ان کو
الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۖ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ ۝٩٨
دوزخ میں لے جا جھونک دے گا اور یہ لوگ کس قدر برے گھاٹ اتارے گئے اور اس
وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ بِئْسَ
(دنیا) میں بھی لعنت ان کے پیچھے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی (لگی رہے گی) کیا
الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ ۝٩٩ ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْقُرَىٰ نَقُصُّهُ
برا انعام ہے جو انہیں ملا (اے رسول) یہ چند بستیوں کے حالات ہیں جو ہم تم سے بیان کرتے
عَلَيْكَ ۖ مِنْهَا قَائِمٌ وَحَصِيدٌ ۝١٠٠ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَ
ہیں ان میں سے بعض تو اس وقت تک قائم ہیں اور بعض کا تہس نہس ہو گیا اور ہم نے کسی طرح ان پر ظلم نہیں کیا
لَٰكِن ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ۖ فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ
بلکہ ان لوگوں نے آپ اپنے اوپر (نافرمانی کر کے) ظلم کیا پھر جب تمہارے پروردگار کا (عذاب کا) حکم
الَّتِي يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مِن شَيْءٍ لَّمَّا
آ پہنچا تو نہ اس کے وہ معبود ہی کچھ کام آئے جنہیں خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اور نہ
جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ ۝١٠١ وَ
ان معبودوں نے ہلاک کرنے کے سوا کچھ فائدہ ہی پہنچایا (بلکہ ان ہی کی پرستش کی بدولت عذاب آیا)

ع ٩

حضرت موسیٰ کا قصہ

لے اس کا قصہ بھی تفصیلاً سورۂ اعراف پارہ نہم میں گزر چکا ہے ۱۰۳

كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ ؕ

...یا اور والے رسول بستیوں کے لوگوں کی سرکشی سے جب تمہارا پروردگار عذاب میں پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ ایسی

اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ

ہی ہوتی ہے بیشک اس کی پکڑ تو بڑی دردناک اور سخت ہوتی ہے اس میں تو شک نہیں کہ اس میں اس

خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ

شخص کے واسطے جو عذاب آخرت سے ڈرتا ہے (ہماری قدرت کی) ایک نشانی ہے یہ وہ روز ہوگا کہ سارے

وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿١٠٣﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿١٠٤﴾ ؕ

(جہان کے) لوگ جمع کئے جائیں گے اور یہی وہ دن ہوگا کہ (ہماری بارگاہ میں) سب حاضر کئے جائینگے اور

يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِىٌّ وَّ

ہم اس (روز) کے لانے میں ایک معین مدت تک تاخیر کر رہے ہیں جس روز وہ آ جائیگا تو بغیر حکم خدا کوئی شخص بات بھی تو نہیں کر سکیگا پھر ان میں سے کچھ لوگ

سَعِيْدٌ ﴿١٠٥﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِى النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا

بدبخت ہونگے اور کچھ لوگ نیک بخت تو جو لوگ بدبخت ہیں وہ دوزخ میں ہونگے اور اسی میں ان کی

زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ﴿١٠٦﴾ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ

ـے والے اور چیخ پکار ہوگی وہ لوگ جب تک آسمان اور زمین ہے۔ ہمیشہ اسی میں

وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا

رہیں گے مگر جب تمہارا پروردگار (نجات دینا چاہے) بیشک تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے کری

يُرِيْدُ ﴿١٠٧﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِى الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ

کے رہتا ہے اور جو لوگ نیک بخت ہیں وہ تو بہشت میں ہوں گے (اور) جب تک

فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ

آسمان ؏ و زمین (باقی) ہیں وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے مگر جب تیرا پروردگار چاہے (اور یہ)

عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿١٠٨﴾ فَلَا تَكُ فِىْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ

آخرت میں جنت میں بھیجا جائے گا یہ بخشش ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگی تو یہ لوگ خدا کے علاوہ جس کی پرستش کرتے

ل؎ اس مطلب کو سورہ نبا پارہ ۳۰ میں یوں ذکر فرمایا ہے لا یتکلمون الا من اذن له الرحمٰن یہ ایک وقت کا حال ہے اور ایک وقت ایسا بھی ہوگا کہ کسی کو بات کرنے کی مجال نہ ہوگی چنانچہ سورہ مرسلات میں فرماتا ہے ھذا یوم لا ینطقون ولا یؤذن لھم فیعتذرون ۔ ؏ اس کا یا تو یہ مطلب ہے کہ چونکہ عرب کے محاورات میں آسمان و زمین کی بقا ہمیشگی کے معنی میں مستعمل ہے اس وجہ سے خدا نے بھی ان ہی کے محاورات کے مطابق یوں ہی فرمایا اور مطلب یہ ہے کہ ان پر ہمیشہ عذاب ہوگا یہ نہیں کہ جب تک یہ آسمان و زمین ہیں ان کو عذاب ہوگا اور جب قیامت میں یہ فنا ہو جائیں گے تو عذاب بھی ختم ہو جائے گا یا مطلب یہ ہے کہ اس سے دنیا کے آسمان زمین مراد نہیں بلکہ آخرت کے آسمان و زمین اور ظاہر ہے کہ وہ بہشت و دوزخ کے ساتھ ساتھ ہمیشہ رہیں گے اور خدا نے بھی ایک جگہ یوں فرمایا ہے۔ یوم تبدل الارض غیر الارض والسمٰوٰت وبرزوا لله الواحد القهار جس دن زمین و آسمان بدل کر دوسرے بنائے جائیں گے۔ واللہ اعلم ۱۲

هٰٓؤُلَآءِ ۭ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُهُمْ مِّنْ

ہیں تم اس سے شک میں نہ پڑنا یہ لوگ بھی اسی طرح پوجا کرتے ہیں جیسے ان سے پہلے انکے باپ دادا پوجتے تھے اور ہم

قَبْلُ ۭ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ۝۱۰۹ ع

ضرور قیامت کے دن ان کو (عذاب کا) پورا پورا حصہ بلا کم و کاست دیں گے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

اور ہمنے موسیٰ کو کتاب تورات عطا کی تو اس میں (بھی) جھگڑے ڈالے گئے اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ

(تاخیر عذاب کا) حکم قطعی پہلے جاری ہوچکا ہوتا تو انکے درمیان (کبکا) فیصلہ یقیناً ہوگیا ہوتا اور یہ لوگ (کفار مکہ) بھی اس

شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝۱۱۰ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ

(قرآن) کی طرف سے بہت گہرے شک میں پڑے ہیں اور ان سب کو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار انکے کاموں کا پورا

اَعْمَالَهُمْ ۭ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۱۱۱ فَاسْتَقِمْ كَمَآ

بھرپور دے گا (کیونکہ) جو ان کی کرتوتیں ہیں اسکی وہ خوب خبر رکھتا ہے تو اے رسول جیسا تمہیں حکم دیا

اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۭ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

گیا ہے اور وہ لوگ بھی جنہوں نے تمہارے ساتھ (کفر سے) توبہ کی ہے ٹھیک ثابت قدم رہو اور سرکشی نہ کرو کیونکہ تم لوگ

بَصِيْرٌ ۝۱۱۲ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ

کچھ بھی کرتے ہو اسے وہ یقیناً دیکھ رہا ہے اور (مسلمانو) جن لوگوں نے (ہماری نافرمانی کرکے) اپنے اوپر ظلم کیا ہے ان کی طرف مائل

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝۱۱۳

نہ ہونا ورنہ تم تک بھی (دوزخ کی) آگ آپہنچے گی اور خدا کے سوا اور لوگ تمہارے سرپرست بھی نہیں ہیں تو پھر تمہاری کوئی

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ

مدد بھی نہیں کریگا اور اے رسول دن کے دونوں کنارے اور کچھ رات گئے نماز پڑھا کرو (کیونکہ)

الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝۱۱۴

نیکیاں یقیناً گناہوں کو دور کر دیتی ہیں اور (ہماری) یاد کرنے والوں کیلئے یہ (باتیں) نصیحت و عبرت ہیں

ع ۱۰

له حضرت رسول سے روایت ہے کہ قیامت میں ایک منادی ندا کرے گا کہاں ہیں ظلم کرنے والے اور ان کے مددگار حتیٰ کہ جن لوگوں نے ان کے لئے دوات میں صوف ڈالا یا قلم بنایا ہے ان کو بھی ظالموں کے ساتھ لاؤ۔

ع ۲ یعنی پانچوں وقت کی نماز کا وجوب نکل آیا کیونکہ دونوں کناروں سے نماز صبح اور ظہر و عصر مراد ہے اور کچھ رات گئے سے مغرب عشاء ۱۲۰

وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٥﴾ فَلَوْلَا

ہیں اور اے رسول تم صبر کرو کیونکہ خدا نیکی کرنے والوں کا اجر برباد نہیں کرتا پھر جو لوگ

كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ أُولُو بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ

تم سے پہلے گذر چکے ہیں ان میں کچھ لوگ ایسے عقل والے کیوں نہ ہوئے جو لوگوں کو روئے زمین پر

عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنجَيْنَا

فساد پھیلانے سے روکا کرتے ہاں ایسے لوگ تھے تو مگر بہت تھوڑے سے اور یہ انھیں لوگوں سے تھے جنکو ہم نے نجات دی

مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا

سے بچا لیا اور جن لوگوں نے نافرمانی کی تھی وہ ان ہی (لذتوں) کے پیچھے پڑے رہے جو انھیں دی گئی

مُجْرِمِينَ ﴿١١٦﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ

تھیں اور وہ لوگ مجرم تھے ہی اور تمہارا پروردگار ایسا بے انصاف کبھی نہ تھا کہ بستیوں کو زبردستی اجاڑ

وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ﴿١١٧﴾ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ

دیتا اور وہاں کے لوگ نیک چلن ہوں اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو بیشک تمام لوگوں کو

أُمَّةً وَاحِدَةً ۖ وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ﴿١١٨﴾ إِلَّا مَن

ایک ہی (قسم کی) امت بنا دیتا مگر اس نے چاہا اسی سے لوگ ہمیشہ آپس میں پھوٹ ڈالا کرینگے مگر

رَّحِمَ رَبُّكَ ۚ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۗ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ

جس پر تمہارا پروردگار رحم فرمائے اور اسی لئے تو اُسنے ان لوگوں کو پیدا کیا اور اسی وجہ سے تو تمہارے

رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

پروردگار کا حکم قطعی پورا ہو کر رہا کہ ہم یقیناً جہنم کو تمام جنات اور آدمیوں

أَجْمَعِينَ ﴿١١٩﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ

سے بھر دیں گے اور اے رسول (پیغمبران) ماسلف کے حالات میں سے ہم ان تمام

مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ

قصوں کو تم سے بیان کئے دیتے ہیں جن سے ہم تمہارے دلکو مضبوط کر دینگے اور ان ہی قصوں

الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٢٠ وَقُلْ

ہیں تمہارے پاس حق (قرآن) اور مومنین کے لئے نصیحت اور یاد دہانی بھی آگئی اور (اے رسول)

لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ۭ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ۝١٢١

جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان سے کہو کہ تم بجائے خود عمل کرو ہم بھی کچھ بجائے خود کرتے ہیں اور

وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝١٢٢ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ

(نتیجہ کا) تم بھی انتظار کرو ہم (بھی) منتظر ہیں۔ اور سارے آسمان اور زمین کی پوشیدہ باتوں کا علم خاص

وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ

خدا ہی کو ہے اور اسی کی طرف ہر کام ہر پھر کر لوٹتا ہے، تم اسی کی عبادت کرو اور

وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝١٢٣

اسی پر بھروسہ رکھو اور جو کچھ تم لوگ کرتے ہو اس سے خدا بے خبر نہیں۔

(١٢) سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ (٥٣)

اٰيَاتُهَا ١١١ — رُكُوْعَاتُهَا ١٢

سورہ یوسف مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝١ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ

الٓر۔ یہ واضح اور روشن کتاب کی آیتیں ہیں ہم نے اس کتاب (قرآن) کو عربی

قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٢ نَحْنُ نَقُصُّ

میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھو (اے رسول) ہم تم پر یہ قرآن نازل کرکے تم سے

عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا

ایک نہایت عمدہ لہ قصہ بیان کرتے ہیں اگرچہ تم اس

الْقُرْاٰنَ ڰ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝٣

سے پہلے (اس سے) بالکل بے خبر تھے (وہ وقت یاد کرو)

لہ اور قصوں سے اس قصے کے اچھے ہونے کی اگرچہ مفسرین نے بہت سی توجیہیں کی ہیں لیکن بعض لوگوں نے نہیں سوچا ہیں بیان کی ہیں مگر میرے خیال میں اس قصے کے سب سے اچھا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اور قصوں میں اخلاق ذمیمہ کے جزوی نتیجے نکلتے ہیں اور یہ قصہ اخلاق ذمیمہ کے کلیات کا حاوی ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ
جب یوسفؑ نے اپنے باپ سے کہا اے بابا میں نے گیارہ ستاروں اور
كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ۝
سورج چاند کو (خواب میں) دیکھا ہے میں نے دیکھا ہے کہ یہ سب مجھے سجدہ کر رہے
قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا
ہیں یعقوب نے کہا اے بیٹا (دیکھو) خبردار کہیں اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ دوہرانا (ورنہ) وہ
لَكَ كَيْدًا ۖ إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝
لوگ تمہارے لئے مکاری کی تدبیر کرنے لگیں گے اس میں تو شک ہی نہیں کہ شیطان آدمی کا کھلا ہوا دشمن ہے اور (جو تم نے دیکھا ہے)
وَكَذَٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ
ایسا ہی ہوگا کہ تمہارا پروردگار تم کو برگزیدہ کرے گا اور تمہیں خوابوں کی تعبیر سکھائے گا اور جس
الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ
طرح اس سے پہلے تمہارے دادا پردادا ابراہیم اور اسحٰق پر اپنی نعمت
كَمَا أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ ۚ
پوری کر چکا ہے اسی طرح تم پر اور یعقوب کی اولاد پر اپنی نعمت پوری کرے گا۔
إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ لَّقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَ
بیشک تمہارا پروردگار بڑا واقف کار حکیم ہے۔ اے رسول یوسف اور انکے بھائیوں کے قصہ میں پوچھنے والے
إِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِّلسَّائِلِينَ ۝ إِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَ
یہودیوں کیلئے (تمہاری نبوت کی) یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں کہ جب (یوسف کے سوتیلے بھائیوں نے) کہا کہ باوجودیکہ ہماری بڑی
أَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا
جماعت ہے تاہم یوسف اور اسکا حقیقی بھائی بنیامین ہمارے والد کے نزدیک بہت زیادہ پیارے ہیں کچھ شک
لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ
نہیں کہ ہمارے والد یقیناً صریح غلطی میں پڑے ہیں (خیر تو مناسب یہ ہے کہ) یا تو یوسف کو مار ڈالو یا (کہیں)

ع ۱

لے حضرت یوسفؑ نے یہ خواب دیکھا تھا کہ آسمان کے دروازے کھل گئے اور ایک عظیم نور ظاہر ہوا جس سے سارا جہان روشن ہو گیا اور دریا موجیں مارنے لگے مچھلیاں طرح طرح کی زبانوں میں تسبیح کرتی ہیں میں ایک اچھے پیراہن کو تہ کرتا ہوں میرے گرد بہت سے ستارے ہیں اور جواہر جاری ہیں اور مجھے ایک نورانی پوشاک پہنائی گئی جس سے سب چیزیں روشن ہو گئیں زمین کے خزانے کی کنجیاں میرے سامنے لا کے رکھی گئیں پھر سورج چاند اور گیارہ ستاروں نے آکر میرے سامنے سجدہ کیا نور عظیم کی تعبیر سلطنت نورانی پوشاک سے نبوت مصر کی عزت حکومت۔ سورج سے حضرت یعقوبؑ چاند سے حضرت یوسفؑ کی خالہ جنہوں نے پالا تھا کیونکہ ان کی ماں مر چکی تھیں گیارہ ستاروں سے گیارہ بھائی مراد ہیں اور یہ خواب حضرت یوسفؑ نے بارہ برس کے سن میں دیکھا تھا اگرچہ حضرت یوسفؑ نے صرف حضرت یعقوبؑ سے بیان کیا تھا مگر اس وقت ایک سوتیلے بھائی کی بی بی جاگتی تھی اس نے سنا اپنے شوہر سے کہا پھر تمام میں مشہور ہو گیا ۱۲۔
۲ے چونکہ علمائے یہود نے مسلمانوں سے آل یعقوب کے مصر آنے کا سبب پوچھا تھا اس لئے یہ قصہ بیان کر دیا اسکے علاوہ حضرتؐ کی تسلی بھی مقصود تھی کہ جب یوسف کو ان کے بھائیوں نے اتنا ستایا تو تم کو تمہاری امت کا ستانا کیا بعید ہے۔
۳ے اس پیار کا نتیجہ ظاہری انتظام میں اور وہی رحمت رسانی ہوتی ہے مگر جس انتظام نے یوسف کی اذیت کا ذریعہ قرار دیا ۱۲۔
۴ے پہلے حضرت یعقوبؑ نے لیا بن شوائیل سے نکاح کیا تھا ان کے بطن سے روبیل شمعون لاوی زبلون پیدا ہوئے راحیل سے عقد کیا اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام یوسف رکھا تھا دو بیٹے بنیامین اور یوسف حضرت یوسف کی ماں آپ کی کمسنی میں مر گئی تھیں (باقی حاشیہ صفحہ)

اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ

ارض میں اسکو کسی جگہ (جاکر) پھینک آؤ تو البتہ تمہارے ابا کی توجہ خاص تمہاری طرف ہو جائیگی اور اس کے بعد تم بھلے

قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝۹ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ

سب (باپ کی توجہ سے) اچھے آدمی ہو جاؤ گے ان میں ایک کہنے والا بولا تھا کہ یوسف کو جان سے تو نہ مارو ہاں

وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ

اگر تم کو ایسا ہی کرنا ہے تو اسکو کسی اندھے کنوئیں میں لیجاکر ڈال دو کوئی راہ گیر اسے نکال کر لے جائیگا

اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝۱۰ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا

(اور تمہارا مطلب حاصل ہو جائیگا) سب نے یعقوبؑ سے کہا ابا جان آخر اسکی کیا وجہ ہے کہ آپ

عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝۱۱ اَرْسِلْهُ مَعَنَا

یوسفؑ کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم تو اسکے خیرخواہ ہیں آپ اس کو کل ہمارے ساتھ بھیج

غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝۱۲ قَالَ اِنِّيْ

دیجئے کہ ذرا جنگل کے اچھے پھل پھلاری کھائے اور کھیلے کودے اور ہم تو اسکے نگہبان ہیں ہی یعقوبؑ نے کہا

لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ

تمہارا اسکو لیجانا مجھے سخت صدمہ پہنچاتا ہے اور میں تو اس سے ڈرتا ہوں کہ تم سب کے سب اس سے بیخبر ہو جاؤ

وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝۱۳ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ

اور مبادا اسے بھیڑیا پھاڑ کھائے وہ لوگ کہنے لگے جب ہماری بڑی جماعت ہے (اس پر بھی)

نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝۱۴ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ

اگر اسکو بھیڑیا کھا جائے تو ہم لوگ یقیناً بڑے گھاٹا اٹھانے والے ٹھہرینگے غرض یوسفؑ کو

اَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَآ

جب وہ لوگ لے گئے اور اس پر اتفاق کرلیا کہ اسکو اندھے کنوئیں میں ڈال دیں اور (آخر یہ لوگ کر گذرے) تو ہم نے

اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۵

یوسفؑ کے پاس وحی بھیجی کہ تم گھبراؤ نہیں ہم عنقریب تمہیں بڑے مرتبہ پر پہنچا دینگے اور تب تم انکے اس فعل کو جتلا دو گے

وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ ﴿١٦﴾ قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا

گے جب انہیں کچھ دھیان بھی نہ ہوگا اور یہ لوگ رات کو اپنے باپ کے پاس روتے پیٹتے ہوئے آئے اور کہنے لگے اے ابا ہم

ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا

لوگ تو جا کر دوڑ لگانے لگے اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ دیا اتنے میں بھیڑیا آ کر

فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ۖ وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا وَلَوْ كُنَّا

اسے کھا گیا اور ہم لوگ اگرچہ سچے بھی ہوں مگر آپ کو تو ہماری بات کا یقین

صَادِقِينَ ﴿١٧﴾ وَجَاءُوا عَلَىٰ قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ

آنے کا نہیں اور یہ لوگ یوسف کے کرتے پر جھوٹ موٹ (بھیڑیے) کا خون بھی (لگا کے)

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ

لائے تھے یعقوب نے کہا (بھیڑیے نے نہیں کھایا) بلکہ تمہارے دل نے تمہارے بچاؤ کیلئے ایک بات گھڑی

وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿١٨﴾ وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ

(اور کرنا پڑا) سو صبر ہی اچھا ہے اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو اس پر خدا ہی سے مدد مانگی جاتی ہے اور خدا کی شان کہ ایک قافلہ

فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ ۖ قَالَ يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا

(وہاں) آ کر اترا اور انہوں نے اپنے سقے کو پانی بھرنے بھیجا غرض اس نے اپنا ڈول لٹکایا (حضرت یوسف اس میں بیٹھ گئے اور اسے کھینچا تو)

غُلَامٌ ۚ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ وَ

نکل آئے وہ پکار اٹھا یہ تو لڑکا ہے اور قافلہ والوں نے یوسف کو قیمتی سرمایہ سمجھ کر چھپا رکھا حالانکہ جو کچھ یہ لوگ کر رہے تھے خدا اس سے

شَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ

خوب واقف تھا جب یوسف کے بھائیوں کو خبر لگی تو آ پہنچے اور انکو اپنا غلام بتلایا اور انکو یوسف کو گنتی کے کھوٹے چند درہموں تھوڑی سی قیمت پر

الزَّاهِدِينَ ﴿٢٠﴾ وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ لِامْرَأَتِهِ

دام میں بیچ ڈالا اور وہ لوگ یوسف سے بیزار ہو رہے تھے یوسف کو قافلہ والے مصر لے گئے اور وہاں بڑے نفع سے بیچ ڈالا مصر کے جس شخص نے

أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۚ وَ

مصر میں ان کو خریدا تھا اپنی بی بی زلیخا سے کہنے لگا اسکو عزت و آرام سے رکھو عجب نہیں کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا شاید

لے یہ بادشاہ مصر کا خزانچی تھا اس کا نام قطفیر اور توریت میں پوطیفار لکھا ہوا ہے بعض تاریخی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خواجہ سرا تھا اور حضرت یوسف نے غلطی سے کو زلیخا سے شادی کر لی تھی اور مشہور یہ تھا کہ یہ نامرد تھا۔

الثلث

ع ٢

كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ ۡ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ

اسکو اپنا بیٹا ہی بنالیں اور یوں لے ہم نے یوسف کو ملک (مصر) میں جگہ دیکر قابض بنایا اور غرض یہ تھی کہ

تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۭ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى أَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ

ہم اسے خواب کی باتوں کی تعبیر سکھائیں اور خدا تو اپنے کام پر ہر طرح غالب وقادر ہے مگر بہتیرے لوگ

أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ

(اس کو) نہیں جانتے اور جب یوسف اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم نے ان کو حکم

حُكْمًا وَّعِلْمًا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۲۲﴾ وَرَاوَدَتْهُ

(نبوت) اور علم عطا کیا اور نیکوکاروں کو ہم یوں ہی بدلہ دیا کرتے ہیں اور جس عورت

الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَ

کے گھر میں یوسف رہتے تھے (زلیخا) اُسنے اپنے (ناجائز) مطلب حاصل کرنے کیلئے خود انسے آرزو

قَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۭ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ إِنَّهٗ رَبِّيٓ أَحْسَنَ

کی اور سب دروازے بند کر دیئے اور بے تابانہ کہنے لگی تو آؤ یوسف نے کہا معاذاللہ وہ (تمہارے میاں) میرے مالک ہیں انہوں نے

مَثْوَايَ ۭ إِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُونَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَ

مجھے اچھی طرح رکھا ہے میں ایسا ظلم کیونکر کر سکتا ہوں بیشک ایسا ظلم کرنیوالے فلاح نہیں پاتے زلیخا نے تو انکے

هَمَّ بِهَا لَوْلَآ أَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۭ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ

ساتھ (برا) ارادہ کر ہی لیا تھا اور اگر یہ بھی اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھتے ہوتے تو قصد کر بیٹھتے (ہم نے) اسکو یوں

عَنْهُ السُّوْۗءَ وَالْفَحْشَاۗءَ ۭ إِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ﴿۲۴﴾

بچایا تاکہ ہم اس سے برائی اور بدکاری کو دور رکھیں بیشک وہ ہمارے خالص بندوں میں سے تھا اور دونوں

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّأَلْفَيَا

دروازے کی طرف بھاگ پڑے اور زلیخا نے پیچھے سے انکا کرتا پکڑ کر کھینچا اور (پھاڑ ڈالا) اور

سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ۭ قَالَتْ مَا جَزَاۗءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ

دونوں نے زلیخا کے خاوند کو دروازے کے پاس (کھڑا) پایا تو زلیخا جھٹ (اپنے شوہر سے) کہنے لگی کہ جو تمہاری

بنی اسرائیل کے مصر میں آباد ہونے کی وجہ

زلیخا کا عاشق ہونا

لے الخ یہی حضرت کا حال سے بنی اسرائیل کے مصر میں آباد ہونے کی وجہ پوچھا کرتے اس کا یہ جواب ہے ۲۱ سے کیونکر پہلے ہی سے پکا ارادہ کر چکا تھا اور اسی قدر میں آگیا تھا کہ یہ دونوں کیا کرتے ہیں ۱۳۰

سُوٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٥﴾ قَالَ هِيَ
بی بی کیساتھ بدکاری کا ارادہ کرے اسکی سزا اسکے سوا اور کچھ نہیں کہ یا تو قید کر دیا جائے یا درد ناک عذاب میں مبتلا کر دیا جائے
رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا
یوسفؑ نے کہا اسنے خود مجھ سے میری آرزو کی تھی اور زلیخا ہی کے کنبے والوں میں سے ایک گواہی دینے والے (دودھ پیتے بچے)
اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ
نے گواہی دی کہ اگر انکا کرتا آگے سے پھٹا ہوا ہو تو یہ سچی اور وہ جھوٹے
مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٦﴾ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ
اور اگر انکا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا ہو تو یہ جھوٹی اور وہ سچے پھر جب عزیز
فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٧﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ
مصر نے انکا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو (اپنی عورت سے) کہنے لگا یہ تم
مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۭ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾
ہی لوگوں کے چلتر ہیں اسمیں شک نہیں کہ تم لوگوں کے چلتر بڑے (غضب کے) ہوتے ہیں
يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ښ
(اور یوسفؑ سے کہا) اے یوسفؑ اسکو جانے دو اور (عورت سے کہا کہ) تو اپنے گناہ کی معافی مانگ کیونکہ بیشک
اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ
تو ہی از سرتاپا خطاوار ہے اور شہر (مصر) میں عورتیں چرچا کرنے لگیں کہ عزیز
امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا
(مصر) کی بی بی اپنے غلام سے (ناجائز) مطلب حاصل کرنیکی آرزو مند ہے بیشک غلام نے
حُبًّا ۭ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ
اسے الفت میں ابھا لیا ہے ہم تو یقیناً اسے صریح غلطی میں (مبتلا) دیکھتے ہیں تو جب زلیخا نے انکے طعنے سنے
بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً
تو اس نے ان عورتوں کو بلوا بھیجا اور ان کے لئے ایک مجلس آراستہ کی اور ان میں سے ہر ایک عورت

لہ یہ زلیخا کا ماموں زاد بھائی چار مہینے کا بچہ جھولے میں تھا اس کو الہام ہوا تھا اور حضرت یوسفؑ کے بادشاہ ہونے کے بعد یہی آپ کا وزیر ہوا ۱۲
سے ایک نسخہ میں ہے کہ یہ چالیس عورتیں تھیں اور ان میں سے نو عورتیں حضرت یوسفؑ کو دیکھ کر بیہوش ہو کر مر گئیں ۱۲

وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ

کے ہاتھ میں ایک چھری اور ایک ترنج دی (اور کہہ دیا کہ جب تمہارے سامنے آئے تو کاٹ کے ایک قاش اسکو دینا) اور یوسف سے

عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَ

کہا کہ اب انکے سامنے سے نکل جاؤ تو جب ان عورتوں نے اسے دیکھا تو اسکو بڑا حسین پایا تو سب کی سب بے خودی میں اپنے

قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ۭ اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ

اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور کہنے لگیں حاشا للہ یہ آدمی نہیں ہے یہ تو ہو نہ ہو بس ایک معزز فرشتہ ہے

كَرِيْمٌ ۝31 قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ۭ وَ

(تب زلیخا ان عورتوں سے) بولی کہ بس یہ وہی تو ہے جسکی بابت تم سب مجھے ملامت کرتی تھیں اور

لَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ۭ وَلَىِٕنْ

بے شک میں اس سے اپنا مطلب حاصل کرنے کی خود اس سے آرزومند تھی مگر یہ بچا رہا اور جس کام کا میں حکم

لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ

دیتی ہوں اگر یہ نہ کریگا تو ضرور قید بھی کیا جائے گا اور ذلیل بھی ہوگا یہ سب

الصّٰغِرِيْنَ ۝32 قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا

باتیں سنکر یوسف نے میری بارگاہ میں عرض کی اے میرے پالنے والے جس بات کی یہ عورتیں مجھے خواہش

يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ

رکھتی ہیں اسکی بنسبت قید خانہ مجھے زیادہ پسند ہے اور اگر تو ان عورتوں کے فریب مجھ سے دفع نہ فرمائیگا تو مبادا انکی طرف

اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝33 فَاسْتَجَابَ

مائل ہو جاؤں اور جاہلوں کے شمار کیے جاؤں تو اُنکے پروردگار نے انکی سُن لی

لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ

اور ان سے ان عورتوں کے مکر کو دفع کر دیا اسمیں شک نہیں کہ وہ بڑا سننے والا اور

الْعَلِيْمُ ۝34 ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ

واقف کار ہے پھر (عزیز مصر اور اسکے لوگوں نے) باوجود دیکھ لینے یوسف کی پاکدامنی کی نشانیاں

حضرت یوسف کے حسن پر عورتوں کا ہاتھ کاٹنا

حضرت یوسف کا قید ہونا

لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٣٥﴾ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ

دیکھ لی تھیں اسکے بعد انکو یہی مناسب معلوم ہوا کہ کچھ میعاد کیلئے انکو قید ہی کر دیں اور یوسفؑ کے ساتھ دو اور بھی جوان آدمی

فَتَيٰنِ ۭ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّىْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَ

(قید خانہ میں) داخل ہوئے جو چند دن کے بعد انہیں سے ایک نے کہا کہ (میں نے) خواب میں دیکھا ہے کہ میں شراب بنانے کے واسطے

قَالَ الْاٰخَرُ اِنِّىْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا

انگور نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں نے (بھی) خواب میں اپنے کو دیکھا کہ میں اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے

تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۭ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ

ہوئے ہوں اور چڑیاں انہیں کھا رہی ہیں (یوسف) ہمکو انکی تعبیر بتا دیجئے کیونکہ ہم تم کو یقیناً نیکوکاروں سے

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٦﴾ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا

سمجھتے ہیں یوسف نے کہا جو کھانا تمہیں (قید خانہ سے) دیا جاتا ہے وہ آنے بھی نہ پائیگا

نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ۭ ذٰلِكُمَا مِمَّا

کہ میں اسکے تمہارے پاس آنے کے قبل ہی تمہیں اسکی تعبیر بتا دونگا یہ (تعبیر خواب بھی) منجملہ ان (باتوں)

عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ۭ اِنِّىْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

کے ہے جو میرے پروردگار نے مجھے تعلیم فرمائی ہے میں ان لوگوں کا مذہب چھوڑے بیٹھا ہوں جو خدا پر

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ

ایمان نہیں لاتے اور وہ لوگ آخرت کے بھی منکر ہیں اور میں تو اپنے باپ دادا ابراہیمؑ و

اٰبَاۗءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ مَا كَانَ لَنَآ

اسحٰقؑ و یعقوبؑ کے مذہب کا پیرو ہوں ہمیں مناسب نہیں کہ ہم

اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

خدا کے ساتھ کسی چیز کو (اس کا) شریک بنائیں یہ بھی خدا کی ایک مہربانی ہے

عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٨﴾

ہم پر بھی اور تمام لوگوں پر مگر بہتیرے لوگ اس کا شکریہ (بھی) ادا نہیں کرتے

دونوں قیدیوں کا خواب

لہ ان میں سے ایک بادشاہ کا ساقی تھا جس کا نام بزین تھا اور دوسرا شاہی باورچی تھا جس کا نام مجلیط تھا یہ دونوں بادشاہ کے زہر دینے کے شبہ میں قید ہوئے تھے

لہ یہ مہلت حضرت یوسف نے اس لئے لی تھی کہ پہلے اپنا فرض منصبی ہدایت و نصیحت ادا کر لیں اس کے بعد تعبیر بتائیں ۱۲

حضرت یوسف کی ہدایت

يَٰصَٰحِبَيِ ٱلسِّجْنِ ءَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ ٱللَّهُ

اے میرے قید خانے کے دونوں رفیقو (ذرا غور تو کرو کہ) بھلا کئی جدا جدا معبود اچھے یا خدائے

ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّارُ ۝٣٩ مَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِهِۦٓ إِلَّآ أَسْمَآءً

یکتا زبردست (افسوس) تم لوگ تو خدا کو چھوڑ کر بس اُن چند ناموں ہی کی پرستش

سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن

کرتے ہو جنکو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے گھڑ لیا ہے خدا نے تو ان کے لئے کوئی دلیل

سُلْطَٰنٍ ۚ إِنِ ٱلْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۚ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّآ إِيَّاهُ ۚ

نہیں نازل کی حکومت تو بس خدا ہی کے واسطے خاص ہے اسنے تو حکم دیا ہے کہ اسکے سوا کسی کی عبادت

ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝٤٠

نہ کرو یہی سیدھا دین ہے مگر (افسوس) اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں اے میرے قید خانہ کے دونو رفیقو!

يَٰصَٰحِبَيِ ٱلسِّجْنِ أَمَّآ أَحَدُكُمَا فَيَسْقِى رَبَّهُۥ خَمْرًا ۖ وَ

اب تعبیر سنو تم میں سے ایک (جسنے انگور دیکھا) رہا ہو کر اپنے مالک کو شراب پلانے کا کام کریگا اور

أَمَّا ٱلْءَاخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ ٱلطَّيْرُ مِن رَّأْسِهِۦ ۚ قُضِىَ

دوسرا جسنے روٹیاں سر پر دیکھی ہیں اتو سولی دیا جائیگا اور چڑیاں اسکے سر کو نوچ نوچ کر کھا جائیں گی جس امر کو

ٱلْأَمْرُ ٱلَّذِى فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ ۝٤١ وَقَالَ لِلَّذِى ظَنَّ

تم دونوں دریافت کرتے تھے وہ یہ ہے اور فیصل[1] ہو چکا ہے اور ان دونوں میں سے جسکی نسبت

أَنَّهُۥ نَاجٍ مِّنْهُمَا ٱذْكُرْنِى عِندَ رَبِّكَ فَأَنسَىٰهُ

یوسف نے سمجھا تھا کہ وہ رہا ہو جائیگا اس سے کہا کہ اپنے مالک کے پاس میرا بھی تذکرہ کرنا کہ میں بے جرم قید

ٱلشَّيْطَٰنُ ذِكْرَ رَبِّهِۦ فَلَبِثَ فِى ٱلسِّجْنِ بِضْعَ

ہوں تو شیطان نے اسے اپنے آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا تو یوسف قید خانہ میں کئی برس[2] رہے

سِنِينَ ۝٤٢ ع وَقَالَ ٱلْمَلِكُ إِنِّىٓ أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَٰتٍ

اور (اسی اثنا میں) بادشاہ[3] نے (بھی خواب دیکھا اور) کہا میں نے دیکھا ہے کہ سات موٹی

قیدیوں کے خواب کی تعبیر

[1] یہ خواب تین روز کے بعد بادشاہ جی پہنچانے آئے اور ساقی کو اس کی دیانت کی وجہ سے پہلے عہدے پر بحال کیا اور باورچی کو خیانت کی وجہ سے سولی دی گئی۔

[2] سات برس حضرت یوسف قید خانہ میں رہے۔

[3] اس کا نام ریان تھا اور اس کا لقب بھی فرعون تھا کیونکہ اس زمانہ میں مصر کے ہر بادشاہ کو فرعون کہا کرتے تھے۔ اسی کا پوتا ولید بن مصعب بن ریان حضرت موسیٰ کے زمانہ میں مصر کا بادشاہ تھا۔ ۱۲-۱۳-۱۴

بادشاہ مصر کا خواب

سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ

تازی گائیں ہیں اُنکو سات دُبلی پتلی گائیں کھائے جاتی ہیں اور سات تازی سبز بالیاں (دیکھیں)

وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْيَایَ اِنْ

اور پھر سات سوکھی بالیاں لے (میرے دربار کے) سردارو اگر تم لوگوں کو خواب کی تعبیر دینی آتی

كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ۝۴۳ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَ

ہو تو میرے (اس) خواب کے بارے میں حکم لگاؤ ان لوگوں نے عرض کی کہ یہ تو پریشان سے خواب (سا)

مَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ۝۴۴ وَقَالَ الَّذِیْ

ہے اور ہمیں ایسے خواب (پریشان) کی تعبیر تو نہیں جانتے ہیں اور جس نے ان

نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ

دونوں میں سے رہائی پائی تھی (ساقی) اور اسکو ایک زمانے کے بعد یوسف کا قصہ یاد آیا بول اٹھا کہ مجھے قید

فَاَرْسِلُوْنِ ۝۴۵ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِیْ

خانہ میں جانے دیجئے تو میں اسکی تعبیر لا دیتا ہوں (غرض وہ گیا اور یوسف سے کہنے لگا) اے یوسف اے بڑے

سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ

سچے (یوسف) ہمیں یہ تو بتایئے کہ سات موٹی تازی گایوں کو سات دُبلی پتلی گائیں کھائے

سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ

جاتی ہیں اور سات بالیاں ہیں ہری بھری اور پھر سات سوکھی مرجھائی (اسکی تعبیر کیا ہے) تاکہ میں

بادشاہ کے خواب کی تعبیر

اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۴۶ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ

لوگوں کے پاس پلٹ کر جاؤں (اور بیان کروں) تاکہ انکو بھی (تمہاری قدر) معلوم ہو جائے یوسف نے کہا

سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا

(اسکی تعبیر یہ ہے کہ) تم لوگ متواتر سات برس کاشتکاری کرتے رہو گے تو جو (فصل) کاٹو تو اس کے دانوں کو بالیوں

قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ۝۴۷ ثُمَّ يَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

ہی میں رہنے دینا مگر تھوڑا سا جو تم کھاؤ اسکے بعد خشک سالی کے سات برس آئینگے سخت

سَبْعٌ شِدَادٌ يَّأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا

کہ جو کچھ تم لوگوں نے ان ساتوں سال کے واسطے پہلے سے جمع کر رکھا ہوگا سب کھا جائیں گے مگر تھوڑا قلیل جو تم (تخم)

مِّمَّا تُحْصِنُونَ ۝٤٨ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيهِ

کے واسطے بچا رکھو گے (بس) پھر اسکے بعد ایک ایسا سال آئیگا جس میں لوگوں کے لئے خوب مینہ برسے گا

يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ۝٤٩ وَقَالَ الْمَلِكُ

اور انگور بھی خوب پھلے گا اور لوگ اس سال انہیں شراب کیلئے نچوڑیں گے (یہ تعبیر سنتے ہی) بادشاہ نے

ائْتُونِي بِهِ ۖ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ

حکم دیا کہ یوسف کو میرے حضور میں لے آؤ پھر جب (شاہی) ایلچی (یہ حکم لیکر) یوسف کے پاس آیا تو یوسف نے کہا

فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ

کہ تم اپنے سرکار کے حضور پلٹ جاؤ اور ان سے پوچھو کہ آپکو کچھ ان عورتوں کا حال بھی معلوم ہے جنہوں نے مجھے دیکھ کر اپنے اپنے

إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ۝٥٠ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ

ہاتھ کاٹ ڈالے تھے کہ آیا ان کا حال کیسا تھا اور وہ میری (اسمیں شک ہی نہیں کہ میرا پروردگار ہی انکے مکر سے

رَاوَدْتُّنَّ يُوسُفَ عَنْ نَّفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ

خوب واقف ہے چنانچہ بادشاہ نے ان عورتوں کو طلب کیا اور پوچھا کہ جسوقت تم لوگوں نے یوسف سے اپنا مطلب حاصل کرنے کی

مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوٓءٍ ۚ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيزِ

خود ان سے تمنا کی تھی تو تمہیں کیا معاملہ پیش آیا تھا وہ سب کی سب عرض کرنے لگیں حاشا للہ ہم نے یوسف میں تو کسی طرح کی برائی نہیں دیکھی

الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۖ اَنَا رَاوَدْتُّهُ عَنْ نَّفْسِهِ وَإِنَّهُ

تب عزیز مصر کی بی بی زلیخا بول اٹھی اب تو ٹھیک ٹھیک حال سب پر ظاہر ہو ہی گیا اصل یہ ہے کہ میں نے ہی خود اس سے اپنا مطلب

لَمِنَ الصّٰدِقِينَ ۝٥١ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ

حاصل کرنے کی تمنا کی تھی اور وہ بیشک سچا ہے یہ تقریر جب قید خانہ میں یوسف سے بیان کیا یوسف نے کہا یہ قصہ میں نے اسلئے چھیڑا تاکہ بادشاہ

بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَآئِنِينَ ۝٥٢

کو معلوم ہو جائے کہ میں نے عزیز کی غیبت میں اسکی امانت میں خیانت نہیں کی اور خدا خیانت کرنیوالوں کی مکاری کو چلنے نہیں دیتا

ع

حضرت یوسف کی پاکدامنی کی گواہی

الجزء ۱۳

وَمَآ أُبَرِّئُ نَفْسِيٓ ۚ إِنَّ ٱلنَّفْسَ لَأَمَّارَةٌۢ بِٱلسُّوٓءِ

اور (یوں تو) میں بھی اپنے نفس کو (گناہ سے) بے وث نہیں کہتا ہوں کیونکہ (میں بھی بشر ہوں اور) نفس برابر برائی

إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيٓ ۚ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥٣﴾ وَ

پر اُبھارتا ہی رہتا ہے مگر جس پر میرا پروردگار رحم فرمائے اور گناہ سے بچالے۔ بیشک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے

قَالَ ٱلْمَلِكُ ٱئْتُونِي بِهِۦٓ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي ۖ فَلَمَّا

اور بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسف کو میرے پاس لاؤ تو میں انکو اپنے ذاتی کام کے لئے خاص کروں گا۔ پھر جب ان سے بات

كَلَّمَهُۥ قَالَ إِنَّكَ ٱلْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ﴿٥٤﴾ قَالَ

چیت کی تو یوسف کی اعلیٰ قابلیت ثابت ہوئی اور اس نے کہا کہ تم آج سے ہماری سرکار میں یقیناً باوقار اور معتبر (ہو)

ٱجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَآئِنِ ٱلْأَرْضِ ۖ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ ﴿٥٥﴾

یوسف نے کہا اب جب آپ نے میری قدردانی کی ہے تو مجھے ملکی خزانوں پر مقرر کیجئے کیونکہ میں ان کا امانتدار نگراں بھی (ہوں) اور ان کے حساب کتاب سے

وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي ٱلْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا

بھی واقف (ہوں)۔ غرض یوسف شاہی خزانوں کے افسر مقرر ہوئے اور ہم نے یوں یوسف کو ملک مصر پر قابض بنایا کہ اس میں جہاں

حَيْثُ يَشَآءُ ۚ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَن نَّشَآءُ ۖ وَلَا نُضِيعُ

چاہیں رہیں۔ ہم جس پر چاہتے ہیں اپنا فضل کرتے ہیں اور ہم نیکوکاروں کے اجر کو اکارت نہیں کرتے۔ اور جو لوگ ایمان

أَجْرَ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾ وَلَأَجْرُ ٱلْءَاخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟

لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے ان کے لئے آخرت کا اجر اس سے کہیں بہتر ہے۔ (اور چونکہ کنعان میں

وَكَانُوا۟ يَتَّقُونَ ﴿٥٧﴾ وَجَآءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا۟ عَلَيْهِ

بھی قحط تھا اس وجہ سے) یوسف کے (سوتیلے) بھائی (غلہ خریدنے کو مصر میں) آئے تھے اور یوسف کے پاس

فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُۥ مُنكِرُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ

گئے تو یوسف نے انکو فوراً پہچان لیا اور وہ لوگ انکو نہ پہچان سکے۔ اور جب یوسف نے ان کا غلہ کا سامان درست

قَالَ ٱئْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّيٓ أُوفِي

کرادیا اور وہ رخصت ہونے لگے تو یوسف نے ان سے کہا کہ (اب کی آنا تو) اپنے سوتیلے بھائی کو (جسے گھر چھوڑ آئے ہو) بھی ساتھ لیتے آنا کیا تم

۱؎ کلام کی پختگی سے حضرت یوسف کی لیاقت و تدبیر ثابت ہوئی [illegible] بادشاہ عیب و ہنر [illegible] جب حضرت یوسف کو [illegible] اس وقت آپکا سن ۳۲ برس کا تھا اور جب آپ چالیس برس کے ہوئے اور بادشاہ کو آپکی قابلیت پر کامل اطمینان ہوگیا تو اس نے اپنا تاج آپ کے سر پر رکھا اور شاہی خلعت پہنایا اور اپنی خاص انگوٹھی دی اور اپنے تخت پر بٹھایا اور تمام ملکی سلطنت کو آپ کی خدمت میں مقرر کیا اور سلطنت کے تمام امور آپ کے سپرد کرکے خود دستبردار ہوگیا [illegible] سلطنت [illegible] فرمایا ۱۲

۲؎ [illegible] ارزانی کے سات برس گزر گئے اور گرانی شروع ہوئی اور حضرت یوسف نے غلہ فروخت کرنا شروع کیا تو پہلے سال اُنکے عوض نقود دوسرے سال زیورات و جواہرات تیسرے سال چوپایوں جانوروں چوتھے سال غلاموں لونڈیوں پانچویں سال گھروں اور زمینوں [illegible] چھٹے سال کھیتوں [illegible] کے عوض غلہ دیا اور جب ان لوگوں کے پاس کوئی چیز باقی نہ رہی تو ساتویں سال لوگوں کی جانوں کا مول کیا یہاں تک کہ تمام ملک میں کوئی شخص ایسا نہ تھا جو حضرت یوسف کا غلام یا لونڈی نہ ہو [illegible] حضرت یوسف نے سب کو آزاد کردیا اور تمام ملک کو آپ کا محکوم بنایا ۱۲

۳؎ حضرت یوسف نے ارزانی کے زمانہ میں آئندہ قحط کے خیال سے بہت وافر غلہ جمع کرلیا تھا [illegible] فروخت کرنا شروع کیا [illegible] سے زیادہ نہ دیتے تھے [illegible]

ع ۵

الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ۝ فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا

نہیں دیکھتے کہ میں یقیناً ناپ بھی پوری دیتا ہوں اور میں بہت اچھا مہمان نواز بھی ہوں اور اگر تم اسکو میرے پاس

كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ۝ قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ

لاؤ گے تو تمہارے لئے میرے پاس کچھ (غلہ وغیرہ) ہوگا اور نہ تم لوگ میرے قریب ہی آنے پاؤ گے۔ وہ بولے کہ

أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ۝ وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ

ہم اسکے والد سے اسکے بارے میں جاتے ہی درخواست کرینگے اور ہم ضرور یہ کام کرکے رہینگے اور یوسف نے اپنے ملازموں سے کہا کہ انکی پونجی

فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ

انکی بوریوں میں رکھ دو تاکہ جب یہ لوگ اپنے اہل و عیال کے پاس لوٹ کر جائیں تو انکی پونجی کو پہچان لیں

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا

(اور اس عجب میں) شاید پھر یہاں آئیں۔ غرض جب وہ لوگ اپنے والد کے پاس لوٹ کر گئے تو بولے کہ ابا ہم سے

يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ

ابا ہمیں آئندہ غلہ کی ممانعت کر دی گئی ہے تو آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی (بنیامین) کو بھیج دیجئے تاکہ ہم

وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝ قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا

غلہ لائیں اور ہم اسکی پوری حفاظت کرینگے۔ یعقوب نے کہا میں اسکے بارے میں تمہارا اعتبار نہیں کرتا مگر ویسا ہی جیسا اس سے

أَمِنتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِن قَبْلُ ۖ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَهُوَ

پہلے اسکے ماں جائے بھائی کے بارے میں کیا تھا۔ تو خدا اسکا سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور وہی سب سے زیادہ رحم

أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ

کرنے والا ہے۔ اور جب ان لوگوں نے اپنے اپنے اسباب کھولے تو دیکھا کہ انکی پونجی انکو واپس کر دی گئی ہے

رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي ۖ هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا

تو اپنے باپ سے کہنے لگے ابا ہمیں (اور) کیا چاہئے (دیکھئے) یہ ہماری پونجی بھی ہمیں واپس کر دی

رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ

گئی ہے اور ہم اپنے اہل و عیال کے لئے پھر غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی

(بقیہ) اونٹ [illegible] کرکے
گئیں۔ اور یہ خبر تمام اطراف
و جوانب میں مشہور ہوئی تو
کنعان سے حضرت یوسف
کے بھائی بھی غلہ لینے آئے
[illegible]

كَيْلَ بَعِيرٍ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ۝ قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ

پوری حفاظت کریں اور ایک بار شتر غلہ اور زیادہ لائیں گے یہ (جو اب کی دفعہ لائے تھے) تھوڑا سا غلہ ہے

مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهٖٓ

یعقوب نے کہا جب تک تم لوگ میرے سامنے خدا سے عہد نہ کرو گے کہ تم اسکو ضرور مجھ تک (صحیح وسالم) لے آؤ گے مگر

إِلَّآ أَن يُحَاطَ بِكُمْ فَلَمَّآ آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ

ہاں جب تم خود گھر جاؤ (تو مجبوری ہے ورنہ میں تو تمہارے ساتھ ہرگز اسکو نہیں بھیجنے کا) پھر جب ان لوگوں نے ان کے سامنے عہد کر لیا

عَلٰى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۝ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا

تو یعقوب نے کہا کہ ہم لوگ جو کہہ رہے ہیں خدا اسکا ضامن ہے اور یعقوب نے نصیحت (چلتے وقت بیٹوں سے) کہا کہ اے فرزندو! ایک

مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ

شہر (مصر) کے سب ایک ہی دروازے سے نہ داخل ہونا (کہیں نظر نہ لگ جائے) اور متفرق دروازوں سے داخل ہونا اور

وَمَآ أُغْنِي عَنكُم مِّنَ اللّٰهِ مِن شَيْءٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا

میں تم سے اس بلا کو جو خدا کی طرف سے آئے کچھ بھی ٹال نہیں سکتا حکم تو دراصل خدا ہی کے واسطے ہے

لِلّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝

میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے ۱؎ اور جب یہ سب بھائی

وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُم مَّا كَانَ يُغْنِي

جس طرح ان کے والد نے کہا تھا اسی طرح (مصر میں) داخل ہوئے مگر جو حکم خدا کی طرف سے آنے کو تھا

عَنْهُم مِّنَ اللّٰهِ مِن شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ

اسے یعقوب کچھ بھی ٹال نہیں سکتے تھے مگر ہاں یعقوب کے دل میں ایک تمنا تھی جسے انہوں نے بھی یوں

قَضٰهَا وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

پورا کر لیا کیونکہ اس میں تو شک نہیں کہ اسے چونکہ ہم نے تعلیم دی تھی صاحب علم ضرور تھا مگر بہتیرے لوگ

لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَلَمَّا دَخَلُوا عَلٰى يُوسُفَ آوٰىٓ إِلَيْهِ أَخَاهُ ع ۸

(اس سے) بھی واقف نہیں۔ اور جب یہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے تو یوسف نے اپنے حقیقی بھائی کو اپنے پاس (جگہ دی)

۱؎ ایک روایت میں ہے کہ حضرت یعقوب نے اپنے بیٹوں کی درخواست پر اپنی طرف سے ایک خط بھی بادشاہ مصر کے نام لکھا تھا اور ایک عطر جو حضرت ابراہیم کے ترکہ میں ملا تھا اور یاسین اور شہد کی سوغات تحفے کے طور پر بھیجا تھا اور سب بیٹوں کو مجموعہ ابواب سے پہلے آنے تھے اور اس وقت متفرق کو یاد کر کے ساتھ رہنے تھے کیونکہ ان کو بھی یہاں تک پہنچا دئے تھے ۱۲ ۱۲ ۱۲

قَالَ اِنِّیْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝۶۹

جگہ دی اور (چپکے سے) اس (بنیامین) سے کہہ دیا کہ میں تمہارا بھائی (یوسف) ہوں۔ تو جو (بدسلوکیاں) یہ لوگ

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَایَةَ فِیْ رَحْلِ

تمہارے ساتھ کرتے رہے ہیں اسکا کچھ رنج نہ کرو۔ پھر جب یوسف نے ان کا سازوسامان سفر غلہ وغیرہ درست کرا دیا

اَخِیْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ۝۷۰

تو اپنے بھائی کے اسباب میں پانی پینے کا کٹورہ (یوسف کے اشارے سے) رکھ دیا پھر ایک منادی (للکارنے) والا بولا کہ اے قافلے والو تم

قَالُوْا وَ اَقْبَلُوْا عَلَیْهِمْ مَّا ذَا تَفْقِدُوْنَ ۝۷۱ قَالُوْا نَفْقِدُ

ہو یقیناً تمہی لوگ ضرور چور ہو[1] وہ یہ سنکر پکارنے والوں کی طرف پھر پڑے اور کہنے لگے (کہ) آخر تمہاری کیا چیز گم ہو گئی ہے

صُوَاعَ الْمَلِكِ وَ لِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِیْرٍ وَّ اَنَا بِهٖ زَعِیْمٌ ۝۷۲

ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہمیں بادشاہ کا پیالہ نہیں ملتا ہے اور میں اسکا ضامن ہوں کہ جو شخص اسکو لا حاضر کریگا اسکو ایک

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِی الْاَرْضِ وَ

بار شتر (غلہ انعام) ملے گا۔ تب یہ لوگ کہنے لگے خدا کی قسم تم جانتے ہو کہ ہم تمہارے ملک میں فساد کرنے کی غرض سے

مَا كُنَّا سٰرِقِیْنَ ۝۷۳ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِیْنَ ۝۷۴

نہیں آئے تھے اور ہم لوگ چور تو ہیں نہیں۔ تب ملازمین بولے اگر تم جھوٹے نکلے تو پھر چور کی کیا سزا ہوگی۔ یہ لوگ

قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِیْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ كَذٰلِكَ

بے دھڑک بولے کہ اسکی سزا یہ ہے کہ جسکے بورے میں وہ پیالہ نکلے تو وہی خود اس کا بدلہ بنے[2] تو وہ مال کے بدلے میں غلام بنا لیا

نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ۝۷۵ فَبَدَاَ بِاَوْعِیَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِیْهِ

جائے گا ہم لوگ تو اپنے یہاں ظالموں (چوروں) کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ غرض یوسف نے اپنے بھائی کے تھیلے

ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِیْهِ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِیُوْسُفَ

کھولنے کے قبل دیگر بھائیوں کے تھیلوں سے تلاشی شروع کی اسکے بعد آخر میں اس کے پیالہ کو یوسف نے اپنے بھائی

مَا كَانَ لِیَاْخُذَ اَخَاهُ فِیْ دِیْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ

کے تھیلے سے برآمد کیا۔ یوسف کو بھائی کے روکنے کی ہم نے یوں تدبیر بتائی ورنہ بادشاہ مصر کے قانون کے موافق اپنے بھائی

[1] اس سے یہ شبہ نہ ہونا چاہیے کہ حضرت یوسف کے آدمیوں نے ان پر افترا کیا اور جھوٹ بولے کیونکہ ان لوگوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ تم پیالے کے چور ہو بلکہ یوسف کو چور اس واسطے کہا تھا کہ ان لوگوں نے حضرت یوسف کو چرایا تھا۔

[2] کیونکہ اس وقت کا قانون یہ تھا کہ مال والا چور کو ایک سال تک اپنی خدمت میں رکھتا تھا۔

اللّٰهُ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ

کو روک نہیں سکتے تھے مگر ہاں جب خدا چاہے ہم جسے چاہتے ہیں اسکے درجے بلند کرتے ہیں اور دنیا میں اہلِ علم

عَلِيْمٌ ﴿٧٦﴾ قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ

سے بڑھکر ایک اور عالم ہے (غرض) بنیامین روک لیے گئے تو وہ لوگ کہنے لگے کہ اگر اسنے چوری کی ہو تو کچھ عجب نہیں کہ اسکے

فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِىْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ اَنْتُمْ

پہلے اس کا بھائی (یوسف) بھی چوری کر چکا ہے یوسف نے اسکا کچھ جواب نہ دیا اسکو اپنے دل ہی میں پوشیدہ رکھا اور ان پر ظاہر نہ

شَرٌّ مَّكَانًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿٧٧﴾ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ

ہونے دیا (اور) کہا کہ تم لوگ بڑے خانہ خراب ہو اور جو تم اسکے بھائی کی چوری کا حال بیان کرتے ہو خدا اسے خوب جانتا

اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ اِنَّا نَرٰىكَ

ہے۔ (اس پر) ان لوگوں نے کہا اے عزیز اس (بنیامین) کے والد بہت بوڑھے آدمی ہیں (اور اسکو بہت چاہتے ہیں) تو آپ

مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٧٨﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ

اسکے عوض ہم میں سے کسی کو رکھ لیجیے اور اسکو چھوڑ دیجیے کیونکہ ہم آپکو بہت نیکوکار بزرگ سمجھتے ہیں یوسف نے کہا معاذاللہ کہ یہ

وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا

کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم نے جسکے پاس اپنی چیز پائی ہے اسے چھوڑ کر دوسرے کو پکڑ لیں اگر ہم ایسا کریں تو ہم (بڑے) بے انصاف

اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ

ٹھہرے۔ پھر جب وہ یوسف کی طرف سے ناامید ہو گئے تو باہم مشورہ کرنے کے لیے الگ کھڑے ہو گئے تو جو شخص ان سب میں بڑا تھا

تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ

(وہ) بولا کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ تمہارے والد نے تم لوگوں سے خدا کا عہد لیا تھا اور اس سے پہلے بھی تم یوسف

قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِىْ يُوْسُفَ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ

کے بارے میں کیا کچھ تقصیر کر ہی چکے ہو۔ تو (بھائی) جب تک والد مجھے اجازت (نہ) دیں یا خدا مجھے

حَتّٰى يَاْذَنَ لِىْٓ اَبِىْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِىْ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨٠﴾

کوئی حکم (نہ) فرمائے میں اس سرزمین سے ہرگز نہ ٹلوں گا اور خدا تو سب حکم دینے والوں سے بہتر ہے۔ تم لوگ

له حضرت یوسف کو ان کی پھوپھی نے بے اولاد ہونے کی وجہ سے پالا تھا حضرت یعقوب جب یوسف کی جدائی گوارا نہ کر سکے اور پھوپھی کے پاس سے لینے گئے تو ان کو بھی یوسف کا جدا کرنا گوارا نہ ہوا آخر جب حضرت یعقوب کا اصرار بڑھا تو انہوں نے ایک حیلہ کیا کہ وہ کمر بند جو ان کو اسحاق سے ترکہ میں ملا تھا حضرت یوسف کی کمر میں باندھ دیا گویا حکم چوری لگایا اور چونکہ اس زمانہ میں چور بھی اسی کے حوالہ کر دیا جاتا تھا اس بنا پر حضرت یوسف کو اپنی پھوپھی کے پاس رہنا پڑا۔ اسی کی طرف اشارہ ہے کہ ان کے اہل نے چوری کی تہمت دی اور حضرت یوسف نے خانہ خراب اس وجہ سے کہا کہ ان لوگوں کی وجہ سے حضرت یعقوب کو فراق یوسف کی مصیبت جھیلنی پڑی اور گھر برباد ہوا اس کے علاوہ پیغمبر زادگی کا دعویٰ اور پھر اپنے منہ سے چوری کا اقرار

۹ ع ۱۱ ۳

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ

اپنے والد کے پاس پلٹ کے جاؤ اور ان سے جا کر عرض کرو کہ ابا آپ کے صاحبزادے نے چوری

وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۝ ٨١

کی اور ہم لوگوں نے تو اپنی دانست کے مطابق اس کے لے آنے کا عہد کیا تھا اور ہم کچھ (اس) غیبی آفت کے نگہبان تو تھے

وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا

نہیں سو آپ اس بستی (مصر) کے لوگوں سے جس میں ہم (ٹھہرے) تھے دریافت کر لیجئے اور اس قافلے سے بھی جس میں ہم آئے

فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ ٨٢ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

ہیں (پوچھ لیجئے) اور ہم بالکل سچے ہیں (جب انہوں نے یہ بات یعقوب سے آکر کہی تو) انہوں نے کہا (حقیقت یوں نہیں ہے) بلکہ

اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ

یہ بات تم نے اپنے دل سے گھڑ لی ہے تو صبر ہی بہتر ہے۔ عجب نہیں کہ خدا ان سب (بیٹوں) کو میرے

بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ ٨٣ وَتَوَلّٰى

پاس لے آئے۔ بیشک وہ دانا (اور) حکمت والا ہے۔ پھر ان کے پاس سے چلے گئے

عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰي يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ

اور کہنے لگے ہائے افسوس یوسف (ہائے افسوس) اور رنج و الم میں (اس قدر روئے کہ) ان کی آنکھیں سفید

عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ۝ ٨٤ قَالُوْا تَاللّٰهِ

ہو گئیں اور ان کا دل غم سے بھر رہا تھا۔ بیٹے کہنے لگے کہ واللہ اگر آپ یوسف کو اسی طرح

تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ

یاد ہی کرتے رہیں گے تو یا تو بیمار ہو جائیں گے یا جان ہی دے دیں گے۔

تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ۝ ٨٥ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ

انہوں نے کہا کہ میں تو اپنے غم و اندوہ کا اظہار خدا سے

وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ٨٦

کرتا ہوں۔ اور خدا کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

لہ مطلب یہ تھا کہ اگر تم لوگ یہ کہتے کہ خود چوری ہی چوری کی علت میں ماخوذ ہوتا ہے تو بادشاہ مصر کے قانون کے مطابق وہ گرفتار نہیں ہو سکتا تھا

۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا
اے میرے فرزندو! (ایکبار اور پھر مصر) جاؤ اور یوسف اور اسکے بھائی کو (جس طرح بنے) ڈھونڈھ کے لے آؤ اور
تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ
خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو کیونکہ خدا کی رحمت سے سوائے کافروں کے اور کوئی ناامید
اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۸۷ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا
نہیں ہوا کرتا۔ پھر جب یہ لوگ (سہ بارہ) یوسف کے پاس گئے تو (بہت گڑگڑا کر) عرض
يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ
کی کہ اے عزیز ہم کو اور ہمارے اہالی کنبہ کو (قحط کی وجہ سے) بڑی تکلیف ہو رہی ہے اور ہم کچھ
مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ
تھوڑی سی پونجی لے کر آئے ہیں تو ہم کو (اسکے عوض) پورا غلہ دلوا دیجئے اور (قیمت ہی پر نہیں ہمکو اپنا) صدقہ
اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ ۝۸۸ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا
خیرات دیجئے (اسمیں تو شک نہیں کہ) خدا صدقہ دینے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔ (اب تو یوسف سے نہ رہا گیا) کہا تمہیں
فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ۝۸۹ قَالُوْۤا
کچھ معلوم ہے کہ جب تم جاہل ہو رہے تھے تو تم نے یوسف اور اسکے بھائی کیساتھ کیا کیا سلوک کئے۔ (اس پر وہ لوگ چونکے
ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِيْ ز
اور کہنے لگے (کیا) کیا تم ہی یوسف ہو (یوسف نے) کہا ہاں میں ہی یوسف ہوں۔ اور یہ میرا بھائی ہے۔
قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا
بیشک خدا نے مجھ پر اپنا فضل (وکرم) کیا (اسمیں شک نہیں) کہ جو شخص (اس سے) ڈرتا ہے اور مصیبت میں
يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۹۰ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا
صبر کرے تو خدا ہرگز (ایسے) نیکوکاروں کا اجر برباد نہیں کرتا۔ وہ لوگ کہنے لگے خدا کی قسم تمہیں خدا نے یقیناً
وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ۝۹۱ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ط
ہم پر فضیلت دی ہے اور بیشک ہم ہی (یقیناً) سرتاپا خطاوار تھے۔ یوسف نے کہا اب آج سے تم پر کچھ الزام

لـہ اب کی مرتبہ پھر حضرت یعقوب نے عزیز مصر کے نام ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ اے عزیز ہم اہلبیت نبوت ہمیشہ بلاؤں میں گرفتار رہے ہیں کوئی کسی طرح خدا ہمارا امتحان کرتا ہے۔ اور میں سب سے زیادہ مصیبت کا نشانہ ہوں پہلی مصیبت یہ تھی کہ میرے نور دل فرزند یوسف کو اسکے بھائی میرے پاس سے لے کر سیر و تماشا کی غرض سے لے گئے اور شام کو روتے پیٹتے آئے کہ اس کو تو بھیڑیا اٹھا لے گیا اور مجھ سے بیان کیا کہ اسے بھیڑیے نے پھاڑ کھایا اسکے غم میں دنیا میری نظروں میں سیاہ ہو گئی اور اس کے فراق میں اس قدر رویا کہ بینائی جاتی رہی۔ اس کے بعد اس کے چھوٹے بھائی ابن یامین سے کچھ میرا دل بہلتا تھا کہ یہ سب مصر سے واپس آئے لڑکوں نے بیان کیا کہ عزیز مصر نے بلوایا ہے اور ان کو لے گئے غلہ لینا تھا میں نے مجبوراً اسے تمہارے پاس بھیجا اب کی مرتبہ یہ لوگ واپس آئے تو کہنے لگے کہ اس نے چوری کی اور بادشاہ نے اسے گرفتار کر لیا حالانکہ ہم اہلبیت نبوت چوری نہیں کرتے غرض تم نے جو اسکو قید کر لیا ہے اس سے میری مصیبت اور زیادہ ہو گئی اب ہم پر رحم کرو اور احسان کرکے اس کو چھوڑ دو اور غلہ بھی بھیجو۔ فقط راقم یعقوب اسرائیل ابن اسحٰق ابن ابراہیم خلیل اللہ۔ یہ خط دیکھتے ہی حضرت یوسف کو تاب ضبط نہ رہی۔ تنہائی میں جاکر خوب روئے۔ پھر منہ دھو کر باہر آئے اور بھائیوں سے باتیں کرنے لگے۔ جونہی ان لوگوں نے اپنی مصیبت دہرانی شروع کی پھر ضبط نہ ہو سکا اور پھر اندر جاکر خوب روئے۔ اسی طرح تین مرتبہ ایسا ہی کیا آخر جب کسی طرح ضبط نہ ہو سکا تو کل پردے اٹھا کے اپنے آپ کو ظاہر کر دیا ۔۱۳-۱۴-۱۵

[illegible]

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝٩٢ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ
نہیں خدا تمہارا گناہ معاف فرمائے وہ سب سے زیادہ رحیم ہے۔ یہ میرا کرتا لے جاؤ اور اس کو ابا
هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ
جان کے چہرے پر ڈال دینا کہ وہ پھر بینا ہو جائیں گے اور تم لوگ اپنے سب لڑکے بالوں کو
بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٩٣ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ
لے کر میرے پاس چلے آؤ۔ اور جونہی قافلہ مصر سے چلا تھا کہ ان لوگوں کے والد (یعقوبؑ)
اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۝٩٤ قَالُوْا
نے کہہ دیا تھا کہ اگر مجھے سٹھیایا ہوا نہ کہو تو ایک بات کہوں کہ مجھے یوسف کی بو معلوم ہو رہی ہے۔ وہ لوگ
تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ۝٩٥ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ
(کنبہ والے پوتے وغیرہ) کہنے لگے آپ یقیناً اپنے پرانے خیال محبت میں پڑے بھٹکے ہیں۔ پھر یوسف کی
الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ
خوشخبری دینے والا آیا اور ان کے کرتے کو ان کے چہرے پر ڈال دیا تو یعقوب فوراً پھر دوبارہ آنکھ والے ہو گئے۔ تب
اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٩٦
یعقوبؑ نے بیٹوں سے کہا کیوں میں تم سے نہ کہتا تھا کہ جو باتیں خدا کی طرف سے میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ ان
قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ۝٩٧
لوگوں نے عرض کی اے ابا ہمارے گناہوں کی مغفرت کی خدا کی بارگاہ میں ہمارے واسطے دعا مانگیے ہم بیشک سراسر پاپی خطاکار
قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ
ہیں۔ یعقوبؑ نے کہا میں بہت جلد اپنے پروردگار سے تمہاری مغفرت کی دعا کروں گا بیشک وہ بڑا بخشنے والا مہربان
الرَّحِيْمُ ۝٩٨ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ
ہے۔ غرض جب پھر یہ لوگ مع یعقوبؑ کے چلے اور یوسف شہر کے باہر لینے آئے تو جب یہ لوگ یوسف کے
اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۝٩٩
پاس پہنچے تو یوسف نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور ان سے کہا اب انشاء اللہ تعالیٰ اطمینان سے مصر میں چلیے

ع

ربع

لے یہ وہی کرتا تھا جو آگ میں پڑنے کے وقت حضرت ابراہیم کو حضرت جبرئیل نے بہشت سے لا کر پہنایا تھا اور یعقوبؑ نے حضرت یوسف کے رخصت ہونے کے وقت بازو پر باندھ دیا تھا، اور جب کنوئیں میں گرے تو حضرت جبرئیل نے کھول کر انہیں پہنا دیا تھا۔ اس کرتے کی خاصیت یہ تھی کہ جب کسی بیمار پر ڈالا گیا تو فوراً مرض زائل ہو گیا۔ اسی وجہ سے حضرت یعقوب فوراً بینا ہو گئے۔ غرض جب فرزندان یعقوب اسے لے کر مصر سے باہر نکلے اور صحرا میں پہنچے تو بحکم خدا صبا نے اس کی خوشبو دس منزل سے حضرت یعقوبؑ کے دماغ تک پہنچائی اور جب ہی سے بشارت کو باد صبا کی طرف منسوب کرتے ہیں۔
١٣ ١٣ ١٣

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ

(غرض پہنچکر) یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور یہ سب یوسف کی تعظیم کے واسطے انکے سامنے سجدہ میں

يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا

گر پڑے (اسوقت) یوسف نے کہا اے ابا یہ تعبیر ہے میرے اس پہلے خواب کی کہ میرے پروردگار نے اسے سچ کر

رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ

دکھایا بیشک اس نے میرے ساتھ احسان کیا کہ مجھے قید خانہ سے نکالا اور باوجودیکہ مجھ میں اور میرے بھائیوں

وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ

میں شیطان نے فساد ڈال دیا تھا اس کے بعد [illegible]

بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ

دیا) بیشک میرا پروردگار جو کچھ کرنا چاہتا ہے اس کی تدبیر خوب جانتا ہے بیشک وہ بڑا واقف کار

هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ١٠٠ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ

حکیم ہے۔ (اس کے بعد یوسف نے دعا کی) پروردگارا تو نے مجھے ملک بھی عطا فرمایا اور مجھے خواب کی

وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ

باتوں کی تعبیر بھی سکھائی۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی میرا مالک سرپرست ہے

الْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا

دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ تو مجھے (دنیا سے) مسلمان اٹھالے اور مجھے نیکوکاروں میں

وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ١٠١ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ

شامل فرما۔ (اے رسول) یہ قصہ غیب کی خبروں میں سے ہے جسے ہم تمہارے پاس وحی کے ذریعے

اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ١٠٢

بھیجتے ہیں (اور تمہیں معلوم ہوتا ہے ورنہ) جس وقت یوسف کے بھائی باہم اپنے کام کا مشورہ کر رہے تھے اور ہلاک

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ١٠٣ وَمَا تَسْـَٔــلُهُمْ

کی تدبیر کر رہے تھے تم انکے پاس موجود نہ تھے۔ اور کتنا ہی چاہو مگر بہتیرے لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں حالانکہ تم ان سے

[illegible]

عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ۟ ١٠٤ وَكَاَيِّنۡ

تبلیغ رسالت کا) کوئی صلہ بھی نہیں مانگتے اور یہ (قرآن) تو سارے جہان کے واسطے (بس) نصیحت ہے۔ اور آسمانوں

مِّنۡ اٰيَةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ يَمُرُّوۡنَ عَلَيۡهَا وَهُمۡ

اور زمین میں (خدا کی قدرت کی) کتنی نشانیاں ہیں جن پر یہ لوگ (دن رات) گزرا کرتے ہیں اور اس سے منہ پھیرے رہتے

عَنۡهَا مُعۡرِضُوۡنَ‏ ۟ ١٠٥ وَمَا يُؤۡمِنُ اَكۡثَرُهُمۡ بِاللّٰهِ اِلَّا وَ

ہیں۔ اور اکثر لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ خدا پر ایمان تو نہیں لاتے مگر شرک کئے جاتے

هُمۡ مُّشۡرِكُوۡنَ‏ ۟ ١٠٦ اَفَاَمِنُوۡۤا اَنۡ تَاۡتِيَهُمۡ غَاشِيَةٌ مِّنۡ

ہیں۔ تو کیا یہ لوگ اس بات سے مطمئن ہو بیٹھے ہیں کہ ان پر خدا کا عذاب آ پڑے جو ان کو

عَذَابِ اللّٰهِ اَوۡ تَاۡتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغۡتَةً وَّهُمۡ لَا

چھا جائے یا ان پر اچانک قیامت ہی آ جائے اور ان کو کچھ خبر بھی نہ ہو۔ (اے رسول) ان سے کہہ دو

يَشۡعُرُوۡنَ‏ ۟ ١٠٧ قُلۡ هٰذِهٖ سَبِيۡلِىۡۤ اَدۡعُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ ؔ عَلٰى

کہ میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں (لوگوں) کو خدا کی طرف بلاتا ہوں۔ میں اور میرا پیرو[1] دونوں مضبوط دلیل

بَصِيۡرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِىۡ ؕ وَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا مِنَ

پر ہیں اور خدا (ہر عیب و نقص سے) پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں (اے

الۡمُشۡرِكِيۡنَ‏ ۟ ١٠٨ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِىۡۤ

رسول) تم سے پہلے بھی ہم گاؤں ہی کے رہنے والے کچھ مردوں کو پیغمبر بنا کر بھیجا کئے ہیں

اِلَيۡهِمۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡقُرٰىؕ اَفَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ

کہ ہم ان پر وحی نازل کرتے تھے تو کیا یہ لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں کہ غور کرتے کہ

فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ وَ

جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا اور جن لوگوں نے پرہیزگاری اختیار کی

لَدَارُ الۡاٰخِرَةِ خَيۡرٌ لِّلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ‏ ۟ ١٠٩

ان کے لئے آخرت کا گھر (دنیا سے) یقیناً بدرجہا بہتر ہے۔ کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے (پیغمبران سلف

[1] یہ تو ظاہر ہے اور کوئی اس کا منکر نہیں کہ حضرت رسول نے جناب امیر کو بچپن ہی میں اپنی پرورش و تربیت میں لے لیا تھا اور ہر وقت سایہ کی طرح ساتھ رہتے تھے یہاں تک کہ جب حضرت رسول خلعت نبوت سے سرفراز ہوئے تو سب سے پہلے آپ پر ایمان لانے والے بھی یہی تھے جب آیۂ انذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی اس وقت بھی آپ ہی نے سب پر سبقت کی پھر اسلام کو عروج ہوا اور جہاد کا حکم ہوا اس وقت تکلیف و آلام میں آپ کے ساتھ رہنے والا یہی تھا۔ ان تمام باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ رسول کا سچا تابعدار اور پیرو حضرت علی کے سوا دوسرا نہیں ہو سکتا اور اس آیت میں من اتبعنی کا مصداق آپ کے سوا کوئی اور نہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ اتبعنی صیغۂ واحد فرمایا۔ ورنہ اور لوگ بھی مراد ہوتے تو والذین اتبعونی فرماتے ١٢

حَتّٰۤی اِذَا اسْتَیْـَٔسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا

نے تبلیغ رسالت) یہاں تک کہ جب (قوم کے ایمان لانے سے) پیغمبر مایوس ہوگئے اور ان لوگوں نے سمجھ لیا کہ

جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ وَ لَا یُرَدُّ بَاْسُنَا

وہ جھٹلائے گئے تو ان کے پاس ہماری (خاص) مدد آ پہنچی تو جسے ہم نے چاہا نجات دی اور ہمارا عذاب گنہگار

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ۱۱۰ لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ

لوگوں (کے سر) سے ٹلا نہیں جاتا۔ اس میں شک نہیں کہ ان لوگوں کے قصوں میں عقل مندوں کے واسطے (اچھی

عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰی وَ

خاصی) عبرت (و نصیحت) ہے۔ یہ (قرآن) کوئی ایسی بات نہیں ہے جو (خواہ مخواہ) گھڑ لی جائے بلکہ جو

لٰكِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَ تَفْصِیْلَ

آسمانی کتابیں) اس کے پہلے سے موجود ہیں ان کی تصدیق ہے اور ہر چیز کی تفصیل اور

كُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًی وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۱۱۱ ع

ایمانداروں کے واسطے (از سر تا پا) ہدایت و رحمت ہے۔

آیاتہا ۴۳ (۱۳) سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِیَّةٌ (۹۶) رکوعاتہا ۶

سورۂ رعد مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی تینتالیس آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ

المرا یہ کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں اور تمہارے پروردگار کی طرف سے جو تمہارے پاس

مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۱

نازل کیا گیا ہے بالکل ٹھیک ہے مگر بہتیرے لوگ ایمان نہیں لاتے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا

خدا وہی تو ہے جس نے آسمانوں کو جنہیں تم دیکھتے ہو بغیر ستون کے اونچا کھڑا کر دیا۔

ﻟﮧ اس سورۃ کے [illegible] تنزلی [illegible] قرآن کی حقیقت بخشنے کے خالق خدا ہی سے قدرت خدا میں غور و فکر کرنے کے [illegible] قوم کا ایک ہادی ہے [illegible] فرشتے حفاظت کرتے ہیں [illegible] تسبیح کرتی ہے [illegible] مومنوں کی صفت کفار کی صفت

ﻟﮧ خدا کی [illegible] خدا کے وعدے سچے ہیں، طوبی کا ذکر [illegible] پیغمبروں کی بھی متعدد بیبیاں تھیں، حضرت علی کی فضیلت ۱۲

ﻟﮧ ایک روایت میں ہے کہ اس سے مراد [illegible] (الرزاق) ہے یعنی میں خدا جلانے والا مارنے والا روزی دینے والا، واللہ اعلم ۱۲

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

پھر عرش (کے بنانے) پر آمادہ ہوا اور سورج اور چاند کو (اپنا) تابعدار بنایا کہ ہر ایک وقت مقرر تک

كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ

چلا کرتا ہے وہی (دنیا کے) ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے۔ اور اسی غرض سے کہ تم لوگ

الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝۲ وَهُوَ الَّذِيْ

اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہونے کا یقین کرو (اپنی) آیتیں تفصیل وار بیان کرتا ہے۔ اور وہی وہ ہے

مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۭ وَمِنْ كُلِّ

جس نے زمین کو بچھایا اور اس میں (بڑے بڑے) اٹل پہاڑ اور دریا بنائے اور اس نے

الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ

ہر طرح کے میووں کی دو دو قسمیں پیدا کیں (جیسے کھٹے میٹھے) وہی رات کے پردہ سے دن کو ڈھک

النَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۳

دیتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ غور و فکر کرتے ہیں ان کے لئے اس میں (قدرت خدا کی) بہتیری نشانیاں ہیں

وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ

اور خود زمین میں (دیکھو) بہت سے ٹکڑے باہم ملے ہوئے ہیں اور انگور کے باغ اور کھیتی اور خرموں کے

وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَاۗءٍ

درخت بعض کی ایک جڑ اور دو شاخیں اور بعض اکیلا ایک ہی شاخ کا حالانکہ سب ایک ہی پانی سے سینچے

وَّاحِدٍ ۣ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰي بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ۭ

جاتے ہیں۔ اور پھلوں میں بعض کو بعض پر ہم ترجیح دیتے ہیں بیشک جو عقل والے ہیں ان کے لئے اس میں

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۴ وَاِنْ تَعْجَبْ

(قدرت خدا کی) بہتیری نشانیاں ہیں۔ اور اگر تمہیں (کسی بات پر) تعجب ہوتا ہے تو ان کفار کا یہ قول

فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ڛ

تعجب کی بات ہے کہ جب ہم (مر کر) مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم (پھر) دوبارہ ایک نئے جنم میں آئیں گے۔ یہی

لہ جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کو کہتے ہوئے سنا دنیا کے لوگ مختلف درختوں سے ہیں اور اے علی تو اور میں ایک درخت سے ہیں۔ پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی وجنت ... وزرع ... دیکھو تفسیر ثعلبی ... یہ اشارہ اسی حدیث کی طرف ہے جس کو آپ نے فرمایا ہے انا و علی من نور واحد۔ ۱۲

۱۲ ۱۲

۱۲

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ الْأَغْلَٰلُ فِىٓ

لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کے ساتھ کفر کیا۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جن کی گردنوں میں (قیامت کے

أَعْنَاقِهِمْ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ۝٥

دن) طوق پڑے ہوں گے اور یہی لوگ جہنمی ہیں کہ یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور (اے رسول)

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ

یہ لوگ تم سے بھلائی کے قبل ہی برائی (عذاب) کی جلدی مچا رہے ہیں حالانکہ ان کے پہلے (بہت

مِن قَبْلِهِمُ الْمَثُلَٰتُ ۗ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ

سے لوگوں کی) سزائیں ہو چکی ہیں اور اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار باوجود انکی شرارت

لِّلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ ۖ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ۝٦

کے لوگوں پر بڑا بخشش کرم والا ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ تمہارا پروردگار یقیناً بہت سخت عذاب

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ ءَايَةٌ مِّن رَّبِّهِۦٓ ۗ

والا ہے۔ اور جو لوگ کافر ہیں کہتے ہیں کہ اس شخص (محمدؐ) پر اسکے پروردگار کیطرف کوئی نشانی (ہماری

إِنَّمَآ أَنتَ مُنذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝٧ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا

مرضی کے موافق) کیوں نہیں نازل کی جاتی (اے رسول) تم تو صرف (خوف خدا سے) ڈرانے والے ہو اور ہر قوم

تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ

کے لئے ایک ہدایت کرنے والا ہے۔ ہر مادہ جو کچھ پیٹ میں لئے ہوئے ہے اسکو خدا ہی جانتا ہے اور پیٹ کا گھٹنا

وَكُلُّ شَىْءٍ عِندَهُۥ بِمِقْدَارٍ ۝٨ عَٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَٰدَةِ

بڑھنا بھی وہی جانتا ہے اور ہر چیز اسکے نزدیک ایک اندازے سے ہے (وہی) پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے سب سے بزرگ

الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ۝٩ سَوَآءٌ مِّنكُم مَّنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَن

(اور) عالیشان ہے۔ تم لوگوں میں جو کوئی چپکے سے بات کہے یا پکار کے بولے اور جو شخص رات

جَهَرَ بِهِۦ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۭ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝١٠

کی تاریکی میں چھپا بیٹھا ہو اور جو شخص دن کی روشنی میں چلا جاتا ہو اس کے نزدیک سب برابر ہیں۔

ع ۱

لے ابن مردویہ ابن جریر اور ابو نعیم نے معرفت میں اور دیلمی، ابن عساکر اور ابن نجار نے روایت کی ہے کہ جب آیت إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ نازل ہوا تو رسول اللہ نے اپنے ہاتھ کو اپنے سینے پر رکھا اور فرمایا انا المنذر یعنی میں ڈرانے والا ہوں۔ پھر اپنے ہاتھ سے علی کے شانہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا انت الهادی یا علی بک یهتدی المهتدون بعدی۔ اے علی تم ہی ہدایت کرنے والے ہو اور میرے بعد تمہارے ہی ذریعے ہدایت یافتہ لوگ ہدایت پائیں گے اور اسی حدیث کو باختلاف الفاظ ابن مردویہ نے ابو برزہ اسلمی سے اور ضیائی المختارہ نے ابن عباس سے اور عبداللہ ابن احمد نے زوائد مسند میں اور ابن ابی حاتم اور طبرانی نے اوسط میں اور حاکم نے روایت بھی کی ہے اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے خود حضرت علی سے بھی روایت کی ہے۔ دیکھو تفسیر در منثور جلال الدین سیوطی جلد ۴ صفحہ ۴۵ سطر ۲۰ مطبوعہ مصر۔ اس سے فقط حضرت علی کی امامت و خلافت پر نص ثابت نہیں ہوتی بلکہ اور دوسرے امام کی امامت کیونکہ فرماتا ہے کہ ہر قوم کے لئے ایک ہدایت کرنے والا ہے۔ اور رسول نے اس کو منحصر کر دیا ذات علی میں۔ تو قیامت تک ہر قوم کے ہادی حضرت علی ہونگے یا ان کی اولاد

ع ۶ رکوع ۷

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ

(آدمی کسی حالت میں ہو مگر) اس کے لئے اس کے آگے اور پیچھے اسکے نگہبان (فرشتے) مقرر ہیں کہ

مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا

اسکی حکم خدا سے حفاظت کرتے ہیں جو (نعمت) کسی قوم کو حاصل ہو جب تک وہ لوگ خود اپنی نفسی حالت میں

بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَ

تغیر نہ ڈالیں خدا ہرگز تغیر نہیں ڈالا کرتا اور جب خدا کسی قوم پر برائی کا ارادہ کرتا ہے تو پھر اس کا کوئی

مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ ۱۱

ٹالنے والا نہیں اور نہ اس کا اس کے سوا کوئی والی (و سرپرست) ہے (وہ) وہی تو ہے جو تمہیں ڈرانے اور

الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝ ۱۲

لالچ دینے کے واسطے (بجلی کی) چمک دکھاتا ہے اور (پانی سے بھرے) بوجھل بادلوں کو پیدا کرتا ہے اور

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَ

گرج لے اور فرشتے (سب) اسکے خوف سے اسکی حمد و ثنا کی تسبیح کیا کرتے ہیں وہی (آسمان سے) بجلیوں کو بھیجتا ہے

يُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ

پھر اسے جس پر چاہتا ہے گرا بھی دیتا ہے اور یہ لوگ خدا کے بارے میں (خواہ مخواہ) جھگڑا کرتے

يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۝ لَهٗ دَعْوَةُ

ہیں حالانکہ وہ بڑا سخت قوت والا ہے۔ (مصیبت کے وقت) اُسی کو پکارنا ٹھیک پکارنا ہے

الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ

اور جو لوگ اُسے چھوڑ کر (دوسروں کو) پکارتے ہیں وہ تو انکی پکار سنتے (تک) نہیں مگر جس طرح کوئی شخص

لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَ

بغیر (انگلیاں ملائے) اپنی دونوں ہتھیلیاں پانی کی طرف پھیلائے تاکہ پانی اس کے منہ تک آپہنچ جائے حالانکہ

مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ ۱۴

وہ کسی طرح پہنچنے والا نہیں اور (اسی طرح) کافروں کی دعا گمراہی میں (پڑی بھٹکا کرتی ہے) اور آسمانوں

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا

اور زمین میں (مخلوقات ہے) جو کوئی بھی ہے خوشی سے یا زبردستی سے سب اللہ ہی کے آگے سربسجود

وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۩ ۱۵ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ

ہیں اور (اسی طرح) ان کے سائے بھی صبح و شام (سجدہ کرتے ہیں) (اے رسول) تم پوچھو کہ (آخر) آسمان اور

وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۭ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ

زمین کا پروردگار کون ہے (یہ کیا جواب دیں گے) تم خود کہہ دو کہ اللہ ہے۔ (یہ بھی) کہہ دو کہ کیا تم نے اسکے

لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي

سوا دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں جو اپنے لیے آپ نہ تو نفع پر قادر رکھتے ہیں نہ ضرر پر۔ یہ بھی تو پوچھو کہ بھلا

الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ڏ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ڬ

(کہیں) اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتا ہے (ہرگز نہیں یا کہیں) اندھیرا اور اجالا برابر ہو سکتا ہے (ہرگز نہیں)

اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ

ان لوگوں نے خدا کے کچھ شریک ٹھہرا رکھے ہیں کیا انہوں نے خدا ہی کی سی مخلوق پیدا کر رکھی ہے جسکے سبب

عَلَيْهِمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۱۶

مخلوقات ان پر مشتبہ ہو گئی ہے (اور ان کی خدائی کے قائل ہو گئے) تم کہہ دو کہ خدا ہی لے ہر چیز کا پیدا کرنے والا

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ

ہے اور وہی یکتا اور زبردست ہے۔ اسی نے آسمان سے مینہ برسایا پھر اپنے اپنے اندازے کے مطابق نالے بہہ نکلے پھر پانی کے

السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ۭ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ

ریلے پر (جوش کھا کر) پھولا ہوا جھاگ (پھین) آ گیا اور اس چیز (دھات) سے بھی جسے یہ لوگ زیور یا

ابْتِغَاۗءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ

کوئی اسباب بنانے کی غرض سے آگ میں تپاتے ہیں اسی طرح پھین آ جاتا ہے (پھر الگ ہو جاتا ہے)

اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ڛ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ

یوں حق و باطل کی مثل بیان فرماتا ہے۔ (کہ پانی حق کی مثال اور پھین باطل کی) اور (جو) پھین (ہے) تو خشک ہو کر

لے اس سے یہ سمجھنا چاہیئے کہ بندوں کے افعال کا خالق بھی خدا ہی ہے کیونکہ کوئی شخص کوئی چیز نہیں بنا سکتا اگر ایسی ہی سمجھی جائے گی۔ تو خدا کو بھی چیزوں کا اصل ماننا پڑے گا کہ خدا ایسا بھی خالق ہو جائیگا۔ سالکو یہ محال ہے ۱۲

جُفَاءً ۚ وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۚ
غائب ہو جاتا ہے اور جس سے لوگوں کو نفع پہنچتا ہے (یانی) وہ زمین میں ٹھہرا رہتا ہے۔ یوں خدا (لوگوں) کو
كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ ﴿١٧﴾ لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا
سمجھانے کے واسطے مثلیں بیان فرماتا ہے۔ جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا کہا مانا ان کے لئے تو
لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ
(بہتری ہی) بہتری ہے۔ اور جن لوگوں نے اس کا کہا نہ مانا (قیامت میں) انکی یہ حالت ہوگی کہ اگر نہیں
لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا
روئے زمین کے سب خزانے بلکہ اسکے ساتھ اتنا اور مل جائے تو یہ لوگ اپنی نجات کے بدلے اس کو
بِهِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ وَمَأْوَاهُمْ
(بخوشی) دے ڈالیں (مگر پھر بھی کوئی فائدہ نہیں) ایسی لوگ ہیں جن سے بری طرح حساب لیا جائیگا اور آخر
جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٨﴾ أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَا
ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور وہ (کیا) بری جگہ ہے۔ (اے رسول) بھلا وہ شخص جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے
أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ ۚ
پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے بالکل ٹھیک ہے کبھی اس کے برابر ہو سکتا ہے جو مطلق اندھا
إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٩﴾ الَّذِينَ يُوفُونَ
ہے (ہرگز نہیں اسکی تو) بس کچھ سمجھ دار ہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں (یہ) وہ لوگ ہیں کہ
بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنقُضُونَ الْمِيثَاقَ ﴿٢٠﴾ وَ
خدا سے جو عہد کیا اسے پورا کرتے ہیں اور اپنے پیمان کو نہیں توڑتے (یہ) وہ لوگ ہیں کہ جن تعلقات
الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَ
کے قائم رکھنے کا خدا نے حکم دیا انہیں قائم رکھتے ہیں اور اپنے پروردگار سے ڈرتے
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ﴿٢١﴾
ہیں اور (قیامت کے دن) بری طرح حساب لئے جانے سے خوف کھاتے ہیں۔ اور

لہ علامہ ابن مردویہ نے جو اہل سنت کے ایک بڑے عالم ہیں [illegible] کی ہے کہ اس شخص سے علی ابن ابی طالب مراد ہیں۔ واللہ اعلم ١٢-١٣-١٢

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

اور وہ لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے (جو مصیبت ان پر پڑتی ہے اُسے) جھیل

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ

گئے اور پابندی سے نماز ادا کی اور جو کچھ ہم نے انہیں روزی دی تھی اس میں سے چھپا کر اور دکھلا کر (خدا کی

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۲۲

راہ میں) خرچ کیا اور یہ لوگ برائی کو بھی بھلائی سے دفع کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت کی خوبی

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ

مخصوص ہے (یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغ جن میں وہ آپ جائیں گے اور اُنکے باپ داداؤں اور انکی

وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ

بیویوں اور انکی اولاد میں سے جو لوگ نیکوکار ہیں (وہ سب بھی) اور فرشتے (بہشت کے) ہر ایک دروازے

عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۲۳ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

سے انکے پاس آئیں گے اور سلام علیکم (کے بعد کہیں گے کہ (دُنیا میں) تم نے صبر کیا (یہ) اسی کا صلہ ہے

فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۲۴ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ

دیکھو تو آخرت کا گھر کیسا اچھا ہے۔ اور جو لوگ خدا سے عہد و پیمان کو پکا کرنے کے بعد توڑ ڈالتے

اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ

ہیں اور جن (تعلقات باہمی) کے قائم رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے انہیں قطع کرتے ہیں۔

اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ

اور روئے زمین پر فساد پھیلاتے پھرتے ہیں ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لئے لعنت ہے

لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۲۵ اَللّٰهُ يَبْسُطُ

اور ایسے ہی لوگوں کے واسطے بُرا گھر (جہنم) ہے۔ اور خدا ہی جس کے لئے چاہتا ہے

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۗ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ

روزی کو بڑھا دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے۔ اور یہ لوگ دُنیا

الدُّنْيَا ۗ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾

کی (چند روزہ) زندگی پر بہت نہال ہیں حالانکہ دنیاوی زندگی (نعیم) آخرت کے مقابلہ میں بالکل بے حقیقت متاع

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ

ہے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا وہ کہتے ہیں کہ اس شخص یعنی تم (اے پیغمبر) پر ہماری خواہش کے موافق کوئی معجزہ

مِّنْ رَّبِّهٖ ۗ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ

اس کے پروردگار کی طرف سے کیوں نہیں نازل ہوا تم (ان سے) کہہ دو کہ اس میں شک نہیں کہ خدا جسے چاہتا

يَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿٢٧﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ

ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس نے اس کی طرف رجوع کی اسے اپنی طرف پہنچنے کی راہ دکھاتا ہے یعنی وہ

قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۗ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ

لوگ ہیں جنہوں نے ایمان قبول کیا اور انکے دلوں کو خدا کی یاد سے تسلی ہوا کرتی ہے۔ یاد رکھو کہ خدا ہی کی یاد سے دلوں

الْقُلُوْبُ ﴿٢٨﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى

کو تسلی ہوا کرتی ہے۔ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے ان کے واسطے (بہشت میں) طوبیٰ

لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿٢٩﴾ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ

اور خوشحالی اور اچھا انجام ہے۔ (اے رسول) جس طرح ہم نے اور پیغمبر بھیجے تھے (اسی طرح) تم کو (اس امت میں)

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ

بھیجا ہے جس سے پہلے اور بھی بہت سی امتیں گزر چکی ہیں تاکہ تم ان کے سامنے جو (قرآن) ہم نے وحی کے ذریعہ

اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۗ قُلْ هُوَ

سے تمہارے پاس بھیجا ہے انہیں پڑھ کر سنا دو اور یہ لوگ (تمہارے ہی نہیں بلکہ) بڑے (مہربان) خدا ہی کے منکر

رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿٣٠﴾

ہیں تم کہہ دو کہ وہی میرا پروردگار ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ

ہوں اور اگر کوئی ایسا قرآن (بھی) نازل ہوتا جس کی برکت سے پہاڑ (اپنی جگہ سے) چل کھڑے ہوتے یا اس کی وجہ سے

ع ٤

ط ابن ابی حاتم نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ طوبیٰ بہشت میں ایک درخت ہے جس کی جڑ [illegible] کے گھر میں ہے اور جنت میں کوئی گھر ایسا نہیں جس میں اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ نہ ہو۔ اور پھر ابن ابی حاتم نے ایک دوسری حدیث میں ابن قرہ سے روایت کی ہے کہ خدا نے انجیل میں حضرت عیسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ اے عیسیٰ میرے کام میں سعی کرو اور سنو اور سمجھو اور میری بات سنو اور میرا کہا مانو بتول کے بیٹے میں نے تم کو بغیر باپ کے پیدا کیا اور تم کو اور تمہاری ماں کو سارے جہان کے لئے اپنی قدرت کی نشانی بنایا تو تم میری عبادت کرو اور مجھی پر بھروسہ رکھو اور کتاب کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ حضرت عیسیٰ نے عرض کی خدایا میں کس کتاب کو مضبوطی سے پکڑوں حکم ہوا انجیل کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور [illegible] کے سامنے اس کو بیان کر دو ان کو خبر دو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے میں حی قیوم بدیع ہوں اور ہمیشہ رہنے والا کبھی فنا نہیں ہوں گا۔ تو خدا اور اس کے رسول نبی امی پر جو آخر زمانہ میں ہوگا ایمان لاؤ اور اس کی تصدیق کرو اور اس نبی کی متابعت کرو جو اونٹ پر سوار ہوگا [illegible] پہنے ہوگا عمامہ اور تاج کے ہوگا [illegible] آنکھیں بڑی بڑی ہوں گی اور دونوں بھویں ملی ہوں گی صاحب نسب ہوگا اس کی نسل اس مبارک عورت سے جاری ہوگی جس کا نام خدیجہ ہوگا اس عورت کے واسطے خدا نے بہشت میں ایک موتی کا محل بنایا ہے جس میں سونے کا کام کیا ہوا ہے اس میں نہ کوئی تکلیف ہوگی نہ رنج اس کی ایک بیٹی ہوگی جس کا نام فاطمہ ہوگا۔ اور اس کے دو بیٹے ہوں گے حسن و حسین جو شہید ہوں گے جو شخص اس نبی کے زمانہ میں موجود ہو۔ اور اس کی باتیں سنے اس شخص کے لئے طوبیٰ ہے حضرت عیسیٰ نے عرض کی طوبیٰ کیا ہے؟ حکم ہوا کہ یہ بہشت کا ایک درخت جس کو میں نے اپنی قدرت سے [illegible]

بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَىٰ ۗ بَل لِّلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا ۗ

زمین (کی مسافت) طے کی جاتی اور اس کی برکت سے مُردے بول اٹھتے (تو بھی یہ لوگ ماننے والے نہ تھے)

أَفَلَمْ يَيْأَسِ الَّذِينَ آمَنُوا أَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ

بلکہ (بات یوں ہے کہ) سب کام کا اختیار خدا ہی کو ہے تو کیا ابھی تک ایمانداروں کو (اس سے) چین نہیں آیا کہ اگر خدا چاہتا تو

لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا ۗ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا

سب لوگوں کو ہدایت کردیتا۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان پر ان کی کرتوت کی سزا میں کوئی (نہ کوئی)

تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا

مصیبت پڑتی ہی رہے گی یا (ان پر پڑتی) تو ان کے گھروں کے آس پاس (غرض) نازل ہوگی (ضرور)

مِّن دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا

یہاں تک کہ خدا کا وعدہ (فتح مکہ) پورا ہو کر رہے اور اس میں تو شک نہیں کہ خدا ہرگز خلاف وعدہ

يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴿٣١﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن

نہیں کرتا۔ اور (اے رسول) تم سے پہلے بھی بہتیرے پیغمبروں کی ہنسی اڑائی جاچکی ہے تو میں نے

قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ

(چند روز) کافروں کو مہلت دی پھر (آخر کار) ہم نے انہیں دے ڈالا پھر (تو کیا پوچھتا ہے کہ) ہمارا عذاب

كَانَ عِقَابِ ﴿٣٢﴾ أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا

کیسا تھا۔ تو کیا جو (خدا) ہر ایک شخص کے اعمال کی خبر رکھتا ہے (ان کو یونہی چھوڑ دیگا ہرگز نہیں اور)

كَسَبَتْ ۗ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ

ان لوگوں نے خدا کے (دوسرے) شریک ٹھہرائے (اے رسول) تم ان سے کہدو کہ تم آخر ان کے نام تو

تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَمْ بِظَاهِرٍ

بتاؤ۔ کیا تم خدا کو ایسے شریکوں کی خبر دیتے ہو جن کو وہ جانتا تک نہیں کہ وہ زمین میں (کدھر بستے) ہیں

مِّنَ الْقَوْلِ ۗ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ

یا (زری اوپری) باتیں بناتے ہو۔ بلکہ (اصل یہ ہے کہ) کافروں کو ان کی مکاریاں بھلی دکھائی گئی ہیں

[illegible]

وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ

اور وہ (گویا) راہ راست سے روک دیئے گئے ہیں۔ اور جس شخص کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کو

مِنْ هَادٍ ۝٣٣ لَّهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ

کوئی ہدایت کرنے والا نہیں۔ ان لوگوں کے واسطے دنیاوی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت

الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ ۝٣٤ مَّثَلُ

بہت سخت ہونے والا ہی ہے اور پھر خدا کے غضب سے ان کا کوئی بچانے والا بھی نہیں۔ جس باغ بہشت

الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ

کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے (اس کی صفت یہ ہے کہ) اس کے نیچے نہریں جاری ہوں گی،

أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا ۚ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوا ۖ وَّ

اس کے میوے سدا بہار، اور ایسی ہی اس کی چھاؤں بھی۔ یہ انجام ہے ان لوگوں کا جو (دنیا میں)

عُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ ۝٣٥ وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ

پرہیزگار تھے اور کافروں کا انجام (جہنم کی) آگ ہے۔ اور (اے رسول) جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے

يَفْرَحُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ ۖ وَمِنَ الْأَحْزَابِ مَن

وہ تو جو (احکام) تمہارے پاس نازل کئے گئے ہیں سب ہی سے خوش ہوتے ہیں ۱۱ اور بعض فرقے اس کی بعض

يُنكِرُ بَعْضَهُ ۚ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا

باتوں سے انکار کرتے ہیں تم (ان سے) کہہ دو کہ (تم مانو نہ مانو) مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں خدا ہی کی عبادت کروں

أُشْرِكَ بِهِ ۚ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ ۝٣٦ وَكَذَٰلِكَ

اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤں میں (سب کو) اسی کی طرف بلاتا ہوں اور ہر شخص کو ہر پھر کر اسی کی طرف جانا ہے

أَنزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم بَعْدَمَا

اور یوں ہم نے اس قرآن کو عربی (زبان) کا فرمان نازل فرمایا اور (اے رسول) اگر کہیں تم نے اس کے بعد کہ تمہارے

جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ ۝٣٧ ع

پاس علم (قرآن) آچکا ان کی نفسانی خواہشوں کی پیروی کر لی تو یاد رکھو کہ پھر خدا کی طرف سے نہ کوئی تمہارا سرپرست ہوگا نہ

۱۱ بعض مفسرین کے خیال کے موافق یہ آیت عبداللہ بن سلام وغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی

۱۴ ۱۳ ۱۲

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ

کوئی بچانے والا۔ اور ہم نے تم سے پہلے اور (بھی) بہتیرے پیغمبر بھیجے اور ہم نے انکو¹ بیویاں بھی اور

أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً ۚ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ

اور اولاد بھی عطائی، اور کسی پیغمبر کی یہ مجال نہ تھی کہ کوئی معجزہ خدا کے اذن کے بغیر لا دکھائے

إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ۝٣٨ يَمْحُو اللَّهُ

ہر ایک وقت (موعود) کے لیے (ہمارے یہاں) ایک (قسم کی) تحریر (ہوتی) ہے²

مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِندَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ۝٣٩ وَإِن

اس میں سے، خدا جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور (جس کو چاہتا ہے) باقی رکھتا ہے اور اسکے پاس

مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ

اصل کتاب (لوح محفوظ) موجود ہے۔ اور اے رسول! جو جو وعدے (عذاب وغیرہ کے) ہم ان کفار سے کرتے ہیں۔

فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝٤٠ أَوَلَمْ

چاہے ان میں سے بعض تمہارے سامنے پورے کر دکھائیں یا تمہیں اس سے پہلے اٹھالیں بہرحال تم پر تو (ہمارے) احکام کا پہنچا

يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ

دینا فرض ہے اور ان سے حساب لینا ہمارا کام ہے۔ کیا ان لوگوں نے یہ بات نہیں دیکھی کہ ہم زمین کو (فتوحات اسلام سے)

وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ سَرِيعُ

اسکے تمام اطراف سے (سواد کفر میں) گھٹاتے چلے آتے ہیں اور خدا (جو چاہتا ہے) حکم دیتا ہے۔ اسکے حکم کا کوئی

الْحِسَابِ ۝٤١ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلِلَّهِ

ٹالنے والا نہیں اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ اور جو لوگ ان (کفار مکہ) سے پہلے ہو گزرے ہیں انہوں نے بھی (پیغمبروں

الْمَكْرُ جَمِيعًا ۖ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۗ

کی مخالفت میں) بڑی بڑی تدبیریں کیں تو (کیا ہو سکا کیونکہ) سب تدبیریں تو خدا ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ اور جو شخص جو کچھ کر رہا

وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ۝٤٢ وَيَقُولُ

ہے وہ اسے خوب جانتا ہے۔ اور عنقریب کفار کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ آخرت کی خوبی کس کے لیے ہے۔ اور (اے رسول)

¹ مشرکین اور یہود حضرت رسول اللہ پر طعن کیا کرتے تھے کہ اگر یہ سچے نبی ہوتے تو اسقدر بیویاں نہ کرتے اور اس زمانے کے عیسائی اور آریہ بھی یہ اعتراض کرتے ہیں ان کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ مطلب یہ ہے کہ اگلے رسول بیوی اور اولاد کی کثرت سے نبوت میں کوئی خرابی نہیں لازم آتی چنانچہ اگلے پیغمبروں میں یہ بات تھی۔ مثلاً حضرت داؤد کی سو بیویاں تھیں اور حضرت سلیمان کی تین سو اسی طرح اور پیغمبروں کی بھی دیکھو توریت۔ ۱۲ ² مطلب یہ ہے کہ اس کی مرضی جو چاہے کرے جس کو چاہے باقی رکھے اور جس کو چاہے رد و بدل کر دے۔ ۱۳-۱۲-۱۴

الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا

کافر لوگ کہتے ہیں کہ تم پیغمبر نہیں ہو۔ تو تم (ان سے) کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان (میری رسالت کی)

بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ۝٤٣

گواہی کے واسطے خدا اور وہ شخص جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا علم ہے، کافی ہیں ؏

آياتها ٥٢ (١٤) سُورَةُ إِبْرَاهِيمَ مَكِّيَّةٌ (٧٢) ركوعاتها ٧

سورۂ ابراہیم مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی باون آیتیں اور سات رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۚ كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ

الٓرٰ۔ (اے رسول یہ قرآن وہ) کتاب ہے جس کو ہم نے تمہارے پاس اسلئے نازل کیا ہے تاکہ تم

الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ

لوگوں کو انکے پروردگار کے حکم سے (کفر کی) تاریکی سے (ایمان کی) روشنی میں نکال لاؤ (غرض) اسکی راہ پر

الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝١ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

لاؤ جو سب پر غالب اور سزاوار حمد ہے وہ خدا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ لِلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ

کچھ) اسی کا ہے اور (آخرت میں) کافروں کے لیے جو سخت عذاب (مہیا کیا گیا) ہے (افسوس ناک ہے

شَدِيدٍ ۝٢ الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا

وہ کفار جو دنیا کی (چند روزہ) زندگی کو آخرت پر (جو نعیم ابدی ہے) ترجیح دیتے ہیں اور (لوگوں

عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَ

کو) خدا کی راہ (پر چلنے) سے روکتے ہیں اور اس میں خواہ مخواہ کجی پیدا کرنا چاہتے

يَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝٣

ہیں۔ یہی لوگ بڑے پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں۔ اور ہم نے

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِۦ لِيُبَيِّنَ

جب بھی کوئی پیغمبر بھیجا تو اس کو اس کی قوم کی زبان میں باتیں کرتا ہوا تاکہ اسکے سامنے (ہمارے

لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ ٱللَّهُ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ ۚ

احکام) بیان کر سکے۔ تو یہی خدا جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے ہدایت

وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِـَٔايَٰتِنَآ

کرتا ہے اور وہی سب پر غالب حکمت والا ہے۔ اور ہم نے موسٰے کو اپنی نشانیاں دیکر بھیجا اور

أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ وَذَكِّرْهُم

یہ حکم دیا کہ اپنی قوم کو (کفر کی) تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی میں نکال لاؤ اور انہیں خدا کے (دن)

بِأَيَّىٰمِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٥﴾

(ان) یاد دلاؤ (جن میں خدا کی بڑی بڑی قدرتیں ظاہر ہوئیں) اس میں شک نہیں کہ اس میں تمام صبر شکر کرنیوالے

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ ٱذْكُرُوا۟ نِعْمَةَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ

واسطے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور (وہ وقت یاد دلاؤ) جب موسٰے نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا نے جو

إِذْ أَنجَىٰكُم مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ ٱلْعَذَابِ

احسانات تم پر کئے ہیں انکو یاد کرو جبکہ تمکو فرعون کے لوگوں (کے ظلم) سے نجات دی جو تمکو بہت برے عذاب

وَيُذَبِّحُونَ أَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِى ذَٰلِكُم

دے کے ستاتے تھے اور تمہارے لڑکوں کو تو ذبح کر ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو (اپنی خدمت کے واسطے) زندہ رہنے

بَلَآءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿٦﴾ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن

دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے (تمہاری) بڑی (سخت) آزمائش تھی۔ اور (وہ وقت بھی یاد رہے)

شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِى

جب تمہارے پروردگار نے تمہیں جتا دیا کہ اگر (میرا) شکر کروگے تو میں یقیناً تم پر (نعمت کی) زیادتی کرونگا اور اگر

لَشَدِيدٌ ﴿٧﴾ وَقَالَ مُوسَىٰٓ إِن تَكْفُرُوٓا۟ أَنتُمْ

ناشکری کی تو یاد رکھو کہ (یقیناً) میرا عذاب سخت ہے۔ اور موسٰے نے (اپنی قوم سے) کہدیا کہ اگر تم (اور تمہارے ساتھ)

ع ١٣

(یعقوب رحمۃ اللہ) کی روایت
اور اس کی آبادی اصحاب
رجال سے ... بغیر
قیامت کو ذکر کرکے وعدہ
خلافی نہیں کرتا۔ وغیرہ
دعا شریف ...

وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٨﴾

جتنے لوگ روئے زمین پر ہیں سب کے سب مل کر بھی خدا کی ناشکری کرو تو خدا کو ذرا بھی پرواہ نہیں کیونکہ وہ تو بالکل

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ

بے نیاز ہے اور سزاوار حمد ہے۔ کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے تھے (یعنی) نوح کی قوم

وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ ۚ

اور عاد و ثمود اور (دوسرے لوگ) جو ان کے بعد تھے۔ جن کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں (جب) ان کے پاس

جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي

ان کے پیغمبر نشانیاں لے کر آئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ ان کے منہ پر

أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ وَإِنَّا

رکھ دیئے (کہ خاموش رہو) اور کہنے لگے کہ ہم تو تمہاری رسالت کو تسلیم نہیں کرتے اور جس چیز کی طرف تم ہمیں

لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿٩﴾ قَالَتْ

بلاتے ہو ہم اس سے قوی شک میں ہیں۔ ان کے پیغمبروں

رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ

نے کہا کیا (تم کو) خدا (کے بارے) میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے

يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ

وہ تمہیں اس لیے بلاتا ہے کہ تمہارے گناہ بخشے اور (فائدہ پہنچانے کے لیے) ایک مدت مقرر تک تم کو

إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۚ قَالُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا

مہلت دے۔ وہ بولے کہ تم تو ہمارے ہی جیسے آدمی ہو۔ تمہارا یہ

تُرِيدُونَ أَنْ تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ

منشاء ہے کہ جن چیزوں کو ہمارے بڑے پوجتے رہے ہیں ان (کے پوجنے) سے ہم کو بند کر دو تو

آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿١٠﴾ قَالَتْ لَهُمْ

(اچھا) کوئی کھلی دلیل لاؤ (یعنی معجزہ دکھاؤ)۔ پیغمبروں نے ان سے کہا کہ

رکوع

الثلث

ناشکری سے خدا کا کچھ نہیں بگڑتا

پیغمبر خدا ہی کی طرف بلاتا ہے

رُسُلُهُمْ إِن نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ

شک نہیں کہ ہم بھی تمہارے ہی سے آدمی ہیں مگر خدا اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے (اپنا) فضل (و

عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَمَا كَانَ لَنَا أَن نَّأْتِيَكُم

کرم) کرتا ہے (اور رسالت عطا فرماتا ہے) اور ہمارے اختیار کی بات نہیں کہ بے حکم خدا تمہارے پاس (تمہاری خواہش

بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ ١١

کے موافق) ہم کوئی معجزہ تمہارے سامنے لا سکیں اور خدا ہی پر سب ایمانداروں کو بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ اور ہمیں

وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا ۚ

آخر کیا ہے کہ ہم اس پر بھروسہ نہ کریں حالانکہ ہمیں (نجات کی) یقیناً اسی نے راہیں دکھائیں اور جو جو

وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ مَا آذَيْتُمُونَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

اذیتیں ہمیں پہنچائیں (ان پر) ہم نے صبر کیا اور (آئندہ بھی صبر کریں گے) اور توکل کرنے والوں کو خدا ہی

الْمُتَوَكِّلُونَ ۝ ١٢ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم

پر توکل کرنا چاہیئے۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا تھا اپنے (وقت کے) پیغمبروں سے کہنے لگے ہم تم کو اپنی

مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۖ فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ

سرزمین سے ضرور نکال باہر کر دیں گے یہاں تک کہ تم پھر ہمارے مذہب کی طرف پلٹ آؤ تو ان کے پروردگار نے

رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ ۝ ١٣ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ

انکی طرف وحی بھیجی کہ (تم گھبراؤ نہیں) ہم ان سرکش لوگوں کو ضرور غارت کر دیں گے اور ان کی ہلاکت کے بعد ضرور تمہیں

مِن بَعْدِهِمْ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ

کو اس سرزمین میں بسائیں گے یہ (وعدہ) محض اس شخص سے ہے جو ہماری بارگاہ میں (اعمال کی جوابدہی) میں

وَعِيدِ ۝ ١٤ وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۝ ١٥

کھڑے ہونے سے ڈرے اور ہمارے عذاب سے خوف کھائے اور ان پیغمبروں نے ہم سے اپنی فتح کی دعا مانگی آخر وہ پوری ہوئی

مِّن وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِن مَّاءٍ صَدِيدٍ ۝ ١٦

اور ہر ایک سرکش عداوت رکھنے والا ہلاک ہوا یہ تو انکی سزا تھی (اور) اسکے پیچھے جہنم ہے اور (اس میں) اسے پیپ کا (پانی پلایا جائے گا)۔

ﮯ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت رسولؐ نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ توکل کیا چیز ہے جبرئیلؑ نے عرض کی اس بات کا یقین کر لینا کہ مخلوق نہ ضرر پہنچا سکتی ہے نہ نفع پہنچا سکتی ہے نہ دے سکتی ہے نہ روک سکتی ہے اور تمام مخلوقات سے مایوس ہو جانا جب کوئی شخص اس حد تک پہنچ جائے گا تو خدا کے سوا کسی سے امید نہ رکھے گا نہ ڈرے گا نہ طمع رکھے گا ۔۱۲-۱۳

يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ

بھرا ہوا پانی پینے کو دیا جائے گا زبردستی اسے گھونٹ گھونٹ کرکے پینا پڑے گا اور اسے حلق سے آسانی نہ اتار سکے

مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِنْ وَّرَآئِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ ۝١٧

گا۔ اور وہ (مصیبت ہے کہ) اسے ہر طرف سے موت ہی موت آتی ہوئی دکھائی دیتی ہے حالانکہ وہ مارے نہ مر سکیگا

مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ٱشْتَدَّتْ

اور پھر اسکے پیچھے عذاب سخت ہوگا جو لوگ اپنے پروردگار سے کافر ہو بیٹھے انکی مثال ایسی ہے کہ انکی کارستانیاں گویا

بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ۖ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا

راکھ کا ایک ڈھیر ہے جسے آندھی کے روز ہوا کا بڑے زوروں کا جھونکا اُڑا لے گا جو کچھ ان لوگوں نے دُنیا میں کیا کرایا ہے

عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ۝١٨ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ

اسمیں سے کچھ بھی ان کے قابو میں نہ ہوگا یہی تو پلے درجے کی گمراہی ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ خدا نے سارے

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ

آسمان و زمین ضرور مصلحت سے پیدا کیے اگر وہ چاہے تو سب کو مٹا کر ایک نئی خلقت (کی بستی)

وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ۝١٩ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ۝٢٠

بسائے اور یہ خدا پر کچھ بھی دُشوار نہیں۔ اور (قیامت کے دن) لوگ سب کے سب خدا

وَبَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعًا فَقَالَ الضُّعَفَآءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا

کے سامنے نکل کھڑے ہونگے تو جو لوگ (دُنیا میں) کمزور تھے بڑی عزت والوں سے (اُس وقت)

إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ مُّغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ

کہیں گے کہ ہم تو بس تمہارے قدم بقدم چلنے والے تھے تو کیا (آج) تم خدا کے عذاب سے کچھ بھی ہمارے

اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ قَالُوا لَوْ هَدَانَا اللَّهُ لَهَدَيْنَاكُمْ ۖ سَوَآءٌ

آڑے آ سکتے ہو وہ جواب دینگے (اصلاح کار کہاں من خراب کہا) کاش خدا ہماری ہدایت کرتا تو ہم بھی تمہاری

عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيصٍ ۝٢١ وَ

ہدایت کرتے۔ ہم خواہ بیقراری کریں خواہ صبر کریں (دونوں) ہمارے لیے برابر ہیں۔ (کیونکہ عذاب سے) ہمیں تو اب

قَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ

چھٹکارا نہیں اور جب (لوگوں کا آخری) فیصلہ ہو چکے گا (اور لوگ شیطان کو الزام دینگے) تو شیطان کہیگا کہ خدا

الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ

نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا (وہ تو پورا ہو گیا) اور میں نے بھی وعدہ تو کیا تھا پھر میں نے وعدہ خلافی کی اور مجھے

مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا

کچھ تم پر حکومت تو تھی نہیں مگر اتنی بات تھی کہ میں نے تم کو (برے کاموں کی طرف) بلایا اور تم نے میرا کہنا مان

تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَاۤ

لیا تو اب تم مجھے بُرا (بھلا) نہ کہو بلکہ (اگر کہنا ہے تو) اپنے نفس کو بُرا کہو (آج) نہ تو میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکتا

اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَاۤ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ

ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو میں تو اس سے پہلے ہی بیزار ہوں کہ تم نے مجھے (خدا کا)

اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۞ ۲۲ وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ

شریک بنایا۔ بیشک جو لوگ نافرمان ہیں انکے لیئے دردناک عذاب ہے۔ اور جن لوگوں نے (صدق دل سے) ایمان

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

قبول کیا اور اچھے اچھے عمل کئے وہ بہشت کے اُن باغوں میں داخل کیے جائینگے جن کے نیچے نہریں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۞ ۲۳

جاری ہونگی اور وہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ وہاں انکی ملاقات کا تحفہ سلام ہوگا

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ

(اے رسول) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے اچھی بات (مثلاً کلمہ توحید) کی کیسی (اچھی) مثال بیان کی ہے کہ (اچھی

طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۞ ۲۴ تُؤْتِيْۤ

بات) گویا ایک پاکیزہ درخت ہے کہ اس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی ٹہنیاں آسمان میں لگی (ہوں) اپنے

اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ

پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھلا (پھولا) رہتا ہے۔ اور خدا لوگوں کے واسطے

ایک حدیث میں حضرت رسول سے روایت ہے کہ اس درخت کی جڑ میں ہوں اور علی اس کی ڈال اور آئمہ اس کی شاخیں اور ہمارا علم اس کے پھل اور مومنین شیعہ اس کے پتے ہیں۔

۱۴ ۱۳ ۱۲

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۲۵ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ

(اس لیے) مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ لوگ نصیحت (عبرت) حاصل کریں۔ اور گندی بات (جیسے کلمۂ شرک) کی مثال

كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا

گویا ایک گندے درخت کی سی ہے (جس کی جڑ ایسی کمزور ہے) کہ زمین کے اوپر ہی اکھاڑ کر پھینکا جائے (کیونکہ) اس

مِنْ قَرَارٍ ۲۶ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ

کو کچھ ٹھہراؤ تو ہے نہیں۔ جو لوگ پکی بات (کلمۂ توحید) پر (صدق دل سے) ایمان لائے انکو خدا دنیا کی زندگی میں

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ ۚ

(بھی) ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی ثابت قدم رکھے گا اور انہیں (سوال و جواب میں کوئی دقت

وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۲۷ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا

نہ ہوگی) اور سرکشوں کو خدا گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ (اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں

نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۲۸

کے حال پر غور نہیں کیا جنہوں نے میرے احسان کے بدلے ناشکری اختیار کی اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر (دوزخ) میں

جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۲۹ وَجَعَلُوا لِلَّهِ

جھونک دیا کہ سب جہنم واصل ہونگے۔ اور وہ کیا برا ٹھکانا ہے۔ اور ان لوگوں نے دوسروں کو خدا کا ہمسر بنا

أَنْدَادًا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِهِ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ

لیے تاکہ (لوگوں کو) اس کی راہ سے بہکا دیں۔ (اے رسول) تم کہدو کہ (خیر چند روز تو) چین کر لو پھر تو تمہیں دوزخ

مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ ۳۰ قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا

کی طرف لوٹ کر جانا ہی ہے۔ (اے رسول) میرے وہ بندے جو ایمان لا چکے ان سے کہہ دو کہ پابندی

يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً

سے نماز پڑھا کریں اور جو کچھ ہم نے انہیں روزی دی ہے اس میں سے (خدا کی راہ میں) چھپا کر یا دکھلا کر اس

مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ۳۱

دن (قیامت) کے آنے سے پہلے جس میں نہ تو خرید و فروخت ہی کام آئے گی نہ دوستی محبت خرچ کیا کریں۔ خدا

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ مِنَ

ہی ایسا قادر و توانا ہے جس نے سارے آسمان و زمین پیدا کر ڈالے اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس

السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَ

کے ذریعہ سے (مختلف درختوں سے) تمہاری روزی کے واسطے (طرح طرح کے) پھل پیدا کیے اور

سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَ سَخَّرَ

تمہارے واسطے کشتیاں تمہارے بس میں کر دیں تاکہ اس کے حکم سے دریا میں چلیں اور تمہارے واسطے

لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۳۲ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ دَآىٕبَیْنِ ۚ

ندیوں کو تمہارے اختیار میں کر دیا اور سورج اور چاند کو تمہارا تابعدار بنا دیا کہ سدا پھیری کیا کرتے ہیں اور

وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ ۳۳ وَ اٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا

رات اور دن کو تمہارے قبضہ میں کر دیا کہ ہمیشہ حاضر باش رہتے ہیں اور (اپنی ضرورت کے موافق) جو کچھ

سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ

تم نے اس سے مانگا اس میں سے بقدر مناسب تمہیں دیا اور اگر خدا کی نعمتوں کا شمار کرنا ہو تو گن نہیں سکتے

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۳۴ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ

ہو۔ اس میں تو شک نہیں کہ انسان بڑا بے انصاف ناشکرا ہے۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیم نے

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّ اجْنُبْنِیْ وَ بَنِیَّ

(خدا سے) عرض کی تھی کہ پروردگار اس شہر (مکہ) کو امن و امان کی جگہ بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو اس

اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۳۵ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا

بات سے بچائے رکھ کہ بتوں کی پرستش کرنے لگیں۔ اے میرے پالنے والے اس میں شک نہیں کہ ان بتوں نے

مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ۚ وَ مَنْ عَصَانِیْ

بہتیرے لوگوں کو گمراہ بنا چھوڑا تو جو شخص میری پیروی کرے تو وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو

فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۳۶ رَبَّنَاۤ اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ

تجھے اختیار ہے تو تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ہمارے پالنے والے میں نے تیرے معزز گھر (کعبہ)

ع ۶

لہ کشتی ندی سورج چاند رات اور دن کو آدمی کے اختیار میں کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کو اختیار ہے ان چیزوں کو جس طرح چاہے کام میں لائے اور یہ تمام چیزیں اسی کے واسطے پیدا کی گئی ہیں۔ اسی کو سعدی نے کیا خوب نظم کیا ہے۔

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار
شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

لہ چونکہ بت گمراہی کے ذریعہ ہوتے ہیں اس وجہ سے گمراہی کی ان کی طرف نسبت دی گئی ۱۲-۱۲-۱۲

ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ

کے پاس ایک کھیتی کے (ویران) بیابان (مکہ) میں اپنی کچھ اولاد کو لا کر بسایا ہے تاکہ اے ہمارے

رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ

پالنے والے یہ لوگ برابر یہاں نماز پڑھا کریں تو تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر

تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ

(تاکہ وہ یہاں آ کر آباد ہوں) اور انہیں طرح طرح کے پھلوں سے روزی عطا کر تاکہ یہ لوگ (تیرا)

يَشْكُرُونَ ﴿٣٧﴾ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ ۗ وَ

شکر کریں۔ اے ہمارے پالنے والے جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں تو سب

مَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِن شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي

خوب واقف ہے اور خدا سے تو کوئی چیز چھپی نہیں (نہ) زمین میں اور نہ آسمان میں۔ اس خدا کا (لاکھ لاکھ)

السَّمَاءِ ﴿٣٨﴾ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ

شکر ہے جس نے مجھے بڑھاپا آنے پر اسمٰعیل و اسحاق (سے دو فرزند) عطا

إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ۚ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿٣٩﴾

کئے اس میں شک نہیں کہ میرا پروردگار دعا کا سننے والا ہے۔ اے میرے

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۚ

پالنے والے مجھے اور میری اولاد کو (بھی) نماز کا پابند بنا دے اور اے میرے

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ﴿٤٠﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ

پالنے والے میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے پالنے والے جس دن (اعمال کا) حساب ہونے

وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾ وَلَا

لگے، مجھ کو اور میرے ماں باپ اور سارے ایمانداروں کو تو بخش دے۔ اور جو کچھ یہ ظالم (کفار مکہ)

تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ ۚ

کیا کرتے ہیں اس سے خدا کو غافل نہ سمجھنا۔ (اور ان پر فوراً عذاب نہ کرنے کی) صرف وجہ یہ

ع ٦

ؔ حضرت ابراہیم شام میں رہتے تھے جب حضرت ہاجرہ سے حضرت اسمٰعیل پیدا ہوئے تو چونکہ حضرت سارہ بانجھ تھیں سوت کا لڑکا ہونے پر ان کو رشک [illegible] آخر جب ان دونوں [illegible] حضرت ابراہیم ہاجرہ و اسمٰعیل [illegible] مکہ کے میدان میں [illegible] چونکہ سارہ سے [illegible] وعدہ کر لیا تھا ان دونوں کو وہاں چھوڑ کر چلے گئے [illegible] حضرت ابراہیم [illegible] حضرت اسمٰعیل جوان ہوئے تو دونوں باپ بیٹے نے مل کر خانہ کعبہ [illegible] ایک قبہ نازل کیا تھا وہ طوفان نوح کے وقت اٹھا لیا گیا تھا [illegible] ابراہیم کے ننانوے برس کے سن میں حضرت اسمٰعیل پیدا ہوئے اور ایک سو بارہ برس کے سن میں حضرت اسحاق اور حضرت اسمٰعیل حضرت اسحاق سے تیرہ برس بڑے تھے

إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ۝ ۴۲

کہ اُس دن تک کی مہلت دیتا ہے جس دن لوگوں کی آنکھوں کے ڈھیلے (خوف کے مارے) اُبھرا

مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ

جائینگے (اور) اپنے اپنے سر اٹھائے بھاگے چلے جا رہے ہیں (ٹکٹکی بندھی ہے) اُنکی طرف انکی نظر

طَرْفُهُمْ ۖ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ۝ ۴۳ وَأَنذِرِ النَّاسَ يَوْمَ

نہیں لوٹتی (جدھر دیکھ رہے ہیں دیکھ رہے ہیں) اور اُنکے دل ہوا ہو رہے ہیں۔ اور (اے رسول) لوگوں کو

يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا

اس دن سے ڈراؤ (جس دن) ان پر عذاب نازل ہوگا تو جن لوگوں نے نافرمانی کی تھی (گڑگڑا کر) عرض کریں گے کہ اے

إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۗ

ہمارے پالنے والے ہمکو تھوڑی سی مہلت اور دیدے (اب کی بار) ہم تیرے بلانے پر ضرور اٹھ کھڑے ہونگے اور

أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ۝ ۴۴

سب رسولوں کی پیروی کرینگے (تو انکو جواب ملے گا) کیا تم وہ لوگ نہیں ہو جو اسکے پہلے (اس پر) قسمیں کھایا

وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ

کرتے تھے تمکو کسی طرح کا زوال نہیں اور کیا تم وہ لوگ نہیں کہ جن لوگوں نے (ہماری نافرمانی کرکے) آپ اپنے

وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ

اوپر ظلم کیا انہی کے گھروں میں تم بھی رہے حالانکہ تم پر یہ بھی ظاہر ہو چکا تھا کہ ہمنے انکے ساتھ کیسا برتاؤ کیا اور

الْأَمْثَالَ ۝ ۴۵ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِندَ اللَّهِ

ہمنے تمہارے (سمجھانے) کے واسطے مثلیں بھی بیان کر دی تھیں (اور وہ لوگ اپنی چالیں چلتے رہے (اور بھی

مَكْرُهُمْ وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ

باز نہ آئے حالانکہ ان کی سب چالیں خدا کی نظر میں تھیں اور اگرچہ انکی مکاریاں (اس غضب کی) تھیں کہ ان سے پہاڑ (اپنی

الْجِبَالُ ۝ ۴۶ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ

جگہ سے) ہٹ جائیں (مگر سب بیچ تھیں) تو تم یہ خیال (بھی) نہ کرنا کہ خدا اپنے رسولوں سے خلاف وعدہ

لہ ایک حدیث میں ہے کہ اس آیت میں نمرود کی طرف اشارہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم آگ سے محفوظ رہے تو نمرود حسد کی آگ میں جل مرا اور کہنے لگا میں آسمان پر جا کر ابراہیم کے خدا کو دیکھوں گا لوگوں نے ہر چند سمجھایا کہ آسمان بہت دور ہے اس پر جانا آسان نہیں مگر وہ کب مانتا تھا۔ اس نے تین برس تک ایک بہت اونچا محل بنوایا جب اس پر چڑھا تو آسمان ویسا ہی دور نظر آتا تھا جیسا زمین سے معلوم ہوتا تھا، اور دوسرے ہی دن وہ محل گر پڑا جس سے بہت سے لوگ دب کر مر گئے تو وہ اور حضرت سے لڑنے لگا ابراہیم کے خدا نے میرا محل گرا دیا، اب میں آسمان پر جا کر جنگ کروں گا۔ غرض اس نے چار گدھ پالے اور ایک دن ایک صندوق کے چاروں کونوں پر چاروں کو باندھ دیا اور ان کے سامنے اوپر گوشت لٹکا دیا خود مع وزیر کے صندوق میں بیٹھا گدھ گوشت کی طمع میں صندوق لے کر اڑے اور ایک شب و روز اڑنے کے بعد نمرود نے دیکھا تو آسمان کو ویسا ہی دور پایا اور جب نیچے دیکھا تو پانی کے سوا کچھ نظر نہ آیا پھر ایک شب و روز کے بعد نظر ڈالا پھر ایک شب و روز کے بعد نظر کی تو آسمان کی وہی حالت اور زمین دھواں معلوم ہوئی اس وقت نمرود خائف ہوا اور گوشت کو نیچے لٹکا دیا۔ تو گدھوں نے نیچے کو رخ کیا۔

۱۴ ۱۴ ۱۴

رُسُلَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝۴۷ يَوْمَ تُبَدَّلُ

کریگا۔ اس میں شک نہیں کہ خدا زبردست بدلہ لینے والا ہے۔ جس دن یہ زمین بدل کر دوسری

الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ

زمین کر دی جائیگی اور (اسی طرح) آسمان (بھی بدل دیئے جائیں گے) اور سب لوگ یکتا و قہار خدا کے

الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝۴۸ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ

روبرو (اپنی اپنی جگہ سے) نکل کھڑے ہوں گے۔ اور تم اس دن گنہگاروں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں

مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝۴۹ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ

جکڑے ہوئے ہوں گے۔ ان کے (بدن کے) کپڑے قطران کے ہونگے اور انکے چہروں کو

وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۝۵۰ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ

آگ ہر طرف سے ڈھانکے ہوگی تاکہ خدا ہر شخص کو اسکے کئے کا بدلہ دے (اچھا تو اچھا برا تو برا) بیشک

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۵۱

خدا بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لئے ایک قسم کی اطلاع ہے تاکہ

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا

لوگ اسکے ذریعے سے (عذاب خدا سے) ڈرائے جائیں اور تاکہ یہ بھی یقین جان لیں کہ بس وہی

اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۵۲

خدائے یکتا معبود ہے اور تاکہ جو لوگ عقل والے ہیں نصیحت و عبرت حاصل کریں۔

آیاتہا ۹۹ (۱۵) سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ (۵۴) رکوعاتہا ۶

سورہ حجر مکہ میں نازل ہوا اور اس میں ننانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الۗرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۱

الرٰ۔ یہ کتاب (خدا) اور واضح و روشن قرآن کی (چند) آیتیں ہیں۔

ۓ اتنا تو یقینی ہے کہ قیامت میں یا اس کے بعد یہ زمین ہو گی نہ یہ آسمان بلکہ زمین بھی دوسری ہوگی اور آسمان بھی دوسرا۔ مگر تفاسیر میں شدید اختلاف ہے کہ آخر وہ زمین و آسمان کیسے ہوں گے۔ بعض میں یہ ہے کہ چاندی کے سے سفید براق ہوں گے۔ بعض میں یہ ہے کہ زمین چاندی کی سی اور آسمان سونے کا سا۔ بعض میں ہے کہ ایسی ہی زمین ہوگی۔ یہ پہاڑ اور دریا کی بلندی اور پستی نہ ہوگی۔ بعض میں ہے کہ زمین روٹی کی سی ہوگی کہ مومنین اگر چاہیں تو کھا سکیں اور بعض میں ہے کہ آسمانوں کی جگہ بہشت ہوگی اور دریاؤں کی جگہ جہنم۔ انہیں تبدیل اور اختلافات میں ہیں۔ ۱۲

ۓ اس سورۃ کے بعض مطالب و تفصیل نیچے دیئے ہیں:

(۱) قرآن کی حقیقت (۲) موت کا وقت معین ہے (۳) آسمان کے صنائع (۴) حضرت آدم کا قصہ (۵) جہنم کے طبقے (۶) اہل بہشت کی صفت (۷) حضرت ابراہیم کے مہمان (۸) قوم لوط کا قصہ (۹) قوم شعیب کا قصہ (۱۰) قوم صالح کا قصہ (۱۱) اعمال کی بے وقعتی (۱۲) مومنین کے لئے خدا ہر طرح کافی ہے۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۝
(ایک دن وہ بھی آنیوالا ہے) جو لوگ کافر ہو بیٹھے ہیں اکثر دل سے چاہیں گے کہ کاش (ہم بھی) مسلمان ہوتے
ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ
(اے رسول) انہیں انکی حالت پر رہنے دو کہ کھا پی لیں اور (دنیا کے چند روز) چین کر لیں اور انکی
يَعْلَمُونَ ۝ وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ
تمنائیں[1] انہیں کھیل تماشے میں لگائے رہیں عنقریب ہی (اس کا نتیجہ) انہیں معلوم ہو جائیگا اور ہم نے کبھی کوئی بستی تباہ نہیں
مَعْلُومٌ ۝ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا
کی مگر یہ کہ اس کی تباہی کیلئے پہلے ہی سے (ایک) میعاد مقرر لکھی ہوئی تھی کوئی امت اپنے وقت سے آگے
يَسْتَأْخِرُونَ ۝ وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ
بڑھتی نہ پیچھے ہٹ سکتی ہے - اے رسول کفار تم سے کہتے ہیں کہ اے وہ شخص (جس) کو یہ سودا ہے کہ اس پر
الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ۝ لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ
وحی (کتاب) نازل ہوئی ہے تو تو (اچھا خاصا) سڑی ہے اگر تو اپنے دعوے میں سچا ہے تو فرشتوں کو ہمارے
كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا
سامنے کیوں نہیں لا کھڑا کرتا (حالانکہ) ہم فرشتوں کو[2] کھلم کھلا بس عذاب کے ساتھ فیصلہ ہی کے لئے بھیجا کرتے ہیں
بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُنْظَرِينَ ۝ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا
اور اگر فرشتے نازل ہو جائیں تو پھر ان کو (جان بچانے کی) مہلت[3] بھی نہ ملے۔ بیشک ہم ہی نے قرآن کو
الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ
نازل کیا اور ہم ہی تو اس کے نگہبان بھی ہیں۔ اور (اے رسول) ہم نے تم سے پہلے بھی اگلی امتوں میں
قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ۝ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ
(اور بھی بہت سے) رسول بھیجے اور (انکی بھی یہی عادت تھی کہ) ان کے پاس کوئی رسول نہ آیا
رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ
مگر ان لوگوں نے اسکی ہنسی ضرور اڑائی ہم (گویا خود) اسی طرح (گمراہی) کو (ان)

[1] اسی وجہ سے جناب امیرؑ فرماتے ہیں کہ میں تمہاری نسبت دو چیزوں سے بہت ڈرتا ہوں ایک تو نفسانی خواہش کی پیروی سے کیونکہ یہ قلب کو بند کر دیتی ہے اور حق سے باز رکھتی ہے دوسرے آرزوؤں کی درازی سے کیونکہ یہ آخرت کو بھلا دیتی ہے۔
[2] مطلب یہ کہ فرشتے موت یا عذاب لے کر آیا کرتے ہیں اور جب عذاب آچکا تو مہلت کیسی۔
[3] اگرچہ ایک تو قرآن وہ واحد ہے جس کو ہم نے حفاظت اپنے ذمہ لی ہے نگہبانی کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کو ضائع اور برباد نہ ہونے دیں گے پس اگر تمام دنیا میں ایک نسخہ بھی قرآن کا اپنی اصلی حالت پر باقی رہے تب بھی یہ کہنا صحیح ہوگا کہ وہ محفوظ ہے اس آیت کا مطلب ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اس میں کسی قسم کا کوئی تغیر تبدیل نہیں کر سکتا کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ اس زمانہ تک قرآن مجید میں کیا کیا تغیرات ہو گئے ہیں کہ اس میں تو شک ہی نہیں کہ ترتیب اصل بدل دی گئی اور یہ مطلب بھی نہیں کہ ہر ہر فرد کو محفوظ رکھیں گے کیونکہ اس زمانہ میں چھاپہ خانوں کی کثرت سے روزانہ سینکڑوں ہزاروں اوراق قرآن کے برباد کئے جاتے ہیں دوسرے اگر یہ مراد ہو تب بھی اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کفار کے شر سے خدا اس کو محفوظ رکھے گا اور اس انتظام سے خدا نے حضرت رسول کو دوسرے مقام پر یوں یاد کیا ہے قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یتلوا علیکم آیات اللہ الآیہ - ۱۳۰ - ۱۳ - ۱۲ - ۱۳ - ۳۰۲

فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٢﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ

گنہگاروں کے دل میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ کفار اس (قرآن) پر ایمان نہیں لائیں گے اور یہ پہلوں کی بھی

سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣﴾ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ

بات نہیں۔ اگلوں کی روش بھی ایسے ہی رہی ہے اور اگر ہم (اپنی قدرت سے) آسمان کا کوئی دروازہ

فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ﴿١٤﴾ لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ

بھی کھول دیں اور یہ لوگ ان (دروازوں) سے آسمان پر چڑھ بھی جائیں تب بھی یہی کہیں گے

أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ

کہ ہو نہ ہو ہماری آنکھیں (نظر بندی سے) متوالی کر دی گئیں ہیں یا نہیں تو ہم لوگوں پر جادو کیا گیا ہے اور ہم ہی

جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ ﴿١٦﴾ وَ

نے آسمان میں برج بنائے اور دیکھنے والوں کے واسطے ان کو (ستاروں سے) آراستہ کیا اور ہر

حَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ﴿١٧﴾ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ

شیطان مردود (کی آمد و رفت) سے انہیں محفوظ رکھا۔ مگر جو شیطان چوری چھپے (وہاں کی کسی

السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ ﴿١٨﴾ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا

بات پر) کان لگائے۔ تو شہاب کا شعلہ دہکتا ہوا (شعلہ اسکے پکڑنے کو) پیچھے پڑ جاتا ہے اور

وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ

زمین کو بھی (اپنے مخلوقات کے رہنے سہنے کو) ہم ہی نے پھیلایا اور (اس میں میخ کی طرح) پہاڑ کے لنگر

شَيْءٍ مَّوْزُونٍ ﴿١٩﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَ

ڈال دیئے اور ہم نے انہیں ہر قسم کی مناسب چیز اگائی۔ اور ہم ہی نے انہیں تمہارے واسطے زندگی

مَن لَّسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ ﴿٢٠﴾ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا

کے ساز و سامان بنا دیئے اور ان جانوروں کیلئے بھی جنہیں تم روزی نہیں دیتے اور ہمارے یہاں

عِندَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ﴿٢١﴾

تو ہر چیز کے (بےشمار) خزانے (بھرے) پڑے ہیں اور ہم (انہیں سے) ایک مجھی تلی مقدار بھیجتے رہتے

[illegible]

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

ہیں اور ہم ہی نے وہ ہوائیں بھیجیں جو بادلوں کو پانی سے لدے بھرے ہوئے ہیں پھر ہم ہی نے آسمان سے پانی برسایا

فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ۝ ۲۲ وَاِنَّا

پھر ہم ہی نے تم لوگوں کو وہ پانی پلایا اور تم لوگوں نے تو کچھ اسکو جمع کر کے نہیں رکھا تھا اور اسمیں شک

لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ ۲۳ وَلَقَدْ عَلِمْنَا

نہیں کہ ہم ہی (لوگوں کو) جلاتے ہیں اور ہم ہی مار ڈالتے ہیں۔ اور پھر ہم ہی (سب کے) والی وارث ہیں

الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ۝ ۲۴

اور بیشک ہمنے تم میں سے ان لوگوں کو بھی اچھی طرح سمجھ لیا جو پہلے ہو گذرے اور ہم نے انکو بھی جان لیا جو بعد

وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ ۲۵ وَلَقَدْ

کو آنیوالے ہیں اور اسمیں شک نہیں کہ تیرا پروردگار وہی ان سبکو قیامت میں قبروں سے اٹھائیگا بیشک وہ حکمت والا

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ ۲۶

واقفکار ہے اور بیشک ہم ہی نے آدمی کو خمیر دی ہوئی (سڑی) مٹی سے جو (سوکھ کر) کھنکھن بولنے لگے پیدا

وَالْجَاۗنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۝ ۲۷ وَ

کیا اور ہم ہی نے جنات کو آدمی سے (بھی) پہلے بے دھوئیں کی تیز آگ سے پیدا کیا اور

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اِنِّىْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ

(اے رسول وہ وقت یاد کرو) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں ایک آدمی کو

صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ ۲۸ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَ

خمیر دی ہوئی مٹی سے جو (سوکھ کر) کھنکھن بولنے لگے پیدا کرنیوالا ہوں تو جس وقت میں اسکو ہر طرح سے درست

نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝ ۲۹

کر چکوں اور اسمیں اپنی (طرف سے) روح پھونک دوں تو سب کے سب اسکے سامنے سجدہ میں گر پڑنا

فَسَجَدَ الْمَلٰۗىِٕكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ ۳۰ اِلَّآ اِبْلِيْسَ

غرض فرشتے تو سب کے سب سربسجود ہو گئے مگر ابلیس (ملعون) کہ اسنے

لے زمین کا تین چوتھائی تو تہ آب ہے جسے سمندر کہتے ہیں اور چوتھائی پانی کے اوپر اسی وجہ سے اس کا نام ربع مسکون ہے آفتاب کی گرمی سے سمندر اور ہر گیلی چیز سے بھاپ اٹھتی ہے چادر اوپر جا کر ابر سردی سے منجمد ہو کر ابر کی صورت میں دکھائی دیتی ہے پھر جب اس میں زیادہ ٹھنڈک پہنچے سے بوندوں کی کیفیت پیدا ہوتی ہے تو پانی برس جاتا ہے اور ہوا ہی بھاپ کو اوپر لے جاتی اور ادھر ادھر پھراتی ہے اس وجہ سے فرمایا کہ ہوا ہی بادلوں کو پانی سے باردار کرتی ہے

ع ۲

۱۲-۱۲-۱۶

اَبٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِيۡنَ ۝٣١ قَالَ يٰۤاِبۡلِيۡسُ

سجدہ کرنیوالوں کے ساتھ شامل ہونے سے انکار کیا (اسپر خدا نے) فرمایا اور شیطان

مَا لَكَ اَلَّا تَكُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِيۡنَ ۝٣٢ قَالَ لَمۡ اَكُنۡ

آخر تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنیوالوں کے ساتھ شامل نہ ہوا وہ (ڈھٹائی سے) کہنے لگا میں ایسا گیا گزرا (تو)

لِّاَسۡجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقۡتَهٗ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ

نہیں کہ ایک ایسے آدمی کو سجدہ کر بیٹھوں جسے تو نے سڑی ہوئی کھنکھن بولنے والی مٹی سے پیدا

مَّسۡنُوۡنٍ ۝٣٣ قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا فَاِنَّكَ رَجِيۡمٌ ۝٣٤ وَّ

کیا ہے خدا نے فرمایا (نہیں تو) تو بہشت سے نکل جا (دور ہو) کہ بیشک تو مردود ہے اور

اِنَّ عَلَيۡكَ اللَّعۡنَةَ اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ ۝٣٥ قَالَ رَبِّ

یقیناً تجھ پر روز جزا تک پھٹکار برسا کرے گی شیطان نے کہا کہ اے میرے پروردگار تو مجھے

فَاَنۡظِرۡنِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ۝٣٦ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ

اس دن تک کی مہلت دے جبکہ (لوگ) دوبارہ زندہ کرکے اٹھائے جائینگے خدا نے فرمایا وقت مقرر کے

الۡمُنۡظَرِيۡنَ ۝٣٧ اِلٰى يَوۡمِ الۡوَقۡتِ الۡمَعۡلُوۡمِ ۝٣٨ قَالَ

دن تک کی تجھے مہلت دی گئی شیطان نے کہا اے میرے پروردگار چونکہ تو نے مجھے راستے سے

رَبِّ بِمَاۤ اَغۡوَيۡتَنِىۡ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ وَ

الگ کیا ہے میں بھی انکے لئے دنیا میں (ساز و سامان کو) عمدہ کر دکھاؤں گا اور ان سب کو ضرور بہکاؤں گا

لَاُغۡوِيَنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۝٣٩ اِلَّا عِبَادَكَ مِنۡهُمُ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ۝٤٠

مگر ان میں سے تیرے نرے کھرے خاص بندے (کہ وہ میرے بہکانے میں نہ آئینگے)

قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَىَّ مُسۡتَقِيۡمٌ ۝٤١ اِنَّ عِبَادِىۡ لَيۡسَ

خدا نے فرمایا کہ یہی راہ سیدھی ہے کہ مجھ تک (جا) پہنچتی ہے جو میرے مخلص بندے ہیں ان پر تجھے

لَكَ عَلَيۡهِمۡ سُلۡطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الۡغٰوِيۡنَ ۝٤٢

کسی طرح کی حکومت نہ ہوگی مگر ہاں گمراہوں میں سے جو تیری پیروی کرے (اسپر تیرا زور چل جائیگا)

شیطان اور خدا کی دو بدو گفتگو

[illegible]

وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ۝٤٣ لَهَا سَبْعَةُ

اور (وہاں) یہ بھی یاد رہے کہ ان سب کیواسطے (آخری) وعدہ بس جہنم ہے جسکے سات دروازے

أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ ۝٤٤ إِنَّ الْمُتَّقِينَ

ہوں گے ہر دروازے (میں جانے) کے لئے ان گمراہوں کی الگ الگ ٹولیاں ہونگی اور پرہیزگار

فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝٤٥ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ ۝٤٦

تو (بہشت کے) باغوں اور چشموں میں یقیناً ہوں ہی گے (داخلہ کے وقت فرشتے کہینگے کہ) ان میں سلامتی اطمینان

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ

سے چلو اور (دنیا کی تکلیفوں سے جو کچھ انکے) دل میں رنج تھا اسکو بھی ہم نکال دینگے اور یہ باہم ایک دوسرے کے آمنے سامنے

مُتَقَابِلِينَ ۝٤٧ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا

تختوں پر اس طرح بیٹھے ہونگے جیسے بھائی بھائی انکو بہشت میں تکلیف چھوئیگی بھی تو نہیں اور نہ کبھی یہاں سے

بِمُخْرَجِينَ ۝٤٨ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝٤٩

نکالے جائینگے (اے رسول) میرے بندوں کو آگاہ کر دو کہ بیشک میں بڑا بخشنے والا مہربان ہوں مگر ساتھ ہی اسکے

وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ۝٥٠ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ

یہ بھی یاد رہے کہ بیشک میرا عذاب بھی بڑا دردناک عذاب ہے اور انکو ابراہیم کے مہمان کا حال سنا دو کہ جب یہ

ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ۝٥١ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا

ابراہیم کے پاس آئے تو (پہلے) انھوں نے سلام کیا ابراہیم نے جواب سلام کے بعد کہا کہ ہمکو تو تم سے ڈر معلوم

قَالَ إِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُونَ ۝٥٢ قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ

ہوتا ہے انھوں نے کہا آپ ہم سے خوف نہ کیجئے (دیکھو) ہم تو آپ کو ایک دانا فرزند کے پیدا ہونے کی خوشخبری دینے

بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ۝٥٣ قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ أَنْ مَسَّنِيَ الْكِبَرُ

(آئے ہیں) ابراہیم نے کہا بیٹے کے ہونے کی کیا مجھے خوشخبری دیتے ہو جب مجھ پر بڑھاپا چھا گیا تو پھر اب کاہے

فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ۝٥٤ قَالُوا بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِنَ

کی خوشخبری دیتے ہو وہ فرشتے بولے ہم نے آپ کو بالکل ٹھیک خوشخبری دی ہے تو آپ (بارگاہ خدا کی)

لے ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی نے نبی سے عرض کی کہ میں آپکے نزدیک زیادہ محبوب ہوں یا فاطمہ آپ نے فرمایا وہ زیادہ محبوب ہے تم زیادہ عزیز ہو اور گویا میں تمہارے ساتھ حوض کوثر پر ہوں اور تم وہاں سے لوگوں کو ہٹاتے ہو اور حوض کوثر پر آسمان کے تاروں کے شمار میں لوٹے اور کٹورے رکھے ہیں اور تم حسن حسین فاطمہ عقیل اور جعفر بہشت میں ہو اور ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھے ہو اور تم میرے ساتھ ہو اور تمہارے شیعہ بہشت میں ہوں گے اس وقت آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب حضرت رسول نے تمام صحابہ میں بھائی چارہ قرار دیا اور جناب امیر کو چھوڑ دیا تو آپ نے حضرت رسول سے عرض کی یا رسول اللہ جب میں نے دیکھا کہ آپ نے میرے سوا اصحاب میں بھائی چارہ قرار دیا تو نا امید ہو گیا اس کی وجہ سے میری روح نکلنے لگی اور میری کمر ٹوٹ گئی تو اگر کسی خفگی کی وجہ سے ہے تو معاف فرمایئے آپ نے فرمایا اے علی قسم ہے اس خدا کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا میں نے تمہیں صرف اپنے واسطے بچا رکھا ہے تم میرے نزدیک ایسے ہو جیسے موسیٰ کے نزدیک ہارون اور تم میرے وارث ہو حضرت علی نے عرض کی میں آپ کا کس چیز میں وارث ہوں گا آپ نے فرمایا جن چیزوں میں انبیاء کے وارث ہوتے ہیں پھر پوچھا انبیاء کے وارث کن کن چیزوں کے ہوتے ہیں فرمایا خدا کی کتاب اور نبی کی حدیث کے اور تم میرے ساتھ میرے قصر میں جنت میں فاطمہ کے ساتھ رہو گے اور تم میرے بھائی اور میرے رفیق ہو گے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی فرمایا ہم سب بھائی ہوں گے بالمقابل تختوں پر بیٹھے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوں گے درمنثور علامہ جلال الدین سیوطی جلد ۴ مطبوعہ مصر

الْقَانِطِينَ ﴿٥٥﴾ قَالَ وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ

سے ناامید نہ ہوں ابراہیم نے کہا کہ گمراہوں کے سوا اور ایسا کون ہے جو اپنے پروردگار کی رحمت سے

إِلَّا الضَّالُّونَ ﴿٥٦﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٧﴾

ناامید ہو (پھر) ابراہیم نے کہا اے (خدا کے) بھیجے ہوئے (فرشتو) تمہیں آخر کیا کام

قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُجْرِمِينَ ﴿٥٨﴾ إِلَّا آلَ لُوطٍ

درپیش ہے انہوں نے کہا کہ ہم ایک گنہگار قوم کی طرف عذاب نازل کرنے کیلئے بھیجے گئے ہیں مگر لوط کے

إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥٩﴾ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا ۙ إِنَّهَا

لڑکے بالے کہ ہم ان سب کو ضرور بچالیں گے مگر انکی بی بی کہ جسکے لئے ہم نے ٹھہرا دیا ہے کہ وہ ضرور پیچھے رہنے والوں

لَمِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ ﴿٦١﴾

(عذاب میں) رہ جائیگی غرض جب (خدا کے) بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط کے گھر والوں کے پاس آئے تو لوط نے کہا تم تو

قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ ﴿٦٢﴾ قَالُوا بَلْ جِئْنَاكَ بِمَا

(کچھ) اجنبی لوگ معلوم ہوتے ہو وہ بولے (فرشتوں نے کہا) نہیں بلکہ ہم آپکے پاس وہ (عذاب) لیکر آئے ہیں جسکے بارے

كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٦٣﴾ وَأَتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٦٤﴾

میں آپ کی قوم کے لوگ شک رکھتے تھے (کہ آئے نہ آئے) اور ہم آپکے پاس عذاب کا قطعی حکم لیکر آئے ہیں

فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ وَلَا

اور ہم بالکل سچ کہتے ہیں تو آپ کچھ رات رہے اپنے لڑکے بالوں کو لیکر نکل جائیے اور آپ انکے پیچھے رہیئے

يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ وَامْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ ﴿٦٥﴾ وَ

اور ان لوگوں میں سے کوئی شخص پیچھے مڑ کر نہ دیکھے اور جہاں (جانے) کا حکم دیا گیا ہے (شام) (ادھر) سیدھے چلے جاؤ اور ہم نے لوط کے

قَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَٰلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هَٰؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ

پاس اس امر (قطعی) کا فیصلہ کہلا بھیجا کہ صبح ہوتے ہوتے ان لوگوں کی جڑ کاٹ ڈالی جائے گی اور (یہ باتیں ہو رہی

مُصْبِحِينَ ﴿٦٦﴾ وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٦٧﴾

تھیں کہ) شہر کے لوگ (مہمانوں کی خبر سنکر) بری نیت سے خوشیاں مناتے ہوئے آ پہنچے لوط نے (ان سے) کہا کہ

ع ۴

۱ مطلب یہ ہے کہ میں خدا کی رحمت سے ناامید نہیں ہوں بلکہ بڑھاپے کی وجہ سے تعجب ہوتا ہے ۱۲-۱۲۰-۱۲
۲ اس سے واضح ہوا کہ اگر ایمان درست نہ ہو تو کوئی قرابت یا رشتہ داری کام نہیں آتی اگرچہ کوئی پیغمبر کا بیٹا یا بیوی ہی کیوں نہ ہو اسی بنا پر تو علماء فرماتے ہیں کہ بہشت پرہیزگاروں کے لئے ہے اگرچہ غلام حبشی ہو اور دوزخ نافرمانوں کے واسطے ہے اگرچہ سید قریشی ہو ۱۲-۱۲-۱۲

قَالَ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ ۝ وَاتَّقُوا

لوگ میرے مہمان ہیں تو تم (انہیں ستا کر) مجھے رسوا (بدنام) نہ کرو اور خدا سے ڈرو اور مجھے ذلیل نہ کرو

اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ ۝ قَالُوا أَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ ۝

وہ لوگ کہنے لگے کیوں جی ہمنے تمکو سارے جہان کے لوگوں (کے آنے) کی ممانعت نہیں کر دی

قَالَ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ ۝ لَعَمْرُكَ

تھی لوط نے کہا اگر تمکو (ایسا ہی) کرنا ہے تو یہ میری (قوم کی) بیٹیاں موجود ہیں (ان سے نکاح کر لو اے رسول)

إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ فَأَخَذَتْهُمُ

تمہاری جان کی قسم یہ لوگ (قوم لوط) اپنی مستی میں مدہوش ہو رہے تھے (لوط کی سنتے کاہے کو) غرض آج

الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ۝ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا

نکلتے نکلتے انکو (بڑے زور کی) چنگھاڑ نے لے ڈالا پھر ہمنے اسی بستی کو الٹ کر اسکے اوپر کے طبقہ کو اسکے نیچے

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ ۝ إِنَّ فِي

کا طبقہ بنا دیا اور اسکے اوپر ان پر کھرنجے کے پتھر برسا دیئے اس میں شک نہیں کہ اس میں (بھی) بہت سے آثار جاننے والوں کیلئے

ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ ۝ وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ

(قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور وہ الٹی ہوئی بستی ہمیشہ کی آمد و رفت کے راستہ پر ہے اس میں تو شک ہی

مُّقِيمٍ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ وَإِن

نہیں کہ اس میں ایمانداروں کے واسطے (قدرت خدا کی) بہت بڑی نشانی ہے اور ایکہ کے رہنے والے (قوم شعیب)

كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ ۝ فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَ

(قوم لوط کی طرح) بڑے سرکش تھے۔ تو انسے بھی ہمنے (نافرمانی کا) بدلہ لیا اور یہ دونوں بستیاں (قوم لوط و شعیب)

إِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ ۝ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ

کی ایک کھلی ہوئی شاہراہ پر (ابھی تک موجود) ہیں اور (اسی طرح) حجر کے رہنے والوں (قوم صالح) نے بھی

الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ۝ وَآتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا

پیغمبروں کو جھٹلایا اور باوجودیکہ ہمنے انہیں اپنی نشانیاں دیں اس پر بھی وہ لوگ ان سے روگردانی کرتے رہے

ع متوسم کے اصل معنے تفرس اور جلد سمجھنے کے ہیں مگر ہمنے محاورہ کے موافق ترجمہ کیا ہے اور مقصود یہ ہے کہ جو عقل اور سمجھ سے غور اور تامل کیا کرتے ہیں والے اور جنکو عبرت و نصیحت حاصل کرنے والے کہتے ہیں قدرت خدا کی نشانیاں ہیں اور اسکی تفسیر میں جناب امیر سے روایت ہے کہ اصل متوسم حضرت آل تھے اور پھر حسن و حسین اور بعد ازاں معصوم متوسم ہیں اور اسی وجہ سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب امام عصر ظہور کرینگے تو ہر شخص کو اس علامت کی وجہ سے جو خدا نے مقرر کی ہے پہچان لیں گے کہ کیسا ہے یا ۱۳ ع ایکہ کے معنے بن کے ہیں۔ یہ لوگ بن میں رہتے تھے اور انکی بستی کے قریب ایک بہت بڑا بن تھا اس وجہ سے بن والے بھی کہلاتے ہیں ان کی ہدایت پر حضرت شعیب ہدایت کے لئے بھیجے گئے تھے انکی تفصیل سورہ اعراف میں گزر چکی ہے ۱۳ ع قوم شعیب کی بستی مدین اور قوم لوط کی بستیاں سدوم وغیرہ سب آس ہی پاس عرب سے شام کو جاتے ہوئے راہ میں اب بھی دکھائی دیتی ہیں۔ اگرچہ وہ تباہ ہو گئی ہیں مگر نشانات باقی ہیں ۱۳ ع حجر اس بستی کا نام ہے جس میں حضرت صالح کی قوم ثمود رہتی تھی یہ مدینہ و شام کے درمیان واقع ہے۔ ان کا قصہ بھی سورہ ہود میں تفصیل مذکور ہو چکا ہے ۱۳

مُعْرِضِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا

اور بہت دل جمعی سے پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے رہے۔ آخر

اٰمِنِيْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ فَمَآ

ان کو صبح ہوتے ہوتے ایک بڑی (زوروں کی) چنگھاڑنے لے ڈالا پھر جو کچھ

اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَا خَلَقْنَا

وہ اپنی حفاظت کی تدبیریں کیا کرتے تھے (عذاب خدا سے بچانے میں) کچھ بھی کام نہ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَاِنَّ

آئیں اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے حکمت و مصلحت سے پیدا کیا ہے اور قیامت تو یقیناً

السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ رَبَّكَ

ضرور آنیوالی ہے تو تم اے رسول ان کافروں سے شائستہ عنوان کے ساتھ درگزر کرو۔ کچھ شک نہیں کہ

هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ

تمہارا پروردگار بڑا پیدا کرنے والا (اور) بڑا دانا و بینا ہے اور ہم نے تم کو سبع مثانی[1] (سورہ حمد) اور قرآن

وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا

عظیم عطا کیا ہے اور ہم نے جو ان کفار میں کچھ لوگوں کو دنیا کی مال و دولت سے نہال کر دیا ہے تم اس کی طرف ہرگز

بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ

نظر بھی نہ اٹھانا اور ان کی بیدینی پر کچھ افسوس نہ کرنا اور ایمانداروں سے (اگرچہ غریب ہیں) جھک کر ملا کرو[2] اور کہہ

جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۹﴾

دو کہ میں تو (عذاب خدا سے) اعلانیہ طور سے ڈرانے والا ہوں (اے رسول ہم ان کفار پر اسی طرح عذاب نازل کریں گے جس طرح

كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ الَّذِيْنَ جَعَلُوا

ہم نے ان لوگوں پر نازل کیا جنہوں نے قرآن کو بانٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ (بعض کو مانا اور بعض کو نہیں)[3]

الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۲﴾

تو اے رسول تمہارے ہی پروردگار کی (اپنی) قسم کہ ہم ان سے جو کچھ یہ دنیا میں کیا کرتے تھے (بہت سختی سے) ضرور

---

[1] سبع مثانی سورہ حمد کا نام ہے۔ سبع اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کی بسم اللہ سمیت سات آیتیں ہیں اور مثانی اس وجہ سے کہ دو مرتبہ ایک مرتبہ مکہ معظمہ اور ایک دفعہ مدینہ میں نازل ہوا یا اس وجہ سے کہ ہر نماز میں دو مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ سورہ حمد کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ خدا نے اسے قرآن کے مقابل قرار دیا ہے اور بعض کا قول ہے کہ سبع مثانی سے قرآن کے سات بڑے بڑے سورہ مراد ہیں یعنی بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، انعام، اعراف، انفال و التوبہ۔ واللہ اعلم۔

[2] خفض جناح کے معنی تواضع و ملاطفت کے ہیں لفظی ترجمہ ٹھیک نہیں ہو سکتا اس لئے محاورہ کے موافق ترجمہ کیا ہے۔

[3] ان سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں قرآن کے مطالب کو جو ان کی کتاب کے مطابق ہوتے مانتے تھے اور جو مخالف تھے انہیں نہیں مانتے تھے۔

عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ

باز پرس کریں گے پس جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اسے واضح کرکے سنا دو اور مشرکین کی طرف سے منہ پھیر لو جو لوگ

عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿٩٤﴾ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ﴿٩٥﴾

تمہاری ہنسی اڑاتے ہیں اور خدا کے ساتھ دوسرے پروردگار کو شریک ٹھہراتے ہیں ہم تمہاری

الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۚ فَسَوْفَ

طرف سے انکے لئے کافی ہیں تو عنقریب ہی انہیں معلوم ہو جائے گا تم

يَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ

جو ان (کفار و منافقین) کی باتوں سے دل تنگ ہوتے ہو ہم اس کو

بِمَا يَقُولُونَ ﴿٩٧﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ

ضرور جانتے ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی حمد (و ثنا) سے اسکی تسبیح کرو اور (اسکی

السَّاجِدِينَ ﴿٩٨﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ﴿٩٩﴾

بارگاہ میں) سجدہ کرنیوالوں میں ہو جاؤ اور جب تک تمہارے پاس موت آئے اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو

(۱۶) سُورَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ (۷۰)

آیاتها ۱۲۸ رکوعاتها ۱۶

سورہ نحل مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو اٹھائیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا

(اے کفار مکہ) خدا کا حکم (قیامت گویا) آپہنچا تو (اے کافرو بیفائدہ) تم اسکی جلدی نہ مچاؤ جس چیز کو یہ

يُشْرِكُونَ ﴿١﴾ يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ

لوگ شریک قرار دیتے ہیں اس سے وہ خدا پاک پاکیزہ اور برتر ہے وہی اپنے حکم سے اپنے بندوں میں

مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنذِرُوا أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ

سے جس کے پاس چاہتا ہے وحی دیکر فرشتوں کو بھیجتا ہے کہ لوگوں کو اس بات سے آگاہ کردو کہ میرے سوا

ا؎ حضرت رسول جب شروع شروع دعوت اسلام دینے لگے تو کفار اس سے بہت ہنسی اڑاتے جب حضرت نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی ان لوگوں نے کہا ہم فقط انتظار کرتے ہیں اگر تم باز آتے تو خیر ورنہ تم کو قتل کر ڈالیں گے حضرت نے اسی سبب اپنا دروازہ بند کر لیا اور غمگین گھر میں بیٹھ گئے خدا نے اس کا عوض یہ کیا کہ انہی لوگوں کو عذاب میں مبتلا کرکے ہلاک کیا اور یوں حضرت کی کفایت کی یہ لوگ اگرچہ بہت سے تھے مگر یہاں فساد پانچ آدمی تھے ولید بن مغیرہ اسکے پاؤں میں رستہ چلتے تیر کی پیکان لگی اور اس سے اس قدر خون جاری ہوا کہ اسی سے مر گیا، عاص بن وائل کے پاؤں کو کانٹا لگا ورم ہو کر مر گیا، اسود بن مطلب اندھا ہو کر مر گیا، اسود بن عبد یغوث جلندر سے ہلاک ہوا، حارث بن طلاطلہ کی ناک سے پیپ جاری ہوئی اور مر گیا۔ ۲؎ اس سورہ میں خدا نے قیامت کا قریب ہونا، انسان کی فطرت خدا کی مختلف قدرتیں اور اس کے احسانات، کفار کی جہالت پر پرہیزگاروں کی ... کی فضیلت ... کی تقسیم قیامت ... حکم ... سے دل تنگ نہ ہو وغیرہ ذکر فرمایا ہے ۱۰-۱۲-۱۳-۱۴

إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ

کوئی معبود نہیں تو مجھی سے ڈرتے رہو اسی نے سارے آسمان اور زمین مصلحت و حکمت

بِالْحَقِّ ۚ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ

سے پیدا کئے تو یہ لوگ جسکو اسکا شریک بناتے ہیں اس سے وہ (کہیں) برتر ہے اُسنے

مِنْ نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ۝ وَالْأَنْعَامَ

انسان کو نطفے سے پیدا کیا پھر وہ یکایک (اُسی سے) کھلم کھلا جھگڑنے والا ہوگیا اُسی نے چارپایوں کو

خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا

بھی پیدا کیا کہ تمہارے لئے اُن (کی کھال اور اُون) سے جڑاول (کا سامان) ہے اسکے

تَأْكُلُونَ ۝ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَ

علاوہ اور بھی فائدے ہیں اور انہیں میں سے بعض کو تم کھاتے ہو اور جب تم انہیں شام کو چراگاہ سے لاتے ہو اور جب صبح

حِينَ تَسْرَحُونَ ۝ وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلٰى بَلَدٍ

ہی سویرے چراگاہ پر لیجاتے ہو تو ان کی وجہ سے تمہاری رونق بھی ہے اور جن شہروں تک تم بغیر سخت جان کھپی

لَّمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ ۚ إِنَّ رَبَّكُمْ

کے پہونچ نہ سکتے تھے وہاں تک یہ چوپائے تمہارے بوجھے بھی اٹھائے لئے پھرتے ہیں اسمیں

لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَ

شک نہیں کہ تمہارا پروردگار بڑا شفیق مہربان ہے اور (اُسی نے) گھوڑوں خچروں اور گدھوں کو (پیدا کیا)

الْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا

تاکہ تم ان پر سوار ہو اور (انہیں) زینت (بھی) ہے (اسکے علاوہ) اور چیزیں بھی پیدا

تَعْلَمُونَ ۝ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَ

کرے گا جن کو تم نہیں جانتے ہو اور خشک و تر ہیں) سیدھی راہ

مِنْهَا جَائِرٌ ۚ وَلَوْ شَاءَ لَهَدٰىكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ ع

(کی ہدایت) تو خدا ہی کے ذمے ہے اور بعض رستے ٹیڑھے ہیں اور اگر خدا

ل مطلب یہ ہے کہ ایک راستہ تو سیدھا ہے جو اسلام اور دین حق ہے اس کی ہدایت خدا کے ذمے ہے۔ باقی رستے یا تو بالکل ٹیڑھے ہیں جیسے کفر کے رستے یا کچھ ٹیڑھے ہیں جیسے مذہب حق کے علاوہ اور مذاہب۔

خدا کی قدرتیں اور احسانات

هُوَ الَّذِيٓ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمۡ مِّنۡهُ شَرَابٌ
چاہتا تو تم سب کو منزل مقصود تک پہنچا دیتا وہ وہی (خدا) ہے جسنے آسمان سے پانی برسایا
وَّمِنۡهُ شَجَرٌ فِيۡهِ تُسِيۡمُوۡنَ ۝ ١٠ يُنۡۢبِتُ لَكُمۡ بِهِ
جسمیں سے تم پیتے ہو اور اس سے درخت شاداب ہوتے ہیں جنہیں تم اپنے مویشیوں کو چراتے
الزَّرۡعَ وَالزَّيۡتُوۡنَ وَالنَّخِيۡلَ وَالۡاَعۡنَابَ وَمِنۡ
ہو اسی پانی سے تمہارے واسطے کھیتی اور زیتون اور خرمے اور انگور
كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ
اگاتا ہے اور ہر طرح کے پھل (پیدا کرتا ہے) اس میں شک نہیں کہ
يَّتَفَكَّرُوۡنَ ۝ ١١ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمۡسَ
اسمیں غور کرنیوالوں کے واسطے (قدرت خدا کی) بہت بڑی نشانی ہے اسی نے تمہارے واسطے رات
وَالۡقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوۡمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمۡرِهٖ ؕ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ
کو اور دن کو اور سورج اور چاند کو تمہارا تابع بنا دیا ہے اور ستارے بھی اسی کے حکم سے تمہارے فرمانبردار ہیں کچھ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ۝ ١٢ وَمَا ذَرَاَ لَكُمۡ فِي الۡاَرۡضِ
شک ہی نہیں کہ اسمیں سمجھدار لوگوں کے واسطے یقیناً (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور جو طرح
مُخۡتَلِفًا اَلۡوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ
طرح کے رنگوں کی چیزیں اسنے زمین میں تمہارے نفع کے واسطے پیدا کیں کچھ شک نہیں
يَّذَّكَّرُوۡنَ ۝ ١٣ وَهُوَ الَّذِيۡ سَخَّرَ الۡبَحۡرَ لِتَاۡكُلُوۡا مِنۡهُ
کہ اسمیں بھی عبرت و نصیحت حاصل کرنے والوں کے واسطے (قدرت خدا کی) بہت بڑی نشانی ہے اور وہی
لَحۡمًا طَرِيًّا وَّتَسۡتَخۡرِجُوۡا مِنۡهُ حِلۡيَةً تَلۡبَسُوۡنَهَا ۚ وَ
وہ خدا ہے جسنے دریا کو بھی تمہارے قبضہ میں کر دیا تاکہ تم اسمیں سے (مچھلیوں کا) تازہ تازہ گوشت کھاؤ
تَرَى الۡفُلۡكَ مَوَاخِرَ فِيۡهِ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَ
اور اسمیں سے زیور کی چیزیں (موتی وغیرہ) نکالو جن کو تم پہنا کرتے ہو اور تو کشتیوں کو

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٤﴾ وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ

دیکھتا ہے کہ (اسی) مد فرقت ہیں اور دریا میں (پانی کو) چیرتی پھاڑتی آتی جاتی ہیں اور دنیا کو تمہارے تابع اس لئے کر

أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥﴾

دیا کہ تم لوگ اسکے فضل (نفع تجارت) کی تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو اور اسی نے زمین پر بھاری بھاری پہاڑوں کو

وَعَلَامَاتٍ ۚ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ﴿١٦﴾ أَفَمَنْ يَخْلُقُ

گاڑ دیا تاکہ (ایسا نہ ہو) زمین تمہیں لیکر کہیں جھک جائے اور تمہارے قدم ڈگمگائیں اور اسی نے ندیاں اور راستے بنا دیئے تاکہ تم (اپنی

كَمَنْ لَا يَخْلُقُ ۗ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿١٧﴾ وَإِنْ تَعُدُّوا

اپنی منزل مقصود تک) پہنچو اسکے علاوہ راستوں میں اور بہت سی نشانیاں پیدا کیں اور بہت سے لوگ ستاروں سے بھی (راہ معلوم کرتے)

نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٨﴾

ہیں تو کیا جو (خدا اتنے مخلوقات کو) پیدا کرتا ہے (ان) جو کسی کے برابر ہو سکتا ہے جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے تو کیا تم (اتنی بات)

وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿١٩﴾ وَ

بھی نہیں سمجھتے اور اگر تم خدا کی نعمتوں کو گننا چاہو تو ان کو شمار نہ کر سکو بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے کہ تمہاری

الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ

نافرمانی پر بھی نعمت دیتا ہے اور جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو (غرض) خدا سب جانتا ہے اور یہ کفار خدا

شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۖ

کو چھوڑ کر جن لوگوں کو حاجت کے وقت پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود دوسروں کے بنائے ہوئے مردے

وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿٢١﴾ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ

بےجان ہیں اور انہیں بھی خبر نہیں کہ قیامت کی (وہ) کب اٹھائے جائیں گے (پھر کیا کام آئیں گے)

وَاحِدٌ ۚ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ

تمہارا پروردگار یکتا ہے خدا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

قُلُوبُهُمْ مُنْكِرَةٌ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ﴿٢٢﴾

ان کے دل ہی (اس وضع کے ہیں کہ ہر بات کا) انکار کرتے ہیں اور وہ بڑے مغرور

خدا کی نعمتوں کا شمار نہیں ہو سکتا

بعث کا انکار کرنے والوں کی مذمت

لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ

ہیں یہ لوگ جو کچھ چھپا کر کرتے ہیں اور جو کچھ ظاہر بظاہر کرتے ہیں (غرض سب کچھ)

إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ۝٢٣ وَإِذَا قِيلَ لَهُم

خدا ضرور جانتا ہے ہرگز تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ

مَّاذَا أَنزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝٢٤ لِيَحْمِلُوا

تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ (وہ کچھ بھی نہیں بس) اگلوں کے قصے ہیں

أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ

(انکو بکنے دو) تاکہ قیامت کے دن اپنے (گناہوں کے) پورے بوجھ اور جن لوگوں کو یہ بے سمجھے بوجھے

يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ۝٢٥ قَدْ

گمراہ کیا ہے انکے گناہوں کا بوجھ بھی ان ہی کو اٹھانا پڑیگا سن رکھو کہ یہ لوگ کیسا برا بوجھ اپنے اوپر

مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُم مِّنَ

لادے چلے جا رہے ہیں بیشک جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی مکاریاں کی تھیں تو خدا کا حکم ان کے

الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِن فَوْقِهِمْ وَ

خیالات کی عمارت کی جڑ بنیاد کی طرف سے آپہنچا (بس پھر کیا تھا) اس خیالی عمارت کی چھت ان پر انکے

أَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝٢٦ ثُمَّ يَوْمَ

اوپر سے دھم سے گر پڑی (اور سب خیالات ہوا ہو گئے) اور جدھر سے انہیں خبر نہ تھی عذاب آپہنچا اسکی انکو

الْقِيَامَةِ يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ

ہمت نہ تھی (پھر اسی پر اکتفا نہیں) اسکے بعد قیامت کے دن خدا ان کو رسوا کریگا اور فرمائیگا کہ (اب) بتاؤ جن کو تم نے

كُنتُمْ تُشَاقُّونَ فِيهِمْ ۚ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ

میرا شریک بنا رکھا تھا اور جنکے بارے میں تم (ایمانداروں سے) جھگڑتے تھے کہاں ہیں (وہ تو کچھ جواب دینگے نہیں مگر) جن لوگوں

إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوءَ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝٢٧

(خدا کی طرف سے) علم دیا گیا ہے کہیں گے کہ آج کے دن رسوائی اور خرابی (سب کچھ) کافروں ہی پر ہے یہ وہ لوگ

ل [illegible] معلوم ہوا کہ جس شخص نے دنیا میں پہلے پہل [illegible] اور لوگوں کو گمراہ کیا یا جو لوگ [illegible] ساتھ لوگوں کو بھی تباہ کرتے ہیں ان پر اپنے گناہ کے علاوہ ان لوگوں کے گناہ بھی ہونگے جو انکے پیرو ہیں اسی وجہ سے امام جعفر صادق فرماتے تھے کہ بدعت کرنے والوں کے پاس بھی نہ بیٹھو کہ صحبت کا برا اثر ہوتا ہے ۱۲

ل یہ ترجمہ قرآن کے ظاہری الفاظ کے اعتبار سے ہے مگر بعض تفاسیر میں ہے کہ [illegible] نمرود کا محل مراد ہے جو آسمان کے حالات دریافت کرنے کے واسطے بابل میں بنایا تھا اور پانچ ہزار ہاتھ اونچا تھا پھر آخر [illegible] زمین میں ہوا ہو گیا ۱۲

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ فَاَلْقَوُا

ہیں کہ جب فرشتے ان کی روح قبض کرنے لگتے ہیں (اور یہ) لوگ کفر کر کے آپ اپنے اوپر ستم

السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ

ڈھا رہے ہیں تو اطاعت پر آمادہ نظر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے خیال میں کوئی

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۲۸ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ

برائی نہیں کرتے تھے (تو فرشتے کہتے ہیں) ہاں جو کچھ تم کیا کرتے تھے خدا اس سے خوب اچھی طرح واقف ہے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝۲۹ وَقِيْلَ

(اچھا تو لو) جہنم کے دروازوں میں جا داخل ہو اور اس میں ہمیشہ رہو گے غرض تکبر کرنے والوں کا بھی کیا برا ٹھکانا ہے

لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْا خَيْرًا لِلَّذِيْنَ

جب پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے تو بول اٹھتے ہیں کہ سب سے

اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ

اچھا جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لیے اس دنیا میں (بھی) بھلائی (ہی بھلائی) ہے اور آخرت کا

وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝۳۰ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا

گھر تو (ان کے لیے) اچھا ہی ہے اور پرہیزگاروں کا بھی (آخرت کا) گھر کیسا عمدہ ہے سدا بہار

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ

(ہرے بھرے) باغ ہیں جن میں (بے تکلف) جا پہنچیں گے ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور یہ لوگ جو

كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝۳۱ الَّذِيْنَ

چاہیں گے ان کے لیے میسر ہے یوں خدا پرہیزگاروں کو ان کے کئے کی جزا عطا فرماتا ہے (یہ) وہ لوگ ہیں جن کی

تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ

روحیں فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ (نجاست کفر سے) پاک و پاکیزہ ہوتے ہیں تو فرشتے ان سے (نہایت

عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۳۲

پیار سے) کہتے ہیں سلام علیکم جو نیکیاں تم دنیا میں کرتے تھے ان کے صلے میں جنت میں (بے تکلف) چلے جاؤ (اے رسول کیا

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ

یہ (اہلِ مکہ) اسی بات کے منتظر ہیں کہ انکے پاس فرشتے (روح قبض کرنے کو) آ جائیں یا (انکے ہلاک کرنیکا) تمہارے پروردگار کا

أَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ وَمَا

عذاب ہی آ پہنچے جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں وہ ایسی ہی باتیں کر چکے ہیں اور خدا نے ان پر (ذرا بھی) ظلم نہیں کیا بلکہ وہ لوگ

ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوٓا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۳۳﴾

خود (کفر کی وجہ سے) اپنے اوپر آپ ظلم کرتے رہے پھر جو جو کرتوتیں ان کی تھیں ان کی سزائیں برے نتیجے

فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهٖ

ان کو ملے اور جس (عذاب) کی وہ ہنسی (اڑایا) کرتے تھے اس نے انہیں (چاروں طرف سے) آ گھیرا

يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۳۴﴾ وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ

اور مشرکین کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم ہی اس کے

مَا عَبَدْنَا مِنْ دُونِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَحْنُ وَلَآ آبَآؤُنَا

سوا کسی اور چیز کی عبادت کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا

وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُونِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۚ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ

اور نہ ہم بغیر اس (کی مرضی) کے کسی چیز کو حرام کر بیٹھے جو لوگ ان سے

مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِينُ ﴿۳۵﴾

پہلے ہو گزرے ہیں وہ بھی ایسے (حیلہ حوالہ کی) باتیں کر چکے ہیں تو کیا کریں (پیغمبروں پر تو انکے

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

سوا احکام کو صاف صاف پہنچا دینے کے اور کچھ بھی نہیں اور ہمنے ہر جماعت میں ایک (نہ ایک) رسول اس بات کیلئے ضرور بھیجا

وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللّٰهُ

کہ لوگو خدا کی عبادت کرو اور بتوں (کی عبادت) سے بچے رہو غرض ان میں سے بعض کی تو خدا

وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي

نے ہدایت کی اور بعض (کے سر) پر گمراہی سوار ہو گئی تو ذرا تم لوگ روئے زمین پر چل پھر کر

الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٦﴾

دیکھو تو کہ (ہم نے پیغمبران خدا کے) جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا (اے رسول) اگر تم کو ان لوگوں کے

إِنْ تَحْرِصْ عَلَىٰ هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ

راہ راست پر لانے کی ہوس ہے تو بے فائدہ ہے کیونکہ خدا تو ہرگز اس شخص کی ہدایت نہیں کریگا جسکو ان ہی کی (شامت)

يُضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ﴿٣٧﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ

سے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور نہ انکا کوئی مددگار ہے کہ عذاب سے بچالے اور کفار خدا کی سخت سخت قسمیں کھاتے ہیں

جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ بَلَىٰ وَعْدًا

کہ جو شخص مر جاتا ہے خدا اسکو دوبارہ زندہ نہیں کریگا اے رسول تم کہدو کہ ہاں ضرور ایسا کریگا اسپر اسنے وعدہ کی وفا لازمی

عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٨﴾ لِيُبَيِّنَ

ضروری ہے مگر بہتیرے آدمی نہیں جانتے ہیں اور دوبارہ زندہ کرنا اسلئے ضروری ہے کہ جن باتوں پر یہ لوگ جھگڑا کرتے

لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا

ہیں انھیں ان کے سامنے صاف واضح کر دے گا اور تاکہ کفار یہ سمجھ لیں کہ یہ لوگ (دنیا میں) جھوٹے

أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ ﴿٣٩﴾ إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ

تھے جب ہم کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہمارا کہنا اسکے لئے بس اتنا ہی ہوتا ہے کہ ہم کہدیتے

أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٤٠﴾ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا

ہیں کہ ہو جا بس فوراً ہو جاتی ہے (تو پھر مُردوں کا جلانا بھی کوئی بات ہے) اور جن لوگوں نے (کفار کے) ظلم پر ظلم سہنے کے بعد

فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا

خدا کی خوشی کیلئے گھر بار چھوڑا (ہجرت کی) ہم انکو ضرور دنیا میں بھی اچھی جگہ ٹھکانا دینگے اور آخرت کی جزا

حَسَنَةً ۖ وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾

تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے کاش یہ لوگ جنھوں نے (خدا کی راہ میں سختیوں پر) صبر کیا اور

الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٤٢﴾

اپنے پروردگار ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں (آخرت کا ثواب جانتے ہوتے) اور (اے رسول) تم

ع ۵

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ

سے پہلے آدمیوں ہی کو پیغمبر بنا بنا کر بھیجا کیے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے تو تم اہل ذکر سے

فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٤٣

کہ اگر تم خود نہیں جانتے ہو تو اہل لے ذکر (عالموں سے) پوچھو اور ان پیغمبروں کو بھیجا بھی تو روشن دلیلوں اور کتابوں

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ

کے ساتھ اور تمہارے پاس قرآن نازل کیا ہے تاکہ جو احکام لوگوں کے لیے نازل کیے گئے ہیں

لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝٤٤

تم ان سے صاف صاف بیان کر دو تاکہ وہ لوگ خود سے کچھ غور و فکر کریں تو کیا جو لوگ بڑی

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّـيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ

بڑی مکاریاں (شرک وغیرہ) کرتے تھے انکو اس بات کا اطمینان ہو گیا ہے اور مطلق خوف نہیں کہ خدا

اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ

انھیں زمین میں دھنسا دے یا ایسی طرف سے ان پر عذاب آپہنچے کہ اس کی ان کو خبر بھی

لَا يَشْعُرُوْنَ ۝٤٥ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ

نہ ہو یا ان کے چلتے پھرتے (خدا کا عذاب) انھیں گرفتار کر لے تو وہ لوگ اسے

بِمُعْجِزِيْنَ ۝٤٦ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰي تَخَوُّفٍ ۭ فَاِنَّ رَبَّكُمْ

زیر نہیں کر سکتے یا وہ عذاب سے ڈرتے ہوں تو (اسی حالت میں) دھر پکڑ کرے اس میں

لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝٤٧ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ

تو شک نہیں کہ تمہارا پروردگار بڑا شفیق رحم والا ہے کیا ان لوگوں نے خدا کی مخلوقات میں سے کوئی ایسی

شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَاۗىِٕلِ سُجَّدًا

چیز نہیں دیکھی جس کا سایہ (کبھی) داہنی طرف اور کبھی بائیں طرف

لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۝٤٨ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

پلٹا کرتا ہے کہ گویا خدا کے سامنے سر بسجود ہیں اور سب اطاعت کا اظہار کرتے ہیں جتنی چیزیں (چاند سورج

لے قرآن میں جا بجا خدا نے لفظ ذکر سے حضرت رسول کو مراد لیا ہے چنانچہ ایک جگہ فرمایا ہے۔ قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یتلوا علیکم آیات اللہ اور اس آیت میں ذکر سے حضرت رسول مراد ہیں تو اہل ذکر سے حضرت کے اہلبیت ائمہ معصومین مراد ہوئے اسی بنا پر جابر بن عمار جعفی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے اس آیت کی تلاوت کی اور فرمایا ہم اہل ذکر ہیں دیکھو اصول [illegible] اور ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ [illegible] کرتے ہیں مگر منافق کے منافق ہیں [illegible] کو [illegible] ہوا آپ نے فرمایا اس [illegible] ہے اس کا امام وہ شخص ہے جس کو خدا نے اپنی کتاب میں فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون سے ذکر فرمایا ہے دیکھو تفسیر در منثور جلد ۴ صفحہ ۱۱۹ مطبوعہ مصر اور اس روایت کو ابن مردویہ نے بھی انس بن مالک کی سند سے بیان کیا ہے۔ ۱۲۔۱۳۰۱۳۰

وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا

(وغیرہ) آسمانوں میں ہیں اور جتنے جانور زمین میں ہیں سب خدا ہی کے آگے سجدہ کرتے ہیں اور فرشتے (تو) سبھی ہیں (اور وہ حکم

يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝٤٩ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَ

خدا سے سرکشی نہیں کرتے اور اپنے پروردگار سے جو ان سے (کہیں) برتر و اعلیٰ ہے ڈرتے

يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝٥٠ (السجدة) وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ

ہیں اور جو حکم دیا جاتا ہے فوراً بجا لاتے ہیں ۱؎ اور خدا نے فرمایا تھا کہ دو دو معبود نہ بناؤ

اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝٥١

معبود تو بس وہی یکتا خدا ہے تو صرف مجھی سے ڈرتے رہو۔

وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے غرض سب کچھ اسی کا ہے اور خالص فرمانبرداری ہمیشہ اسی کی

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ۝٥٢ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ

لازم ہے تو کیا تم خدا کے سوا کسی اور سے بھی ڈرتے ہو اور جتنی نعمتیں تمہارے ساتھ ہیں سب خدا ہی کی طرف سے

ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـَٔـرُوْنَ ۝٥٣ ثُمَّ اِذَا

ہیں پھر جب تم کو تکلیف چھو بھی گئی تو تم اسی کے آگے فریاد کرنے لگتے ہو پھر جب وہ تم سے تکلیف کو

كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝٥٤

دور کر دیتا ہے تو بس فوراً تم میں سے کچھ لوگ اپنے پروردگار کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٥٥

تاکہ جو نعمتیں ہم نے انکو دی ہیں ان کی ناشکری کریں تو خیر دنیا میں چند روز چین کر لو پھر تو عنقریب

وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۭ

تمہیں معلوم ہو جائے گا اور ہمنے جو روزی انکو دی ہے اس میں سے یہ لوگ ان بتوں کا حصہ بھی قرار دیتے ہیں جنکی حقیقت تک نہیں

تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔــلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ۝٥٦ وَيَجْعَلُوْنَ

جانتے تو خدا کی (اپنی) قسم جو افترا پردازیاں تم کرتے تھے (قیامت میں) انکی بازپرس تم سے ضرور کیجائے گی اور

فرشتوں کی عبادات

توحید کا حکم

۱؎ حضرت رسول (خدا) فرماتے ہیں کہ ساتوں آسمان پر کچھ فرشتے خدا نے ایسے پیدا کئے ہیں کہ وہ جب پیدا ہوئے ہیں برابر سجدہ میں ہیں اور خوف خدا سے ان کے بدن کانپتے ہیں آنسو آنکھوں سے جاری ہیں۔ جب قیامت آئے گی تو سر اٹھائیں گے اور عرض کریں گے خدایا ہم تیری عبادت کا حق تھا وہ ہم سے (ادا نہ ہوا)

لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ۝۵۷ وَاِذَا

یہ لوگ خدا کے لئے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں (سبحان اللہ وہ اس سے پاک ہے) اور اپنے لئے (بیٹے) جو مرغوب (دلپسند) ہیں

بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ

جب ان میں سے کسی کو ایک لڑکی کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو رنج کے مارے اسکا منہ کالا ہو جاتا ہے اور

كَظِيْمٌ ۝۵۸ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ

وہ زہر کا سا گھونٹ پی کر رہ جاتا ہے (بیٹی کی) عار سے جس کی اسکو خوشخبری دی گئی ہے اپنی قوم کے لوگوں سے چھپا

بِهٖ ۭ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰي هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ۭ اَلَا

چھپا پھرتا ہے (اور سوچتا رہتا ہے) کہ آیا اسکو ذلت اٹھا کے زندہ رہنے دے یا (زندہ ہی) اسکو زمین میں گاڑ

سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝۵۹ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

دے دیکھو تو یہ لوگ کس قدر برا حکم لگاتے ہیں[1] بری (بری) باتیں تو انہیں لوگوں کے لیے زیادہ مناسب ہیں

مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۶۰

جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور خدا کی شان کے لائق تو اعلیٰ صفتیں ہیں (اور وہ بیت الوہی) تو غالب (اور) حکیم ہے

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا

اور اگر (کہیں) خدا اپنے بندوں کی نافرمانیوں کی گرفت کرتا تو روئے زمین پر کسی ایک جاندار کو باقی

مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا

نہ چھوڑتا مگر وہ تو ایک مقرر وقت تک ان سب کو مہلت دیتا ہے پھر جب

جَاۗءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝۶۱

انکا (وہ) وقت آ پہنچے گا تو نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ

ہیں اور یہ لوگ خود جن باتوں کو پسند نہیں کرتے ان کو خدا کے واسطے قرار دیتے ہیں اور اپنی زبان

اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ۭ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ

سے یہ جھوٹے دعوے بھی ہیں کہ آخرت میں بھی انہیں کے لیے بھلائی ہے (بھلائی) تو نہیں مگر ہاں

ع ۷

[1] معلوم ہے کہ جب خود انسان کی بیٹی کے پیدا ہونے کے وقت یہ حالت ہوتی ہے تو فرشتوں کو کیوں خدا کی بیٹیاں بناتے ہیں - ۳۰۴۳۰

مُّفْرَطُونَ ۝ تَاللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ

انکے لئے جہنم کی آگ تیار ہے اور یہی لوگ سب سے پہلے اس میں جھونکے جائینگے اے رسول خدا کی (اپنی) قسم تم سے پہلے

فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَٰنُ أَعْمَٰلَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ

امتوں کے پاس بہتیرے پیغمبر بھیجے تو شیطان نے انکی کارستانیوں کو عمدہ کر دکھایا تو وہی (شیطان) آج بھی

الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ

ان لوگوں کا سرپرست بنا ہوا ہے حالانکہ انکے واسطے دردناک عذاب ہے اور ہم نے تم پر کتاب (قرآن) تو

الْكِتَٰبَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ ۙ وَ

اسی لئے نازل کی تاکہ جن باتوں میں یہ لوگ باہم جھگڑا کئے ہیں ان کو تم صاف صاف بیان کردو اور (علاوہ ازیں)

هُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ وَاللَّهُ أَنزَلَ مِنَ

یہ کتاب ایمانداروں کے لئے تو (از سرتاپا) ہدایت اور رحمت ہے اور خدا ہی نے آسمان

السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ

سے پانی برسایا تو اس کے ذریعہ سے زمین کو مردہ (پڑتی) ہونے کے بعد زندہ (شاداب) کیا کچھ شک

فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ۝ وَإِنَّ لَكُمْ فِي

نہیں کہ اس میں جو لوگ سنتے ہیں انکے واسطے (قدرت خدا کی) بہت بڑی نشانی ہے اور اس میں شک نہیں کہ

الْأَنْعَٰمِ لَعِبْرَةً ۖ نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ

چارپایوں میں بھی تمہارے لیے عبرت (کی بات) ہے کہ انکے پیٹ میں خاک بلا گوبر اور خون (جو کچھ بھرا ہے)

فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّٰرِبِينَ ۝ وَمِن

اس میں سے ہم تم کو خالص دودھ ۱؎ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے خوشگوار ہے اور اسی

ثَمَرَٰتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَٰبِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا

طرح خرمے اور انگور کے پھل سے (ہم تم کو شیرہ پلاتے ہیں) جس کی (کبھی) تو تم شراب بنا لیا کرتے

وَرِزْقًا حَسَنًا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝

ہو اور کبھی اچھی روزی (سرکہ وغیرہ) اس میں شک نہیں کہ اس میں بھی سمجھدار لوگوں کے لئے (قدرت خدا کی) بڑی نشانی ہے

۱؎ یہ بھی خدا ہی کی قدرت ہے کہ جانور کے پیٹ سے جس میں خدا جانے کیا الابلا بھری ہے کہ خون کو ایسی لطیف چیز بنا دیتا ہے سبحان اللہ۔

[illegible]

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ
اور (اے رسول) تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ تو پہاڑوں اور درختوں
بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۝٦٨ ثُمَّ كُلِىْ مِنْ
اور لوگ جو اونچی اونچی ٹٹیاں (اور مکانات پاٹ کر) بناتے ہیں ان میں اپنے چھتّے بنا پھر ہر طرح کے
كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِىْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ
پھلوں (کے بور سے) (ان کا عرق) چوس پھر اپنے پروردگار کی راہوں میں تابعداری کے ساتھ چلی جا
مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ
مکھیوں کے پیٹ سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے (شہد) جسکے مختلف رنگ ہوتے ہیں اس میں لوگوں
لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝٦٩
کی بیماریوں کی شفا بھی ہے اس میں شک نہیں کہ اس میں غور و فکر کرنیوالوں کیواسطے (قدرت کی) بہت
وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۛؕ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى
بڑی نشانی ہے اور خدا ہی نے تمکو پیدا کیا پھر وہی تمکو دنیا سے اٹھاتا ہے اور تم میں بعض ایسے بھی ہیں جو نہایت خراب
اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَىْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ
زندگی (سخت بڑھاپے) کی طرف لوٹا دیئے جاتے ہیں کہ بہت کچھ جاننے کے بعد ایسے ہو جاتے ہیں کہ کچھ بھی نہیں جان
عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝٧٠ وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى
سکتے بیشک خدا (سب کچھ) جانتا اور (ہر طرح کی) قدرت رکھتا ہے اور خدا ہی نے تم میں سے بعض کو بعض
بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّىْ
پر رزق (و دولت) میں ترجیح دی ہے پھر جن لوگوں کو روزی زیادہ دی گئی ہے وہ اپنی روزی میں سے اُن
رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ
لوگوں کو جو ان کے دست ملک ہیں (لونڈی غلام وغیرہ) دینے والے نہیں (حالانکہ اس مال میں) وہ سب
سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝٧١ وَاللّٰهُ جَعَلَ
سب (مالک غلام وغیرہ) برابر ہیں تو کیا یہ لوگ خدا کی نعمت کے منکر ہیں اور خدا ہی نے تمہارے

لـہ منجملہ عجائبات قدرت کے شہد
کی مکھی بھی ہے کہ اس میں وہ باتیں
پائی جاتی ہیں جنکو دیکھ کر [illegible]
کی عقل دنگ رہ جاتی ہے [illegible]
کو وہ بالکل ٹھیک مسدس اور تمام
اسکے برابر ہوتے ہیں کہیں سے
کسی خانے میں کمی بیشی نہیں ہوتی
اسی وجہ سے تمام خانے [illegible]
[illegible]

لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ

لیے تمھاری بی بیاں تم ہی میں سے (تمھاری سی آدمی) بنائیں اور اسی نے تمھارے واسطے تمھاری

اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ

بی بیوں سے بیٹے اور پوتے پیدا کیے اور تمھیں پاک و پاکیزہ روزی کھانے

الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ

کو دی تو کیا یہ لوگ بالکل باطل (شیطان بت وغیرہ) ہی پر ایمان رکھتے ہیں اور خدا کی نعمت

هُمْ يَكْفُرُوْنَ ۝ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا

(وحدانیت وغیرہ) سے انکار کرتے ہیں اور خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کی پرستش کرتے ہیں جو

لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

آسمانوں اور زمین میں سے ان کو روزی دینے کا کچھ بھی نہ اختیار رکھتے ہیں اور نہ قدرت

شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ

حاصل کر سکتے ہیں تو تم (دنیا کے لوگوں پر قیاس کر کے خدا کی مثالیں

الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

نہ گڑھو۔ بیشک خدا (سب کچھ) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ایک

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ

مثل خدا نے بیان فرمائی کہ ایک غلام ہے جو دوسرے کی ملک ہے (اور) کچھ بھی اختیار نہیں

عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ

رکھتا اور ایک شخص وہ ہے کہ ہم نے اسے اپنی بارگاہ سے اچھی (خاصی) روزی دے رکھی

يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ

ہے تو وہ اس میں سے چھپا کے دکھلا کے (غرض ہر طرح خدا کی راہ میں) خرچ کرتا ہے کیا یہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

دونوں برابر ہو سکتے ہیں (ہرگز نہیں) الحمد للہ کہ وہ بھی اسکے مقر ہیں مگر انکے بہتیرے (اتنا بھی)

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ
نہیں جانتے اور خدا ایک دوسری مثال بیان فرماتا ہے دو آدمی ہیں کہ ایک ان میں سے بالکل گونگا
عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ
اس پر غلام جو کچھ بھی (بات وغیرہ کی) قدرت نہیں رکھتا اور (اسوگے سے) وہ اپنے مالک کو دوبھر ہو رہا ہے
بِخَيْرٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ
کہ اسکو جدھر بھیجتا ہے (خیر سے) کبھی بھلائی نہیں لاتا کیا ایسا غلام اور وہ شخص جو (لوگوں کو) عدل (و میانہ روی) کا حکم کرتا ہے
عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ۧ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ
اور وہ خود بھی سیدھی راہ پر قائم ہے دونوں (برابر ہو سکتے ہیں (ہرگز نہیں) اور سلئے آسمان و زمین کی
الْاَرْضِ ۭ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ
غیب کی باتیں خدا ہی کے لئے مخصوص ہیں اور قیامت کا واقع ہونا تو ایسا ہے جیسے پلک کا جھپکنا
هُوَ اَقْرَبُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَاللّٰهُ
بلکہ اس سے بھی جلد تر بیشک خدا ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے اور خدا ہی
اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـــًٔا ۙ وَّ
نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا (جب) تم بالکل نا سمجھ تھے اور تم کو
جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ
کان دیئے اور آنکھیں (عطا کیں) دل (عنایت کئے) تاکہ تم شکر کرو
تَشْكُرُوْنَ ۝ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ
کیا ان لوگوں نے پرندوں کی طرف غور نہیں کیا جو آسمان کے نیچے
السَّمَاۗءِ ۭ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
ہوا میں گھرے ہوئے (اڑتے رہتے ہیں) انکو تو بس خدا ہی (گرنے سے) روکتا ہے بیشک اسمیں بھی
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا
(قدرت خدا کی) ایمانداروں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں اور خدا ہی نے تمہارے گھروں کو تمہارا ٹھکانا قرار دیا اور

ع

وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا

اسی نے تمہارے واسطے چوپایوں کی کھالوں سے تمہارے لیے (ہلکے پھلکے ڈیرے) خیمے بنائے

يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَ

جنہیں تم سبک پا کر اپنے سفر اور حضر میں کام میں لاتے ہو اور ان چارپایوں کی اُون اور

اَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝

روؤں اور بالوں سے ایک وقت خاص (قیامت) تک کیلئے تمہارے بہت سے اسباب اور

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ

بکار آمد چیزیں (بنائیں) اور خدا ہی نے تمہارے آرام کے لئے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سائے بنائے

الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ

اسی نے تمہارے چھپ کے بیٹھنے کے واسطے پہاڑوں میں گھر (غار وغیرہ) بنائے اور اسی نے تمہارے لئے

الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُتِمُّ

کپڑے بنائے جو تمہیں (سردی) گرمی سے محفوظ رکھیں اور لوہے کے کرتے جو تمہیں ہتھیاروں کی زد سے

نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا

بچائیں یوں خدا اپنی نعمت تم پر پوری کرتا ہے تاکہ تم اس کی فرمانبرداری کرو اس پر بھی اگر یہ لوگ ایمان

فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ

سے منہ پھیریں تو تمہارا فرض صرف احکام کا صاف صاف پہنچا دینا ہے (بس) یہ لوگ خدا کی نعمتوں کو

اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَ

پہچانتے ہیں پھر دیدہ و دانستہ ان سے مکر جاتے ہیں اور انہیں کے بہتیرے ناشکرے ہیں اور

يَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ

جسدن ہم ہر ایک امت میں سے (اسکے پیغمبر کو) گواہ (بنا کر) قبروں سے اٹھا کھڑا کریں گے پھر تو کافروں

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ وَاِذَا

کو نہ (بات کرنے کی) اجازت دی جائے گی اور نہ انکا عذر ہی سنا جائے گا اور جن لوگوں نے (دنیا میں)

لہ بظاہر اسکی مراد ... اور ان کے اوصیاء ہیں

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا

شرارتیں کی تھیں جب وہ عذاب کو دیکھ لیں گے تو نہ ان کے عذاب ہی میں تخفیف کی

هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝٨٥ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا

جائیگی اور نہ ان کو مہلت ہی دیجائے گی اور جن لوگوں نے دنیا میں خدا کا دوسروں کو شریک ٹھہرایا

رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ

تھا جب اپنے (اُن) شریکوں کو (قیامت میں) دیکھیں گے تو بول اٹھیں گے کہ اے پروردگار

فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝٨٦ وَاَلْقَوْا اِلَى

یہی ہمارے وہ شریک ہیں جنہیں ہم مصیبت کے وقت تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے تو وہ شریک ان کی طرف بات پھینک دینگے کہ تم

اللّٰهِ يَوْمَئِذِ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝٨٧

تو جھوٹے ہو اور اس دن خدا کے سامنے سرنگوں ہو جائینگے اور جو افترا پردازیاں دنیا میں کیا کرتے تھے اُن سے

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ

غائب (غلا) ہو جائینگی جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکا ان کی مفسدہ

عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ۝٨٨ وَيَوْمَ

پردازیوں کی پاداش میں اُن کے لئے ہم عذاب پر عذاب بڑھاتے جائینگے اور (وہ

نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَ

دن یاد کرو) جسدن ہم ہر ایک گروہ لے میں سے انہیں میں کا ایک گواہ ان کے مقابل لا کھڑا

جِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

کرینگے اور (اے رسول) تم کو ان لوگوں پر (ان کے) مقابل گواہ بنا کر لا کھڑا کرینگے اور ہم نے تم پر کتاب

تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝٨٩

(قرآن) نازل کی جس میں ہر چیز کا (شافی) بیان ہے اور مسلمان کے لئے (سراپا) ہدایت اور

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى

رحمت اور خوشخبری ہے۔ اس میں شک نہیں کہ خدا انصاف لے اور لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے اور قرابتداروں

لے اس کی تفصیل دیکھو سورہ بقر شروع پارہ دوم میں صفحہ ٣٣ میں۔ ١٣ لے یہ آیت اس قدر جامع واقع ہے کہ تمام خوبیوں کا حکم اور تمام برائیوں کی ممانعت [illegible] ... اس سے بہتر نہیں ... کہ اگر قرآن میں سے صرف یہی ایک آیت نازل ہوتی تو یہی کافی ہے ... [illegible] ... حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا ... [illegible] ... آپ نے فرمایا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ... [illegible] ... ہوگیا۔ ١٣

وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ
(کچھ) دینے کا حکم کرتا ہے اور بےحیائی اور نا شائستہ حرکتوں اور سرکشی کرنے سے منع کرتا ہے (اور) تمہیں نصیحت کرتا ہے
تَذَكَّرُوْنَ ۝٩٠ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا
تاکہ تم نصیحت حاصل کرو اور جب تم لوگ باہم قول و قرار کر لیا کرو تو خدا کے عہد و پیمان کو پورا کرو اور قسموں
تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ
کو ان کے پکا ہو جانے کے بعد نہ توڑا کرو حالانکہ تم تو خدا کو اپنا ضامن
اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝٩١ وَ
بنا چکے ہو جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا اُسے ضرور جانتا ہے اور تم
لَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ۭ
لوگ (قسموں کے توڑنے میں) اس عورت کے ایسے نہ ہو جو اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے
تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ
کر ڈالے کہ اپنے عہدوں کو آپس میں اس بات کی مکاری کا ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ
اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ۭ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ۭ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ
سے (خواہ مخواہ) بڑھ جائے اصل یہ ہے کہ خدا تم کو آزماتا ہے کہ تم کس کی پالش کرتے ہو اور جن باتوں میں
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝٩٢ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
تم دنیا میں جھگڑتے تھے قیامت کے دن خدا خود تم سے صاف صاف بیان کر دیگا اور اگر خدا چاہتا
لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ
تو تم سب کو ایک ہی (قسم کا) گروہ بنا دیتا مگر وہ جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو
يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٩٣ وَلَا
چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور جو کچھ تم لوگ (دنیا میں) کیا کرتے تھے اس کی باز پرس تم سے ضرور کی جائیگی
تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ
اور تم اپنی قسموں کو آپس کے فساد کا سبب نہ بناؤ تاکہ (لوگوں کے) قدم جمنے کے بعد (اسلام سے) اکھڑ

عہد و قسم کو نہ توڑو

بد عہدی کی مذمت

ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيلِ

جائیں اور پھر آخر کار (قیامت میں) تمہیں لوگوں کو خدا کی راہ سے روکنے کی پاداش میں

اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝٩٤ وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ

عذاب کا مزہ چکھنا پڑے اور تمہارے واسطے بڑا (سخت) عذاب ہو اور خدا کے عہد وپیمان کے

ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ إِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ

بدلے تھوڑی قیمت (دنیوی نفع) نہ لو اگر تم جانتے (بوجھتے) ہو تو (سمجھ لو کہ) جو کچھ خدا کے پاس ہے

تَعْلَمُونَ ۝٩٥ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ ۖ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۗ وَ

وہ اس سے کہیں بہتر ہے (کیونکہ مال دنیا سے) جو کچھ تمہارے پاس ہے (ایک نہ ایک دن) ختم ہو جائیگا اور جو (اجر)

لَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوٓا أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا

خدا کے پاس ہے وہ ہمیشہ باقی رہے گا اور جن لوگوں نے صبر کیا تھا ان کو (قیامت میں) ان کے کاموں کا ہم اچھے

يَعْمَلُونَ ۝٩٦ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى وَهُوَ

اچھا اجر و ثواب عطا کرینگے مرد ہو یا عورت جو شخص نیک کام کرے گا اور وہ ایماندار بھی ہو

مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ

تو ہم اسے (دنیا میں بھی) پاک و پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں بھی) جو کچھ وہ

بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝٩٧ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ

کرتے تھے اس کا اچھے سے اچھا اجر و ثواب عطا فرمائیں گے اور جب تم قرآن پڑھنے

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ۝٩٨ إِنَّهُ لَيْسَ

لگو تو شیطان مردود (کے وسوسوں) سے خدا کی پناہ طلب کر لیا کرو ۔ اس میں شک نہیں

لَهُ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝٩٩

کہ جو لوگ ایماندار ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں ان پر اس کا قابو نہیں

إِنَّمَا سُلْطٰنُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُمْ بِهٖ

چلتا اس کا قابو چلتا ہے تو بس ان ہی لوگوں پر جو اس کو دوست بناتے ہیں اور جو لوگ

بدعہدی کی ممانعت

عمل صالح کی جزا

جب قرآن پڑھو تو استعاذہ کرو

ل ان تمام آیات میں خداوند عالم نے بدعہدی کی ممانعت کی ہے اور اس کی مذمت بیان کی ہے کیونکہ اسلام سے قبل عرب والوں کا یہ گویا بالکل کھیل تھا کہ آج ایک قوم سے معاہدہ کیا کل اس کو کمزور دیکھا اور اس کے مخالف سے معاہدہ کر لیا اسی کو خدا نے بہت سختی سے منع کیا کیونکہ اگر مسلمان ایسا کرتے تو ترک فرما رکھتے سے اکثر جاتے اور کوئی مسلمان ہونے کی ہمت نہ کرتا اسی وجہ سے خدا نے بدعہدی کی یہ مثال دی ہے کہ جس طرح ایک بیوقوف عورت سوت کاتنے کے بعد توڑ ڈالے یوں کوئی اتنی محنت کر کے اسلام کو ترقی دیتے اور ذرا سی بدعہدی میں سارا گھر بنایا بگڑ جاتا ۱۲ ؎ اس کا مطلب بہت واضح ہے کہ دنیا دار خواہ امیر ہو یا غریب کبھی آرام و راحت سے بسر نہیں کرتا صرف دینداری ہی ایک چیز ہے جو آدمی کو دنیا میں خوش و خرم رکھ سکتی ہے کہ اگر خوشحال ہے تو خدا کا شکر اور تکلیف ہے تو صبر کرتا ہے ۱۲

مُشْرِكُوْنَ ١٠٠ وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَّكَانَ آيَةٍ وَّاللّٰهُ أَعْلَمُ

اسکو (خدا کا) شریک بناتے ہیں اور (اے رسول) ہم جب ایک آیت کے بدلے دوسری آیت نازل کرتے ہیں تو

بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا

حالانکہ خدا جو چیز نازل کرتا ہے اس (کی مصلحتوں) سے خوب واقف ہے (مگر) یہ لوگ تم کو کہنے لگتے ہیں کہ تم تو بس

يَعْلَمُوْنَ ١٠١ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ

بالکل مفتری ہو بلکہ خود ان کے بیشتر (مصالح) کو نہیں جانتے (اے رسول) تم صاف کہدو کہ اس (قرآن) کو تو روح القدس (جبرئیل)

بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى

نے تمہارے پروردگار کی طرف سے حق حق نازل کیا ہے تاکہ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان کو ثابت قدم رکھے اور مسلمانوں کیلئے تو

لِلْمُسْلِمِيْنَ ١٠٢ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ

(از سر تا پا) خوشخبری ہے اور (اے رسول) ہم تحقیقاً جانتے ہیں کہ یہ کفار تمہاری نسبت کہا کرتے ہیں کہ

بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا

ان کو (کلمو) کوئی آدمی قرآن سکھا دیا کرتا ہے (حالانکہ بالکل غلط ہے کیونکہ) جس شخص کی طرف لوگ نسبت

لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ١٠٣ إِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِآيَاتِ

دیتے ہیں اس کی زبان تو عجمی ہے اور یہ تو صاف صاف عربی زبان ہے اس میں تو شک ہی نہیں کہ جو لوگ خدا کی

اللّٰهِ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ١٠٤ إِنَّمَا يَفْتَرِي

آیتوں پر ایمان نہیں لاتے خدا بھی ان کو منزل مقصود تک نہیں پہنچائیگا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے جھوٹ بہتان تو بس

الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِآيَاتِ اللّٰهِ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ

وہی لوگ باندھا کرتے ہیں جو خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور (حقیقت امر یہ ہے کہ) یہی لوگ

الْكٰذِبُوْنَ ١٠٥ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ إِيْمَانِهٖٓ إِلَّا مَنْ

جھوٹے ہیں۔ اس شخص کے سوا جو (کلمہ کفر پر) مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے

أُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ

مطمئن ہو جو شخص بھی ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرے بلکہ خوب سینہ کشادہ (جی کھول کر)

ع ١٤

ل ابن عامر حضرمی کا ایک غلام جبر نامی رومی تھا اور وہ تلواروں کو صیقل کیا کرتا اور شب و روز انجیل و توریت کی تلاوت کرتا اور کبھی کبھی حضرت رسول کی خدمت میں حاضر ہو کر قرآن سیکھتا بس پھر کیا تھا مشرکین یہ عیب لگانے لگے کہ یہی شخص محمد کو قرآن تعلیم کرتا ہے ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ کیسے احمق ہیں کہ خود عربی زبان کے ماہر ہو کر ایک آیت کا جواب تو نہیں لا سکتے پھر ایک رومی شخص جو عربی زبان اچھی طرح سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکر قرآن تعلیم کر سکتا ہے ۔ ع جب کفار عرب جب رسول کے مقابلہ میں کوئی دلیل نہ لا سکے تو ہر طرح عاجز ہو گئے تو لگے بیچارے غریب صحابہ کو طرح طرح کی تکلیف پہنچانے ان کی تمنا یہ تھی کہ حضرت عمار اور ان کے ماں باپ یاسر وغیرہ کو مار پیٹ کی سختی سے کافر بنا چھوڑیں چنانچہ ان کمبختوں نے حضرت عمار کے ماں باپ دونوں کو قتل کر ڈالا اس کے بعد حضرت عمار کو مارنا شروع کیا یہاں تک کہ جب قریب بہ ہلاکت پہنچے تو مجبور ہو کر جو کچھ وہ لوگ کہلانا چاہتے تھے کہہ دیا لوگوں نے حضرت رسول سے کہا کہ عمار کافر ہو گئے [illegible] حضرت عمار روتے ہوئے آپ کے پاس پہنچے آپ نے فرمایا عمار کے گوشت پوست میں ایمان پیوست ہو گیا ہے اور آپ نے خود اپنے ہاتھ سے ان کے آنسو پونچھ ڈالے [illegible] عمار مطمئن ہو کر [illegible]

(باقی بر صفحہ ٤٤٥)

بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ
کفر کرے تو اُن پر خدا کا غضب ہے اور ان کے لئے بڑا سخت
عَظِيمٌ ﴿١٠٦﴾ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى
عذاب ہے یہ اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے دُنیا کی چند روزہ زندگی کو آخرت
الْاٰخِرَةِ ۙ وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِينَ ﴿١٠٧﴾
پر ترجیح دی اور اس وجہ سے کہ خدا کافروں کو ہرگز منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔
أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ
یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر خدا نے علامت مقرر
وَأَبْصَارِهِمْ ۖ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُونَ ﴿١٠٨﴾ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ
کر دی ہے کہ ایمان نہ لائیں گے اور یہی لوگ (اس کے انجام سے) بےخبر ہیں کچھ شک نہیں کہ یہی لوگ
فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿١٠٩﴾ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ
آخرت میں بھی یقیناً گھاٹا اٹھانے والے ہیں پھر اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار ان لوگوں کو
هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جٰهَدُوا وَصَبَرُوا ۙ إِنَّ
جنہوں نے مصیبت میں مبتلا ہونے کے بعد گھر بار چھوڑے پھر (خدا کی راہ میں) جہاد کئے اور
رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٠﴾ يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ
(تکلیفوں پر) صبر کیا ہمیں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار ان باتوں کے بعد بےشک بخشنے والا (اور) مہربان ہے (اور اس دن کو)
تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا
یاد کرو جس دن ہر متنفس اپنی ذات کے بارے میں جھگڑنے کو آموجود ہو گا اور ہر شخص کو جو کچھ بھی اس نے کیا ہو گا اس کا پورا پورا
يُظْلَمُونَ ﴿١١١﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً
بدلہ ملے گا اور کسی طرح کا ظلم نہیں کیا جائے گا اور خدا نے ایک گاؤں کی مثال بیان فرمائی جس کے رہنے والے ہر طرح کے چین و اطمینان
يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّٰهِ
میں تھے ہر طرف سے بافراغت رزق چلا آتا تھا مگر ان لوگوں نے خدا کی نعمتوں کی ناشکری کی تو خدا نے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۴۴) کھلائیں تو کھوا ان پر ... باعث ہیں خدا نے غیرت نازل فرمائی ۱۲
(حاشیہ صفحہ ھذا) لے اس گاؤں کی تصریح تو معلوم نہیں ہوئی مگر اتنا معلوم ہوا کہ زمانۂ جاہلیت میں کسی بستی کے لوگ بہت مالدار تھے اور ان کے قریب ایک نہر تھی ... کثرت مال و دولت سے ان کا دماغ ایسا خراب ہوا کہ یہ لوگ ... آٹے سے استنجا کرتے اور نجاست کو صاف کرتے (انکی سزا میں) خدا نے سب نعمتیں بند کر دیں اور بہت سخت قحط ہوا ... کہ جس آٹے کو ان لوگوں نے نجاست سے بھر کر پھینک دیا تھا اٹھا کر کھانے لگے یہی حالت کفار مکہ کی بھی تھی کہ باوجود پہاڑی اور بنجر زمین ہونے کے خدا نے ہر قسم کی نعمتیں وہاں مہیا کر دیں مگر کفار کی ناشکری پر قحط نازل ہو گیا ۱۲

ع ١٥

فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا

بھی انکے کرتوتوں کی بدولت انکو مزہ چکھا دیا کہ بھوک اور خوف کو اوڑھنا (بچھونا) بنا

يَصْنَعُونَ ﴿١١٢﴾ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ

دیا اور انہیں لوگوں میں کا ایک رسول بھی ان کے پاس آیا تو انہوں نے

فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿١١٣﴾ فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ

اسے جھٹلا دیا پھر عذاب (خدا) نے انھیں آ ڈالا اور وہ ظالم تھے ہی تو خدا نے جو تمہیں

اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ

حلال طیب (طاہر) روزی دی ہے اسکو (شوق سے) کھاؤ اور اگر تم خدا ہی کی پرستش (کا دعویٰ) کرتے

تَعْبُدُونَ ﴿١١٤﴾ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ

ہو تو اسکی نعمت کا شکر ادا کیا کرو تم پر اس نے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر ذبح

الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ

کے وقت (خدا کے سوا اور کا نام لیا جائے حرام کیا ہے پھر جو شخص (مارے بھوک کے) مجبور ہو اور نہ (خدا کے)

وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٥﴾ وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ

نافرمانی کرنے والا ہو اور نہ (حد ضرورت سے) آگے بڑھنے والا اگر وہ کھا لے تو بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے اور یونہی جھوٹ جو تمہاری

أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا

زبان پر آ جائے بے سمجھے بوجھے (نہ کہہ دیا کرو) کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اس کی بدولت خدا پر جھوٹ بہتان

عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ

باندھنے لگو اس میں شک نہیں کہ جو لوگ خدا پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں وہ کبھی کامیاب

لَا يُفْلِحُونَ ﴿١١٦﴾ مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١١٧﴾ وَ

نہ ہوں گے (دنیا میں) فائدہ تو ذرا سا ہے اور (آخرت میں) دردناک عذاب ہے اور یہودیوں

عَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِن

پر ہم نے وہ چیزیں حرام کر دی تھیں جو تم سے پہلے بیان کر چکے ہیں اور ہم نے تو اس کی وجہ

قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

ان پر کچھ ظلم نہیں کیا مگر وہ لوگ خود اپنے اوپر ستم توڑتے رہے پھر

يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ

اس میں شک نہیں کہ جو لوگ نادانستہ گناہ کر بیٹھے اس کے

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ

بعد (صدق دل سے) توبہ کرلی اور اپنے کو درست کرلیا تو (اے رسول) اسمیں شک نہیں

رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾ ع اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ

کہ تمہارا پروردگار اسکے بعد بڑا بخشنے والا مہربان ہے بیشک ابرہیم

كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ۭ وَلَمْ يَكُ مِنَ

(لوگوں کے) امام اور خدا کے فرمانبردار تھے جو ایک طرف کے ہو رہے تھے اور مشرکوں

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ۭ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ

میں سے نہ تھے اُس کی نعمتوں کے شکر گزار تھے خدا نے ان کو برگزیدہ کیا تھا اور

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا

(اپنی) سیدھی راہ پر چلایا تھا۔ اور ہم نے ان کو دنیا میں بھی

حَسَنَةً ۭ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

خوبی دی تھی اور وہ آخرت میں بھی نیک لوگوں میں ہوں گے

ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ

پھر ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی کہ دین ابراہیم کی پیروی اختیار کرو جو ایک

حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِنَّمَا

طرف کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے ہفتے کا دن

جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ

ان ہی لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا تھا جنہوں نے اس میں اختلاف کیا

ع

ل مسلمانوں نے جو جمعہ کو دن اپنی عبادت کا قرار دیا تو یہود و نصاریٰ نے اعتراض کیا کہ یہ دین ابراہیمی کے خلاف ہے کیونکہ دین ابراہیمی کے موافق شنبہ کو عبادت کا دن قرار دینا چاہیے اس کا خدا نے جواب دیا کہ شنبہ کا دن تو ابراہیم کے بعد مقرر کیا گیا تھا مسلمانوں کو اس کی تعظیم ضروری نہیں ۱۲۰

وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيمَا

اور کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار ان کے درمیان جس امر میں وہ جھگڑا کرتے تھے

كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝١٢٤ اُدْعُ إِلٰى سَبِيلِ

قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا (اے رسول) تم (لوگوں کو) اپنے پروردگار کی

رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ

راہ پر حکمت اور اچھی اچھی نصیحت کے ذریعہ سے بلاؤ اور بحث و

جَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ

مباحثہ کرو بھی تو ایسے طریقہ سے جو (لوگوں کے) نزدیک سب سے اچھا ہو اس

أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ

میں شک نہیں کہ جو لوگ خدا کی راہ سے بھٹک گئے انکو تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اور

بِالْمُهْتَدِينَ ۝١٢٥ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ

ہدایت یافتہ لوگوں سے بھی خوب واقف ہے اور اگر (مخالفین کے ساتھ) سختی کرو بھی تو ویسی ہی سختی کرو

مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ ۖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ

جیسی سختی ان لوگوں نے تم پر کی تھی۔ اور اگر تم صبر کرو تو صبر کرنے والوں کے واسطے

لِلصّٰبِرِينَ ۝١٢٦ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا

بہتر ہے۔ اور (اے رسول) تم صبر ہی کرو اور خدا کی (مدد) بغیر تو تم صبر کر بھی نہیں سکتے اور ان مخالفین

تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ ۝١٢٧

کے حال پر تم رنج نہ کرو اور جو مکاریاں یہ لوگ کرتے ہیں اس سے تم تنگ دل نہ ہو

إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ

اس میں شک نہیں کہ جو لوگ پرہیزگار ہیں اور جو لوگ نیکوکار ہیں خدا

مُحْسِنُونَ ۝١٢٨ ع

ان کا ساتھی ہے۔

مناظرہ کرو تو اچھے عنوان سے

الجزء ۱۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ بنی اسرائیل مکہ میں نازل ہوئی | خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور اسکی ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

وہ خدا (ہر عیب سے) پاک (و پاکیزہ) ہے جس نے اپنے بندے کو راتوں رات مسجد

الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ

حرام (خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (آسمانی مسجد) تک کی سیر کرائی جسکے چوگرد ہمنے ہر قسم کی برکت

لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝۱ وَ

مہیا کر رکھی ہے تاکہ ہم اسکو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں لے اسمیں شک نہیں کہ وہ سب کچھ

اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ وَ جَعَلْنٰهُ هُدًی لِّبَنِیْۤ

سنتا اور دیکھتا ہے اور ہم نے موسیٰ کو کتاب (توریت) عطا کی اور اس کو بنی اسرائیل کی رہنما

اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَكِیْلًا ۝۲ ذُرِّیَّةَ

قرار دیا (اور حکم دیدیا) کہ اے ان لوگوں کی اولاد جنھیں ہم نے نوح کے ساتھ

مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝۳ وَ

کشتی میں سوار کیا تھا میرے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ بنانا بیشک نوح بڑا شکر گزار بندہ تھا

قَضَیْنَاۤ اِلٰی بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ

اور ہم نے بنی اسرائیل سے اسی کتاب (توریت) میں صاف صاف بیان کر دیا تھا کہ تم لوگ

فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَ لَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِیْرًا ۝۴ فَاِذَا

روئے زمین پر دو مرتبہ لے ضرور فساد پھیلاؤ گے اور بڑی سرکشی کرو گے۔

جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَیْكُمْ عِبَادًا لَّنَاۤ اُولِیْ بَاْسٍ

پھر جب ان دو فسادوں میں پہلے کا وقت آ پہنچا تو ہم نے تم پر کچھ اپنے بندوں (بخت النصر)

شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ وَ كَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝۵

اور اسکی فوج کو مسلط کر دیا جو بڑے سخت لڑنے والے تھے تو وہ لوگ تمہارے گھروں کے اندر گھسے (اور خوب قتل

لے اس آیت میں بتایا خدا نے حضرت رسول کی معراج کو بیان فرمایا ہے۔ بعض لوگوں نے مسجد اقصیٰ سے بیت المقدس مراد لی ہے مگر بہت سی تفسیروں سے ثابت ہے کہ مسجد اقصیٰ سے وہ مسجد مراد ہے جو خانہ کعبہ کے مقابل آسمان پر ہے۔ بہر حال یہ تمامی اہل اسلام کا متفق علیہ مسئلہ ہے کہ آپ کو معراج ہوئی اور بدنی، فقط روحی نہیں جو اس کا منکر ہو کافر ہے۔ اگرچہ اس میں اختلاف ہے کہ کس تاریخ کو ہوئی، بعض ۲۷ ربیع الاول کہتے ہیں بعض ۲۷ رجب بعض ۱۷ رمضان بعض ۲۱ رمضان اس میں بھی اختلاف ہے کہ ایک مرتبہ ہوئی کہ دو مرتبہ اس میں بھی اختلاف ہے کہ مسجد الحرام سے مراد حجرہ ہے ہوئی یا ام ہانی کے گھر سے۔ خلاصہ ہمارا فرض مسلمان ہونے کی حیثیت سے یہ ہے کہ جو خدا نے فرمایا ہے اور جو نبی نے خبر دی ہے اسے دل سے مانیں اور حق کو حق سمجھیں۔ اول تو ہماری عقل ہی کیا اور فلسفیوں کے اقوال پر نظر ہے تو ان میں خود باہم اختلاف ہے۔ پھر کس پر اعتبار ہو اور کس پر نہ ہو اس کے علاوہ خود انہیں کی متفق (اصولوں) سے بھی معراج بخوبی ثابت ہے پھر کوئی بات نہیں کوئی انکار کرے ۱۲

لے پہلی دفعہ ارمیا پیغمبر کا حکم نہ ماننا اور اشعیا پیغمبر کو قتل کرنا دوسری دفعہ حضرت زکریا و یحییٰ کو شہید کرنا اور حضرت عیسیٰ کے قتل کا ارادہ کرنا ۱۲

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنٰكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّ

وغارت کیا اور خدا کے عذاب کا وعدہ پورا ہو کر رہا پھر ہم نے تمکو دوبارہ ان پر غلبہ دے کر تمہارے دن پھیرے اور مال سے

بَنِينَ وَجَعَلْنٰكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا ۞ إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ

اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور تمکو بڑے جتھے والا بنا دیا، اگر تم اچھے کام کروگے تو اپنے فائدے کے

لِأَنْفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ

لئے اچھے کام کروگے اور اگر تم بُرے کام کروگے تو بھی اپنے ہی لیے پھر جب دوسرے وقت کا وعدہ

لِيَسُوْٓءُا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ

آپہنچا تو ہم نے طیطوس رومی کو تم پر مسلط کر دیا تاکہ وہ لوگ (مارتے مارتے) تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور جیسے پہلے

أَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا ۞ عَسٰى رَبُّكُمْ

نہ جاؤ اور جسطرح پہلی دفعہ مسجد بیت المقدس میں گھس گئے تھے اسیطرح پھر گھس جائیں اور جس چیز پر قابو پائیں اُسے

أَنْ يَّرْحَمَكُمْ وَإِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ

اچھی طرح برباد کریں اب بھی اگر تم توبہ کرو تو امید ہے کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم کرے اور اگر پھر وہی شرارت کروگے

لِلْكٰفِرِينَ حَصِيرًا ۞ إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ

تو ہم بھی پھر وہی کرینگے اور ہم نے تو کافروں کے لیے جہنم کو قید خانہ بنا ہی رکھا ہے اس میں شک نہیں کہ یہ قرآن اس رستے

لِلَّتِيْ هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُوْنَ

کی ہدایت کرتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھی ہے اور جو ایمان دار اچھے اچھے کام کرتے ہیں ان کو یہ خوشخبری

الصّٰلِحٰتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ۞ وَّأَنَّ الَّذِينَ لَا

دیتا ہے کہ اُن کے لئے بہت بڑا اجر اور ثواب موجود ہے اور یہ بھی کہ بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں

يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۞ وَيَدْعُ

رکھتے ہیں ان کے لئے ہم نے بہت بڑا دکھ کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور آدمی کبھی عاجز ہو کر اپنے حق میں

الْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ

برائی (عذاب وغیرہ) کی دعا اسطرح مانگتا ہے جس طرح اپنے لیے بھلائی کی دعا کرتا ہے اور آدمی تو بڑا جلد باز

ع ١

آدمی بڑا جلد باز ہے

عَجُولًا ۝ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ

ہے ۔ اور ہم نے رات اور دن کو (اپنی قدرت کی) دو نشانیاں قرار دیا پھر ہم نے رات کی نشانی

اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا

(چاند) کو دھندلا بنایا اور دن کی نشانی (سورج) کو روشن بنایا (کہ سب چیزیں دکھائی دیں) تاکہ تم لوگ اپنے پروردگار

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ

کا فضل (معاش) ڈھونڈتے پھرو اور تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب کو جانو اور ہم نے ہر چیز کو خوب اچھی طرح

وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ۝ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ

تفصیل سے بیان کر دیا ہے اور ہم نے ہر آدمی کے نامۂ عمل کو اس کے گلے کا ہار بنا دیا ہے (کہ اس کی

طٰۤئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا

قسمت اس کے ساتھ ہے) اور قیامت کے دن ہم اسے اُسکے سامنے نکال کے رکھ دینگے کہ وہ اسکو

يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ

ایک کھلی ہوئی کتاب اپنے روبرو پائے گا (اور ہم اس سے کہیں گے کہ) اپنا نامۂ عمل پڑھ لے اور آج اپنا حساب

عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ

لینے کے لئے تو آپ ہی کافی ہے لہ جو شخص رو براہ ہوتا ہے تو بس اپنے فائدے کے لئے راہ پر آتا ہے اور

لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ

جو شخص گمراہ ہوتا ہے تو اس نے بھٹک کر اپنا آپ بگاڑا اور کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ اپنے

وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى

سر نہیں لے گا اور ہم تو جب تک رسول کو بھیجکر اتمام حجت نہ کر لیں کسی پر عذاب نہیں کیا کرتے اور

نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝ وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا

ہم کو جب کسی بستی کا ویران کرنا منظور ہوتا ہے تو ہم وہاں کے خوشحالوں کو (اطاعت کا) حکم دیتے ہیں

مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا

تو وہ لوگ اس میں نافرمانیاں کرنے لگے تب وہ بستی عذاب کی مستحق ہو گئی اس وقت ہمنے اسے اچھی طرح تباہ و

لہ کیونکہ اس دن تو ہر شخص کے تمام اعمال بھلے برے جو کچھ اس نے دنیا میں کئے ہیں لکھے ہوئے اس کے سامنے موجود اور پیش نظر ہونگے پھر دوسرے کو بتانے کی ضرورت ہی کیا ۔ بس وہ خود فیصلہ کرے گا کہ اسکو کیا بدلہ ملنا چاہیئے ۱۳ سے ولید بن مغیرہ کفار قریش سے کہا کرتا تھا کہ تم لوگ اسلام سے قبول کرو، میری پیروی کرو، میں تمہارے گناہوں کا بوجھ اپنے سر پر اوڑھ لوں گا اسی کی رد میں یہ آیت نازل ہوئی ۔

تَدْمِیْرًا ۝ ١٦ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ
برباد کر دیا   اور نوح کے بعد سے (اس وقت تک) ہم نے کتنی امتوں کو ہلاک کر مارا، اور (اے
وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ۝ ١٧ مَنْ
رسول) تمہارا پروردگار اپنے بندوں کے گناہوں کو جاننے اور دیکھنے کیلئے کافی ہے (اور گواہ شاہد کی ضرورت
كَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِیْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ
نہیں) اور جو شخص دنیا کا خواہاں ہو تو ہم جسے چاہتے اور جو چاہتے ہیں اسی دنیا میں سر دست اسے عطا کرتے ہیں
نُّرِیْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ یَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝ ١٨
(مگر) پھر ہم نے اسکے لیے تو جہنم ٹھہرا ہی رکھا ہے کہ وہ اسمیں بُری حالت سے راندہ ہوا داخل ہوگا
وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْیَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ
اور جو شخص آخرت کا متمنی ہو اور اسکے لئے خوب جیسی چاہیئے کوشش بھی کی اور وہ ایماندار بھی
فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْیُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۝ ١٩ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ
ہے تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی کوشش مقبول ہوگی ۔ (اے رسول) اُن کو اور ان کو (غرض سب
وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ
کو) ہم ہی تمہارے پروردگار کی (اپنی) بخشش سے مدد دیتے ہیں ۔ اور تمہارے پروردگار
مَحْظُوْرًا ۝ ٢٠ اُنْظُرْ كَیْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ
کی بخشش تو عام ہے (کسی پر) بند نہیں (اے رسول) ذرا دیکھو تو کہ ہمنے بعض لوگوں کو بعض پر کیسی فضیلت
وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِیْلًا ۝ ٢١ لَا تَجْعَلْ مَعَ
دی ہے اور آخرت کے درجے تو یقیناً (یہاں سے) کہیں بڑھ کے ہیں اور وہاں کی فضیلت بھی کہیں بڑھ کر ہے
اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۝ ٢٢ وَ
اور دیکھو کہیں خدا کے ساتھ دوسرے کو (اس کا) شریک نہ بنانا ورنہ تم بُرے حال میں ذلیل رسوا بیٹھے کے بیٹھے
قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ
رہ جاؤگے اور تمہارے پروردگار نے تو حکم ہی دیا ہے کہ اُسکے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کرنا اور

بعض بعض سے افضل ہیں

ع

إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل

ماں باپ سے نیکی کرنا اگر ان میں سے ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہونچیں (اور کسی بات

لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۝ ۲۳ وَاخْفِضْ

پر خفا ہوں) تو (خبردار) ان کے جواب میں اُف تک نہ کہنا اور نہ جھڑکنا اور (جو کچھ کہنا سننا ہو تو) بہت

لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا

ادب سے کہا کرو [1] اور اُن کے سامنے نیاز سے خاکساری کا پہلو جھکائے رکھو اور (اُن کے حق میں)

رَبَّيَانِي صَغِيرًا ۝ ۲۴ رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ ۚ إِن تَكُونُوا

دُعا کرو کہ اے میرے پالنے والے جس طرح ان دونوں نے میرے چھٹپنے میں میری پرورش کی ہے

صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا ۝ ۲۵ وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ

اسی طرح تو بھی ان پر رحم فرما تمہارے دل کی بات تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اگر تم (واقعی) نیک ہوگے

حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۝ ۲۶

اور بھولے سے اُنکی خطا کی ہے تو وہ تم کو بخشدے گا کیونکہ وہ تو توبہ کرنے والوں کا بڑا بخشنے والا ہے اور

إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطَانُ

قرابتداروں [2] اور محتاج اور پردیسی کو ان کا حق دیدو اور خبردار فضول خرچی مت کیا کرو کیونکہ فضول خرچی کرنے والے یقیناً شیطانوں کے

لِرَبِّهِ كَفُورًا ۝ ۲۷ وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّن

بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکری کرنے والا ہے اور تم کو اپنے پروردگار کے فضل و کرم کے انتظار

رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُل لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا ۝ ۲۸ وَلَا تَجْعَلْ

میں جس کی تم کو امید ہو (مجبوراً) ان غریبوں سے منہ موڑنا پڑے تو نرمی سے ان کو سمجھا دو اور اپنے ہاتھ کو نہ تو

يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

گردن سے بندھا ہوا (بہت تنگ) کر لو (کہ کسی کو کچھ دو ہی نہیں) اور نہ بالکل کھول دو کہ سب کچھ دے

فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ۝ ۲۹ إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

ڈالو اور آخر تم کو ملامت زدہ حسرت سے بیٹھنا پڑے اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار جس کے لئے چاہتا ہے

[1] اس کی تفسیر میں وارد ہے کہ ترجمہ اُف تحقیر زبان کی حرف نہ نکلے ان کی آواز پر اپنی آواز اونچی نہ کرو اپنے ہاتھ بلند کرو لیکن آگے نہ چلو ان کا نام لے کر نہ پکارو ان کے آگے نہ بیٹھو ایسا کام نہ کرو جس سے ان کو کوئی گالی دے اگر مومن ہوں تو مغفرت کی اور غیر مومن ہوں تو ہدایت و ایمان کی دعا کرو۔ ۱۲

[2] ابن جریر نے حضرت علی ابن حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک شامی مرد سے پوچھا تو نے قرآن پڑھا ہے؟ بولا ہاں آپ نے پوچھا تو نے سورۂ بنی اسرائیل میں و آت ذا القربیٰ حقہ نہیں پڑھا ہے اس نے کہا کیا یقیناً آپ ہی وہ قرابتدار ہیں جس کے حق دینے کا خدا نے حکم دیا ہے؟ کہا ہاں بزاز ابو یعلی و ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابو سعید خدری سے روایت کی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ نے حضرت فاطمہ کو بلایا اور فدک عطا فرمایا اور یہی روایت ابن مردویہ نے ابن عباس سے بھی بیان کی ہے دیکھو تفسیر در منثور جلد ۴ صفحہ ۱۷۷ سطر ۱۹ و صفحہ ۱۷۸ سطر ۱۵ مطبوعہ مصر اور یہی روایت معارج النبوۃ میں بھی ہے ۱۲

لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ۝ ٣٠

روزی کو فراخ کر دیتا ہے اور جس کی روزی چاہتا ہے تنگ رکھتا ہے اسمیں شک نہیں کہ وہ اپنے بندوں سے

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ

باخبر اور دیکھ بھال رکھنے والا ہے اور (لوگو) مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو (کیونکہ) ان کو اور تم کو

اِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝ ٣١ وَلَا تَقْرَبُوا

سب کو ہم ہی روزی دیتے ہیں بیشک اولاد کا قتل کرنا بڑا سخت گناہ ہے اور (دیکھو) زنا کے پاس

الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝ ٣٢ وَلَا تَقْتُلُوا

بھی نہ پھٹکنا کیونکہ بیشک وہ بڑی بےحیائی کا کام اور بہت بُرا چلن ہے اور جس جان کا مارنا خدا

النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا

نے حرام کر دیا ہے اسکو قتل نہ کرنا مگر جائز طور پر (یعنی بفتوائے شرع) اور جو شخص ناحق مارا جائے تو ہم نے

فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّى الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ

اسکے وارث کو (قاتل پر قصاص کا) اختیار دیا ہے تو اسے چاہیئے کہ قتل (خون کا بدلہ لینے) میں زیادتی نہ

كَانَ مَنْصُوْرًا ۝ ٣٣ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِىْ

کرے بیشک وہ مدد دیا جائے گا (کہ قتل ہی کرے یا معاف کرے) اور یتیم جب تک جوانی کو پہنچے اسکے مال کے

هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ

قریب بھی نہ جانا، مگر ہاں اس طرح پر کہ (یتیم کے حق میں) بہتر ہو اور عہد کو پورا کرو کیونکہ (قیامت میں)

الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ۝ ٣٤ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ

عہد کی ضرور پوچھ گچھ ہوگی، اور جب ناپ تول کر دینا ہو تو پیمانے کو پورا بھر دیا کرو اور جب تول

وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ

کر دینا ہو تو ترازو ٹھیک رکھ کر تولا کرو (معاملہ میں) یہی (طریقہ) بہتر ہے اور انجام بھی اس کا

تَاْوِيْلًا ۝ ٣٥ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ

اچھا ہے اور جس چیز کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑو (کیونکہ) کان اور

مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو نہ مارو
زنا کے قریب بھی نہ جاؤ
کسی کو ناحق قتل نہ کرو
یتیم کا مال نہ کھاؤ
ناپ تول پوری کرو
جس کا تمہیں علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑو

وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿٣٦﴾ وَ

آنکھ اور دل ان سب کی (قیامت کے دن) یقیناً باز پرس ہوتی ہے اور دیکھو

لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ

زمین پر اکڑ کر نہ چلا کرو کیونکہ تو (اپنے اس دھماکے کی چال سے) نہ تو زمین کو ہرگز پھاڑ ڈالیگا

وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿٣٧﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَیِّئُهٗ

اور نہ (اتن کر چلنے سے) ہرگز لمبائی میں پہاڑوں کے برابر پہنچ سکے گا (اے رسول) ان سب

عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿٣٨﴾ ذٰلِكَ مِمَّاۤ اَوْحٰۤی اِلَیْكَ رَبُّكَ

باتوں میں سے جو بات بری ہے وہ تمہارے پروردگار کے نزدیک ناپسند ہے یہ بات تو حکمت کی ان

مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰی فِیْ

باتوں میں سے ہے جو تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس وحی بھیجی۔ اور خدا کے ساتھ کوئی دوسرا

جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿٣٩﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِیْنَ

معبود نہ بنانا ورنہ تو ملامت زدہ راندہ ہو کر جہنم میں جھونک دیا جائیگا۔ (اے مشرکین مکہ) کیا تمہارے پروردگار نے تمہیں

وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا

چن کر بیٹے دیئے ہیں اور خود بیٹیاں لی ہیں (یعنی) فرشتے اس میں کوئی شک نہیں کہ تم بڑی سخت

عَظِیْمًا ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْا ؕ

بات کہتے ہو۔ اور ہم نے تو اسی قرآن میں طرح طرح سے بیان کر دیا تاکہ لوگ کسی طرح سمجھیں۔

وَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿٤١﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا

مگر اس سے تو ان کی نفرت ہی بڑھتی گئی (اے رسول) ان سے کہہ دو کہ اگر خدا کے ساتھ جیسا یہ لوگ

یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰی ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا ﴿٤٢﴾

کہتے ہیں اور معبود بھی ہوتے تو اب تک ان کے معبودوں نے مالک عرش تک کی رسائی کی کوئی نہ کوئی راہ نکالی

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِیْرًا ﴿٤٣﴾ تُسَبِّحُ لَهُ

ہوتی جو جو بیہودہ باتیں یہ لوگ (خدا کی نسبت) کہا کرتے ہیں وہ ان سے بہت بڑھ کے پاک پاکیزہ اور برتر ہے

لہ مطلب یہ ہے کہ جس طرح یہ مشہور ہے کہ دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند اسی طرح اگر چند خدا ہوتے تو عرش و کرسی کے مالک خدا سے مقابلہ کا کوئی راستہ نکالتے اور آپس میں لڑتے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ چند خدا کے ہوتے ایک خدا عرش پر ہی سے اپنے کو اکیلا خدا کہتا اور دوسرا دم بخود چپکا بیٹھا دیکھا کرتا ۱۲

ع

السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ وَاِنْ مِّنْ

ساتوں آسمان اور زمین اور جو لوگ ان میں ہیں (سب) اسی کی تسبیح کرتے ہیں اور

شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ

(سارے جہان میں) کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد (وثنا) کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر تم لوگ ان کی تسبیح

اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ ۴۴ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا

نہیں سمجھتے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ بردبار (اور) بخشنے والا ہے اور جب تم قرآن پڑھتے ہو تو ہم تمہارے

بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا

اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے، ایک گہرا پردہ ڈال

مَّسْتُوْرًا ۝ ۴۵ وَّجَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ

دیتے ہیں۔ اور (گویا) ہم خود اُن کے دلوں پر غلاف چڑھا دیتے ہیں تاکہ وہ قرآن

فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ

کو نہ سمجھ سکیں اور (گویا) ہم اُنکے کانوں میں گرانی پیدا کر دیتے ہیں (کہ نہ سن سکیں) جب تم قرآن میں اپنے

وَلَّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝ ۴۶ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ

پروردگار کا تنہا ذکر کرتے ہو تو کفار اُلٹے پاؤں نفرت کرکے (تمہارے پاس سے) بھاگ کھڑے ہوتے ہیں

بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ

جب یہ لوگ تمہاری طرف کان لگاتے ہیں تو جو کچھ یہ غور سے سنتے ہیں ہم اسے خوب جانتے ہیں اور جب یہ لوگ

الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ ۴۷ اُنْظُرْ كَيْفَ

باہم کان میں بات کرتے ہیں تو اس وقت یہ ظالم (ایمانداروں سے) کہتے ہیں کہ تم تو بس ایک دیوانے آدمی کے پیچھے چلتے

ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝ ۴۸

ہو جس پر جادو کر دیا ہے (اے محمدؐ!) ذرا دیکھو تو یہ کمبخت تمہاری نسبت کیسی کیسی پھبتیاں کہتے ہیں تو (یہ) ایسے

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا

گمراہ ہوئے کہ اب (حق کی) راہ کسی طرح پا ہی نہیں سکتے اور کہتے ہیں کہ جب ہم مرنے کے بعد گل کر ہڈیاں رہ جائیں گے۔

جَدِيدًا ۝٤٩ قُلْ كُونُوا حِجَارَةً أَوْ حَدِيدًا ۝٥٠ أَوْ خَلْقًا مِّمَّا
اور ریزہ ریزہ (ہو جائینگے) تو کیا از سر نو پیدا کرکے اٹھا کھڑے کئے جائینگے اے رسول تم کہدو کہ تم (مرنے کے بعد) چاہے پتھر
يَكْبُرُ فِي صُدُورِكُمْ فَسَيَقُولُونَ مَن يُعِيدُنَا قُلِ
بنجاؤ یا لوہا یا اور کوئی چیز جو تمہارے خیال میں بڑی سخت (ہو اور اسکا زندہ ہونا دشوار ہو وہ بھی ضرور زندہ ہوگی) تو یہ
الَّذِي فَطَرَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ
لوگ عنقریب ہی تم سے پوچھیں گے کہ بھلا ہمیں دوبارہ کون زندہ کرے گا تم کہدو کہ وہی (خدا) جس نے تمکو پہلی مرتبہ پیدا کیا
وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هُوَ قُلْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ قَرِيبًا ۝٥١
(جب تم کچھ نہ تھے) (اسپر یہ لوگ تمہارے سامنے سر ہلائیں گے اور کہیں گے (اچھا اگر ہوگا) تو آخر کب تم کہہ
يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ وَتَظُنُّونَ إِن
کہ بہت جلد عنقریب ہی ہوگا جس دن تمہیں (خدا اسرافیل کے ذریعہ سے) بلائے گا تو اسکی حمد و ثنا کرتے
لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا ۝٥٢ وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ
ہوئے اسکی تعمیل کروگے (اور قبروں سے نکلو گے) اور تم خیال کروگے کہ (مرنے کے بعد قبروں میں) بہت ہی کم ٹھہرے
أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ
اور (اے رسول) میرے سچے بندوں (مومنوں) سے کہدو کہ وہ (کافروں سے) بات کریں تو اچھے طریقے سے (سخت کلامی نہ کریں) کیونکہ
كَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا ۝٥٣ رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ إِن
شیطان تو (ایسی ہی) باتوں سے فساد ڈلواتا ہے اسمیں تو شک ہی نہیں کہ شیطان آدمی کا کھلا ہوا دشمن ہے تمہارا پروردگار تمہارے حال
يَشَأْ يَرْحَمْكُمْ أَوْ إِن يَشَأْ يُعَذِّبْكُمْ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ
سے خوب واقف ہے۔ اگر چاہے گا تم پر رحم کریگا اور اگر چاہے گا تم پر عذاب کریگا اور اے رسول ہم نے تمکو کچھ ان لوگوں کا
عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ۝٥٤ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِمَن فِي السَّمَاوَاتِ وَ
ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا ہے اور جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور زمین پر ہیں (سب کو) تمہارا پروردگار خوب جانتا
الْأَرْضِ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَىٰ بَعْضٍ
ہے اور ہم نے یقیناً بعض (لہ) پیغمبروں کو بعض پر فضیلت دی اور ہم ہی نے داؤد کو زبور عطا کی

لہ چند ہیں ایک حدیث میں ہے کہ حضرت نوح ابراہیم موسیٰ عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں اور ہمارے رسول ان پانچوں سے بھی افضل ہیں ۔ ۱۳۰-۱۳-۱۲

ع ۵

بعض انبیاء بعض سے افضل ہیں

وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

(اے رسول) تم ان سے کہہ دو کہ خدا کے سوا اور جن لوگوں کو معبود سمجھتے ہو انکو (وقت پڑے)

مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا

پکار کے تو دیکھو کہ وہ نہ تو تم سے تمہاری تکلیف ہی دفع کرسکتے ہیں اور نہ اس کو بدل

تَحْوِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى

سکتے ہیں یہ لوگ جن کی مشرکین (اپنا خدا سمجھ کر) عبادت کرتے ہیں وہ خود اپنے پروردگار

رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ

کی قربت کے ذریعے ۱؎ ڈھونڈتے پھرتے ہیں کہ دیکھیں (انمیں سے کون زیادہ قربت رکھتا ہے اور

وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ

اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اسکے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک نہیں کہ تیرے پروردگار کا عذاب ڈرنے کی

مَحْذُوْرًا ۝ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا

چیز ہے اور کوئی بستی نہیں ہے مگر روز قیامت سے پہلے ہم اسے تباہ و برباد کر چھوڑیں گے یا (نافرمانی

قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ

کی سزا میں) اس پر سخت سے سخت عذاب کریں گے (اور) یہ بات

كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝ وَمَا مَنَعَنَآ

کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی جا چکی ہے ، اور ہمیں معجزات کے بھیجنے سے

اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ

بجز اسکے اور کوئی وجہ مانع نہیں ہوئی کہ اگلوں نے انہیں جھٹلا دیا اور ہمنے قوم ثمود کو

وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا

معجزے سے (اونٹنی عطا کی جو) ہماری قدرت کی) دکھانیوالی تھی تو ان لوگوں نے اس پر ظلم کیا (یعنی اسکو

نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ۝ وَاِذْ قُلْنَا لَكَ

مار ڈالا) اور ہم تو معجزے صرف ڈرانے کی غرض سے بھیجا کرتے ہیں اور (اے رسول) وہ وقت یاد کرو جب ہم نے

۱؎ یہ ان لوگوں کا جواب ہے جو حضرت عیسیٰ یا حضرت عزیر یا فرشتوں کو معبود سمجھتے ہیں مطلب یہ ہے اگر یہ لوگ سچ کے خدا ہوتے تو پھر اصل خدا کے تقرب کا ذریعہ کیوں ڈھونڈتے

۱۷۔۱۶۔۱۵۔۱۴۔۱۳

اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِىْٓ

ہم نے کہہ دیا کہ تمہارے پروردگار نے لوگوں کو (ہر طرف سے) روک رکھا ہے (کہ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے) اور

اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِى

ہمنے جو خواب تم کو دکھلایا تھا، تو بس اسی لوگوں (کے ایمان) کی آزمائش کا ذریعہ ٹھہرایا تھا اور اسی طرح (وہ

الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ۝۶۰

درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے اور ہم باوجودیکہ ان لوگوں کو طرح طرح سے ڈراتے ہیں مگر ہمارا ڈرانا ان کی

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ

سخت سرکشی کو بڑھاتا ہی گیا اور جب ہمنے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سبنے سجدہ کیا مگر ابلیس وہ (ازخود

قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۝۶۱ قَالَ اَرَءَيْتَكَ

سے) کہنے لگا کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے اور (شوخی سے) بولا بھلا دیکھ

هٰذَا الَّذِىْ كَرَّمْتَ عَلَىَّ ؗ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

تو ہی یہی وہ شخص ہے جسکو تو نے مجھ پر فضیلت دی ہے، اگر تو مجھ کو قیامت تک کی مہلت دے

لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۶۲ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ

تو میں (دعوے سے یہ کہتا ہوں) تھوڑے سے شخصوں کے سوا اسکی نسل کی جڑ کاٹتا رہونگا خدا نے فرمایا (چل

تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۝۶۳ وَ

دور ہو) ان میں سے جو شخص تیری پیروی کریگا تو یاد رہے کہ تم سبکی سزا جہنم ہے اور وہ بھی پوری پوری سزا

اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ

اور ان میں سے جس پر اپنی (دلکش) چیڑی (بات) سے قابو پاسکے بہکا اور اپنے چیلوں کے (لشکر) سوار

عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِى الْاَمْوَالِ وَ

اور پیادے (سب) سے چڑھائی کر اور مال اور اولاد میں اُنکے ساتھ ساجھا کرلے اور انسے جھوٹے

الْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝۶۴

جھوٹے وعدے کر اور شیطان تو انسے جو وعدے کرتا ہے دھوکے کی ٹٹی کے سوا کچھ ہوتا نہیں۔

ع ۷

ل اس تعبیر سے اسمعیل بن سعد نے اور ابن ابی حاتم نے ابن عمر اور یعلی بن مرہ سے اور ابن مردویہ نے امام حسین علیہ السلام اور ابن عباس اور حضرت عائشہ سے اور بیہقی اور ابن عساکر نے سعید بن مسیب سے مختلف الفاظ میں روایت کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ وہ خواب ہے جو حضرت رسول نے دیکھا تھا کہ بنی امیہ منبر پر اس طرح اچک رہے ہیں جس طرح بندر اچکا کرتے ہیں اور اس خواب کے دیکھتے ہی حضرت ایسے غمگین ہوئے کہ آپ اس کے بعد عمر بھر کبھی نہ ہنسے اور جس درخت پر لعنت کی گئی ہے اس سے مروان بن حکم مراد ہے جو حضرت عثمان کا وزیر تھا اور حضرت رسول نے اپنی حیات میں اس کی شرارت و خباثت کی وجہ سے مدینہ سے نکلوا دیا تھا اور اسی کو لوگ طرید رسول کہا کرتے تھے۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۴ صفحہ ۱۹۱ مطبوعہ مصر۔

ک اولاد میں شیطان کے شریک ہونے کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے زنا کی اور اس سے اولاد ہوئی تو چونکہ یہ شیطانی حرکت تھی اسلئے گویا شیطان بھی شریک ہو گیا یا یہ مطلب ہو کہ حرام مال سے لونڈی خرید کرے اور اس سے اولاد ہو ۱۲۔

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ ۚ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ

بیشک جو میرے (مخلص) بندے ہیں ان پر تیرا زور نہیں (چل سکتا) اور کارسازی میں تیرا پروردگار کافی ہے

وَكِيلًا ۝ رَبُّكُمُ الَّذِي يُزْجِي لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ

(لوگو) تمہارا پروردگار وہ (قادر مطلق) ہے جو تمہارے لئے سمندر میں جہازوں کو چلاتا ہے تاکہ

لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝ وَإِذَا مَسَّكُمُ

تم اس کے فضل (وکرم) (معاش) کی تلاش کرو بیشک وہ تم پر بڑا مہربان ہے اور جب سمندر میں

الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ إِلَّا إِيَّاهُ ۖ فَلَمَّا نَجَّاكُمْ

کبھی تمکو کوئی تکلیف پہنچے تو جن کی تم عبادت کیا کرتے تھے غائب (مطلق) ہو گئے مگر بس وہی (ایک خدا) باقی

إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ كَفُورًا ۝ أَفَأَمِنْتُمْ

رہتا ہے (اس پر بھی) جب نجات دے کر تمکو چھٹکارا دیکر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو پھر تم نے منہ موڑ بیٹھے اور انسان بڑا

أَنْ يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا

ہی ناشکرا ہے تو کیا تمکو اسکا بھی اطمینان ہو گیا کہ وہ تمہیں خشکی کی طرف دیکھا کر قارون کی طرح زمین

ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ وَكِيلًا ۝ أَمْ أَمِنْتُمْ أَنْ يُعِيدَكُمْ فِيهِ

میں دھنسا دے یا تم پر قوم لوط کی طرح (پتھر) کنکر کا مینہ برسا دے پھر (اس وقت) تم کسی کو اپنا کارساز نہ پاؤگے (یا) تمکو اسکا بھی اطمینان

تَارَةً أُخْرَىٰ فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُمْ

ہو گیا ہے کہ خدا پھر تمکو دوبارہ اسی سمندر میں بھیجے اسکے بعد ہوا کا ایک ایسا تیز جھونکا جو جہاز کے پرخچے اڑا دے تم پر چھوڑے پھر تمہیں

بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا ۝ وَلَقَدْ

تمہارے کفر کی سزا میں ڈبو مارے پھر تم کسی کو ایسا حمایتی نہ پاؤ گے جو ہمارا پیچھا کرے اور تمہیں چھڑا لے

كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ

اور ہم نے یقیناً آدم کی اولاد کو عزت دی اور خشکی اور تری میں ان کو جانوروں اور کشتیوں کے ذریعہ سے اٹھائے پھرے

الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ۝ ع

اور انہیں اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں اور اپنے بہتیرے مخلوقات پر ان کو اچھی خاصی فضیلت دی

انسان بڑا ناشکرا ہے

انسان اکثر مخلوقات سے افضل ہے

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ

(اس دن کو یاد کرو) جب ہم تمام لوگوں کو ان کے پیشواؤں لہ کے ساتھ بلائیں گے تو جس کا نامۂ

بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ۝

عمل ان کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ لوگ (خوش خوش) اپنا نامۂ عمل پڑھنے لگیں گے

وَمَن كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَ

اور ان پر ریشہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا اور جو شخص اس (دنیا) میں (جان بوجھ کر) اندھا بنا رہا

أَضَلُّ سَبِيلًا ۝ وَإِن كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي

تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہیگا اور نجات کے رستے سے بہت دور بھٹکا ہوا اور اے رسول جو (قرآن) تمہارے پاس

أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ ۖ وَإِذًا لَّاتَّخَذُوكَ

وحی کے ذریعے بھیجا اگرچہ لوگ تو تمہیں اس سے بہکانے ہی لگے تھے تاکہ تم قرآن کے علاوہ پھر دوسری باتوں کا افترا باندھو

خَلِيلًا ۝ وَلَوْلَا أَن ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ

اور (جب تم یہ کر گزرتے) اس وقت یہ لوگ تم کو اپنا سچا دوست بنا لیتے، اور اگر ہم تمکو ثابت قدم نہ رکھتے

شَيْئًا قَلِيلًا ۝ إِذًا لَّأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ

تو ضرور تم بھی ذرا (ذرا) ان کی طرف جھکنے ہی لگتے اور اگر تم ایسا کرتے تو اس وقت ہم تمکو زندگی میں بھی اور مرنے پر

الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ۝ وَإِن كَادُوا

بھی دوہرے دوہرے (عذاب) کا مزہ چکھا دیتے اور پھر تمکو ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار بھی نہ ملتا، اور یہ

لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا ۖ وَإِذًا

لوگ تو تمہیں (سر) زمین (مکہ) سے دل برداشتہ کرنے ہی لگے تھے تاکہ تمکو وہاں سے (شام کی طرف) نکال

لَّا يَلْبَثُونَ خِلَافَكَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ سُنَّةَ مَن قَدْ

کر دیں اور ایسا ہوتا تو تمہارے پیچھے یہ لوگ چند روز کے سوا ٹھہرنے بھی نہ پاتے، تم سے پہلے جتنے رسول ہم

أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِن رُّسُلِنَا ۖ وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا

نے بھیجے ہیں انکا برابر یہی دستور رہا ہے اور جو دستور ہمارے (ٹھہرائے ہوئے) ہیں انہیں تم تغیر

لہ ابن مردویہ نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے اس آیت یوم ندعوا کل اناس بامامہم کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ کل قوم بامام زمانھم وکتاب ربھم وسنۃ نبیھم یعنی ہر قوم اپنے زمانے کے امام اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کے ساتھ بلایا جائے گا دیکھو تفسیر در منثور جلد ۴ صفحہ ۱۹۴ اس سے بھی صاف ثابت ہے کہ ہر زمانے میں ایک امام کا ہونا ضروری ہے اور اس بنا پر اس وقت امام عصر کا موجود رہنا بھی ضروری ہوا ۱۲

ہے مطلب یہ ہے کہ جو شخص دنیا میں بھی باوجود عقل رکھنے کے اس سے کام نہ لے اور ہدایت کی باتوں سے چشم پوشی کرے تو آخرت میں بھی اسے نجات کا رستہ نہ سوجھ پڑے گا ۱۲

ہے فتح مکہ کے روز جب آپ نے خانہ کعبہ سے کل بتوں کو نکال پھینکا تو کفار قریش نے بہت لجاجت سے کہا کہ ایک بت جو کوہ مروہ پر ہے اسے چھوڑ دیجئے اور نہ توڑئیے آپ نے پہلے تو چھوڑ دینے کا قصد کیا مگر پھر توڑ دینے کا حکم دے دیا اسی پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

ہے کیونکہ یہودیوں نے کہا تھا کہ جتنے پیغمبر آئے سب شام میں رہے اگر آپ

تَحْوِيْلًا ۝٧٧ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ

تبدیل نہ پاؤ گے۔ (اے رسول) سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک نماز (ظہر عصر مغرب عشا)

الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝٧٨

پڑھا کرو اور نماز صبح (بھی) کیونکہ صبح کی نماز پر (دن اور رات دونوں کے فرشتوں کی) گواہی ہوتی

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ

ہے اور رات کے خاص حصہ میں نماز تہجد پڑھا کرو یہ سنت تمہاری (خاص) فضیلت ہے قریب ہے کہ قیامت

رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝٧٩ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِىْ مُدْخَلَ

کے دن خدا تم کو مقام محمود تک پہنچائے اور یہ دعا مانگا کرو کہ اے میرے پروردگار مجھے جہاں (پہنچا) اچھی

صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِىْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّىْ مِنْ

طرح پہنچا اور مجھے (جہاں سے نکال) تو اچھی طرح سے نکال اور مجھے خاص اپنی بارگاہ سے ایک

لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝٨٠ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ

حکومت عطا فرما جس سے (ہر قسم کی) مدد پہنچے اور (اے رسول) کہہ دو کہ (دین) حق آ گیا اور (دین)

الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝٨١ وَنُنَزِّلُ مِنَ

باطل نیست و نابود ہوا اس میں شک نہیں کہ باطل مٹنے والا ہی تھا اور ہم تو قرآن میں وہی چیز نازل

الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ

کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے (سراسر) شفا اور رحمت ہے (مگر) نافرمانوں کو تو گھاٹے کے سوا کچھ

الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝٨٢ وَاِذَاۤ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ

بڑھاتا ہی نہیں، اور جب ہم نے آدمی کو نعمت عطا فرمائی تو (الٹے) اس نے (ہم سے) منہ پھیرا اور

وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ۝٨٣ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ

پہلو تہی کرنے لگا، اور جب اسے کوئی تکلیف چھو بھی گئی تو مایوس ہو بیٹھا، (اے رسول) تم کہہ دو

عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝٨٤ ع

کہ ہر ایک اپنے (اپنے) طریقہ پر کارگزاری کرتا ہے پھر تم میں سے جو شخص بالکل ٹھیک سیدھی راہ پر ہے

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلرُّوحِ ۖ قُلِ ٱلرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّى

تمہارا پروردگار (اس سے) خوب واقف ہے (اور اے رسولؐ) تم سے لوگ روح کے بارے میں سوال کرتے

وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ۝٨٥ وَلَئِن شِئْنَا

ہیں تم (ان کے) جواب میں کہہ دو کہ روح (بھی) میرے پروردگار کے حکم سے (پیدا ہوئی) ہے اور تم کو بہت ہی

لَنَذْهَبَنَّ بِٱلَّذِىٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ

تھوڑا سا علم دیا گیا ہے (اس کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے) اور (اے رسولؐ) اگر ہم چاہیں تو جو (قرآن) ہم نے تمہارے پاس

بِهِۦ عَلَيْنَا وَكِيلًا ۝٨٦ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ فَضْلَهُۥ

وحی کا ذریعہ بھیجا ہے (دنیا سے) اٹھا لے جائیں پھر تم اپنے واسطے ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار نہ پاؤ گے مگر

كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا ۝٨٧ قُل لَّئِنِ ٱجْتَمَعَتِ ٱلْإِنسُ

صرف تمہارے پروردگار کی رحمت ہے (کہ اس نے) ایسا (نہ) کیا اس میں شک نہیں کہ اس کا تم پر بڑا فضل ہے (اے رسولؐ) تم کہدو

وَٱلْجِنُّ عَلَىٰٓ أَن يَأْتُوا۟ بِمِثْلِ هَـٰذَا ٱلْقُرْءَانِ لَا يَأْتُونَ

کہ اگر ساری دنیا جہان کے آدمی اور جن اس بات پر اکٹھے ہوں کہ اس قرآن کا مثل لے آئیں تو غیر ممکن

بِمِثْلِهِۦ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ۝٨٨ وَلَقَدْ

اس کے برابر نہیں لا سکتے اگرچہ (اس کوشش میں) ایک کا ایک مددگار بھی بنے اور ہم نے

صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِى هَـٰذَا ٱلْقُرْءَانِ مِن كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰٓ

تو لوگوں (کے سمجھانے) کے واسطے اس قرآن میں ہر قسم کی مثلیں الٹ پلٹ کے بیان کر دیں اس پر

أَكْثَرُ ٱلنَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۝٨٩ وَقَالُوا۟ لَن نُّؤْمِنَ لَكَ

بھی اکثر لوگ بغیر ناشکری کیے نہیں رہتے اور (اے رسولؐ) کفار مکہ نے تم سے کہا کہ جب تک تم ہمارے

حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ ٱلْأَرْضِ يَنۢبُوعًا ۝٩٠ أَوْ تَكُونَ

زمین سے (چشمہ) بہا نکالو گے ہم تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے یا (یہ نہیں تو) کھجوروں اور

لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ ٱلْأَنْهَـٰرَ

انگوروں کا تمہارا کوئی باغ ہو اور اس میں تم بیچ بیچ میں نہریں جاری کر کے دکھا دو یا جیسا تم گمان

(بقیہ حاشیہ ص۲۶۲) کفات
زھوقا ناس کے بعد میں
آپ کے شانے سے کودا
تو مجھے ذرا بھی کوئی تکلیف
نہ ہوئی ۔ ۱۰
(حاشیہ صفحہ ہذا) اہل مکہ کے
کفار قریش نے حضرت رسولؐ
کے مبعوث ہونے کے بعد
نضر بن حارث اور ابی بن خلف
اور عقبہ بن ابی معیط کو مدینے
کے یہودیوں کے پاس آنحضرت
کے حالات دریافت کرنے کو
بھیجا ان یہودیوں نے جواب دیا
کہ ہم جانتے ہیں کہ پیغمبر
آخر الزمان کے ظہور کا زمانہ
قریب ہے اور جو باتیں تم لوگ
اس کی بیان کرتے ہو اس
سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی شخص
پیغمبر ہے تم لوگ اس سے تین
سوال کرو کہ اس سے پوچھو کہ
سابق زمانے میں جو جوان گم
ہو گئے تھے ان کا قصہ
کیا ہے اور روح کیا
چیز ہے اگر وہ روح کی
حقیقت کچھ بتادے تو
سمجھو کہ جھوٹا ہے ورنہ وہ ضرور
سچا پیغمبر ہے ۔ غرض
وہ لوگ مکہ میں واپس
آئے اور مشورہ کر کے
آپ سے سوال کیا ،
آپ نے فرمایا میں
کل جواب دوں گا ،
آخر جوانوں کے بارے
میں تو یہ جواب ملا ۔
اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ
وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا
مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا جو
سورہ کہف میں مذکور
ہے اور روح کے
بارے میں یہ آیت
نازل ہوئی ۔ ۱۳

خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۝٩١ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا

رکھتے تھے ہم پر آسمان ہی کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرا دو یا خدا اور فرشتوں کو (اپنے قول

كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ۝٩٢ اَوْ يَكُوْنَ

کی تصدیق میں) ہمارے سامنے (گواہی میں) لا کر کھڑا کر دیا تمہارے (رہنے کے) لیے

لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ۭ وَ

کوئی طلائی محل سرا ہو، یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور جب تک تم ہم پر

لَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا

خدا کے ہاں سے ایک کتاب نہ نازل کرو گے کہ ہم اسے خود پڑھ بھی لیں اس وقت تک

نَّقْرَؤُهٗ ۭ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا

ہم تمہارے (آسمان پر) چڑھنے کے بھی قائل نہ ہونگے (اے رسول ؐ) تم کہدو کہ سبحان اللہ میں

رَّسُوْلًا ۝٩٣ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ

ایک آدمی (خدا کے) رسول کے سوا اور کیا ہوں (جو یہ بیہودہ باتیں کرتے ہو) اور جب لوگوں کے پاس

الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝٩٤

ہدایت آ گئی تو ان کو ایمان لانے سے اسکے سوا اور کسی چیز نے نہ روکا کہ وہ کہنے لگے کہ کیا خدا نے

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ

آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ہے (اے رسول ؐ) تم کہدو کہ اگر زمین پر فرشتے (رہتے ہوتے کہ) اطمینان

مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا

سے چلتے پھرتے تو ہم ان لوگوں کے پاس فرشتہ ہی کو رسول بنا کر نازل کرتے (اے رسول ؐ) تم کہدو

رَّسُوْلًا ۝٩٥ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَ

کہ ہمارے تمہارے درمیان گواہی کے واسطے بس خدا کافی ہے اس میں شک نہیں کہ وہ اپنے

بَيْنَكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝٩٦

بندوں کے حال سے خوب واقف اور دیکھتا رہتا ہے۔

کفار مکہ کی بیہودہ فرمائشیں

ع ۱۰

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ

اور خدا جس کی ہدایت کرے ہدایت یافتہ ہے اور جس کو گمراہی میں چھوڑ دے تو یاد رکھو کہ پھر

لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى

اس کے سوا کسی کو اس کا سرپرست نہ پاؤ گے اور قیامت کے دن ہم ان لوگوں کو منہ کے

وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا

بل اوندھے اندھے اور گونگے اور بہرے قبروں سے اٹھائینگے۔ تو انکا ٹھکانا جہنم ہے کہ جب بجھنے

خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ۝٩٧ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا

کو ہوگی تو ہم ان لوگوں پر اسے اور بھڑکا دینگے۔ یہ سزا انکی اس وجہ سے ہے کہ ان لوگوں نے ہماری

بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ

آیتوں سے انکار کیا اور کہنے لگے کہ جب ہم (مرنے کے بعد سڑ گل کر) ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائینگے تو کیا

خَلْقًا جَدِيْدًا ۝٩٨ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

پھر ہم از سر نو پیدا کرکے اٹھائے جائینگے۔ کیا ان لوگوں نے اس پر بھی نہیں غور کیا کہ وہ خدا جسنے سارے

وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ

آسمان اور زمین بنائے اس پر بھی (حضور) قادر ہے کہ انکے ایسے آدمی دوبارہ پیدا کرے اور اسنے ان کی

اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ۝٩٩ قُلْ لَّوْ

موت کی ایک میعاد مقرر کردی ہے جس میں ذرا بھی شک نہیں اسپر بھی یہ ظالم انکار کئے بغیر نہ رہے والے

اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ

رسول انسے) کہو کہ اگر میرے پروردگار کی رحمت کے خزانے بھی تمہارے اختیار میں ہوتے تو

الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝١٠٠ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى

بھی تم خرچ ہو جانے کے ڈر سے (انکو) بند رکھتے اور آدمی بڑا ہی تنگدل ہے اور ہم نے یقیناً موسے کو

تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ فَسْئَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ

کھلے ہوئے نو لہ معجزے عطا کئے تو اے رسول بنی اسرائیل سے ذرا پوچھ دیکھو کہ جب موسے انکے پاس

لہ ایک روایت میں ہے کہ وہ نو معجزے یہ تھے: عصا، ید بیضا، قحط، طوفان، ٹڈی، جوں، مینڈک، خون اور میووں کی کمی اس کی تفصیل دیکھو، پارہ نہم سورہ اعراف کا صفحہ ۳٦۳ — ۱۲

لَهُ فِرْعَوْنُ إِنِّي لَأَظُنُّكَ يَٰمُوسَىٰ مَسْحُورًا ۝۱۰۱ قَالَ

آئے تو فرعون نے ان سے کہا کہ اے موسیٰ میں تو سمجھتا ہوں کہ کسی نے تم پر جادو کر کے دیوانہ بنا دیا ہے موسیٰ

لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ أَنزَلَ هَٰٓؤُلَآءِ إِلَّا رَبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ

نے کہا تم یہ ضرور جانتے ہو کہ یہ معجزے سارے آسمان و زمین کے پروردگار نے نازل کئے

بَصَآئِرَ وَإِنِّي لَأَظُنُّكَ يَٰفِرْعَوْنُ مَثْبُورًا ۝۱۰۲ فَأَرَادَ أَن

(اور وہ بھی لوگوں کی سوجھ کی باتیں ہیں اور اے فرعون میں تو خیال کرتا ہوں کہ تم پر شامت آئی

يَسْتَفِزَّهُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ فَأَغْرَقْنَٰهُ وَمَن مَّعَهُۥ جَمِيعًا ۝۱۰۳

ہے پھر فرعون نے چاہا کہ بنی اسرائیل کو سرزمین (مصر) سے نکال باہر کرے تو ہم نے فرعون اور جو لوگ اسکے ساتھ تھے سب کو ڈبو دیا

وَقُلْنَا مِنۢ بَعْدِهِۦ لِبَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ٱسْكُنُوا۟ ٱلْأَرْضَ فَإِذَا

اور اسکے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اب تم ہی (اس ملک میں) خوب آرام سے رہو سہو پھر جب

جَآءَ وَعْدُ ٱلْـَٔاخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيفًا ۝۱۰۴ وَبِٱلْحَقِّ أَنزَلْنَٰهُ

آخرت کا وعدہ آ پہنچے گا تو ہم تم سب کو سمیٹ کر لے آئینگے اور ہم نے اس قرآن کو بالکل ٹھیک

وَبِٱلْحَقِّ نَزَلَ وَمَآ أَرْسَلْنَٰكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝۱۰۵ وَ

نازل کیا اور وہ بالکل ٹھیک ٹھیک نازل ہوا اور تمکو تو ہم نے (جنت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذاب سے) ڈرانے والا رسول بنا کر

قُرْءَانًا فَرَقْنَٰهُ لِتَقْرَأَهُۥ عَلَى ٱلنَّاسِ عَلَىٰ مُكْثٍ وَنَزَّلْنَٰهُ

بھیجا ہے اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اسلئے نازل کیا کہ تم لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھ کر سناؤ اور اسکو ہم نے

تَنزِيلًا ۝۱۰۶ قُلْ ءَامِنُوا۟ بِهِۦٓ أَوْ لَا تُؤْمِنُوٓا۟ إِنَّ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟

ہم نے اسکو رفتہ رفتہ نازل کیا ہے کہہ دو کہ تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ اس میں شک نہیں کہ جن لوگوں کو اسکے قبل ہی

ٱلْعِلْمَ مِن قَبْلِهِۦٓ إِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ

(آسمانی کتابوں کا) علم عطا کیا گیا ہے جب انکے سامنے پڑھا جاتا ہے تو ٹھوڑیوں سے (منہ کے بل)

سُجَّدًا ۝۱۰۷ وَيَقُولُونَ سُبْحَٰنَ رَبِّنَآ إِن كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا

سجدے میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار (ہر عیب سے) پاک ہے بیشک ہمارے پروردگار کا وعدہ پورا ہونا ہی تھا

لہ مطلب یہ ہے کہ قرآن میں جتنی باتیں ہیں سب ٹھیک اور مطابق واقع ہیں اور خدا ہی کا نازل کیا ہوا ہے اور جس طرح خدا نے نازل کیا اسی طرح آنحضرت کے پاس بلا کم و کاست پہنچا راہ میں کسی قسم کی کوئی خرابی واقع نہیں ہوئی

ع ۱۱

لَمَفْعُوْلًا ۝۱۰۸ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ

اور یہ لوگ (سجدے کیلئے) منہ کے بل گر پڑتے ہیں اور روتے جاتے ہیں اور اس (قرآن) سے ان کی عاجزی کو بڑھاتا جاتا ہے۔ آپ رسول

خُشُوْعًا ۝۱۰۹ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا

(اُنسے) کہہ دو کہ (تمکو اختیار ہے) خواہ اُسے اللہ (کہہ کر) پکارو یا رحمٰن (کہہ کر) پکارو (غرض) جس نام کو بھی پکارو

تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ

اُس کے تو سب نام اچھے (اسکے اچھے ہیں) اور (اے رسول) نہ تو اپنی نماز بہت پکار کر پڑھو۔

وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝۱۱۰ وَقُلِ الْحَمْدُ

اور نہ بالکل چپکے سے بلکہ اُسکے درمیان ایک وسط طریقہ اختیار کرو۔ اور کہو کہ ہر طرح کی تعریف اُسی خدا کو

لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي

(سزاوار) ہے جو نہ تو کوئی اولاد رکھتا ہے اور نہ (سارے جہان کی) سلطنت میں اس کا کوئی ساجھی

الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝۱۱۱

دار ہے اور نہ اُسے کسی طرح کی کمزوری ہے کہ کوئی اس کا سرپرست ہو اور اس کو بڑا جان کر اس کی بڑائی اچھی طرح کرتے رہا کرو۔

(۱۸) سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ (۶۹)

آیاتہا — رکوعاتہا

سورہ کہف مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو دس آیتیں اور بارہ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جس نے اپنے بندے (محمدؐ) پر کتاب (قرآن) نازل کی اور

يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝۱ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا

اُس میں کسی طرح کی کجی (خرابی) نہ رکھی (بلکہ ہر طرح سے) سیدھا تاکہ جو سخت عذاب خدا کی بارگاہ سے (کافروں پر) نازل ہونے والا

مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

اُس سے لوگوں کو ڈرائے اور جن مومنین نے اچھے اچھے کام کئے ہیں ان کو اس بات کی خوشخبری دے کہ ان

الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝٢ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ

کے لیے بہت اچھا اجر (و ثواب) موجود ہے جس میں وہ ہمیشہ (باطمینان تمام) رہیں گے اور جو لوگ

اَبَدًا ۝٣ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝٤

اس کے قائل ہیں کہ خدا اولاد رکھتا ہے ان کو عذاب سے (ڈرائے) نہ تو انہی کو اس کی کچھ خبر ہے

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ۭ كَبُرَتْ كَلِمَةً

اور نہ ان کے باپ داداؤں ہی کو تھی (یہ) بڑی سخت بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے

تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۭ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝٥

یہ لوگ جھوٹ کے سوا (کچھ اور) بولتے ہی نہیں ۔ تو

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا

(اے رسول) اگر یہ لوگ اس بات کو نہ مانیں تو شاید تم مارے افسوس کے ان کے پیچھے اپنی

بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝٦ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ

جان دے ڈالو گے جو کچھ روئے زمین پر ہے ہم نے اسے اس کی زینت (رونق)

زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝٧ وَاِنَّا

قرار دی تاکہ ہم لوگوں کا امتحان لیں کہ ان میں سے کون سب سے اچھے چلن کا ہے اور پھر ہم

لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝٨ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ

(ایک نہ ایک) دن جو کچھ بھی اس پر ہے (سب کو نابود کر کے) چٹیل میدان بنا دینے والے (اے رسول) کیا تم خیال کرتے

اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝٩ اِذْ

ہو کہ اصحاب کہف و رقیم (کھوہ اور تختی والے) ہماری (قدرت کی) نشانیوں میں سے ایک عجیب (نشانی)

اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا

تھے کہ ایک بارگی کچھ جوان غار میں آ پہنچے اور دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں اپنی بارگاہ سے

مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝١٠

رحمت عطا فرما اور ہمارے واسطے ہمارے کام میں کامیابی عنایت کر (تب) ہم نے

شان نزول اصحاب کہف

ملک روم میں کچھ آدمی تھے اور ان کے نام یہ تھے ۔ مکسلمینا، ... تملیخا، ... شہر ... میں لوگ رہتے تھے ... افسوس تھا اور ... بادشاہ دقیانوس تھا اور لوگوں کو بتوں کی پرستش پر مجبور کرتا تھا اور جو پرستش نہ کرتا مارا جاتا ... یہ لوگ ... خدا کی عبادت کرنے والے تھے جب ان لوگوں نے یہ کیفیت دیکھی ... ایک دن شکار کے بہانے ... سے باہر نکلے جب آبادی سے دور ہوئے تو ایک چرواہے پر نظر پڑی جس کا نام ... تھا ان لوگوں نے اس کو ہدایت کر کے اپنا ساتھی بنانا چاہا ... ان لوگوں نے ... اور آگے بڑھے تو اس کا کتا جس کا نام قطمیر تھا ان کے ساتھ ہو لیا

١٢ ١٣ ١٣ ١٤

اصحاب کہف

فَضَرَبْنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۝ ١١ ثُمَّ
کئی برس تک غار میں اُن کے کانوں پر پردے ڈال دیئے (انھیں سُلا دیا) پھر ہمنے
بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْۤا اَمَدًا ۝ ١٢
انھیں جو نکالا تاکہ ہم دیکھیں کہ دو گروہوں میں سے کسی کو (غار میں) ٹھہرنے کی
نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا
مدت خوب لہ یاد ہے (اے رسولؐ اب) ہم انکا حال تم سے بالکل ٹھیک ٹھیک بیان کرتے
بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ۝ ١٣ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا
ہیں، وہ چند جوان تھے کہ اپنے (سچے) پروردگار پر ایمان لائے تھے اور ہمنے انکی سوجھ بوجھ اور زیادہ کردی تھی
فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ
ہمنے انکے دلوں پر (صبر و استقلال کی) گرہ لگادی (کہ جب دقیانوس بادشاہ نے کفر پر مجبور کیا) تو اٹھ کھڑے
دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا ۝ ١٤ هٰۤؤُلَاۤءِ قَوْمُنَا
ہوئے (اور بے تامل) کہنے لگے ہمارا پروردگار تو بس سارے آسمان و زمین کا مالک ہے ہم تو اسکے سوا کسی معبود کی ہرگز
اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ
عبادت نہ کرینگے اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہمنے عقل سے دور بات کہی (افسوس ایک) یہ ہماری قوم کے لوگ ہیں
بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝ ١٥ وَاِذِ
کہ جنھوں نے خدا کو چھوڑ کر دوسرے معبود بنا رکھے ہیں (پھر) یہ لوگ (ان کے معبود ہونے کی) کوئی صریحی دلیل کیوں نہیں پیش
اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ
کرتے اور جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے اس سے زیادہ ظالم اور کون ہوگا (پھر باہم کہنے لگے) جب تم نے ان لوگوں سے اور خدا کے
يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ
سوا جن معبودوں کی یہ لوگ پرستش کرتے ہیں ان سے کنارہ کشی کرلی تو چلو (فلاں) غار میں جا بیٹھو تمہارا پروردگار اپنی رحمت
مِّرْفَقًا ۝ ١٦ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ
پروسیع کردیگا اور تمہارے کام میں تمہارے لیے آسانی کے سامان مہیا کردیگا (غرض یہ ٹھان کر غار میں جا پہنچے) اور کہ جب

ع ٢

لہ غرض جب یہ لوگ اس میدان لوٹ کر پہنچے تو دقیانوس بادشاہ کو ان کے بھاگ جانے کی خبر اور وجہ معلوم ہوئی تو اسنے چند سواروں کے ساتھ ان کا پیچھا کیا جب ان لوگوں نے سواروں کو دیکھا تو خوف کے مارے پہاڑ کی ایک کھوہ میں جا چھپے اور دعا انتہا کی زبان سے نکلی۔ جب اللہ وحدہ لاشریک لہ غرض ان کا اس کھوہ میں جانا تھا کہ خدا نے ان پر نیند کو غالب کر دیا کہ سب کے سب سو گئے اور کتا غار کے باہر آگے کے دونوں پاؤں پھیلا کر بیٹھ رہا چونکہ یہ لوگ کھوہ میں جا چھپے اسی وجہ سے انھیں اصحاب کہف کہتے ہیں آخر جب دقیانوس اس غار کے پاس پہنچا تو اپنے وزیر سے جس کا نام داریوس تھا اور باطن میں باایمان تھا کہنے لگا تو غار کے اندر جا اور ان کا حال دیکھ کر کہہ۔ داریوس نے اندر جاکر ہر چند لوگوں کو پکارا مگر آواز نہ آئی تو اس کو بھی چونکہ ان کی نجات منظور تھی کہنے لگا وہ لوگ سب کے سب تیرے خوف سے مر گئے یہ سنکر دقیانوس خوش ہو گیا اور حکم دیا کہ غار کے دروازے کو بند کردو۔ داریوس نے ایک تختی پر ان لوگوں کے نام نسب اور بھاگنے کی تاریخ لکھ کر غار کے دروازے پر لٹکا دی اسی وجہ سے ان کو اصحاب رقیم بھی کہتے ہیں کیونکہ رقیم کے معنے تختی کے ہیں - ۱۳ - ۱۲ - ۱۲

ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ

سورج نکلتا ہے تو تو دیکھے گا کہ وہ ان کے غار سے داہنی طرف جھک کے نکل جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے

وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ مَن يَهْدِ اللَّهُ

تو ان سے بائیں طرف کترا جاتا ہے اور وہ لوگ اس کے اندر ایک وسیع جگہ میں لیٹے ہیں یہ خدا

فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝ 17

کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جسکو خدا ہدایت کرے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جسکو گمراہ کرے تو پھر تم اسکا

وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ

کوئی سرپرست راہنما ہرگز نہ پاؤ گے اور تو ان کو سمجھے گا کہ وہ جاگتے ہیں حالانکہ وہ (گہری نیند میں) سوئے ہیں اور ہم

وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ

کبھی داہنی طرف اور کبھی بائیں طرف انکی کروٹیں بدلواتے ہیں اور انکا کتا اپنے آگے کے دونوں پاؤں پھیلائے

لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ

چوکھٹ پر ڈٹا بیٹھا ہے (ان کی یہ حالت ہے کہ) اگر کہیں تو ان کو جھانک کر دیکھے تو الٹے پاؤں ضرور بھاگ کھڑا

رُعْبًا ۝ 18 وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ قَالَ

ہو اور تیرے دل میں دہشت سما جائے اور جس طرح اپنی قدرت سے انکو سلایا اسی طرح (اپنی قدرت سے) ان کو

قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ

(جگا) اٹھایا تاکہ آپس میں کچھ پوچھ گچھ کریں (غرض) انمیں ایک بولنے والا بول اٹھا کہ (بھئی اس غار میں) تم کتنی

يَوْمٍ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُم

مدت ٹھہرے کہنے لگے (ارے ٹھہرے کیا بس) ایکدن یا ایکدن سے بھی کم (اسکے بعد) کہنے لگے کہ جتنی دیر تم غار میں ٹھہرے

بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا

اسکو تمہارا پروردگار ہی کچھ تم سے بہتر جانتا ہے (اچھا) تو اب اپنے میں سے کسی کو اپنا یہ روپیہ دیکر شہر کی طرف بھیجو تو وہ

فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ۝ 19

جاکر (اچھی طرح) دیکھ بھال لے کہ وہاں کونسا کھانا بہت اچھا ہے پھر اس میں سے (بقدر ضرورت) کھانا تمہارے واسطے لے

لے غرض یہ لوگ غار میں سوئے تو سوئے اب کا ہے کو اٹھتے، تین سو نو برس تک سوتے رہے اسی اثنا میں دقیانوس کا زمانہ بھی ہو گیا وہ مرا اور اس کے بعد کئی بادشاہ ہوئے جب یہ لوگ اٹھے تو دروازہ بند پایا متحیر ہوئے کہ کیونکر نکلیں ان لوگوں میں سے ایک شخص نے بارگاہ خدا میں عرض کی کہ میں نے ایک روز مزدور کو ایک کام کے واسطے رکھا وہ آدھا دن کام کر کے چلا گیا جب میں اس کو دن بھر کی مزدوری دینے لگا تو اسنے ناخوش ہو کر چھوڑ دی تو میں نے اس کی مزدوری سے ایک گائے کا بچہ خرید کر گلہ میں چھوڑ دیا اس کی نسل بڑھی اور کئی ہو گئے بعد کو وہ مزدور پریشان اور تنگدست ہوا تو میرے پاس مزدوری مانگنے آیا تو میں نے اس کو وہ گلہ صحرا میں پہنچا دیا اور کہا کہ یہ کل تیرا مال ہے وہ بولا تم مجھ سے دل لگی کرتے ہو آخر میں نے قسم کھائی اور پورا قصہ اس سے بیان کیا تو اس نے اس پر قبضہ کر لیا خداوندا اگر یہ کام میں نے محض تیری رضا کے واسطے کیا تھا تو اس کا دروازہ کھولدے اس کہنے کے ساتھ ہی غار کا ایک تہائی دروازہ کھل گیا۔

إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي

آئے اور اسے چاہیئے کہ وہ آہستہ چپکے سے آجائے اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے ○ اس میں شک نہیں کہ اگر

مِلَّتِهِمْ وَلَن تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا ﴿٢٠﴾ وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ

ان لوگوں کو تمہاری اطلاع ہو گئی تو بس پھر تم کو سنگسار ہی کر دینگے یا پھر تم کو اپنے دین کی طرف پھیر کر لے جائیں گے اور اگر

لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا

ایسا ہوا تو پھر تم کبھی کامیاب نہ ہو گے اور ہم نے یوں ان کی قوم کے لوگوں کو ان کی حالت پر اطلاع کرا دی تاکہ وہ لوگ دیکھ لیں کہ خدا

إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ ۖ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَانًا ۖ

کا وعدہ یقیناً سچا ہے اور یہ بھی سمجھ لیں کہ قیامت کے آنے میں کچھ بھی شبہ نہیں اب اطلاع ہونے کے بعد ان کے

رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ ۚ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ

بارے میں لوگ باہم جھگڑنے لگے تو کچھ لوگوں نے کہا کہ ان کے غار پر (بطور یادگار) کوئی عمارت بنا دو ان کا پروردگار تو ان کے

عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَ

حال سے خوب واقف ہے اور ان کے بارے میں جن مومنین کی رائے غالب رہی انہوں نے کہا کہ ہم تو ان کے غار پر ایک مسجد بنائیں گے

يَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۖ وَيَقُولُونَ

قریب ہے کہ لوگ (نصاریٰ نجران) کہیں گے کہ وہ تین آدمی تھے چوتھا ان کا کتا ہے اور کچھ لوگ (عاقب وغیرہ) کہتے ہیں کہ پانچ

سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ

آدمی تھے چھٹا ان کا کتا ہے یہ سب غیب میں اٹکل لگاتے ہیں اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ سات آدمی ہیں اور آٹھواں

إِلَّا قَلِيلٌ ۗ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ

ان کا کتا ہے اے رسول تم کہہ دو کہ ان کا شمار میرا پروردگار ہی خوب جانتا ہے ان کی گنتی کو تھوڑے ہی لوگ جانتے ہیں تو اے رسول

فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا ﴿٢٢﴾ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ

تم ان لوگوں سے اصحاب کہف کے بارے میں سرسری گفتگو کے سوا زیادہ نہ جھگڑو اور ان کے بارے میں ان لوگوں میں سے کسی سے کچھ پوچھو

ذَٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا

بھی نہیں اور کسی کام کی نسبت نہ کہا کرو کہ میں اس کو کل کروں گا مگر انشاء اللہ کہہ کر اور اگر انشاء اللہ کہنا بھول جاؤ تو جب یاد آئے اپنے

۱ے جب تہائی دروازہ کھل گیا تو دوسرے نے کہا کہ سر (؟) قحط کے زمانہ میں ایک خوبصورت عورت میرے پاس کچھ لینے آئی میں نے اس سے ناجائز مطلب حاصل کرنے کی خواہش کی یہ سنکر واپس چلی گئی اور راضی نہ ہوئی پھر دوبارہ آئی میں نے وہی سوال کیا وہ پھر واپس چلی گئی غرض اسی طرح جب وہ چوتھی بار آئی تو وہ بہت بیقراری اور مجبوری سے راضی ہو گئی جب میں نے ارادہ کیا تو وہ کانپنے لگی میں نے سبب پوچھا تو بولی خدا سے ڈرتی ہوں یہ سنتے ہی میں نے فوراً توبہ کی اور اس کو قدر دیکر رخصت کیا خداوندا اگر میرا کام محض تیری خوشی کے لئے تھا تو اس کا دروازہ کھول دے اس کے ساتھ دو تہائی دروازہ کھل گیا تب تیسرے نے کہا کہ میرے والدین بوڑھے تھے میں ایک شب ان کے واسطے دودھ لے گیا تو دیکھا وہ سو رہے ہیں میں نے تکلیف کے خیال سے ان کو نہ جگایا اور صبح تک انتظار میں کھڑا رہا اور اپنے گھر والوں کی بھوک کا بھی کچھ خیال نہ کیا۔ خداوندا اگر یہ کام میرا فقط تیری خوشی کے واسطے تھا تو دروازہ کھول دے اسی وقت پورا دروازہ کھل گیا اور غار میں روشنی ہوئی، اسکے بعد باہم مشورہ ہوا کہ ایک شخص شہر جاکر کچھ کھانے کو لے مگر اس طرح کہ کسی کو خبر نہ ہو اور اس خیال میں تھے کہ یہ لوگ ایک دن یا اس سے بھی کم سوئے، لیکن جس وقت شہر میں آئے شہر کو دیکھا تو تعجب سے کہنے لگے الٰہی ایک دن میں اس شہر کا حال اس قدر متغیر ہو گیا ۱۲

ع ۵

نَسِیْتَ وَقُلْ عَسٰۤی اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ

پروردگار کو یاد کر لو (انشاء اللہ کہہ لو) اور کہو کہ امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے ایسی بات کی ہدایت فرمائے جو

هٰذَا رَشَدًا ۝۲۴ وَلَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ

رہنمائی میں اس سے بھی زیادہ قریب ہو اور اصحاب کہف اپنے غار میں نو اوپر تین سو برس رہے (اے رسول) اگر

سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۝۲۵ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا

وہ لوگ اس پر بھی نہ مانیں تو تم کہہ دو کہ خدا ان کے ٹھہرنے کی مدت سے بخوبی واقف ہے،

لَهٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ

سارے آسمان اور زمین کا غیب اسی کے واسطے خاص ہے (اللہ اکبر) وہ کیسا دیکھنے والا اور کیا

مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖۤ

ہی سننے والا ہے اسکے سوا ان لوگوں کا کوئی سرپرست نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو اپنا دخیل نہیں بناتا

اَحَدًا ۝۲۶ وَاتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ

(اے رسول) جو کتاب تمہارے پروردگار کی طرف سے وحی کے ذریعے سے نازل ہوئی ہے اسکو پڑھا کرو اس کی

لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝۲۷

باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا، اور تم اسکے سوا کوئی کہیں ہرگز پناہ کی جگہ بھی نہ پاؤ گے، اور (اے رسول)

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ

جو لوگ اپنے پروردگار کی صبح سویرے اور جھٹ پٹے وقت شام کو یاد کرتے ہیں اور اسی کی خوشنودی کے

وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ

خواہاں ہیں ان کے ساتھ تم خود بھی اپنے نفس پر جبر کرو اور ان کی طرف سے اپنی نظر (توجہ) نہ پھیرو کہ تم دنیا

تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا

میں زندگی کی آرائش چاہنے لگو اور جس کے دل کو ہم نے (گویا خود) اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور

قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝۲۸

وہ اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے پڑا ہے اور اس کا کام سراسر زیادتی ہے اسکا کہنا ہرگز نہ ماننا،

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ
اور اے رسول! تم کہہ دو کہ سچی بات (کلمہ توحید) تمہارے پروردگار کی طرف سے (نازل ہو چکی) ہے بس جو چاہے مانے اور
شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ
جو چاہے نہ مانے (مگر) ہم نے ظالموں کے لئے وہ آگ (دہکا کے) تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں
بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ
گھیر لیں گی اور اگر وہ لوگ دوہائی دیں گے، تو ان کی فریاد رسی کھولتے ہوئے پانی سے کی جائے گی
يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝٢٩
جو مثل پگھلے ہوئے تانبے کے ہوگا (اور) وہ منہ کو بھون ڈالے گا کیا برا پانی ہے اور (جہنم بھی) کیا بری
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ
جگہ ہے اس میں شک نہیں کہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کرتے رہے تو ہم ہرگز اچھے کام والے
مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝٣٠ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ
کے اجر کو اکارت نہیں کرتے یہ وہی لوگ ہیں جن کے رہنے سہنے کے لئے سدا بہار (بہشت کے) باغات
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ
ہیں ان کے (مکانات کے) نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ ان باغات میں (دمکتے ہوئے کندن کے) کنگن سے
مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ
سنوارے جائیں گے اور انہیں باریک ریشم (کریب) اور دبیز ریشم (دافتے) کے دھانی جوڑے پہنائے
وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ نِعْمَ
جائیں گے اور تختوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے۔ کیا ہی اچھا بدلہ ہے اور (بہشت بھی) آسائش
الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝٣١ وَاضْرِبْ لَهُمْ
کی کیسی اچھی جگہ ہے۔ اور (اے رسول) ان لوگوں سے ان دو
مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ
شخصوں کی مثل بیان کرو کہ ان میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ دے رکھے ہیں

اصحابِ صُفّہ غریب مسلمان تھے ان کی
عموماً پریشان حالی رہا کرتی
تھی۔ حضرت سلمان جو بڑے
معزز و مقرب بارگاہ صحابی
تھے ان کے پاس ایک
اونی چادر تھی اسی سے سب
کام لیتے ضرورت کے وقت
اسی میں کھانا بھی باندھتے
اسی کو اوڑھتے بھی، ایک
دن یہی چادر اوڑھے ہوئے
آپ کے پاس بیٹھے تھے
گرمی کے دن تھے پسینہ
سے چادر تر ہو گئی تھی
یہی عیینہ بن حصین بیٹھے
آپ سے ملنے آیا تو اسے
حضرت سلمان کی چادر کی
بو بُری معلوم ہوئی آخر
بول اٹھا جب ہم آیا کریں
تو ان لوگوں کو ہٹا دیجئے
اسی بنا پر یہ آیت نازل
ہوئی۔
لے ہیں ... طوق
اور کنگن وغیرہ خاص
عورتوں کے زیور شمار
کئے جاتے ہیں یہاں کے
لوگ کبھی ایسے اشعار میں پر
تعجب کرتے ہیں کہ مردوں
کو طوق اور کنگن سے کیا
واسطہ حالانکہ یہ تعجب
صرف رسم و رواج کی وجہ
سے ہے جس کو عقلاً کوئی
اعتبار نہیں کیونکہ ایک
شہر کا رواج دوسرے
شہر میں بدل جاتا
ہے پھر کیا ضرورت
ہے کہ دنیا کا رواج
آخرت میں باقی رہے
اس کے علاوہ اب بھی
دنیا کے بادشاہ سونے
یا جواہرات
کے زیور
وغیرہ پہنتے
ہیں بہرحال
یہ اعتراض ہرگز
قابلِ اعتبار نہیں ہے۔

ع ۵

أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۝۳۲

اور ہم نے ان کے چوگرد خرمے کے درخت لگا دیئے ہیں اور ان دونوں باغوں کے درمیان کھیتی بھی لگائی ہے،

كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِم مِّنْهُ شَيْئًا

وہ دونوں باغ خوب پھل لائے اور پھل لانے میں کچھ کمی نہیں کی، اور ہم نے ان دونوں باغوں کے درمیان

وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَرًا ۝۳۳ وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ

نہر بھی جاری کر دی ہے اور اُسے پھل ملا تو اپنے ساتھی سے جو اس سے باتیں کر رہا تھا بولا

فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مِنكَ مَالًا

کہ میں تو تجھ سے مال میں (بھی) زیادہ ہوں اور جتھے میں بھی (بڑھ کر) ہوں اور ایسی باتیں کرتا ہوا

وَأَعَزُّ نَفَرًا ۝۳۴ وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ

اپنے باغ میں بھی جا پہنچا حالانکہ اس کی حالت یہ تھی کہ (کفر کی وجہ سے) اپنے اوپر آپ ظلم کر رہا تھا

قَالَ مَا أَظُنُّ أَن تَبِيدَ هَٰذِهِ أَبَدًا ۝۳۵ وَمَا أَظُنُّ

غرض وہ کہہ بیٹھا کہ مجھے تو اس کا گمان نہیں ہوتا کہ کبھی یہ باغ اُجڑ جائے اور میں تو یہ بھی خیال نہیں کرتا

السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّدِدتُّ إِلَىٰ رَبِّي لَأَجِدَنَّ

کہ قیامت قائم ہوگی اور بالفرض ہوئی بھی تو جب میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا جاؤنگا تو یقیناً اُس سے

خَيْرًا مِّنْهَا مُنقَلَبًا ۝۳۶ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ

کہیں اچھی جگہ پاؤں گا اُس کا ساتھی جو اُس سے باتیں کر رہا تھا کہنے لگا کہ

يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِن تُرَابٍ

کیا تو اُس پروردگار کا منکر ہے جس نے (پہلے) تجھے مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے پھر

ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا ۝۳۷ لَّٰكِنَّا هُوَ

تجھے بالکل ٹھیک مرد (آدمی) بنا دیا، لیکن ہم (تو یہ کہتے ہیں کہ) وہی خدا

اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا ۝۳۸ وَلَوْلَا إِذْ

میرا پروردگار ہے اور میں تو اپنے پروردگار کا کسی کو شریک نہیں بناتا اور جب

دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ
تو اپنے باغ میں آیا تو یہ کیوں نہ کہا کہ یہ سب (ماشاء اللہ) اسے خدا ہی کے چاہے سے ہوا ہے اور کچھ بھی
اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٣٩﴾ فَعَسٰى رَبِّيْٓ
نہیں کیونکہ بغیر خدا کی مدد کے (کسی میں) کچھ طاقت نہیں اگر مال اور اولاد کی راہ سے تو مجھے کم سمجھتا ہے۔ تو عنقریب
اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا
ہی میرا پروردگار مجھے وہ باغ عطا فرمائیگا جو تیرے باغ سے کہیں بہتر ہوگا اور تیرے باغ پر کوئی ایسی آفت
مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿٤٠﴾ اَوْ يُصْبِحَ
آسمان سے نازل کرے کہ (خاک سیاہ ہو کر) چٹیل چکنا صفا چٹ میدان ہو جائے
مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿٤١﴾ وَاُحِيْطَ
اسکا پانی نیچے اتر کے خشک (ہو جائے) پھر تو اس کو کسی طرح طلب کر سکے چنانچہ عذاب نازل ہوا اور اسکے
بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَ
باغ کے پھل (آفت میں) گھیر لیے گئے تو وہ اس مال پر جو باغ کی تیاری میں صرف کیا تھا (افسوس سے) ہاتھ ملنے لگا اور
هِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ
باغ کی یہ حالت تھی کہ اپنی ٹہنیوں پر اوندھا گرا ہوا تھا تو کہنے لگا کاش میں اپنے
اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿٤٢﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ
پروردگار کا کسی کو شریک نہ بناتا اور خدا کے سوا اسکا کوئی جتھا بھی نہ تھا کہ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿٤٣﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ
اس کی مدد کرتا۔ اور نہ وہ بدلہ لے سکتا تھا اسی جگہ سے ثابت ہو گیا کہ سرپرستی تمام خدا ہی کے لئے ہے جو سچا
الْحَقِّ ۭ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿٤٤﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ
ہے وہی بہتر ثواب (دینے) والا ہے اور انجام کے خیال سے بھی وہی بہتر ہے اور ان سے (اے رسول) دنیا کی
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ
زندگانی کی مثل بھی بیان کردو کہ اسکی حالت اس پانی کی سی ہے جسے ہم نے آسمان سے برسایا تو زمین کی روئیدگی (اس میں)

ع ٥

لے اسی بنا پر انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب کسی کو کوئی چیز بہت اچھی معلوم ہو اور ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ کہدے تو اس کو نظر نہیں لگتی۔

زندگانی دنیا کی مثال

نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَ
مل جل گئی اور خوب پھلی پھولی (پھر آخر ریزہ ریزہ (بھوسا) ہوگئی کہ اسکو ہوائیں اڑاتی پھرتی ہیں اور خدا
كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝۴۵ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ
ہر چیز پر قادر ہے (اے رسولؐ) مال اور اولاد (اس ذرا سی) دنیا کی زندگی
زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ
کی زینت ہیں ؎ اور باقی رہنے والی ؎ نیکیاں تمہارے پروردگار کے نزدیک ثواب میں
رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝۴۶ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى
کہیں زیادہ اچھی ہیں اور توقع و آرزو کی راہ سے (بھی) بہتر ہیں اور اس دن سے ڈرو جس دن ہم پہاڑوں کو
الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝۴۷
چلائیں گے اور تم زمین کو کھلا میدان (یعنی پہاڑوں سے) خالی دیکھو گے اور ہم ان سب کو جمع کر لیں گے تو ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے
وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا
اور سب تمہارے پروردگار کے سامنے قطار قطار پیش کئے جائیں گے اور اس وقت ہم یاد دلائیں گے کہ جس طرح ہم نے تم کو
خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۢ ؕ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ
پہلی بار پیدا کیا تھا اسی طرح تم لوگوں کو (آخر) ہمارے پاس آنا پڑا مگر تم یہ خیال کرتے تھے کہ ہم تمہارے دوبارہ پیدا
مَّوْعِدًا ۝۴۸ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ
کرنے کیلئے کوئی وقت ہی نہیں ٹھہرائیں گے اور لوگوں کے اعمال کی کتاب سامنے رکھی جائیگی تو تم گنہگاروں کو دیکھو گے کہ جو کچھ
مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا
اس میں لکھا ہے دیکھ کر ڈر رہے ہیں اور کہتے جاتے ہیں ہائے ہماری شامت یہ کیسی کتاب ہے کہ نہ چھوٹے ہی گناہ کو
يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَ
بے قلمبند کئے چھوڑتی ہے نہ بڑے گناہ کو اور جو کچھ ان لوگوں نے (دنیا
وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝۴۹ ع
میں) کیا تھا وہ سب (لکھا ہوا) موجود پائیں گے اور تیرا پروردگار کسی پر (ذرہ برابر) ظلم نہ کرے گا

؎ ایک حدیث میں حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ میری امت کے لوگ تین قسم کے ہیں ایک وہ ہیں جنھیں مال کے حاصل کرنے کی لالچ ہے زر جمع کرنے کی رغبت ہے سود حق کے برابر حاصل کرتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں خدا ولا خوف علیہم ولا هم یحزنون فرماتا ہے اور آخر وہ ہیں جو مال کو دوست رکھتے ہیں حلال طریقے حاصل کرتے ہیں مگر شرع کے موافق خرچ کرتے محتاجوں کو دیتے ہیں گو اپنے کمانے اور خرچ کرنے کا حساب دینا ہوگا پھر اگر حساب قبول کیا جائے تو عذاب ہوگا ورنہ معاف کیا جائے گا تیسرے وہ ہیں جو مال کو دوست رکھتے ہیں حلال حرام کی تمیز کے بغیر جمع کرتے ہیں اور جو حقوق ادا نہیں کرتے ناجائز کاموں میں خرچ کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کے پاک کی دنیا نے ہلاک کر دیا ہے اور آخر ان کا جہنم ہے ۱۲

؎ جیسے نیک اور راہ راست دکھانے والی کتابیں اولاد کنواں مہمان سرا وغیرہ ۱۲

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ ابلیس

كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ

جنات سے تھا تو اپنے پروردگار کے حکم سے نکل بھاگا تو (لوگو) کیا تم اس کو اور اس کی اولاد

ذُرِّيَّتَهٗۤ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِىْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ

کو اپنا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے (قدیمی) دشمن ہیں ظالموں (نے خدا کے بدلے شیطان کو اپنا

لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۝٥٠ مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَ

دوست بنایا یہ) اُن کا کیا برا عوض ہے۔ میں نے نہ تو آسمان و زمین کے پیدا کرنے کے وقت انکو (مدد کیلئے) بلایا

الْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ

تھا اور نہ خود انکے پیدا کرنے کے وقت اور میں ایسا (گیا گزرا) نہ تھا کہ میں گمراہ کرنے والوں کو مدد گار

عَضُدًا ۝٥١ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِىَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

بناتا۔ اور (اُس دن سے ڈرو) جس دن خدا فرمائیگا کہ اب تم جن لوگوں کو میرا شریک خیال کرتے تھے ان کو (مدد کے

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ۝٥٢

لیے) پکارو تو وہ لوگ ان کو پکاریں گے مگر وہ لوگ انکی کچھ نہ سنیں گے اور ہم ان دونوں کے بیچ میں مہلک آڑ

وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا

بنادینگے۔ اور گنہگار لوگ دیکھ کر سمجھ جائیں گے کہ یہ اس میں جھونکے جائیں گے اور اس سے

عَنْهَا مَصْرِفًا ۝٥٣ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِىْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ

گریز کی راہ نہ پائیں گے۔ اور ہم نے تو اس قرآن میں لوگوں (کے سمجھانے) کے واسطے ہر طرح کی مثالیں

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَىْءٍ جَدَلًا ۝٥٤ وَ

پھیر بدل کر بیان کر دی ہیں، مگر انسان تو تمام مخلوقات سے زیادہ جھگڑالو ہے، اور

مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَ

جب لوگوں کے پاس ہدایت آ گئی تو (پھر) ان کو ایمان لانے اور اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا

انسان بڑا جھگڑالو ہے

يَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ
مانگنے سے اسکے سوا اور کون امر مانع ہے کہ اگلوں کی سی ریت رسم ان کو بھی پیش آئی یا ہمارا
يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا
عذاب اُن کے سامنے سے (آموجود) ہو اور ہم تو پیغمبروں کو صرف اس لئے بھیجتے ہیں کہ (اچھوں کو)
مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
نجات کی خوشخبری سنائیں اور (بدوں کو عذاب سے) ڈرائیں اور جو لوگ کافر ہیں (جھوٹی جھوٹی)
بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا
باتوں کا سہارا پکڑ کے جھگڑا کرتے ہیں تاکہ اس کی بدولت حق کو (اسکی جگہ سے) اکھاڑ پھینکیں اور ان لوگوں نے میری آیتوں کو اور جس
هُزُوًا ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ
عذاب سے ان کو ڈرایا گیا ہے ہنسی ٹھٹھا بنا رکھا ہے اور اس سے بڑھ کر اور کون ظالم ہوگا جسکو جب خدا کی آیتیں یاد دلائی جائیں اور وہ ان سے روگردانی
عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۚ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
کرے اور اپنے پہلے کرتوتوں کو جو اس کے ہاتھوں نے کئے ہیں بھول بیٹھے گویا ہم نے خود ان کے دلوں پر پردے ڈال
اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى
دیئے ہیں کہ وہ (حق بات) کو نہ سمجھ سکیں اور گویا ان کے کانوں میں گرانی پیدا کر دی ہے کہ (سن نہ سکیں) اور اگر تم انکو راہ راست کی
الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝ وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو
طرف بلاؤ بھی تو ہرگز کبھی بھی راہ پر آنے والے نہیں ہیں اور (اے رسول) تمہارا پروردگار تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے اگر
الرَّحْمَةِ ۚ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ
انکے کرتوتوں کی سزا میں دھر پکڑ کرتا تو فوراً دنیا ہی میں ان پر عذاب نازل کر دیتا مگر ان کے لئے تو ایک
بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ۝ وَتِلْكَ
میعاد مقرر ہے جس سے خدا کے سوا کہیں پناہ کی جگہ نہ پائیں گے اور یہ بستیاں جنہیں تم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہو جب ان
الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۝
لوگوں نے سرکشی کی تو ہم نے انہیں ہلاک کر مارا اور ہم نے ان کی ہلاکت کی میعاد مقرر کر دی تھی اور (اے رسول)

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ

(وہ واقعہ یاد کرو) جب موسیٰ لہ (خضر کی ملاقات کو چلے تو) اپنے جوان (رفیق یوشع) سے بولے کہ جب تک میں دو

الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ۝ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا

دریاؤں کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں اپنا رستہ چلنے سے باز نہ آؤں گا خواہ (اگر ملاقات نہ ہو تو) برسوں یونہی چلا جاؤں گا پھر جب دونوں

نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝ فَلَمَّا

ان دونوں دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے تو اپنی (بھنی ہوئی) مچھلی چھوڑ چلے تو اس نے دریا میں سرنگ بنا کر اپنی راہ لی

جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ

پھر جب کچھ اور آگے بڑھ گئے تو موسیٰ نے اپنے جوان (رفیق) سے کہا لاؤ ہمارا ناشتہ تو ہمیں دو ہمارے اس

سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا ۝ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى

اس سفر سے تو ہم کو بڑی تھکن ہو گئی (یوشع نے) کہا کیا آپ نے یہ دیکھا بھی کہ جب ہم نے (دریا

الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا

کے کنارے) اس پتھر کے پاس ٹھہرے تھے تو میں (اسی جگہ) مچھلی چھوڑ آیا اور مجھے آپ سے اس کا ذکر

الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ

کرنا شیطان ہی نے بھلا دیا اور مچھلی نے عجیب طرح سے دریا میں اپنی راہ لی

عَجَبًا ۝ قَالَ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۚ فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا

موسیٰ نے کہا وہی تو وہ جگہ ہے جس کی ہم جستجو میں تھے پھر دونوں اپنے قدم کے نشانوں پر دیکھتے

قَصَصًا ۝ فَوَجَدَا عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً

دیکھتے الٹے پاؤں پھرے تو (جہاں مچھلی چھوڑی تھی) دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ (خاص یعنی خضر) کو

مِنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا ۝ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ

پایا جس کو ہم نے اپنی بارگاہ سے رحمت (ولایت) کا حصہ عطا کیا تھا اور ہم نے اسے علم لدنی اپنے خاص علم میں سے کچھ

هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝

سکھایا تھا موسیٰ نے ان (خضر) سے کہا کیا آپ کی اجازت ہے کہ (میں اس غرض سے) آپ کے ساتھ رہوں کہ جو (علم) مفید

لہ جب حضرت موسیٰ کو توریت عطا ہوئی اور خدا سے باتیں کرنے کا شرف حاصل ہوا اور اپنی قوم کے پاس واپس تشریف لے [illegible] کو بیان [illegible] اس وقت آپ کے دل میں یہ خیال گزرا کہ خدا نے مجھ پر بڑا فضل کیا کہ مجھ سے بڑھ کر کسی کو عالم نہیں بنایا [illegible] موسیٰ [illegible]

قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۶۷﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ
علم آپکو (خدا کیطرف سے) سکھایا گیا ہے اسمیں سے کچھ مجھے بھی سکھا دیجئے خضر نے کہا میں سکھا دوں مگر آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکیں گے
عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿۶۸﴾ قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ
اور سچ تو یہ ہے جو چیز آپکے علمی احاطے سے باہر ہو تو اس پر آپ کیونکر صبر کر سکتے ہیں موسیٰ نے کہا آپ اطمینان رکھئے اگر خدا نے
اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ﴿۶۹﴾ قَالَ فَاِنِ
چاہا تو آپ مجھے صابر آدمی پائیں گے اور میں آپکے کسی حکم کی نافرمانی نہ کروں گا خضر نے کہا اچھا تو اگر آپکو میرے ساتھ رہنا
اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ
ہے تو جبتک میں خود آپسے کسی بات کا ذکر نہ چھیڑوں آپ مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہ پوچھئے گا غرض یہ
مِنْهُ ذِكْرًا ﴿۷۰﴾ فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ
دونوں (۱؎) چل کھڑے ہوئے یہاں تک کہ (ایک دریا میں) جب دونوں کشتی میں سوار ہوئے تو
خَرَقَهَا ۖ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ
خضر نے کشتی میں چھید کر دیا موسیٰ نے کہا آپنے تو غضب کیا کیا کشتی میں اس غرض سے سوراخ کیا ہے کہ لوگوں کو
جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ
ڈبو دیجئے یہ تو آپنے بڑی عجیب بات کی ہے خضر نے کہا کیا میں نے آپسے پہلے ہی نہ کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ
تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا
ہرگز صبر نہ کر سکیں گے موسیٰ نے کہا اچھا جو ہوا سو ہوا آپ میری فروگذاشت پر گرفت نہ کیجئے اور مجھ پر میرے
نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ﴿۷۳﴾ فَانْطَلَقَا
اس معاملے میں زیادہ سختی نہ کیجئے (خیر یہ تو ہو گیا) پھر دونوں کے دونوں آگے چلے یہاں تک کہ دونوں ایک
حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا
لڑکے سے ملے تو اُس بندۂ خدا نے اُسے جان سے مار ڈالا موسیٰ نے کہا ارے معاذ اللہ کیا آپنے ایک
زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ ۭ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾
معصوم شخص کو مار ڈالا (اور وہ بھی) کسی کے (خون کے) بدلے میں نہیں آپنے تو یقینی ایک عجیب حرکت کی

۱؎ جب دونوں بزرگوار روانہ ہوئے تو حضرت یوشع بھی ان کے پیچھے پیچھے ساتھ ہو لئے

الجزء ١٦

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝

خضر نے کہا کیوں میں نے آپ سے (مکرر) نہ کہدیا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہیں صبر کر سکیں گے موسیٰ نے کہا

قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ

(خیر جو ہوا وہ ہوا) اب اگر میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھ گچھ کروں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھئے گا بیشک آپ

قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ۝ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَآ

میری طرف سے معذرت (کی حد) کو پہنچ گئے غرض یہ (مستبہ ہوا کر پھر) دونوں کے دونوں آگے چلے

اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ

یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس پہنچے تو وہاں کے لوگوں سے کچھ کھانے کو مانگا تو ان لوگوں نے دونوں

يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ

کو مہمان بنانے سے انکار کیا پھر ان دونوں نے اسی گاؤں میں ایک دیوار کو دیکھا کہ گرا ہی چاہتی تھی تو خضر نے تو

فَاَقَامَهٗ ۭ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ۝ قَالَ

سیدھا کھڑا کردیا اس پر موسیٰ نے کہا اگر آپ چاہتے تو ان لوگوں سے اسکی مزدوری لے سکتے تھے (تاکہ کھانے کا

هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ

سہارا ہوتا) خضر نے کہا بس اب میرے اور آپکے درمیان جدائی ہے اب جن باتوں پر آپسے صبر نہ ہو سکا میں ابھی انکی اصل حقیقت

عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

بتلائے دیتا ہوں (لیجئے سنیئے) وہ کشتی جسمیں ہم نے سوراخ کردیا تھا، تو چند غریبوں کی تھی جو دریا میں محنت کرکے گذارہ کرتے تھے

فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَاۗءَهُمْ مَّلِكٌ

میں نے چاہا کہ اسے عیب دار بنادوں (کیونکہ) انکے پیچھے پیچھے ایک (ظالم) بادشاہ آرہا تھا کہ تمام کشتیاں زبردستی بیگار میں

يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ۝ وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ

پکڑ لیتا تھا اور وہ جو لڑکا تھا جس کو میں نے مار ڈالا، تو اسکے ماں باپ دونوں (اچھے)

اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّ

ایمان دار ہیں تو مجھ کو یہ اندیشہ ہوا کہ (ایسا نہ ہو کہ بڑا ہو کر) انکو بھی اپنے سرکشی اور کفر میں

له حضرت موسیٰ (یعنی ظاہری شریعت) کے اس دور پابند تھے اور [illegible] اس میں مستغرق رہتے کہ جب کوئی بات اس کے خلاف پاتے فوراً ٹوک دیتے ١٢٠ ۔ کسی نے حضرت موسیٰ سے پوچھا کہ فرعون کے ظلم کے سوا دنیا کے امور میں سے کوئی بات آپ پر زیادہ گراں ہوئی آپ نے فرمایا حضرت خضر کا ھذا فراق بینی وبینک کہنا ۔

١٢ ۔ ١٢ ۔ ١٢

١٢

[illegible]

كُفْرًا ۝٨٠ فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكٰوةً

پھنسا دے تو ہمنے چاہا کہ (ہم) اسکو مار ڈالیں اور ان کا پروردگار اسکے بدلے میں (ایسا فرزند) عطا فرمائے جو اس سے

وَأَقْرَبَ رُحْمًا ۝٨١ وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيمَيْنِ

پاک نفسی اور پاک قرابت میں بہتر ہو اور وہ جو دیوار تھی (جسے میں نے کھڑا کر دیا) تو وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی

فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا

اور اس کے نیچے ان ہی دونوں لڑکوں کا خزانہ (مدفون) تھا اور ان لڑکوں کا باپ ایک نیک

صٰلِحًا ۚ فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا

آدمی تھا تو تمہارے پروردگار نے چاہا کہ دونوں لڑکے اپنی جوانی کو پہنچیں تو تمہارے پروردگار کی

كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ۚ

مہربانی سے اپنا خزانہ نکال لیں اور میں نے (یہ کچھ) کیا (وہ) اپنے اختیار سے نہیں کیا (بلکہ خدا کے حکم

ذٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۝٨٢ وَيَسْأَلُونَكَ

سے) یہ حقیقت ہے ان واقعات کی جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا اور (اے رسول) تم سے لوگ ذوالقرنین کا حال

عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۖ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا ۝٨٣

(امتحاناً) پوچھا کرتے ہیں (تم انکے جواب میں) کہہ دو کہ میں ابھی تمہیں اس کا کچھ حال تلاوت کئے دیتا ہوں (خدا فرماتا ہے کہ)

إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝٨٤

بیشک ہمنے انکو روئے زمین پر قدرت حکومت عطا کی تھی اور ہم نے انہیں ہر چیز کے ساز و سامان دے

فَأَتْبَعَ سَبَبًا ۝٨٥ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا

رکھے تھے وہ ایک سلسلہ (سفر) کے پیچھے پڑا یہاں تک کہ جب چلتے چلتے آفتاب کے غروب ہونے کی جگہ پہنچا تو آفتاب کو ایسا

تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۗ قُلْنَا

دکھائی دیا کہ گویا وہ کالی کالی کیچڑ کے چشمے میں ڈوب رہا ہے اور اسی چشمہ کے قریب ایک قوم کو بھی آباد پایا ہمنے کہا کہ اے

يٰذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَنْ تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَنْ تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ۝٨٦

ذوالقرنین تمکو اختیار ہے خواہ (ان کے کفر کی وجہ سے) انکو سزا دو یا (ایمان لائیں تو) انکے ساتھ حسن سلوک کا شیوہ

[illegible]
اب کی طرف بائیں طرف
حضرت کی اور پھر پانچسو
برس تک مردہ رہے پھر
زندہ ہوئے اور دوسرے
... سینگوں
کے نشان ہوئے
تھے اور مشرق و مغرب عالم
کے بادشاہ ہوئے اور وہ
دوبارہ زندہ ہوئے ...
[illegible] ذوالقرنین ہوا
دنیا کے چار شخص سارے
کے بادشاہ ہوئے دو مومن
ایک حضرت سلیمان دوسرے
سکندر اور دو کافر ایک نمرود
اور ایک بخت نصر
[illegible]
کا لباس جانوروں کی کھال
اور غذا جانوروں کا گوشت تھا

قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ

اختیار کرو کہ خود ایمان قبول کریں ذوالقرنین نے عرض کی کہ جو شخص سرکشی کریگا تو ہم اسکی فوراً سزا کر دینگے آخر پھر

فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ۝٨٧ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

تو وہ قیامت میں اپنے پروردگار کے سامنے لوٹایا جائیگا اور وہ بھی بڑی بری سزا دے ہی گا اور جو شخص ایمان قبول کریگا اور اچھے اچھے کام

فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ۝٨٨

کریگا تو ویسا ہی اسکے لیے اچھے سے اچھا بدلہ ہے اور ہم بہت جلد اسے اپنے کاموں میں سے آسان کام کرنے کو کہیں گے

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝٨٩ حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا

پھر اُسنے ایک دوسری راہ اختیار کی یہاں تک کہ جب چلتے چلتے آفتاب کے طلوع ہونیکی جگہ پہنچا تو آفتاب کو ایسا ہی دکھلائی

تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۝٩٠

دیا گویا کچھ لوگوں کے سر پر سطح طلوع کر رہا ہے جنکے لیے ہمنے آفتاب کے سامنے کوئی آڑ نہیں بنایا تھا [1]

كَذٰلِكَ ۚ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۝٩١ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝٩٢

تھا بھی ایسا ہی اور ذوالقرنین کے پاس جو کچھ تھا ہمکو اس کی پوری واقفیت تھی غرض اُسنے پھر ایک اور راہ اختیار

حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا

کی یہاں تک کہ جب چلتے چلتے روم میں ایک پہاڑ کے کنگروں کے اور وہاں کے بیچوں بیچ میں جا پہنچا تو ان دونوں ادھر

يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۝٩٣ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ

کے اس طرف ایک قوم کو آباد پایا جو بات چیت کچھ سمجھ ہی نہیں سکتی تھی ان لوگوں نے مترجم کے ذریعہ عرض کی

وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا

اے ذوالقرنین اسی گھاٹی کے ادھر یاجوج ماجوج [2] کی قوم ہے جو ملک میں فساد پھیلایا کرتے ہیں تو اگر آپ کی

عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝٩٤ قَالَ مَا مَكَّنِّىْ

اجازت ہو تو ہم لوگ اس غرض سے آپکے پاس چندہ جمع کریں کہ آپ ہمارے اور انکے درمیان کوئی دیوار بنا دیں ذوالقرنین نے کہا کہ میرے

فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ

پروردگار نے خرچ کی جو قدرت مجھے دے رکھی ہے وہ تمہارے چندے سے کہیں بہتر ہے مال کی ضرورت نہیں تم فقط مجھے قوت سے مدد

[1] یعنے یہ لوگ اس قدر وحشی تھے کہ انہیں گھر بنانے کا سلیقہ بھی نہ تھا اور دھوپ سے بچنے کا انکے پاس کوئی سہارا نہ تھا اس لیے ان کی عادت تھی جانوروں کی طرح بسر اوقات کرتی تھی دھوپ کی شدت یا بارش کے وقت زمین کے نیچے غاروں میں جا چھپتے اس قوم کو ہم منسک کہتے تھا ۱۲

[2] ایک روایت میں ہے کہ یاجوج و ماجوج حضرت یافث بن نوح کی اولاد سے دو گروہ ہیں جن کو ترک اور بعض تاتار کہتے ہیں بہرحال یہ لوگ بڑے سرکش تھے ایک ایسے بے ڈھنگے جن کے قد بہت بڑے اور بعض بہت لمبے چوڑے کے اگلی ... چوڑے ان پر ... کہ انکا ایک کان اوڑھنا اور ایک بچھونا اور انکی تعداد جاننا کسی کو نہیں کوئی مرتا جب تک اپنے نطفہ سے ہزار جوان ہوتے والے دیکھ نہ لیتا یہ اس قدر قوی تھے کہ پہاڑ اور دریا کی بھی ان کے سامنے کوئی ہستی نہ تھی گھاس پتے آدمی جانور سب ہضم کر جاتے جب وہ لوگ ان پر حملہ کرتے تو سب کا ناس کر دیتے ۱۲

رَدْمًا ۝ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ 95

دو تو میں تمہارے اور انکے درمیان ایک روک بنادوں (اچھا تو) مجھے لوہے کی سلیں لادو (چنانچہ کام جاری کر دیا گیا) یہاں تک کہ جب وہ لوگ لاچکے اور

الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ

ایک نئی دیوار بنائی (یہاں تک کہ جب دونوں پہاڑوں کے درمیان دیوار کو برابر کر دیا تو حکم دیا کہ اسکے گرد آگ [illegible] دھونکو یہاں تک کہ

اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۝ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ 96

جب اسکو دھونک دھونک کر آگ کر دیا تو کہا کہ اب میرے پاس تانبا لاؤ کہ اس پر پگھلا کر ڈال دوں [illegible] اور وہ اس دیوار

وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ۝ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ 97

پر چڑھ نہ سکتے تھے اور نہ اس میں نقب لگا سکتے تھے ذوالقرنین نے دیوار کو دیکھ کر کہا کہ یہ

فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّاۗءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ

پروردگار کی مہربانی ہے جب میرے پروردگار کا وعدہ (قیامت) آئیگا تو اسے ڈھا کر ہموار کر دیگا اور میرے پروردگار کا وعدہ

حَقًّا ۝ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّ 98

سچا ہے اور ہم اس دن (یاجوج ماجوج کو) چھوڑ دینگے کہ ایک دوسرے میں [illegible] گھس جائیں اور

نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۝ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ 99

صور پھونکا جائیگا تو ہم سب کو اکٹھا کر لیں گے اور اسی دن جہنم کو ہم ان کافروں کے سامنے کھول کھول

يَوْمَىِٕذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ۝ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ 100

پیش کریں گے جن کی آنکھیں ہماری یاد سے پردے میں

فِيْ غِطَاۗءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ۝ 101

تھیں اور (رسول سے) دشمنی کی وجہ سے حق بات (کچھ بھی) سن ہی نہ سکتے تھے تو کیا جن لوگوں نے

اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ

کفر اختیار کیا اس خیال میں ہیں کہ ہم کو چھوڑ کر ہمارے بندوں کو اپنا سرپرست

دُوْنِيْٓ اَوْلِيَاۗءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ۝ 102

بنا لیں (اور کچھ پوچھ نہ ہوگی) اچھا سنو ہم نے کافروں کی مہمانداری کیلئے جہنم تیار کر رکھی ہے (اے رسول)

سے مقصود یہ ہے کہ اس وقت تو [illegible]

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾ الَّذِينَ

تم کہدو کہ کیا ہم اُن لوگوں کا پتہ بتادیں جو لوگ اعمال کی حیثیت سے بہت گھاٹے میں ہیں (یہ) وہ لوگ (ہیں)

ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ

جن کی دُنیاوی زندگی کی سعی و کوشش سب اکارت[1] ہو گئی اور وہ اس خام خیال میں ہیں کہ وہ

أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا

یقیناً اچھے اچھے کام کر رہے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں سے

بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ

اور (قیامت کے دن) اسکے سامنے حاضر ہونے سے انکار کیا تو انکا سب کیا کرایا اکارت ہوا تو ہم

لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا

اس کے لئے قیامت کے دن میزان حساب بھی قائم نہ کرینگے (اور سیدھے جہنم میں جھونک دینگے یہ جہنم ان

كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ إِنَّ الَّذِينَ

کی کرتوتوں کا بدلہ ہے کہ انھوں نے کفر اختیار کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کو ہنسی ٹھٹھا بنالیا بیشک جن لوگوں نے

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ

ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے انکی مہمانداری کے لئے فردوس (بریں) کے باغات ہونگے

الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا

جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے کبھی ٹلنے کی بھی خواہش نہ کرینگے (اے

حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ

رسول ان لوگوں سے) کہو کہ اگر میرے پروردگار کی باتوں کے (لکھنے کے) واسطے سمندر (کا

رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي

پانی) بھی سیاہی بن جائے تو قبل اسکے کہ میرے پروردگار کی باتیں ختم ہوں سمندر

وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ إِنَّمَا أَنَا

ہی ختم ہو جائے گا اگرچہ ہم ویسا ہی (ایک اور سمندر) اسکی مدد کو لائیں (اے رسول) کہدو کہ میں

خوارج کی مذمت

[1] ابو طفیل نے روایت کی ہے کہ ابن کوا نے جناب امیر سے پوچھا کہ اس آیت سے کون لوگ مراد ہیں اس کے جواب میں آپ نے پہلے فرمایا۔ خوارج اس کے بعد فرمایا تو اور تیرے صحاب کیونکہ ابن کوا بھی خوارج سے تھا۔

[2] ایک روایت میں ہے کہ اس آیت سے مراد حضرت ابوذر سلمان مقداد اور عمار یاسر ہیں۔ واللہ اعلم

ایمانداروں کا صلہ

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰٓ إِلَيَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ

بھی تمہارا ہی ایسا ایک آدمی ہوں (فرق اتنا ہے) کہ میرے پاس یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود یکتا معبود ہے

فَمَن كَانَ يَرْجُوا۟ لِقَآءَ رَبِّهِۦ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا

تو جو شخص آرزو مند ہو کر اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہو گا تو اسے اچھے کام کرنے چاہئیں

صَٰلِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِۦٓ أَحَدًۢا ۝

اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

(۱۹) سُورَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ (۴۴)

آیاتها ۹۸ رکوعاتها ۶

سورۂ مریم مکہ میں نازل ہوا اور اس کی اٹھانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كٓهيعٓصٓ ۝ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُۥ زَكَرِيَّآ ۝

کہیعص یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی کا ذکر ہے جو (اس نے) اپنے خاص بندے زکریا کے ساتھ کی تھی

إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥ نِدَآءً خَفِيًّا ۝ قَالَ رَبِّ إِنِّى وَهَنَ

کہ جب زکریا نے اپنے پروردگار کو دھیمی آواز سے پکارا اور عرض کی اے میرے پالنے والے میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں

ٱلْعَظْمُ مِنِّى وَٱشْتَعَلَ ٱلرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُنۢ بِدُعَآئِكَ

اور سر ہے کہ بڑھاپے کی آگ سے بھڑک اٹھا سفید ہو گیا ہے اور اے میرے پالنے والے میں تیری

رَبِّ شَقِيًّا ۝ وَإِنِّى خِفْتُ ٱلْمَوَٰلِىَ مِن وَرَآءِى وَ

بارگاہ میں دعا کر کے کبھی محروم نہیں رہا ہوں اور میں اپنے (مرنے کے) بعد اپنے وارثوں سے سہما جاتا

كَانَتِ ٱمْرَأَتِى عَاقِرًا فَهَبْ لِى مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا ۝

ہوں (کہ مبادا دین کو برباد کریں) اور میری بی بی (ام کلثوم بنت عمران) بانجھ ہے پس تو مجھ کو اپنی بارگاہ سے ایک

يَرِثُنِى وَيَرِثُ مِنْ ءَالِ يَعْقُوبَ ۖ وَٱجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝

جانشین (فرزند) عطا فرما جو میری اور یعقوب کی نسل کی میراث کا مالک ہو اور اے میرے پروردگار اسکو اپنا

له حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد ریاء سمعت ہے جو ایک قسم کا شرک ہے اسی وجہ سے ریا کو شرک خفی کہتے ہیں خدا اس سے بچائے ۔ سلہ اس سورہ میں خداوند عالم نے اخلاقی و تمدنی امور جب ذیل بیان فرمائے ہیں ۔ حضرت زکریا کی دعا کا قصہ اور ان کی کیفیت ۔ مریم و عیسیٰ کا قصہ اور مرتبہ اس کے اخلاق و تمدن کے ۔ حضرت ابراہیم موسیٰ و اسمٰعیل و ادریس کے پیغمبرے اور انکے فضائل ۔ بہشت کا ذکر ۔ اپنی اپنی خلف کا ذکر ۔ جو شخص جہنم پر ہو کے گذرے گا ۔ خدا کفار کو ڈھیل دیتا ہے ۔ باقی رہ جانے والی نیکیاں ثواب و انجام میں بہتر ہیں ۔ خاص دل کا خیال اور جواب ۔ گنہگاری کی تشبیہ ۔ خدا کو کسی طرح اولاد نہیں ہو سکتی ۔ سلہ کیونکہ خود ننانوے برس کے بڈھے اور بی بی اٹھاسی برس کی بڑھیا اور اس پر بانجھ اس وجہ سے بلند آواز سے دعا کرتے شرم معلوم ہوتی تھی۔ ۱۲

حضرت زکریا کی دعا کا ذکر

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۣاسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ

پسندیدہ بندہ بنا۔ خدا نے فرمایا اے زکریا ہم تم کو ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا اور ہم نے اس سے

قَبْلُ سَمِيًّا ۝۷ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ

پہلے کسی کو اس کا ہمنام نہیں پیدا کیا۔ زکریا نے عرض کی یا الٰہی بھلا مجھے لڑکا کیونکر ہوگا اور حالت یہ

امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝۸ قَالَ كَذٰلِكَ

ہے کہ میری بی بی تو بانجھ ہے اور میں خود حد سے زیادہ بڑھاپے کو پہنچ گیا ہوں۔ (حکم) ہوا کہ اسی طرح

قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَ

ہوگا تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ مجھے یہ آسان ہے اور میں پہلے تم کو بھی تو پیدا کر چکا ہوں اور تم کچھ بھی چیز

لَمْ تَكُ شَيْـًٔا ۝۹ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ

نہ تھے۔ کہا کہ پروردگار میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما۔ فرمایا نشانی یہ ہے کہ تم صحیح سالم ہو کر

اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝۱۰ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ

تین رات لوگوں سے بات نہ کر سکو گے۔ پھر وہ (عبادت کے) حجرے سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے

مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝۱۱

تو ان سے اشارے سے کہا کہ صبح و شام (خدا کو) یاد کرتے رہو

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝۱۲ وَّ

اے یحییٰ (ہماری) کتاب کو زور سے پکڑے رہو۔ اور ہم نے ان کو لڑکپن ہی میں دانائی عطا فرمائی تھی۔ اور

حَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ تَقِيًّا ۝۱۳ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ

اپنے پاس سے شفقت اور پاکیزگی دی تھی۔ اور وہ پرہیزگار تھے۔ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے تھے

وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝۱۴ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ

اور سرکش اور نافرمان نہیں تھے۔ اور جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن

يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝۱۵ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ

وفات پائیں گے اور جس دن زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے ان پر سلام (اور رحمت) ہے۔ اور کتاب (قرآن) میں مریم کا بھی

[illegible]

کرتے صحرا میں نکل گئے اس وقت ماں
باپ تلاش میں نکلے تو تین روز
کے بعد ایک پہاڑ پر بیٹھے ہوئے
[illegible]
کو ان کی ملاقات کرائی تب ماں
نے رو کر کہا کہ بیٹا میں تیری ماں
ہوں یہ سنکر آنکھ کھولی اور پھر
صحرا کی طرف جانا چاہا مگر ماں
باپ مجبور کرکے گھر لائے عمر بھر
شادی نہیں کی آپ کی شہادت
کا یہ سبب ہوا کہ اس زمانے کے بادشاہ
کے پاس ایک عورت تھی اور اس
کو پہلے شوہر سے ایک لڑکی تھی
جب خود بوڑھی ہوئی اور بادشاہ
کی توجہ اپنی طرف کم پائی تو اسی لڑکی
کے ذریعہ توجہ بڑھانی چاہی مگر
جب بادشاہ نے حضرت یحییٰ سے
دریافت کیا تو آپ نے فرمایا وہ
تمہارے لئے حرام ہے ایک دن
وہ بادشاہ جب نشہ
میں مست تھا تو اس
کمبخت عورت
نے اس لڑکی
کو آراستہ کرکے
اس کے سامنے پیش کیا
جب بادشاہ نے [illegible]

إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝ ۱۶ فَاتَّخَذَتْ

تذکرہ کرو کہ جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر پورب کی طرف والے مکان میں (غسل کے واسطے) جا

مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا

بیٹھی پھر انہوں نے ان لوگوں کے سامنے پردہ کر لیا تو ہم نے اپنی روح (جبریل) کو انکے پاس بھیجا تو وہ اچھے خاصے

بَشَرًا سَوِيًّا ۝ ۱۷ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنْكَ إِنْ

آدمی کی صورت بنکر انکے سامنے آکھڑا ہوا (وہ اسکو دیکھ کر گھبرا گئیں اور) کہنے لگیں اگر تو پرہیزگار ہے تو میں تجھ سے

كُنْتَ تَقِيًّا ۝ ۱۸ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ

خدا کی پناہ مانگتی ہوں (میرے پاس سے ہٹ جا) جبریل نے کہا میں تو صاف تمہارے پروردگار کا پیغام بر

غُلَامًا زَكِيًّا ۝ ۱۹ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي

(فرشتہ) ہوں (اور اس لئے آیا ہوں) کہ تمہیں پاکیزہ لڑکا عطا کروں مریم نے کہا مجھے لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ کسی مرد نے

بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ۝ ۲۰ قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ

مجھے چھوا تک نہیں ہے اور نہ میں بدکار ہوں جبریل نے کہا کہ یونہی (ہوگا) تمہارے پروردگار نے

هَيِّنٌ ۖ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا

فرمایا ہے کہ یہ بات (بے باپ کا لڑکا پیدا کرنا) مجھے آسان ہے تاکہ اسکو پیدا کرکے لوگوں کیلئے (اپنی

مَقْضِيًّا ۝ ۲۱ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ۝ ۲۲

قدرت کی) نشانی قرار دیں اور اپنی خاص رحمت (کا ذریعہ) بنائیں اور یہ بات فیصل شدہ ہے (غرض) اس کے ساتھ حاملہ ہو گئیں اور وہ اسے

فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي

لے کر (حمل) ہو گئیں پھر اسکی وجہ سے لوگوں سے الگ ایک دور کے مکان میں چلی گئیں پھر جننے کا وقت قریب آیا تو درد زہ انھیں

مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا ۝ ۲۳ فَنَادَاهَا مِنْ

ایک کھجور کے تنے کی جڑ میں لے آیا اور بیکسی میں شرم سے کہنے لگیں کاش میں اس سے پہلے مر جاتی اور نابید ہو جاتی

تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝ ۲۴

بالکل بھولی بسری ہو جاتی تب جبریل نے مریم کے پائیں طرف سے آواز دی کہ تم غمناک نہ ہو تمہارے پروردگار نے تمہارے (قریب)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۸۷) نے اس کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا تو اس نے کہا [illegible]

ولادت حضرت عیسیٰ

[illegible]

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۸۹ پر)

وَهُزِّيٓ إِلَيۡكِ بِجِذۡعِ ٱلنَّخۡلَةِ تُسَٰقِطۡ عَلَيۡكِ رُطَبٗا
نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا) اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ تم پر پکے پکے تازہ کھجور جھڑ پڑیں گے پھر (شوق سے) کھا
جَنِيّٗا ۲۵ فَكُلِي وَٱشۡرَبِي وَقَرِّي عَيۡنٗاۖ فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ
اور (چشمہ کا پانی) پیو اور (لڑکے سے) اپنی آنکھ ٹھنڈی کرو پھر اگر تم کسی آدمی کو دیکھو (اور وہ تم سے کچھ پوچھے) تو
ٱلۡبَشَرِ أَحَدٗا فَقُولِيٓ إِنِّي نَذَرۡتُ لِلرَّحۡمَٰنِ صَوۡمٗا
تم (اشارہ سے) کہہ دینا کہ میں نے خدا کے واسطے روزہ کی نذر کی تھی تو میں آج ہرگز
فَلَنۡ أُكَلِّمَ ٱلۡيَوۡمَ إِنسِيّٗا ۲۶ فَأَتَتۡ بِهِۦ قَوۡمَهَا تَحۡمِلُهُۥۖ
کسی سے بات نہیں کر سکتی پھر مریم اس لڑکے کو اپنی گود میں لئے ہوئے اپنی قوم کے پاس
قَالُواْ يَٰمَرۡيَمُ لَقَدۡ جِئۡتِ شَيۡـٔٗا فَرِيّٗا ۲۷ يَٰٓأُخۡتَ هَٰرُونَ
آئیں وہ لوگ (دیکھ کر) کہنے لگے اے مریم تم نے یقیناً بہت برا کام کیا اے ہارون کی بہن نہ تو تیرا باپ ہی
مَا كَانَ أَبُوكِ ٱمۡرَأَ سَوۡءٖ وَمَا كَانَتۡ أُمُّكِ بَغِيّٗا ۲۸
برا آدمی تھا اور نہ تو تیری ماں ہی بدکار تھی (یہ تو نے کیا کیا) تو مریم نے اس لڑکے کی طرف اشارہ
فَأَشَارَتۡ إِلَيۡهِۖ قَالُواْ كَيۡفَ نُكَلِّمُ مَن كَانَ فِي ٱلۡمَهۡدِ
کیا کہ جو کچھ پوچھنا ہے اس سے پوچھ لو وہ لوگ بولے (بھلا) ہم گود کے بچے سے کیونکر بات کریں (اس پر وہ
صَبِيّٗا ۲۹ قَالَ إِنِّي عَبۡدُ ٱللَّهِ ءَاتَىٰنِيَ ٱلۡكِتَٰبَ وَجَعَلَنِي
بچہ (قدرت خدا سے) بول اٹھا کہ میں بیشک خدا کا بندہ ہوں مجھ کو اسی نے کتاب (انجیل) عطا فرمائی ہے اور مجھ
نَبِيّٗا ۳۰ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيۡنَ مَا كُنتُ وَأَوۡصَٰنِي
کو نبی بنایا اور میں (چاہے) کہیں رہوں مجھ کو مبارک بنایا اور مجھ کو جب تک زندہ رہوں نماز پڑھنے
بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱلزَّكَوٰةِ مَا دُمۡتُ حَيّٗا ۳۱ وَبَرَّۢا
زکوٰۃ دینے کی تاکید کی ہے اور مجھ کو اپنی والدہ کا فرمانبردار (بنایا) اور الحمد للہ کہ مجھ کو سرکش نافرمان
بِوَٰلِدَتِي وَلَمۡ يَجۡعَلۡنِي جَبَّارٗا شَقِيّٗا ۳۲ وَٱلسَّلَٰمُ
نہیں بنایا اور خدا کی طرف سے جس دن میں پیدا ہوا ہوں اور

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) [illegible]

عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝ ۳۳
جس دن مروں گا مجھ پر سلام ہے اور جس دن (دوبارہ) زندہ اٹھا کھڑا کیا جاؤں گا یہ ہے
ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ
مریم کے بیٹے عیسیٰ کا سچا (سچا) قصہ جس میں یہ لوگ (خواہ مخواہ) شک کیا
يَمْتَرُوْنَ ۝ ۳۴ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحٰنَهٗ اِذَا
کرتے ہیں لے خدا کے لیے یہ کسی طرح سزاوار نہیں کہ وہ (کسی کو) بیٹا بنائے وہ پاک پاکیزہ
قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ ۳۵ وَاِنَّ اللّٰهَ
ہے جب کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو اس کو یہی کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے اور اس میں تو شک ہی نہیں
رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ ۳۶ فَاخْتَلَفَ
کہ خدا ہی میرا پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے تو سب اسی کی عبادت کرو یہی (توحید کا) سیدھا رستہ ہے اور (پھر)
الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ
عیسیٰ کی نسبت) پھر کافروں کے فرقوں نے باہم اختلاف کیا تو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے لیے بڑے (سخت)
يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ ۳۷ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ
دن (خدا کے حضور) حاضر ہونے سے خرابی ہے جس دن یہ ہمارے حضور میں حاضر ہوں گے کیا خوب دیکھتے سنتے ہوں گے
الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ ۳۸ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ
مگر آج تو نافرمان لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔ اور (اے رسول) ان کو حسرت (و افسوس) کے دن
الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا
سے ڈراؤ جب (تمام) فیصلہ کر دیا جائے گا اور (اس وقت) تو یہ لوگ غفلت میں (پڑے) ہیں اور ایمان
يُؤْمِنُوْنَ ۝ ۳۹ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَ
نہیں لاتے۔ اس میں شک نہیں کہ (ایک دن) زمین کے اور جو کچھ اس پر ہے اس کے ہم ہی وارث ہوں گے اور سب
اِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝ ۴۰ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ
(نیست و نابود ہو جائیں گے اور سب ہماری طرف لوٹائے جائیں گے اور (اے رسول) قرآن میں ابراہیم کا بھی

لے کہ یہودی تو حضرت مریم کو بدنام کرتے ہیں اور یوسف نجار کا بیٹا کہتے ہیں اور نصرانی خدا کا بیٹا حالانکہ یہ دونوں غلط وہ نہ یوسف کے بیٹے تھے نہ خدا کے بلکہ صرف مریم کے۔ ۱۲
۱۳۰۴ - ۱۳ - ۱۲

وقف لازم

ع ۵

حضرت ابراہیم کا تذکرہ

صِدِّيقًا نَّبِيًّا ۝ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَٰٓأَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا

تذکرہ کرو اس میں شک نہیں کہ وہ بڑے سچے نبی تھے جب انھوں نے اپنے چچا اور منہ بولے باپ سے کہا کہ اے ابا آپ

يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْـًٔا ۝ يَٰٓأَبَتِ إِنِّي قَدْ

کیوں ایسی چیز (بت) کی پرستش کرتے ہیں جو نہ سن سکتا ہے اور نہ کچھ آپ کے کام ہی آ سکتا ہے۔ اے میرے ابا یقیناً

جَآءَنِي مِنَ ٱلْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَٱتَّبِعْنِيٓ أَهْدِكَ

میرے پاس وہ علم آ چکا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا تو آپ میری پیروی کیجئے میں آپ کو

صِرَٰطًا سَوِيًّا ۝ يَٰٓأَبَتِ لَا تَعْبُدِ ٱلشَّيْطَٰنَ إِنَّ ٱلشَّيْطَٰنَ

(دین کی) سیدھی راہ دکھا دوں گا۔ اے ابا آپ شیطان کی پرستش نہ کیجئے (کیونکہ) شیطان یقیناً

كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ۝ يَٰٓأَبَتِ إِنِّيٓ أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ

خدا کا نافرمان (بندہ) ہے اے ابا میں یقیناً اس سے ڈرتا ہوں کہ مبادا خدا کی

عَذَابٌ مِّنَ ٱلرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَٰنِ وَلِيًّا ۝

طرف سے آپ پر کوئی عذاب نازل ہو تو آخر آپ شیطان کے ساتھ پہنچائے (اور

قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ ءَالِهَتِي يَٰٓإِبْرَٰهِيمُ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ

نے) کہا (کیوں) اور ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں کو نہیں مانتا ہے۔ اگر تو ان باتوں

لَأَرْجُمَنَّكَ وَٱهْجُرْنِي مَلِيًّا ۝ قَالَ سَلَٰمٌ عَلَيْكَ

سے (کسی طرح) باز نہ آئے گا تو یاد رہے (کہ) میں تجھے سنگسار کر دوں گا اور تو میرے پاس سے ہمیشہ کیلئے دور ہو جا ابراہیم

سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيٓ إِنَّهُۥ كَانَ بِي حَفِيًّا ۝ وَأَعْتَزِلُكُمْ

نے کہا اچھا تو میرا سلام لیجئے (مگر) اس پر بھی میں اپنے پروردگار سے آپ کی بخشش کی دعا کروں گا کیونکہ بیشک وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے اور میں

وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَأَدْعُوا۟ رَبِّي عَسَىٰٓ

نے آپ کو بھی (اور ان بتوں کو بھی) جنہیں آپ لوگ خدا کو چھوڑ کر پوجا کرتے ہیں (سب کو) چھوڑا اور اپنے پروردگار ہی کی عبادت

أَلَّآ أَكُونَ بِدُعَآءِ رَبِّي شَقِيًّا ۝ فَلَمَّا ٱعْتَزَلَهُمْ وَمَا

کروں گا امید ہے کہ میں اپنے پروردگار کی عبادت سے محروم نہ ہوں گا غرض جب ابراہیم نے ان لوگوں کو اور جس کی

ملے یہ کہ حضرت ابراہیم رخصت ہوئے اور بابل سے کوہستان فارس میں آ کر سات برس تک وہیں بسر کی اس کے بعد پھر بابل میں آئے اور بتوں کی مذمت شروع کی اور آخر بتوں کو توڑا اور نمرود نے آگ میں پھینکا اور وہ گلزار ہوگئی اور جب اس وقت وہاں سے علیحدہ ہوئے تو حران میں پہنچے حضرت سارہ سے نکاح کیا اور مع سارہ اور ان کے بھائی حضرت لوط کے شام کو روانہ ہوئے۔ اس ہجر علیحدگی کو خدا اعتزالهم سے بیان کرتا ہے اس کی تفصیل سورۂ انبیاء میں ہے

يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ

یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر پرستش کیا کرتے تھے چھوڑا تو ہم نے انہیں اسحٰق و یعقوب (سی اولاد) عطا

يَعْقُوْبَ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ

فرمائی اور ہر ایک کو نبوت کے درجے پر فائز کیا۔ اور ان سب کو اپنی رحمت سے کچھ عنایت فرمایا

رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾ وَ

اور ہم نے ان کے لئے اچھے درجے کا ذکر خیر (دنیا میں بھی) اقرار دیا اور اے رسول! قرآن میں

اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ

(کچھ) موسیٰ کا بھی تذکرہ کرو اس میں شک نہیں کہ وہ (میرا بندہ) اور صاحب کتاب و شریعت نبی تھا

رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ

اور ہم نے ان کو (کوہ) طور کی داہنی طرف سے آواز دی اور ہم نے انہیں راز و نیاز

وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ

کی باتیں کرنے کیلئے اپنے قریب بلایا اور ہم نے انہیں اپنی خاص مہربانی سے اُن کے بھائی ہارون کو (ان کا

نَبِيًّا ﴿۵۳﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ

وزیر بنا کر) عنایت فرمایا اے رسول! قرآن میں اسمٰعیل کا (بھی) تذکرہ کرو اس میں شک نہیں کہ وہ وعدہ کے

الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ

سچے تھے اور بھیجے ہوئے پیغمبر تھے اور اپنے گھر کے لوگوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی تاکید

بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾ وَ

کیا کرتے تھے اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پسندیدہ تھے اور اے رسول! قرآن میں

اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۵۶﴾ وَ

ادریس کا بھی تذکرہ کرو اس میں شک نہیں کہ وہ بڑے سچے (بندے اور) نبی تھے اور ہم نے ان کو بہت

رَّفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ

اونچی جگہ (بہشت میں) بلند کر (کے پہنچا) دیا یہ انبیاء لوگ جنہیں خدا نے اپنی نعمت دی آدم

اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَمِمَّنْ

کی اولاد سے ہیں۔ اور انکی نسل سے جنہیں ہم نے (طوفان کے وقت)

حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۡ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ۡ

نوح کے ساتھ (کشتی پر) سوار کر لیا تھا اور ابراہیم و یعقوب کی اولاد سے ہیں اور

وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۭ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ

اُن لوگوں میں سے ہیں جن کی ہم نے ہدایت کی اور منتخب کیا جب ان کے سامنے خدا

الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۞ ۵۸ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ

کی (نازل کی ہوئی) آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو سجدہ میں زار و قطار روتے ہوئے گر پڑتے تھے پھر ان کے

خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ

بعد کچھ ناخلف (انکے) جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو کھو دیا اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے لگ گئے عنقریب

يَلْقَوْنَ غَيًّا ۞ ۵۹ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

ہی یہ لوگ (اپنی) گمراہی (کے خمیازے) سے جا ملیں گے مگر (ہاں) جس نے توبہ کر لیا اور اچھے کام

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۞ ۶۰

کئے تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہونگے اور ان پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا (وہ)

جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ

سدا بہار باغات میں (رہیں گے) جن کا خدا نے اپنے بندوں سے غائبانہ وعدہ کر لیا ہے

اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ۞ ۶۱ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا

بیشک اس کا وعدہ آنے والا ہے۔ وہ لوگ وہاں سلام کے سوا کوئی بیہودہ بات نہیں سنیں گے

سَلٰمًا ۭ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۞ ۶۲ تِلْكَ

مگر (ہر طرف سے) سلام ہی سلام (کی آواز آئے گی) اور وہاں انکا کھانا صبح و شام ہمیشہ تیار رہیگا (انکے لئے)

الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ۞ ۶۳

تیار رہیگا) یہی وہ بہشت ہے کہ ہمارے بندوں میں سے جو پرہیزگار ہوگا ہم اسے اسکا وارث بنائینگے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۹۲) کی تکلیف موت کی سختی [illegible] پہلے دوزخ پر سے گزریں گے یہی مطلب ہے قول [illegible]

(۱) حاشیہ صفحہ ہذا ابن عباس کا قول ہے کہ اس سے مراد یہود ہیں اور ایک روایت حضرت رسول سے ہے کہ یہ لوگ میرے بعد میری ہجرت کے ساٹھ برس بعد پیدا ہوں گے اور جناب امیر سے منقول ہے [illegible] وہ لوگ ہیں [illegible] بڑی مضبوط عمارتیں بنائینگے اور [illegible] سوار ہونگے اور [illegible] سے مشہور [illegible]

سجدہ

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا
اور (اے رسول) ہم لوگ (فرشتے) آپکے پروردگار کے حکم بغیر (دُنیا میں) نہیں نازل ہوتے جو کچھ ہمارے
خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿۶۴﴾ رَبُّ
سامنے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور جو کچھ انکے درمیان ہے سب اسی کا ہے اور تمہارا پروردگار بھولنے والا
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ
نہیں ہے آسمان اور زمین کا مالک ہے اور جو ان دونوں کے درمیان ہے تو تم اسی کی عبادت کرو اور اسی کی عبادت پر ثابت قدم
لِعِبَادَتِهٖ ۭ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿۶۵﴾ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا
رہو بھلا تمہارے علم میں اسکا کوئی ہمنام بھی ہے اور بعض آدمی (ابی بن خلف) تعجب سے کہا کرتے ہیں کہ کیا جب
مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿۶۶﴾ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا
میں مر جاؤں گا تو جلدی سے جیتا جاگتا (قبر سے) نکالا جاؤں گا کیا (وہ) آدمی اسکو نہیں یاد کرتا کہ اسکو اس
خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿۶۷﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ
سے پہلے جب وہ کچھ بھی نہ تھا پیدا کیا تھا تو (اے رسول) تمہارے پروردگار کی (اپنی) قسم ہم انکو اور شیطانوں کو جمع
وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿۶۸﴾ ثُمَّ
کریں گے پھر ان سب کو جہنم کے گرداگرد گھٹنوں کے بل حاضر کریں گے پھر ہر گروہ میں سے ایسے
لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ
لوگوں کو الگ نکال لیں گے (جو دُنیا میں) خدا سے اوروں کی نسبت اکڑے اکڑے پھرتے تھے پھر
عِتِيًّا ﴿۶۹﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿۷۰﴾
جو لوگ جہنم میں جھونکے جانے کے زیادہ سزاوار ہیں ہم انکے خوب واقف ہیں اور تم میں سے
وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿۷۱﴾
کوئی (ایسا) نہیں جو جہنم پر سے ہو کر نہ گزرے (کیونکہ پل صراط اسی پر ہے) یہ تمہارے پروردگار کا حتمی اور
ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿۷۲﴾
لازمی (وعدہ) ہے پھر ہم پرہیزگاروں کو بچا لیں گے اور نافرمانوں کو گھٹنے کے بل اسی میں چھوڑ دیں گے

۱ جب کفار قریش نے حضرت رسول سے اصحاب کہف ذوالقرنین اور روح کا سوال کیا تھا اور آپ نے وحی کے انتظار میں جواب دینے میں دیر کی تو کفار کو دیر ہونے پر طعنہ زنی کرنے کا موقع ملا اس پر آپ دل تنگ ہوئے اور جب حضرت جبرائیل وحی لے کر آئے تو آپ نے دیر کی وجہ پوچھی تو یہ جواب ملا ۱۲
۲ ابی بن خلف نے ایک بوسیدہ ہڈی لا کر حضرت کے سامنے ہاتھ سے مل دی اور کہا اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں جواب ہے ۱۲

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور جب ہماری واضح روشن آیتیں اُن کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو جن لوگوں نے کفر اختیار

لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَأَحْسَنُ

کیا ایمانداروں سے پوچھتے ہیں (بھلا یہ تو بتاؤ کہ ہم تم) دونوں فریقوں میں سے مرتبہ میں کون زیادہ بہتر

نَدِيًّا ۝ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ

ہے اور کس کی محفل زیادہ اچھی ہے حالانکہ ہمنے اُنسے پہلے بہت سی جماعتوں کو ہلاک کر چھوڑا جو اُن سے سازو سامان

أَثَاثًا وَرِئْيًا ۝ قُلْ مَن كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ

اور ظاہری نمود میں کہیں بڑھ چڑھ کے تھیں (اے رسول) تم کہدو کہ جو شخص گمراہی میں پڑا ہے تو خدا اسکو

لَهُ الرَّحْمَٰنُ مَدًّا ۚ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا

ڈھیل ہی دیتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اُس چیز کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیں گے جنکا ان سے وعدہ

الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ

کیا گیا ہے یا عذاب یا قیامت تو اسوقت انھیں معلوم ہو جائے گا کہ مرتبہ میں کون بدتر ہے اور

مَّكَانًا وَأَضْعَفُ جُندًا ۝ وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا

لشکر (جتھے) میں کون کمزور (بیکس) ہے اور جو لوگ راہ راست پر ہیں خدا ان کی ہدایت اور زیادہ کرتا جاتا

هُدًى ۗ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَ

ہے اور باقی رہ جانے والی نیکیاں تمہارے پروردگار کے نزدیک ثواب کی راہ سے بھی بہتر ہیں اور

خَيْرٌ مَّرَدًّا ۝ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ

انجام کے اعتبار سے (بھی) بہتر ہیں اے رسول کیا تم نے اس شخص پر بھی نظر کی جسنے ہماری آیتوں سے انکار کیا

لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ۝ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِندَ

اور کہنے لگا کہ (اگر قیامت ہوئی تو بھی) مجھے مال اور اولاد ضرور ملیگی کیا اسے غیب کا حال معلوم ہو گیا ہے یا اس نے

الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ۝ كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ

خدا سے کوئی عہد (و پیمان) لے رکھا ہے ہرگز نہیں جو کچھ یہ بکتا ہے (سب) ہم ابھی سے لکھے لیتے ہیں اور اسکے

لے جیسے پل سڑک کنوں
جہاں سرائے تب وغیرہ
جس سے رفاہ عام ہوتا
ہو ۔ ئے خباب بن الارت
رضی اللہ عنہ کا قرض عاص
بن وائل قرشی کافر کے
ذمہ باقی تھا جب خباب
نے تقاضا کیا تو عاص نے
اسکے جواب میں کہا کیا
تم گمان نہیں کرتے کہ
کہ بہشت میں سونا اور
چاندی اور ریشمی پوشاکیں
وغیرہ نعمتیں موجود ہیں
وہ بولے بیشک ہیں
عاص نے کہا تو بس
میرے تمہارے وعدہ
کی جگہ بہشت ہی ہے
وہاں مجھ سے لے لینا
واللہ میں تم سے وہاں
دنیا کی نسبت بہتر جگہ
میں رہونگا اور مال و
اولاد بھی زیادہ ہوگی
اسی کے واسطے یہ آیت
نازل ہوئی ۔ ۱۲

لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝٧٩ وَّنَرِثُهُ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ۝٨٠

لئے اور زیادہ عذاب بڑھاتے ہیں اور مال و اولاد کی نسبت ایک بات کہتا ہے ہم ہی اس کے مالک ہو بیٹھیں

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۝٨١ كَلَّا ۭ

گے اور وہ ہمارے پاس تنہا ایک دن آئیگا اور ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر دوسرے معبود بنا رکھے ہیں تاکہ وہ

سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝٨٢

ان کی عزت کے باعث ہوں ہرگز نہیں بلکہ وہ معبود خود ان کی عبادت سے انکار کرینگے اور الٹے انکے دشمن ہو جائیں

اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ

گے اے رسول کیا تم نے اس بات کو نہیں دیکھا کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے کہ وہ انہیں بہکاتے

اَزًّا ۝٨٣ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۝٨٤ يَوْمَ

رہتے ہیں تو اے رسول تم ان کافروں پر نزول عذاب کی جلدی نہ کرو ہم تو بس انکے لئے دن گن رہے ہیں

نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝٨٥ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ

کہ جس دن پرہیزگاروں کو خدائے رحمٰن کے اپنے سامنے مہمانوں کی طرح جمع کرینگے اور گنہگاروں کو جہنم کی طرف

اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝٨٦ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ

پیاسے ہانکیں گے اس دن یہ لوگ سفارش پر بھی قادر نہ ہونگے مگر وہاں جس شخص

عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝٨٧ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝٨٨

نے خدا سے سفارش کا اقرار لے لیا ہو اور یہودی لوگ کہتے ہیں کہ خدا نے عزیر کو بیٹا بنا لیا ہے

لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ۝٨٩ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ

اے رسول تم کہہ دو کہ تم نے بڑی سخت بیہودہ بات کہی ہے کہ قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور

وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝٩٠ اَنْ دَعَوْا

زمین شگافتہ ہو جائے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑیں اس بات سے کہ ان لوگوں نے خدا کے لئے

لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝٩١ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝٩٢

بیٹا قرار دیا حالانکہ خدا کے لئے یہ کسی طرح شایاں نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے سارے آسمان

ع ٥

وقف لازم

وقف لازم

سے بعض احادیث میں ہے کہ عہد سے مراد دوستی دوازدہ امام کی ہے یعنی وہی شخص سفارش کرے گا جو ان سے دوستی رکھتا ہو اور اسی کی مؤید وہ روایت ہے جو حاشیہ میں بیان کی گئی ہے [illegible]

إِن كُلُّ مَن فِي السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَٰنِ

و زمین میں جتنی چیزیں ہیں سب کی سب خدا کے سامنے بندہ ہی بنکر آنے والی ہیں اس

عَبْدًا ﴿٩٣﴾ لَّقَدْ أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾ وَكُلُّهُمْ آتِيهِ

نے یقیناً ان سبکو اپنے (علم) کے احاطے میں گھیر لیا ہے اور سبکو اچھی طرح گن لیا ہے اور یہ سب کے

يَوْمَ الْقِيَٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

سب اسکے سامنے قیامت کے دن اکیلے (اکیلے) حاضر ہونگے بیشک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور

الصَّٰلِحَٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَٰهُ

اچھے اچھے کام کئے عنقریب ہی خدا (انکی) محبت (لوگوں کے دلوں میں) پیدا کردیگا تو (اے رسول) ہمنے اس

بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾

قرآن کو تمہاری (عربی) زبان میں صرف اسلئے آسان کر دیا ہے تاکہ تم اسکے ذریعہ پرہیزگاروں کو (جنت کی) خوشخبری دو

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُم

اور (عرب کی) جھگڑالو قوم کو (عذاب خدا سے) ڈراؤ اور ہمنے انکے پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کر ڈالا بھلا تم

مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾

ان میں سے کسی کو (کہیں) دیکھتے ہو یا اس کی کچھ بھنک بھی سنتے ہو

(٢٠) سُورَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ (٤٥)

آیاتها ١٣٥ — رکوعاتها ٨

سورۂ طٰہٰ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو پینتیس آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰهٰ ﴿١﴾ مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ ﴿٢﴾ إِلَّا

(اے طٰہٰ (محمد رسول اللہ) ہم نے تم پر قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم (اسقدر) مشقت اٹھاؤ مگر جو

تَذْكِرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ ﴿٣﴾ تَنزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ

شخص (خدا سے) ڈرتا ہے اسکے لئے نصیحت (قرار دیا) ہے (یہ) اس ذات کی طرف سے نازل ہوا ہے

وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝٤ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝٥

جس نے زمین اور اونچے اونچے آسمانوں کو پیدا کیا (وہ) رحمٰن ہے جو عرش پر حکمرانی کے لیے آمادہ

لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ

و مستعد ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ دونوں کے بیچ میں ہے،

الثَّرٰى ۝٦ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَ

اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے غرض سب کچھ اسی کا ہے اور اگر تو پکار کر بات کرے تو بھی آہستہ کرے

اَخْفٰى ۝٧ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝٨

تو بھی وہ یقیناً بھید اور اس سے زیادہ پوشیدہ چیز کو جانتا ہے اللہ (وہ معبود ہے کہ) اسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے

وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰى ۝٩ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ

اچھے اچھے نام اسی کے ہیں اور کیا تمہیں موسیٰ کی خبر پہنچی ہے جب انہوں نے دور سے آگ دیکھی تو اپنے

لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا

گھر کے لوگوں سے کہنے لگے کہ تم لوگ ذرا یہیں ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے کیا عجب کہ میں وہاں سے

بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝١٠ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ

اس میں سے ایک انگارا تمہارے پاس لیکر آؤں یا آگ کے پاس کسی راہ کا پتہ پاؤں پھر جب وہیں آگ کے پاس آئے

یٰمُوْسٰى ۝١١ اِنِّیْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ

تو انہیں آواز آئی کہ اے موسیٰ بیشک میں ہی تمہارا پروردگار ہوں تو تم اپنی دونوں جوتیاں اتار ڈالو کیونکہ تم

الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝١٢ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰى ۝١٣

اس وقت طویٰ (نامی) پاکیزہ چٹیل میدان میں ہو اور میں نے تمکو پیغمبری کے واسطے منتخب کیا ہے تو جو

اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ

کچھ تمہاری طرف وحی کی جاتی ہے اسے کان لگا کے سنو بیشک نہیں کہ میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود

لِذِكْرِیْ ۝١٤ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَكَادُ اُخْفِیْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ

نہیں تو میری ہی عبادت کرو اور میری یاد کیلئے نماز پڑھا کرو کیونکہ قیامت ضرور آنے والی ہے میں اسکے وقت کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں

[illegible]

نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ﴿۱۵﴾ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ

شخص اسکے خوف سے نیکی کرے اور جیسی کوشش کی ہے اسکا اسے بدلہ دیا جائے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ جو شخص اس (دن) پر ایمان نہیں رکھتا

بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿۱۶﴾ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾

اور اپنی نفسانی خواہش کے پیچھے پڑا ہے وہ تمہیں اس سے روک دے تو تم تباہ ہو جاؤ گے اور اے موسیٰ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا چیز

قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ

ہے؟ عرض کی یہ تو میری لاٹھی ہے میں اس پر سہارا لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لئے درختوں کی پتیاں جھاڑتا ہوں

وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿۱۸﴾ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿۱۹﴾ فَاَلْقٰىهَا

اور اس میں میرے اور بھی مطالب ہیں فرمایا اے موسیٰ اس کو زمین پر ڈال دو تو موسیٰ نے اسے ڈال دیا

فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿۲۰﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ

تو فوراً وہ سانپ بن کر دوڑنے لگا (یہ دیکھ کر موسیٰ بھاگے) تو فرمایا کہ تم اس کو پکڑ لو اور ڈرو نہیں ہم ابھی

سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿۲۱﴾ وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى

اس کی پہلی سی صورت پھر کئے دیتا ہوں اور اپنے ہاتھ کو سمیٹ کر اپنے بغل میں تو

جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ﴿۲۲﴾

کر لو (پھر دیکھو کہ) وہ بغیر کسی بیماری کے سفید چمکتا دمکتا ہوا نکلے گا (یہ) دوسرا معجزہ ہے (یہ) تاکہ

لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿۲۳﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ

ہم تم کو اپنی (قدرت کی) بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں اب تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے بہت سر

طَغٰى ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿۲۵﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ

اٹھایا ہے موسیٰ نے عرض کی پروردگار (میں جاتا تو ہوں مگر) تو میرے لئے میرے سینہ

اَمْرِيْ ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿۲۷﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿۲۸﴾

کو کشادہ فرما اور میرا کام میرے لئے آسان کر اور میری زبان سے لکنت کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿۲۹﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿۳۰﴾

سمجھیں اور میرے کنبہ والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر (بوجھ بٹانے والا) بنا اس کے ذریعہ

له ابن مردویہ خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت رسول اللہ کو ثبیر (کوہ) میں ایک ساتھ ہے کے مقابل میں دیکھا کہ آپ فرما رہے تھے کہ خداوندا میں بھی تجھ سے سوال کرتا ہوں جو میرے بھائی موسیٰ نے کیا تھا کہ میرے سینے کو کشادہ فرما اور میرا کام میرے لئے آسان فرما اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھیں اور میرے اہلبیت سے میرے بھائی علی کو میرا وزیر بنا اور اس کے ذریعے سے میری پشت مضبوط کر اور میرے کام میں اس کو میرا شریک بنا تاکہ ہم دونوں کثرت سے تیری تسبیح کریں اور کثرت سے تیری یاد کریں تو ہماری حالت دیکھ ہی رہا ہے دیکھو تفسیر در منثور جلد ۴ صفحہ ۲۹۵ سطر ۱۶ مطبوعہ مصر ۱۳۰

اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ۝٣١ وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ۝٣٢ كَيْ نُسَبِّحَكَ

سے میری پشت مضبوط کرے اور میرے کام میں اسکو میرا شریک بنا تا کہ ہم دونوں (ملکر) کثرت سے

كَثِيرًا ۝٣٣ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ۝٣٤ إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا ۝٣٥

تیری تسبیح کریں اور کثرت سے تیری یاد کریں تو تو ہماری حالت دیکھ ہی رہا ہے ۔

قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ ۝٣٦ وَلَقَدْ مَنَنَّا

فرمایا اے موسیٰ تمہاری سب درخواستیں منظور کی گئیں اور ہم تو تم پر ایک

عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ ۝٣٧ إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ ۝٣٨

بار اور احسان کر چکے ہیں جب ہم نے تمہاری ماں کو الہام کیا جو تمہیں وحی کے

أَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ

ذریعے سے بتایا جاتا ہے کہ تم اسے (موسیٰ کو) صندوق میں رکھ کر صندوق کو دریا میں ڈالدو پھر دریا اسے

الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِي وَعَدُوٌّ لَهُ ۚ وَأَلْقَيْتُ

دھکیل کے کنارے ڈالدے گا کہ موسیٰ کو میرا دشمن اور موسیٰ کا دشمن (فرعون) اٹھا لیگا اور

عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِنِّي ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي ۝٣٩ إِذْ تَمْشِي

تم پر اپنی محبت کا پرتو ڈال دیا (جو دیکھتا پیار کرتا) تاکہ تم میری خاص نگرانی میں پرورش پاؤ جب تمہاری بہن چلی اور

أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَنْ يَكْفُلُهُ ۖ

فرعون کے گھر میں آ کر کہنے لگی کہ کہو تو میں تمہیں ایسی دایہ بتاؤں جو اسے اچھی طرح پالے تو اس تدبیر سے ہم نے

فَرَجَعْنَاكَ إِلَىٰ أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَ

پھر اسکو تمہاری ماں کے پاس پہنچا دیا تا کہ اسکی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور تمہاری جدائی پر رنج نہ کرے تمہیں اور

قَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا ۚ

تم نے ایک شخص (قبطی) کو مار ڈالا اور سخت پریشان تھے تو ہم نے تمکو اس غم سے نجات دی اور ہم نے تمہارا

فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلَىٰ قَدَرٍ

اچھی طرح امتحان کر لیا پھر تم کئی برس اہل مدین کے لوگوں میں جا کر رہے اے موسیٰ پھر تم (رسالت کے) ایک اندازہ پر

ل اس کا قصہ یہ ہے کہ آپ حضرت موسیٰ کی ہوا [illegible] جاری تھی کہ دیکھا ایک قبطی فرعون کی قوم کا آدمی ایک بنی اسرائیل کو گرفتار کر رہا ہے اس نے موسیٰ سے فریاد کی آپ نے سفارش کی [illegible] نہ مانا آخر موسیٰ نے ایک مکا مارا کہ وہ قبطی مر گیا دوسرے دن موسیٰ جا رہے تھے کہ وہی شخص دوسرے سے [illegible] فریاد کی کہ وہ قبطی [illegible] مدد کو آئے اسی وقت [illegible] معلوم ہوا کہ فرعون [illegible] قتل کی فکر میں ہے آپ [illegible] مدین کو ہجرت کر گئے [illegible] قصص [illegible] ہوگا۔

موسیٰ پر خدا کا احسان ہونا

يٰمُوْسٰى ﴿٤٠﴾ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِىْ ﴿٤١﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَ

آگئے (اور نبوت کے قابل ہوئے) اور میں نے تم کو اپنی رسالت کے واسطے منتخب کیا۔ تم اپنے بھائی سمیت

اَخُوْكَ بِاٰيٰتِىْ وَلَا تَنِيَا فِىْ ذِكْرِىْ ﴿٤٢﴾ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ

ہمارے معجزے لے کر جاؤ اور دیکھو میری یاد میں سستی نہ کرنا۔ تم دونوں فرعون کے پاس لے جاؤ

اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٤٣﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ

بیشک وہ بہت سرکش ہو گیا ہے۔ پھر اس سے (جا کر) نرمی سے باتیں کرو تاکہ وہ نصیحت مان لے

يَخْشٰى ﴿٤٤﴾ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ

یا ڈر جائے۔ دونوں نے عرض کی کہ اے ہمارے پالنے والے ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ ہم پر زیادتی (نہ)

يَّطْغٰى ﴿٤٥﴾ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِىْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿٤٦﴾

کرنے لگے یا اور زیادہ سرکشی کرے۔ فرمایا تم ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں (اور سب کچھ) سنتا

فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِىْٓ

اور دیکھتا ہوں۔ غرض تم دونوں اسکے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم آپکے پروردگار کے رسول ہیں تو بنی

اِسْرَآءِيْلَ ۙ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ

اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے اور انہیں ستائیے نہیں ہم آپکے پاس آپکے پروردگار کا معجزہ

رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿٤٧﴾ اِنَّا قَدْ

لیکر آئے ہیں اور جو راہ راست کی پیروی کرے اسی کے لئے سلامتی ہے۔ ہمارے پاس خدا کی

اُوْحِىَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٤٨﴾

طرف سے یہ وحی نازل ہوئی ہے کہ یقیناً عذاب اسی شخص پر ہے جو (خدا کی آیتوں کو) جھٹلائے اور (اسکے

قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿٤٩﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِىْٓ

حکم سے) منہ موڑے (غرض گئے اور کہا) فرعون نے پوچھا اے موسیٰ آخر تم دونوں کا پروردگار کون ہے؟ موسیٰ نے

اَعْطٰى كُلَّ شَىْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿٥٠﴾ قَالَ فَمَا بَالُ

کہا ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو اسکے لئے مناسب (صورت) عطا فرمائی پھر (اس کو زندگی بسر کرنے کے) طریقے بتلائے

ملہ یہ حکم سنتے ہی تجلیاں کی بھی خبر نہ لی اور مصر کو روانہ ہوئے ادھر حضرت ہارون کو الہام ہوا۔ یہ استقبال کرکے مصر سے باہر دونوں ملے اور پہلے کام میں مشغول ہوئے اور ان کی بی بی وہاں دو روز تک ان کی منتظر رہیں جب دان مدین کے کچھ لوگ آئے اور ان کو پہچان کر حضرت شعیب کے پاس پہنچا دیا۔

حضرت موسیٰ کو نبوت

الْقُرُونِ الْأُولَىٰ ۝۵۱ قَالَ عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي فِي كِتَابٍ ۖ لَّا

فرعون نے پوچھا بھلا پہلے لوگوں کا کیا حال (تو بتاؤ کہ کیا ہوا) موسیٰ نے کہا ان باتوں کا علم میرے

يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنسَى ۝۵۲ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ

پروردگار کے پاس ایک کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھا ہوا) ہے پروردگار نہ بھٹکتا ہے نہ بھولتا ہے

مَهْدًا وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

وہ وہی ہے جس نے تمہارے (فائدے کے) واسطے زمین کو بچھونا بنایا اور تمہارے لئے اسمیں راہیں

فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّن نَّبَاتٍ شَتَّىٰ ۝۵۳ كُلُوا وَارْعَوْا

نکالیں اور اسی نے آسمان سے پانی برسایا پھر خدا فرماتا ہے کہ ہم ہی نے اس پانی کے ذریعے سے مختلف قسموں کی نباتیں

أَنْعَامَكُمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَىٰ ۝۵۴ مِنْهَا

نکالیں کہ تم خود بھی کھاؤ اور اپنے چارپایوں کو بھی چراؤ بیشک ان میں عقلمندوں کیواسطے (قدرت خدا کی)

خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً

بہت سی نشانیاں ہیں اسی زمین سے ہم نے تمکو پیدا کیا اور مرنے کے بعد اسی میں لوٹا کر لائیں گے اور اسی سے دوسری بار

أُخْرَىٰ ۝۵۵ وَلَقَدْ أَرَيْنَاهُ آيَاتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَأَبَىٰ ۝۵۶

(قیامت کے دن) تمکو نکال کھڑا کرینگے اور ہم نے فرعون کو اپنی ساری نشانیاں دکھادیں پھر بھی انہوں نے انکو جھٹلا دیا اور نہ مانا

قَالَ أَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ أَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يَا مُوسَىٰ ۝۵۷

(اور) کہنے لگا کہ موسیٰ کیا تم ہمارے پاس اسلئے آئے ہو کہ ہمکو ہمارے ملک (مصر) سے اپنے جادو کے زور سے نکال

فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهِ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ

باہر کرو تو اچھا ہم بھی تمہارے سامنے ایسا ہی جادو پیش کرتے ہیں پھر تم اپنے اور ہمارے درمیان ایک وقت مقرر

مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنتَ مَكَانًا سُوًى ۝۵۸ قَالَ

کرو کہ نہ ہم اسکے خلاف کریں اور نہ تم (اور مقابلہ) ایک صاف کھلے میدان میں ہو موسیٰ نے کہا تمہارے مقابلہ کی

مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّينَةِ وَأَن يُحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ۝۵۹

میعاد زینت (عید) کا دن ہے اور (اس روز) سب لوگ دن چڑھے لہ جمع کئے جائیں اسکے بعد فرعون

فرعون و موسیٰ کی باتیں

ع ۲

لہ دن چڑھے [illegible]

۱۲ - ۱۲ - ۱۲

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ۝ قَالَ لَهُمْ

(اپنی جگہ) لوٹ گیا پھر اپنے ہتھکنڈے (جادو کے سامان) جمع کرنے لگا پھر (مقابلہ کو) آموجود ہوا موسیٰ نے فرعونیوں

مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ

سے کہا تمہارا ناس ہو خدا پر جھوٹی افترا پردازیاں نہ کرو ورنہ وہ عذاب نازل کر کے اس

بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ۝ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ

سے تمہارا ملیامیٹ کر چھوڑیگا اور یاد رکھو کہ جس نے افترا پردازی کی وہ یقیناً نامراد رہا اس پر وہ لوگ (آپس)

بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ۝ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰىنِ لَسٰحِرٰنِ

میں باہم جھگڑنے اور سرگوشیاں کرنے لگے (آخر وہ لوگ) بول اٹھے یہ دونوں یقیناً جادوگر ہیں اور چاہتے ہیں

يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا

کہ اپنے جادو (کے زور) سے تم لوگوں کو تمہارے ملک سے باہر نکال کریں اور تمہارے اچھے خاصے مذہب

بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ۝ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَ

کو مٹا چھوڑیں تو تم بھی خوب اپنے ہتھکنڈے (جادو وغیرہ) درست کر لو پھر پرا باندھ کے (انکے مقابلہ میں) آپہنچو

قَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ۝ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ

اور جو آج ذرا سا بھی غالب رہا (وہی) فائز المرام رہا غرض جادوگروں نے کہا اے موسیٰ یا تو تم ہی (اپنے جادو) پھینکو

تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ۝ قَالَ بَلْ

اور یا یہ کہ پہلے جو جادو پھینکے وہ ہم ہی ہوں موسیٰ نے کہا نہیں (میں نہیں ڈالوں گا) بلکہ تم ہی (پہلے) ڈالو

اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ

(غرض انہوں نے اپنے کرتب دکھائے) تو بس موسیٰ کو انکے جادو (کے زور) سے ایسا معلوم ہوا کہ انکی رسیاں اور

سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۝ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً

انکی چھڑیاں دوڑ رہی ہیں تو موسیٰ نے اپنے دل میں کچھ دہشت سی پائی ہم

مُّوْسٰى ۝ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝ وَاَلْقِ مَا

نے کہا (موسیٰ سے) ڈرو نہیں یقیناً تم ہی بر رہو گے اور تمہارے داہنے ہاتھ

فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا ۖ إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ ۖ

میں جو (لاٹھی) ہے اسے ڈال تو وہ کرتب ان لوگوں کی بنائی چیزوں کو ہڑپ کر جائے گی جو ان لوگوں نے بنایا ہے وہ کرتب (جادوگری) کا ہے اور

وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ۝ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا

کی کرتب ہے اور جادوگر جہاں جائے کامیاب نہیں ہو سکتا (غرض جب موسیٰ کی لاٹھی نے سب ہڑپ کر لیا یہ دیکھتے ہی) وہ سب جادوگر سجدے

قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَىٰ ۝ قَالَ آمَنتُمْ لَهُ

میں گر پڑے اور کہنے لگے کہ ہم موسیٰ اور ہارون کے پروردگار پر ایمان لائے فرعون نے (ان لوگوں سے) کہا کیا تم ایمان لائے اس سے پہلے

قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ

کہ میں تم کو اجازت دوں تم اس پر ایمان لے آئے اس میں شک نہیں کہ یہ تم سب کا بڑا گرو ہے جس نے تم کو جادو سکھایا

السِّحْرَ ۖ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ

ہے تو میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسرے طرف کے پاؤں ضرور کاٹ ڈالوں گا اور تمہیں یقیناً کھجوروں

وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا

کی شاخوں پر سولی چڑھا دوں گا اس وقت تم کو اچھی طرح معلوم ہو جائے گا کہ ہم (دونوں فریقوں) میں سے

أَشَدُّ عَذَابًا وَأَبْقَىٰ ۝ قَالُوا لَن نُّؤْثِرَكَ عَلَىٰ مَا جَاءَنَا

عذاب میں زیادہ سخت کون ہے اور کس کو قیام زیادہ ہے جادوگر بولے کہ ایسے واضح و روشن معجزات جو ہمارے

مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا ۖ فَاقْضِ مَا أَنتَ

سامنے آئے ان پر اور جس (خدا) نے ہم کو پیدا کیا اس پر تو ہم تم کو کسی طرح ترجیح نہیں دے سکتے تو جو تجھے

قَاضٍ ۖ إِنَّمَا تَقْضِي هَٰذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ إِنَّا

کرنا ہو کر گزر تو بس دنیا کی اسی ذرا سی زندگی پر حکومت کر سکتا ہے (اور کیا) ہم تو اپنے پروردگار پر اس

آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا

لئے ایمان لائے ہیں تاکہ ہمارے واسطے ہمارے سارے گناہ معاف کر دے اور خاص کر جادو کے گناہ جس پر

عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۗ وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝ إِنَّهُ

تو نے ہمیں مجبور کیا تھا اور خدا ہی سب سے بہتر ہے اور اسی کو سب سے زیادہ قیام ہے اس میں شک نہیں کہ جو شخص مجرم ہو کر

جادوگروں کا ایمان لانا

النصف

مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا

اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہو گا تو اسکے لیے یقیناً جہنم (دھرا ہوا) ہے جس میں نہ تو وہ مر ہی سکے گا اور نہ زندہ ہی

وَلَا يَحْيٰى ۝۷۴ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ

رہ سکے گا اور جو شخص اسکے سامنے ایماندار ہو کے حاضر ہو گا اور اسنے اچھے اچھے کام بھی کئے

فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۝۷۵ جَنّٰتُ عَدْنٍ

ہونگے تو ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لئے بڑے بڑے بلند رتبے ہیں وہ سدا بہار باغات ہیں جن کے نیچے نہریں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ

جاری ہیں وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جو (گناہ سے) پاک و پاکیزہ رہے

جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝۷۶ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ

اس کا یہی صلہ ہے اور ہم نے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ میرے بندوں (بنی اسرائیل) کو

اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ

(مصر سے) راتوں رات نکال لیجاؤ پھر دریا میں (لاٹھی مار کر) انکے لئے ایک سوکھی راہ نکالو اور (تم

يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ۝۷۷ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ

کو پیچھا کرنے کا کوئی خوف رہے گا اور نہ (ڈوبنے کی) کوئی دہشت غرض فرعون نے اپنے لشکر سمیت

بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ۝۷۸ وَاَضَلَّ

انکا پیچھا کیا پھر دریا کے پانی کا ریلا جیسا کچھ ان پر چھا گیا اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ (کرکے ہلاک) کر ڈالا

فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ۝۷۹ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ

اور ان کی ہدایت نہ کی اے بنی اسرائیل ہم نے تم کو تمہارے دشمن (کے پنجہ)

اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ

سے چھڑایا اور تم سے (کوہ) طور کے داہنے طرف کا وعدہ کیا اور ہم ہی نے

الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۝۸۰ كُلُوْا مِنْ

تم پر من و سلویٰ نازل کیا اور (فرمایا کہ) ہمنے جو پاک و پاکیزہ روزیاں تمہیں دے رکھی ہیں اس

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ

میں سے کھاؤ پیو اور اس میں کسی قسم کی شرارت نہ کرو ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہو جائے گا اور یاد

غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿۸۱﴾

رکھو کہ جس پر میرا غضب نازل ہوا تو وہ یقیناً گمراہ (ہلاک) ہوا اور جو شخص توبہ کرے گا اور

وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿۸۲﴾

ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرے پھر ثابت قدم رہے تو ہم اسکو ضرور بخشنے والے ہیں اور

وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۸۳﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى

جب موسیٰ ستر آدمیوں کو لیکر چلے اور خود بڑھ گئے تو ہم نے کہا کہ اے موسیٰ تم نے اپنی قوم سے رہ گئے چلے آنے

اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿۸۴﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ

میں کیوں جلدی کی عرض کی وہ بھی تو میرے پیچھے پیچھے چلے آرہے ہیں اور الٰہی میں جلدی کرکے تیرے پاس

فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿۸۵﴾

اسلئے آگے چلا آیا ہوں تاکہ تو مجھ سے خوش رہے فرمایا کہ ہم نے تمہارے آنے کے بعد تمہاری قوم کا امتحان لیا اور

فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ

سامری نے انکو گمراہ کر چھوڑا ہے تو موسیٰ غصے میں بھرے پچھتاتے ہوئے اپنی قوم کی طرف پلٹے اور آکر

اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ

کہنے لگے کہ اے میری کمبخت قوم کیا تم سے تمہارے پروردگار نے ایک اچھا وعدہ (تورات دینے کا) نہیں کیا تھا؟ کیا

اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ

تمہارے وعدے میں عرصہ لگ گیا یا تم نے چاہا کہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے غضب نازل ہو اور تم نے جو مجھ سے وعدہ کیا تھا

مَّوْعِدِيْ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا

(اس کے) خلاف کیا وہ کہنے لگے کہ ہم نے اپنے اختیار سے تمہارے وعدے کے خلاف نہیں کیا بلکہ بات یہ ہوئی کہ فرعون

حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ

کی قوم کے زیور کے بوجھ جو مصر سے نکلتے وقت ہم پر لادے گئے تھے انکو ہم نے (آگ میں) ڈال دیا اور اسی طرح سامری نے ڈال دیا

ل عبداللہ ابن حجر عسقلانی نے سورۂ طٰہٰ کی تفسیر میں روایت کی ہے [illegible] حضرت موسیٰ کے [illegible] ... [illegible] ... ڈال دی اور گوسالہ پرستی شروع کرا دی۔

أَلْقَى السَّامِرِيُّ ۝ فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ

ڈال دیا پھر اسی طرح سامری نے بھی ڈال دیا پھر سامری نے ان لوگوں کے لیے (اسی زیور سے) ایک بچھڑے کی مورت بنا دی جس

خُوَارٌ فَقَالُوا هَٰذَا إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ فَنَسِيَ ۝ ۸۸

کی آواز بچھڑے کی سی تھی (تو) بعض لوگ کہنے لگے یہی تمہارا معبود ہے اور موسیٰ کا بھی معبود ہے مگر وہ بھول گیا ہے!

أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ

ان لوگوں کو اتنی بھی سوجھ بھی کہ یہ بچھڑا تو ان لوگوں کو پلٹ کر ان کی بات کا جواب ہی نہیں دیتا ہے ورنہ ان کا ضرر ہی اسکے

ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۝ ۸۹ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِن قَبْلُ

ہاتھ میں ہے اور نہ نفع اور ہارون نے ان سے پہلے کہا بھی تھا کہ اے میری قوم تمہارا صرف

يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنتُم بِهِ ۖ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَٰنُ فَاتَّبِعُونِي

اسکے ذریعہ سے امتحان کیا جا رہا ہے اور اسمیں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار (اس خطے کا) رحمٰن ہے تو تم میری

وَأَطِيعُوا أَمْرِي ۝ ۹۰ قَالُوا لَن نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتَّىٰ

پیروی کرو اور میرا کہا مانو وہ لوگ کہنے لگے جب تک موسیٰ ہمارے پاس پلٹ کر آئیں ہم تو برابر اسی کی

يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسَىٰ ۝ ۹۱ قَالَ يَا هَارُونُ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ

پرستش پر ڈٹے بیٹھے رہیں گے موسیٰ نے ہارون کی طرف خطاب کر کے کہا اے ہارون جب تم نے انکو

ضَلُّوا ۝ ۹۲ أَلَّا تَتَّبِعَنِ ۖ أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي ۝ ۹۳ قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ

دیکھا تھا کہ گمراہ ہو گئے ہیں تو تمہیں میری پیروی (سے) کس چیز نے منع کیا تو کیا تم نے میرے حکم کی نافرمانی کی (ہارون نے) کہا اے میرے ماں

لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي ۖ إِنِّي خَشِيتُ أَن تَقُولَ

جائے (بھائی) میری داڑھی نہ پکڑیے اور نہ میرے سر کے بال، میں تو اس سے ڈرا کہ (کہیں) آپ (واپس آ

فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي ۝ ۹۴ قَالَ

کر) یہ (نہ) کہنے لگیں کہ تم نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی اور میری بات کا بھی خیال نہ رکھا تب سامری

فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ ۝ ۹۵ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا

سے کہنے لگے کہ او سامری تیرا کیا حال ہے اس نے (جواب میں) کہا مجھے وہ چیز دکھائی دی جو اوروں کو نہ سوجھی

بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَ

(جبرئیل گھوڑے پر سوار جا رہے تھے) تو میں نے جبرئیل (فرشتے کے گھوڑے) کے نشان قدم کی ایک مٹھی (خاک)

كَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ

کی اٹھالی پھر میں نے اسے (بچھڑے کے قالب میں) ڈال دی تو وہ بولنے لگا اور اس وقت مجھے میرے نفس نے یہی بات سمجھائی موسیٰ نے کہا

فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ

چل (دور ہو) تجھ کو اس دنیا کی زندگی میں تو یہ سزا ہے کہ کہتا پھریگا کہ مجھے نہ چھونا اور (بے شمار) چڑھ آئیگا اور

تُخْلَفَهٗ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا

(آخرت میں بھی) تیرے لئے وعدہ ہے جو تجھ سے ہرگز خلاف نہ کیا جائیگا اور تو اپنے معبود کو دیکھ جس کی عبادت پر تو

لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾ اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ

(قائم و معتکف) تھا کہ ہم اسے جلا دیں گے پھر اس (کی راکھ) کو اڑا کر دریا میں بکھیر دیں گے تمہارا معبود تو وہی خدا ہے

الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ كَذٰلِكَ

جس کے سوا کوئی اور معبود برحق نہیں کہ اس کا علم ہر چیز پر چھا گیا ہے (اے رسول)

نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ

ہم تمہارے سامنے یوں واقعات بیان کرتے ہیں جو گذر چکے اور ہم ہی نے تمہارے پاس اپنی

لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾

بارگاہ سے قرآن عطا کیا جس نے اس سے منہ پھیرا وہ قیامت کے دن یقیناً اپنے (برے) اعمال کا بوجھ اٹھائیگا

خٰلِدِيْنَ فِيْهِ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي

اور اسی حال میں ہمیشہ رہیں گے اور کیا ہی برا بوجھ ہے جو قیامت کے دن لوگ اٹھائے ہونگے جس دن صور پھونکا جائیگا

الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ يَّتَخَافَتُوْنَ

اور ہم اس دن گنہگاروں کو (ان کی) آنکھیں نیلی (اندھی) کرکے (اپنے سامنے) جمع کرینگے (اور) آپس میں چپکے چپکے

بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ

کہتے ہونگے کہ (دنیا یا قبر میں) تم بہت نہیں بس دس ہی دن رہے ہو جو کچھ یہ کہیں گے ہم خوب جانتے ہیں جو

۱؎ کیونکہ اسے حضرت موسیٰ کی بددعا کی وجہ سے لوگوں کے بدن کی گرمی سے بخار چڑھ آتا تھا اور اس وجہ سے وہ خود چھوت بنا ہوا لوگوں سے بھاگا اپنی جان بچائے پھرتا تھا اور یہی حال اس کی اولاد کا بھی رہا اور شاید اب تک مصر و شام میں موجود ہیں جیسا کہ بعض علماء نے لکھا ہے اگرچہ حضرت موسیٰ نے اسے جان ہی سے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا مگر خود خدا نے سفارش کی کہ رہنے دو اسے چھوڑ دو۔۱۲

قرآن کی عظمت

قیامت کا حال

إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ وَيَسْأَلُونَكَ

انمیں سب سے زیادہ ہوشیار ہوگا بول اٹھیگا کہ تم تو بس (رہے ہی) ایک ہی دن ٹھہرے ہوگے اور (اے محمد) تم سے لوگ (پہاڑوں)

عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ فَيَذَرُهَا

کے بارے میں پوچھا کرتے ہیں کہ (قیامت کے دن) کیا ہونگے تو کہدو کہ میرا پروردگار بالکل ریزہ ریزہ کرکے اڑا دے گا اور

قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لَا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ﴿١٠٧﴾ يَوْمَئِذٍ

زمین کو ایک چٹیل میدان کر چھوڑیگا کہ (اے مخاطب) نہ تو تو اسمیں موڑ دیکھے گا اور نہ اونچ (نیچ) اسدن لوگ ایک پکارنیوالے

يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ

(اسرافیل) کی آواز کے پیچھے (اس طرح سیدھے) دوڑ پڑینگے کہ اسمیں کچھ بھی کجی نہ ہوگی اور آوازیں اسدن خدا کے سامنے

لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ

(اس طرح) گنگنیا جائینگی کہ تو گنگناہٹ کے سوا اور کچھ نہ سنے گا اسدن کسی کی سفارش کام نہ آئیگی مگر اس

إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ

کو خدا نے اجازت دی ہو اور اس کا بولنا پسند کرے جو کچھ ان لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے

مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ﴿١١٠﴾ وَ

ہے (غرض سب کچھ) وہ جانتا ہے اور یہ لوگ اپنے علم سے اس پر حاوی نہیں ہو سکتے اور (قیامت میں)

عَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾

ساری (خلائق کے) منہ اس زندہ و پائندہ خدا کے سامنے جھک جائینگے اور جس نے ظلم کا بوجھ (اپنے سر پر)

وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ

اٹھایا وہ یقیناً ناکام رہا اور جس نے اچھے اچھے کام کئے اور وہ مومن بھی ہے تو اس کو نہ کسی طرح کی

ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾ وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَ

بے انصافی کا ڈر ہے اور نہ کسی نقصان کا اور ہم نے اسکو اسی طرح عربی زبان کا قرآن نازل فرمایا اور اس میں

صَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ

عذاب کے طرح طرح کے وعدے بیان کئے تاکہ یہ لوگ پرہیزگار بنیں یا انکے مزاج میں

لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ
عبرت پیدا کرے پس (وہ جہان کا) سچا بادشاہ خدا برتر و اعلیٰ ہے اور (اے رسولؐ) قرآن کے پڑھنے
مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰۤى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِىْ
میں اس سے پہلے کہ تم پر اس کی وحی پوری کر دی جائے لے جلدی نہ کرو اور دعا کرو کہ اے میرے پالنے والے
عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِىَ وَلَمْ
میرے علم کو اور زیادہ فرما اور ہم نے آدم سے پہلے ہی عہد لیا تھا کہ اس درخت کے پاس نہ جانا
نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا
تو آدم نے اسے ترک کر دیا اور ہم نے ان میں ثبات و استقلال نہ پایا اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو
اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَ
سب نے سجدہ کیا مگر شیطان نے انکار کیا تو ہم نے (آدم سے) کہا اے آدم یقینی تمہارا اور تمہاری بی بی کا دشمن
لِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ لَكَ
ہے تو کہیں تم دونوں کو بہشت سے نکلوا نہ چھوڑے تو تم (دنیا کی) مصیبت میں پھنس جاؤ کچھ شک نہیں کہ
اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا
(بہشت میں) تمہیں یہ (آرام) ہے کہ نہ تو تم یہاں بھوکے رہو گے اور نہ ننگے اور یہ کہ نہ پیاسے رہو گے اور نہ
تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ
دھوپ کھاؤ گے تو شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا (اور) کہا اے آدم کیا میں تمہیں
عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ
ہمیشگی کی زندگی کا درخت اور (وہ) سلطنت جو کبھی زائل نہ ہو بتاؤں چنانچہ دونوں میاں بی بی
لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫
نے اس میں سے کچھ کھا لیا تو ان کا آگا پیچھا ان پر ظاہر ہو گیا اور دونوں بہشت کے درخت کے پتے اپنے
وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَ
اپنے آگے پیچھے پر چپکانے لگے اور آدم نے پروردگار کی نافرمانی کی تو وہ راہ صواب سے بے راہ ہو گئے اسکے بعد

لے جب حضرت رسولؐ پر وحی نازل ہوتی تو اس خیال سے کہ شاید وحی کا کوئی لفظ دھیان سے جاتا رہے بعض الفاظ کو جبرئیل کے ساتھ دہرانے لگتے اور اس وجہ سے جبرئیل کو لوٹانے میں اشتباہ ہوتا اس بنا پر یہ آیت نازل ہوئی اور اسی کے بعد سے کہ حضرت آدم کا قصہ شروع کر دیا جس سے مقصود یہ ہے کہ انسان فطرتاً جلد باز اور غیر مستقل ہے اور اسی کو دوسری جگہ یوں فرمایا ہے خلق الانسان عجولا۔

لے چنانچہ جب بہشت سے نکلے ہوئے اور زمین پر آئے تو جبرئیل ایک سرخ رنگ کا بیل لے کر آئے اور آپ کو زراعت کرنا بتایا جب زمین جوتتے تھے تو پسینہ سر سے بہتا تھا تو فرماتے تھے آہ یہ وہ رنج و مصیبت ہے جس کو خدا نے پہلے ہی فرمایا تھا

هُدٰى ۝۱۲۲ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ

پروردگار نے برگزیدہ کیا پھر ان کی توبہ قبول کی اور ان کی ہدایت کی فرمایا کہ تم دونوں بہشت سے نیچے اتر جاؤ تم میں سے

فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاىَ فَلَا

ایک کا ایک دشمن ہے پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو تم اس کی پیروی کرنا کیونکہ جو شخص میری

يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ۝۱۲۳ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ

ہدایت پر چلیگا نہ وہ گمراہ ہوگا اور نہ مصیبت میں پھنسے گا اور جس شخص نے میری یاد سے منہ پھیرا تو اس کی زندگی بہت تنگ

لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝۱۲۴ قَالَ رَبِّ

میں بسر ہوگی اور ہم اس کو قیامت کے دن اندھا (بنا کے) اٹھائیں گے وہ کہے گا الٰہی میں

لِمَ حَشَرْتَنِىْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۝۱۲۵ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ

تو دنیا میں (آنکھ والا) تھا تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا؟ خدا فرمائیگا ایسا ہی (ہونا

اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۝۱۲۶ وَكَذٰلِكَ نَجْزِىْ

چاہیے) ہماری آیتیں بھی تو تیرے پاس آئی تھیں تو تو نے انہیں بھلا دیا تھا اور اسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جائیگا اور

مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ

جس نے (حد سے) تجاوز کیا اور اپنے پروردگار کی آیتوں پر ایمان نہ لایا اسکو ایسا ہی بدلہ دینگے اور آخرت کا عذاب

اَشَدُّ وَاَبْقٰى ۝۱۲۷ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ

یقیناً بہت سخت اور بہت دیرپا ہے تو کیا ان اہل مکہ کو اس خدا نے نہیں بتا دیا تھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنے

الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِىْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى

لوگوں کو ہلاک کر ڈالا جنکے گھروں میں یہ لوگ چلتے پھرتے ہیں اس میں شک نہیں کہ اس میں عقلمندوں کے لئے

النُّهٰى ۝۱۲۸ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّ

(قدرت خدا کی) یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں اور اے رسول اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے پہلے ہی ایک وعدہ

اَجَلٌ مُّسَمًّى ۝۱۲۹ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

(عذاب کا) اور ایک وقت معین نہ ہوتا تو (انکی حرکتوں سے) فوراً عذاب کا آنا لازمی بات تھی (اے رسول) جو کچھ یہ کفار بکا کرتے ہیں

لے اس کی پوری تفصیل سورہ بقر پارہ اول میں گذر چکی ہے ۱۳۰
۱۳-۱۲-۱۲

قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ

اس پر صبر کرو اور آفتاب نکلنے کے قبل اور اسکے غروب ہونے کے قبل اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح کیا کرو

وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ

اور کچھ رات کے حصوں میں اور دن کے کناروں پر تسبیح کرو تاکہ تم نہال ہو جاؤ اور اے رسول جو ہم نے ان میں سے کچھ لوگوں کو دنیا

اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ

کی اس ذرا سی زندگی کی رونق سے نہال کر دیا ہے تاکہ ہم انکو اس میں آزمائیں تم اپنی نظریں ادھر نہ بڑھاؤ اور

لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٣١﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ

(اس سے) تمہارے پروردگار کی روزی (ثواب) کہیں بہتر اور زیادہ پائیدار ہے اور اپنے گھر والوں کو نماز کا

بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ

حکم دو اور تم خود بھی اس کے پابند رہو ہم تم سے روزی تو طلب کرتے نہیں (بلکہ) ہم تو خود تمکو

نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ

روزی دیتے ہیں اور پرہیزگاری ہی کا تو انجام بخیر ہے اور (اہل مکہ) کہتے ہیں کہ اپنے پروردگار کی طرف

مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾

سے ہمارے پاس کوئی معجزہ (ہماری مرضی کے موافق) کیوں نہیں لاتا تو کیا جو (پیشین گوئیاں) اگلی کتابوں (توریت

وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ

انجیل) میں (اسکی گواہ) ہیں (وہ بھی) انکے پاس نہیں پہونچیں اور اگر ہم انکو اس (رسول) سے پہلے عذاب سے ہلاک کر

اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ

ڈالتے تو ضرور کہتے کہ اے ہمارے پالنے والے تو نے ہمارے پاس (اپنا) رسول کیوں نہ بھیجا تو ہم اپنے ذلیل و رسوا ہونے سے

وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ

پہلے تیری آیتوں کی پیروی کرتے اے رسول تم کہدو کہ ہر شخص اپنے انجام کار کا منتظر ہے تو تم بھی انتظار کرو پھر

مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾ ع ٨

تو تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائیگا کہ سیدھی راہ والے کون ہیں (اور کس نے) ہدایت پائی (کون ہیں اور گمراہ کون ہیں)

[illegible] الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد

[illegible] الصلوة يرحمكم الله انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا [illegible]

(۲۱) سُوۡرَةُ الۡاَنۡبِيَآءِ مَكِّيَّةٌ (۷۳)

سورہ انبیاء لہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو بارہ آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمۡ وَهُمۡ فِيۡ غَفۡلَةٍ

لوگوں کے پاس انکا حساب (اس وقت) آپہنچا اور وہ ہیں کہ غفلت میں پڑے منہ موڑ رہے

مُّعۡرِضُوۡنَ ۝ مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ ذِكۡرٍ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ مُّحۡدَثٍ

ہی جاتے ہیں جب ان کے پروردگار کی طرف سے ان کے پاس کوئی نیا حکم آتا ہے تو

اِلَّا اسۡتَمَعُوۡهُ وَهُمۡ يَلۡعَبُوۡنَ ۝ لَاهِيَةً قُلُوۡبُهُمۡ

اُسے بس صرف کان لگا کر سن لیتے ہیں اور (پھر) اسکا ہنسی کھیل اڑاتے ہیں انکے دل (آخرت کے خیال سے) غافل

وَاَسَرُّوا النَّجۡوَى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا هَلۡ هٰذَاۤ

بے خبر ہیں اور یہ ظالم چپکے چپکے کانا پھوسی کیا کرتے ہیں کہ یہ شخص (محمدؐ) کچھ بھی نہیں (بس) تمہارے ہی سا

اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ اَفَتَاۡتُوۡنَ السِّحۡرَ وَاَنۡتُمۡ

آدمی ہے تو کیا تم دیدہ و دانستہ جادو (کے جال) میں پھنستے ہو (تو اس پر) پیغمبر نے کہا کہ میرا

تُبۡصِرُوۡنَ ۝ قٰلَ رَبِّيۡ يَعۡلَمُ الۡقَوۡلَ فِي السَّمَآءِ

پروردگار جتنی باتیں آسمان اور زمین میں ہوتی ہیں خوب جانتا ہے (پھر

وَالۡاَرۡضِ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۝ بَلۡ قَالُوۡۤا

کیا کانا پھوسی کرتے ہو) اور وہ تو بڑا سننے والا (اور) واقف کار ہے (اس پر بھی ان لوگوں نے اکتفا

اَضۡغَاثُ اَحۡلَامٍۭ بَلِ افۡتَرٰىهُ بَلۡ هُوَ شَاعِرٌ

کی) بلکہ کہنے لگے (یہ قرآن) تو خواب ہائے پریشاں (کا مجموعہ) ہے بلکہ اُسنے خود اپنے جی سے جھوٹ موٹ گھڑ لیا ہے

فَلۡيَاۡتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَاۤ اُرۡسِلَ الۡاَوَّلُوۡنَ ۝ مَاۤ

بلکہ (یہ شخص) شاعر ہے (اگر (فی الحقیقت) رسول ہے) تو جسطرح اگلے پیغمبر (معجزوں کے ساتھ) بھیجے گئے تھے اسیطرح یہ بھی کوئی معجزہ

الجزء ۱۷

لہ اس سورہ میں امور ذیل مذکور ہیں کفار کی حالت اور اس کا جواب قرآن کی حقیقت انکوں کا تذکرہ و مشرکوں کی طرح توحید کا ثبوت خدا کی کوئی اولاد نہیں خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہر چیز پانی سے بنی ہے۔ آدمی جلد باز ہے۔ قیامت میں ہر شخص کے اعمال تولے جائینگے توریت کی طرح حضرت ابراہیم کا قصہ اور مناظرہ۔ حضرت لوط و نوح کا ذکر۔ حضرت داؤد و سلیمان کا قصہ و حضرت ایوب کا قصہ اور فضیلت حضرت زکریا و یحییٰ اور مریم کا ذکر قیامت کا ذکر اور دوزخیوں اور بہشتیوں کی حالت وغیرہ وغیرہ ۱۲-۱۲-۱۲

ع۲ اس سے صاف واضح ہوا کہ قرآن قدیم نہیں ہے بلکہ حادث ہے ۱۳-۱۲-۱۲-۱۳

اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ

(جیسا ہم کہیں ہمارے پاس بھیجے جائیں تو ہم بھی) ان سے پہلے ہم نے جن بستیوں کو تباہ کر ڈالا معجزہ دیکھ کر بھی تو ایمان لائے تو

يُؤْمِنُوْنَ ۞ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ

کیا یہ لوگ ایمان لائیں گے اور (اے محمد) ہم نے تم سے پہلے بھی آدمیوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا تھا کہ انکے پاس

اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۞

وحی بھیجا کرتے تھے تو اگر تم لوگ خود نہیں جانتے ہو تو عالموں لہ سے پوچھ دیکھو اور ہم نے

وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا

ان (پیغمبروں) کے بدن ایسے نہیں بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ (دنیا) میں ہمیشہ رہنے

كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۞ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ

بسنے والے تھے پھر ہم نے انہیں (اپنا عذاب کا) وعدہ سچا کر دکھایا اور جب عذاب آ پہنچا تو

وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۞ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ

ہم نے ان پیغمبروں کو اور جس کو چاہا بچا لیا اور حد سے بڑھ جانے والوں کو ہلاک کر ڈالا ہم نے تم لوگوں کے

اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۞ ١٠ وَكَمْ

پاس وہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے جس میں تمہارا بھی ذکر (خیر) ہے تو کیا تم لوگ (اتنا بھی) نہیں سمجھتے اور ہم نے

قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا

کتنی بستیوں کو جہاں کے رہنے والے سرکش تھے برباد کر دیا اور ان کے بعد دوسرے

قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۞ ١١ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ

لوگوں کو پیدا کیا ۔ تو جب ان لوگوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ پائی تو

مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۞ ١٢ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى

لگے اس سے بھاگنے لگے (ہم نے کہا) بھاگو نہیں اور انہیں بستیوں اور گھروں میں

مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ۞ ١٣

لوٹ جاؤ جن میں تم چین کرتے تھے تاکہ تم سے (اس بارے میں) پوچھا جائے وہ لوگ کہنے لگے ہائے ہماری

لہ علماء اہلسنت اس میں مختلف ہیں کہ اہل ذکر سے کون لوگ مراد ہیں بعض اہل کتاب کے علماء بعض قرآن کو بعض ہر زمانہ کے علماء کو لیکن ان لوگوں سے کوئی بھی ٹھیک بات نہیں کیونکہ اگر اہل کتاب کے علماء مقصود ہوں تو ان سے ہدایت کیا ہوگی وہ تو اپنی طرف کھینچیں گے اور قرآن و علماء بھی مراد نہیں ہو سکتے کیونکہ اگر یہی ہدایت میں کافی ہوتے تو اتنا اختلاف کیوں ہوتا اس سے حضرات ائمہ کا مقصود ہونا ظاہر ہوا اور یہی بعض احادیث کا مضمون ہے چنانچہ جناب امام جعفر فرماتے ہیں کہ ہم اہل ذکر ہیں۔ واللہ اعلم ۱۲

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝١٤ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ

شامت بے شک ہم سرکش تو ضرور تھے غرض وہ تو برابر یہی پڑے پکارا کئے یہاں تک کہ ہم نے

دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝١٥ وَمَا

انھیں کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بجھا کے ٹھنڈا کرکے ڈھیر کر دیا اور ہم نے آسمان

خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝١٦ لَوْ

اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے بیکار لغو نہیں پیدا کیا اگر

اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ

ہم کوئی کھیل بنانا چاہتے تو بیشک ہم اسے اپنی تجویز سے بنا لیتے ؎ اگر ہم کو

كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝١٧ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ

کرنا ہوتا (مگر ہمیں شایان ہی نہ تھا) بلکہ ہم تو حق کو ناحق (کے سر) پر کھینچ مارتے ہیں

فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝١٨

تو وہ باطل کے سر کو کچل دیتا ہے پھر وہ اسی وقت نیست و نابود ہو جاتا ہے اور تم پر

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا

افسوس ہے کہ ایسی ایسی ناحق باتیں بنایا کرتے ہو حالانکہ جو لوگ (فرشتے) آسمان

يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۝١٩

اور زمین میں ہیں (سب اسی کے بندے) ہیں اور جو (فرشتے) اُس سرکار میں ہیں نہ تو وہ

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ۝٢٠ اَمِ اتَّخَذُوْٓا

اسکی عبادت کی شیخی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں رات اور دن اس کی تسبیح

اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ۝٢١ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ

کیا کرتے ہیں (اور) کبھی کاہلی نہیں کرتے کیا ان لوگوں نے جو معبود زمین میں بنا رکھے ہیں کیا وہی (لوگوں کو) زندہ

اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ

کرینگے ؎ اگر زمین و آسمان میں خدا کے سوا چند معبود ہوتے تو دونوں کبکے برباد ہوگئے ہوتے تو جو باتیں یہ لوگ بناتے

؎ مقصود یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے ہر ہر ذرہ میں سیکڑوں ہزاروں مصلحتیں ہیں اچھے برے کے سبب کا ہونا، ہر اچھے برے کا نتیجہ لازمی ہونا ہر کام کا حکمت و تدبیر سے ہونا وغیرہ ہرگز کھیل سے نہیں ہو سکتا۔ اگر کھیل ہوتا تو اس کی وضع اور طرح کی ہوتی ۱۲۔

؎ یہ توحید کی نہایت مضبوط دلیل ہے جسے دلیل تمانع کہتے ہیں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر دو خدا ہوتے تو اگر ان میں ایک کسی کام کو چاہتا تو دوسرا اس کو روک سکتا یا نہیں اگر روک سکتا ہے تو پہلا کمزور و عاجز اگر نہیں روک سکتا تو دوسرا کمزور و عاجز پھر ان میں سے کوئی خدا بننے کے قابل نہ رہا۔ وهو المطلوب۔

۱۲ - ۱۳ - ۱۴

عَمَّا يَصِفُونَ ۝٢٢ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُونَ ۝٢٣

جی سے (اسکے بارے میں) بنایا کرتے ہیں خدا جو عرش کا مالک ہے ان تمام عیبوں سے پاک پاکیزہ ہے جو کچھ وہ کرتا ہے اس کی پوچھ گچھ

أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً ۖ قُلْ هَاتُوا بُرْهَـٰنَكُمْ ۖ هَـٰذَا

نہیں ہو سکتی (ہاں) اور لوگوں سے باز پرس ہوگی کیا ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر کچھ اور معبود بنا رکھے ہیں (اے رسول) تم کہو کہ

ذِكْرُ مَن مَّعِىَ وَذِكْرُ مَن قَبْلِى ۗ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

بھلا اپنی دلیل تو پیش کرو جو میرے زمانہ میں (ساتھ) ہیں انکی کتاب (قرآن) اور جو لوگ مجھ سے پہلے تھے انکی کتابیں (توریت

ٱلْحَقَّ ۖ فَهُم مُّعْرِضُونَ ۝٢٤ وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن

انجیل وغیرہ) موجود ہیں (انمیں خدا کا شریک دکھا دو) بلکہ ان میں سے اکثر تو حق بات کو جانتے ہی نہیں تو جب حق کا ذکر آتا ہے یہ لوگ منہ

رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِىٓ إِلَيْهِ أَنَّهُۥ لَآ إِلَـٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱعْبُدُونِ ۝٢٥

پھیر لیتے ہیں اور (اے رسول) ہم نے تم سے پہلے جب کبھی کوئی رسول بھیجا تو اسکے پاس ہم وحی بھیجتے رہے کہ بس ہمارے سوا کوئی معبود قابل پرستش

وَقَالُوا ٱتَّخَذَ ٱلرَّحْمَـٰنُ وَلَدًا ۗ سُبْحَـٰنَهُۥ ۚ بَلْ عِبَادٌ

نہیں تو میری عبادت کیا کرو اور (اہل مکہ) کہتے ہیں کہ خدا نے فرشتوں کو (اپنی) اولاد (بیٹیاں) بنا رکھا ہے (حالانکہ وہ اس سے پاک

مُّكْرَمُونَ ۝٢٦ لَا يَسْبِقُونَهُۥ بِٱلْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِۦ

پاکیزہ ہے) بلکہ (وہ فرشتے) (خدا کے) معزز بندے ہیں یہ لوگ اسکے سامنے بڑھ کر بول نہیں سکتے اور یہ لوگ اسی کے حکم پر چلتے ہیں

يَعْمَلُونَ ۝٢٧ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَ

جو کچھ انکے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے (غرض سب کچھ) وہ (خدا) جانتا ہے اور یہ لوگ اس

لَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ٱرْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِۦ

شخص کے سوا جس سے خدا راضی ہو کسی کی سفارش بھی نہیں کرتے اور یہ لوگ خود اسکے خوف سے ہراساں ڈرتے رہتے

مُشْفِقُونَ ۝٢٨ وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّىٓ إِلَـٰهٌ مِّن دُونِهِۦ

ہیں اور ان میں سے جو کوئی یہ کہہ دے کہ خدا نہیں (بلکہ) میں معبود ہوں تو وہ (مردود بارگاہ ہوا) ہم اس

فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلظَّـٰلِمِينَ ۝٢٩

کو جہنم کی سزا دیں گے اور سرکشوں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں جو لوگ کافر ہو

لہ اگرچہ یہ بات بھی ہے کہ اس کا کوئی حاکم یا مد مقابل نہیں کہ اس سے پوچھے مگر یہ بات یہ ہے کہ اس کی کوئی بات حکمت و مصلحت سے خالی نہیں ہوتی کوئی پوچھے تو کیا پوچھے ۱۲

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا

ہیں، کیا ان لوگوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ آسمان اور زمین دونوں بستہ (بند) تھے تو

رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ؕ

ہم نے دونوں کو لہ شگافتہ کیا (کھول دیا) اور ہم ہی نے ہر جاندار چیز کو پانی سے پیدا

اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۳۰ وَجَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ

کیا تو کیا اس پر بھی یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے اور ہم ہی نے زمین پر بھاری بوجھل پہاڑ

تَمِیْدَ بِهِمْ ۪ وَجَعَلْنَا فِیْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ

بنائے تاکہ زمین ان لوگوں کو لیکر کسی طرف جھک نہ پڑے اور ہم ہی نے اس میں لمبے چوڑے رستے بنائے

یَهْتَدُوْنَ ۝۳۱ وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚۖ وَّ

تاکہ یہ لوگ اپنے اپنے منزل مقصود کو جا پہنچیں اور ہم ہی نے آسمان کو چھت بنایا جو ہر طرح محفوظ ہے اور یہ

هُمْ عَنْ اٰیٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۝۳۲ وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ

لوگ اسکی آسمانی نشانیوں سے منہ پھیر رہے ہیں اور وہی وہ (قادر مطلق) ہے جس نے رات

الَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ

اور دن اور آفتاب اور ماہتاب کو پیدا کیا کہ سب کے سب ایک (ایک) آسمان ته

یَّسْبَحُوْنَ ۝۳۳ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ

میں پیر (کر چکر لگا) رہے ہیں اور (اے رسول) ہم نے تم سے پہلے بھی کسی فرد بشر کو سدا کی زندگی نہیں دی

اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝۳۴ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ

تو کیا اگر تم مر جاؤ گے تو یہ لوگ ہمیشہ جیا ہی کرینگے (ہر شخص ایک نہ ایک دن) موت کا مزا

الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَةً ؕ وَ اِلَیْنَا

چکھنے والا ہے اور ہم تمہیں مصیبت و راحت میں امتحان کی غرض سے آزماتے ہیں اور (آخر کار) ہماری ہی

تُرْجَعُوْنَ ۝۳۵ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ یَّتَّخِذُوْنَكَ

طرف لوٹائے جاؤ گے اور (اے رسول) جب تمہیں کفار دیکھتے ہیں تو بس تم سے مسخرا پن کرتے ہیں کیا یہی

له ایک حدیث
میں ہے کہ اس کا
مطلب نہیں ہے کہ
آسمان زمین ملے
ہوئے تھے پھر ان کو
جدا جدا کر دیا بلکہ مطلب
یہ ہے کہ یہ دونوں بستہ
تھے یعنی آسمان برستا
نہ تھا اور زمین اگاتی
نہ تھی تو ہم نے شگافتہ
کر دیا اور اس حدیث
میں ہے اور مترجمین
نے الگ ترجمہ کیا ہے
ته کل فی فلک کو
الٹ کر پڑھو تب
بھی یہی پڑھا جائے گا
اس میں ایک لطیف
اشارہ اس بات کا ہے
کہ ہر آسمان اپنے اوپر
ایک جگہ رہ کر گردش
کرتا ہے اور یہی قوم
فلاسفہ کا قول ہے۔
واللہ اعلم ۱۲

ہر شخص کو موت کا مزہ چکھنا ضرور ہے

اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِیۡ یَذۡكُرُ اٰلِهَتَكُمۡ ۚ وَهُمۡ بِذِكۡرِ

حضرت ہیں جو تمہارے معبودوں کو (بری طرح) یاد کیا کرتے ہیں حالانکہ یہ لوگ خود خدا کی یاد

الرَّحۡمٰنِ هُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿۳۶﴾ خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ عَجَلٍ ؕ

سے انکار رکھتے ہیں (تو انکی بیوقوفی پر ہنسنا چاہیے) آدمی تو بڑا جلد باز پیدا کیا گیا ہے میں

سَاُورِیۡكُمۡ اٰیٰتِیۡ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡنِ ﴿۳۷﴾ وَیَقُوۡلُوۡنَ مَتٰی

عنقریب ہی تمہیں (اپنی قدرت کی) نشانیاں دکھاؤنگا تو تم مجھ سے جلدی کی دھوم نہ مچاؤ اور لطف تو یہ

هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۳۸﴾ لَوۡ یَعۡلَمُ الَّذِیۡنَ

ہے کہ کہتے ہیں کہ اگر سچے ہو تو یہ (قیامت کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا اور جو لوگ کافر ہو بیٹھے کاش

كَفَرُوۡا حِیۡنَ لَا یَكُفُّوۡنَ عَنۡ وُّجُوۡهِهِمُ النَّارَ وَلَا

اس وقت کی حالت سے آگاہ ہوتے (کہ جہنم کی آگ میں کھڑے ہونگے) اور نہ اپنے چہروں سے آگ کو ہٹا

عَنۡ ظُهُوۡرِهِمۡ وَلَا هُمۡ یُنۡصَرُوۡنَ ﴿۳۹﴾ بَلۡ تَاۡتِیۡهِمۡ

سکیں گے اور نہ اپنی پیٹھ سے اور نہ انکی مدد کی جائے گی (قیامت کچھ جتا کر تو آنے سے رہی) بلکہ وہ تو

بَغۡتَةً فَتَبۡهَتُهُمۡ فَلَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ رَدَّهَا وَلَا هُمۡ

اچانک ان پر آپڑے گی اور انھیں ہکا بکا کر دے گی پھر اسوقت نہ اسکے ہٹانے کی مجال ہوگی

یُنۡظَرُوۡنَ ﴿۴۰﴾ وَلَقَدِ اسۡتُهۡزِئَ بِرُسُلٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ

اور نہ انھیں مہلت ہی دی جائیگی اور (اے رسول کچھ تم ہی نہیں) تم سے پہلے پیغمبروں کے ساتھ بھی مسخراپن کیا

فَحَاقَ بِالَّذِیۡنَ سَخِرُوۡا مِنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ

جا چکا ہے تو ان پیغمبروں سے مسخراپن کرنے والوں کو اس سخت عذاب نے آگھیرا جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے

یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۴۱﴾ قُلۡ مَنۡ یَّكۡلَؤُكُمۡ بِالَّیۡلِ وَالنَّهَارِ

(اے رسول) تم ان سے پوچھو کہ خدا (کے عذاب) سے (بچانے میں) رات کو یا دن کو تمہارا کون پہرا دے

مِنَ الرَّحۡمٰنِ ؕ بَلۡ هُمۡ عَنۡ ذِكۡرِ رَبِّهِمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۴۲﴾

سکتا ہے (اس پر ڈرنا تو درکنار) بلکہ یہ لوگ اپنے پروردگار کی یاد سے منہ پھیرتے ہیں کیا ہمارے سوا

آدمی جلد باز پیدا ہوا ہے

قیامت اچانک آجائے گی

اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ

انکے کچھ اور پروردگار ہیں کہ جو ان کو ہمارے عذاب سے بچا سکتے ہیں (وہ کیا بچائیں گے) یہ لوگ

نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا یُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾ بَلْ مَتَّعْنَا

خود اپنی آپ تو مدد کر ہی نہیں سکتے اور نہ ہمارے عذاب سے انھیں پناہ دی جائیگی بلکہ

هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰی طَالَ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا

ہم ہی نے انکو اور انکے بزرگوں کو آرام و چین دی یہانتک کہ انکی عمریں بڑھ گئیں تو پھر

یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ

کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ہم روئے زمین کو چاروں طرف سے قبضہ کرتے اور اسکو

اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْیِ ۖ٘ وَ

فتح کرتے چلے آتے ہیں تو کیا اب بھی (یہی) لوگ (کفار مکہ) غالب اور زبردست ہیں (اے رسول) تم کہدو کہ میں تو بس تم لوگوں کو

لَا یَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا یُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ

وحی کے مطابق (عذاب سے) ڈراتا ہوں (مگر تم لوگ گویا بہرے ہو) اور بہرے جب ڈرائے جاتے ہیں تو وہ پکارنے ہی کو نہیں ۱؎ سنتے اور

لَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَیَقُوْلُنَّ

کیا خاک (اور اے رسول) اگر کہیں ان کو تمہارے پروردگار کے عذاب کی ذرا سی ہوا بھی لگ گئی تو بے ساختہ

یٰوَیْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۴۶﴾ وَ نَضَعُ الْمَوَازِیْنَ

بول اٹھے ہائے افسوس واقعی ہم ہی ظالم تھے اور قیامت کے دن تو ہم (بندوں کے بھلے برے

الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْـًٔا ؕ وَ

اعمال تولنے کے لئے) انصاف کی ترازوئیں ۲؎ کھڑی کر دیں گے تو پھر کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائیگا اور

اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِهَا ؕ

اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کسی کا (عمل) ہوگا تو ہم اسے لا حاضر کریں گے اور ہم حساب کرنے

وَكَفٰی بِنَا حٰسِبِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی

کے واسطے بہت کافی ہیں اور ہم ہی نے یقیناً موسیٰ اور ہارون کو (حق و باطل کی) جدا کرنے

۱؎ یعنے جس طرح بہرا کسی کی آواز نہیں سنتا اسی طرح یہ کفاروں کے بہرے ہیں کہ ان کو عذاب سے ڈرایا جاتا ہے مگر نہیں ڈرتے۔

۲؎ یہ میں بیان کرچکا ہوں کہ ترازو سے مراد علم خدا اور اعمال کی سنگینی و ہلکی سے کمی اور زیادتی مراد ہے جیسا کہ حدیث جناب سے ظاہر ہوتا ہے

۱۳ - ۱۳ - ۱۳

وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاۤءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٤٨

والی کتاب (توریت) اور پرہیزگاروں کے لئے از سر تا پا نور اور نصیحت عطا کی جو بے

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ

دیکھے اپنے پروردگار سے خوف کھاتے ہیں ل اور یہ لوگ روز قیامت سے بھی ڈرتے

السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ۝٤٩ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ

ہیں اور یہ (قرآن بھی) ایک بابرکت تذکرہ ہے جسکو ہم نے اتارا ہے تو کیا تم لوگ اس کو

اَنْزَلْنٰهُ ۭ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝٥٠ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ

نہیں مانتے اور اس میں بھی شک نہیں کہ ہم نے ابراہیم کو پہلے ہی سے

اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝٥١ اِذْ

فہم سلیم عطا کی تھی اور ہم اُن (کی حالت) سے خوب واقف تھے جب انھوں

قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ

نے اپنے (منہ بولے) باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیں ہیں ل جنکی تم لوگ مجاوری کرتے

لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝٥٢ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَاۗءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝٥٣

ہو آخر کیا (بلا) ہیں وہ لوگ بولے ہم (اور تو کچھ نہیں جانتے مگر) اپنے بڑے بوڑھوں کو ان ہی کی پرستش

قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٥٤

کرتے دیکھا ہے ابراہیم نے کہا یقیناً تم بھی اور تمہارے بزرگ بھی کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہوئے

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ۝٥٥

تھے وہ لوگ کہنے لگے تو کیا تم ہمارے پاس حق بات لیکر آئے ہو یا تم بھی (یوں ہی) دل لگی

قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ

کرتے ہو ابراہیم نے کہا (مذاق نہیں ٹھیک کہتا ہوں کہ تمہارے معبود معبود نہیں) بلکہ تمہارا پروردگار آسمان و زمین کا

فَطَرَهُنَّ ڮ وَاَنَا عَلٰي ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝٥٦

مالک ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور میں خود اس بات کا تمہارے سامنے گواہ ہوں اور (اپنے جی میں کہا)

حضرت موسیٰ و ہارون کا قصہ

ع ٤

حضرت ابراہیم کا قصہ

ل حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ جو شخص توحید بہشت دوزخ قیامت حساب میزان کا اعتقاد رکھے وہ خدا سے ڈرنے والا ہے۔

ل یہ ایک حدیث میں ہے کہ یہی فقرہ ماھذہ التماثیل التی انتم لہا عاکفون ایک مرتبہ حضرت علی نے شطرنج کھیلنے والوں کی طرف خطاب کرکے فرمایا تھا۔ ۱۲ ۱۲ ۳۰

وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ ۵۷

خدا کی قسم تمہارے پیٹھ پھیرنے کے بعد میں تمہارے بتوں کے ساتھ ایک چال چلوں گا

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ۝ ۵۸

چنانچہ ابراہیم نے ان بتوں کو توڑ کر چکنا چور کر ڈالا مگر اُنکے بڑے بت کو (اسلئے رہنے دیا) تاکہ

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۵۹

لوگ عید سے پلٹ کر اسکی طرف رجوع کریں (جب بگاڑ کو معلوم ہوا) تو کہنے لگے کہ جس نے یہ گستاخی ہمارے معبودوں کے ساتھ

قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗۤ اِبْرٰهِيْمُ ۝ ۶۰

کی ہے وہ یقیناً بڑا ظالم ہے۔ کچھ لوگ کہنے لگے کہ ہم نے ایک نوجوان کو جسکو لوگ ابراہیم کہتے ہیں ان بتوں کا بُری طرح ذکر کرتے

قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰۤى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ۝ ۶۱

سنا ہے لوگوں نے کہا تو پھر اسکو سب لوگوں کے سامنے (گرفتار کر کے) لے آؤ تاکہ وہ (جو کچھ کہے) لوگ اس کے

قَالُوْۤا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۝ ۶۲ قَالَ

گواہ رہیں (غرض ابراہیم آئے) اور لوگوں نے ان سے پوچھا کہ کیوں ابراہیم کیا تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے؟ ابراہیم نے کہا

بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا

بلکہ یہ حرکت ان بتوں (خداؤں) کے بڑے (خدا) نے کی ہے تو اگر یہ بت بول سکتے ہوں تو ان ہی سے پوچھ دیکھو اس

يَنْطِقُوْنَ ۝ ۶۳ فَرَجَعُوْۤا اِلٰۤى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْۤا اِنَّكُمْ

پر ان لوگوں نے اپنے جی میں سوچا تو ایک دوسرے سے کہنے لگے بیشک تم ہی لوگ خود بر

اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ۶۴ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ

ناحق ہو پھر ان لوگوں کے سر (اسی گمراہی میں) جھکا دیے گئے (اور تو کچھ بن نہ پڑا) مگر یہ بولے کہ

لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰۤؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ۝ ۶۵ قَالَ

تم کو تو بھی طرح معلوم ہے کہ یہ بت بولا نہیں کرتے (پھر ان سے کیا پوچھیں) ابراہیم نے کہا تو کیا تم

اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ

لوگ خدا کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہو جو نہ تمہیں کچھ نفع ہی پہنچا سکتی ہیں اور نہ تمہارا کچھ

۱؎ اس مقام پر اکثر لوگوں کو شبہ ہوتا ہے کہ معاذ اللہ حضرت ابراہیم جھوٹ بولے حالانکہ اس میں کوئی بات جھوٹ کی نہیں ہے غور کرنے اور صحیح ترجمہ نہ دیکھنے کی وجہ سے پڑتے ہیں۔ خیال کرنے کی بات ہے کہ جب حضرت ابراہیم سے پوچھا گیا کہ کیا تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے تو آپ نے نہیں نہ فرمایا تھا کہ جھوٹ کی نسبت آپ کی طرف دی جائے بلکہ آپ نے اپنے فعل کی نسبت حقیقۃً خدا کی طرف دی تھی کیونکہ فرمایا تھا فعلہ کبیرھم ھذا یہ کام ان خداؤں کے بڑے نے کیا ہے اور اس میں کچھ جھوٹ نہیں کیونکہ انبیا کے کام وہ بھی ایسے کام گویا خدا ہی کے ہوتے ہیں اسی وجہ سے خدا نے ہجرت کے واقعہ میں رسول کے خاک پھینکنے کو اپنی طرف نسبت دی ہے اور فرمایا ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی خلاصہ حضرت ابراہیم نے اپنے فعل کی نسبت آخر خدا کی طرف دی تو ہرگز جھوٹ نہیں تھا اگر چہ سننے والوں نے بڑے بت کو سمجھا حالانکہ حضرت ابراہیم کا مقصود یہ ہرگز نہ تھا بلکہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ جن لوگوں کی طرف خدا کی نسبت کی جاتی ہے انہیں سے پوچھیے سنے خدا نے یہ کام کیا ہے جو بھی سمجھ آسکی طرف ہو تی ہے۔ واللہ اعلم ۱۲

شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ۞ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ
نقصان ہی کر سکتی ہیں تف ہے تم پر اور اس چیز پر جسے تم خدا کے سوا پوجتے ہو کیا تم اتنا بھی
دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۞ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ
نہیں سمجھتے (آخر) وہ لوگ (باہم) کہنے لگے کہ اگر تم کچھ کر سکتے ہو تو ابراہیم کو آگ میں جلا دو اور اپنے خداؤں
انْصُرُوْۤا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۞ قُلْنَا يٰنَارُ
کی مدد کرو (غرض ان لوگوں نے ابراہیم کو آگ میں ڈالدیا تو) ہم نے فرمایا اے آگ تو ابراہیم پر بالکل
كُوْنِىْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ۞ وَاَرَادُوْا بِهٖ
ٹھنڈی اور سلامتی کا باعث ہو جا (کہ انکو کوئی تکلیف نہ پہنچے) اور ان لوگوں نے ابراہیم کیساتھ چالبازی کرنی
كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۞ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا
چاہی تھی تو ہم نے ان سب کو ناکام کر دیا اور ہم ہی نے ابراہیم اور لوط کو اس
اِلَى الْاَرْضِ الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۞ وَ
ملک سے صحیح وسالم نکالکر اس سرزمین (شام بیت المقدس) تک جا پہنچایا جس میں ہم نے سارے جہان کیلئے
وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا
طرح طرح کی برکت عطا کی تھی اور ہم نے ابراہیم کو انعام میں اسحٰق (جیسا بیٹا) اور یعقوب (جیسا پوتا) عنایت
صٰلِحِيْنَ ۞ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا
فرمایا ہم نے سب کو نیک بخت بنایا اور ان سب کو لوگوں کا پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے (ان کی
وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ
ہدایت کرتے تھے اور ہم نے ان کے پاس نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی
اِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۞ وَلُوْطًا
بھیجی تھی اور یہ سب کے سب ہماری ہی عبادت کیا کرتے تھے اور لوط کو بھی ہم ہی نے فہم
اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ
سلیم اور نبوت عطا کی اور ہم ہی نے اس بستی سے جہاں کے لوگ بدکاریاں کرتے تھے

ے سب سے پہلے جس شخص کی زبان سے یہ جملہ نکلا تھا وہ فارس کا رہنے والا تھا جس کا نام ہیزن تھا اور اسکے بولتے کے ساتھ ہی زمین میں دھنس گیا تھا غرض نمرود نے ایک بہت بڑا چوگرد اونچا احاطہ بنوایا اور ایک مہینہ تک لکڑیاں جمع کی گئیں اس کے بعد اس پر خوب تیل چھڑکا گیا اور اس میں آگ سلگائی گئی جب آگ کے شعلے بلند ہوئے تو کسی کی مجال نہ تھی کہ اس کے قریب جا سکے [illegible] حضرت ابراہیم کو اس میں ڈالنے کے لئے لوگ متردد تھے کہ آخر شیطان ایک بڈھے آدمی کی صورت میں آیا اور یہ مشورہ دیا کہ ابراہیم کو ایک بڑی [illegible] میں رکھ کر [illegible] جب حضرت [illegible] باجازت خدا فرشتے آپ کے پاس آپ کی مدد کو آئے مگر آپ نے قبول نہ کیا اور خدا ہی سے [illegible] آپ کے گرد [illegible] چشمہ جاری تھا [illegible] اس وقت آپ کی عمر سولہ برس کی تھی

١٢ ١٢ ١٢

الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

نجات دی اسمیں شک نہیں کہ وہ لوگ بڑے بدکار آدمی تھے اور ہم نے

قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۝ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ

لوط کو اپنی رحمت میں داخل کر لیا اس میں شک نہیں کہ وہ نیکوکار بندوں سے

اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ

اور (اے رسولؐ) لوطؑ سے بھی (پہلے رہنے) نوحؑ (کو نبوت پر فائز کیا)
تھے ۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ

جب انھوں نے (ہم کو) آواز دی تو ہم نے ان کی (دعا) سن لی پھر انکو اور انکے ساتھیوں کو طوفان

الْعَظِيْمِ ۝ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

کی بڑی سخت مصیبت سے نجات دی اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا انکے مقابلہ میں

بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ

ان کی مدد کی بے شک یہ لوگ (بھی) بہت بڑے لوگ تھے تو ہم نے ان سب کو ڈبا مارا

اَجْمَعِيْنَ ۝ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ

اور (اے رسولؐ انکو) داؤد اور سلیمان کا (واقعہ یاد دلاؤ) جب یہ دونوں ایک کھیتی کے بارے

اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ

میں جس میں رات کے وقت کچھ لوگوں کی بکریاں (گھس کر) چر گئی تھیں فیصلہ کرنے بیٹھے اور ہم ان لوگوں کے قضیہ کو

شٰهِدِيْنَ ۝ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا

دیکھ رہے تھے (کہ باہم اختلاف ہوا) تو ہم نے سلیمان کو اس کا صحیح لہ فیصلہ سمجھا دیا اور یوں تو سب کو ہم ہی

حُكْمًا وَّعِلْمًا ؗ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ

نے فہم سلیم اور علم عطا کیا اور ہم ہی نے پہاڑوں کو داؤد کا تابع بنا دیا تھا کہ انکے ساتھ (خدا کی) تسبیح کیا کرتے تھے

يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ وَعَلَّمْنٰهُ

اور پرندوں کو (بھی تابع کر دیا تھا) اور ہم ہی (یہ عجائب) کیا کرتے اور ہم ہی نے ان کو تمہاری جنگی پوشش

لہ قصہ یہ تھا کہ یوحنا جب رات کو سو رہا تھا اس کی بکریوں نے ایلیا کے کھیت کو کچھ روند ڈالا کچھ کھا لیا صبح کو ایلیا نے حضرت داؤد کی عدالت میں نالش کر دی یوحنا طلب ہوا اور اس نے اپنی غفلت کا عذر کیا آپ نے ایلیا کے کھیت کو نقصان پہنچا ہوا اندازہ کیا تو یوحنا کی بکریوں کی قیمت کے برابر تھا تو آپ نے فیصلہ کر دیا کہ یوحنا اپنی بکریاں ایلیا کو دیدے جب یہ دونوں باہر نکلے تو حضرت سلیمان سے ملاقات ہوئی آپ دونوں کو ساتھ لے حضرت داؤد کے پاس پہنچے اور عرض کی اگر فیصلہ دوسرا ہوتا تو اچھا تھا پوچھا تو کہا جب تک یوحنا کھیت کی خدمت کرے اس وقت تک اس کی بکریاں ایلیا کے پاس رہیں اور ایلیا اس کے دودھ اون وغیرہ سے نفع اٹھائے اس کے بعد جب اسکا کھیت ویسا ہی آباد ہو جائے تو بکریاں اس کو دے دے یہ فیصلہ حضرت داؤد کو [illegible] کہ ہم اپنے بزرگوں کے طریقہ پر ہیں اگر کوئی غلطی کرے تو چھوٹے کو اس کی تقلید نہ کرنی چاہئے اور اگر چھوٹا ٹھیک کہے تو بڑے کو اپنی بات پر اڑنا نہ چاہئے ۱۲۰

صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُم مِّنۢ بَأْسِكُمْ

(زرہ) کا بنانا سکھا دیا تاکہ تمہیں (ایک دوسرے کے) وار سے بچائے تو کیا تم (اب بھی)

فَهَلْ أَنتُمْ شَاكِرُونَ ۝٨٠ وَلِسُلَيْمَٰنَ ٱلرِّيحَ عَاصِفَةً

اسکے شکر گزار ہو گے اور ہم ہی نے بڑے زوروں کی ہوا کو سلیمانؑ لہ کا تابع کر دیا تھا کہ وہ

تَجْرِى بِأَمْرِهِۦٓ إِلَى ٱلْأَرْضِ ٱلَّتِى بَٰرَكْنَا فِيهَا ۚ وَ

انکے حکم سے اس سرزمین (بیت المقدس) کی طرف چلا کرتی تھی جسمیں ہم نے طرح طرح کی برکتیں عطا کی تھیں

كُنَّا بِكُلِّ شَىْءٍ عَٰلِمِينَ ۝٨١ وَمِنَ ٱلشَّيَٰطِينِ

اور ہم تو ہر چیز سے خوب واقف رہتے اور (ہیں) اور جنات میں سے جو لوگ (سمندر میں) غوطہ لگا کر جواہرات

مَن يَغُوصُونَ لَهُۥ وَيَعْمَلُونَ عَمَلًا دُونَ ذَٰلِكَ ۖ

نکالنے والے تھے اور اس کے علاوہ اور کام بھی کرتے تھے (سلیمان کا تابع کر دیا تھا) اور ہم ہی ان

وَكُنَّا لَهُمْ حَٰفِظِينَ ۝٨٢ وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥٓ

کے نگہبان تھے کہ بھاگ نہ جائیں اور ایوبؑ (کا قصہ) یاد کرو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی

أَنِّى مَسَّنِىَ ٱلضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ ۝٨٣

کہ (خداوندا) بیماری تو مجھے لگ گئی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں (کہیں) بڑھ کر ہے مجھ پر ترس کھا، تو ہم نے ان کی

فَٱسْتَجَبْنَا لَهُۥ فَكَشَفْنَا مَا بِهِۦ مِن ضُرٍّ ۖ وَءَاتَيْنَٰهُ

دعا قبول کی تو ہم نے انکا جو کچھ درد و دکھ تھا دفع کر دیا اور انہیں اُنکے لڑکے بالے بخشے اور ان کے ساتھ

أَهْلَهُۥ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَ

اتنے ہی اور بھی بخشے اپنی خاص مہربانی سے اور عبادت کرنیوالوں کی عبرت کے واسطے عطا

ذِكْرَىٰ لِلْعَٰبِدِينَ ۝٨٤ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِدْرِيسَ

کئے ۔ اور (دوسرے رسول) اسماعیل اور ادریس اور

وَذَا ٱلْكِفْلِ ۖ كُلٌّ مِّنَ ٱلصَّٰبِرِينَ ۝٨٥ وَأَدْخَلْنَٰهُمْ

ذوالکفل (کے واقعات یاد کرو کہ) یہ سب صابر بندے تھے اور ہم نے ان کو اپنی (خاص

لہ حضرت سلیمانؑ کی کی
سلطنت دو دنیا کی [illegible]
کی ہے ذکر کیا کہ آپ نے
سات سو برس اور [illegible]
سلطنت کی اور آدمی جنات
چوپائے پرند درخت ہوا
وغیرہ دنیا کی ہر چیز پر آپ
کی حکومت تھی آپ نے
[illegible] شیشوں کے
ایک ہزار عالیشان محل
بنوائے تھے آپ کا لشکر
سو کوس میں [illegible]
میں پھیل جاتا تھا آپ نے
ایک تخت بنوایا تھا جو بہت
لمبا چوڑا تھا اس کے بیچ
میں آپ کا منبر ہوتا تھا
اور اس کے گرد ہزار کرسیاں
سونے اور چاندی کی رکھی
جاتیں ان پر آپ کے مصاحبین
بیٹھتے انکے پیچھے اور لوگ
کھڑے ہوتے اور انکے پیچھے
جن ہوتے اور ان سب پر
پرندے صف باندھ کر اپنے
پروں کا سایہ کرتے اور ان
سب کو ہوا ایک جگہ سے
دوسرے مقام پر لیجاتی
[illegible]
لوگوں کا [illegible]
حضرت ایوبؑ [illegible]
نے دنیا کی ہر طرح کی نعمت عطا
کی تھی [illegible]
[illegible]
کثرت تھے [illegible]
غلام اور سامان [illegible]
ہزاروں بیگھ کاشت اور [illegible]
تھے ان کی بیوی حضرت یوسفؑ
کی پوتی [illegible]
ان سے سات بیٹے سات
بیٹیاں تھیں ایک عرصہ تک
اسی حالت عیش و آرام میں رہے
اس پر بھی ہر وقت عبادت و
شکرگزاری میں مشغول رہتے
بعد خدا کی طرف سے امتحان ہوا
اور یہ سب چیزیں برباد ہو گئیں
اولاد بھی [illegible] مگر آپ برابر
شکر کرتے رہے پھر خود بیمار
ہوئے [illegible]

فِىۡ رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۝۸۶ وَذَا النُّوۡنِ

رحمت میں داخل کر لیا بیشک یہ لوگ نیک بندے تھے اور ذوالنون (یونس کو یاد کرو) جب کہ غصے میں

اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ نَّـقۡدِرَ عَلَيۡهِ

آکر چلتے ہوئے اور یہ خیال کیا کہ ہم ان پر روزی تنگ نہ کریں گے (تو ہم نے انھیں مچھلی کے پیٹ

فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ ۖ

میں پہونچا دیا) تو گھٹا ٹوپ اندھیرے میں (گھبرا کر) چلا اٹھا کہ (پروردگار) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر عیب سے

اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝۸۷ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيۡنٰهُ

پاک و پاکیزہ ہے بیشک میں قصوروار ہوں تو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور انھیں رنج سے نجات دی،

مِنَ الۡغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنۡجِى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝۸۸ وَزَكَرِيَّاۤ

اور ہم تو ایمانداروں کو یوں ہی نجات دیا کرتے ہیں اور زکریا (کو یاد کرو) جب انھوں نے

اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرۡنِىۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ

(مایوسی کی حالت میں) اپنے پروردگار سے دعا کی اے میرے پالنے والے مجھے تنہا بے اولاد نہ چھوڑ

خَيۡرُ الۡوٰرِثِيۡنَ ۝۸۹ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ وَوَهَبۡنَا لَهٗ يَحۡيٰى

اور تو تو سب وارثوں سے بہتر ہے تو ہم نے انکی دعا سن لی اور انھیں یحیٰی سا بیٹا عطا کیا اور ہم نے

وَاَصۡلَحۡنَا لَهٗ زَوۡجَهٗ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا يُسٰرِعُوۡنَ فِى

اُن کے لئے ان کی بی بی کو اچھی بنا دیا اسمیں شک نہیں کہ سب لوگ نیک کاموں میں جلدی

الۡخَيۡرٰتِ وَيَدۡعُوۡنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوۡا

کرتے تھے اور ہم کو بڑی رغبت اور خوف کے ساتھ پکارا کرتے تھے اور ہمارے آگے

لَـنَا خٰشِعِيۡنَ ۝۹۰ وَالَّتِىۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا

گڑگڑایا کرتے تھے، اور (اے رسول) (اس بی بی کو یاد کرو) جسنے اپنی عفت کی حفاظت کی

فَنَفَخۡنَا فِيۡهَا مِنۡ رُّوۡحِنَا وَجَعَلۡنٰهَا وَابۡنَهَاۤ

تو ہمنے ان (کے پیٹ) میں اپنی طرف سے روح پھونک دی اور انکو اور انکے بیٹے (عیسٰی) کو سارے جہان

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۲۴)
ایسا مرض ہوتا ہے جس کی
نفرت کا باعث ہوا اس پر
بھی آپ شکر کرتے رہے پھر
جب امتحان کا زمانہ گزر گیا
تو خدا نے دوبارہ سب چیزیں
عطا کیں اولاد بھی ہوئی شفا
بھی ملی ۱۲۰ (حاشیہ صفحہ ہذا)
لے حضرت یونس کے دریا
میں گرنے کا قصہ پارہ گیارہ
سورۂ یونس صفحہ ۲۵۰ میں
مذکور ہو چکا ہے۔ مختصر
جب آپ کشتی میں سوار ہو
چکے اور چلی تو منجدھار
میں جا کر ٹھہر گئی اور کشتی کی
ڈوبنے کا اندیشہ ہوا تو ہو
اس میں کوئی غلام اپنے
مالک سے بھاگ کر جاتا
ہوا سوار ہوا ہے اسی
وجہ سے کشتی کا یہ حال ہوا
حضرت یونس بولے وہ
میں ہوں ان لوگوں نے
آپ کی حالت دیکھ کر انکار
کیا لیکن جب قرعہ ڈالا
گیا تو آپ ہی کا نام نکلا
پھر لوگوں نے نہ مانا
آخر ۳ مرتبہ قرعہ ڈالا
گیا اور ہر مرتبہ آپ ہی
کا نام نکلا آپ وہاں
سے اٹھے اور کشتی
کے کنارے پہنچ کر
دریا میں پھاند پڑے ایک
مچھلی منہ کھولے کھڑی
تھی آپ گر پڑے اور
اس کے پیٹ میں پہنچے
کئی روز اس کے پیٹ
میں رہے اس کے بعد
زمین پر ڈال دیئے گئے
آپ کا لقب اسی وجہ
سے ذوالنون (مچھلی والا)
مقرر ہوا ۱۲۰

حضرت ایوب علیہ السلام

حضرت یونس علیہ السلام

حضرت عیسٰی و مریم علیہما السلام

اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ
کے واسطے اپنی قدرت کی نشانی بنا دیا بیشک یہ تمہارا دین (اسلام) ایک ہی دین ہے اور میں تمہارا پروردگار
وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾ وَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ؕ
ہوں تو میری ہی عبادت کرو اور لوگوں نے باہم (اختلاف کرکے) اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا (مگر)
كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ
وہ سب ہماری طرف رجوع کرنے والے ہیں (اس وقت فیصلہ ہو جائیگا) جو شخص اچھے کام کریگا اور وہ
وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾
ایماندار بھی ہوگا تو اس کی کوشش اکارت نہ جائے گی اور ہم اسکے اعمال لکھتے جاتے ہیں اور جس بستی
وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَاۤ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾
کو ہم نے تباہ کر ڈالا ممکن نہیں کہ وہ لوگ قیامت کے دن ہر پھر کے ہمارے پاس (نہ لوٹیں) بس اتنا
حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ
توقف تو ضرور ہوگا کہ جب یاجوج ماجوج (سد سکندری کی قید سے) کھول دیے جائیں اور یہ لوگ زمین
كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ
کی ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے نکل پڑیں اور قیامت کا سچا وعدہ نزدیک آجائے پھر تو کافروں
فَاِذَا هِىَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ يٰوَيْلَنَا
کی آنکھیں ایک دم سے پتھرا ہی جائیں (اور کہنے لگیں) ہائے ہماری شامت کہ ہم تو اس (دن)
قَدْ كُنَّا فِىْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾
سے غفلت ہی میں پڑے رہے بلکہ (سچ تو یوں ہے کہ اپنے اوپر) ہم آپ ظالم تھے (اس دن)
اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ
کہا جائے گا کہ اے کفار تم اور جن چیزوں کی تم خدا کے سوا پرستش کرتے تھے یقیناً جہنم کی ایندھن
جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾ لَوْ كَانَ هٰۤؤُلَاۤءِ اٰلِهَةً
(جلاون) ہوگے اور تم سب کو اسیں اترنا پڑے گا اگر یہ لوگ (درحقیقت) معبود ہوتے تو انہیں دوزخ

قیامت کے علامات

مَا وَرَدُوْهَا ۭ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۹۹ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ

میں نہ جانا پڑتا اور (اب تو) سب اسی میں ہمیشہ رہیں گے ان لوگوں کی دوزخ میں چیخ

وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ۝۱۰۰ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ

چلّاہٹ ہوگی اور یہ لوگ (اپنے شور و غل میں) کسی کی بات بھی نہ سن سکیں گے ہاں البتہ جن لوگوں کے واسطے ہماری

لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰۗىِٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝۱۰۱

طرف سے پہلے ہی سے بھلائی (تقدیر میں لکھی جا چکی) ہے وہ لوگ دوزخ سے دور ہی دور رکھے جائیں گے

لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ

(یہاں تک) کہ یہ لوگ اس کی بھنک بھی نہ سنیں گے اور یہ لوگ ہمیشہ اپنی من مانگی مرادوں

اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۝۱۰۲ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ

میں (چین سے) رہیں گے اور ان کو (قیامت کا) بڑے سے بڑا خوف بھی دہشت میں

وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۭ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ

نہ لائے گا اور فرشتے ان سے (خوشی خوشی) ملاقات کریں گے اور یہ خوشخبری دیں گے کہ یہی وہ تمہارا (خوشی کا)

تُوْعَدُوْنَ ۝۱۰۳ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاۗءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ

دن ہے جس کا (دنیا میں) تم سے وعدہ کیا جاتا تھا یہ (وہ دن ہوگا) جب ہم آسمان کو اس طرح لپیٹیں گے جس طرح خطوں کا طومار

لِلْكُتُبِ ۭ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ۭ وَعْدًا

لپیٹا جاتا ہے جس طرح ہم نے مخلوقات کو پہلی بار پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ (پیدا) کر چھوڑیں گے یہ وہ وعدہ ہے

عَلَيْنَا ۭ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝۱۰۴ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي

جس کا کرنا ہم پر لازم ہے اور ہم اسے ضرور کر کے رہیں گے اور ہم نے نصیحت (توریت) کے بعد یقیناً زبور میں

الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا

لکھ ہی دیا تھا کہ روئے زمین کے [1] وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے اس

عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۝۱۰۵ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا

میں شک نہیں کہ اس میں عبادت کرنے والوں کے لئے (احکام خدا

[1] ابن ابی حاتم ابن عدی اور ابن مردویہ نے نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور کہا کہ انا منھم میں ان ہی لوگوں میں ہوں دیکھو تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۹۰ مطبوعہ مصر و تفسیر درمنثور جلد ۴ صفحہ ۳۴۱ [1] یعنی زبور میں یہ خوشخبری مندرج ہے کہ جو لوگ خدا کی عبادت کریں اور نیک کردار رہیں وہ سمجھیں کہ نیک کرداری کا صلہ صرف آخرت پر موقوف ہے بلکہ دنیا میں بھی خدا ایسے لوگوں کو حکومت و سلطنت عطا کرتا ہے لیکن بظاہر یہ حکم اسی وقت کے واسطے مخصوص تھا

۱۲ — ۱۳ — ۱۴

لِقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۝١٠٦ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً
کی تبلیغ ہے اور (اے رسولؐ) ہم نے تو تم کو سارے دنیا جہان کے لوگوں کے حق میں
لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝١٠٧ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰىٓ اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ
(سرتاپا) رحمت بنا کر بھیجا تم کہہ دو کہ میرے پاس تو بس یہی وحی آئی ہے کہ تم لوگوں کا معبود بس یکتا خدا
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝١٠٨ فَاِنْ تَوَلَّوْا
ہے تو کیا تم (اس کے) فرمانبردار بندے بنتے ہو پھر اگر یہ لوگ (اس پر بھی) منہ
فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۭ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ
پھیریں تو تم کہہ دو کہ میں نے تم سب کو یکساں خبر کر دی ہے اور میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا
اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ۝١٠٩ اِنَّهٗ يَعْلَمُ
تم سے وعدہ کیا گیا ہے قریب آ پہنچا یا (ابھی) دور ہے اس میں شک نہیں کہ وہ اس بات کو بھی
الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ۝١١٠
جانتا ہے جو پکار کر کہی جاتی ہے اور جسے تم لوگ چھپاتے ہو اس سے بھی خوب واقف ہے اور میں یہ بھی نہیں
وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ
جانتا کہ شاید یہ (تاخیر عذاب) تمہارے واسطے امتحان ہو اور ایک معین مدت تک (تمہارے لیے) چین ہو
اِلٰى حِيْنٍ ۝١١١ قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ وَرَبُّنَا
(آخر) رسولؐ نے دعا کی اے میرے پالنے والے تو ٹھیک ٹھیک (میرے اور کافروں کے
الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝١١٢
درمیان) فیصلہ کر دے اور ہمارا پروردگار بڑا مہربان ہے کہ اسی سے ان باتوں میں مدد مانگی جاتی ہے جو تم لوگ بیان کرتے ہو

آیاتها ۷۸ (۲۲) سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۳) رکوعاتها ۱۰

سورہ حج مکہ میں نازل ہوا اور اس کی اٹھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ے ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب شب معراج حضرت رسولؐ نے خواب دیکھے بعض بنی امیہ کو اپنے منبر پر خطبہ پڑھتے دیکھا تو آپ کو بہت شاق گزرا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲
ے اس سورہ میں خدا نے بہت سے اصول تعلیم فرمائے ہیں قیامت کی سختی شیطان کا دوست گمراہ ہے انسان کی حالت ایک بیہودی کی بیہودگی خدا پر جھگڑنا حماقت ہے ہر چیز خدا کو سجدہ کرتی ہے جسے خدا ذلیل کرے اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا قیامت میں مومن و کافر کا فرق بہشتیوں کا حال حج و قربانی کے احکام خدا کے خاص بندوں کی مدح پہلی بار جہاد کا حکم انکوں کا تذکرہ قیامت کا ایک دن ہزار برس کے برابر ہے جب کوئی نبی آیا تو شیطان نے اس کے کلام میں خلل ڈالا مشرکین مکہ کی حالت مہاجرین کی مدح کفار کا اعتراض و جواب بتوں کی ایک مثل کفار نے خدا کی قدر نہ کی آخر زمانہ میں جہاد کا حکم خود خدا نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے وغیرہ ۱۲

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ

اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو (کیونکہ) قیامت کا زلزلہ (کوئی معمولی نہیں) ایک

عَظِيْمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ

بڑی (سخت) چیز ہے جسدن تم اسے دیکھو گے تو ہر دودھ پلانے والی (ڈر کے مارے) اپنے

اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى

دودھ پیتے (بچے) کو بھول جائے گی اور ساری حاملہ عورتیں اپنے اپنے حمل (دہشت سے) گرا دینگی

النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ

اور (گھبراہٹ میں) لوگ تجھے متوالے معلوم ہونگے حالانکہ وہ متوالے نہیں ہیں بلکہ خدا کا عذاب

اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ

بہت سخت ہے (کہ لوگ بدحواس ہو رہے ہیں) اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو بغیر جانے خدا کے بارے

بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۝ كُتِبَ عَلَيْهِ

میں (خواہ مخواہ) جھگڑتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں جن (کی پیشانی) کے

اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ

اوپر (خط تقدیر سے) لکھا جا چکا ہے کہ جس نے اس سے دوستی کی تو یہ یقیناً اسے گمراہ کرکے چھوڑیگا

السَّعِيْرِ ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ

اور دوزخ کے عذاب تک پہنچا دیگا لوگو! اگر تم کو مرنے کے بعد (دوبارہ) جی اٹھنے میں کسی طرح کا شک

فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ

ہے تو اس میں شک نہیں کہ ہم نے تمہیں (شروع شروع میں) مٹی سے لہ اس کے بعد نطفہ سے

ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ

اس کے بعد جمے ہوئے خون سے پھر اس لوتھڑے سے جو پورا (سڈول) ہو یا ادھورا ہو پیدا کیا تاکہ تم پر

وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ

(اپنی قدرت) ظاہر کردیں (پھر تمہارا دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے) اور ہم جس (نطفہ) کو چاہتے

لہ مٹی سے پیدا کرنے کا اشارہ اس طرف ہے کہ جیسے پہلے تمہارے ماں باپ آدم و حوا کو مٹی سے پیدا کیا اور اس کے بعد پھر جب توالد و تناسل کا سلسلہ شروع ہوا تو عورت مرد کی منی رحم میں رکھی ہوئی پھر اس سے خون بنا پھر اس سے گوشت کا لوتھڑا بنا پھر کسی کو پورا کسی کو ادھورا پیٹ سے باہر نکالا۔ یہ آیتیں اس واسطے بیان کی ہیں تاکہ انسان کو قیامت اور اپنے دوبارہ زندہ ہونے کا یقین ہو کیونکہ جو شخص مٹی وغیرہ سے پیدا کرنے پر قادر ہے وہ دوبارہ پیدا کرنے پر کیا دشوار ہے۔
۱۴ - ۱۳ - ۱۳ - ۱۳ - ۱۳ - ۱۴
۱۴ - ۱۳ - ۱۳ - ۱۴
۱۳ - ۱۴
۱۴

انسان کی حالت

نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ وَمِنْكُمْ مَنْ

ہیں ایک مدت معین تک ٹھہرا رکھتے ہیں پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتے ہیں پھر (تمہیں) پالتے ہیں تاکہ تم اپنی

يُتَوَفَّىٰ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا

جوانی کو پہنچو اور تم میں سے کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو (قبل) بڑھاپے کے مرجاتے ہیں اور تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں

يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً

جو ناکارہ زندگی (بڑھاپے) تک پھیر لائے جاتے ہیں تاکہ سمجھنے کے بعد سٹھیا کے کچھ بھی (نہ) خاک نہ سمجھ سکے

فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ

اور تو زمین کو مردہ (بیکار افتادہ) دیکھ رہا ہے پھر جب ہم اس پر پانی برسا دیتے ہیں تو لہلہانے اور ابھرنے لگتی

مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ﴿٥﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ

ہے اور ہر طرح کی خوشنما چیزیں اگاتی ہیں تو یہ (قدرت کے تماشے) اسلئے دکھاتے ہیں تاکہ تم جانو کہ بیشک

وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٦﴾ وَ

خدا برحق ہے اور یہ بھی کہ بیشک وہی مردوں کو جلاتا ہے اور وہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے اور

أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ

قیامت یقیناً آنے والی ہے اور اسمیں کوئی شک نہیں اور بیشک جو لوگ

مَنْ فِي الْقُبُورِ ﴿٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي

قبروں میں ہیں انکو خدا دوبارہ زندہ کریگا اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو بے جانے بوجھے بے ہدایت

اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ ﴿٨﴾ ثَانِيَ

پائے بغیر روشن کتاب کے (جو اسے راہ بتلائے) خدا کی آیتوں سے منہ موڑے (خواہ مخواہ) خدا کے

عِطْفِهِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۖ لَهُ فِي الدُّنْيَا

بارے میں لڑنے (مرنے) پر تیار ہیں تاکہ (لوگوں کو) خدا کی راہ سے بہکانے کیلئے (ناہنجار) کے لئے دنیا

خِزْيٌ ۖ وَنُذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿٩﴾

میں (بھی) رسوائی ہے اور قیامت کے دن (بھی) ہم اسے جہنم کے عذاب (کا مزا) چکھائیں گے اور (اس

لے انسان پیدا ہونے کے وقت بہت کمزور اور [illegible] ہوتا ہے پھر رفتہ رفتہ تیس برس تک ترقی کرتا ہے پھر تیس سے چالیس تک [illegible] پھر کم ہونا اور کمزوری اور کاہلی کی طرف آنا شروع ہوتا ہے [illegible] آخر میں پھر وہی حالت انسان کی [illegible] ہو جاتی ہے جو بچپنے میں تھی [illegible] مشہور ہے کہ بوڑھا اور بالا برابر ہوتا ہے۔

لے حافظ ابن [illegible] نے تفسیر [illegible] میں [illegible] سے روایت کی ہے کہ [illegible] حضرت رسول کے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص کا ذکر [illegible] وہ بڑا [illegible] روزہ دار ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے آپ نے فرمایا میں نہیں پہچانتا [illegible] وہ آدمی سامنے [illegible] سے [illegible] تھا آپ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا میری تلوار لو اور اس کا سر کاٹ لاؤ [illegible] حضرت ابوبکر [illegible] حضرت ابوبکر [illegible] رسول اللہ نے نمازیوں کے قتل سے منع کیا ہے [illegible] نماز [illegible] نمازی کے قتل کو منع کیا ہے آپ نے فرمایا تم بیٹھو تم اس کے قاتل نہیں ہو اور حضرت عمر کو حکم دیا کہ تم مسجد میں جاؤ اور اس کا سر کاٹ لاؤ حضرت عمر تلوار لے کر گئے اسے سجدہ میں دیکھا تو آپ بھی واپس ہوئے اور کیفیت عرض کی آپ نے فرمایا تم بھی اس کے قاتل نہیں ہو بیٹھ جاؤ پھر فرمایا اے علی تم اٹھو اور میں جانتا ہوں کہ تم اس کو پاؤ گے تو تم ہی قتل کرو گے اور اگر تم نے اس کو قتل کیا تو پھر میری امت میں اختلاف نہ ہوگا [illegible] حضرت علی گئے تو آپ نے اسے نہ پایا اور کیفیت آکر عرض کی اس وقت حضرت رسول نے فرمایا کہ امت موسیٰ کے اکہتر فرقے ہوئے ایک ناجی باقی ناری اور امت عیسیٰ کے بہتر فرقے ہوئے ایک ناجی باقی ناری اور میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے ایک ناجی باقی ناری

(باقی صفحہ [illegible] پر)

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ

وقت اس سے کہا جائیگا کہ یہ اُن اعمال کی سزا ہے جو تیرے ہاتھوں نے پہلے سے کئے ہیں اور بیشک

لِّلْعَبِيْدِ ۝ ١٠ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ

خدا بندوں پر ظلم نہیں کرتا اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو ایک کنارہ پر (کھڑا ہو کر) خدا کی عبادت

فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ

کرتا ہے تو اگر اس کو کوئی فائدہ پہنچ گیا تو اس کی وجہ سے مطمئن ہو گیا اور اگر کہیں اسکو کوئی مصیبت

فِتْنَةُ ۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ

چھو بھی گئی تو (فوراً) منہ پھیر کے (کفر کیطرف) پلٹ پڑا اس نے دنیا و آخرت (دونوں) کا گھاٹا اٹھایا

ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝ ١١ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ

یہی تو صریحی گھاٹا ہے خدا کو چھوڑ کر ان چیزوں کو (حاجت کے وقت) بلاتا ہے جو نہ تو اسکو

اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ

نقصان ہی پہنچا سکتے ہیں اور نہ کچھ نفع ہی پہونچا سکتے ہیں یہی تو پلے درجے کی گمراہی

الْبَعِيْدُ ۝ ١٢ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۭ

ہے اور اسکو (اپنی حاجت روائی کے لئے) پکارتا ہے جسکا نقصان اسکے نفع سے زیادہ قریب

لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ۝ ١٣ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ

ہے ٹھ بیشک ایسا مالک بھی برا اور ایسا رفیق بھی بے شک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

اور اچھے اچھے کام کئے ان کو خدا بہشت کے اُن ہرے بھرے باغات میں لیجا کر داخل کریگا جنکے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝ ١٤ مَنْ كَانَ

نیچے نہریں جاری ہوں گی بے شک خدا جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے جو شخص (غصہ میں) یہ

يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

بدگمانی کرتا ہے کہ دنیا اور آخرت میں خدا اسکی ہرگز مدد نہ کریگا تو اسے چاہیئے کہ آسمان

(۱) حاشیہ سورۂ گذشتہ آنحضرت ص
نے پوچھا کہ کوئی ہوگا جسکو آپ نے
فرمایا ہو کہ تمہارے اور تمہارے
اصحاب کے سوا تم پہلے وہ قبیلہ
کے بارے میں یہ آیت
نازل ہوئی ابن عباس
کہتے ہیں کہ اس آیت ہی
کو صحت کی بیع نے
جنگ صفین میں قتل
کیا اور اس روایت کو علامہ
ابن حجر نے فتح الباری میں
اور حافظ ابونعیم نے حلیہ میں اور
اسکے علاوہ اور علماء اہلسنت
نے بھی نقل کیا ہے (۲) اسکا شیہ
سطر خدا پہلے ایک اہل ...
لیا اسکے بعد اسکی آنکھیں
جاتی رہیں مال
جاتا رہا اسکے
علاوہ اور بھی بہت سی
باتوں میں مبتلا ہوا گھبرا
کر حضرت رسول کے پاس
آیا کہ اسلام میرے حق میں
بہت شوم ہوا آپ میرے
اسلام کو توڑ دیجئے آپ نے فرمایا
اسلام ٹوٹ نہیں سکتا آخر
وہ مرتد ہو گیا اور یہ آیت
نازل ہوئی (۲) سے کیونکہ
موت سر پر کھڑی ہے
مرنے کے بعد بتوں کی پوجا
کرنے اور خدا کا شریک
بنانے کا مزہ چکھے گا
اگرچہ زندگی میں تو بت
نفع ہی پہنچا سکتے تھے نہ
نقصان (۳) سے جب توبہ
پر یہ اعتراض کیا گیا کہ وہ
نقصان نہیں پہنچا
سکتے تو کفار بھی اعتراض
شاید کرنے لگے کیونکہ
دنیا کے سارے کام
آدمی کی مرضی کے مطابق
نہیں ہوا کرتے اسکا
جواب خدا نے یوں
دیا کہ بت مجبور ہیں ہم
مجبور نہیں ہیں ہم جو
چاہیں کر سکتے ہیں مگر
تمہاری مرضی کے پابند
نہیں ہیں بس کام میں
ہماری مصلحت ہوگی وہ کام
ورنہ نہیں ... تم
خوش ... دنیا
میں مرجاؤ (۲)

فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ

تو اسکو چاہیے کہ اوپر کی طرف (یعنی اپنے گھر کی چھت میں) ایک رسی تانے (اور اپنے گلے میں پھانسی ڈالے) پھر اسے کاٹ دے (تاکہ گھٹ کے مر جائے)

هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ۝١٥ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ

پھر دیکھے کہ جو چیز اسے غصہ دلاتی تھی اسے اسکی تدبیر دور یا دفع کر دیتی ہے یا نہیں۔ اور ہم نے اس

اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ۝١٦ اِنَّ

(قرآن) کو یوں ہی واضح و روشن نشانیاں (بنا کر) نازل کیا اور بیشک خدا جسکو چاہتا ہے ہدایت کرتا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَ

ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا (مسلمان) اور یہودی اور لامذہب لوگ اور

النَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ

نصارٰی اور مجوسی (آتش پرست) اور مشرکین (کفار) یقیناً خدا ان لوگوں کے درمیان

يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

قیامت کے دن (ٹھیک ٹھیک) فیصلہ کر دیگا۔ اس میں شک نہیں کہ خدا ہر چیز کو دیکھ

شَهِيْدٌ ۝١٧ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

رہا ہے۔ کیا تم نے اس کو بھی نہیں دیکھا کہ جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو لوگ

وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَ

زمین میں ہیں اور آفتاب اور ماہتاب اور ستارے اور پہاڑ اور

الْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ وَ

درخت اور چارپائے (غرض کل مخلوقات) اور آدمیوں میں بہت سے لوگ سب خدا ہی کو

كَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ

سجدہ کرتے ہیں اور بہتیرے ایسے بھی ہیں جن پر (نافرمانی کی وجہ سے) عذاب (کا آنا) لازم ہو چکا ہے۔ اور

فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ۝١٨ ۩

جسکو خدا ذلیل کرے پھر اس کا کوئی عزت دینے والا نہیں۔ بیشک خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ دونوں

السجدة

ہر چیز خدا کو سجدہ کرتی ہے — جسے خدا ذلیل کرے اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا

(مومن و کافر) دو فریق ہیں لے آپس میں اپنے پروردگار کے بارے میں لڑتے ہیں غرض جو لوگ کافر ہو

قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ

گئے ان کے لئے تو آگ کے کپڑے قطع کیے گئے ہیں (وہ انھیں پہنائے جائیں گے اور) انکے

رُءُوْسِهِمُ الْحَمِیْمُ ۝١٩ یُصْهَرُ بِهٖ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ وَ

سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا جس کی گرمی سے جو کچھ انکے پیٹ میں ہے (آنتیں وغیرہ)

الْجُلُوْدُ ۝٢٠ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ ۝٢١ كُلَّمَآ

اور کھالیں سب گل جائیں گی اور انکے (مارنے کے) لیے لوہے کے گرز ہونگے کہ جب غم کے

اَرَادُوْٓا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَ

مارے چاہیں گے کہ دوزخ سے نکل بھاگیں تو (گرز مار کے) پھر اسی کے اندر دھکیل دیے جائینگے اور

ع

ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۝٢٢ اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ

ان سے کہا جائیگا کہ جلانیوالے عذاب کے مزے چکھو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے اچھے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

کام بھی کئے انکو خدا بہشت کے ایسے ہرے بھرے باغوں میں داخل فرمائے گا جنکے نیچے نہریں جاری

الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ

ہوں گی انھیں وہاں سونے کے کنگن اور موتی (کے ہار) سے سنوارا جائے گا اور ان

لُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ۝٢٣ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّیِّبِ

کا لباس وہاں ریشمی ہوگا اور (یہ اس وجہ سے کہ دنیا میں) انھیں اچھی اچھی بات (کلمہ

مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِیْدِ ۝٢٤ اِنَّ الَّذِیْنَ

توحید) کی ہدایت کی گئی اور انھیں سزاوار حمد (خدا) کا رستہ دکھایا گیا بے شک جو لوگ

كَفَرُوْا وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

کافر ہو بیٹھے اور خدا کی راہ سے اور مسجد محترم (خانہ کعبہ) سے جسے ہم نے سب

قیامت کے دن کافروں کا حال

لے بخاری نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میں خدا کے سامنے استغاثہ کے لیے کھڑا ہوں گا قیس نے کہا ہے کہ ان ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو جنگ بدر میں جہاد کو نکلے یعنی حضرت علی حمزہ اور عبیدہ اور شیبہ عتبہ اور ولید۔ ١٢ - ١٢ - ١٣

بہشتیوں کا حال

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا

(مومن وکافر) دو فریق ہیں[1] کہ آپس میں اپنے پروردگار کے بارے میں لڑتے ہیں غرض جو لوگ کافر ہو

قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ

بیٹھے ان کے لئے تو آگ کے کپڑے قطع کئے گئے ہیں (وہ انھیں پہنائے جائیں گے اور) انکے

رُءُوْسِهِمُ الْحَمِیْمُ ١٩ یُصْهَرُ بِهٖ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ وَ

سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا جس کی گرمی سے جو کچھ انکے پیٹ میں ہے (آنتیں وغیرہ)

الْجُلُوْدُ ٢٠ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ ٢١ كُلَّمَاۤ

اور کھالیں سب گل جائیں گی اور انکے (مارنے کے) لیئے لوہے کے گرز ہونگے کہ جب صدمے کے

اَرَادُوْۤا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَ

مارے چاہیں گے کہ دوزخ سے نکل جائیں تو (گرز مارکے) پھر اسی کے اندر دھکیل دیئے جائینگے اور

ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ٢٢ اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ

ان سے کہا جائیگا کہ جلانے والے عذاب کے مزے چکھو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے اچھے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

کام بھی کئے انکو خدا (بہشت کے ایسے ہرے بھرے) باغوں میں داخل فرمائے گا جنکے نیچے نہریں جاری

الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ

(ہوں گی) انھیں وہاں سونے کے کنگن اور موتی (کے ہار) سے سنوارا جائے گا اور ان

لُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ٢٣ وَهُدُوْۤا اِلَى الطَّیِّبِ

کا لباس وہاں ریشمی ہوگا اور (یہ اس وجہ سے کہ دنیا میں) انھیں اچھی اچھی بات (کلمۂ

مِنَ الْقَوْلِ ۚۖ وَهُدُوْۤا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِیْدِ ٢٤ اِنَّ الَّذِیْنَ

توحید) کی ہدایت کی گئی اور انھیں سزاوار حمد (خدا) کا رستہ دکھایا گیا بے شک جو لوگ

كَفَرُوْا وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

کافر ہو بیٹھے اور خدا کی راہ سے اور مسجد محترم (خانۂ کعبہ) سے جسے ہم نے سب

دوزخیوں کا حال

بہشتیوں کا حال

ع

[1] بخاری نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میں خدا کے سامنے استغاثہ کے لیے کھڑا ہونگا۔ قیس نے کہا ہے کہ ان ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو جنگ بدر میں جہاد کو نکلے یعنی حضرت علی حمزہ اور عبیدہ اور شیبہ عتبہ اور ولید۔ ۱۲ - ۱۳ - ۱۴

الَّذِي جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨالْعَاكِفُ فِيْهِ وَ

لوگوں کے لئے (مسجد) بنایا ہے اور (اس میں) شہری اور بیرونی سب کا حق برابر ہے (لوگوں کو) روکتے

الْبَادِ ؕ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ

ہیں (انکو) اور جو شخص شرارت سے گمراہی کرے اس کو ہم دردناک عذاب کا مزہ چکھا دینگے اور

عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۲۵ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ

(اے رسول) وہ وقت یاد کرو (جب ہمنے (ابر کے ذریعہ سے) ابراہیم کے واسطے خانہ کعبہ کی جگہ لے

الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ

ظاہر کردی (اور ان سے کہا کہ) میرا کسی چیز کو شریک نہ بنانا اور میرے گھر کو طواف اور قیام

لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۲۶ وَاَذِّنْ

اور رکوع اور سجود کرنے والوں کے واسطے صاف ستھرا رکھنا اور

فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ

لوگوں کو حج کی ے خبر کردو کہ لوگ تمہارے پاس (جوق در جوق) پیادہ اور ہر طرح کی

يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۲۷ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ

دُبلی (سواریوں) پر جو راہ دور دراز طے کر کے آئی ہونگی (چڑھ چڑھ کے) آ پہنچیں گے تاکہ اپنے (دنیا

لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى

و آخرت کے) فائدوں پر فائز ہوں اور خدا نے جو جانور چارپائے انھیں عطا فرمائے ان پر (ذبح

مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَ

کے وقت) چند معین دنوں میں خدا کا نام لیں تو تم لوگ قربانی کے گوشت (خود بھی کھاؤ

اَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ۲۸ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَ

اور بھوکے محتاج کو بھی کھلاؤ پھر لوگوں کو چاہیے کہ اپنی اپنی (بدن کی) کثافت دور کریں اور

لْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۲۹

اپنی نذریں پوری کریں اور قدیم (عبادت) خانہ (کعبہ) کا طواف کریں یہی حکم ہے اور اس کے علاوہ جو شخص

ع

لے ایک روایت میں ہے کہ پہلے خانہ کعبہ یاقوت کا تھا جب طوفان آیا تو خدا نے اسے اٹھا لیا اور خالی زمین رہ گئی پھر جب حضرت ابراہیم کو اس کی درستی و تعمیر کا حکم ہوا تو ابر وا پنے ہوئے اور بروایتے بہ سایہ یا بروایتے جبرئیل خط کھینچ کر وہ جگہ بتادی اور انہوں نے ٹھیک اسی جگہ خانہ کعبہ کو دوبارہ بنایا جہاں وہ پہلے تھا۔ ۱۲

ے حج کی رسم اسلام کے قبل بھی تھی مگر اس میں بہت سی خرابیاں اور بیہودگیاں بھی تھیں اسلام نے ان چیزوں سے پاک کرکے اچھا خاصا عبادت کا رنگ پیدا کیا ایام معلومات سے یا تو ذی الحجہ کا پہلا عشرہ مراد ہے یا ایام تشریق ۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ اور بعضوں نے دسویں کو بھی شامل کیا ہے ذکر نام خدا سے یا تو لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک مراد ہے یا ذکر خدا جس طرح بھی ہو یا ذبح کے وقت خدا کا نام لینا یا وہ تکبیریں جو سورہ ۲۳ میں مذکور ہیں ۱۲

الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَ

لوگوں کے لئے (مسجد) بنایا ہے اور اس میں شہری اور بیرونی سب کا حق برابر ہے (لوگوں کو) روکتے

الْبَادِ ۚ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ

ہیں (انکو) اور جو شخص شرارت سے گمراہی کرے اس کو ہم دردناک عذاب کا مزہ چکھا دینگے اور

عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٥﴾ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ

(اے رسولؐ وہ وقت یاد کرو) جب ہمنے (ابر کے ذریعہ سے) ابراہیم کے واسطے خانہ کعبہ کی جگہ لہ

الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ

ظاہر کردی (اور ان سے کہا کہ) میرا کسی چیز کو شریک نہ بنانا اور میرے گھر کو طواف اور قیام

لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿٢٦﴾ وَأَذِّنْ

اور رکوع اور سجود کرنے والوں کے واسطے صاف ستھرا رکھنا اور

فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ

لوگوں کو حج کی خبر کردو کہ لوگ تمہارے پاس (جوق درجوق) پیادہ اور ہر طرح کی

يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿٢٧﴾ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ

دبلی (سواریوں) پر جو راہ دور دراز طے کرکے آئی ہونگی (چڑھ چڑھ کے) آپہنچیں گے تاکہ اپنے (دنیا

لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَىٰ

و آخرت کے) فائدوں پر فائز ہوں اور خدا نے جو جانور چار پائے انھیں عطا فرمائے ان پر (ذبح

مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۖ فَكُلُوا مِنْهَا وَ

کے وقت) چند معین دنوں میں خدا کا نام لیں تو تم لوگ (قربانی کے گوشت) خود بھی کھاؤ

أَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ﴿٢٨﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَ

اور بھوکے محتاج کو بھی کھلاؤ، پھر لوگوں کو چاہیے کہ اپنی اپنی (بدن کی) کثافت دور کریں اور

لْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٢٩﴾

اپنی نذریں پوری کریں اور قدیم (عبادت خانہ) (کعبہ) کا طواف کریں یہی حکم ہے اور اسکے علاوہ جو شخص

لہ ایک روایت میں
ہے کہ پہلے خانہ کعبہ
یاقوت کا تھا جب طوفان
آیا تو خدا نے اسے اٹھا
لیا اور خالی زمین رہ گئی
پھر جب حضرت ابراہیم
کو اس کی درستی و تعمیر
کا حکم ہوا تو ہوا نے
ہوش اور بادل نے
[illegible]
ع
جہاں وہ ہے تھا ۱۲۰
لہ حج کی رسم اسلام کے
قبل بھی تھی مگر اس میں
بہت سی خرابیاں اور
بیہودگیاں بھی تھیں اسلام
نے ان چیزوں سے پاک
کرکے اچھا خاصا عبادت
کا رنگ پیدا کیا ایام
معلومات سے یا تو ذی الحج
کا پہلا عشرہ مراد ہے یا
ایام تشریق ۱۱-۱۲-۱۳
ذی الحجہ اور بعضوں نے
دسویں کو بھی شامل کیا
ہے ذکر نام خدا سے
یا تو لبیک اللھم
لبیک لا شریک
لک لبیک مراد ہے
یا ذکر خدا اس طرح
بھی ہو یا ذبح کے وقت
خدا کا نام لینا یا وہ
تکبیریں جو [illegible] میں
مذکور ہیں ۱۲۰

ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ

خدا کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے گا تو یہ اسکے پروردگار کے یہاں اسکے حق میں بہتر

رَبِّهٖ ۗ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ

ہے اور اُن جانوروں کے علاوہ جو تم سے بیان کئے جائیں گے کل چارپائے تمہارے واسطے حلال

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ

کئے گئے تو تم ناپاک بتوں سے بچے رہو اور لغو باتوں سے گانے وغیرہ سے بچے رہو نرے کھرے اللہ

الزُّوْرِ ۙ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۗ وَمَنْ يُّشْرِكْ

کے ہو کر (رہو) اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ اور جس شخص نے (کسی کو) خدا کا شریک بنایا

بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ

تو گویا کہ وہ آسمان سے گر پڑا پھر اسکو (یا تو درمیان ہی سے کوئی) مردار خوار پرندہ اچک لے گیا

بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝٣١ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ

یا اسے ہوا کے جھونکے نے بہت دور جا پھینکا یہ (یاد رکھو) اور جس شخص نے خدا کی نشانیوں کی تعظیم کی

شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝٣٢ لَكُمْ فِيْهَا

تو کچھ شک نہیں کہ یہ بھی دلوں کی پرہیزگاری سے حاصل ہوتی ہے اور ان چارپایوں میں

مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝٣٣

ایک معین مدت تک تمہارے لئے بہت سے فائدے ہیں پھر ان کے ذبح ہونے کی جگہ قدیم

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا

(عبادت خانہ (کعبہ) ہے اور ہمنے تو ہر امت کیواسطے قربانی کا طریقہ مقرر کر دیا ہے تاکہ جو مویشی

رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۗ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ

چارپائے خدا نے انھیں عطا کئے ہیں ان پر (ذبح کے وقت) خدا کا نام لیں غرض تم لوگوں کا معبود

اَسْلِمُوْا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ

(وہی) یکتا خدا ہے تو اسی کے فرمانبردار بن جاؤ اور (اے رسول ہمارے) گڑگڑانے والے بندوں کو رحمت کی خوشخبری دیدو

ﻟﻪ اگرچہ اردو محاورت میں زور کے معنے کہا کئے کے ہیں مگر عربی لینگویج زبان کا یہ لفظ ہے جسمیں اس کے چند معانی ہیں جھوٹ، شرک، گانا وغیرہ اور اس مقام پر ہر ایک معنے مراد لے سکتے ہیں اسی بنا پر ہم نے یہاں ترجمہ کیا جو سب کو شامل ہو ۔
ﻟﻪ اس آیت میں جو صفتیں بیان کی گئی ہیں اگرچہ وہ عام ہیں اور جس شخص میں یہ صفات پائے جائیں وہ اس خوشخبری کا مستحق ہو سکتا ہے مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ صفات بھی مخصوص اور چند مخصوص لوگوں کے دوسرے ہیں جنہیں پائی گئیں اسی لئے ایک حدیث ابن عباس سے مروی ہے کہ اس سے مراد علی و سلمان ہیں۔ واللہ اعلم ۱۲

ع ٥

۱۳-۱۳-۱۳-۱۳

اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ

ہیں کہ جب (انکے سامنے) خدا کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل سہم جاتے ہیں اور جب ان پر کوئی مصیبت

اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِى الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

آپڑے تو صبر کرتے ہیں اور نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے

يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ

اسمیں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں اور قربانی (موٹے گدّ بکرے) اونٹ بھی ہم نے تمہارے واسطے خدا

اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا

کی نشانیوں میں سے قرار دیا ہے کہ ان میں تمہاری بہت سی بھلائیاں ہیں پھر انکا تانتے کا تانتا باندھکر ذبح کرو

صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَ

اور اس وقت ان پر خدا کا نام لو پھر جب گر کے دست و بازو (کنگر) گر پڑیں تو ان میں سے تم خود بھی کھاؤ اور

اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ

قناعت پیشہ فقیروں اور مانگنے والے محتاجوں (دونوں) کو بھی کھلاؤ ہم نے یوں ان جانوروں کو تمہارا

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ

تابع کر دیا تاکہ تم شکر گزار بنو خدا تک تو ہرگز ان کے گوشت ہی پہنچیں گے اور نہ انکے خون مگر (ہاں)

لَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۚ

اس تک تمہاری پرہیزگاری البتہ پہنچے گی۔ خدا نے ان جانوروں کو (اسلئے) یوں تمہارے

كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۚ

قابو میں کر دیا ہے تاکہ جس طرح خدا نے تمہیں بتایا ہے اسی طرح اس کی بڑائی کرو اور

وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ

(اے رسول) نیکی کرنیوالوں کو (بہشت کی) خوشخبری دیدو اسمیں شک نہیں کہ خدا ایمانداروں

اٰمَنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾

سے (کفار کو) دور دفع کرتا رہتا ہے خدا کسی بددیانت ناشکرے کو ہرگز دوست نہیں رکھتا

الربع

ےلہ اگرچہ علماء ہر جانور میں فائدے ہیں مگر چونکہ اونٹ میں ہیں اور کسی جانور میں کم ہوں گے اس کی کوئی کھال، گوشت، ہڈی سب کام آتی ہے اس کا دودھ سے دہی، گھی، پنیر وغیرہ سب چیزیں بنتی ہیں خود سواری کا کام الگ دیتا ہے جتنا بوجھ یہ دوسرا جانور نہیں سکتا ... اور ... ہیں اور اس پر ... کوئی جانور ... ۱۲-۱۳ ... ہے کہ اس سے وہ ... میں ... دوسری ... تیرھویں ... دوسری جگہ ... دنوں ... کے بعد ... سے بارھویں کی ... چاہیے وہ یہ ہیں الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله والله اکبر الله اکبر ولله الحمد الله على ما رزقنا من بهيمة الانعام والحمد لله على ما اولنا۔ بعض علماء کے وجوب کے قائل ہیں ۱۲-۱۳-۱۲

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَٰتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا۟ ۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ

جن (مسلمانوں) سے (کفار) لڑا کرتے تھے چونکہ وہ بہت ستائے گئے اس وجہ سے انہیں بھی (جہاد) کی اجازت

عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝٣٩ ٱلَّذِينَ أُخْرِجُوا۟ مِن

دیدی گئی اور خدا اُن لوگوں کی مدد پر یقیناً قادر (و توانا) ہے یہ وہ (مظلوم) ہیں جو بیچارے صرف اتنی بات

دِيَٰرِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّآ أَن يَقُولُوا۟ رَبُّنَا ٱللَّهُ ۗ وَ

کہنے پر کہ ہمارا پروردگار خدا ہے ناحق (ناحق) اپنے اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور اگر خدا لوگوں

لَوْلَا دَفْعُ ٱللَّهِ ٱلنَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ

کو ایک کو دوسرے سے دور دفع نہ کرتا رہتا تو گرجے اور یہودیوں کے عبادت خانے اور

صَوَٰمِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَٰتٌ وَمَسَٰجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا

مجوس کے عبادت خانے اور مسجدیں جن میں کثرت سے خدا کا نام لیا جاتا ہے کب کے کب

ٱسْمُ ٱللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنصُرَنَّ ٱللَّهُ مَن يَنصُرُهُۥٓ ۗ إِنَّ

ڈھائے گئے ہوتے اور جو شخص خدا کی مدد کرے گا خدا بھی البتہ اس کی مدد ضرور کرے گا بیشک

ٱللَّهَ لَقَوِىٌّ عَزِيزٌ ۝٤٠ ٱلَّذِينَ إِن مَّكَّنَّٰهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ

خدا ضرور زبردست غالب ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں روئے زمین پر قابو دیں

أَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَمَرُوا۟ بِٱلْمَعْرُوفِ

تو (بھی)، یہ لوگ پابندی سے نمازیں ادا کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور اچھے اچھے کام کرنیکے

وَنَهَوْا۟ عَنِ ٱلْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَٰقِبَةُ ٱلْأُمُورِ ۝٤١ وَإِن

اور بری باتوں سے (لوگوں کو) روکیں گے اور (یوں تو) سب کاموں کا انجام خدا ہی کے

يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ

اختیار میں ہے اور (اے رسول) اگر یہ (کفار) تم کو جھٹلاتے ہیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں ان سے

وَثَمُودُ ۝٤٢ وَقَوْمُ إِبْرَٰهِيمَ وَقَوْمُ لُوطٍ ۝٤٣ وَ

پہلے نوح کی قوم اور (قوم) عاد وثمود اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم اور مدین

لہ یہ پہلی آیت ہے جو جہاد کے بارے میں نازل ہوئی ہے مشرکین برابر مسلمانوں کو اذیتیں پہنچاتے مگر آپ صبر ہی کا حکم دیتے مگر جب آپ نے مکہ چھوڑ کر مدینہ میں رہنا اختیار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت جبرئیل کے بابرکت ہاتھوں نے آپ کے پہلو سے تلوار نکالی اور آپ نے جہاد شروع کیا ١٢ - ١٣ - ١٢

أَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوسٰى فَأَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِينَ

کے رہنے والے (اپنے اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکے ہیں اور موسیٰ (بھی) جھٹلائے جا چکے ہیں تو میں نے

ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٤٤﴾ فَكَأَيِّنْ مِّنْ

کافروں کو چندے ڈھیل دی پھر آخر انھیں لے ڈالا تو تم نے دیکھا میرا عذاب کیسا تھا غرض کتنی بستیاں

قَرْيَةٍ أَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ

ہیں کہ ہم نے انھیں برباد کر دیا اور وہ سرکش تھیں پس وہ اپنی چھتوں پر لے ڈھئی پڑی

عَلٰى عُرُوشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ ﴿٤٥﴾

ہیں اور (کتنے) بیکار اجڑے کنوئیں اور کتنے مضبوط بڑے بڑے اونچے محل (ویران

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ

ہو گئے) کیا یہ لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں تاکہ ان کے ایسے دل ہوتے جن

يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۖ فَإِنَّهَا لَا

سے (حق باتوں کو) سمجھتے یا ان کے ایسے کان ہوتے جن کے ذریعہ سے (سچی باتوں کو)

تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي

سنتے کیونکہ آنکھیں اندھی نہیں ہوا کرتیں بلکہ دل جو سینہ میں ہیں وہی اندھے ہو جایا

الصُّدُورِ ﴿٤٦﴾ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُخْلِفَ

کرتے ہیں اور (اے رسول) تم سے یہ لوگ عذاب کے جلد آنے کی تمنا رکھتے ہیں اور

اللّٰهُ وَعْدَهُ ۚ وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا

خدا تو ہرگز اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرے گا اور بیشک (قیامت کا) ایک دن تمہارے

تَعُدُّونَ ﴿٤٧﴾ وَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ

پروردگار کے نزدیک تمہاری گنتی کے حساب سے ایک ہزار برس کے برابر ہے اور کتنی بستیاں ہیں کہ میں نے

ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿٤٨﴾ قُلْ يٰأَيُّهَا

انھیں (چندے) مہلت دی حالانکہ وہ سرکش تھیں پھر آخر میں نے انھیں لے ڈالا اور سب کو میری ہی طرف لوٹنا

اندھوں کا تذکرہ

قیامت کا ایک دن ہزار برس کے برابر ہے

لے جو کہ قاعدہ ہے کہ جب مکان خراب ہوتے ہیں تو پہلے چھتیں گرتی ہیں اور پھر دیواریں گرتی ہیں اس کے بعد دیواریں گرتی ہیں تو چھتیں نیچے پڑ جاتی ہیں اور دیواریں اوپر اسی وجہ سے خدا نے ایسا فرمایا ۱۲

النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ ۴۹ فَالَّذِينَ آمَنُوا

ہے (اے رسول) تم کہدو کہ لوگو میں تو صرف تم کو کھلم کھلا (عذاب سے) ڈرانیوالا ہوں پس جن لوگوں نے ایمان قبول

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ ۵۰

کیا اور اچھے اچھے کام کئے (آخرت میں) انکے لئے بخشش ہے اور (بہشت کی) بہت عمدہ روزی

وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں (کے جھٹلانے) میں (ہمارے) عاجز کرنے کے واسطے کوشش کی یہی

أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ ۵۱ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن

لوگ تو جہنمی ہیں اور (اے رسول) ہم نے تو تم سے پہلے جب کبھی کوئی رسول اور نبی بھیجا تو یہ

رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ

ضرور ہوا کہ جس وقت اُسنے (تبلیغ احکام کی) آرزو کی تو شیطان نے اسکی آرزو میں (لوگوں کو بہکا کر)

فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ

خلل ڈالدیا پھر جو وسوسہ شیطان ڈالتا ہے خدا اُسے میٹ دیتا ہے پھر اپنے احکام کو مضبوط

يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ ۵۲ لِّيَجْعَلَ مَا

کرتا ہے اور خدا تو بڑا واقف کار دانا ہے اور شیطان جو (وسوسہ) ڈالتا

يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِتْنَةً لِّلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ

(بھی) ہے تو اسلئے تاکہ خدا اسے ان لوگوں کے آزمائش (کا ذریعہ) قرار دے جنکے دلوں

وَالْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَفِي شِقَاقٍ

میں (کفر کا) مرض ہے اور جن کے دل سخت ہیں اور بیشک (یہ لوگ مشرکین) (پلّے درجہ

بَعِيدٍ ۝ ۵۳ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ

کی مخالفت میں پڑے ہیں اور اسلئے بھی تاکہ جن لوگوں کو (کتب سماوی کا) علم عطا ہوا ہے وہ جان لیں کہ یہ (وحی)

مِن رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ

بیشک تمہارے پروردگار کی طرف سے ٹھیک ٹھیک (نازل ہوئی) ہے پھر (یہ خیال کر کے) اسپر وہ لوگ ایمان لائیں پھر

لے اس آیت کا مطلب بہت صاف ہے کہ کل انبیاء و مرسلین کی آرزو و تمنا تھی کہ سارا جہان ایمان لے آئے اور اسی کی کوشش کرتے تھے اور یہی حالت حضرت رسولؐ کی بھی تھی مگر شیطان یہ چاہتا تھا کہ سارا جہان میرا ساتھی گمراہ اور جہنمی بن جائے اسی بنا پر جب کوئی نبی آیا اور اس نے لوگوں کے ہدایت کی کوشش کی تو شیطان نے اس کی آرزو میں خلل ڈالا اور لوگوں کو گمراہ کیا قرآن کا یہ مطلب بہت واضح ہے کسی تاویل کی ضرورت نہیں ہے اور نہ کسی قصہ کی اور نزول کی غیب دانی وغیرہ سے بحث ہے صرف رسول کی تمنا کے لئے یہ آیت نازل ہوئی ہے مگر اگلے مفسروں نے خدا جانے اس مقام پر کیا لغو باتیں لکھی ہیں اور خواہ مخواہ رسول پر الزام لگایا ہے اور اس زمانہ کے مترجمین نے بھی اندھے سے ان کو مان کر لکھا اور بیہودہ تاویلیں کی ہیں۔ واللہ اعلم۔

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٥٤

انکے دل خدا کے سامنے عاجزی کریں اور جنہیں تو شک ہی نہیں کرتیں جن لوگوں نے ایمان قبول کیا انکو خدا سیدھی راہ تک

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى

پہنچا دیتا ہے اور جو لوگ کافر ہو بیٹھے وہ تو قرآن کی طرف سے ہمیشہ شک ہی میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت

تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ

یکایک انکے سر پر آموجود ہو یا انپر کوئی ایک سخت منحوس لے دن کا عذاب نازل

عَقِيْمٍ ۝٥٥ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ

ہو اس دن کی حکومت تو خاص خدا ہی کی ہوگی وہ لوگوں (کے باہمی اختلاف) کا فیصلہ کر دیگا تو جن

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝٥٦ وَ

لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے ہیں وہ نعمتوں کے (بھرے ہوئے) باغات بہشت

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ

میں ہیں گے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو یہی وہ (کمبخت) لوگ ہیں جن

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝٥٧ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ

کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے اور جن لوگوں نے خدا کی راہ میں اپنے دیس چھوڑے پھر

اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا

شہید کئے گئے یا آپ اپنی موت سے مر گئے خدا انہیں (آخرت میں) ضرور عمدہ روزی عطا

حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝٥٨

فرمائے گا اور بیشک تمام روزی دینے والوں میں خدا ہی سب سے بہتر ہے وہ انہیں ضرور

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ

ایسی جگہ (بہشت) پہنچا دے گا جس سے وہ نہال ہو جائیں گے اور خدا تو بیشک بڑا

لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝٥٩ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ

واقف کار بردبار ہے یہی (ٹھیک) ہے اور ؎ جو شخص (اپنے دشمن کو) اتنا ہی ستائے

لہ اصل معنی عقیم کے بانجھ کے ہیں اور چونکہ بانجھ ہونا ایک قسم کی نحوست ہے اس کی وجہ سے عقیم اس دن کو بھی کہتے ہیں جس میں بہت سے بڑے واقعات پیش آئیں بہر حال یا تو مراد اس سے روز قیامت ہے کہ اس دن نسلیں منقطع ہو جائیں گی یا روز بدر ہے کہ وہ مسلمانوں کی کمزوری اور کفار کی تیاری کے لحاظ سے وہ بہت سخت دن تھا اور بہت سے لوگوں کی نسلیں منقطع ہو گئیں یا روز فتح مکہ کا مراد ہے جب ہجرت کی وجہ سے وہاں قبضہ ہوا تھا ۱۲ ؎ مطلب یہ ہے کہ کفار نے پہلے مسلمانوں کو ستایا اس پر جب مسلمانوں کو سخت ہوئی تو انھوں نے اس کا بدلہ لیا اس پر اگر کفار سکوت کرتے تو پھر انکی سزا نہ ہوتی مگر جو کہ ان لوگوں نے پھر مسلمانوں کو ستایا تو خدا نے بھی مسلمانوں کی مدد کی اور ان کو غلبہ عطا کیا ۱۲

ع ٧

کفار کی شرارت کی وجہ سے مسلمانوں کو جہاد کی ضرورت ہوئی

مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ

جتنا کہ اسے ہاتھوں سے ستایا گیا تھا اس کے بعد پھر (دوبارہ دشمن کی طرف سے) اس پر زیادتی کی

اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ

جائے تو خدا اس (مظلوم) کی ضرور مدد کرے گا بیشک خدا بڑا معاف کرنے والا بخشنے والا ہے یہ اس لئے

فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ

ہے (اور) جائے گی کہ خدا (بڑا قادر) ہے وہی تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرنے والا ہے

بَصِيْرٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا

بھی شک نہیں کہ خدا سب کچھ جانتا ہے اور اس وجہ سے بھی کہ یقیناً خدا ہی برحق ہے اور اس کے سوا جن کو

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ

لوگ (وقت مصیبت) پکارا کرتے ہیں (سب کے سب) باطل ہیں اور (یہ بھی) یقینی ہے کہ

هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ

خدا ہی (سب سے) بلند مرتبہ بزرگ ہے (اے) کیا تو نے (اتنا بھی) نہیں دیکھا کہ خدا ہی آسمان سے پانی

السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ اللّٰهَ

برساتا ہے تو زمین سرسبز (و شاداب) ہوجاتی ہے بیشک خدا بندوں کے حال پر

لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ

بڑا مہربان واقف کار ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) اسی

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

کا ہے اور اسمیں تو شک ہی نہیں کہ خدا بے پرواہ اور سزاوار حمد ہے کیا تو نے اس پر بھی نظر نہ

سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ

ڈالی کہ جو کچھ روئے زمین میں ہے سب کو خدا ہی نے تمہارے قابو میں کر رکھا ہے اور کشتیوں کو (بھی) جو اسی کے

بِاَمْرِهٖ ۭ وَيُمْسِكُ السَّمَاۗءَ اَنْ تَقَعَ عَلَي الْاَرْضِ اِلَّا

حکم سے دریا میں چلتی ہیں اور وہی تو آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ زمین پر نہ گر پڑے مگر جب

بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَهُوَ

اس کا حکم ہوگا (تو گر پڑے گا) اس میں شک نہیں کہ خدا لوگوں پر بڑا مہربان رحم والا ہے اور وہی تو

الَّذِيْۤ اَحْيَاكُمْ ؗ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ

وہ (قادر مطلق) ہے جس نے تمکو (پہلی بار) بال بچیثیت میں اجلا اٹھایا پھر وہی تمکو مار ڈالیگا پھر وہی تمکو دوبارہ زندہ کریگا

الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ۝ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا

اسمیں شک نہیں کہ انسان بڑا ہی ناشکرا ہے (اے رسول) ہم نے ہر امت کے واسطے ایک طریقہ ل

هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى

مقرر کر دیا کہ وہ اس پر چلتے ہیں پھر تو انہیں اس دین (اسلام) میں تم سے جھگڑا نہ کرنا چاہیے اور تم

رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَاِنْ جٰدَلُوْكَ

لوگوں کو اپنے پروردگار کی طرف بلائے جاؤ بیشک تم سیدھے راستہ پر ہو اور اگر (اس پر بھی) لوگ

فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ

تم سے جھگڑا کریں تو تم کہدو کہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے جن باتوں میں تم جھگڑا کرتے تھے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ اَلَمْ تَعْلَمْ

قیامت کے دن خدا تم لوگوں کے درمیان (ٹھیک ٹھیک) فیصلہ کر دیگا (اے رسول) کیا تم نہیں جانتے

اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ

کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے خدا یقیناً جانتا ہے اس میں تو شک نہیں کہ یہ سب (باتیں

ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ وَ

کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی موجود) ہیں بیشک یہ (سب کچھ) خدا پر آسان ہے اور یہ

يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ

لوگ خدا کو چھوڑ کر ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کے لئے نہ تو خدا ہی نے کوئی سند نازل کی ہے

مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝

اور نہ اس (کے حق ہونے) کا خود انہیں علم ہے اور قیامت میں تو ظالموں کا کوئی مددگار بھی نہیں ہوگا

کفار کا اعتراض اور جواب

ل بدیل بن ورقا اور بشیر بن سفیان نے جو قبیلہ خزاعہ سے تھا مسلمانوں پر یہ اعتراض کیا کہ تمہاری بھی عجیب حالت ہے جس جانور کو اپنے ہاتھ سے مارتے ہو اس کو تو کھاتے ہو اور جس کو خدا نے مارا ہو اس کو نہیں کھاتے اسی کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی مطلب یہ ہے کہ ہر امت کا جو طریقہ ہے اس پر عمل کرے باقی رہا اس کی مصلحت تو ہر شخص اس قابل نہیں کہ اس کو تمام حقیقت سمجھائی جائے کیونکہ ذبح کے وقت خدا کا نام لیا جاتا ہے اور مردار میں یہ بات نہیں اس کے علاوہ مردار کے کھانے میں طبابت سے نقصانات ہیں مگر وہ عرب کے جاہل گنوار ہرگز اس قابل نہ تھے کہ ان مصالح پر واقف ہوتے اور نہ اس وجہ سے ایسا جواب دیا گیا ۱۲۔

قیامت میں ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ

اور (اے رسول) جب ہماری واضح (روشن) آیتیں اُنکے سامنے پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو تم (ان)

الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنكَرَ ۖ يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ

کافروں کے چہروں پر ناخوشی کے آثار دیکھتے ہو (یہاں تک کہ) قریب ہوتا ہے کہ جو لوگ انکو ہماری

يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۗ قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن

آیتیں پڑھکر سناتے ہیں ان پر یہ لوگ حملہ کر بیٹھیں (اے رسول) تم کہدو کہ تو کیا میں تمہیں اس سے بھی

ذَٰلِكُمُ ۗ النَّارُ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ وَ

کہیں بدتر چیز بتاؤں (اچھا تو سن لو) وہ، جہنم ہے جس (میں جھونکنے) کا وعدہ خدا نے کافروں سے کیا ہے اور

بِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٧٢﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ

وہ (کیا) برا ٹھکانا ہے لوگو ایک مثل بیان کی جاتی ہے تو اسے کان لگا کے سنو کہ خدا کو

فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ

چھوڑ کر جن لوگوں کو تم پکارتے ہو وہ لوگ اگرچہ سب کے سب اس کام کے

اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ ۖ وَإِن

لئے اکٹھے بھی ہو جائیں تو بھی ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے ○ اور اگر

يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ

کہیں مکھی کچھ ان سے چھین لے جائے تو اس سے اسکو چھڑا نہیں سکتے (عجب

ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ﴿٧٣﴾ مَا قَدَرُوا اللَّهَ

لطف ہے) کہ مانگنے والا (عابد) اور جس سے مانگا گیا (معبود دونوں) کمزور ہیں خدا کی جیسی قدر کرنی چاہیے

حَقَّ قَدْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٧٤﴾ اللَّهُ يَصْطَفِي

ان لوگوں نے نہ کی اس میں شک نہیں کہ خدا تو بڑا زبردست (اور) غالب ہے خدا فرشتوں میں سے بعض کو

مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ ۚ إِنَّ اللَّهَ

اپنے احکام پہنچانے کے لئے منتخب کر لیتا ہے اور (اسی طرح) آدمیوں میں سے بھی بیشک خدا

ع ٩ ٨

لہ خانۂ کعبہ کے دروازہ کے سامنے تو یغوث بت تھا اور داہنی جانب یعوق اور بائیں جانب قریب کفار اللہ جاتے تو یغوث کے سامنے سجدہ کرتے اس کے بعد اور بتوں کے پاس اس کے بعد تلبیہ کرتے اور بتوں پر مشک عنبر اور شہد مل دیتے تھے اور مکھیاں چاٹ جاتی تھیں پس خدا نے کفار کو سمجھانے کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی۔ ١٢

سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا

(سب کی) سنتا دیکھتا ہے جو کچھ انکے سامنے ہے اور جو کچھ انکے پیچھے (ہو چکا) ہے

خَلْفَهُمْ ۗ وَإِلَى ٱللَّهِ تُرْجَعُ ٱلْأُمُورُ ۝ يَٰٓأَيُّهَا

(خدا سب کچھ) جانتا ہے اور تمام امور کی رجوع خدا ہی کی طرف ہوتی ہے۔ اے

ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱرْكَعُوا۟ وَٱسْجُدُوا۟ وَٱعْبُدُوا۟

ایمان دارو رکوع کرو اور سجدے کرو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور

رَبَّكُمْ وَٱفْعَلُوا۟ ٱلْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۩ ۝

نیکی کرو تاکہ تم کامیاب ہو۔

وَجَٰهِدُوا۟ فِى ٱللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِۦ ۚ هُوَ ٱجْتَبَىٰكُمْ

اور جو حق جہاد کرنے کا ہے خدا کی راہ میں جہاد کرو لہ اسی نے تم کو برگزیدہ کیا

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى ٱلدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِّلَّةَ

اور امور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی۔ تمہارے باپ

أَبِيكُمْ إِبْرَٰهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّىٰكُمُ ٱلْمُسْلِمِينَ مِن

ابراہیم کے مذہب کو (تمہارا) مذہب بنا دیا ہے (اسی (خدا) نے تمہارا پہلے ہی سے

قَبْلُ وَفِى هَٰذَا لِيَكُونَ ٱلرَّسُولُ شَهِيدًا

مسلمان (فرمانبردار بندے) نام رکھا اور اس قرآن میں بھی (تو جہاد کرو) تاکہ رسول تمہارے

عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا۟ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا۟

مقابلہ میں گواہ بنیں اور تم تمام لوگوں کے مقابلہ میں گواہ بنو اور تم پابندی سے نماز پڑھا کرو

ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱعْتَصِمُوا۟ بِٱللَّهِ

زکوٰۃ دیتے رہو اور خدا ہی (کے احکام) کو مضبوط پکڑو وہی تمہارا سرپرست

هُوَ مَوْلَىٰكُمْ ۖ فَنِعْمَ ٱلْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ ٱلنَّصِيرُ ۝

ہے تو کیا اچھا سرپرست ہے اور کیا اچھا مددگار ہے۔

لہ ابن مردویہ نے عبد الرحمٰن بن عوف سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے مجھ سے فرمایا کہ ہم قرآن میں یہ آیت (جس طرح تم نے شروع میں جہاد کیا اسی طرح آخر زمانہ میں جو حق جہاد کرنے کا ہے خدا کی راہ میں جہاد کرو) پڑھتے تھے میں نے کہا بیشک پڑھتے تھے لیکن وہ زمانہ آخر کب ہوگا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ جس زمانہ میں بنی امیہ حاکم ہوں گے اور مغیرہ کی اولاد وزیر ہوگی اور بیہقی نے بھی اس روایت کو ذکر کیا ہے دیکھو در منثور جلد ۴ صفحہ ۳۷۱ مطبوعہ مصر اور یہ ظاہر ہے کہ مغیرہ کی اولاد یزید کے زمانہ میں وزارت پر فائز تھی کیونکہ سب سے پہلے جس شخص نے معاویہ سے بیعت یزید کی تحریک کی اور لوگوں سے بیعت کرائی وہ مغیرہ کوفہ کا گورنر تھا جس نے کوفہ کے چالیس آدمیوں کو اپنے بیٹے کے ساتھ معاویہ کے پاس یزید کی بیعت کے واسطے بھیجا تھا اور جب وہ لوگ بیعت کر چکے تو معاویہ نے اس کے بیٹے سے تنہائی میں پوچھا کہ تیرے باپ نے ان لوگوں کا دین ایمان کتنے میں خریدا وہ بولا چار سو دینار میں۔ معاویہ نے کہا پھر بھی بہت ارزاں ہے [illegible] معاویہ کو بھی اپنی بے ایمانی اور مخالفت حق کا احساس [illegible] تھا بجمل یہ زمانہ جس کو خدا فرماتا ہے امام حسین کے جہاد کا زمانہ اور آپ نے جہاد عظیم کا ذکر ہے اور خدا آپ کے ساتھ دینے کا حکم فرماتا ہے ۱۲۰

(آیاتہا ۱۱۸) (۲۳) سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ مَكِّيَّةٌ (۷۴) (رکوعاتہا ۶)

سورہ مومنون مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں ایک سو اٹھارہ آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ

(البتہ وہ ایمان لانے والے رستگار ہوئے) جو اپنی نمازوں میں (خدا کے سامنے)

صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ

گڑگڑاتے ہیں اور جو بیہودہ باتوں سے منہ پھیرے

مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ ۝ وَ

رہتے ہیں اور جو زکوٰۃ (ادا) کیا کرتے ہیں اور

الَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ

جو (اپنی) شرمگاہوں کو (حرام سے) بچاتے ہیں۔ مگر اپنی بیبیوں سے یا

اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝

اپنی زر خرید لونڈیوں سے کہ ان پر ہرگز الزام نہیں ہو سکتا۔ پس جو شخص اس کے

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝

سوا کسی اور طریقہ سے شہوت پرستی کی تمنا کرے تو ایسے ہی لوگ حد سے بڑھ جانے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَ

اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا لحاظ رکھتے ہیں اور جو

الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ

اپنی نمازوں کی پابندی کیا کرتے ہیں (آدم کی اولاد میں) یہی لوگ

هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ

سچے وارث ہیں جو بہشت بریں کا حصہ لیں گے۔

لے اس سورہ میں خدا نے بہت سے امور کی تفسیر فرمائی ہے جیسے مومنوں کی صفات اور انسان کی خلقت خدا کی ... تفصیل حضرت نوح و حضرت صالح کا قصہ حضرت موسیٰ و عیسیٰ کا ذکر ... مومنین کی صفات جب لوگوں پر عذاب آئے گا تب چلائیں گے خدا ہی کو ... کا جواب ... ہی تھا ... کوئی قابل پرستش نہیں ... محمد بن محمود فرا ... کہ جب حضرت علی پیدا ہوئے اور حضرت رسول دیکھنے آئے تو رسول کو دیکھتے ہی ہنسے اور عرض کی السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور آپ کی طرف متوجہ ہو کر قرآن پڑھنا شروع کر دیا حالانکہ اس وقت تک قرآن نازل بھی شروع نہیں ہوا تھا سورہ مومنون کو شروع سے ... تک ... حضرت نے فرمایا اے علی ... تمہاری وجہ سے ... ان لوگوں نے رستگاری پائی ... کے وارث ہو گئے ... ہیں ... ایسی وجہ سے ... کی ... حاصل ہوگی ... بہشت مل جائے گی ...

هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿١١﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ مِن

(اور) یہی لوگ اس میں ہمیشہ (زندہ) رہیں گے اور ہم نے آدمی کو

سُلَٰلَةٍ مِّن طِينٍ ﴿١٢﴾ ثُمَّ جَعَلْنَٰهُ نُطْفَةً فِى قَرَارٍ مَّكِينٍ ﴿١٣﴾

گیلی مٹی کے جوہر سے پیدا کیا۔ پھر ہم نے اسکو ایک محفوظ جگہ (عورت کے رحم) میں نطفہ بنا کر رکھا۔

ثُمَّ خَلَقْنَا ٱلنُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا ٱلْعَلَقَةَ مُضْغَةً

پھر ہم ہی نے نطفہ کو جما ہوا خون بنایا پھر ہم ہی نے منجمد خون کو گوشت کا لوتھڑا بنایا۔ پھر ہم ہی

فَخَلَقْنَا ٱلْمُضْغَةَ عِظَٰمًا فَكَسَوْنَا ٱلْعِظَٰمَ لَحْمًا ثُمَّ

نے لوتھڑے کی ہڈیاں بنائیں، پھر ہم ہی نے ہڈیوں پر گوشت چڑھایا، پھر ہم ہی نے اس کو

أَنشَأْنَٰهُ خَلْقًا ءَاخَرَ ۚ فَتَبَارَكَ ٱللَّهُ أَحْسَنُ ٱلْخَٰلِقِينَ ﴿١٤﴾

(روح ڈال کر) ایک دوسری صورت میں لے پیدا کیا۔ سبحان اللہ خدا بابرکت ہے جو سب بنانے والوں سے بہتر ہے

ثُمَّ إِنَّكُم بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ

پھر اسکے بعد یقیناً تم سب لوگوں کو (ایک نہ ایک دن) مرنا ہے پھر قیامت کے دن تم سب کے سب قبروں سے

تُبْعَثُونَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ وَمَا

اٹھائے جاؤ گے۔ اور ہم ہی نے تمہارے اوپر تہ بہ تہ آسمان لے بنائے اور ہم مخلوقات

كُنَّا عَنِ ٱلْخَلْقِ غَٰفِلِينَ ﴿١٧﴾ وَأَنزَلْنَا مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءًۢ

سے بے خبر نہیں ہیں اور ہم ہی نے آسمان سے ایک اندازے کے ساتھ پانی

بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّٰهُ فِى ٱلْأَرْضِ ۖ وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍۭ بِهِۦ

برسایا۔ پھر اس کو زمین میں (حسب مصلحت) ٹھہرائے رکھا اور ہم تو یقیناً اس کے غائب کر

لَقَٰدِرُونَ ﴿١٨﴾ فَأَنشَأْنَا لَكُم بِهِۦ جَنَّٰتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَ

دینے پر بھی قابو رکھتے ہیں۔ پھر ہم نے اس پانی سے تمہارے واسطے کھجوروں اور انگوروں کے باغات بنائے

أَعْنَٰبٍ لَّكُمْ فِيهَا فَوَٰكِهُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿١٩﴾

کہ انہیں تمہارے واسطے طرح طرح کے بہتیرے میوے پیدا ہوتے ہیں ان میں سے بعض کو تم کھاتے ہو

انسان کی خلقت

پانی کے فوائد

وقف لازم

لے منی جو خون سے بنتی ہے اس سے آدمی بنا دیا جس میں روح عقل کی سی نعمت موجود قرار دی ایسے عمل سے جلا کر پھر آنکھ کان، جگر، ہاتھ، پاؤں اور تمام اعضاء ایسے عجیب کہ سبحان اللہ۔ جو اس عطا کئے ان تمام امور سے اور منی سی ناپاک اور لیس چیز سے بھلا کوئی بھی مناسبت ہے پھر دوسری خلقت نہیں تو اور کیا ہے۔ ۱۲

لے آسمانوں کو طرائق کے ساتھ شاید اس وجہ سے تعبیر کیا ہے کہ آسمان بھی فرشتوں یا ستاروں کی گزرگاہ ہے
۱۲ - ۱۲ - ۱۲

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ

اور (ہم ہی نے) زیتون کا درخت (پیدا کیا) جو طور سینا ۱ے (پہاڑ) میں (کثرت سے) پیدا ہوتا ہے جس سے تیل

وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ۝۲۰ وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ

بھی نکلتا ہے اور کھانے والوں کے لئے سالن ۲ے بھی ہے اور (یہ) شک نہیں کہ تمہارے لئے چارپایوں میں بھی

نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّ

عبرت کی جگہ ہے (کہ) جو کچھ انکے پیٹوں میں ہے اس سے ہم تم کو (دودھ) پلاتے ہیں اور (ان) چارپایوں میں تمہارے لئے اور بھی بہت سے فائدے

مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝۲۱ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝۲۲

ہیں اور انمیں سے بعض کو تم کھاتے ہو اور انہی جانوروں اور کشتیوں پر چڑھے چڑھے پھرتے بھی ہو،

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا

اور ہم نے نوح کو انکی قوم کے پاس پیغمبر بنا کر بھیجا تو نوح نے (ان سے) کہا اے میری قوم خدا ہی کی

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۲۳ فَقَالَ

عبادت کرو اور اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں تو کیا تم (اس سے) ڈرتے نہیں ہو تو ان

الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ

کی قوم کے سرداروں نے جو کافر تھے کہا کہ یہ بھی تو بس (آخر) تمہارا ہی سا آدمی ہے ۳ے

مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

(مگر) اس کی تمنا یہ ہے کہ تم پر بزرگی حاصل کرے اور اگر خدا (پیغمبر ہی بھیجنا) چاہتا تو فرشتوں

لَاَنْزَلَ مَلٰۗىِٕكَةً ښ مَّا سَمِعْنَا بِھٰذَا فِيْٓ اٰبَاۗىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝۲۴

کو نازل کرتا ہم نے تو بھائی ایسی بات اپنے اگلے باپ داداؤں میں (کبھی ہوتی) نہیں سنی ،

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ۝۲۵

ہو نہ ہو بس یہ ایک آدمی ہے جسے جنون ہو گیا ہے غرض تم لوگ ایک زمانہ (تک) اسکے انجام کا انتظار

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝۲۶ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ

دیکھو نوح نے (یہ سن کر) دعا کی اے میرے پالنے والے میری مدد کر اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے مجھے جھٹلایا تو ہم نے نوح کی طرف وحی

ع ۱ ۲۲ ۱

۱ے طور سینا کی تخصیص یا تو اس وجہ سے ہے کہ وہاں زیتون بہت کثرت سے ہوتا ہے یا اس وجہ سے کہ سب سے پہلے یہ درخت وہیں اگا تھا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ طوفان نوح کے بعد جو درخت سب سے پہلے اگا تھا وہ زیتون ہی کا تھا۔ واللہ اعلم ۱۲۔

۲ے اصل میں صبغ کا لفظ ہے جس کے معنی رنگ کے بھی آتے ہیں اور مفسرین نے سالن کے معنی لکھے ہیں ۱۲۔

۳ے چونکہ حضرت ادریس اور حضرت نوح میں ایک زمانہ دراز گذر چکا تھا اور ان لوگوں نے کسی آدمی سے یہ سنا ہی نہ تھا کہ آدمی بھی خدا کے پیغمبر ہوتے ہیں اور اسکے سوا کسی کی پرستش نہ کرنی چاہیئے اسی وجہ سے حضرت نوح کی قوم نے ایسا سوال کیا ۱۲۔

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲
۱۲ - ۱۲ - ۱۲
۱۲ - ۱۲
۱۲

أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا

بھیجی کہ تم ہمارے سامنے ہمارے حکم کے مطابق کشتی بنانا شروع کرو پھر جب ہمارا عذاب آ جائے اور

وَفَارَ التَّنُّورُ فَاسْلُكْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ

تنور (سے پانی) اُبلنے لگے تو تم اس میں ہر قسم (کے جانوروں) سے (نر و مادہ) دو دو کے جوڑے اور اپنے

وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ وَلَا

گھر کے لوگوں کو بٹھا لو مگر ان میں سے جس کی نسبت (غرق ہونے کا) پہلے سے ہمارا حکم ہو چکا ہے (انھیں

تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ ۝ ٢٧

چھوڑ دو) اور جن لوگوں نے ہمارے حکم سے سرکشی کی ہے انکے بارے میں مجھ سے کچھ نہ کہنا وہ لوگ یقیناً ڈوب جانے والے

فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ

ہیں اور جب تم اپنے ہمراہیوں کے ساتھ کشتی پر درست بیٹھ جاؤ تو کہو تمام حمد و ثنا کا سزاوار خدا ہی

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ ٢٨

ہے جس نے ہم کو ظالم لوگوں سے نجات دی اور دعا کرو اے میرے پالنے والے تو مجھ

وَقُلْ رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُبَارَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ

کو درخت کے پانی کی (ایک) بابرکت جگہ میں اتارنا اور تو سب اتارنے والوں سے بہتر ہے اس

الْمُنْزِلِينَ ۝ ٢٩ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ وَإِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِينَ ۝ ٣٠

میں شک نہیں کہ اس میں (ہماری قدرت کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور ہم کو تو (ہمیشہ) ان کا امتحان لینا

ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ۝ ٣١ فَأَرْسَلْنَا

منظور تھا پھر ہم نے انکے بعد ایک اور قوم (ثمود) کو پیدا کیا اور ہم نے ان ہی میں سے ایک آدمی (صالحؑ) کو

فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ

رسول بنا کر ان لوگوں میں بھیجا (اور انھوں نے اپنی قوم سے کہا) کہ خدا کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی

إِلَٰهٍ غَيْرُهُ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝ ٣٢ وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ

تمہارا معبود نہیں تو کیا تم (اس سے) ڈرتے نہیں ہو اور ان کی قوم کے چند سرداروں نے جو

ع ٢

له اتارنے سے میزبانی مقصود ہے حضرت نوحؑ کو مطلب یہ تھا کہ جب ہم اتریں گے تو تیرے مہمان ہوں گے کیونکہ زمین تیری درخت تیرے تمام کھانے پینے کی چیزیں تیری تو تو ہی طرح میزبانی کرنا اور روزی میں فراخی عطا فرما اسی بنا پر ایک حدیث میں ہے کہ حضرت رسولؐ نے جناب امیر سے نصیحت کے طور پر فرمایا تھا کہ جب تم کسی مقام پر پہنچو تو کہو رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین کہ خدا برکت عطا فرمائے ۱۲

حضرت صالحؑ کا قصہ

الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِلِقَاءِ الْآخِرَةِ وَأَتْرَفْنَاهُمْ

کافر تھے اور (روزِ) آخرت کی حاضری کو بھی جھٹلاتے تھے اور دُنیا کی (چند روزہ) زندگی میں ہم نے اُنھیں

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَأْكُلُ

ثروت بھی دے رکھی تھی آپس میں کہنے لگے (ارے) یہ تو بس تمہارا سا آدمی ہے جو چیزیں تم کھاتے ہو

مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ ۝٣٣ وَلَئِنْ

وہی یہ بھی کھاتا ہے، اور جو چیزیں تم پیتے ہو اُن ہی میں یہ بھی پیتا ہے اور اگر کہیں

أَطَعْتُم بَشَرًا مِّثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَاسِرُونَ ۝٣٤ أَيَعِدُكُمْ

تم لوگوں نے اپنے ہی سے آدمی کی اطاعت کر لی تو تم گھاٹے میں رہو گے کیا یہ شخص تم سے وعدے

أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنتُمْ تُرَابًا وَعِظَامًا أَنَّكُم مُّخْرَجُونَ ۝٣٥

کرتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مر کر (صرف) مٹی اور ہڈیاں (ہی) رہ جاؤ گے تو تم (دوبارہ) زندہ کر کے

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ ۝٣٦ إِنْ هِيَ إِلَّا

قبروں سے نکالے جاؤ گے (ہے ہے) جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے بالکل بعید ہے اور قیاس (سے) بعید ہے (دوبارہ) زندہ ہو

حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ۝٣٧

کیسا، بس یہی دُنیا کی زندگی ہے کہ ہم مرتے بھی ہیں اور جیتے بھی ہیں اور ہم تو پھر (دوبارہ) اُٹھائے نہیں جائیں گے یہ جو صالح

إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ

وہ شخص ہے جس نے خدا پر جھوٹ موٹ بہتان باندھا ہے اور ہم تو کبھی اس پر ایمان لانے

لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ۝٣٨ قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ۝٣٩

والے نہیں یہ حالت دیکھ کر صالح نے دُعا کی اے میرے پالنے والے چونکہ ان لوگوں نے مجھے جھٹلا دیا تو میری مدد کر

قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ ۝٤٠ فَأَخَذَتْهُمُ

خدا نے فرمایا اک ذرا ٹھہر جاؤ عنقریب ہی یہ لوگ نادم (و پشیمان) ہو جائیں گے غرض انھیں لہ یقیناً ایک سخت

الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ

چنگھاڑ نے آ لیا تو ہم نے انھیں کوڑے کرکٹ (کا ڈھیر) بنا چھوڑا پس ظالموں پر (خدا کی)

لہ ایک ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انھیں وعدے کے مطابق چیخ نے آ کر گرفتار کر لیا یا الحق کو بھی کہہ سکتے ہیں کہ ان کو واجبی طور پر بالتحقیق گرفتار کر لیا ۱۲-۱۳-۱۴

الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۴۱ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا

لعنت ہے۔ پھر ہم نے ان کے بعد دوسری قوموں کو پیدا کیا، کوئی اُمّت اپنے وقت مقرر

اٰخَرِيْنَ ۝ ۴۲ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝ ۴۳

سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے نہ (اس سے) پیچھے ہٹ سکتی ہے پھر ہم نے لگا تار

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۭ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا

بہت سے پیغمبر بھیجے (مگر) جب کسی اُمّت کا پیغمبر اُنکے پاس آتا تو یہ لوگ اس کو جھٹلاتے تھے

كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ

تو ہم بھی (آگے) پیچھے (ایک کو دوسرے کے بعد) ہلاک کرتے گئے اور ہمنے اُنھیں (نیست و نابود کر کے) افسانہ بنا دیا تو

فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ ۴۴ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَ

ایمان نہ لانے والوں پر خدا کی لعنت ہے پھر ہمنے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون کو اپنی

اَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ ۴۵ اِلٰى فِرْعَوْنَ

نشانیوں اور واضح و روشن دلیل کے ساتھ فرعون اور اُسکے دربار کے اُمرا کے پاس (رسول بنا کر) بھیجا

وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ۝ ۴۶

تو ان لوگوں نے شیخی کی، اور وہ تھے ہی بڑے سرکش لوگ آپس میں کہنے لگے کیا ہم

فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا

اپنے ہی ایسے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں حالانکہ ان دونوں کی (قوم کی) قوم ہماری

عٰبِدُوْنَ ۝ ۴۷ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ۝ ۴۸

خدمتگاری کرتی ہے غرض ان لوگوں نے ان دونوں کو جھٹلایا تو آخر وہ سب ہلاک کر ڈالے گئے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝ ۴۹ وَجَعَلْنَا

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب (تورات) اس لیے عطا کی تھی کہ یہ لوگ ہدایت پائیں اور ہمنے مریم کے بیٹے (عیسیٰ)

ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ

اور ان کی ماں کو (اپنی قدرت کی) نشانی بنایا تھا اور ان دونوں کو ہمنے ایک اونچی ہموار جگہ پر جو ٹھہرنے کے قابل اور چشمے والی زمین پر رہنے

رسولانِ ماسلف کی حالت

حضرت موسیٰ و ہارون کا ذکر

حضرت عیسیٰ کا تذکرہ

۱؎ جس طرح حضرت موسیٰ کی پیدائش کے قبل لوگوں نے پیشین گوئیاں کی تھیں اور فرعون دشمن ہو گیا تھا اسی طرح ہیرودوس کو جو بیت المقدس کا بادشاہ تھا حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے قبل نجومیوں نے خبر دی تھی کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہونے والا ہے اسی بنا پر حضرت مریم ہیرودوس کے خوف سے اپنے چچا زاد بھائی یوسف بن یعقوب اور دیگر متعلقین کے ساتھ ملک شام چھوڑ کر مصر چلی گئی تھیں اور بارہ برس تک وہاں مقیم رہیں اور جب ہیرودوس مر گیا تب واپس آئیں یہ واقعہ غالباً حضرت زکریا کی وفات کے بعد کا ہے۔ اس میں اختلاف ہے کہ یہ کہاں ہجرت کر کے گئی تھیں بعض ربوہ علاوہ مصر، بعض دمشق، بعض فلسطین بعض بیت المقدس اور بعض کوفہ و نہر فرات کو سمجھتے ہیں واللہ اعلم۔ وہاں ایک چشمہ تھا اور وہاں ایک حضرت مریم سوت کاتتی تھیں اور اسی سے ماں بیٹے کی بسر اوقات تھی۔
۱۲ - ۱۲ - ۱۲

مَعِيْنٍ ۝٥٠ يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا

کی (جگہ) دی (اور میرا حکم عام تھا کہ) اے پیغمبرو پاک و پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے اچھے کام کرو

صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝٥١ وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ

(کیونکہ) تم جو کچھ بھی کرتے ہو میں اس سے بخوبی واقف ہوں (لوگو) یہ (دین اسلام) تم سب کا مذہب

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝٥٢ فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ

ایک ہی مذہب ہے اور میں تم لوگوں کا پروردگار ہوں تو بس مجھ ہی سے ڈرتے رہو پھر لوگوں نے اپنے کام (یعنی) اختلاف

بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝٥٣

کرکے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا، ہر گروہ والے جو کچھ اس کے پاس ہے اسی میں نہال نہال ہے

فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝٥٤ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا

تو اے رسول! تم ان لوگوں کو انکی غفلت میں ایک خاص وقت تک (پڑا) چھوڑ دو کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم جو

نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝٥٥ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي

انھیں مال و اولاد میں ترقی دے رہے ہیں تو ہم اُن کے ساتھ بھلائیاں کرنے میں جلدی کر رہے ہیں (ایسا

الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝٥٦ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ

نہیں) بلکہ یہ لوگ سمجھتے نہیں، اس میں شک نہیں کہ جو لوگ اپنے پروردگار کی دہشت سے

رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝٥٧ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝٥٨

لرز رہے ہیں اور جو لوگ اپنے پروردگار کی (قدرت کی) نشانیوں پر ایمان رکھتے ہیں

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۝٥٩ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ

اور جو لوگ اپنے پروردگار کا کسی کو شریک نہیں بناتے اور جو لوگ (خدا کی راہ میں) جو کچھ

مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝٦٠

بن پڑتا ہے دیتے ہیں اور پھر اُنکے دل کو اس بات کا کھٹکا لگا ہوا ہے کہ انھیں اپنے پروردگار کے

اُولٰۗىِٕكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝٦١

سامنے لوٹ کر جانا ہے (دیکھئے کیا ہوتا ہے) یہی لوگ البتہ نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں اور بھلائیوں کی طرف دوڑ سے آگے

۱؎ ایک ایسا مسلمہ اور ہر فطرت کے مطابق اور مضبوط اصول ہے کہ کسی جگہ اس کے خلاف نہیں ہو سکتا اور جس میں اس سے قطع نظر کرکے صرف انسان ہی کے امور تمدن، معاش، معاد، مذہبی خیالات، عادات، افعال، حرکات، لباس اور کھانے پینے کی چیزوں میں غور کرو تو کہیں یہ اصول اپنی جگہ سے ذرا بھی نہیں کھسکتا یہی وجہ ہے کہ یہ آیت اب عرب کی مثل ہو گئی ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَنْطِقُ

لگے رہتے جاتے ہیں اور ہم تو کسی شخص کو اسکی قوت سے بڑھکے تکلیف دیتے ہی نہیں اور ہمارے پاس تو لوگوں کے اعمال کی کتاب ہے جو بالکل ٹھیک

بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ

اعمال بتاتی ہے اور ان لوگوں کی ذرہ برابر حق تلفی نہیں کی جائے گی ان کے دل اس کی طرف سے غفلت میں پڑے

مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا

ہیں اس کے علاوہ ان کے بہت سے اعمال ہیں جنہیں یہ برابر کیا کرتے ہیں (اور یہ باز

عٰمِلُوْنَ ۝ حَتّٰى إِذَا اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ

نہیں آتے) یہاں تک کہ جب ہم ان کے مالداروں کو عذاب میں گرفتار کریں گے تو یہ لوگ واویلا

إِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ۝ لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ إِنَّكُمْ مِّنَّا لَا

کرنے لگیں گے (اس وقت کہا جائیگا) آج واویلا مت کرو تم کو اب ہماری طرف سے مدد

تُنْصَرُوْنَ ۝ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ

نہیں مل سکتی (جب) ہماری آیتیں تمہارے سامنے پڑھی جاتی تھیں تو تم اکڑتے قصہ

عَلٰى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ۝ مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا

کہتے بکتے ہوئے ان سے اُلٹے پاؤں پھر جاتے

تَهْجُرُوْنَ ۝ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ

تھے تو کیا ان لوگوں نے (ہماری) بات (قرآن) پر غور نہیں کیا یا ان کے

مَّا لَمْ يَأْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا

پاس کوئی ایسی نئی چیز آئی جو انکے اگلے باپ دادوں کے پاس نہیں آئی تھی یا ان لوگوں نے اپنے

رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ

رسول ہی کو نہیں پہچانا تو اس وجہ سے انکا انکار کر بیٹھے یا کہتے ہیں کہ اس کو جنون ہو گیا ہے

جِنَّةٌ ۚ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝

(ہرگز اسے جنون نہیں) بلکہ وہ تو ان کے پاس حق بات لیکر آیا ہے اور ان میں کے اکثر حق بات سے نفرت رکھتے ہیں

طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا

لہ اس کی تفصیل دیکھو پارہ ۳۰ سورۂ تطفیف صفحہ ... لہ اس سے یا جنگ بدر کی سختی یا حضرت رسول کی بددعا سے مکہ کا قحط یا قیامت مراد ہے۔

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ
اور اگر کہیں حق ان کی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرتا تو سارے آسمان اور زمین میں اور جو لوگ ان میں ہیں
وَمَن فِيهِنَّ بَلْ أَتَيْنٰهُم بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَن ذِكْرِهِم
(سب کے سب) برباد ہو جاتے بلکہ ہم تو ان ہی کے تذکرے (جبرئیل کے واسطے سے) ان کے پاس لیکر
مُّعْرِضُونَ ۝ أَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ
آئے تو یہ لوگ اپنے ہی تذکرہ سے منہ موڑتے ہیں اے رسول کیا تم ان سے (تبلیغ رسالت کی) کچھ اجرت مانگتے ہو تو تمہارے
وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِينَ ۝ وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلٰى صِرَاطٍ
پروردگار کی اجرت اس سے کہیں بہتر ہے اور وہ تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے اور تم تو یقیناً ان کو سیدھی راہ کی طرف
مُّسْتَقِيمٍ ۝ وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ
بلاتے ہو اور اس میں شک نہیں کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ سیدھی
الصِّرَاطِ لَنٰكِبُونَ ۝ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِم مِّن
راہ سے ہٹے ہوئے ہیں اور اگر ہم ان پر ترس کھائیں اور جو تکلیفیں ان کو (قحط وغیرہ کی)
ضُرٍّ لَّلَجُّوا فِي طُغْيٰنِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ وَلَقَدْ أَخَذْنٰهُم
پہنچ رہی ہیں ان کو دفع کر دیں تو یقیناً یہ لوگ (اور بھی) اپنی سرکشی پر اڑ جائیں (اور) بھٹکتے پھریں اور ہم نے ان کو عذاب میں گرفتار
بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ۝
کیا تو بھی یہ لوگ نہ تو اپنے پروردگار کے سامنے جھکے اور نہ گڑگڑائے یہاں تک کہ جب ہم نے
حَتّٰى إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ إِذَا
ان کے سامنے ایک سخت عذاب کا دروازہ کھول دیا تو اس وقت فوراً یہ لوگ بے آس
هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ
ہو کر بیٹھ رہے حالانکہ وہی وہ (مہربان خدا) ہے جس نے تمہارے لئے کان اور
وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْـِٔدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝ وَهُوَ
آنکھیں اور دل پیدا کیا (مگر) تم لوگ بہت ہی کم شکر کرنے والے ہو اور وہی وہ (خدا)

له یعنی اگر کہیں حق بات [illegible] ... کے حالات پر غور کرکے انھیں کوئی انسان نہیں کہہ سکتا [illegible] بات ہے کہ بات بری لگتی ہے اور انسان اپنا عیب سنکر خوش نہیں ہوا کرتا رسول اللہ نے جب ان کے عیوب ان پر ظاہر کئے اور ان کی اصلاح کرنی چاہی تو بجائے مشکور ہونے کے اور اصلاح کے بدلے [illegible] ضد میں فساد کرنے لگے اس آیت میں انھیں کو ذکر ہے ۱۲

سه یہ کفار و مشرکین مکہ کی حالت ہے کہ اسلام نہ قبول کرنے پر خدا نے ہر چند ان پر سختیاں کیں مگر یہ اپنی ہٹ سے نہ ہٹنا تھا نہ ہٹے بلکہ لطف یہ تھا کہ اگر چھوٹا عذاب آتا تو وہ اڑ جاتے اور اگر سخت عذاب ہوا تو مایوسی اور ناامیدی کی حالت طاری ہو جاتی [illegible] راہ حق پر نہ آئے اور کافر کے کافر رہے ۱۲ [illegible]

الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ ۷۹ وَ

ہے جس نے تم کو روئے زمین میں (ہر طرف) پھیلا دیا اور (پھر ایک دن) سب کے سب اسی کے سامنے اکٹھے کئے جاؤ

هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ وَ لَهُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ ؕ

گے اور وہی وہ (خدا) ہے جو جلاتا اور مارتا ہے اور رات دن کا پھیر بدل بھی اسی کے اختیار میں ہے تو کیا تم (اتنا بھی)

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ۸۰ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ۝ ۸۱

نہیں سمجھتے (ان باتوں کو سمجھتے تو ایسا نہ کہتے) بلکہ جو اگلے لوگ کہتے آئے ویسی ہی بات یہ بھی کہنے لگے (کہنے

قَالُوْۤا ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ ۸۲

لگے کہ جب ہم مر جائیں گے اور مر کر مٹی (کا ڈھیر) اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم دوبارہ (قبروں سے) زندہ کر کے

لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَ اٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَاۤ

نکالے جائیں گے اس کا وعدہ تو ہم سے اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں سے بھی (بار بار) کیا جا چکا ہے یہ تو بس

اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ ۸۳ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَ مَنْ

اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں (اے رسول) تم کہو کہ بھلا اگر تم لوگ کچھ جانتے ہو (تو بتاؤ) یہ زمین اور جو

فِیْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ۸۴ سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا

لوگ اس میں بستے ہیں کس کے ہیں۔ وہ فوراً جواب دیں گے کہ خدا کے، تم کہو کہ تو کیا تم اب بھی غور نہ کرو گے

تَذَكَّرُوْنَ ۝ ۸۵ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ

(اے رسول) تم (ان سے) پوچھو تو کہ ساتوں آسمانوں کا مالک اور (اتنے

الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ ۸۶ سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ ۸۷ قُلْ

بڑے) عرش کا مالک کون ہے؟ تو فوراً جواب دیں گے کہ سب کچھ خدا ہی کا ہے۔ اب تم کہو تو کیا تم اب بھی (اس سے) نہیں ڈرو گے (اے رسول)

مَنْۢ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ هُوَ یُجِیْرُ وَ لَا یُجَارُ عَلَیْهِ اِنْ

تم (ان سے) پوچھو کہ بھلا اگر تم کچھ جانتے ہو تو بتاؤ کہ وہ کون ہے جس کے اختیار میں ہر چیز کی بادشاہت ہے وہ جسے چاہتا ہے

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ۸۸ سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝ ۸۹

پناہ دیتا ہے اور اس کے عذاب سے پناہ نہیں دیا جا سکتی تو یہ لوگ فوراً بول اٹھیں گے کہ سب اختیار خدا ہی کو ہے تب تم کہو تو تم

خدا کی قدرت کے دلائل

توحید کے دلائل

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۹۰ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ

جادو کہاں کیا جاتا ہے بات یہ ہے کہ ہمنے انکے پاس حق بات پہنچا دی ہے اور یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں نہ تو اللہ نے کسی

مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ

(اپنا) بیٹا بنایا ہے اور نہ اُن کے ساتھ کوئی اور خدا ہے (اگر ایسا ہوتا) تو اُس وقت ہر خدا اپنے اپنے

اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ

مخلوق کو لیے لیے پھرتا اور یقیناً ایک دوسرے پر چڑھائی کرتا (اور خوب جنگ ہوتی) جو جو باتیں لوگ

عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۹۱ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا

(خدا کی نسبت) بیان کرتے ہیں اُس سے خدا پاک ہے وہ پوشیدہ اور حاضر سے خوب واقف ہے غرض

يُشْرِكُوْنَ ۝۹۲ قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۝۹۳ رَبِّ

اُنکے شریک سے (وہ) بالکل پاک (و) بالاتر ہے اے رسول تم دعا کرو کہ اے میرے پالنے والے جس عذاب کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اگر شاید

فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۹۴ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ

تو مجھے دکھائے تو پروردگار مجھے ان ظالم لوگوں کے ہمراہ نہ کرنا اور اے رسول ہم یقیناً اس پر قادر ہیں کہ جس عذاب

مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ۝۹۵ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ

کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں تمہیں دکھا دیں اور بُری بات کے جواب میں ایسی بات کہو جو نہایت اچھی ہو جو کچھ یہ لوگ

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ۝۹۶ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

(تمہاری نسبت) بیان کرتے ہیں اس سے ہم خوب واقف ہیں اور (یہ بھی) دعا کرو کہ اے میرے پالنے والے میں شیطان کے

هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝۹۷ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝۹۸

وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے پروردگار اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آئیں

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝۹۹

(اور کفار تو مانیں گے نہیں) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آئی تو کہنے لگے پروردگار لوٹا دے مجھے (ایکبار) اس مقام

لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ

دنیا میں جسے میں چھوڑ آیا ہوں پھر واپس بھیج دے تاکہ میں (اب کی دفعہ) اچھے اچھے کام کروں (جواب دیا جائیگا) ہرگز نہیں

لے کر یہ کہ اس کی
مخلوقات میں نشانیاں ہوتیں
جس سے باہم تمیز ہو جاتی کہ
یہ فلاں کی مخلوق اور وہ فلاں
کی ہے ورنہ چند خداؤں کا
ہونا لغو ہے ۲ے یہ
بالکل کھلی ہوئی بات ہے کہ
بفرض محال چند خدا ہوتے
تو ہر ایک کو دعویٰ خدائی
و حکومت ہوتا اور اس
صورت میں ہر ایک لازمی
پر غلبہ کا خواستگار ہوتا
۳ے اس آیت میں خدا
نے حضرت کو کفار کے
ساتھ اخلاق اور نرمی کا برتاؤ
کرنے کا حکم دیا ہے اور
یہ ظاہر بھی ہے کہ
برائی کا جواب برائی
اور گالی کو گالی دینے
سے اور عداوت
بڑھ جاتے ہیں مگر اس
سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ بُروں
کو برا کہنا اور اصلاح کے
واسطے ان کی برائی بیان کرنا
بھی منع ہے ورنہ حضرت
رسول سے کفار مکہ دشمن
نہ ہوتے کیونکہ آپ کے
ساتھ دشمنی تو صرف بتوں
کی مذمت کرنے سے ہوئی
تھی اور وہ لوگ محض اسی
کے متمنی تھے کہ بتوں کو
برا کہنا چھوڑ دیں سو اس
کے علاوہ تبرا و لعنت
جس کو عوام الناس اور
جاہل لوگ گالی سمجھتے ہیں
حالانکہ اس سے کوئی مذہب
خالی نہیں خود خدا نے بھی
قرآن مجید میں جا بجا
مختلف گروہوں پر لعنت کی
ہے پھر اگر یہ برا کام ہوتا
تو ہرگز خداوند عالم اس
کا مرتکب نہ ہوتا معاذ
اللہ

قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۞ ١٠٠

ایک لغو بات ہے جسے وہ بک رہا ہے اور ان لوگوں کے بعد عالم برزخ ہے (جہاں) اس دن تک کہ وہ دوبارہ قبروں سے اٹھائے جائیں گے

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَئِذٍ

(رہنا ہوگا) پھر جس وقت صور پھونکا جائیگا تو اس دن نہ لوگوں میں قرابت داریاں لہ رہیں گی اور نہ ایک

وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ ۞ ١٠١ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ

دوسرے کی بات پوچھیں گے پھر جن (کی نیکیوں) کے پلے بھاری ہوں گے تو یہی لوگ

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۞ ١٠٢ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ

کامیاب ہونگے اور جن (کی نیکیوں) کے پلے ہلکے ہوں گے تو یہی لوگ ہیں

الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۞ ١٠٣ تَلْفَحُ

جنھوں نے اپنا آپ نقصان کیا ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور ان کی یہ حالت ہوگی کہ (ا

وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِیْهَا كٰلِحُوْنَ ۞ ١٠٤ اَلَمْ تَكُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰی

جہنم کی آگ ان کے منہ کو جھلس دیگی اور وہ لوگ منہ بنائے ہونگے (اسوقت ہم پوچھیں گے) کیا تمہارے سامنے

عَلَیْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۞ ١٠٥ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا

میری آیتیں نہ پڑھی گئی تھیں (ضرور پڑھی گئی تھیں) تو تم انھیں جھٹلایا کرتے تھے وہ جواب دیں گے اے ہمارے پروردگار

شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ ۞ ١٠٦ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْهَا

ہم کو ہماری کمبختی نے آ دبایا اور ہم گمراہ لوگ تھے پروردگارا ہم کو (اگلی دفعہ) کسی طرح اس (جہنم) سے نکال

فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۞ ١٠٧ قَالَ اخْسَئُوْا فِیْهَا وَلَا

دے پھر اگر دوبارہ ہم (ایسا کریں) تو البتہ ہم قصوروار ہیں خدا فرمائیگا دور ہو اسی میں (تم کو رہنا ہوگا) اور بس

تُكَلِّمُوْنِ ۞ ١٠٨ اِنَّهٗ كَانَ فَرِیْقٌ مِّنْ عِبَادِیْ یَقُوْلُوْنَ

مجھ سے بات نہ کرو میرے بندوں میں سے ایک گروہ لہ ایسا بھی تھا جو (برابر) یہ دعا کرتا تھا کہ اے ہمارے

رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۞ ١٠٩

پالنے والے ہم ایمان لائے تو تو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو تمام رحم کرنے والوں سے بہتر ہے

لہ اسی بنا پر حضرت
رسولؐ نے فرمایا کہ قیامت
کے دن میرے حسب نسب
کے سوا سب حسب و نسب
منقطع ہو جائیں گے یعنی
ایک کو دوسرے سے کوئی
سروکار نہ ہوگا اور نہ کسی کی
کوئی خبر لے گا مگر حضرت
رسولؐ کے خاندان کا وہاں
بھی لحاظ ضرور کیا جائے گا
یہ بات اگرچہ سادات کے
فخر کے واسطے کافی ہے
مگر ایک دوسری حدیث
بہشت پرہیزگاروں کے
لئے ہے اگرچہ حبشی غلام
ہو اور گنہگار کے لئے جہنم
اگرچہ سید قریشی ہو
اور دونوں حدیثوں میں تطبیق
یوں ہے کہ ...
یہ ہو کہ سادات بھی اگر
گناہ کریں گے تو ان کو سزا
ضرور ہوگی، اگرچہ آخر میں
حضرت رسولؐ کی خاطر
بہشت میں جائیں۔ ۱۲
لہ اگرچہ اس کا ظاہر
تعمیم ہے مگر احادیث
سے معلوم ہوتا ہے کہ
اس سے مراد اصحاب صفہ
بلال عمار اور صہیب وغیرہ
ہیں۔ ۱۲

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰىٓ اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ

تو تم لوگوں نے انہیں مسخرا بنا لیا یہاں تک کہ (گویا) ان لوگوں نے تم سے میری یاد بھلا دی اور تم ان سے

مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ١١٠ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ

(برابر) ہنستے رہے میں نے آج ان کو ان کے صبر کا اچھا بدلہ دیا کہ وہی لوگ اپنی (خاطر خواہ)

هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ١١١ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ١١٢

مراد کو پہنچنے والے ہیں (پھر ان سے) خدا پوچھے گا کہ (آخر) تم زمین پر کتنے برس رہے وہ کہیں گے (برس کیا)

قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ١١٣ قٰلَ

ہم تو بس پورا ایک دن لہ رہے یا ایک دن سے بھی کم تو شمار کرنے والوں سے پوچھ لے خدا فرمائے گا بیشک

اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ١١٤ اَفَحَسِبْتُمْ

تم (زمین میں) بہت ہی کم ٹھہرے کاش تم (اتنی بات بھی دنیا میں) جانتے ہوتے تو کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے

اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ١١٥

تم کو یوں ہی (بیکار) پیدا کیا اور یہ کہ تم ہمارے حضور میں لوٹا کر نہ لائے جاؤ گے

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

تو خدا جو سچا بادشاہ (ہر چیز سے) برتر و اعلیٰ ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) عرش بزرگ

الْكَرِيْمِ ١١٦ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ

کا مالک ہے اور جو شخص خدا کے ساتھ دوسرے معبود کی پرستش کریگا اس کے پاس اس شرک کی کوئی دلیل

بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ١١٧

تو ہے نہیں تو بس اسکا حساب (کتاب) اسکے پروردگار ہی کے پاس ہوگا (مگر یاد رہے کہ) کافر ہرگز فلاح پانے والے نہیں

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ١١٨

اور اے (رسول) تم کہو پروردگار تو (میری امت کو) بخش دے اور ترس کھا اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر ہے

آیاتها ٦٤ — (٢٤) سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ (١٠٢) — رکوعاتها ٩

سورۂ نور مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی چونسٹھ آیتیں اور نو رکوع ہیں۔

لہ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس دن کی مصیبت اتنی سخت ہوگی کہ دنیا کی زندگی جو وہاں کے مقابلہ میں گویا جنت تھی بہت کم محسوس ہوگی اور یہ بھی ہے کہ آرام کی گھڑیاں بہت جلد گذر جاتی ہیں اور بہت کم معلوم ہوتی ہیں یا یہ مطلب ہے کہ قیامت کے بعد کی غیر متناہی مدت کے مقابلہ میں وہ گویا ایک دن بھی نہیں۔ ١٣

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ

(یہ) ایک سورۃ ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے اور اس (کے احکام) کو فرض کر دیا ہے اور اس میں ہم نے واضح المطالب آیتیں

لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ

نازل کی ہیں تاکہ تم (غور کرکے) نصیحت حاصل کرو زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنیوالے مرد ان دونوں میں سے ہر

وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ

ایک کو سو سو کوڑے مارو اور اگر تم خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو حکم خدا کے نافذ کرنے میں تم کو

فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

انکے بارے میں کسی طرح کی ترس کا لحاظ نہ ہونے پائے اور ان دونوں کی سزا کے

الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ

وقت مومنین کی ایک جماعت کو موجود رہنا چاہیے زنا کرنے والا

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫

مرد تو زنا کرنے والی ہی عورت یا مشرکہ سے نکاح کریگا اور

وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ

زنا کرنیوالی عورت بھی بس زنا کرنے والے ہی مرد یا مشرک سے نکاح کریگی اور سچے

ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ

ایمانداروں پر تو اس قسم کے تعلقات حرام ہیں، اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر (زنا کی) تہمت

ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً

لگائیں پھر اپنے دعوے پر چار گواہ پیش نہ کریں تو انھیں اسی کوڑے مارو اور (پھر آئندہ) کبھی

وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

ان کی گواہی قبول نہ کرو اور (یاد رکھو کہ) یہ لوگ خود بدکار ہیں۔

لے اس سورہ میں قرآن کی فضیلت، زنا کی تہمت، زنا کی سزا، لعان کا حکم اور طریقہ، افک کا قصہ، بغیر اجازت کسی کے گھر نہ جاؤ، نامحرم کی طرف نظر کی ممانعت، پردہ کا حکم، بے شوہر عورتوں کے نکاح کا حکم، مکاتبت کا حکم، اپنی لونڈیوں سے ناجائز کمائی نہ کرو، خدا کی تشبیہ چراغ سے، خدا کا نور ہے، کافروں کی کارستانیوں کی تشبیہ، ہر جاندار پانی سے پیدا ہوا ہے، تین خاص اوقات میں لڑکوں سے بھی پردہ کرو، بوڑھی عورتیں ننگے سر رہ سکتی ہیں، کھانے کی تہذیب، آپس میں بلانے کی طرح رسول کو نہ بلاؤ وغیرہ کا ذکر ہے۔ ۱۲

ٹے یہ حکم اسی وقت کے لئے ہے جب زنا ثابت ہو جائے اور خود زنا کرنیوالے کے چار عادلوں کے سامنے مختلف مقامات پر اقرار کرنے یا چار عادل مردوں کو اس فعل کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور گواہی دینے سے ثابت ہو ۱۲

سے یہ حکم نہیں بلکہ ایک حالت کا بیان ہے اور ظاہر بھی ہے کیونکہ اچھا آدمی بروں سے ملنے ہی کیوں لگا کرتا ہے اور نکاح کی نوبت پہنچنے سے یہ حکم یا تو اسی زمانہ کی مخصوص عورتوں کا ہے جو صرف زنا پیشہ تھیں یا یہ آیت منسوخ ہے اور اسکا حکم آیۂ وانکحوا الایامیٰ سے اٹھ گیا یا یہی قرینی نہ ہو بلکہ تنزیہی ہو تب اسکا ترجمہ یہ ہوگا کہ خالص مومنین کو اس قسم کے تعلقات مناسب نہیں تب یہ حکم منسوخ کے لائق بھی ہو جائیگا۔ واللہ اعلم ۱۲

ھے ناحق تہمت کی برائی کو مبالغہ کے ساتھ ظاہر کرنے کے واسطے اس قسم کا حکم دیا جاتا ہے تاکہ اس سے لوگ پرہیز کریں اور ڈرتے رہیں۔

۱۲ - ۱۲ - ۱۲

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ

مگر ہاں جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کی تو بے شک خدا بڑا

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ

بخشنے والا مہربان ہے اور جو لوگ اپنی بی بیوں پر (زنا) کا عیب لگائیں اور

لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ

(اسکے ثبوت میں) اپنے سوا انکا کوئی گواہ نہ ہو تو ایسے لوگوں میں سے ایک کی گواہی چار مرتبہ (اس طرح) ہوگی کہ

شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةُ

وہ (ہر مرتبہ) خدا کی قسم کھا کر بیان کرے کہ وہ (اپنے دعوے میں) ضرور سچا ہے اور پانچویں (مرتبہ) یوں

اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

(کہے گا) کہ اگر وہ جھوٹ بولتا ہو تو اس پر خدا کی لعنت اور عورت (کے سر سے) اس طرح

وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ

سزا ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ خدا کی قسم کھا کر بیان کرے کہ یہ شخص (اسکا شوہر اپنے

بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ

دعوے میں) ضرور جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یوں بیان کرے گی کہ اگر یہ شخص

اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ

(اپنے دعوے میں) سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب پڑے اور اگر تم پر خدا کا فضل (وکرم) اور اسکی مہربانی

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝ ع

نہ ہوتی (تو دیکھتے کہ تہمت لگانیوالوں کا کیا حال ہوتا) اور اسمیں تو شک ہی نہیں کہ خدا بڑا توبہ قبول کرنیوالا

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۗ لَا

حکیم ہے بے شک جن لوگوں نے جھوٹی تہمت [1] لگائی وہ تمہیں میں سے ایک گروہ ہے تم اپنے حق میں

تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ۗ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ لِكُلِّ امْرِئٍ

اس تہمت کو برا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے ان میں سے جس شخص نے جتنا گناہ سمیٹا وہ

[1] علمائے اہلسنت نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول کا یہ قاعدہ تھا کہ جب آپ کسی جنگ میں تشریف لے جاتے تو بیبیوں کے درمیان قرعہ ڈالتے اور جس کا نام نکلتا اسکو ساتھ لے جاتے چنانچہ جنگ بنی مصطلق میں میرے نام قرعہ نکلا اور میں گئی اُدھر سے واپسی میں مدینہ کے قریب ایک منزل میں شب کے وقت میں ایک عورت کیساتھ رفع حاجت کو گئی جب اپنی جگہ پر آئی تو دیکھے کا ہار نہ پایا اور قافلہ کوچ کیلئے تیار تھا پھر اس عورت کو ساتھ لیکر ہار ڈھونڈنے گئی اور وہ مل بھی گیا مگر جب اپنی جگہ پر آئی تو قافلہ کوچ کر چکا تھا اور میرے اونٹ والے نے بھی میرے ہودج کو یہ خیال کر کے کہ میں اسکے اندر موجود ہوں اونٹ پر رکھ کر کوچ کیا [illegible] میں [illegible] وہیں سو گئی صفوان ابن معطل جو پیچھے رہ گیا تھا جب [illegible] صفوان کے [illegible] آنے اور بہت سے لوگ اس کے [illegible] ہو گئے اور مجھ پر تہمت لگائی [illegible] میری طرف [illegible] ایک مہینہ تک [illegible] دیکھنے آتے اور اندر آتے بھی تو دور ہی سے میرا حال پوچھ لیتے [illegible] اس کی وجہ بالکل نہ [illegible] ایک دن مسطح کی ماں کے ساتھ [illegible] رفع حاجت کیلئے نکلی اور جب [illegible] اس کا پاؤں پھسلا تو [illegible] مسطح کو برا بھلا کہا [illegible] اس نے مجھ پر جو تہمت لگائی ہے [illegible] سخت مرض ہوا اور اس وقت [illegible] کی بے قراری کی وجہ سمجھ میں آئی [illegible] ایک روز حضرت سے اجازت حاصل کر کے اپنے باپ کے گھر آئی اور اپنی نسبت لوگوں کی باتیں دریافت کیں تو معلوم ہوا کہ لوگ مجھے [illegible] سوائے رونے کے کچھ کام نہ تھا [illegible]

مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۚ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ

اس (کی سزا) کو خود بھگتے گا اور ان میں سے جس شخص نے اس تہمت کا بڑا حصہ لیا

مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝١١ لَّوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ

اس کے لئے بڑی (سخت سزا) ہوگی اور جب تم لوگوں نے اس کو سنا تھا تو اسی وقت

الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَٰذَا

ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں نے اپنے لوگوں پر بھلائی کا گمان کیوں نہ کیا اور یہ کیوں نہ بول

إِفْكٌ مُّبِينٌ ۝١٢ لَّوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ۚ فَإِذْ لَمْ

اٹھے کہ یہ تو کھلا ہوا بہتان ہے اور جن لوگوں نے تہمت لگائی تھی اپنے دعوے کے ثبوت میں چار گواہ کیوں نہ

يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَٰئِكَ عِندَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۝١٣

پیش کئے پھر جب ان لوگوں نے گواہ نہ پیش کئے تو خدا کے نزدیک یہی لوگ جھوٹے ہیں

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَ

اور اگر تم لوگوں پر دنیا و آخرت میں خدا کا فضل (و کرم) اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو جس بات کا

الْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝١٤

تم لوگوں نے چرچا کیا تھا اس کی وجہ سے تم پر کوئی بڑا (سخت) عذاب آ پہنچتا کہ تم اپنی زبانوں سے

إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم مَّا

اس کو ایک دوسرے سے بیان کرنے لگے اور اپنے منہ سے ایسی بات کہتے تھے جس کا

لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ اللَّهِ

تمہیں علم و یقین نہ تھا اور (لطف یہ ہے کہ) تم نے اس کو ایک آسان بات سمجھی تھی حالانکہ وہ خدا کے

عَظِيمٌ ۝١٥ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَا أَن

نزدیک بڑی (سخت بات) تھی اور جب تم نے ایسی بات سنی تھی تو تم نے لوگوں سے کیوں نہ کہہ دیا کہ ہم

نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ۝١٦

کو ایسی بات منہ سے نکالنی مناسب نہیں سبحان اللہ یہ بڑا بھاری بہتان ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ
اور حضرت نے اسامہ
اور علی سے مشورہ کیا تو
اسامہ نے کہا سوا بھلائی
کے سوا کچھ نہیں جانتا علی
نے کہا آپ رنج نہ کریں
آپ کے واسطے ان کے
سوا بہتیری عورتیں ہیں
اور اگر اس عورت سے جو
ساتھ تھی دریافت کریں
تو آپ کو تصدیق ہو جائیگی
غرض آپ نے بریرہ سے
دریافت کیا اور اس نے
میری پاکدامنی کی گواہی
دی اور میں نے حضرت
کے سامنے قسم کھائی کہ
میں اس تہمت سے بری
ہوں اس کے بعد خدا
نے میری عفت پر یہ
آیتیں نازل کیں تب
حضرت رسول کو اطمینان
ہوا۔ ١٢

(حاشیہ صفحہ ہذا)
لـ اسی بنا پر حسب
روایات اہلسنت حضرت
رسول نے مسطح پر تہمت
زنا کی حد جاری کی حالانکہ
مسطح حضرت رسول کے
بدری صحابی تھے اسی سے
الصحابۃ کلہم عدول صحابہ
کل کے کل عادل ہیں کا
موضوع اور غلط ہونا واضح
ہوگیا۔ ١٢-١٣-١٢-١٣

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۷

خدا تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم سچے ایمان دار ہو تو خبردار پھر کبھی ایسا نہ کرنا ۔ اور

وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۱۸ اِنَّ الَّذِيْنَ

خدا تم سے (اپنے) احکام صاف صاف بیان کرتا ہے۔ اور خدا تو بڑا واقف کار حکیم ہے جو لوگ

يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ

یہ چاہتے ہیں کہ ایمانداروں میں بدکاری کا چرچا پھیل جائے بیشک ان کے لیے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ

دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور خدا (اصل حال کو) خوب جانتا ہے اور تم لوگ نہیں

لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۱۹ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَ

جانتے ہو اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر خدا کا فضل (وکرم) اور اس کی رحمت ہے اور یہ کہ خدا

اَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۰ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا

(اپنے بندوں پر) بڑا شفیق مہربان ہے (تو تم دیکھتے کہ کیا ہوتا) اے ایماندارو شیطان کے قدم بقدم

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ

نہ چلو اور جو شخص شیطان کے قدم بقدم چلے گا تو وہ یقیناً اُسے

يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

بدکاری اور بری بات (کرنے) کا حکم دیگا اور اگر تم پر خدا کا فضل (وکرم) اور اُس کی

وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ

رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی پاک وصاف نہ ہوتا مگر خدا تو جسے چاہتا ہے ۔

يُزَكِّىْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۱ وَلَا يَاْتَلِ

پاک وصاف کردیتا ہے اور خدا بڑا سننے والا واقف کار ہے۔ اور تم میں سے جو لوگ زیادہ

اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِى الْقُرْبٰى

دولت اور مقدور والے ہیں قرابت داروں اور محتاجوں اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنیوالوں کو کچھ دینے

ع ۱۰

لے اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی کے گناہ کو مشہور کرے وہ ایسا ہے گویا وہ خود اس کا مرتکب ہوا۔۱۲

ے حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ چونکہ مسطح (حضرت ابوبکرؓ کے خالہ زاد بھائی) نے مجھ پر زنا کی تہمت لگائی تھی اس وجہ سے میرے باپ نے قسم کھائی تھی کہ کبھی مسطح کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرینگے اسی پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا
(یعنی) اسے قسم نہ کھانی چاہئیں بلکہ انہیں چاہیئے کہ (انکی) خطا معاف کردیں اور درگذر کریں کیا تم
وَلْيَصْفَحُوْا ۭ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ
یہ نہیں چاہتے ہو کہ خدا تمہاری خطا معاف کرے اور خدا تو بڑا
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۲۲ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ
بخشنے والا مہربان ہے بے شک جو لوگ پاکدامن بے خبر اور ایماندار عورتوں پر
الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَ
(زنا کی) تہمت لگاتے ہیں اُن پر دُنیا اور آخرت میں (خدا کی) لعنت ہے اور ان پر
لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۲۳ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ
بڑا (سخت) عذاب ہوگا جس دن اُن کے خلاف اُن کی زبانیں اور اُن کے
وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۲۴ يَوْمَىِٕذٍ
ہاتھ اور اُن کے پاؤں اُنکی کارستانیوں کی گواہی دیں گے اُس دن خدا
يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ
اُن کو ٹھیک اُن کا پورا پورا بدلہ دے گا اور جان جائیں گے کہ خدا بالکل برحق
هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ۲۵ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ
اور (حق کا) ظاہر کرنے والا ہے گندی [1] عورتیں گندے مردوں کے لئے (مناسب)
الْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ
ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لئے اور پاک عورتیں پاک مردوں کیلئے (موزوں) ہیں اور
الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰۗىِٕكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا
پاک مرد پاک عورتوں کے لئے یہ لوگ جو کچھ بھی انکی نسبت بکا کرتے ہیں اس سے یہ لوگ بری الذمہ ہیں انہی
يَقُوْلُوْنَ ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۲۶ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
(پاک لوگوں) کے لئے آخرت میں بخشش ہے اور عزت کی روزی اے ایماندارو اپنے گھروں کے

ع ۳

[1] یہ بھی حکم نہیں ہے بلکہ اظہار واقعہ اور بیان فطرت ہے مطلب یہ ہے کہ اچھا اچھے ہی کو پسند کرے گا اور برا برے کو پسند کرے گا ... مگر اس سے عصمت وغیرہ عصمت سے کوئی سروکار نہیں بلکہ یہاں تو زنا کا ذکر ... ہے ۱۲

اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا

سوا دوسرے [۱] گھروں میں (ورانہ) نہ چلے جاؤ یہاں تک کہ ان سے اجازت لے لو اور ان گھروں کے رہنے

وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ

والوں سے صاحب سلامت کر لو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے (یہ نصیحت اس لیے ہے) تاکہ تم یاد رکھو پس

تَذَكَّرُوْنَ ۝۲۷ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا

اگر تم ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تو تاوقتیکہ تم کو (خاص طور پر) اجازت نہ حاصل ہو جائے ان میں

حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا

نہ جاؤ اگر تم سے کہا جائے کہ پھر جاؤ تو تم (بے تامل) پھر جاؤ یہی تمہارے واسطے زیادہ

هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝۲۸ لَيْسَ

صفائی کی بات ہے اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے [۲] اس میں البتہ تم پر

عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا

کوئی الزام نہیں کہ غیر آباد مکانات میں [۳] جس میں تمہارا کوئی اسباب ہو (بے اجازت)

مَتَاعٌ لَّكُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝۲۹ قُلْ

چلے جاؤ اور جو کچھ کھلم کھلا کرتے ہو اور جو کچھ چھپا کر کرتے ہو خدا سب کچھ جانتا ہے (اے

لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۚ

رسول) ایمانداروں [۴] سے کہہ دو کہ اپنی نظروں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہی

ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝۳۰ وَقُلْ

ان کے واسطے زیادہ صفائی کی بات ہے یہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں خدا اس سے خوب واقف ہے اور (اے رسول)

لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ

ایماندار عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں [۵] اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت

فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

کریں اور اپنے بناؤ سنگار (کے مقامات) کو (کسی پر) ظاہر نہ ہونے دیں مگر جو خود بخود

[۱] اس سے مقصود کوئی خاص گھر نہیں بلکہ ہر گھر حتی کہ ماں بہن کا بھی کیونکہ گھر اوقات لوگ ایسی حالت میں رہتے ہیں کہ اس وقت کسی کا حتی کہ بیٹے کو ساتھ ہی مناسب نہیں۔ ۱۲۔۱۳۔۱۳۔۱۲

[۳] جیسے کارواں سرا وغیرہ ۱۲۔۵

[۴] اسی وجہ سے حضرت رسول نے فرمایا ہے کہ جو مومن چھ باتوں کا ذمہ وار ہو میں اس کے لئے بہشت کا ضامن ہوں (۱) سچ بولنا (۲) وعدہ کو پورا کرنا (۳) اپنی شرمگاہ کو حرام سے بچانا (۴) اپنی نظر کو نامحرم کی طرف دیکھنے سے نگاہ رکھنا (۵) حرام لقمہ ہاتھ کو آلودہ نہ کرنا (۶) امانت میں خیانت نہ کرنا ۔ ۱۳۔۱۳۔۱۳۔۱۳

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ

ظاہر ہو جاتا ہو (جو چھپ نہ سکتا ہو اسکا گناہ نہیں) اور اپنی اوڑھنیوں کو (گھونگھٹ مار کے) اپنے گریبانوں (سینوں) پر

زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ

ڈالے رہیں اور اپنے شوہروں یا اپنے باپ داداؤں یا اپنے شوہر کے باپ داداؤں یا اپنے بیٹوں یا

أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ

اپنے شوہر کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھتیجوں یا

بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ

اپنے بھانجوں یا اپنے (قسم کی) عورتوں یا اپنی لونڈیوں

أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي

یا (گھر کے) وہ نوکر چاکر جو مرد صورت ہیں مگر (بہت بوڑھے ہونے کی وجہ سے) عورتوں سے کچھ

الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ

مطلب نہیں رکھتے یا وہ کمسن لڑکے جو عورتوں کے پردہ کی بات سے آگاہ نہیں ہیں اُنکے سوا کسی پر

يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ

اپنا بناؤ سنگار ظاہر نہ ہونے دیا کریں اور چلنے میں اپنے پاؤں زمین پر اس طرح نہ رکھیں کہ لوگوں کو

لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا

ان کے پوشیدہ بناؤ سنگار (جھنکار وغیرہ) کی خبر ہو جائے اور اے ایماندارو تم سب کے سب خدا کی بارگاہ

أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۳۱ وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ

میں توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ اور اپنی (قوم کی) بے شوہر عورتوں اور اپنے

مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا

نیک بخت غلاموں اور لونڈیوں کا بھی نکاح لہ کر دیا کرو اگر یہ لوگ محتاج ہوں گے تو

فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۳۲

خدا اپنے فضل (و کرم) سے انہیں مالدار بنا دے گا اور خدا تو بڑی گنجائش والا واقفکار ہے۔

پردہ کا حکم

بے شوہر عورتوں کے نکاح کا حکم

لہ اگر زیادتی شہوت کی وجہ سے حرام کا خوف ہو تو نکاح واجب ہے ورنہ سنت موکدہ ۱۴ - ۱۲ - ۱۲

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ

اور جو لوگ نکاح کرنے کا مقدور نہیں رکھتے انکو چاہیے کہ پاکدامنی اختیار کریں یہاں تک کہ خدا

اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ

انکو اپنے فضل (و کرم) سے مالدار بنادے اور تمھاری لونڈی غلاموں میں سے جو مکاتب[1] ہونے (کچھ روپیہ کی شرط

أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَآتُوهُم مِّن

پر آزادی کا سرخط لینے) کی خواہش کریں تو تم اگر ان میں کچھ صلاحیت دیکھو تو انکو مکاتب کردو اور خدا کے مال

مَّالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ ۚ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ

سے جو اُسنے تمھیں عطا کیا ہے انکو بھی دیدو اور تمھاری لونڈیاں جو پاکدامن ہی رہنا چاہتی ہیں

إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَن

اُن کو دُنیاوی زندگی کے فائدے حاصل کرنیکی غرض سے حرامکاری پر مجبور نہ کرو[2] اور

يُكْرِههُّنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِن بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٣﴾

جو شخص مجبور کریگا تو اس میں شک نہیں کہ خدا اس کی بے بسی کے بعد بڑا بخشنے والا مہربان ہے

وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ وَمَثَلًا مِّنَ الَّذِينَ خَلَوْا

اور (ایماندارو) ہم نے تو تمھارے پاس (اپنی) واضح و روشن آیتیں اور جو لوگ تم سے پہلے گذر چکے ہیں انکی

مِن قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٣٤﴾ اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ

حالتیں اور پرہیزگاروں کیلئے نصیحت (کی باتیں) نازل کیں خدا تو سارے آسمان و زمین کا نور ہے

وَالْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ الْمِصْبَاحُ

اسکے نور کی مثل (ایسی) ہے جیسے ایک طاق[3] (سینہ) ہے جسمیں ایک روشن چراغ (علم شریعت) ہو اور

فِي زُجَاجَةٍ ۖ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن

چراغ ایک شیشہ کی قندیل (دل) میں ہو اور قندیل (اپنی تڑپ میں) گویا ایک جگمگاتا ہوا روشن ستارہ وہ

شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ

چراغ زیتون کے ایسے مبارک درخت (کے تیل) سے روشن کیا جائے جو نہ پورب کی طرف ہو اور نہ پچھم کی طرف

---

[1] مکاتبت کے معنی یہ ہیں کہ غلام اور مالک میں باہم یہ اقرار ہو جائے کہ اتنا روپیہ ادا کر دینے پر غلام آزاد ہو جائے گا اس کی دو حالتیں ہیں ایک یہ کہ جتنا ادا کرتا جائے اتنا آزاد ہوتا جائے اس کو مکاتب مطلق کہتے ہیں۔ دوسری یہ کہ جب تک کل نہ ادا کرے کچھ بھی آزاد نہ ہوگا اس کو مکاتب مشروط کہتے ہیں چونکہ غلامی ایک قسم کا عذاب ہے اس وجہ سے مالکوں کو اس سے چھٹکارا دینے کا حکم دیا گیا مگر اس میں شرط بھی ہے کہ اس میں صلاحیت دیکھ لے یعنی چوری وغیرہ نہ کرے ۱۲

[2] اس مقام پر یہ شبہ نہ ہو کہ جو لونڈی پاکدامن نہیں رہنا چاہتی اسکو مجبور کرنا جائز ہوگا کیونکہ جو پاکدامن رہنا نہیں چاہتی بلکہ زنا پر آمادہ ہے اسکو مجبور کرنا کیونکر ہو سکتا ہے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اپنی لونڈیوں سے ناجائز طریقہ پر روپیہ نہ کماؤ اور بس ۱۲

[3] حسن بصری اور ابو الحسن مغازلی شافعی سے روایت ہے کہ مشکوٰۃ سے مراد حضرت فاطمہؑ اور مصباح سے حسنینؑ اور شجرۂ مبارکہ سے حضرت ابراہیم مراد ہیں شرقی غربی نہ ہونے سے حضرت فاطمہؑ کا یہودی و نصرانی نہ ہونا مراد ہے زیت سے کثرت علم اور نور علی نور سے ایک امام کے بعد دوسرا امام اور یہدی اللہ لنورہ سے انکی اولاد مراد ہے۔ اور اسی کی موئید وہ روایت ہے جس کو علامہ جلال الدین نے ذکر کیا ہے کہ انس بن مالک اور بریدہ سے ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت رسول نے اسکے بعد والی آیت فی بیوت اذن اللہ کی تلاوت فرمائی تو ایک شخص نے عرض کی یا حضرت یہ کون گھر مراد ہیں آپ نے فرمایا کہ انبیاء کے گھر پھر حضرت ابوبکر اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت علی اور فاطمہ کے گھر کی طرف اشارہ کر کے عرض کی یا رسول کیا یہ گھر بھی ان میں ہے

زَيْتُهَا يُضِيٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُّورٌ عَلٰى نُورٍ ۚ يَهْدِى

(بلکہ بیچوں بیچ میدان میں) اسکا تیل (ایسا شفاف ہو کر) اگرچہ آگ اُسے چھوئے بھی نہیں تاہم ایسا معلوم ہو کہ

اللّٰهُ لِنُورِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ

آپ ہی آپ روشن ہو جائیگا غرض ایک نور نہیں بلکہ نور علیٰ نور (نور کی نور پر چوٹ پڑ رہی ہے) خدا اپنے نور کیطرف جسے چاہتا ہے

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ۙ فِى بُيُوتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ

ہدایت کرتا ہے اور خدا لوگوں کے سمجھانے کیواسطے مثلیں بیان کرتا ہے اور خدا تو ہر چیز سے خوب واقف ہے (وہ قندیل) ان گھروں میں روشن ہے

وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ

٣٦

جنکی نسبت خدا نے حکم دیا ہے کہ انکی تعظیم کیجائے اور انمیں اسکا نام لیا جائے جن میں صبح و شام وہ لوگ اُس کی تسبیح

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ

کیا کرتے ہیں ایسے لوگ جنکو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے نہ تو تجارت

الصَّلٰوةِ وَاِيتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ

ہی غافل کر سکتی ہے نہ (خرید و) فروخت (کا معاملہ کیونکہ) وہ لوگ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں

الْقُلُوبُ وَالْاَبْصَارُ ۙ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَ

٣٧

(خوف کے مارے) دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی (اسکی عبادت اسلئے کرتے ہیں) تاکہ خدا انھیں انکے اعمال کا

يَزِيدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۗ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

٣٨

بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائے اور اپنے فضل (و کرم) سے کچھ اور زیادہ بھی دے اور خدا تو جسے چاہتا ہے

وَالَّذِينَ كَفَرُوٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَّحْسَبُهُ

بیحساب روزی دیتا ہے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کی کارستانیاں (ایسی ہیں) جیسے ایک چٹیل میدان

الظَّمْاٰنُ مَآءً ۗ حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَّوَجَدَ

کا چمکتا ہوا بالو کہ پیاسا اسکو دور سے تو پانی خیال کرتا ہے یہانتک کہ جب اسکے پاس آیا تو اسکو کچھ بھی نہ

اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۗ وَاللّٰهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۙ

٣٩

پایا اور پیاس سے تڑپ کے مر گیا اور خدا کو اپنے پاس موجود پایا تو اُس نے اسکا حساب کتاب پورا پورا چکا دیا اور خدا

بقیہ حاشیہ
(صفحہ گزشتہ)
بھی انھیں گھروں میں ہے
آپ نے فرمایا ان میں ایک
بیت ہے بیت علی افضل ہے
دیکھو تفسیر در منثور جلد ۵
صفحہ ۵۰ سطر ۳۰ مطبوعہ مصر
اعلامہ اسی روایت کو ثعلبی نے
بھی ذکر کیا ہے ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا) ملہ
خدا کے نور کو اصل میں شیشہ
تو حسن بصری کے قول سے
گو شیشہ صفوی ہیں سوم یوں ہوگیا
کہ خدا کے نور کی تشبیہ کسی چیز
سے ہو ہی نہیں سکتی مگر
پھر بھی سمجھانے کے واسطے
کوئی نور مانا پڑے گا تو
نور کی تشبیہ چراغ سے ہے
اور وہ بھی طاق میں رکھا
ہوا اس کی روشنی منتشر
نہ ہو پھر اس پر صاف شفاف
شیشہ رکھا ہوا اور تیل بھی
ہو تو زیتون کا اس کی روشنی
تمام دنیا کے تیلوں سے
زیادہ صاف ہوتی ہے اور
اس پر لطف یہ کہ جس درخت
اس کے میں اور یہ کسی نہیں
کھاتے میں یہ کام آتے ہیں
میں یہ دوا اس میں ہے جلانے میں
پیدا اور وہ بھی درخت بیچ
میدان میں ہو نہ مشرق کے نہ
مغرب اور درختوں کے
بیچ میں سایہ پڑ رہا ہو ایسا
تیل اور عمدہ ہوگا اور جلتا
بھی ہے تو ایسے گھر میں جہاں
لوگ خدا کی عبادت کے سوا
کوئی کام ہی نہیں کرتے ۱۲

۱۲-۱۲-۱۲
۱۲-۱۲
۱۲

أَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ

تو بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔ یا کافروں کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے بڑے گہرے پانی کی تاریکیوں کی سی کہ جیسے ایک لہر اس کے اوپر

مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ

دوسری اس کے اوپر ابر تہ بہ تہ چھائے ہوئے ہیں غرض تاریکیاں ہیں کہ ایک کے اوپر ایک اندھیری چلی آتی ہیں اس طرح کہ

يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ

اگر کوئی شخص اپنا ہاتھ نکالے تو شدت تاریکی سے اسے دیکھ نہ سکے اور جسے خود خدا ہی نے ہدایت کی روشنی نہ

مِنْ نُّوْرٍ ۝۴۰ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

دی ہو تو سمجھو کہ اس کے لئے کہیں کوئی روشنی ہی نہیں ہے۔ اے شخص کیا تو نے اتنا بھی نہیں دیکھا کہ جتنی مخلوقات

الْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰۗفّٰتٍ ۭ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۭ

سارے آسمان و زمین میں ہے اور پرندے پر پھیلائے غرض سب اسی کی تسبیح کیا کرتے ہیں ہر ایک کو اپنی نماز اور اپنی

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝۴۱ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

تسبیح کا طریقہ خوب جانتے ہیں اور جو کچھ یہ کیا کرتے ہیں خدا اس سے خوب واقف ہے اور سارے آسمان و زمین کی سلطنت خاص خدا ہی کی

وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝۴۲ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ

ہے اور خدا ہی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ کیا تو نے اس پر بھی نہیں نظر کی کہ یقیناً خدا ہی ابر کو چلاتا ہے پھر وہی باہم

يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ

اسے جوڑتا ہے پھر وہی اسے تہ بہ تہ رکھتا ہے تب بارش اس کے درمیان سے نکلتے ہوئے دیکھتا ہے اور آسمان

مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ

میں جو جمے ہوئے بادلوں کے پہاڑ ہیں ان میں سے وہی اولے برساتا ہے پھر انھیں

فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَاۗءُ ۭ يَكَادُ سَنَا

جس کے سر پر چاہتا ہے پہنچا دیتا ہے اور جس کے سر سے چاہتا ہے ٹال دیتا ہے قریب ہے کہ

بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ۝۴۳ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ اِنَّ

اس کی بجلی کی کوند آنکھوں کی روشنی اچکے لیے جاتی ہے۔ خدا ہی رات اور دن کو پھیر بدل کرتا رہتا ہے

لے جس طرح خدا کے نور کی تشبیہ اس سے بہتر نہیں ہو سکتی اسی طرح کفر کی تاریکی کی تشبیہ اس سے بہتر نہیں ممکن ایک تو اندھیری رات اس پر گہرا دریا اور پھر دریا کی تہ میں ایک شخص ہو اور دریا میں طوفان ہو کر لہروں پر لہریں آرہی ہوں بھلا اس شخص کی تاریکی کی کوئی حد ہو سکتی ہے ۱۴۰

فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰہُ خَلَقَ کُلَّ دَآبَّۃٍ

بے شک اس میں آنکھ والوں کے لئے بڑی عبرت ہے اور خدا ہی نے تمام زمین پر چلنے والے جانوروں

مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْھُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِہٖ ۚ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ

کو پانی [1] سے پیدا کیا ان میں سے بعض تو ایسے ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض ان میں سے ایسے

عَلٰی رِجْلَیْنِ ۚ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰٓی اَرْبَعٍ ۭ یَخْلُقُ اللّٰہُ مَا

ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جو چار پاؤں پر چلتے ہیں خدا جو چاہتا ہے پیدا

یَشَآءُ ۭ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰیٰتٍ

کرتا ہے اس میں شک نہیں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے ہم ہی نے یقینا واضح و روشن آیتیں نازل

مُّبَیِّنٰتٍ ۭ وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴۶﴾

کیں اور خدا ہی جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ کی ہدایت کرتا ہے اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو

وَیَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ یَتَوَلّٰی

کہتے ہیں کہ ہم خدا پر اور رسول پر ایمان لائے اور ہم نے اطاعت قبول کی پھر اسکے بعد ان

فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕکَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾

میں سے کچھ لوگ (خدا کے حکم سے) منہ پھیر لیتے ہیں اور سچ یوں ہے کہ یہ لوگ ایماندار تھے ہی نہیں

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَھُمْ اِذَا فَرِیْقٌ

اور جب وہ لوگ خدا اور اسکے رسول کیطرف بلائے جاتے ہیں تاکہ رسول انکے آپس کے جھگڑے کا فیصلہ کریں

مِّنْھُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ یَّکُنْ لَّھُمُ الْحَقُّ یَاْتُوْٓا اِلَیْہِ

تو ان میں کا ایک فریق روگردانی کرتا ہے اور اصل یہ ہے کہ اگر حق انکی طرف ہوتا تو گردن جھکائے رسول کے

مُذْعِنِیْنَ ﴿۴۹﴾ اَفِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ یَخَافُوْنَ اَنْ

پاس دوڑے ہوئے آتے کیا انکے دل میں (کفر کا) مرض (باقی) ہے یا شک میں پڑے ہیں یا اس بات سے ڈرتے ہیں

یَّحِیْفَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ وَرَسُوْلُہٗ ۭ بَلْ اُولٰۗىِٕکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

کہ (مبادا) خدا اور اس کا رسول ان پر ظلم کر بیٹھے گا (یہ سب کچھ نہیں) بلکہ یہی لوگ ظالم ہیں

ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا

[1] بعض مفسرین نے پانی سے نطفہ مراد لیا ہے مگر اس صورت میں واضح ہے صرف انسان اور حیوانات وغیرہ مراد ہو سکتے ہیں کیونکہ بہت سے حشرات الارض مٹی وغیرہ سے پیدا ہوتے ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ سارے عالم کی بنیاد پانی ہی ہے کیونکہ سب سے پہلے خدا نے پانی کو پیدا کیا اس میں تموج ہوا اور جھاگ نکل کر دھواں ہوا اس سے یہ زمین اور اس کے بعد اور چیزیں اس کی تفصیل دیکھئے نہج البلاغہ مجموعہ خطبات امیر المومنین علی بن ابی طالب میں ۱۲

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ
ایمانداروں کا قول تو بس یہ ہے کہ جب اُنکو خدا اور اُسکے رسول کے پاس بلایا جاتا ہے تاکہ اُنکے
لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَٰئِكَ هُمُ
باہمی جھگڑوں کا فیصلہ کریں تو کہتے ہیں کہ ہم نے (حکم) سُن لیا اور مان لیا۔ اور یہی لوگ (آخرت میں)
الْمُفْلِحُونَ ۝ ۵۱ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ
کامیاب ہونیوالے ہیں اور جو شخص خدا اور اُسکے رسول کا حکم مانے اور خدا سے ڈرے اور اُس (کی
وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ ۵۲ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ
نافرمانی) سے بچیگا تو ایسے ہی لوگ اپنی مراد کو پہنچیں گے اور (اے رسول) اِن (منافقین) نے
أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُلْ لَا تُقْسِمُوا ۖ طَاعَةٌ
(تمہاری اطاعت کی) خدا کی سخت سخت قسمیں کھائی ہیں کہ اگر تم انکو حکم دو تو (سب گھر بار چھوڑ کر) نکل کھڑے ہوں کہدو
مَعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ ۵۳ قُلْ أَطِيعُوا
کہ قسمیں مت کھاؤ دستور کے موافق اطاعت (ہی) بہتر ہے اور بیشک تم جو کچھ کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے اے رسول تم کہدو کہ
اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۖ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ
خدا کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور پھر بھی اگر تم روگردانی کرو گے تو بس رسول کا فرض اتنا ہی (تبلیغ) ہے جسکے وہ
وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ وَمَا عَلَى
ذمہ دار کئے گئے ہیں اور جسکے ذمہ دار تم بنائے گئے ہو وہ تم پر واجب ہے اور اگر تم اُسکی اطاعت کروگے تو ہدایت پاؤگے اور رسول پر تو صرف
الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ ۵۴ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا
صاف طور پر (احکام کا) پہنچا دینا فرض ہے (اے ایماندارو) تم میں سے جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے
مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا
اچھے کام کئے اُن سے خدا نے وعدہ کیا ہے کہ انکو (ایک نہ ایک دن) اس زمین پر ضرور (اپنا) نائب مقرر کریگا
اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي
جس طرح ان لوگوں کو نائب بنایا جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں اور جس دین کو اُس نے انکے لئے پسند فرمایا ہے

لے اگرچہ اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ اس سے اشارہ اس جھگڑے کی طرف ہے جو بشر منافق اور ایک یہودی میں تھا اور یہودی حضرت رسول کے حق فیصلہ کرنے کو اپنے حق ہونے کی وجہ سے آپ کو حکم قرار دینا چاہتا تھا اور بشر کعب ابن اشرف یہودی کو۔ مگر صاحب کشاف و بیضاوی نے تصریح کی ہے کہ یہ قصہ علی ابن ابیطالب اور مغیرہ بن وائل کا ہے اور مغیرہ نے حضرت کو حکم قرار دینے سے انکار کیا تھا اور خواہ مخواہ حکم کا الزام لگایا تھا اور بلخی نے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان نے حضرت علی سے ایک زمین خریدی تھی اور اس میں پتھر نکل آنے کی وجہ سے واپس کرنا چاہا حضرت علی نے انکار کیا اور اپنا حکم حضرت رسول کو قرار دیا اس پر حکم بن ابی العاص نے حضرت عثمان سے کہا کہ تم ان کو نہ مانو کیونکہ رسول اللہ اپنے چچا زاد بھائی کے خلاف ہرگز نہ کریں گے اسی وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی۔ مولانا ہے یہی انھیں لوگوں کا ذکر ہے جنھوں نے حضرت رسول کے دربار میں جانے سے انکار کیا تھا ۱۲۰

ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي

(اسلام) اس پر انہیں ضرور ضرور پوری قدرت دیگا اور اُنکے خائف ہونیکے بعد اُنکو امن بخشیگا وہ

لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

(اطمینان) سے میری ہی عبادت کرینگے اور کسی کو میرا شریک نہ بنائینگے اور جو شخص اسکے بعد بھی ناشکری کرے تو

الْفَاسِقُونَ ﴿٥٥﴾ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا

ایسے ہی لوگ بدکار ہیں اور (لوگو) نماز پابندی سے پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (دل سے) رسول

الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٥٦﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور (اے رسول) تم یہ نہ خیال کرو کہ کافر (ادھر اُدھر) زمین میں

مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ وَلَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٥٧﴾

(پھیل کر ہمیں) عاجز کر دینگے (یہ خود عاجز ہو جائینگے) اور اُنکا ٹھکانا تو جہنم ہے اور کیا بُرا ٹھکانا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

اے ایماندارو تمہاری لونڈی غلام اور وہ لڑکے جو ابھی تک بلوغ کی حد تک نہیں پہنچے ہیں انکو بھی

وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۚ مِّن قَبْلِ صَلَاةِ

چاہیئے کہ دن رات میں تین مرتبہ (تمہارے پاس آنے کی) تم سے اجازت لے لیا کریں (ایک تو)

الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ الظَّهِيرَةِ وَمِن بَعْدِ

نماز صبح سے پہلے اور (دوسرے) جب تم (گرمی سے) دوپہر کو (سونے کے لئے معمولاً) کپڑے اتار دیا کرتے

صَلَاةِ الْعِشَاءِ ۚ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ

ہو اور (تیسری) نمازِ عشا کے بعد (یہ) تین (وقت) تمہارے پردے (کے) ہیں ان (اوقات) کے علاوہ (بے اذن)

جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ ۚ طَوَّافُونَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ

آنے میں) نہ تم پر کچھ الزام ہے نہ اُن پر کیونکہ ان اوقات کے علاوہ وہ (بضرورت یا بے ضرورت) لوگ ایک دوسرے کے پاس آتے رہتے

كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٨﴾

کرتے ہیں یوں خدا اپنے احکام تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے اور خدا تو بڑا واقف کار حکیم ہے۔

ع ٧

خاص اوقات میں لڑکوں سے بھی پردہ کرو

وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا

اور (اے ایماندارو) جب تمہارے لڑکے حد بلوغ کو پہنچیں تو جس طرح اُن کے قبل (بڑی عمر والے گھر میں آتے)

اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ

اجازت لے لیا کرتے تھے اُسی طرح یہ لوگ بھی اجازت لے لیا کریں یوں خدا اپنے احکام صاف صاف

آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي

بیان کرتا ہے اور خدا تو بڑا واقف کار حکیم ہے۔ اور بڑی بوڑھی عورتیں جو (بڑھاپے کی وجہ سے) نکاح

لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَن يَضَعْنَ

کی خواہش نہیں رکھتیں وہ اپنے کپڑے (دوپٹہ وغیرہ) اُتار کر (سر ننگا کر ڈالیں) تو اُن پر کوئی گناہ

ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ ۖ وَأَن يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ

نہیں ہے بشرطیکہ اُن کو اپنا بناؤ سنگار دکھانا منظور نہ ہو اور (اس سے بھی) بچیں تو اُن کے لئے اور بہتر

لَّهُنَّ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ

ہے اور خدا تو سب کچھ سنتا جانتا ہے۔ اس بات میں نہ تو اندھے آدمی کے لئے مضائقہ

وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا

ہے اور نہ لنگڑے آدمی پر کچھ الزام ہے اور نہ بیمار پر کوئی گناہ ہے اور نہ خود تم

عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَن تَأْكُلُوا مِن بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ

لوگوں پر کہ اپنے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنے باپ دادا نانا وغیرہ کے

آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ

گھروں سے یا اپنی ماں دادی نانی وغیرہ کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں

أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ

سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں

عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ

سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا

أَوْ مَا مَلَكْتُم مَّفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ

اس گھر سے جس کی کنجیاں تمہارے ہاتھ میں ہیں سلہ یا اپنے دوستوں کے گھروں سے اس میں بھی تم پر

جُنَاحٌ أَن تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا ۚ فَإِذَا دَخَلْتُم

کوئی الزام نہیں کہ سب کے سب مل کر کھاؤ یا الگ الگ پھر جب تم گھروں میں جانے لگو

بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ

(اور وہاں کسی کو نہ پاؤ) تو خود اپنے ہی اوپر سلام کر لیا کرو جو خدا کی طرف سے ایک

مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ

مبارک پاک اور پاکیزہ تحفہ ہے خدا یوں (اپنے) احکام تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا

تاکہ تم سمجھو سچے ایماندار تو صرف وہ لوگ ہیں جو خدا اور اس کے رسول پر ایمان

بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ

لائے اور جب کسی ایسے کام کے لئے جس میں لوگوں کے جمع ہونے کی ضرورت ہے رسول کے پاس

لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ

ہوتے ہیں تو جب تک اس سے اجازت نہ لے لی نہ گئے (اے رسول) جو لوگ تم سے ہر بات میں

يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

اجازت لے لیتے ہیں وہی لوگ (دل سے) خدا اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں۔

وَرَسُولِهِ ۚ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ

تو جب یہ لوگ اپنے کسی کام کے لئے تم سے اجازت مانگیں تو تم ان میں سے جس کو سلہ

فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ ۚ

(مناسب خیال کرکے) چاہو اجازت دیدیا کرو اور خدا سے اس کی بخشش کی دعا بھی کرو۔

إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ لَّا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ

بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے (اے ایماندارو) جس طرح تم میں سے ایک دوسرے کو (نام لیکر)

سلہ خداوند عالم نے یہ بھی ایک نہایت عمدہ طریقہ مسلمانوں میں اتحاد قائم کرنے اور محبت کے کم کرنے کا ارشاد فرمایا ہے اور وہ یہی کہ اہل اسلام ان قواعد کو برتیں اور باہم بے تکلفی سے ایک دوسرے کے یہاں کھانا کھایا کریں تو یقیناً اتحاد اعلیٰ درجے کا ہو جائے پھر اس غریب کے ساتھ اور تندرست اندھے لنگڑے بیمار کے ساتھ کھائے تو انکسار کی اچھی خاصی شان پیدا ہو جائے اسی طرح زمانہ کا دستور ہے کہ جب کوئی شخص کسی تقریب میں جانے لگا تو اپنے عزیز یا احباب میں سے کسی پر اس وقت جو کنجی اپنے مکان کی دے جاتا ہے اور اس کا مقصود یہی ہوتا ہے کہ تمھیں جس چیز کی ضرورت ہو بے تامل لے لینا اور اگر وہ شخص اتفاقاً کچھ لے لیتا ہے تو مکان والا خوش ہو جاتا ہے چنانچہ فتح موصلی کی حکایت مشہور ہے کہ انھوں نے ایک دوست کی کنیز سے تھیلی منگوا کر روپیہ نکال لیے تھے جب وہ دوست آیا اور یہ ماجرا سنا تو خوشی کے مارے کنیز کو آزاد کر دیا سچ ہے سے

یاراں کجا مضائقہ باہمی کنند
آنکھ بے سوال جائی گر کنند

مگر افسوس اس زمانے کے لوگ قرآن کی تعلیم کے بالکل خلاف عملدرآمد کرتے ہیں اور اسی کی بدولت تنزل کر کے ذلیل ہو گئے ہیں۔ سلہ جنگ احد کے ایک روز قبل حنظلہ ابن ابی عامر نے حضرت سے اجازت لیکر عقد کیا اور دوسرے دن لڑائی میں شریک ہو کر شہید ہوئے اُن ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۔

بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۚ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

بلایا کرتا ہے اس طرح آپس میں رسول کا بلانا نہ سمجھو خدا ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو تم میں سے آنکھ بچا

يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ

کے (پیغمبر کے پاس سے) کھسک جاتے ہیں تو جو لوگ اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اُن کو

عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ

اس بات سے ڈرتے رہنا چاہیئے کہ (مبادا) اُن پر کوئی مصیبت آپڑے یا اُن پر کوئی دردناک

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۞ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ

عذاب نازل ہو خبردار جو کچھ سارے آسمان وزمین میں ہے سب (یقیناً) خدا ہی کا ہے جس

الْاَرْضِ ۭ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ۭ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ

حالت پر تم ہو خدا خوب جانتا ہے اور جس دن اُس کے پاس یہ لوگ لوٹا کر لائے جائینگے تو

اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۞

جو کچھ ان لوگوں نے کیا کرایا ہے بتادیگا، اور خدا تو ہر چیز سے خوب واقف ہے۔

(۲۵) سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ (۴۲)

آیاتہا ۷۷ رکوعاتہا ۶

سورۂ فرقان لہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ستتر آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

خدا کے نام سے (شروع) کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰي عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ

خدا بہت بابرکت ہے جس نے اپنے بندے (محمدؐ) پر قرآن نازل کیا۔ تاکہ سارے

لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۞ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ

جہان کے لئے (خدا کے عذاب سے) ڈرانے والا ہو وہ خدا کہ سارے آسمان وزمین کی بادشاہت

الْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ

اُسی کی ہے اور اُس نے (کسی کو) نہ (اپنا) لڑکا بنایا اور نہ سلطنت میں اُس کا کوئی شریک ہے

ع ۹

لہ اس سورہ میں خدا نے صفت کی رسالت اپنا بے اولاد ہونا ہر چیز کا خالق خدا ہی ہے کفار مکہ کی شرارت جہنم والوں کی حالت دنیا ہر شخص کے امتحان کی جگہ ہے قیامت کا تذکرہ اور کفار کی حسرت، قیامت میں رسول کا استغاثہ حضرت موسیٰ و ہارون کا تذکرہ، عاد و ثمود کا قصہ کفار کے رسول پر اعتراضات شب و روز کی تقسیم، آسمان و زمین وغیرہ چھ دن میں پیدا ہونے خاص بندوں کی صفت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ ۱۲

۱۳ - ۱۳ - ۱۲

۱۳ - ۱۲

۱۲

فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا ۝ وَ

اور ہر چیز کو اسی نے پیدا کیا پھر اُسے اندازہ (1) سے درست کیا اور لوگوں نے اُسکے سوا

اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً لَّا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ

دوسرے دوسرے معبود بنا رکھے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے ہیں بلکہ وہ خود دوسرے

يُخْلَقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا

کے پیدا کئے ہوئے ہیں اور وہ خود اپنے لئے بھی نہ نقصان پر قابو رکھتے ہیں نہ نفع پر،

وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُورًا ۝ وَقَالَ

اور نہ موت ہی پر اختیار رکھتے ہیں اور نہ زندگی پر اور نہ مرنے کے بعد جی اٹھنے پر اور جو لوگ

الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرَاهُ وَ

کافر ہو گئے بول اُٹھے کہ یہ (قرآن) تو نرا جھوٹ ہے جسے اس شخص (رسول) نے اپنے جی سے

أَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ ۖ فَقَدْ جَاءُوا ظُلْمًا وَزُورًا ۝

گھڑ لیا اور کچھ اور لوگوں نے اس افترا پردازی میں اُسکی مدد بھی کی ہے تو یقیناً خود ان ہی لوگوں نے

وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَىٰ عَلَيْهِ

ظلم و فریب کیا ہے اور یہ بھی کہا کہ یہ تو اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں جسے اُسنے کسی سے لکھوا لیا ہے

بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ قُلْ أَنزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي

پس وہی صبح و شام اُس کے سامنے پڑھا جاتا ہے اے رسول تم کہدو کہ اس کو اس نے نازل کیا

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ وَقَالُوا

ہے جو سارے آسمان و زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے بیشک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور ان لوگوں نے

مَالِ هَٰذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ ۙ

(یہ بھی) کہا کہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں (2) میں چلتا پھرتا ہے اُسکے پاس کوئی فرشتہ

لَوْلَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا ۝ أَوْ

کیوں نہیں نازل ہوا تاکہ وہ بھی اُسکے ساتھ (خدا کے عذاب سے) ڈرانیوالا ہوتا یا اُسکے پاس

(1) جس طرح انسان کے پیٹ میں رہنے [illegible] پیدا ہونے، بالغ ہونے، نشوونما پانے، عقل کی ترقی کرنے، بڑھاپا آنے، ہر ہونے کا ایک اندازہ ہے اسی طرح تمام موجودات عالم میں ہر ایک کی حد بندی ہوئی ہے۔

(2) اس زمانہ کی حالت تو اس سے بھی بدتر ہے کہ معمولی علماء جن کو حضرت کی خاک سے بھی کوئی نسبت نہیں بازاروں میں جانا اور کوئی سودا لانا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں بلکہ اس سے بالاتر امور میں مبتلا ہیں پیدل چلنا بلند آواز سے بولنا ہنسنا قوت کا کوئی کام کرنا خلاف نزاکت اور شان عالمیت کے خلاف سمجھی جاتی ہیں خدا رحم کرے۔

يُلْقَىٰٓ إِلَيْهِ كَنزٌ أَوْ تَكُونُ لَهُۥ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا ۚ وَقَالَ

خزانہ ہی (آسمان سے) گرا دیا جاتا اور نہیں تو اسکے پاس کوئی باغ ہی ہوتا کہ اس سے کھایا پیا کرتا اور

ٱلظَّٰلِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ۝٨ ٱنظُرْ

ظالم (کفار مومنوں سے) کہتے ہیں کہ تم لوگ تو بس ایسے آدمی کی پیروی کرتے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے اے رسول ذرا

كَيْفَ ضَرَبُوا۟ لَكَ ٱلْأَمْثَٰلَ فَضَلُّوا۟ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ

دیکھو تو کہ ان لوگوں نے تمہارے لئے کیسی کیسی پھبتیاں گھڑی ہیں اور گمراہ ہو گئے تو اب لوگ کسی طرح

سَبِيلًا ۝٩ تَبَارَكَ ٱلَّذِىٓ إِن شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّن

راہ پر آ ہی نہیں سکتے خدا تو ایسا بابرکت ہے کہ اگر چاہے تو ایک باغ کیا چیز ہے اس سے بہتر تیرے

ذَٰلِكَ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ وَيَجْعَل لَّكَ

ایسے باغات تمہارے واسطے پیدا کر دے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں اور باغات کے علاوہ اُن میں

قُصُورًۢا ۝١٠ بَلْ كَذَّبُوا۟ بِٱلسَّاعَةِ ۖ وَأَعْتَدْنَا لِمَن كَذَّبَ

تمہارے واسطے محل بنا دے یہ سب کچھ نہیں بلکہ سچ یوں ہے کہ ان لوگوں نے قیامت ہی کو جھوٹ سمجھا

بِٱلسَّاعَةِ سَعِيرًا ۝١١ إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍۭ بَعِيدٍ سَمِعُوا۟ لَهَا

ہے اور جس شخص نے قیامت کو جھوٹ سمجھا اسکے لئے ہم نے جہنم کو دہکا کے تیار کر رکھا ہے کہ جب جہنم ان لوگوں کو

تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا ۝١٢ وَإِذَآ أُلْقُوا۟ مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ

دور سے دیکھے گی تو جوش کھائے گی اور یہ لوگ اسکے جوش و خروش کی آواز سنیں گے اور جب یہ لوگ زنجیروں میں جکڑ کر اسکی کسی تنگ جگہ

دَعَوْا۟ هُنَالِكَ ثُبُورًا ۝١٣ لَّا تَدْعُوا۟ ٱلْيَوْمَ ثُبُورًا وَٰحِدًا وَٱدْعُوا۟

میں جھونک دیے جائینگے تو اس وقت موت کو پکارینگے اس وقت ان سے کہا جائیگا کہ آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بلکہ بہتیری موتوں

ثُبُورًا كَثِيرًا ۝١٤ قُلْ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ ٱلْخُلْدِ ٱلَّتِى وُعِدَ

کو پکارو اگر اس سے کچھ ہونے والا نہیں اے رسول تم پوچھو تو کہ یہ جہنم بہتر ہے یا ہمیشہ رہنے کا باغ بہشت جس کا پرہیزگاروں

ٱلْمُتَّقُونَ ۚ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَمَصِيرًا ۝١٥ لَّهُمْ فِيهَا

سے وعدہ کیا گیا ہے کہ وہاں انکے اعمال کا صلہ ہوگا اور آخری ٹھکانا۔ جس چیز کی وہ خواہش کریں گے انکے

ع ١

ؐ اسی کی مؤید ایک روایت ہے کہ جب رضوان خازن جنت دنیا کے خزانوں کی کنجیاں لے کر آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ خدا نے عطا کی ہیں اور فرمایا ہے کہ میں تمہارے رتبہ میں کسی طرح کی کمی نہ کروں گا تو آپ نے مشورہ طلب نگاہوں سے حضرت جبرئیل کی طرف دیکھا۔ جبرئیل نے زمین یعنی خاکساری کی طرف اشارہ کیا تو آپ نے فرمایا اے رضوان مجھے اس کی ضرورت نہیں میں فقیری کو زیادہ دوست رکھتا ہوں تاکہ اس کا بندۂ صابر و شاکر رہوں۔ ١٢٠

مَا يَشَاۤءُوْنَ خٰلِدِيْنَ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ۝ ١٦

لئے وہاں موجود ہوگی (اور) وہ ہمیشہ (اسی حال میں) رہینگے یہ تمہارے پروردگار پر (ایک) لائق اور مانگا ہوا

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ

وعدہ ہے اور جس دن خدا اُن لوگوں کو اور جن کی یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر پرستش کیا کرتے ہیں (ان) سب کو جمع کریگا،

ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰۤؤُلَاۤءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا

اور پوچھے گا کیا تم ہی نے ہمارے ان بندوں کو گمراہ کردیا تھا یا یہ لوگ خود راہ راست سے بھٹک گئے

السَّبِيْلَ ۝ ١٧ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَاۤ اَنْ

تھے، (وہ معبود) عرض کرینگے سبحان اللہ ہم تو خود تیرے بندے تھے ہمیں یہ کسی طرح زیبا نہ تھا کہ ہم تجھے چھوڑ

نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَاۤءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ

کر (دوسروں) کو اپنا دوست بناتے (اور ہم اپنے کو انکا معبود بنلاتے) مگر بات تو یہ ہے کہ تو ہی نے انکو اور اُنکے باپ

اٰبَاۤءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوْا قَوْمًا بُوْرًا ۝ ١٨ فَقَدْ

دادا کو چیزوں سے (دنیا میں) بہت کچھ دیا یہاں تک کہ (ان) لوگوں نے تیری یاد بھلادی اور یہ خود ہلاک ہونیوالے لوگ تھے تب

كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا

کافروں سے کہا جائیگا کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو اس میں تو تمہارے معبودوں نے تمہیں جھٹلا دیا تو اب تم (ہمارے عذاب کے)

نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ۝ ١٩ وَمَاۤ

ٹال دینے کی سکت رکھتے ہو نہ کسی سے مدد لے سکتے ہو اور (یاد رکھو) تم میں سے جو ظلم کریگا ہم اسکو بڑے (سخت) عذاب

اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّاۤ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ

کا مزہ چکھائیں گے اور (اے محمد) ہم نے تم سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے وہ سب کے سب یقیناً بلاشک کھانا کھاتے

الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۗ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ

تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تم میں سے ایک کو ایک کا (ذریعہ) آزمائش[1]

لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۗ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ۝ ٢٠ ع ٢

بنایا (مسلمانو) کیا تم اب بھی صبر کرتے ہو (یا نہیں) اور تمہارا پروردگار (سب کو) دیکھ بھال کرتا ہے۔

[1] جس طرح دنیا کے لوگوں کی مختلف حالتیں کسی کا غریب ہونا کسی کا امیر کسی کا کافر کوئی مومن امتحان کی غرض سے ہے اسی طرح انبیاء کا انسان ہونا خدا کا امتحان ہے اور انکی ایذادہی اور تبلیغ احکام کی زحمت پر صبر بھی امتحان ہے۔ اسی طرح امت کا احکام رسول کو ماننا بھی امتحان ہے ۱۲۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ أُنْزِلَ عَلَيْنَا

اور جو لوگ (قیامت میں) ہماری حضوری کی اُمید نہیں رکھتے کہا کرتے ہیں کہ آخر فرشتے ہمارے

الْمَلٰٓئِكَةُ أَوْ نَرٰى رَبَّنَا ۗ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ

پاس کیوں نہیں نازل کیے گئے یا ہم اپنے پروردگار کو کیوں نہیں دیکھ لیتے۔ ان لوگوں نے اپنے جی میں اپنے کو

وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ۝٢١ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى

بہت بڑا سمجھ لیا ہے اور بڑی سرکشی کی ہے۔ جس روز یہ لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے اس دن گنہگاروں کو کچھ خوشی

يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝٢٢ وَ

نہ ہوگی اور فرشتوں کو دیکھ کر کہیں گے کہ [illegible]۔ اور ان لوگوں نے (دنیا میں) جو جو نیک کام کیے ہیں

قَدِمْنَآ إِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝٢٣

ہم ان کی طرف توجہ کریں گے تو ہم ان کو گویا اڑتی ہوئی خاک بنا کر برباد کر دیں گے۔ اس دن

أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّأَحْسَنُ مَقِيْلًا ۝٢٤

جنت والوں کا ٹھکانا بھی بہتر سے بہتر ہوگا اور آرام گاہ بھی اچھی سے اچھی۔ اور جس دن

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ۝٢٥

آسمان بدلی کے سبب پھٹ جائے گا اور فرشتے کثرت سے (جوق در جوق) نازل کیے جائیں گے۔

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۚ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ

اس دن کی سلطنت خاص خدا ہی کے لیے ہوگی۔ اور وہ دن کافروں پر بڑا سخت ہوگا۔ اور جس

عَسِيْرًا ۝٢٦ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ

دن ظلم کرنے والا اپنے ہاتھ (مارے افسوس کے) کاٹنے لگے گا اور کہے گا کہ کاش رسول کے ساتھ

يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝٢٧ يٰوَيْلَتٰى

میں بھی (دین کا) سیدھا رستہ پکڑتا۔ ہائے افسوس کاش میں فلاں شخص کو اپنا دوست نہ بناتا

لَيْتَنِيْ لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝٢٨ لَقَدْ أَضَلَّنِيْ عَنِ

بے شک یقیناً اس شخص نے ہمارے پاس نصیحت آنے کے بعد مجھے بہکا دیا اور شیطان تو آدمی

الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ
کا رسوا کرنے والا ہی ہے۔ اور (اس وقت) رسول (بارگاہِ خداوندی میں)
خَذُوْلًا ۝ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا
عرض کریں گے کہ اے میرے پروردگار میری قوم نے تو اس قرآن کو بیکار بنا دیا۔ اور ہم
هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ
نے (گویا خود) گنہگاروں میں سے ہر نبی کے دشمن بنا دیئے ہیں اور تمہارا پروردگار
نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا
ہدایت اور مددگاری کے لیے کافی ہے۔ اور کفار کہتے
وَّنَصِيْرًا ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ
لگے کہ اُس پر (آخر) قرآن کل کا کل ایک دفعہ کیوں نہیں نازل کیا گیا (ہم نے) اس طرح
الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ
اس لیے نازل کیا تاکہ تمہارے دل کو تسلی دیتے رہیں۔ اور ہم نے اس کو
وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۝ وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ
ٹھہر ٹھہر کر نازل کیا اور یہ (کفار) چاہے کیسی ہی (انوکھی) مثل بیان کریں مگر ہم تمہارے پاس (اس کا)
بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ۝ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰي
بالکل ٹھیک اور نہایت عمدہ (جواب) بیان کر دیتے ہیں۔ جو لوگ (قیامت کے دن) اپنے اپنے مونہوں
وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰۗىِٕكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ
کے بل جہنم میں ہنکائے جائیں گے وہی لوگ بدتر جگہ میں ہونگے اور سب سے زیادہ راہ راست سے
سَبِيْلًا ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ
بھٹکنے والے۔ اور البتہ ہم نے موسیٰ کو کتاب (تورات) عطا کی اور ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون
اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ۝ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ
کو (ان کا) وزیر بنایا تو ہم نے کہا (تم دونوں) ان لوگوں کے پاس جو ہماری (قدرت کی)

قیامت میں رسول کی درخواست

ع

۳

حضرت موسیٰ و ہارون کا قصہ

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا ۝٣٦ وَ

نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں جاؤ۔ (اور سمجھاؤ۔ جب نہ مانا) تو ہم نے انہیں خوب برباد کر ڈالا۔ اور نوح

قَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ

کی قوم کو جب ان لوگوں نے (ہمارے) پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ڈبو دیا اور ہم نے ان کو

لِلنَّاسِ آيَةً ۖ وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ۝٣٧ وَ

لوگوں (کی عبرت) کی نشانی بنا دیا۔ اور ہم نے ظالموں کے واسطے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور (اسی

عَادًا وَثَمُودَا وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَٰلِكَ

طرح) عاد اور ثمود اور شہر رس والوں اور انکے درمیان میں بہت سی جماعتوں کو بھی (ہلاک کر ڈالا) اور ہم نے ہر ایک سے

كَثِيرًا ۝٣٨ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ ۖ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ۝٣٩

مثلیں بیان کر دی تھیں اور خوب سمجھایا مگر انہوں نے ... ہم نے انکو خوب ستیاناس کر چھوڑا۔ اور یہ لوگ (کفار) اس

وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۚ

بستی پر ہو آئے ہیں جس پر پتھروں کی بری بارش برسائی گئی۔ تو کیا ان لوگوں نے اس کو دیکھا نہ ہوگا مگر بات

أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ۝٤٠ وَ

یہ ہے کہ یہ لوگ مرنے کے بعد جی اٹھنے کی امید نہیں رکھتے (پھر کیوں ایمان لائیں) اور

إِذَا رَأَوْكَ إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ

(اے رسول) یہ لوگ تمہیں جب دیکھتے ہیں تو تم سے مسخراپن ہی کرنے لگتے ہیں کہ کیا یہی (وہ) حضرت (ہیں)

اللَّهُ رَسُولًا ۝٤١ إِن كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَن

ہیں جنہیں اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے (معاذ اللہ) اگر ہم بتوں کی پرستش پر ثابت قدم نہ رہتے تو اس شخص نے

صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۚ وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ

ہمکو ہمارے معبودوں سے بہکا ہی دیا تھا اور بہت جلد (قیامت میں) جب یہ لوگ عذاب کو دیکھیں گے تو

مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۝٤٢ أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ

انہیں معلوم ہو جائیگا کہ راہ راست سے کون زیادہ بھٹکا ہوا تھا۔ کیا تم نے اس شخص کو بھی دیکھا جس نے اپنی نفسانی

لہ رس کے معنی میں اختلاف ہے کوئی کنواں کہتا ہے، کوئی گاؤں، کوئی شہر [illegible]

أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ۝٤٣ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ

خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے تو کیا تم اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہو کہ وہ گمراہ نہ ہو) کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ ان (کفار) میں

يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ ۖ بَلْ هُمْ

اکثر بات سنتے یا سمجھتے ہیں (نہیں) یہ تو بس بالکل مثل جانوروں کے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ راہ (راست)

أَضَلُّ سَبِيلًا ۝٤٤ أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ

سے بھٹکے ہوئے ہیں اے رسول کیا تم نے اپنے پروردگار کی قدرت کی طرف نظر نہیں کی کہ اس نے کیونکر سایہ کو پھیلا دیا

شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ۝٤٥

لے اگر وہ چاہتا تو اسے ایک ہی جگہ ٹھہرا ہوا کر دیتا پھر ہم نے آفتاب کو (اس کی شناخت کے واسطے) اس کا رہنما بنا دیا پھر

ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ۝٤٦ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ

ہم نے اس کو تھوڑا تھوڑا کر کے اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے تمہارے واسطے رات کو

لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ۝٤٧

پردہ بنایا اور نیند کو راحت اور دن کو کاروبار کے لیے (اٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا۔ اور وہی تو وہ

وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ

(خدا) ہے جس نے اپنی رحمت (بارش) کے آگے آگے ہواؤں کو خوشخبری دینے کے لئے (پیش خیمہ) بنا کے بھیجا

وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ۝٤٨ لِّنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً

اور ہم ہی نے آسمان سے بہت پاک اور ستھرا ہوا پانی برسایا تاکہ ہم اس کے ذریعہ سے مردہ (ویران) شہر کو زندہ (آباد)

مَّيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ۝٤٩ وَلَقَدْ

کریں اور اپنی مخلوقات میں سے چوپایوں اور بہت سے آدمیوں کو اس سے سیراب کریں۔ اور ہم نے پانی کو

صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۝٥٠ وَ

ان کے درمیان (طرح طرح سے) تقسیم کیا تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں مگر اکثر لوگوں نے ناشکری کے سوا کچھ نہ مانا۔

لَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيرًا ۝٥١ فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ

اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ضرور ایک عذاب خدا سے ڈرانے والا (پیغمبر) بھیجتے تو اے رسول تم کافروں کی اطاعت

لے بعض مفسروں کا خیال ہے کہ سایہ کے پھیلنے سے حضرت عیسیٰ اور حضرت رسولؐ کے درمیانی زمانہ کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت کوئی پیغمبر نہ تھا اور وہ زمانہ تاریکی و جہالت کا تھا۔ اور آفتاب سے رسول اسلام ہے۔ تو مطلب یہ ہوا کہ اگر نور محمدی سے عالم کو روشنی نہ دیتا تو سارا جہان کفر کی تاریکی میں پڑا رہتا ١٢

وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ۝ وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ

نہ کرنا اور ان سے قرآن کے دلائل سے خوب لڑو اور وہی تو وہ خدا ہے جس نے دریاؤں کو آپس میں ملا دیا

هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا

اور باوجودیکہ یہ خالص مزیدار میٹھا ہے اور یہ بالکل کھاری کڑوا اگر دونوں کو ملا دیا اور دونوں کے درمیان ایک آڑ اور مضبوط

بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَحْجُورًا ۝ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ

اوٹ بنا دی کہ گڈمڈ نہ ہو اور وہی تو وہ خدا ہے جس نے پانی (منی) سے آدمی کو پیدا کیا پھر اس کو صاحب نسب

بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ۝ وَ

لہ اور سسرال والا بنایا اور (اے رسول) تمہارا پروردگار ہر چیز پر قادر ہے اور لوگ (کفار) خدا کو چھوڑ

يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ

کر اس چیز کی پرستش کرتے ہیں جو نہ انہیں نفع ہی دے سکتی ہے اور نہ نقصان ہی پہنچا سکتی ہے۔ اور

وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا ۝ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا

کافر (ابوجہل) تو ہر وقت اپنے پروردگار کی مخالفت پر زور لگائے بیٹھا ہے اور (اے رسول) ہم نے تو تم کو بس

وَنَذِيرًا ۝ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ

نیکوں کو جنت کی خوشخبری دینے والا اور بروں کو عذاب سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ ان لوگوں سے تم کہدو

شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ

کہ میں اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کچھ مزدوری تو مانگتا نہیں ہوں مگر تمنا یہ ہے کہ جو چاہے اپنے پروردگار

الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۚ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ

تک پہنچنے کی راہ پکڑ لے اور (اے رسول) تم اس (خدا) پر بھروسہ رکھو جو ایسا زندہ ہے کہ کبھی نہیں مرے گا۔

عِبَادِهِ خَبِيرًا ۝ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَ

اور اسکی حمد و ثنا کی تسبیح پڑھو اور اپنے بندوں کے گناہوں کی واقفکاری میں کافی ہے (وہ خود سمجھ لیگا) جس نے سارے

مَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ

آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش (کے بنانے) پر آمادہ ہوا اور وہ بڑا

ع

لہ فصول مہمہ میں محمد بن سیرین سے اس آیت کے بارے میں روایت ہے کہ یہ حضرت رسول اور جناب امیر کے بارے میں نازل ہوئی جبکہ آنحضرت نے اپنی دختر حضرت فاطمہ کی شادی حضرت علی سے کی تو جناب امیر حضرت رسول کے صاحب نسب وصہر دونوں ہوئے ۱۲-۱۲-۱۲

الرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا ۝۵۹ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا

مہربان ہے تو تم اس کا حال کسی باخبر سے پوچھ لینا۔ اور جب ان کافروں سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن

لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ

(خدا) کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں کہ رحمٰن کیا چیز ہے کیا تم جس کے لیے کہتے ہو ہم اسی کو سجدہ کرنے

نُفُوْرًا ۝۶۰ السجدة تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ

لگیں۔ اور اس سے انکی نفرت اور بڑھ جاتی ہے بہت بابرکت ہے وہ خدا جس نے آسمان میں برج

جَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ۝۶۱ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ

بنائے اور ان برجوں میں آفتاب کا چراغ اور چمکتا ہوا چاند بنایا۔ اور وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے رات اور

الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ

دن (ایک) کو (ایک) کا جانشین بنایا یہ اسکے سمجھنے کے لیے ہے جو نصیحت حاصل کرنا چاہے یا شکر

شُكُوْرًا ۝۶۲ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى

گزاری کا ارادہ کرے۔ اور خدائے رحمٰن کے خاص بندے تو وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے

الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝۶۳

ہیں اور جب جاہل ان سے جہالت کی بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ سلام (تم سلامت رہو) اور وہ

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝۶۴ وَالَّذِيْنَ

لوگ جو اپنے پروردگار کے واسطے سجدہ اور قیام میں رات کاٹ دیتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو دعا کرتے

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا

ہیں کہ پروردگار ہم سے جہنم کا عذاب پھیرے رہ کیونکہ اس کا عذاب بہت سخت اور پائیدار

كَانَ غَرَامًا ۝۶۵ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝۶۶ وَالَّذِيْنَ

ہوگا بے شک وہ بہت برا ٹھکانا اور برا مقام ہے۔ اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے

اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ

ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی سے کرتے ہیں اور ان کا خرچ اسکے درمیان اوسط درجہ کا رہتا

خاص بندوں کی صفت

ملہ یعنی ... [illegible]
کو تو نہیں اور جب
کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ
کرو تو کہیں ... [illegible]
کسی کی برداری کے ان
آتے ہیں ... [illegible]
ملہ ایک ... حضرت [illegible]
آپ کے سامنے ... [illegible]
اسکے جواب میں ... [illegible]
دوستوں میں داخل ہو ۱۲
ملہ ایک حدیث میں ہے
کہ جو گناہ میں خرچ ہو وہ
اسراف ہے اور جو اچھی حق
کو ادا کرے وہ بخیل ہے
اور خدا کے حکم کے مطابق
خرچ ہو وہ اعتدال ہے ۱۲

قَوَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا

ہے۔ اور وہ لوگ جو خدا کے ساتھ دوسرے معبود کی پرستش نہیں کرتے اور جس جان کے

يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ

مارنے کو خدا نے حرام کر دیا ہے اُسے ناحق قتل نہیں کرتے اور نہ زنا کرتے ہیں۔ اور جو شخص ایسا کرے گا

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ

وُہ آپ اپنے گناہ کی سزا بھگتے گا کہ قیامت کے دن اس کے لیے عذاب دُونا کر دیا جائے گا اور

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ

اس میں ہمیشہ ذلیل و خوار رہے گا مگر ہاں جس شخص نے توبہ کی اور ایمان قبول کیا اور اچھے کام

اٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ

کیے تو البتہ ان لوگوں کی برائیوں کو خدا نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور خدا تو بڑا بخشنے والا

حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ

مہربان ہے۔ اور جس شخص نے توبہ کر لی اور اچھے اچھے کام کیے تو بے شک اس نے خدا

صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝ وَالَّذِيْنَ لَا

کی طرف (سچے دل سے) حقیقتاً رجوع کی اور وہ لوگ جو فریب کے پاس ہی نہیں کھڑے ہوتے اور

يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝

وہ لوگ جب کسی بیہودہ کام کے پاس گزرتے ہیں تو بزرگانہ انداز سے گزر جاتے ہیں [1] اور وہ لوگ کہ جب

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا

انہیں ان کے پروردگار کی آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو بہرے اندھے ہو کر گر نہیں پڑتے (بلکہ جی لگا کر

وَّعُمْيَانًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ

سُنتے ہیں)۔ اور وہ لوگ جو (ہم سے) عرض کیا کرتے ہیں کہ پروردگارا ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد

اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ

کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

[1] اسی بنا پر جناب امیرؑ فرماتے ہیں کہ جب بھی آدمی کے سامنے سے گزرتا ہوں جو مجھے گالیاں دے رہا ہے تو میں گزر جاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اس کا مقصود میں نہ ہوں گا۔

اِمَامًا ۝ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَ
وہ لوگ ہیں جنہیں ان کی جزا میں (بہشت کے) بالاخانے عطا کئے جائیں گے اور وہاں انہیں
يُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ حَسُنَتْ
تعظیم اور سلام (کا ہدیہ) پیش کیا جائے گا اور یہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ بسنے اور رہنے
مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ
کی کیا ہی اچھی جگہ ہے (اے رسول) کہدو کہ اگر تم دعا نہیں کرتے تو میرا پروردگار بھی تمہاری کچھ پروا نہیں
لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۝
کرتا تم نے تو اس کے رسول کو جھٹلایا تو عنقریب ہی اس کا وبال تمہارے سر پر پڑے گا۔

(۲۶) سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ (۴۷)
آیاتہا — رکوعاتہا ۱۱

سورۃ[1] شعراء مکہ میں نازل ہوا اور اس کی دو سو ستائیس آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰسٓمّٓ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ
طسم یہ واضح و روشن کتاب کی آیتیں ہیں (اے رسول) شاید تم (اس فکر)
نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ
میں اپنی جان ہلاک کر ڈالو گے کہ یہ (کفار) مومن کیوں نہیں ہو جاتے اگر ہم چاہیں تو ان
مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۝
لوگوں پر آسمان سے کوئی ایسا معجزہ نازل کریں کہ ان لوگوں کی گردنیں اس کے سامنے
وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا
جھک جائیں۔ اور (لوگوں کا قاعدہ ہے کہ) جب ان کے پاس کوئی نئی نصیحت کی بات خدا
عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْبٰٓؤُا
کی طرف سے آتی تو یہ لوگ اس سے منہ پھیرے بغیر نہیں رہتے۔ ان لوگوں نے جھٹلایا ضرور تو عنقریب ہی (انہیں)

[1] اس سورۃ میں قرآن و رسول کی حقیقت اپنی قدرت، حضرت موسیٰ کا پورا قصہ، حضرت ابراہیم کا تذکرہ وہ اپنی دعائیں جہنم میں گمراہ اور ان کے پیشواؤں کی بحث حضرت نوح کا ذکر حضرت ہود کا واقعہ، حضرت صالح کی حکایت حضرت لوط کا افسانہ، حضرت شعیب کی کہانی قرآن کی حقیقت حضرت رسول کی فہمائش تواضع و انکسار کا سبق، شعرا کی مذمت وغیرہ کو خدا نے ذکر کیا ہے ۱۲

مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٦ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ

اس (عذاب) کی حقیقت معلوم ہو جائے گی جس کی یہ لوگ ہنسی اڑاتے تھے۔ کیا ان لوگوں نے زمین کی طرف بھی

كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝٧ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

(غور سے) نہیں دیکھا کہ ہم نے ہر رنگ کی عمدہ عمدہ چیزیں اس میں کس کثرت سے اگائی ہیں۔ یقیناً اس میں (بھی قدرت

لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٨ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

خدا کی) ایک بڑی نشانی ہے۔ مگر ان میں سے اکثر ایمان لانے والے ہی نہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ تیرا

الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٩ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ

پروردگار یقیناً (ہر چیز پر) غالب اور مہربان ہے۔ اے رسول (وہ وقت یاد کرو) جب تمہارے پروردگار نے موسیٰ کو

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۭ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝١١ قَالَ

آواز دی کہ (ان) ظالم لوگوں فرعون کی قوم کے پاس جاؤ (ہدایت کرو) کیا یہ لوگ میرے غضب سے ڈرتے

رَبِّ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝١٢ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ

نہیں ہیں۔ موسیٰ نے عرض کی پروردگار میں ڈرتا ہوں کہ (مبادا) وہ لوگ مجھے جھٹلائیں اور ان کے جھٹلانے سے میرا دم رکے

وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۝١٣ وَلَهُمْ عَلَيَّ

اور میری زبان اچھی طرح چلے تو تو ہارون کے پاس پیغام بھیج دے کہ میرا ساتھ دیں۔ اور (اس کے علاوہ)

ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝١٤ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا

ان کا میرے سر ایک جرم بھی ہے (کہ میں نے ان کے ایک شخص کو مار ڈالا تھا) تو میں ڈرتا ہوں کہ (شاید) مجھے یہ لوگ مار

بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝١٥ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ

ڈالیں۔ (خدا نے) فرمایا ہرگز نہیں۔ اچھا تم دونوں ہماری نشانیاں لیکر جاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور (ساری گفتگو) اچھی

اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٦ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ

طرح سنتے ہیں۔ غرض تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم سارے جہان کے پروردگار کے رسول ہیں اور (یہ پیغام لائے ہیں) کہ آپ بنی

اِسْرَاۗءِيْلَ ۝١٧ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا

اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دیجئے (چنانچہ وہ فرعون کے پاس گئے اور کہا) فرعون بولا (موسیٰ) کیا ہم نے تمہیں یہاں رکھ کر پرورش نہیں

ع ٥

لے کر اگرچہ ہے
تو (قوم) غرور کرتے
مگر یہ کہ بھی ہے
کہ اگر کسی کو اپنی
نعمتوں سے مالا مال
کئے ہوئے ہے
اور ابھی سزا
نہیں دیتا ١٣٠

مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۝ ۱۸ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ
میں تمہاری پرورش نہیں کی اور تم نے اپنی عمر کے برسوں ہم میں نہیں بسر کیے ہیں اور تم اپنا وہ کام (خون قبطی) کر گئے جو کر گئے اور تم ناشکرے
وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ۱۹ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ
ہو موسیٰ نے کہا (ہاں) میں نے اس وقت اس کام کو کیا جب میں حالت غفلت میں تھا
الضَّآلِّيْنَ ۝ ۲۰ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ
پھر جب میں آپ لوگوں سے ڈرا تو بھاگ کھڑا ہوا۔ پھر کچھ عرصے کے بعد میرے پروردگار
رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ ۲۱ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ
نے مجھے نبوت عطا کی اور مجھے بھی ایک پیغمبر بنا دیا۔ اور یہ بھی کوئی لے احسان ہے جسے آپ مجھ پر جتا
تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ ۲۲ قَالَ فِرْعَوْنُ
رہے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔ فرعون نے پوچھا اچھا یہ تو
وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۲۳ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
بتاؤ رب العالمین کیا چیز ہے موسیٰ نے کہا سارے آسمان و زمین کا اور جو کچھ ان دونوں
وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝ ۲۴ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا
کے درمیان ہے سب کا مالک اگر آپ لوگ یقین کیجئے تو کافی ہے۔ فرعون نے ان لوگوں سے جو اس کے اردگرد
تَسْتَمِعُوْنَ ۝ ۲۵ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ۲۶
بیٹھے تھے کہا کیا تم لوگ نہیں سنتے ہو موسیٰ نے کہا وہ خدا کہ تمہارا پروردگار اور تمہارے پہلے باپ دادوں کا پروردگار ہے
قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۝ ۲۷
فرعون نے کہا گویا یہ رسول جو تمہارے پاس بھیجا گیا ہے۔ ہو نہ ہو دیوانہ ہے۔ موسیٰ نے
قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ
کہا وہ خدا جو پورب پچھم اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے سب کا مالک ہے اگر تم سمجھتے
تَعْقِلُوْنَ ۝ ۲۸ قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ
ہو تو یہی کافی ہے۔ فرعون نے کہا اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو اپنا خدا بنایا ہے تو میں ضرور تمہیں قیدی

لے جب فرعون نے حضرت موسیٰ پر پرورش کا احسان جتایا تو آپ نے جواب دیا کہ اگر یہ احسان ہے تو ایسا نہیں جو تمام تر احسان اور شکر گزاری کے قابل تھا۔ میری پرورش تو جب ہی کہ تم نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا اور ان کے بیٹوں کو قتل کرتے تھے سلطنت کے خوف سے عورتوں مردوں میں جدائی اور بچوں کے قتل اور قطع نسل کا سبب ہوتا اور اس طرح صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈالا جاتا اور یہاں پرورش ہوتی۔ پس یہ احسان نہیں کہ شکر ادا کیا جائے بلکہ ظلم ہے۔
۱۴-۱۴-۱۴-۱۴-۱۴

مِنَ الْمَسْجُونِينَ ﴿٢٩﴾ قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُبِينٍ ﴿٣٠﴾ قَالَ

بنادونگا موسیٰ نے کہا اگرچہ میں آپ کو ایک واضح و روشن معجزہ بھی دکھاؤں (تو بھی)؟ فرعون نے کہا (اچھا

فَأْتِ بِهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٣١﴾ فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا

تو تم اگر اپنے دعوے میں سچے ہو تو (لا دکھاؤ)۔ پس یہ سنتے ہی موسیٰ نے اپنی چھڑی (زمین پر) ڈال دی

هِيَ ثُعْبَانٌ مُبِينٌ ﴿٣٢﴾ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ ﴿٣٣﴾

پھر تو یکایک وہ ایک صریح اژدہا بن گئی اور (جیب سے) اپنا ہاتھ باہر نکالا تو یکایک دیکھنے والوں کے واسطے بہت

قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهُ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ ﴿٣٤﴾ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ

سفید چمکدار تھا (اسپر) فرعون اپنے درباریوں سے جو اسکے گرد بیٹھے تھے کہنے لگا کہ یہ تو یقیناً بڑا کھلاڑی جادوگر ہے

مِنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ﴿٣٥﴾ قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَ

تو چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہارے ملک سے نکال باہر کرے۔ تو تم لوگ کیا حکم لگاتے ہو۔

ابْعَثْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿٣٦﴾ يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ ﴿٣٧﴾

درباریوں نے کہا ابھی اسکو اور اسکے بھائی کو (چندے) مہلت دیجئے اور تمام شہروں میں جادوگروں کے جمع کرنیکو ہرکارے روانہ

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ﴿٣٨﴾ وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ

کیجئے کہ وہ لوگ تمام بڑے بڑے کھلاڑی جادوگروں کو آپکے سامنے لاحاضر کریں۔ غرض (وہ) وقت مقرر ہوا اور جادوگر اس مقرر

أَنْتُمْ مُجْتَمِعُونَ ﴿٣٩﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِنْ كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ﴿٤٠﴾

دن کے وعدہ پر جمع کیے گئے اور لوگوں میں منادی کرادی گئی کہ تم لوگ اب بھی جمع ہو گے (یا) نہیں تاکہ اگر جادوگر لوگ

فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ

غالب رہیں تو ہم انکی پیروی کریں۔ الغرض جب سب جادوگر آگئے تو جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ اگر ہم غالب آگئے

الْغَالِبِينَ ﴿٤١﴾ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذًا لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ

تو ہمیں یقیناً کچھ انعام سرکار سے ملیگا۔ فرعون نے کہا ہاں ضرور ملیگا اور انعام کیا بلکہ تم اس وقت میرے مقربین بارگاہ سے ہوگے

أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ﴿٤٣﴾ فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ

موسیٰ نے جادوگروں سے کہا کہ جو تمہیں ڈالنا ہے ڈالو۔ پس جادوگروں نے اپنی رسیاں اور اپنی چھڑیاں ڈالیں اور کہنے لگے

فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا
فرعون کے جلال کی قسم ہم ہی ضرور غالب رہیں گے تب موسیٰ نے اپنی لاٹھی ڈالی تو جادوگروں نے جو کچھ (شعبدے)
هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾ فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوْٓا
بنائے تھے اس کو وہ نگلنے لگی۔ یہ دیکھتے ہی جادوگر سجدے میں (موسیٰ کے سامنے) گر پڑے اور کہنے لگے ہم
اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ
سارے جہان کے پروردگار پر ایمان لائے (جو) موسیٰ اور ہارون کا پروردگار ہے۔ فرعون نے کہا کیا قبل اس
لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِىْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ
کے کہ میں تمہیں اجازت دوں تم اس پر ایمان لے آئے بیشک یہ تمہارا بڑا ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے
فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ
تو عنقریب تم (اس کا انجام) معلوم کر لو گے کہ میں یقیناً تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کٹوا
وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۹﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۫ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾
ڈالیں گے اور تم سب کو سولی دیدیں گے۔ وہ بولے کہ کچھ نقصان (کی بات) نہیں ہم تو بہرحال اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے
اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۱﴾
ہم چونکہ سب سے پہلے ایمان لائے ہیں اس لئے امید رکھتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہماری خطائیں معاف کر دے گا اور ہم نے
وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِىْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾
موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ ہمارے بندوں کو لیکر راتوں رات نکل جاؤ کیونکہ تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔ تب فرعون نے
فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ
لشکر جمع کرنے کے خیال سے تمام شہروں میں (ادھر ادھر) ہرکارے روانہ کیے (اور کہا) کہ یہ لوگ تو موسیٰ کیساتھ ع
قَلِيْلُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿۵۶﴾ ط
بنی اسرائیل تھوڑی سی (مٹھی بھر کی) جماعت ہیں اور ان لوگوں نے ہمیں سخت غصہ دلایا ہے اور ہم سب باسلاح سامان
فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۷﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۵۸﴾
ہیں (تم بھی جاؤ اور سب مل کر تعاقب کرو) غرض ہم نے ان لوگوں کو (مصر سے) باغوں اور چشموں اور خزانوں اور عزت کی جگہ

لے دنیا میں اس قسم کی سزا کا سب سے پہلے فرعون ہی موجد ہوا ۱۲ ۔ ؎ اس میدان مقابلے کے بعد حضرت موسیٰ مدتوں مصر میں رہے اور فرعونیوں کو ہدایت دکھاتے رہے مگر جب ان لوگوں کا عناد و فساد زیادہ ہی ہوگیا۔ اس وقت (ان کے) جانے کا حکم ہوا ۱۲ ؎ بنی اسرائیل کی تعداد باوجود کثیر تھی اس پر بھی فرعون نے ان کو بہت قلیل سمجھا اور یہ کہنا بھی معلوم نہیں اس کا لشکر کتنا تھا بس کہ وہ کثیر کتنا تھا ایک روایت میں اس کی تعداد دس لاکھ بتائی گئی ہے ۱۲

ع ۳ ۷

كَذٰلِكَ ۖ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۝٥٩ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِیْنَ ۝٦٠

سے (یوں) نکال باہر کیا (اور) جو نافرمانی کرے اسی طرح سزا ہوگی۔ اور آخر ہم نے انہی چیزوں کا مالک بنی اسرائیل کو بنا دیا۔

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓی اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝٦١

غرض (موسیٰ) تو رات ہی کو چلے گئے اور ان لوگوں نے سورج نکلتے نکلتے انکا پیچھا کیا تو جب دونوں جماعتیں اتنی قریب ہوئیں

قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ۝٦٢ فَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی

کہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں تو موسیٰ کے ساتھی (بنی اسرائیل) فکر کرنے لگے کہ (واہ) تو پکڑے گئے موسیٰ نے کہا ہرگز نہیں کہ میرے

اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۖ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ

ساتھ میرا پروردگار ہے وہ مجھے کوئی رستہ بتادیگا تو ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی دریا پر مارو تو دریا پھٹ گیا اور ہر ایک ٹکڑا

كَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ ۝٦٣ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ ۝٦٤ وَاَنْجَیْنَا

(یوں) ہو گیا کہ گویا بڑا اونچا پہاڑ تھا۔ اور ہم نے اسی جگہ دوسروں (یعنی فرعون کے ساتھیوں) کو قریب کر دیا۔ اور موسیٰ

مُوْسٰی وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِیْنَ ۝٦٥ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِیْنَ ۝٦٦

اور انکے ساتھیوں کو ہم نے تو بچا لیا۔ پھر دوسروں (یعنی فرعون اور اسکے ساتھیوں) کو ڈبو کر ہلاک کر دیا۔ بیشک

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ۚ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝٦٧ وَ

اس میں یقیناً ایک بڑی عبرت ہے۔ اور ان میں اکثر ایمان لانے والے ہی نہ تھے اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ

اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝٦٨ وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ

تمہارا پروردگار یقیناً سب پر غالب اور بڑا مہربان ہے۔ اور اے رسول ان لوگوں کے سامنے ابراہیم کا قصہ

اِبْرٰهِیْمَ ۝٦٩ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝٧٠

بیان کرو جب انہوں نے اپنے (منہ بولے) باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ کس کی عبادت کرتے ہو۔ وہ بولے

قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِیْنَ ۝٧١ قَالَ هَلْ

ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور انہی کے مجاور بن جاتے ہیں۔ ابراہیم نے کہا بھلا جب تم لوگ انہیں پکارتے ہو تو وہ

یَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ۝٧٢ اَوْ یَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ یَضُرُّوْنَ ۝٧٣

تمہاری کچھ سنتے ہیں یا کچھ تمہیں نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ کہنے لگے کہ یہ سب کچھ تو نہیں بلکہ

ع ٤

وقف لازم

قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝ قَالَ

ہم نے اپنے باپ داداؤں کو ایسا ہی کرتے پایا ہے۔ ابراہیم نے کہا کیا تم نے

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ

دیکھا بھی کہ جن چیزوں کی تم پرستش کرتے ہو یا تمہارے اگلے باپ دادا کرتے تھے؟ وہ

الْاَقْدَمُوْنَ ۝ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الَّذِيْ

سب میرے یقینی دشمن ہیں مگر سارے جہان کا پالنے والا جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی میرا دوست

خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ۝ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ۝

ہے پھر وہی میری ہدایت کرتا ہے اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار پڑتا ہوں

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ

تو وہی مجھے شفا عنایت فرماتا ہے اور وہ جو مجھے مار ڈالے گا اور اس کے بعد

يُحْيِيْنِ ۝ وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓئَتِيْ يَوْمَ

پھر مجھے زندہ کرے گا اور وہ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میری خطاؤں کو

الدِّيْنِ ۝ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝

بخش دے گا۔ پروردگار مجھے علم و دانش عطا فرما اور مجھے نیکوں کے ساتھ شامل کر اور

وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ وَاجْعَلْنِيْ

آئندہ آنے والی نسلوں میں میرا ذکر خیر قائم رکھ اور مجھے بھی نعمت کے باغ (بہشت) کے

مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۝ وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ

وارثوں میں سے بنا اور میرے باپ (چچا آزر) کو بخش دے کیونکہ وہ گمراہوں

الضَّآلِّيْنَ ۝ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ

میں سے ہے اور جس دن لوگ (قبروں سے) اٹھائے جائیں گے مجھے رسوا نہ کرنا جس دن نہ مال ہی کچھ کام

مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝

آئے گا اور نہ لڑکے بالے مگر جو شخص خدا کے سامنے (شرک سے) پاک دل لے کر حاضر ہوگا

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝٩٠ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ

(وہ فائدہ میں رہیگا) اور بہشت پرہیزگاروں کے قریب کر دی جائے گی اور دوزخ گمراہوں کے سامنے ظاہر کر

لِلْغَاوِينَ ۝٩١ وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَمَا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ۝٩٢

دی جائے گی اور ان لوگوں (اہل جہنم) سے پوچھا جائے گا کہ خدا کو چھوڑ کر جن کی تم پرستش کرتے تھے (آج) وہ کہاں

مِن دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنصُرُونَكُمْ أَوْ يَنتَصِرُونَ ۝٩٣

ہیں کیا وہ تمہاری کچھ مدد کر سکتے ہیں یا وہ خود ہی آپ باہم مدد کر سکتے ہیں پھر وہ (معبود) اور گمراہ لوگ اور

فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ۝٩٤ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ

شیطان کا لشکر (غرض) سب کے سب جہنم میں اوندھے منہ دھکیل دیئے جائیں گے اور یہ لوگ جہنم میں باہم

أَجْمَعُونَ ۝٩٥ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ۝٩٦ تَاللَّهِ إِن

جھگڑا کریں گے اور (گمراہ اپنے معبودوں سے) کہیں گے خدا کی قسم ہم لوگ تو یقیناً صریح گمراہی میں تھے

كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝٩٧ إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝٩٨

کہ تم کو سارے جہان کے پالنے والے (خدا) کے برابر سمجھتے تھے۔ اور ہم کو بس (ان) گنہگاروں

وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ۝٩٩ فَمَا لَنَا مِن شَافِعِينَ ۝١٠٠

نے (جو ہم سے پہلے تھے) گمراہ کیا۔ تو اب تو نہ کوئی (حامی) ہماری سفارش کرنیوالے ہیں اور نہ کوئی

وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ۝١٠١ فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ

دلبند دوست ہے۔ تو کاش ہمیں اب دنیا میں دوبارہ جانے کا موقع ملتا تو ہم (ضرور) ایمان والوں سے

الْمُؤْمِنِينَ ۝١٠٢ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم

ہوتے (ابراہیم کے اس قصے میں بھی یقیناً ایک بڑی عبرت ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانیوالے تھے

مُّؤْمِنِينَ ۝١٠٣ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝١٠٤ كَذَّبَتْ

بھی نہیں۔ اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار سب پر غالب (اور) بڑا مہربان ہے۔ (یوں ہی)

قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ۝١٠٥ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا

نوح کی قوم نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا کہ جب ان سے ان کے بھائی نوح نے کہا کہ تم (خدا سے) کیوں نہیں

مگر محمد و آل محمد کی دوستی اس دن کام آئے گی

تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

ڈرتے۔ میں تو تمہارا یقینی امانت دار پیغمبر ہوں۔ تو تم خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

اَطِیْعُوْنِ ﴿١٠٨﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی

اور میں اس (تبلیغ رسالت) پر کچھ اجرت تو مانگتا نہیں میری اجرت تو بس سارے جہان کے

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿١١٠﴾ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ

پالنے والے (خدا) پر ہے۔ تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ وہ لوگ بولے جب کمینوں

لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿١١١﴾ قَالَ وَمَا عِلْمِیْ بِمَا كَانُوْا

مزدوروں وغیرہ نے الٹے سے تمہاری پیروی کر لی ہے تو ہم تم پر کیا ایمان لائیں۔ نوح نے کہا یہ لوگ جو

یَعْمَلُوْنَ ﴿١١٢﴾ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰی رَبِّیْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَ

کچھ کرتے تھے مجھے کیا خبر اور کیا غرض ان لوگوں کا حساب تو میرے پروردگار کے ذمہ ہے کاش تم (اتنی)

مَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿١١٤﴾ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿١١٥﴾

سمجھ رکھتے۔ اور میں تو ایمانداروں کو اپنے پاس سے نکالنے والا نہیں میں تو صرف (عذاب خدا سے) صاف صاف

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ یٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِیْنَ ﴿١١٦﴾

ڈرانے والا ہوں۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ اے نوح اگر تم (اپنی حرکت سے) باز نہ آؤ گے تو ضرور سنگسار کر دیے جاؤ گے

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ كَذَّبُوْنِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ

(آخر) نوح نے عرض کی پروردگارا میری قوم نے یقیناً مجھے جھٹلایا۔ تو اب تو میرے اور ان لوگوں کے درمیان

فَتْحًا وَّنَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿١١٨﴾ فَاَنْجَیْنٰهُ وَمَنْ

ایک قطعی فیصلہ کر دے اور مجھے اور جو مومنین میرے ساتھ ہیں ان کو نجات دے۔ غرض ہم نے نوح اور ان کے

مَّعَهٗ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِیْنَ ﴿١٢٠﴾

ساتھیوں کو جو بھری ہوئی کشتی میں تھے نجات دی پھر اس کے بعد ہم نے باقی لوگوں کو غرق کر دیا

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ۚ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿١٢١﴾ وَ

بیشک اس میں بھی یقیناً ایک بڑی عبرت ہے اور ان میں سے بہتیرے ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔ اور

النصف

إِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ

اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار (سب پر) غالب اور بڑا مہربان ہے۔ (اسی طرح) قوم عاد نے

الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾

پیغمبروں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی ہود نے ان سے کہا کہ تم (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے۔

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٢٥﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٢٦﴾ وَ

میں تو یقیناً تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں۔ تو تم خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور

مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ

میں تو تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کچھ مزدوری بھی نہیں مانگتا میری اجرت تو بس ساری خدائی کے

الْعَالَمِينَ ﴿١٢٧﴾ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ ﴿١٢٨﴾ وَ

پالنے والے (خدا) پر ہے۔ بھلا تم کیا ہر اونچی جگہ پر بے کار یادگاریں بناتے پھرتے ہو اور بڑے بڑے محل

تَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿١٢٩﴾ وَإِذَا بَطَشْتُمْ

تعمیر کرتے ہو گویا تم ہمیشہ (رہیں) رہو گے۔ اور جب (کسی کو) پکڑتے ہو تو سرکشی

بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٣١﴾ وَاتَّقُوا

سے ہاتھ ڈالتے ہو۔ تو تم خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور اس

الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ ﴿١٣٢﴾ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَ

ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی جنہیں تم خوب جانتے ہو۔ (یعنی) اس نے تمہیں چارپایوں اور

بَنِينَ ﴿١٣٣﴾ وَجَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿١٣٤﴾ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ

بیٹوں اور باغوں اور چشموں سے مدد دی ہے۔ میں تو یقیناً تم پر ایک بڑے (سخت) روز کے عذاب

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٣٥﴾ قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ

سے ڈراتا ہوں۔ وہ لوگ کہنے لگے خواہ تم نصیحت کرو یا نہ نصیحت کرو ہمارے

لَمْ تَكُنْ مِنَ الْوَاعِظِينَ ﴿١٣٦﴾ إِنْ هَٰذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣٧﴾

واسطے (سب) برابر ہے۔ یہ (ڈرانا) تو بس اگلے لوگوں کی عادت ہے حالانکہ ہم پر عذاب (وغیرہ)

وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ۝١٣٨ فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ ۗ إِنَّ فِي

اب کیا نہیں جائیگا۔ غرض ان لوگوں نے ہودؑ کو جھٹلایا تو ہم نے بھی انکو ہلاک کر ڈالا بیشک اس واقعہ میں

ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ۝١٣٩ وَإِنَّ رَبَّكَ

یقینی ایک بڑی عبرت ہے۔ اور ان میں سے بہتیرے ایمان والے بھی نہ تھے اور اس میں شک نہیں کہ تمہارا

لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝١٤٠ كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ۝١٤١

پروردگار یقیناً (سب پر) غالب (اور) بڑا مہربان ہے اسی طرح قوم ثمود نے پیغمبروں کو جھٹلایا جبکہ ان کے بھائی

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝١٤٢ إِنِّي لَكُمْ

صالحؑ نے ان سے کہا کہ تم (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے میں تو یقیناً تمہارا امانتدار پیغمبر

رَسُولٌ أَمِينٌ ۝١٤٣ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝١٤٤ وَمَا

ہوں تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تو تم سے اس (تبلیغ رسالت)

أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ

پر کچھ مزدوری بھی نہیں مانگتا میری مزدوری تو بس ساری خدائی کے پالنے والے (خدا) پر

الْعَالَمِينَ ۝١٤٥ أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هَاهُنَا آمِنِينَ ۝١٤٦ فِي جَنَّاتٍ

ہے۔ کیا جو چیزیں (تمہیں) یہاں (دنیا میں) موجود ہیں باغ اور چشمے اور کھیتیاں اور چھوہارے

وَعُيُونٍ ۝١٤٧ وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ۝١٤٨ وَتَنْحِتُونَ

جن کی کلیاں لطیف و نازک ہوتی ہیں ان ہی میں تم لوگ اطمینان سے (ہمیشہ کے لیے) چھوڑ

مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَارِهِينَ ۝١٤٩ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝١٥٠

دیئے جاؤگے اور (اسی وجہ سے) پوری مہارت اور تکلف کے ساتھ پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر گھر بناتے ہو۔ تو خدا

وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ۝١٥١ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي

سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور زیادتی کرنے والوں کا کہنا نہ مانو جو زمین پر فساد پھیلایا کرتے ہیں

الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ۝١٥٢ قَالُوا إِنَّمَا أَنتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ۝١٥٣

اور خرابیوں کی اصلاح نہیں کرتے وہ لوگ بولے کہ تم پر تو بس جادو کر دیا گیا ہے کہ ایسی باتیں کرتے ہو

حضرت صالحؑ کی قوم

مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ

تم بھی تو آخر ہمارے ہی ایسے آدمی ہو پس اگر تم سچے ہو تو کوئی معجزہ ہمارے پاس

الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۴﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ

دکھاؤ - صالح نے کہا یہی اونٹنی معجزہ ہے ایک باری اسکے پانی پینے کی ہے اور ایک مقرر

شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۱۵۵﴾ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ

دن تمہارے پانی پینے کا ہے اور اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچانا ورنہ ایک بڑا سخت زور کا عذاب تمہیں

عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵۶﴾ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿۱۵۷﴾

لے ڈالے گا - اس پر بھی ان لوگوں نے اس کے پاؤں کاٹ ڈالے (اور اس کو مار ڈالا) پھر خود پشیمان

فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ

ہوئے پھر انہیں عذاب نے لے ڈالا - بیشک اس میں یقیناً ایک بڑی عبرت ہے اور ان میں کے اکثر

اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۵۹﴾

ایمان لانے والے بھی نہ تھے اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار (سب پر) غالب (اور) بڑا

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ

مہربان ہے - اسی طرح لوط کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی لوط نے ان سے کہا کہ تم (خدا

لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۶۲﴾ فَاتَّقُوا

سے) کیوں نہیں ڈرتے - میں تو یقیناً تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں تو خدا سے ڈرو اور

اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ

میری اطاعت کرو - اور میں تو تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کچھ مزدوری بھی نہیں مانگتا میری

اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۴﴾ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ

مزدوری تو بس ساری خدائی کے پالنے والے (خدا) پر ہے - کیا تم لوگ (شہوت پرستی کے لئے) سارے جہاں کے

مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ

لوگوں میں مردوں ہی کے پاس جاتے ہو اور تمہارے واسطے جو بیبیاں تمہارے پروردگار نے پیدا کی ہیں انہیں

ل سب سے پہلا چشمہ جو دنیا میں زمین پر جاری ہوا وہ یہی تھا جو حضرت صالح کے واسطے نکلا اور اسی چشمہ میں ناقہ اور قوم صالح کے پانی پینے کی باری مقرر ہوئی تھی ۱۲

ع ۸

ل گھوڑے پاؤں کے پیچھے بڑی رگ ٹخنے کے قریب ہوتے ہیں ان کے کاٹ دینے کو عام کونچیں کاٹنا کہتے ہیں اور اسی کو اردو میں ... کہتے ہیں اس کے کاٹنے سے جانور چلنے پھرنے سے مجبور ہو جاتا ہے اور پڑے پڑے مر جاتا ہے مگر ہم نے حاصل معنی کا ترجمہ کیا ہے ۱۲

حضرت لوط

أَزْوَاجِكُم بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ۝١٦٦ قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنتَهِ
چھوڑے دیتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ تم حد سے نکل جانے والے ہو۔ وہ کہنے لگے کہ لوط اگر تم باز نہ
يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ۝١٦٧ قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُم
آؤ گے تو شہر بدر کر دیئے جاؤ گے۔ لوط نے کہا کہ میں تمہارے کام کا سخت دشمن
مِّنَ الْقَالِينَ ۝١٦٨ رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ۝١٦٩
ہوں۔ اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے گھر والوں کو ان کے کاموں (کے وبال) سے نجات دے۔
فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۝١٧٠ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ۝١٧١
تو ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو سب کو نجات دی۔ مگر ایک بڑھیا کہ پیچھے رہ گئی۔
ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ۝١٧٢ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ
پھر ہم نے اوروں کو ہلاک کر دیا۔ اور ان پر مینہ برسایا۔ سو جو مینہ
فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ ۝١٧٣ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا
ان (لوگوں) پر (برسا) جو ڈرائے گئے تھے برا تھا۔ بےشک اس میں نشانی ہے۔ اور ان میں
كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ۝١٧٤ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ
اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور)
الرَّحِيمُ ۝١٧٥ كَذَّبَ أَصْحَابُ لْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ۝١٧٦ إِذْ
مہربان ہے۔ اور بن کے رہنے والوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا۔ جب ان سے
قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝١٧٧ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ
شعیب نے کہا کہ تم ڈرتے کیوں نہیں؟ میں تو تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں۔ تو
أَمِينٌ ۝١٧٨ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝١٧٩ وَمَا أَسْأَلُكُمْ
خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ اور میں اس کام کا تم سے کچھ بدلہ
عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝١٨٠
نہیں مانگتا۔ میرا بدلہ (خدائے) رب العالمین کے ذمے ہے۔

ع ١٠

حضرت شعیب کا قصہ

لے حضرت شعیب ایکہ کے خاندان کے نہ تھے اسی وجہ سے اور پیغمبروں کی طرح آپ کو جنگل والوں کا بھائی کہہ کر نہیں فرمایا۔ ہاں آپ مدین والوں کے ہم خاندان تھے۔ اسی وجہ سے خدا نے دوسری جگہ فرمایا ہے۔ والی مدین اخاھم شعیبا۔

أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ﴿١٨١﴾ وَزِنُوا
کوئی چیز ناپ کر دو تو پورا پیمانہ دیا کرو اور نقصان (کم دینے والے) نہ ہو۔ اور تم (جب) تولو تو ٹھیک
بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ﴿١٨٢﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ
ترازو سے (ڈنڈی سیدھی رکھ کر) تولو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں (جو خریدیں) کم نہ دیا کرو اور
وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿١٨٣﴾ وَاتَّقُوا الَّذِي
روئے زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ اور اس (خدا) سے ڈرو جس نے
خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٨٤﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ
تمہیں اور اگلی خلقت کو پیدا کیا۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ تم پر تو بس جادو کر دیا گیا ہے بہکی
الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٨٥﴾ وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَإِنْ نَظُنُّكَ
باتیں کرتے ہو اور تم تو ہمارے ہی جیسے ایک آدمی ہو اور ہم لوگ تو تم کو جھوٹا ہی
لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿١٨٦﴾ فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ
سمجھتے ہیں تو اگر تم سچے ہو تو ہم پر آسمان کا ایک ٹکڑا
إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٨٧﴾ قَالَ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَا
گرا دو۔ شعیبؑ نے کہا جو کچھ تم لوگ کرتے ہو میرا پروردگار
تَعْمَلُونَ ﴿١٨٨﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ
خوب جانتا ہے۔ غرض ان لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا تو انہیں سائبان[1] (ابر) کے
إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٨٩﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً
عذاب نے آ پکڑا۔ بے شک وہ بڑے (سخت) دن کا عذاب تھا۔ اس میں یقیناً نشانی ہے
وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩٠﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ
(سمجھنے والوں کے لئے) ایک عبرت ہے۔ اور ان میں سے بہت سے ایمان لانے والے نہیں تھے۔ اور بے شک تمہارا پروردگار یقیناً
الرَّحِيمُ ﴿١٩١﴾ وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ
(سب پر) غالب (اور) بڑا مہربان ہے۔ اور (اے رسول) بے شک (قرآن) سارے جہان کے پالنے والے (خدا) کا اتارا ہوا ہے

[1] سائبان کی طرح بادل ان پر چھا گیا اور پھر اس میں سے آگ برسی اور سب کو جلا کر خاک کر دیا۔

الْاَمِیْنُ ۝۱۹۳ عَلٰی قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ۝۱۹۴

جسے روح الامین (جبرئیل) صاف عربی زبان میں لیکر تمہارے دل پر نازل ہوئے ہیں تاکہ تم بھی اور پیغمبروں

بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ ۝۱۹۵ وَاِنَّهٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ ۝۱۹۶

کی طرح لوگوں کو عذاب خدا سے ڈراؤ۔ اور بیشک اسکی خبر اگلے پیغمبروں کی کتابوں میں (بھی) موجود ہے۔ کیا

اَوَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ اٰیَةً اَنْ یَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۝۱۹۷

اُنکے لیے یہ کوئی (کافی) نشانی نہیں ہے کہ اسکو علمائے بنی اسرائیل جانتے ہیں۔ اور اگر ہم اس قرآن کو

وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰی بَعْضِ الْاَعْجَمِیْنَ ۝۱۹۸ فَقَرَاَهٗ عَلَیْهِمْ

کسی دوسری زبان والے پر نازل کرتے اور وہ اُن (عربوں) کے سامنے اس کو پڑھتا تو یہ لوگ اس پر ایمان لانے

مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِیْنَ ۝۱۹۹ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِیْ قُلُوْبِ

والے نہ تھے۔ اسی طرح ہم نے (گویا خود) اس انکار کو گنہگاروں کے دلوں میں راہ دی کہ یہ

الْمُجْرِمِیْنَ ۝۲۰۰ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ

لوگ جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں گے اس پر ایمان نہیں لائیں گے کہ وہ یکایک اس حالت

الْاَلِیْمَ ۝۲۰۱ فَیَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝۲۰۲ فَیَقُوْلُوْا

میں اُن پر آپڑے گا کہ انھیں خبر بھی نہ ہوگی (مگر جب عذاب نازل ہوگا) تو وہ

هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ۝۲۰۳ اَفَبِعَذَابِنَا یَسْتَعْجِلُوْنَ ۝۲۰۴ اَفَرَءَیْتَ

لوگ کہیں گے کہ کیا ہمیں اس وقت کچھ مہلت مل سکتی ہے۔ تو کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کی جلدی کر رہے

اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِیْنَ ۝۲۰۵ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ۝۲۰۶

ہیں۔ تو کیا تم نے غور کیا کہ اگر ہم انکو سالہا سال چین کرنے دیں اس کے بعد جس (عذاب) کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے

مَآ اَغْنٰی عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یُمَتَّعُوْنَ ۝۲۰۷ وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْیَةٍ

ان کے پاس آپہنچے تو جن چیزوں سے یہ لوگ چین کیا کرتے تھے کچھ بھی کام نہ آئینگی۔ اور ہم نے کسی بستی

اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ۝۲۰۸ ذِكْرٰی ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۝۲۰۹

کو ہلاک نہیں کیا مگر اس کے لیے نصیحت کرنے والے (پہلے بھیج دیئے تھے) (یعنی) اسکے سمجھانے کو پہلے سے ڈرانے والے (پیغمبر) بھیج دیئے تھے اور ہم

ع ۹

ے یہ حضرت عبد اللہ بن سلام وغیرہ ہیں کہ آپ کے اوصاف توریت وغیرہ میں دیکھ کر مسلمان ہو گئے تھے۔ حضرت ابن عباس نے اس آیت کے نزول کا یہ سبب بیان کیا ہے کہ مشرکین مکہ نے مدینے کے یہودیوں سے پچھوا بھیجا تھا کہ محمد نے نبوت کا دعوے کیا ہے ان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم نے ان کے اوصاف توریت میں پڑھے ہیں اور یہی ان کے پیغمبر ہونے کا زمانہ ہے۔

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا
ظالم نہیں ہیں۔ اور اس قرآن کو شیاطین لیکر نہیں نازل ہوئے اور یہ کام نہ تو ان کے لیے مناسب تھا
يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾ فَلَا
اور نہ وہ کر سکتے تھے۔ بلکہ وہ تو (وحی کے) سننے سے محروم ہیں۔ تو (اے رسولؐ) تم خدا کے ساتھ
تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾ وَ
کسی دوسرے معبود کی عبادت نہ کرو ورنہ تم بھی مبتلائے عذاب کیے جاؤ گے۔ اور
اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٤﴾ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ
(اے رسولؐ) تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو عذاب خدا سے ڈراؤ اور جو مومنین تمہارے پیرو ہو گئے
لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ
ہیں ان کے سامنے اپنا بازو جھکاؤ (تواضع کرو) پس اگر لوگ تمہاری نافرمانی کریں تو تم (صاف صاف
اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾
کہہ دو کہ میں تمہارے کرتوتوں سے بری الذمہ ہوں۔ اور تم اس (خدا) پر جو سب پر غالب (اور) بڑا مہربان ہے
الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾
بھروسہ رکھو کہ جب تم (نماز تہجد میں) کھڑے ہوتے ہو اور سجدہ کرنے والوں کی جماعت (میں) تمہارا پھرنا (اٹھنا
اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٢٠﴾ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ
بیٹھنا سجدہ رکوع وغیرہ سب) دیکھتا ہے۔ بیشک وہ بڑا سننے والا واقف کار ہے کیا میں تمہیں بتادوں کہ
الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٢٢﴾ يُّلْقُوْنَ
شیاطین کن لوگوں پر نازل ہوا کرتے ہیں (لو سنو) یہ لوگ جھوٹے بدکردار پر نازل ہوا کرتے ہیں جو (فرشتوں کی
السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ
باتوں پر) کان لگائے رہتے ہیں (کہ کچھ سن پائیں) حالانکہ ان میں اکثر تو بالکل جھوٹے ہیں۔ اور شاعروں کی
الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾
پیروی تو گمراہ لوگ کیا کرتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہ لوگ جنگل جنگل سرگرداں مارے مارے پھرتے ہیں

له صاحب تفسیر معالم التنزیل نے اس آیت کی شان نزول میں روایت ابن عباسؓ کی ذکر کی ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت نے مجھ سے فرمایا [illegible] جانتا تھا کہ ان لوگوں کو [illegible] سوائے [illegible] نہ ہوگا۔ اسی وجہ سے میں ساکت تھا مگر جبرئیلؑ آئے [illegible] کوئی چارہ نہیں [illegible] کی ایک ران اور تھوڑے دودھ کا سامان کرو۔ جب [illegible] بنی عبدالمطلب [illegible] چالیس آدمیوں کو [illegible] ان کے سامنے کھانا رکھا گیا آپ نے پہلے اپنا ہاتھ لگایا اس کے بعد [illegible] کھانے کو فرمایا سب کے سب کھا کر سیر ہو گئے حالانکہ وہ کھانا بظاہر ایک آدمی کے بقدر [illegible] آپ نے چاہا کہ [illegible] بات کریں کہ ابولہب [illegible] [illegible] پھر حضرت نے اسی سامان کا حکم دیا [illegible] فرمایا [illegible] دنیا و آخرت کی [illegible] کون ایسا ہے جو میرا [illegible] میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا خلیفہ [illegible] ان میں سے کسی نے کوئی جواب نہ دیا مگر حضرت علیؑ [illegible] رسول اللہ [illegible] مرتبہ فرمایا اور ہر مرتبہ حضرت علیؑ [illegible] نے جواب دیا [illegible] فرمایا تو ہی میرا وزیر اور وصی میرا بھائی میرا خلیفہ ہے اور یہ روایت باتفاق [illegible] تفسیر [illegible] مسند احمد [illegible] ریاض النضرہ وغیرہ کتب اہل سنت میں بھی مذکور ہے [illegible] بھی الزام [illegible] کہ شیطان [illegible] باقی پر صفحہ

وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

اور یہ لوگ ایسی باتیں کہتے ہیں جو کبھی کرتے نہیں مگر ہاں جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام

الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا

کیے اور کثرت سے خدا کا ذکر کیا کرتے ہیں اور جب ان پر ظلم کیا جا چکا اس کے بعد انہوں نے بدلہ لیا۔ اور

ظُلِمُوا ۗ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ۝

جن لوگوں نے ظلم کیا ہے انہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس جگہ لوٹائے جائیں گے۔

(٢٧) سُورَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ (٤٨) آياتها ٩٣ ركوعاتها ٧

سورۂ نمل مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ترانوے آیتیں اور سات رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طس ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُبِينٍ ۝ هُدًى

طٰس۔ یہ قرآن اور واضح و روشن کتاب کی آیتیں ہیں (یہ) ان ایمانداروں کے

وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ

لیے (سر تا سر) ہدایت اور (جنت کی) خوشخبری ہے جو نماز کو پابندی سے ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیا

يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ إِنَّ

کرتے ہیں اور یہی لوگ آخرت (قیامت) کا بھی یقین رکھتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ

الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ أَعْمَالَهُمْ

جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے (گویا) ہم نے خود ان کی کارستانیوں کو ان کی نظروں میں اچھا

فَهُمْ يَعْمَهُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ

کر دکھایا ہے تو یہ لوگ بھٹکتے پھرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے (قیامت میں) برا عذاب

الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ۝

ہے اور یہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ گھاٹا اٹھانے والے ہیں۔

(بقیہ) ... شعر ... بیان کرتے ہیں ... جواب میں یہ آیت نازل ہوئی مطلب یہ ہے کہ جن کو شیطان تعلیم دیتا ہے وہ تو جھوٹ کی اٹکل کی باتیں کیا کرتے ہیں اور رسول اللہ کے منہ سے ... نہیں ... وہی شعر ... جو ... نظم کرتے ہیں اور بیہودہ خیالات چھپاتے ہیں۔ ورنہ حکیمانہ خیالات کا نظم کرنا، حمد و نعت و مدح اہل ... میں شعر کہنا تو عبادت ... ہے۔

(حاشیہ صفحہ ھذا) لے اس سورۃ میں قرآن کی حقیقت، مومنین کی مدح، کفار کی مذمت، حضرت موسیٰ کا ذکر، حضرت داؤد و سلیمان کا قصہ، چیونٹی کی کہانی، بلقیس کا فسانہ، حضرت صالح کا ذکر، حضرت لوط کی حکایت، خدا کی قدرت، قرآن کا آسمانی کتاب ہونا، حضرت کی رسالت، خدا کی عبادت وغیرہ مذکور ہے۔ ١٤-١٣-١٢-١٣-١٤

وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ۝ إِذْ قَالَ

اور (اے رسول) تم کو تو قرآن ایک بڑے واقف کار حکیم کی بارگاہ سے عطا کیا جاتا ہے۔ (وہ واقعہ یاد دلاؤ) جب

مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا سَآتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ

موسیٰ نے اپنے لڑکے بالوں سے کہا کہ میں نے (راہ میں) بائیں طرف آگ دیکھی ہے (ذرا ٹھہرو) تو میں وہاں سے

آتِيكُم بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ۝ فَلَمَّا جَاءَهَا

کچھ (راہ کی) خبر لاؤں یا تمہیں ایک سلگتا ہوا آگ کا انگارا لادوں تاکہ تم تاپو غرض جب موسیٰ اس آگ کے

نُودِيَ أَن بُورِكَ مَن فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ

پاس آئے تو ان کو آواز آئی کہ مبارک ہے وہ جو آگ میں (تجلی دکھاتا) ہے اور جو اس کے گرد ہے اور وہ خدا

اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ يَا مُوسَىٰ إِنَّهُ أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

جو سارے جہان کا پالنے والا ہے (ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ ہے۔ اے موسیٰ اس میں شک نہیں کہ میں بڑا

وَأَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّىٰ مُدْبِرًا

زبردست حکمت والا ہوں۔ اور (ہاں) اپنی چھڑی تو زمین پر ڈال دو تو جب موسیٰ نے اس کو دیکھا کہ وہ اس طرح لہرا رہی ہے گویا وہ

وَلَمْ يُعَقِّبْ ۚ يَا مُوسَىٰ لَا تَخَفْ إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ

زندہ اژدہا ہے تو پچھلے پاؤں بھاگ چلے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا (تو ہم نے کہا) اے موسیٰ ڈرو نہیں ہمارے پاس

الْمُرْسَلُونَ ۝ ۱۰ إِلَّا مَن ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوءٍ

تو پیغمبر لوگ ڈرا نہیں کرتے[۱] (بے خوف رہتے ہیں) مگر جو شخص گناہ کرے پھر گناہ کے بعد اسے نیکی (توبہ)

فَإِنِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ ۱۱ وَأَدْخِلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ

سے بدل دے تو البتہ میں بڑا بخشنے والا مہربان ہوں۔ (ہاں) اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں تو ڈالو کہ وہ سفید براق

بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ ۖ فِي تِسْعِ آيَاتٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَ

ہو کر بے عیب نکل آئے گا (یہ دو معجزے) منجملہ نو معجزات کے ہیں (جو تم کو ملیں گے تم) فرعون اور اس کی قوم کے

قَوْمِهِ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝ ۱۲ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيَاتُنَا

پاس (جاؤ) کیونکہ وہ بدکار لوگ ہیں۔ تو جب ان کے پاس ہمارے آنکھیں کھول دینے والے معجزے

[۱] انبیاء ابتدائے عمر سے آخر تک معصوم ہوتے ہیں کوئی گناہ ان سے عمداً یا سہواً صغیرہ یا کبیرہ صادر نہیں ہوتا ہاں بعض بعض ترک اولیٰ ضرور ہو جاتے ہیں جسے گناہ کو ترک ... اور توبہ و استغفار نبوت اور عصمت کی شان ہے جس کے ... سوال ... مشکل ہے

مُبْصِرَةً قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿١٣﴾ وَجَحَدُوا بِهَا

آئے تو کہنے لگے یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔ اور باوجودیکہ ان کے دل کو ان معجزات کا یقین تھا مگر

وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ

پھر بھی ان لوگوں نے سرکشی اور تکبر سے ان کو نہ مانا۔ تو اے رسولؐ دیکھو کہ آخر مفسدوں کا

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ وَ

انجام کیا ہوا۔ اور اس میں شک نہیں کہ ہم نے داؤدؑ اور سلیمانؑ کو علم عطا کیا

سُلَيْمَانَ عِلْمًا ۖ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَىٰ

اور دونوں نے (خوش ہو کر) کہا خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو اپنے بہتیرے ایماندار بندوں پر فضیلت

كَثِيرٍ مِنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٥﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ

دی۔ اور (علم و حکمت جائداد منقولہ غیر منقولہ سب میں) سلیمانؑ داؤدؑ کے وارث ہوئے اور کہا لوگو ہم کو

وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِنْ

خدا کے فضل سے پرندوں کی بولی بھی سکھائی گئی ہے اور ہمیں (دنیا کی) ہر چیز عطا کی گئی ہے اس

كُلِّ شَيْءٍ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ ﴿١٦﴾ وَحُشِرَ

میں شک نہیں کہ یہ یقینی (خدا کا) صریحی فضل و کرم ہے۔ اور سلیمانؑ کے سامنے ان

لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ

کے لشکر جنات اور آدمی اور پرند سب جمع کیے جاتے تھے تو وہ سب کے سب (مثل مثل) کھڑے

فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٧﴾ حَتَّىٰ إِذَا أَتَوْا عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ

کیے جاتے تھے۔ (غرض اسی طرح لشکر چلا) یہاں تک کہ جب (ایک دن) چیونٹیوں کے میدان میں آ نکلے

قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا

تو ایک چیونٹی بولی اے چیونٹیو اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمانؑ اور ان کا

يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٨﴾

لشکر تمہیں روند ڈالے اور انہیں اس کی خبر بھی نہ ہو۔ تو سلیمانؑ اس کی اس بات

حضرت داؤدؑ و سلیمانؑ کا تذکرہ

ع ٢

لہ حضرت داؤدؑ کے انیس بیٹے
تھے ان میں سے ہر ایک تخت و
سلطنت کا امیدوار تھا آخر جب حضرت
داؤدؑ کی وفات کا زمانہ قریب آیا تو
بحکم مرحوم حضرت داؤدؑ کے پاس
آسمان سے نازل ہوا [illegible]
تھے اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
اور سب [illegible]
سوالات کیے گئے اور
حضرت سلیمانؑ کے سوا
کوئی جواب نہ دے سکا آخر
سب لوگ آپ کی فضیلت
کے مقر ہو گئے اور آپ ہی جانشین
بادشاہ قرار پائے اور دوسرے
روز حضرت داؤدؑ نے
انتقال فرمایا اور حضرت
سلیمانؑ نے سات برس
چھ مہینے سلطنت کی ۱۲
لہ حضرت سلیمانؑ کے
لشکر کی تعداد تو معلوم نہیں
مگر ایک روایت میں اتنا
دیکھا گیا ہے کہ آپ کا لشکر
سو کوس میں رہتا تھا پچیس کوس
میں آدمی پچیس کوس میں جنات
پچیس کوس میں پرند پچیس کوس میں
چوپائے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کی ہرگز دلیل نہیں ہو سکتی کیا یہ
ممکن نہیں کہ اس کی ایسی خفیف
آواز ہو [illegible]
کان تک نہ پہنچتا ہو اس کے
علاوہ جب خدا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تیا [illegible]
انھوں نے [illegible]
خیال نہ کیا کہ اس آواز پر حضرت
سلیمانؑ کا ہنسنا جو تعجب
کی وجہ سے ظاہر کرتا ہے
اگر شہزادی بولتی تو ہے عمل
تھا کیونکہ شہزادی کا بولنا
تعجب خیز بات نہیں اور پھر
آپ کا شکر کرنا اور اس
تاویل کے زیادہ
خلاف ہے

-١٣-

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيٓ أَنْ
سے مسکرا کر ہنس پڑے اور عرض کی پروردگار! مجھے توفیق عطا فرما کہ جیسی جیسی نعمتیں تو نے
أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ
مجھ پر اور میرے والدین پر نازل فرمائی ہیں (ان کا) شکریہ ادا کروں اور میں ایسے
أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ
نیک کام کروں جنہیں تو پسند فرمائے اور تو اپنی خاص مہربانی سے مجھے اپنے نیکوکار بندوں میں
الصَّٰلِحِينَ ۝١٩ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ أَرَى
داخل فرما اور سلیمان نے پرندوں (کے لشکر) کی حاضری لی تو کہنے لگے کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو
الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِينَ ۝٢٠ لَأُعَذِّبَنَّهُۥ عَذَابًا
(اس کی جگہ پر) نہیں دیکھتا (یا واقع میں) وہ کہیں غائب ہے۔ اگر ایسا ہے تو میں اُسے سخت سزا
شَدِيدًا أَوْ لَأَا۟ذْبَحَنَّهُۥٓ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ۝٢١
دوں گا یا اُسے ذبح کر ڈالوں گا یا وہ اپنی بے گناہی کی کوئی صاف دلیل میرے پاس پیش کرے
فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِۦ وَ
غرض سلیمان نے تھوڑی ہی دیر توقف کیا تھا کہ ہدہد آ گیا تو اُس نے عرض کی کہ مجھے وہ بات معلوم ہوئی ہے جو
جِئْتُكَ مِن سَبَإٍۭ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ۝٢٢ إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً
ابتک حضور کو بھی معلوم نہیں ہے اور میں آپکے پاس شہر سبا سے ایک تحقیقی خبر لیکر آیا ہوں میں نے ایک
تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ۝٢٣
عورت کو دیکھا جو وہاں کے لوگوں پر سلطنت کرتی ہے اور اُسے (دنیا کی) ہر چیز عطا کی گئی ہے اور اس کا
وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ
ایک بہت بڑا تخت ہے میں نے خود ملکہ کو اور اس کی قوم کو دیکھا کہ وہ لوگ خدا کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ
اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَٰنُ أَعْمَٰلَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ
کرتے ہیں اور شیطان نے ان کی کرتوتوں کو ان کی نظر میں اچھا کر دکھایا ہے اور ان کو رستے سے روک رکھا ہے تو

لے یہ شہر سبا کی شہزادی تھیں اور انہیں کو بلقیس کہتے تھے اور یہ شہر یمن میں ملک یمن تیان کی ... تھیں ۱۲۰
ٹے یہ تخت طول (عرض) اسی ہاتھ اور اونچائی میں تیس تیس گز تھا اور چاندی سونے سے بنایا گیا تھا جابجا قیمتی جواہرات جڑے ہوئے تھے اسکے اوپر کے حصے پر یاقوت نہایت عمدہ بڑے بڑے موتی لگتے تھے اس کے چاروں پائے یاقوت، زمرد، پکھراج اور موتی کے تھے ۱۲۰

السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ۝۲۴ أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي
نہیں (اتنی سی) بات بھی نہیں سوجھتی کہ وہ لوگ خدا ہی کو سجدہ کیوں نہیں کرتے جو آسمانوں اور زمین
يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ
کی پوشیدہ باتوں کو ظاہر کر دیتا ہے اور تم لوگ جو کچھ چھپا کر یا ظاہر کر کے کرتے ہو سب
وَمَا تُعْلِنُونَ ۝۲۵ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ
جانتا ہے۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی (اتنے) بڑے عرش کا
الْعَظِيمِ ۩ ۝۲۶ قَالَ سَنَنْظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ
مالک ہے۔ (غرض) سلیمان نے کہا ہم ابھی دیکھتے ہیں کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹا ہے
الْكَاذِبِينَ ۝۲۷ اذْهَبْ بِكِتَابِي هَٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ
(اچھا) ہمارا یہ خط لے کر جا اور اس کو ان لوگوں کے سامنے ڈال دے پھر ان کے پاس
تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ ۝۲۸ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ
سے ہٹ جانا پھر دیکھتے رہنا کہ وہ لوگ آخر کیا جواب دیتے ہیں۔ (غرض ہدہد نے ملکہ کے پاس
إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ ۝۲۹ إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ
خط پہنچا دیا) تو ملکہ بولی اے دربار کے سردارو! یہ ایک نامہ گرامی میرے پاس ڈالا گیا ہے۔
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝۳۰ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ۝۳۱
سلیمان کی طرف سے ہے (اس کا سرنامہ ہے) بسم اللہ الرحمن الرحیم (اور مضمون یہ ہے) کہ مجھ سے سرکشی نہ کرو اور میرے سامنے
قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي أَمْرِي مَا كُنْتُ قَاطِعَةً
فرمانبردار بن کر حاضر ہو۔ تب ملکہ بلقیس بولی اے میرے دربار کے سردارو! تم میرے اس معاملے میں مجھے مشورہ دو کیونکہ
أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ ۝۳۲ قَالُوا نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ وَأُولُو
میرا تو یہ قاعدہ ہے کہ جب تک تم لوگ میرے سامنے موجود نہ ہو اور مشورہ نہ دو میں کسی امر میں قطعی فیصلہ نہیں کیا کرتی۔
بَأْسٍ شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانْظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ ۝۳۳
ان لوگوں نے عرض کی ہم بڑے زور آور اور سخت لڑنے والے ہیں اور آئندہ امر کا آپ کو اختیار ہے تو جو آپ حکم دیں خود

سجدہ

ل اس ملکہ کی شان سے بلقیس نے سمجھ کر یہ کسی عظیم الشان بادشاہ کا خط ہے کیونکہ اس کی عظمت اس سے ظاہر تھی کہ پرندے تک اس کے تابع فرمان ہیں اور اس سے اس کے دل پر رعب چھا گیا۔

ع ۲

قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَ
اچھی طرح (اس کے انجام پر) غور کر لیں ملکہ نے کہا بادشاہوں کا قاعدہ ہے کہ جب کسی بستی میں (بزور فتح) داخل ہوتے ہیں
جَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۚ وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٣٤﴾ وَإِنِّي
تو اس کو اجاڑ دیتے ہیں اور وہاں کے معزز لوگوں کو ذلیل و رسوا کر دیتے ہیں۔ اور یہ لوگ بھی ایسا ہی کرینگے۔ اور میں انکے
مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ﴿٣٥﴾
پاس (ایلچیوں کی معرفت) کچھ تحفہ بھیج کر دیکھتی ہوں کہ ایلچی لوگ کیا جواب لاتے ہیں۔ غرض جب بلقیس کا ایلچی
فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ
(تحفہ لیکر) سلیمان کے پاس آیا تو سلیمان نے کہا کیا تم لوگ مجھے مال کی مدد دیتے ہو تو خدا نے جو مال (دنیا)
اللَّهُ خَيْرٌ مِّمَّا آتَاكُم بَلْ أَنتُم بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ﴿٣٦﴾
مجھے عطا کیا ہے وہ (مال) اُس سے جو تمہیں بخشا ہے کہیں بہتر ہے (تو تمہیں) بلکہ تمہیں لوگ اپنے
ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُم بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُم بِهَا وَ
تحفے تحائف سے خوش ہوا کرو (پھر تحفہ لانے والے سے کہا) تو انہی لوگوں کے پاس جا ہم تو یقیناً ایسے لشکر سے
لَنُخْرِجَنَّهُم مِّنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿٣٧﴾ قَالَ يَا أَيُّهَا
انپر چڑھائی کرینگے جس کا اُن سے مقابلہ نہ ہو سکے گا اور ہم ضرور انہیں وہاں سے ذلیل و خوار کرکے نکال باہر کرینگے
الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿٣٨﴾
وہ رسوا بھی ہونگے۔ (جب ایلچی چلا گیا) تو سلیمان نے اپنے اہل دربار سے کہا کہ اے دربار والو تم میں کون ایسا ہے کہ قبل اسکے کہ وہ
قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن
میرے سامنے فرمانبردار ہو کر آویں ملکہ کا تخت میرے پاس لے آئے (اس پر) جنوں میں سے ایک قوی ہیکل جن بولا کہ قبل اسکے کہ حضور دربار
تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ ۖ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ﴿٣٩﴾
برخاست کرکے اپنی جگہ سے اٹھیں میں تخت آپکے پاس لا حاضر کرونگا اور میں یقیناً اسکی طاقت رکھتا ہوں اور امانتدار ہوں
قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ
(اسپر بھی سلیمان کچھ کہنے نہ پائے تھے کہ) وہ شخص (آصف بن برخیا) جسکے پاس کتاب (خدا) کا کسی قدر علم تھا بولا

ل اس تحفہ میں پانچ سو غلام زنانہ لباس اور زیورات طلائی اور جواہرات سے آراستہ اور پانچ سو لونڈیاں مردانہ لباس اور مردی سے ... کے گھوڑوں پر سوار سونے چاندی کی ایک ایک ہزار اینٹیں ایک جڑاؤ ... ساتھ ایک جڑاؤ تاج اور مشک و عنبر اور ناسفتہ موتیوں کے ڈبے تھے یہ سب سلمان منذر بن عمرو کے ساتھ روانہ کیا۔ اور ہدہد کو پہلے سے خبر کر دیا اور امتحان یہ تھا کہ اگر دنیاوی بادشاہ ہیں تو لے لیں گے ورنہ واپس کر دینگے اور یہ بھی پہچان لیں گے کہ لونڈی کون ہے اور غلام کون اور ناسفتہ موتیوں میں بے ایسی چیز سے سوراخ کرینگے جو نہ آدمی ہو نہ جن غرض جب ہدہد نے خبر دی تو آپ نے بھی اپنے دربار کی آراستگی کا حکم دیا اور وہ یوں مرتب ہوا کہ سات کوس کے طول میں میدان میں چاندی سونے کی اینٹیں بچھیں اس پر موتی اور یاقوت کا فرش آراستہ ہی تھا اور ... گھوڑے مختلف رنگوں کے ہزاروں سے بچھے دکھائے گئے ... کے آنے کا دن تھا اس دن زینت میں تخت شاہی رکھا گیا اس پر چار ہزار طلائی و نقرئی کرسیاں بچھائی گئیں ... علماء ان پر بٹھائے گئے سب آگے آدمیوں اس کے بعد دیوں ... پھر چرندوں کے لشکر صف بستہ کھڑے تھے پھر پرندوں نے اپنے پروں کا سایہ کیا غرض اس سامان سے حضرت سلیمان جلوہ فرما ہوئے جب ... آیا تو یہ سامان دیکھ کر اپنے ہدیہ پر سخت نادم ہوا اور پھر آپ نے سب سوالوں کے جوابات دیئے اور ... موتی میں سوراخ کرایا لونڈیوں غلاموں کو پہچانا اور ہدیہ سب ... واپس کئے ۱۲

ے غرض بلقیس نے حاضر ہونے کی تیاری کی اور ... روانہ کیا اور خود بارہ ہزار امیروں اور ... لشکر کے ساتھ روانہ ہوئی اور اپنے تخت کو سات کوٹھڑیوں کے اندر بند کیا اور اس پر نگہبان مقرر کر دئے ۱۲ سے یہ حضرت سلیمان کے بھانجے وزیر خلیفہ اور ولیعہد آصف ابن برخیا تھے جنہیں حضرت سلیمان نے اسم اعظم تعلیم کیا تھا اور اسکی بدولت طرفۃ العین میں ... کوس سے تخت بلقیس منگوایا

دیباء ۱۲ ۔ ۱۳ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲

قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا

کہ میں آپ کی پلک جھپکنے سے بھی پہلے تخت کو آپ کے پاس حاضر کئے دیتا ہوں (بس اتنے ہی میں وہ آگیا) تو جب سلیمان نے

عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۫ۖ لِيَبْلُوَنِيْ

اپنے پاس موجود پایا تو کہنے لگے یہ محض میرے پروردگار کا فضل و کرم ہے تاکہ وہ میرا امتحان لے کہ میں اس کا شکر کرتا

ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ

ہوں یا ناشکری کرتا ہوں۔ اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو وہ اپنی ہی بھلائی کے لیے شکر کرتا ہے اور جو

وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿٤٠﴾ قَالَ نَكِّرُوْا

شخص ناشکری کرتا ہے تو یاد رکھے میرا پروردگار یقیناً بے پروا اور غنی ہے۔ (اس کے بعد) سلیمان

لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْۤ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ

نے کہا کہ اس کے تخت میں (اس کی عقل کے امتحان کیلئے) تغیر و تبدل کر دو تاکہ ہم دیکھیں کہ پھر بھی وہ سمجھ رکھتی ہے

لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٤١﴾ فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ

یا ان لوگوں میں ہے جو سمجھ نہیں رکھتے۔ (چنانچہ ایسا ہی کیا گیا) پھر جب بلقیس (سلیمان کے پاس) آئی تو پوچھا گیا کہ تمہارا

قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا

تخت بھی ایسا ہی ہے؟ تو وہ بولی کہ یہ تو گویا ہو بہو وہی ہے (پھر کہنے لگی کہ) ہم کو تو اس سے پہلے ہی (آپ کی نبوت) معلوم ہو گئی تھی اور ہم تو

مُسْلِمِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ

آپ کے فرمانبردار تھے ہی۔ اور خدا کے سوا جسے وہ پوجتی تھی سلیمان نے اس کو روک دیا

اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٤٣﴾ قِيْلَ لَهَا

کیونکہ وہ کافر قوم کی تھی (اور آفتاب کو پوجتی تھی) پھر اس سے کہا گیا کہ آپ اب محل میں چلیے

ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ

تو جب اس نے محل (کے شیشہ کے فرش) کو دیکھا تو اس کو گہرا پانی سمجھی اور گزرنے کیلئے اس طرح اپنے پائنچے

عَنْ سَاقَيْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ۬ؕ

اٹھائے کہ اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں سلیمان نے کہا تم ڈرو نہیں (یہ پانی نہیں ہے) یہ محل ہے جو شیشوں سے منڈھا

لہ یعنی اگر اس پر بھی وہ پہچان سکی تو سمجھو عاقلہ و ہوشمند ہے جس سے اس کے ہدایت پر ہونے کی امید کی جا سکتی ہے ۱۲

لہ چونکہ دیووں نے اس خیال سے کہ مبادا حضرت اس پر عاشق ہو جائیں یہ مشہور کر رکھا تھا کہ اس کے پاؤں گدھے کے سے ہیں اور اس کی پنڈلیوں پر بال بھی بہت ہیں اس وجہ سے آپ نے بشارت عالی و دانا پا کر اس کی پنڈلیوں کو دیکھنا چاہا اور ایک شیشے کا محل بنوایا اور اس کا صحن بھی اور صحن میں شیشے کے نیچے پانی بھروا دیا اور اس میں مچھلیاں چھوڑ دیں اور اس پر ہو کر چلنے کا حکم دیا وہ سمجھی کہ پانی ہے اور پائنچے اٹھا لئے اور آپ نے پنڈلیوں میں بال دیکھے تو جنوں کے مشورہ سے حمام بنا اور ہڑتال اور چونے سے نورہ کی ایجاد ہوئی ۱۲

قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ
ہوا ہے (اسوقت بلقیس بولی اور) عرض کی پروردگار! میں نے آفتاب پرستی کر کے یقیناً اپنے اوپر آپ ظلم کیا اور اب
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۴۴ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ
میں سلیمانؑ کے ساتھ سارے جہان کے پالنے والے خدا پر ایمان لاتی ہوں اور ہم نے ہی قوم ثمود کے پاس انکے بھائی
صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِیْقٰنِ یَخْتَصِمُوْنَ ۝۴۵
صالحؑ کو پیغمبر بنا کر بھیجا کہ تم لوگ خدا کی عبادت کرو تو وہ صالح کے آتے ہی (مومن و کافر) دو فریق بن کر باہم جھگڑنے
قَالَ یٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّیِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ
لگے۔ صالحؑ نے کہا اے میری قوم (آخر) تم لوگ بھلائی سے پہلے برائی کے واسطے کیوں جلدی کر رہے ہو تم
لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۴۶ قَالُوا اطَّیَّرْنَا
لوگ خدا کی بارگاہ میں توبہ استغفار کیوں نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ وہ لوگ بولے ہم نے تو تم
بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۚ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ
اور تمہارے ساتھیوں سے برا شگون پایا صالحؑ نے کہا تمہاری بد قسمتی خدا کے پاس ہے (یہ سب کچھ نہیں)
قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ۝۴۷ وَكَانَ فِی الْمَدِیْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ
بلکہ تم لوگوں کی آزمائش کی جا رہی ہے۔ اور شہر میں نو آدمی تھے جو ملک کے بانی فساد تھے اور اصلاح کی فکر نہ کرتے
یُّفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا یُصْلِحُوْنَ ۝۴۸ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا
تھے۔ ان لوگوں نے (آپس میں) کہا کہ باہم خدا کی قسم کھاتے جاؤ کہ ہم لوگ صالحؑ اور اس کے لڑکے
بِاللّٰهِ لَنُبَیِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِیِّهٖ مَا شَهِدْنَا
بالوں پر شب خون کریں اسکے بعد اسکے والی وارث سے کہہ دینگے کہ ہم لوگ انکے گھر والوں کے
مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝۴۹ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا
ہلاک ہوتے وقت موجود ہی نہ تھے اور ہم لوگ تو یقیناً سچے ہیں۔ اور ان لوگوں نے ایک تدبیر کی اور ہم نے بھی
مَكْرًا وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝۵۰ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
ایک تدبیر کی اور ہماری تدبیر کی ان کو خبر بھی نہ ہوئی۔ تو اے رسول تم دیکھو ان کی تدبیر کا کیا (برا)

۱ اس کے بعد حضرت سلیمانؑ نے اس سے نکاح کیا اور ان کو ان کے گھر واپس کیا اور ملک بھی بخش دیا اور وہ چھ مہینے میں خود بھی جایا کرتے تھے اور ان سے کئی اولاد بھی پیدا ہوئیں۔ (م)

۲ حضرت صالحؑ نے پہاڑ کے ایک غار میں مسجد بنائی تھی اور شب و روز وہیں عبادت میں بسر کرتے تھے ان لوگوں نے باہم مشورہ کیا کہ اب صالحؑ کے وعدۂ عذاب میں تین روز باقی ہیں آؤ اس بلا کے نازل ہونے سے پہلے ہم لوگ صالحؑ ہی کا خاتمہ کر دیں۔ یہ صلاح کر کے گھات میں جا بیٹھے خدا کی شان فرشتوں نے پہاڑ سے بڑے بڑے پتھر لڑھکا دیئے کہ سب کے سب دب کر مر گئے۔ (م)

مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِيْنَ ۝٥١ فَتِلْكَ

انجام ہوا کہ ہم نے ان کو اور ان کی ساری قوم کو ہلاک کر ڈالا۔ یہ ہیں ان کے گھر کہ ان کی نافرمانیوں کی

بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ

وجہ سے خالی ویران پڑے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس قصے میں عقلمند لوگوں کے لیے بڑی عبرت ہے

يَّعْلَمُوْنَ ۝٥٢ وَأَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝٥٣ وَلُوْطًا

اور ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے اور پرہیزگار تھے۔ بچا لیا۔ اور (اے رسول) لوط کو

إِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ أَتَأْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝٥٤

(یاد کرو) جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم دیکھ بھال کر (سمجھ بوجھ کر) ایسی بےحیائی کرتے ہو۔ کیا تم

أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ

عورتوں کو چھوڑ کر شہوت سے مردوں کے پاس آتے ہو (یہ تم اچھا نہیں کرتے) بلکہ تم لوگ بڑی جاہل

بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝٥٥ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ إِلَّآ

قوم ہو۔ تو لوط کی قوم کا اس کے سوا کچھ جواب نہ تھا کہ وہ لوگ بول اٹھے

أَنْ قَالُوْٓا أَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ

کہ لوط کے خاندان کو اپنی بستی (سدوم) سے نکال باہر کرو یہ لوگ بڑے پاک صاف بننا چاہتے

يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝٥٦ فَأَنْجَيْنٰهُ وَأَهْلَهٗٓ إِلَّا امْرَأَتَهٗ ؗ قَدَّرْنٰهَا

ہیں۔ غرض ہم نے لوط کو اور اُن کے خاندان کو بچا لیا مگر ان کی بیوی کہ ہم نے اسکی تقدیر میں پیچھے

مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝٥٧ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ

رہ جانے والوں میں لکھ دیا تھا۔ اور (پھر) تو ہم نے ان لوگوں پر پتھر کا مینہ برسایا۔ تو جو لوگ ڈرائے جا چکے تھے

مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝٥٨ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى

ان پر (جو) مینہ برسا۔ (اے رسول) کہہ دو (ان کے ہلاک ہونے پر) خدا کا شکر اور اسکے برگزیدہ بندوں

عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٥٩

پر سلام۔ بھلا خدا بہتر ہے یا وہ چیزیں جنہیں یہ لوگ شریک خدا کہتے ہیں۔

حضرت لوط کا قصہ

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ
بھلا وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے واسطے آسمان
مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَأَنْبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ
سے پانی برسایا پھر ہم ہی نے پانی سے دلچسپ و خوشنما باغ اُگائے۔
مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوْا شَجَرَهَا ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ
تمہارے تو یہ بس کی بات نہ تھی کہ تم اُن کے درختوں کو اُگا سکتے تو کیا خدا کیساتھ کوئی اور
قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝ أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَّ
معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) بلکہ یہ لوگ خود اپنے جی سے گھڑ کے بتوں کو اسکے برابر بناتے ہیں بھلا وہ
جَعَلَ خِلٰلَهَآ أَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ
کون ہے جس نے زمین کو (لوگوں کے) ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور اسکے درمیان جا بجا نہریں دوڑائیں اور
بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ
اس کی مضبوطی کیواسطے پہاڑ بنائے اور میٹھے کھاری دو دریاؤں کے درمیان حد فاصل بنایا تو کیا خدا کیساتھ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَ
کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) بلکہ انمیں اکثر کچھ جانتے ہی نہیں بھلا وہ کون ہے کہ جب مضطر اسے پکارے تو دعا قبول
يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْأَرْضِ ءَإِلٰهٌ
کرتا ہے اور مصیبت کو دور کرتا ہے اور تم لوگوں کو زمین میں (اپنا) نائب [1] بناتا ہے تو کیا خدا کیساتھ
مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ أَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ
کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) (اس پر بھی) تم لوگ بہت کم نصیحت و عبرت حاصل کرتے ہو بھلا وہ کون ہے جو
فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ
تم لوگوں کو خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راہ دکھاتا ہے اور کون اس کی باران رحمت کے آگے آگے بارش
بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ
کی خوشخبری لیکر ہواؤں کو بھیجتا ہے۔ کیا خدا کیساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) یہ لوگ جن

[1] ایک حدیث میں ہے کہ یہ آیت امام مہدی آخرالزماں کے حق میں نازل ہوئی کہ جب وہ مضطر و بیچارہ مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھیں گے اور خدا کو اپنی مدد کے لئے پکاریں گے تو خدا جواب دیگا اور ان کی پریشانی کو دور کرے گا اور زمین میں ان کو اپنا نائب قرار دیگا اور خلیفہ کے معنی جانشین کے لئے جاویں تو معنی یوں کیے جائیں گے اور تم لوگوں کو زمین میں اگلوں کا جانشین بنایا۔ واللہ اعلم ۱۲۔

تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝٦٣ أَمَّنْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ

چیز (کو) خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں خدا اس سے بالاتر ہے بھلا وہ کون ہے جو خلقت کو نئے سرے سے

يُعِيدُهُ وَمَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ءَإِلٰهٌ

پیدا کرتا ہے پھر اسے دوبارہ مرنے کے بعد پیدا کرے گا اور کون ہے جو تم لوگوں کو آسمان و زمین

مَعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ۝٦٤

سے رزق دیتا ہے تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) اے رسول تم (ان مشرکین سے) کہہ دو

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا

کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو (اے رسول ان سے) کہہ دو کہ جتنے لوگ آسمان و زمین میں ہیں ان میں سے

اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝٦٥ بَلِ ادّٰرَكَ

کوئی بھی غیب کی بات خدا کے سوا نہیں ۱ جانتا اور وہ یہ بھی تو نہیں سمجھتے کہ قبر سے دوبارہ کب

عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِنْهَا بَلْ

زندہ اٹھا کھڑے کئے جائیں گے بلکہ ۲ (اصل یہ ہے کہ) آخرت کے بارے میں ان کے علم کا خاتمہ ہو گیا

هُمْ مِنْهَا عَمُونَ ۝٦٦ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

ہے بلکہ اس کی طرف سے شک میں پڑے ہیں بلکہ (سچ تو یہ ہے کہ) اس سے یہ لوگ اندھے بنے ہوئے ہیں اور کفار

ءَإِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَآبَاؤُنَا أَئِنَّا لَمُخْرَجُونَ ۝٦٧ لَقَدْ

کہنے لگے کہ کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا (سڑ گل کر) مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر نکالے جائیں گے اس کا تو

وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ إِنْ هٰذَا

پہلے بھی ہم سے اور ہمارے باپ دادوں سے وعدہ کیا گیا تھا کہاں کا اٹھنا اور کیسی قیامت یہ تو ہو نہ

إِلَّا أَسٰطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝٦٨ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ

ہو اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں (اے رسول) لوگوں سے کہہ دو کہ روئے زمین پر ذرا چل پھر کر دیکھو تو کہ

فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ۝٦٩ وَلَا

گنہگاروں کا انجام کیا ہوا اور (اے رسول) تم ان کے حال پر کچھ افسوس نہ کرو اور جو

۱ یہ بالکل سچ ہے کہ غیب کی باتیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا حتی کہ پیغمبروں یا فرشتوں کو بھی ذاتی طور پر امور غیب کا علم نہیں۔ مگر انبیاء اور ان کے اوصیاء کو جو باتیں وحی یا الہام یا خواب یا صحیفہ یا اور کسی طریقہ سے تعلیم فرما دیتا ہے ان باتوں کو یہ لوگ ضرور جانتے ہیں بلکہ ان حضرات کے واسطے سے خدا کے اور خاص بندوں کو بھی ایسی باتوں کا علم ہو جاتا ہے اور اس کے نمونہ انبیاء اور اوصیاء اور ان کے مخصوصین کے سینکڑوں واقعات گزر چکے ہیں۔ ۱۲

۲ بعض مفسرین نے بل کو ھل استفہامیہ منفیہ کے معنی میں لیا ہے اس صورت میں معنی یوں کئے جائیں گے قیامت کے بارے میں ان کا علم کامل نہیں ہوا ہے۔ واللہ اعلم ۱۲

غیب کا علم خدا ہی کو ہے

قیامت کے منکر اندھے ہیں

۵ / ۹ / ۱

تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُن فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ وَ

چاہیئیں یہ لوگ (تمہارے خلاف) چل رہے ہیں اس سے تنگ دل نہ ہو اور

يَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٧١﴾

یہ (کفار مسلمانوں سے) پوچھتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (آخر) یہ (قیامت یا عذاب کا) وعدہ کب

قُلْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُم بَعْضُ الَّذِي

پورا ہو گا (اے رسول) تم کہدو کہ جس (عذاب) کی تم لوگ جلدی مچا رہے ہو کیا عجب ہے اس میں سے

تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٧٢﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

کچھ قریب آ گیا ہو اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار لوگوں پر بڑا فضل و کرم کرنے

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ

والا ہے مگر بہتیرے لوگ (اس کا) شکر نہیں کرتے۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ جو

مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ

باتیں ان کے دلوں میں پوشیدہ ہیں اور جو کچھ یہ علانیہ کرتے ہیں۔ تمہارا پروردگار یقینی جانتا ہے اور

فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿٧٥﴾ إِنَّ هَٰذَا

آسمان و زمین میں کوئی ایسی بات پوشیدہ نہیں۔ جو واضح و روشن کتاب[۵] (لوح محفوظ) میں (لکھی) موجود ہو

الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ

اسمیں بھی شک نہیں کہ یہ قرآن بنی اسرائیل پر ان کی اکثر باتوں کو جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں[لہ]

فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٧٦﴾ وَإِنَّهُ لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٧﴾

ظاہر کر دیتا ہے اور اسمیں بھی شک نہیں کہ یہ قرآن ایمانداروں کے واسطے از سر تا پا ہدایت و رحمت ہے

إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ﴿٧٨﴾

(اے رسول) بے شک تمہارا پروردگار اپنے حکم سے ان کے آپس (کے جھگڑوں) کا فیصلہ کر دیگا اور

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ﴿٧٩﴾ إِنَّكَ

وہ (سب پر) غالب (اور) واقف کار ہے تو (اے رسول) تم خدا پر بھروسہ رکھو۔ بیشک تم یقینی صریحی حق پر ہو بیشک

لہ جیسے قیامت کا جسمانی یا روحانی ہونا بہشت و دوزخ کے صفات حضرت عزیر و عیسیٰ وغیرہ کے قصے وغیرہ ۱۲۔ ۵ اردو محاورات میں کتاب مبین کا پورا ترجمہ کسی ایک دو لفظ میں بہت دشوار ہے میں نے اگرچہ واضح و روشن اس کا ترجمہ کیا ہے مگر اس کا دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے یعنے موٹے جلی حرفوں میں لکھی ہوئی کتاب حالانکہ کتاب مبین سے وہ کتاب مراد ہے جس میں تمام واقعات جزئی و کلی نہایت تفصیل و شرح و بسط سے لکھے ہوئے ہوں اور اس سے لوح محفوظ مراد ہے خواہ اسے علم الٰہی سمجھو یا وہ تختی مانو جس میں تمام واقعات مندرج ہیں اور محفوظ اسوجہ سے کہتے ہیں کہ اس میں کوئی تصرف نہیں کر سکتا ۱۲۔

لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا

نہ تو تم مُردوں کو (اپنی بات) سنا سکتے ہو اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہو (خاص کر) جب

مُدْبِرِيْنَ ۝ ٨٠ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِی الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ

وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوں اور نہ تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے راہ پر لا سکتے ہو۔ تم تو بس ان ہی لوگوں

اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ ٨١

کو (اپنی بات) سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں پھر وہی لوگ تو ماننے والے بھی ہیں

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ

اور جب ان لوگوں پر (قیامت کا) وعدہ پورا ہوگا تو ہم ان کے واسطے زمین سے ایک چلنے

الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ ٨٢

والا نکال کھڑا کریں گے جو ان سے یہ باتیں کرے گا کہ (فلاں فلاں) لوگ ہماری آیتوں کا یقین نہیں رکھتے

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا

تھے اور (اس دن کو یاد کرو) جس دن ہم ہر امت میں سے ایک ایسے گروہ کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے (زندہ)

فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ ٨٣ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ

کرکے جمع کریں گے پھر ان کی ٹولیاں علیحدہ علیحدہ کریں گے یہاں تک کہ جب سب (خدا کے سامنے) آئیں گے اور خدا ان سے کہے

بِاٰيٰتِیْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ٨٤

گا کیا تم نے ہماری آیتوں کو بے اچھی طرح سمجھے بوجھے جھٹلا دیا بھلا تم کیا کیا کرتے تھے اور چونکہ یہ

وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝ ٨٥

لوگ ظلم کیا کرتے تھے ان پر (عذاب کا) وعدہ پورا ہوگا پھر یہ لوگ کچھ بول بھی تو نہ سکیں گے۔ کیا

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ

ان لوگوں نے یہ بھی نہ دیکھا کہ ہم نے رات کو اس لئے بنایا کہ یہ لوگ اس میں چین کریں اور دن کو روشن تاکہ دیکھیں

مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ ٨٦

بھال کریں (بیشک اس میں ایمان لانے والوں کے لئے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔

ف یہاں مُردوں بہروں اور اندھوں سے کفار مراد ہیں مطلب یہ ہے کہ جس طرح مُردے باتیں سننے کی قابلیت نہیں رکھتے اسی طرح یہ کافر بھی حق بات نہیں سنتے اور جس طرح اندھے راہ نہیں دیکھ سکتے اسی طرح ان کفار کو راہ حق دکھائی نہیں دیتی ۱۲ ف اسی مطلب کی آیت اس کے قبل گزر چکی ہے جس کی پوری توضیح صفحہ ۲۳۳ میں گزر چکی ہے ف دابۃ الارض سے مراد اس آیت میں بھی حضرت علیؑ ہیں جن کے ہاتھ میں حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی ۱۲ ف اس آیت سے رجعت کا ثبوت واضح طور پر نکلتا ہے جس کا ذکر احادیث میں مجملاً یوں ہے کہ امام آخر الزمان کے ظہور کے بعد قیامت کے قبل خدا کچھ لوگوں کو جو ان کے سچے دوست یا پکے دشمن ہیں زندہ کرے گا تاکہ وہ لوگ ثواب عذاب اخروی کے علاوہ اپنی اپنی کارگزاری یا کارستانیوں کا عوض دنیا میں بھی دیکھ لیں اور مطلب اس آیت سے بالکل واضح ہے کیونکہ ذکر (فرمایا) ہے ہم ایک گروہ کو جمع کریں گے اور یہ بات قیامت میں نہ ہوگی بلکہ اس وقت تو تمام لوگ زندہ و جمع کئے جائیں گے چنانچہ خداوند عالم دوسری جگہ قیامت کے بارے میں فرماتا ہے حشرناھم فلم نغادر منھم احدا یعنی ہم ان سب کو جمع کریں گے اور انہیں سے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے اس کی تفصیل اگر دیکھنا ہو تو دینیات کی تیسری کتاب مؤلفہ حقیر میں ۱۲۰

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

اور (اسدن کو یاد کرو) جسدن صور پھونکا جائیگا تو جتنے لوگ آسمانوں میں ہیں اور جتنے لوگ زمین میں

مَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ وَكُلٌّ اَتَوْهُ

ہیں (غرض سب کے سب) دہل جائینگے مگر جس شخص کو خدا چاہے (وہ البتہ مطمئن رہیگا) اور سب لوگ اسکی

دٰخِرِيْنَ ۝۸۷ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ

بارگاہ میں نہایت عاجزی کی حالت میں حاضر ہونگے اور تم پہاڑوں کو دیکھ کر انھیں مضبوط جمے ہوئے سمجھتے ہو حالانکہ

تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ

یہ قیامت کے دن بادل کی طرح اڑتے اڑتے پھرتے ہونگے (یہ بھی) خدا کی کاریگری ہے کہ جس نے ہر چیز کو خوب

اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ۝۸۸ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ

مضبوط بنایا ہے بیشک جو کچھ تم لوگ کرتے ہو اس سے وہ خوب واقف ہے جو شخص نیک کام کرے گا اسکے لیے اس کی جزا اس سے

خَيْرٌ مِّنْهَا وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۝۸۹ وَمَنْ

کہیں بہتر ہے اور یہ لوگ اس دن خوف و خطر سے محفوظ رہیں گے اور جو لوگ برا کام

جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ

کریں گے وہ منہ کے بل جہنم میں جھونک دیئے جائیں گے (اور ان سے کہا جائیگا کہ) جو

تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۹۰ اِنَّمَآ اُمِرْتُ

کچھ تم (دنیا میں) کرتے تھے بس اسی کی جزا تمہیں دی جائے گی (اے رسول ان سے کہہ دو) مجھے تو

اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ

بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے مالک کی عبادت کروں جس نے اسے عزت حرمت دی

كُلُّ شَيْءٍ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۹۱

ہے اور ہر چیز اسی کی ہے اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس کے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ

اور یہ کہ میں قرآن پڑھا کروں پھر جو شخص راہ پر آیا۔ تو اپنی ذات کے نفع کے واسطے راہ

ے اس آیت کا ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ تم پہاڑوں کو قیامت کے دن دیکھ کر خیال کرو گے کہ جمے ہوئے ہیں حالانکہ وہ حقیقۃً بادلوں کی طرح اڑتے ہونگے اس میں تو وہم کو یہ ہوتا ہے کہ وقت واحد میں اتنی بڑی چیز اڑتی بھی ہو اور جمی ہوئی بھی دکھائی دے کیونکر ممکن ہے اس کا جواب فلاسفوں کے اس قول سے اچھی طرح ہو جاتا ہے کہ جب کسی بڑی چیز حرکت کرے تو اس کے اجزا کی حرکت محسوس نہیں ہوا کرتی جیسے بادل جو سارے آسمان میں چھایا ہوا ہو چلتا ہوا معلوم نہیں ہوا کرتا ۱۲-۱۲-۱۲

لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝٩٢
پر آیا اور جو گمراہ ہوا تو تم کہدو کہ میں بھی بس ایک ڈرانے والا ہوں ؎ اور
وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۚ وَ
تم کہہ دو کہ الحمد للہ وہ عنقریب تمھیں اپنی (قدرت کی) نشانیاں لے دکھا دیگا تو تم انھیں پہچان
مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝٩٣
لوگے اور جو کچھ تم کرتے ہو تمھارا پروردگار اس سے غافل نہیں ہے

(٢٨) سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ (٤٩)
(اٰياتها ٨٨) (ركوعاتها ٩)

سورہ قصص مکہ میں نازل ہوا اور اس کی اٹھاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰسٓمّٓ ۝١ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢ نَتْلُوْا
طسم اے رسول یہ واضح و روشن کتاب کی آیتیں ہیں (جنمیں) ہم تمھارے سامنے موسیٰ اور
عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ
فرعون کا واقعہ ایماندار لوگوں کے نفع کے واسطے ٹھیک ٹھیک بیان کرتے
يُّؤْمِنُوْنَ ۝٣ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِى الْاَرْضِ وَ
ہیں بیشک فرعون نے (مصر کی) سرزمین میں بہت سر اٹھایا تھا اور
جَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ
اس نے وہاں کے رہنے والوں کو کئی گروہ کر دیا تھا انھیں سے ایک گروہ (بنی اسرائیل)
يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ اِنَّهٗ
کو عاجز کر رکھا تھا کہ انکے بیٹوں کو ذبح کروا دیتا تھا۔ اور انکی عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ چھوڑ دیتا تھا بیشک
كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝٤ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ
وہ بھی مفسدوں میں سے تھا اور ہم تو یہ چاہتے تھے کہ جو لوگ روئے زمین میں کمزور کر دیئے گئے

لے دنیا میں یہ کو مصر کرا ور قتل ہونا آخرت میں دوزخ کا جلنا۔ ٢ے اس سورہ میں خداوند عالم نے حضرت موسیٰ و فرعون کا تفصیلی قصہ حضرت رسول کی بعثت کے دلائل ایماندار نصرانیوں کی مدح حضرت رسول کی خواہش ... کی مدح اگلوں کے غرور کا تذکرہ سے خدا بغیر ہدایت کے عذاب نہیں کرتا۔ آخرت کی فضیلت ... کا ذکر خدا جس کو چاہے منتخب کرتا ہے خدا کی قدرت قارون کا قصہ اور اسکے نتائج حضرت رسول کی بعثت وغیرہ کو ذکر فرمایا ہے۔

عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ

ہیں ان پر احسان کریں اور ان ہی کو (لوگوں کا) پیشوا بنائیں اور ان ہی کو اس

أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۝ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ

(سرزمین) کا مالک بنائیں اور ان ہی کو روئے زمین پر پوری قدرت عطا کریں

فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَ

اور فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو انہی کمزوروں کے ہاتھ سے وہ چیزیں دکھائیں

جُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۝ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ

جس سے یہ لوگ ڈرتے لے تھے اور ہم نے موسیٰ کی ماں کے پاس یہ وحی بھیجی کہ تم اس کو دودھ

أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ أَرْضِعِيهِ ۖ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ

پلاؤ۔ پھر جب اس کی نسبت تم کو کوئی خوف سلہ ہو تو اس کو (ایک صندوق میں رکھ کر) دریا

فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي ۖ إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَ

میں ڈال دو اور (اس پر) تم کچھ نہ ڈرنا اور نہ کڑھنا تم اطمینان رکھو ہم اس کو پھر

جَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ

تمہارے پاس پہنچا دیں گے اور اسکو (اپنا) رسول بنائیں گے (غرض موسیٰ کی ماں نے دریا میں ڈالدیا) تو صندوق

لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا ۗ إِنَّ فِرْعَوْنَ وَ

بہتے بہتے فرعون کے محل کے پاس آ لگا تو فرعون کے لوگوں نے اسے اٹھا لیا تاکہ (ایک دن) یہی (انکا) دشمن اور انکے

هَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ ۝ وَ

رنج کا باعث بنے اسمیں شک نہیں کہ فرعون اور ہامان ان دونوں کے لشکر غلطی پر تھے اور جب (موسیٰ

قَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِي وَلَكَ ۖ

محل میں لائے گئے تو فرعون کی بی بی آسیہ اپنے شوہر سے بولی کہ یہ میری اور تمہاری (دونوں کی) آنکھوں

لَا تَقْتُلُوهُ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا

کی ٹھنڈک ہے تو تم لوگ اس کو قتل نہ کرو کیا عجب ہے کہ ہم کو یہ نفع پہنچائے یا ہم اسے لے

لے چونکہ نجومیوں نے یہ کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص پیدا ہونے والا ہے جو ان کو تیری حکومت سے آزاد کرے گا اور تیری سلطنت کو تباہ کرے گا۔ فرعون نے اس کی روک تھام کی اور ہزاروں بچے ذبح کر دیئے گئے مگر خدا کے ارادے کو کون روک سکتا ہے جو ہونا تھا وہ ہو کر رہا اور اس کی سلطنت حضرت موسےٰ کے ہاتھوں تباہ ہوئی اور ضرور ہوئی۔ سلہ حضرت موسیٰ کی ماں کو ایک تو خوف ان کے رونے کا تھا کہ مبادا کوئی آواز سن لے دوسرا خوف ان کے ڈوب جانے کا تھا غرض اس ابہام کے بعد مادر موسیٰ نے حزقیل صبورے جو فرعون کا چچازاد بھائی اور بڑھئی کا کام کرتا تھا پانچ بالشت کا ایک صندوق بنوایا مگر اس کے اصرار پر اپنی غرض بھی بیان کر دی حزقیل نے مکان پر نشان دیکر فرعون کے لوگوں کو خبر دینی چاہی خدا کی شان اس کی زبان گنگ ہو گئی اور اشارہ کو لوگوں نے سمجھا نہیں آخر نکال دیا گیا جب دوکان پر آیا تو زبان کھل گئی اس نے افشائے راز کا قصد کیا تو زبان بھی بند ہو گئی اور اندھا بھی ہو گیا آخر پھر دوبارہ مار کھا کر نکالا گیا تب اس نے سچے دل سے عہد کیا کہ اگر رب کی اچھا ہو جاؤں تو اس پر ایمان لاؤں غرض وہ اچھا ہو گیا اور سب سے پہلے حضرت موسیٰ پر ایمان لایا اور جس آگے مادر موسےٰ سے اپنا قصہ بیان کیا ان ہی کا نام مومن آل فرعون ہے۔ ۱۲

مومن آل فرعون

وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾ وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ

پالک ہی بنالیں اور انھیں (اسی کے ہاتھ سے برباد ہونیکی) خبر نہ تھی (ادھر تو یہ ہو رہا تھا اور ادھر)

فَارِغًا ۖ إِن كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَن رَّبَطْنَا

موسیٰ کی ماں کا دل ایسا بے چین ہوگیا کہ اگر ہم اسکے دل کو مضبوط نہ کردیتے تو قریب تھا کہ موسیٰ کا حال

عَلَىٰ قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠﴾ وَقَالَتْ

ظاہر کردیتی (اور ہمنے اسلئے ڈھارس دی) تاکہ وہ (ہمارے وعدہ کا) یقین کئے رکھے اور موسیٰ کی ماں نے (دریا

لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ ۖ فَبَصُرَتْ بِهِ عَن جُنُبٍ وَهُمْ

میں ڈالتے وقت) انکی بہن (کلثوم) سے کہا کہ تم اسکے پیچھے (الگ چلی جاؤ) تو وہ موسیٰ کو دور سے دیکھتی رہی اور

لَا يَشْعُرُونَ ﴿١١﴾ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِن

ان لوگوں کو اسکی خبر بھی نہ ہوئی اور ہمنے موسیٰ سے پہلے ہی سے اور دائیوں (کے دودھ) کو حرام کردیا تھا

قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ

(کسی کی چھاتی سے منہ نہ لگایا) تب موسیٰ کی بہن بول اٹھی میں تمھیں ایک گھرانے کا پتہ بتاؤں کہ وہ تمہاری

يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ﴿١٢﴾ فَرَدَدْنَاهُ

خاطر اس بچے کی پرورش کرینگے اور وہ یقینی اس کے خیرخواہ ہونگے غرض[1] (اس ترکیب سے) ہمنے موسیٰ کو انکی

إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ

ماں تک پھر پہنچادیا تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہوجائے اور رنج نہ کرے اور تاکہ سمجھ لے کہ خدا کا وعدہ

أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾

بالکل ٹھیک ہے مگر ان میں کے اکثر نہیں جانتے ہیں اور جب موسیٰ اپنی جوانی کو

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَ

پہنچے اور (ہاتھ پاؤں نکال کے) درست ہوگئے تو ہم نے ان کو حکمت

عِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٤﴾ وَدَخَلَ

اور علم عطا کیا اور نیکی کرنے والوں کو ہم یوں جزائے خیر دیتے ہیں اور ایک دن اتفاقاً موسیٰ شہر میں

[1] جب حضرت موسےٰ کی ماں کو ان کی بہن بلا لائیں تو یہ فرعون کی گود میں تھے اور کسی دائی کا دودھ پیتے نہ چپ ہوتے بلکہ دائی کی طرف سے منہ پھیر لیتے مگر جب ماں نے گود میں لینا چاہا تو ان کی بو سونگھ کر رونے اور دودھ پینا چاہا فرعون نے پوچھا تو کون ہے اس بچہ نے تیری طرف کیوں رغبت کی وہ بولیں میں ایک خوشبو پاکیزہ خوش پسندیدہ تن عورت ہوں اور میرا دودھ بہت شیریں ہے اور اس وجہ سے جس بچہ کو میرے پاس لاؤ فوراً دودھ پینے لگتا ہے غرض فرعون نے ان کی تنخواہ مقرر کردی اور کہا کہ اسے اپنے گھر لیجاؤ اور ہر ہفتہ لے آیا کرنا۔ ۱۳-۱۲-۱۳-۱۴

حضرت موسیٰ کی پرورش

الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ
ایسے وقت آئے کہ وہاں کے لوگ (نیند کی) غفلت میں پڑے ہوئے تھے تو دیکھا کہ وہاں دو آدمی
فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِن شِيعَتِهِ وَهَٰذَا
آپس میں لڑ رہے ہیں یہ ایک تو ان کی قوم (بنی اسرائیل) میں کا ہے اور وہ (دوسرا) انکے دشمن
مِنْ عَدُوِّهِ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِن شِيعَتِهِ عَلَى
کی قوم (قبطی) کا ہے تو جو شخص ان کی قوم کا تھا اس نے اس شخص پر جو انکے دشمنوں میں تھا غلبہ
الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ
حاصل کرنے کے لئے موسیٰ سے مدد مانگی یہ سنتے ہی موسیٰ نے اسے ایک ہی گھونسا مارا تھا کہ اسکا کام تمام
قَالَ هَٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِينٌ ۝١٥
ہو گیا (پھر خیال کر کے) کہنے لگے یہ شیطان کا کام تھا کچھ شک نہیں کہ وہ دشمن اور صریح گمراہ
قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ
کرنے والا ہے (پھر بارگاہ خدا میں) عرض کی پروردگار بیشک میں نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا کہ اس شہر میں آیا
إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝١٦ قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ
تو مجھے (دشمنوں سے) پوشیدہ رکھ(لہ) غرض خدا نے انھیں پوشیدہ رکھا بیشک وہ بڑا پوشیدہ رکھنے والا (اور) مہربان ہے موسیٰ نے
فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِّلْمُجْرِمِينَ ۝١٧ فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ
عرض کی پروردگار! چونکہ تو نے مجھ پر احسان کیا ہے میں کبھی بھی گنہگاروں کا مددگار نہ بنوں گا غرض (رات تو) جوں توں
خَائِفًا يَتَرَقَّبُ فَإِذَا الَّذِي اسْتَنصَرَهُ بِالْأَمْسِ
گذری (صبح کو امید و بیم کی حالت میں موسیٰ شہر میں گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہی شخص جس نے کل ان سے مدد
يَسْتَصْرِخُهُ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِينٌ ۝١٨
مانگی تھی ان کو پھر فریاد کر رہا ہے موسیٰ نے اس سے کہا بیشک تو صریح گمراہ ہے غرض جب موسیٰ نے چاہا کہ اس شخص
فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَن يَبْطِشَ بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ
پر جو دونوں کا دشمن تھا (پکڑنے کے لئے) ہاتھ بڑھائیں تو قبطی کہنے لگا اے

لہ مغفرت کے ظاہری معنے بخشنے کے ہیں مگر لغت عرب میں پوشیدہ رکھنے کے معنے بھی ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ کا ایک گھونسا مارنا اور وہ بھی ایک مومن کی حمایت میں اور وہ بھی کافر کو ہرگز گناہ نہیں ہو سکتا تاکہ اسکے بخشنے کی ضرورت ہو کیونکہ ایک گھونسے سے کوئی مرا نہیں کرتا اور نہ اس قصد سے مارا تھا بلکہ جھگڑا چھڑانے اور اس کے مغلوب کرنے کی غرض سے اور اس کا مر جانا ایک اتفاقی بات تھی جو ہرگز جرم نہیں کہلاتا پھر حضرت موسیٰ کا اپنی طرف ظلم کی نسبت دینا اس فعل خاص کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اس خیال سے کہ اس شہر میں آنے کی وجہ سے یہ فعل مجھ سے ہوا اور اس کی وجہ سے لوگ میرے دشمن ہو گئے اور جان کے خواہاں ہیں تو گویا اس شہر میں آنا اور لوگوں کا دشمن ہو جانا ہی اپنے اوپر ظلم ہوا ۱۲

يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ ۖ

موسیٰ جس طرح تم نے کل ایک آدمی کو مار ڈالا (اسی طرح) مجھے بھی مار ڈالنا چاہتے ہو تم تو یہی چاہتے

اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ

ہو کہ روئے زمین میں سرکش بن کر رہو اور مصلح (قوم) بن کر رہنا

اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝ ١٩ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا

نہیں چاہتے ملے اور ایک شخص شہر کے اس کنارے سے دوڑتا ہوا آیا اور (موسیٰ سے)

الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۡ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ

کہنے لگا موسیٰ (تم) یقین جانو کہ شہر کے بڑے بڑے آدمی تمہارے بارے میں مشورہ کر رہے ہیں کہ تم کو قتل

لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ ٢٠ فَخَرَجَ

کر ڈالیں تو تم (شہر سے) نکل بھاگو میں تم سے خیر خواہانہ کہتا ہوں غرض موسیٰ وہاں سے امید و بیم کی

مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۡ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ٢١

حالت میں نکل کھڑے ہوئے اور (بارگاہ خدا میں) عرض کی پروردگار مجھے ظالم لوگوں (کے ہاتھ) سے

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ

نجات دے اور جب مدین کی طرف رخ کیا (اور راستہ معلوم نہ تھا) تو آپ ہی آپ بولے مجھے امید ہے

يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ ٢٢ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ

کہ میرا پروردگار مجھے سیدھا راستہ دکھائے اور آٹھ دن فاقہ کرتے چلے (اور جب شہر مدین کے کنوئیں پر

وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۠ وَوَجَدَ

(جو شہر کے باہر تھا) پہنچے تو کنوئیں پر لوگوں کی بھیڑ دیکھی کہ وہ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں اور ان کے

مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۭ قَالَتَا

پیچھے دو عورتیں (حضرت شعیب کی بیٹیوں) کو دیکھا کہ وہ (اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی ہیں موسیٰ نے پوچھا کہ تمہارا کیا مطلب

لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَاۗءُ ۫ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ۝ ٢٣

ہے وہ بولیں جب تک سب چرواہے (اپنے جانوروں کو) خوب چھکا کے پانی پلا کر پھر نہ جائیں (ہم نہیں پلا سکتے)

ملے یہ سنکر حضرت موسیٰ نے ہاتھ کھینچ لیا اس بحث نے جو ہوئی پائی تو اسے یقین ہو گیا کہ الغرض یہ کل بھی مارا تھا اور فوراً آپ کی خبر فرعون تک پہنچا دی اور وہاں سے لوگ چلے کہ موسیٰ کو مار ڈالنا چاہیے یہ واقعہ مومن آل فرعون حزقیل کو معلوم ہوا اور حضرت موسے کے پاس دوڑے ہوئے آئے اور بیان کر دیا ۔۱۳۰۔۱۳۰۔۱۳۰۔۱۳۰۔۱۳۰

ع ٩

(حضرت موسیٰ کا مدین پہنچنا)

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰىٓ اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ

اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں تب موسیٰ نے انکی (بکریوں) کیلئے (پانی کھینچکر) پلادیا پھر یہاں سے ہٹکر چھاؤں

اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِىْ

میں جا بیٹھے تو چونکہ بہت بھوک لگی تھی عرض کی پروردگار (اس وقت) جو نعمت تو میرے پاس بھیجدے میں اسکا سخت حاجتمند ہوں اتنے

عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۡ قَالَتْ اِنَّ اَبِىْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا

میں ان ہی دو میں سے ایک عورت شرم سے چال سے آئی اور موسیٰ سے کہنے لگی میرے والد تم کو بلاتے ہیں تاکہ

سَقَيْتَ لَنَا ۭ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ

تم نے جو ہماری بکریوں کو پانی پلادیا ہے تمہیں اسکی مزدوری دیں، غرض جب موسیٰ انکے پاس آئے اور ان سے

قَالَ لَا تَخَفْ ۣ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتْ

اپنے قصے بیان کیے تو انھوں نے کہا اب کچھ اندیشہ نہ کرو تم نے ظالم لوگوں کے ہاتھ سے نجات پائی ہے اسی

اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۡ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ

اثنا میں ان دونوں میں سے ایک لڑکی نے کہا کہ ابا ان کو نوکر رکھ لیجیے کیونکہ آپ جسکو بھی نوکر رکھیں سب

الْقَوِىُّ الْاَمِيْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ

میں بہتر وہ ہے جو مضبوط اور امانتدار ہو اور ان میں دونوں باتیں پائی جاتی ہیں تب (شعیبؑ نے) کہا میں چاہتا ہوں

اِحْدَى ابْنَتَىَّ هٰتَيْنِ عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِىْ ثَمٰنِىَ

کہ اپنی ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کے ساتھ تمہارا اس (مہر) پر نکاح کردوں کہ تم آٹھ برس تک میری

حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَآ

نوکری کرو اور اگر تم دس برس پورے کردو تو تمہارا احسان اور میں تم پر محنت شاق بھی ڈالنا

اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ۭ سَتَجِدُنِىْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

نہیں چاہتا اور تم مجھے انشاء اللہ نیکو کار آدمی

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ ۭ

پاؤگے موسیٰ نے کہا یہ میرے اور آپ کے درمیان (معاہدہ) ہے دونوں مدتوں میں

لے اسکا مطلب یہ تھا کہ ہمارے گھر میں کوئی مرد صورت نہیں ہے ایک باپ ہیں سو بڈھے اس ضرورت سے ہم لوگوں کو خود بکریوں کو پانی پلانے آنا پڑتا ہے ۔ ے بیکسوں کی حالت زار پر رحم کھانا اور باوجود سخت تنگی و مجبوری کے خدا کے سوا کسی سے مدد نہ مانگنا اور محض خدا ہی پر بھروسہ رکھنا صاف بتاتا ہے کہ حضرت موسیٰ کی حیثیت ہی ایک نفیس بندہ ہونے اور پیغمبری کے واسطے مخلوق ہوئی تھی کیونکہ اس وقت فاقہ کرتے اور درختوں کی پتیاں کھاتے کی تھے بدن کا تمام گوشت گھل گیا تھا اور صرف پوست و استخوان رہ گئے تھے کھال بھی اس قدر پتلی ہوگئی تھی کہ اوپر سے پتوں کی سبزی دکھائی دیتی تھی اور اس وقت بھی شدت سے بھوکے تھے باوجود کے کسی سے کچھ نہ مانگا عورت ولیت ذات تھیں بھی نہیں تو کیا ہے ۱۲۰ سے کیونکہ یہ شہر فرعون کے دخل میں نہ تھا اس کے بعد حضرت شعیب نے کھانا طلب کیا مگر حضرت موسیٰ نے انکار کیا اور کہا کہ ہم اس حضرت کو دنیا کے بدلے نہیں بیچتے ہیں میں نے آپ کی لڑکیوں کو محض خدا کی خوشنودی کے واسطے پانی پلایا ہیں اس کی اجرت لینا نہیں چاہتا حضرت شعیب نے فرمایا میں بھی محض مہمان سمجھ کر کھانا کھلاتا ہوں اجرت کا خیال نہیں تب حضرت موسیٰ نے کھانا کھایا ۔

أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۖ وَاللَّهُ

ہیں جو بھی پوری کروں مجھے اختیار ہے، پھر مجھ پر جبر اور زیادتی (دینے) کا آپ کو حق نہیں اور ہم آپ جو کچھ کر رہے

عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۝ ٢٨ فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ

ہیں اس کا خدا گواہ ہے، غرض موسیٰ کا چھوٹی لڑکی سے نکاح ہو گیا اور رہنے لگے، پھر جب موسیٰ نے اپنی دس برس

وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِن جَانِبِ الطُّورِ نَارًا ۖ قَالَ

کی مدت پوری کی اور بی بی کو لیکر چلے تو اندھیری رات جاڑے کے دن راہ بھول گئے اور بی بی صفورا کو درد زہ شروع ہوا

لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا

لئے میں کوہ طور کی طرف سے آگ دکھائی دی تو اپنے گھر کے والوں سے کہا کہ تم لوگ ٹھہرو میں نے یقیناً آگ دیکھی ہے میں تو ہاں جاتا ہوں

بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ۝ ٢٩

کیا عجب ہے میں ہاں (راستہ کی) کچھ خبر لاؤں یا آگ کی کوئی چنگاری ہی لیتا آؤں تاکہ تم لوگ تاپو غرض جب موسیٰ

فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِن شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي

آگ کے پاس آئے تو میدان کے داہنے کنارے سے اس مبارک جگہ میں ایک درخت سے انہیں آواز آئی کہ

الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَن يَا مُوسَىٰ إِنِّي

اے موسیٰ اس میں شک نہیں کہ میں ہی اللہ سارے جہان کا پالنے والا ہوں اور یہ

أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ ٣٠ وَأَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ

(بھی آواز آئی) کہ تم اپنی چھڑی (زمین پر) ڈال دو پھر جب (ڈال دیا تو) دیکھا کہ وہ اس طرح بل کھا رہی

فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّىٰ مُدْبِرًا وَ

ہے گویا کہ وہ (زندہ) اژدہا ہے تو پیٹھ پھیر کے بھاگے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا (تو ہم نے فرمایا)

لَمْ يُعَقِّبْ ۚ يَا مُوسَىٰ أَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۖ

اے موسیٰ آگے آؤ اور ڈرو نہیں تم ہر طرح امن و امان میں ہو (اچھا اور لو)

إِنَّكَ مِنَ الْآمِنِينَ ۝ ٣١ اسْلُكْ يَدَكَ فِي

اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو (اور نکال لو) تو سفید براق ہو کر بے عیب نکل آیا

ملے حضرت موسیٰ نے کہا صاحب آپ نے تو بکریوں کے چرانے کی خدمت میرے متعلق کی ہے تو ایک چھڑی بھی دیجئے کہ آگے جنگلے میں موذی جانوروں کے دفع کرنے میں کام آئے، حضرت شعیب نے اپنی صاحبزادی سے کہا جاؤ اور کوئی عصا اٹھا لاؤ وہ گئیں اور ایک عصا لے آئیں آپ نے فرمایا یہ نہیں دوسرا وہ پھر گئیں تو وہی لے آئیں اور واپسی کا حکم ہوا حتیٰ کہ جب کئی بار یہی ہوا تو بولیں میں کیا کروں دوسرا عصا لانا چاہتی ہوں مگر یہی میرے ہاتھ میں آ جاتا ہے اور دوسرا ہٹ جاتا ہے تب آپ نے فرمایا اچھا یہی دیدو موسیٰ ہی اس کے مستحق ہیں یہ وہی عصا تھا جو حضرت آدم بہشت سے لائے تھے اور سلسلہ وار حضرت شعیب تک پہنچا تھا ۱۲۔

جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوٓءٍ ۙ وَّاضْمُمْ

اور خوف کی وجہ سے اپنے بازو اپنی طرف سمیٹ لے [1] (تاکہ

إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ

خوف جاتا رہے) الغرض یہ دونوں (عصا و ید بیضا) تمہارے پروردگار کی

مِنْ رَّبِّكَ إِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوْا

طرف سے (تمہاری نبوت کی) دو دلیلیں فرعون اور اس کے دربار کے سرداروں کے واسطے

قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝٣٢ قَالَ رَبِّ إِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا

ہیں اسمیں شک نہیں کہ وہ بدکار لوگ تھے موسیٰ نے عرض کی پروردگار اِن میں سے ایک شخص

فَأَخَافُ أَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝٣٣ وَأَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ أَفْصَحُ

کو مار ڈالا تھا تو میں ڈرتا ہوں کہیں اسکے بدلہ مجھے نہ مار ڈالیں اور میرا بھائی ہارون وہ مجھ سے زبان

مِنِّيْ لِسَانًا فَأَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ۫ إِنِّيْٓ

میں زیادہ فصیح ہے تو تو اسے میرے ساتھ میرا مددگار بنا کر بھیج کہ وہ میری تصدیق کرے کیونکہ یقیناً

أَخَافُ أَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝٣٤ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ

میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ مجھے وہ لوگ جھٹلا دینگے (تو انکے جواب کیلئے گویائی کی ضرورت ہے) فرمایا اچھا

بِأَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ إِلَيْكُمَا ۚ

ہم عنقریب تمہارے بھائی کی وجہ سے تمہارے بازو قوی کر دینگے اور تم دونوں کو ایسا غلبہ عطا کرینگے کہ فرعونی

بِاٰيٰتِنَآ ۚ أَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝٣٥ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

لوگ تم دونوں تک ہمارے معجزے کی وجہ سے پہنچ بھی نہ سکیں گے (دو جاؤ) تم دونوں اور تمہارے پیرو غالب رہیں گے

مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ

غرض جب موسیٰ ہمارے واضح و روشن معجزے لیکر انکے پاس آئے تو وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ تو بس اپنے

مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْأَوَّلِيْنَ ۝٣٦

دل کا گھڑا ہوا جادو ہے اور ہم نے تو اپنے اگلے باپ دادوں کے زمانہ میں ایسی بات سنی بھی نہیں

[1] ایک تو سردی کا موسم اُس پر خوف ایسی حالت میں ہاتھوں کو بغلوں میں کر لینے سے عموماً سردی لرزہ اور خوف کم ہو جاتا ہے۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ

اور موسیٰ نے کہا میرا پروردگار اس شخص سے خوب واقف ہے جو اس کی بارگاہ سے ہدایت

عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا

لیکر آیا ہے اور اس شخص سے بھی جسکے لیے آخرت کا گھر ہے اسمیں تو شک ہی نہیں کہ ظالم لوگ

يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ۳۷ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ

کامیاب نہیں ہوتے اور (یہ سنکر) فرعون نے کہا اے میرے دربار کے سردارو مجھ کو تو اپنے سوا

مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ

تمہارا کوئی پروردگار معلوم نہیں ہوتا (اور موسیٰ دوسرے کو خدا بتاتا ہے) تو اے ہامان (وزیر فرعون) تم میرے

يٰهَامٰنُ عَلَي الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ

واسطے مٹی کی (اینٹوں) کا پجاوا سلگاؤ پھر میرے واسطے ایک پختہ محل تیار کراؤ تاکہ میں (اس پر چڑھ کر)

اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ

موسیٰ کے خدا کو دیکھوں اور میں تو یقیناً موسیٰ کو جھوٹا سمجھتا ہوں اور

الْكٰذِبِيْنَ ۝ ۳۸ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ

فرعون اور اسکے لشکر نے روئے زمین میں ناحق سر اٹھایا تھا اور ان لوگوں نے سمجھ لیا تھا کہ

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ۝ ۳۹

ہماری بارگاہ میں وہ کبھی پلٹ کر نہیں آئیں گے تو ہم نے اس کو

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ

اور اسکے لشکر کو لے ڈالا پھر ان سب کو دریا میں ڈال دیا تو (اے رسول) ذرا

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۴۰ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً

دیکھو تو کہ ظالموں کا کیسا برا انجام ہوا اور ہم نے انکو (گمراہوں کا) پیشوا بنایا کہ (لوگوں کو) جہنم کی

يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ ۴۱

طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے دن (ایسے بیکس ہونگے کہ) انکو کسی طرح کی مدد نہ دی جائے گی۔

١؎ اس محل میں مزدوروں کے علاوہ پچاس ہزار معمار کام کرتے تھے اور اتنا بلند بنایا گیا تھا کہ اس کے قریب اس سے بلند دوسرا کوئی مکان نہ تھا فرعون اس کی چھت پر گیا اور پہلے یہ سمجھا تھا کہ آسمان اس سے قریب ہوگا مگر جب دیکھا تو اتنا ہی دور معلوم ہوا جتنا زمین سے تو بہت نادم ہو کر ایک تیر آسمان کی طرف پھینکا اور جب وہ تیر خون آلود گرا تو بولا میں نے موسیٰ کے خدا کو مار ڈالا۔ حضرت جبرئیل نے بحکم خدا اپنے پر سے اس پر مارا کہ وہ محل تین ٹکڑے ہو کر گر پڑا اور اس کے گرنے سے بہت سے لوگ ضائع ہوئے۔ ۱۲۔

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اور ہم نے دنیا میں بھی تو لعنت اُنکے پیچھے لگادی ہے اور قیامت کے دن اُن کے

هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

ع

چہرے بگاڑ دیئے جائیں گے اور ہمنے بہتیری اگلی اُمتوں کو ہلاک کر ڈالا اس کے بعد

مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ

موسیٰ کو کتاب (توریت) عطا کی جو لوگوں کے لئے از سرتاپا بصیرت اور ہدایت اور رحمت تھی

وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَمَا كُنْتَ

تاکہ وہ لوگ عبرت و نصیحت حاصل کریں اور (اے رسول) جس وقت ہم نے

بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا

موسیٰ کے پاس اپنا حکم بھیجا تھا تو تم (طور کے) مغربی جانب موجود نہ تھے اور نہ تم ان واقعات کو

كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ

بچشم دید دیکھنے والوں میں سے تھے مگر ہم نے (موسیٰ کے بعد) بہتیری امتیں پیدا کیں

عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا

پھر اُن پر ایک زمانۂ دراز گذر گیا اور نہ تم مدین کے لوگوں میں رہتے تھے کہ اُن کے سامنے ہماری

عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝ وَمَا كُنْتَ

آیتیں پڑھتے اور تم کو اُنکے حالات معلوم ہوتے مگر ہم تو تم کو پیغمبر بنا کر بھیجنے والے تھے اور نہ تم طور

بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ

کی کسی جانب اسوقت موجود تھے جب ہمنے (موسیٰ کو) آواز دی (تاکہ تم دیکھتے) مگر یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ

ہے تاکہ تم ان لوگوں کو جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا آیا ہی نہیں (عذاب سے) ڈراؤ تاکہ یہ

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ

لوگ نصیحت و عبرت حاصل کریں اور اگر یہ نہ ہوتا کہ جب ان پر ان کی اگلی کرتوتوں

لہ ان آیات سے حضرت رسول کی نبوت و رسالت کا اثبات مقصود ہے اور حضرت کی طرف خطاب کر کے لوگوں کے سمجھانے کے لئے یوں فرمایا ہے کہ باوجودیکہ تم موسیٰ پر جتنے واقعات گذرے نہ موجود تھے اور نہ تم نے دیکھا اور نہ کسی کتاب میں پڑھا اور نہ لوگوں سے سنا مگر پھر بھی تم صاف صاف بیان کر رہے ہو آخر اگر تم پیغمبر نہ ہوتے اور تمہارے پاس وحی نہ آتی تو تمہارے پاس ان واقعات کے جاننے کا کیا ذریعہ تھا وحی ہی تو ہے بیچھے کر تاکہ وہ قرآن پاک ... کتب ...

لہ اس سے مراد زمانہ فترت یعنے حضرت عیسیٰ اور حضرت رسول کا درمیانی زمانہ ہے جو ساڑھے پانچ سو یا چھ سو برس ہوتے ہیں یا حضرت اسمٰعیل کے بعد سے حضرت رسول تک کا زمانہ مراد ہے کیونکہ عرب میں حضرت اسمٰعیل کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آیا اور حضرت عیسیٰ و موسیٰ تو صرف بنی اسرائیل کی ہدایت کے واسطے آئے تھے ۱۲

مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ

کی بدولت کوئی مصیبت پڑتی تو یہ کہنے لگتے کہ پروردگارا تو نے ہمارے پاس کوئی

اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ

پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیرے حکموں پر چلتے اور ایمانداروں میں ہوتے (تو ہم تم کو نہ بھیجتے)

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۴۷ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا

مگر پھر جب ہماری بارگاہ سے (دین) حق ان کے پاس پہنچا تو کہنے لگے جیسے (معجزے)

لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ

موسیٰ کو عطا ہوئے تھے ویسے ہی اس رسول (محمدؐ) کو کیوں نہیں دیئے گئے کیا جو معجزے

اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۟ وقفه

اس سے پہلے موسیٰ کو عطا ہوئے تھے انسے ان لوگوں نے انکار نہ کیا تھا کفار تو یہ بھی کہہ گذرے کہ یہ دونوں

وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ۝ ۴۸ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ

دونوں توریت قرآن جادو ہیں کہ باہم ایکدوسرے کے مددگار ہو گئے اور یہ بھی کہتے کہ ہم سب کے منکر ہیں اے رسول تم ان لوگوں

اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ ۴۹

سے کہدو کہ اگر تم سچے ہو تو خدا کی طرف سے ایک ایسی کتاب جو ان دونوں سے ہدایت میں بہتر ہو لے آؤ کہ میں بھی اس کی پیروی کروں

فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ

پھر اگر یہ لوگ (اس پر بھی) نہ مانیں تو سمجھ لو کہ یہ لوگ بس اپنی ہوا و ہوس کی پیروی کرتے ہیں اور جو شخص خدا

اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى

کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی ہوا و ہوس کی پیروی کرے اس سے زیادہ

مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۵۰ ع وَ

گمراہ کون ہوگا بے شک خدا سرکش لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا اور

لَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ ۵۱ ط

ہم یقیناً لگاتار (اپنے احکام بھیجکر) ان کی نصیحت کرتے رہے تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں جن

؎ یعنی دونوں کرامات حق جیسی ہے کہ جو مطالب ایک میں بیان ہوئے ہیں وہی دوسرے میں تو گویا ایک دوسرے کی تائید کرتا ہے۔ ۱۲

؎ یہ اور اس کے بعد کی آیتیں ان نصرانیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں جو حضرت رسول پر ایمان لائے تھے ان میں سے ۳۲ تو حضرت جعفر طیار کے ساتھ حبشہ سے آئے تھے اور آٹھ شام سے اور بحیرا ابرہہ اشرف عامر ایمن ادریس نافع اور تمیم بھی ان ہی لوگوں میں ہیں۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲

[illegible]

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِن قَبْلِهِ هُم بِهِ يُؤْمِنُونَ ۝ ۵۲
لوگوں کو ہم نے اس سے پہلے کتاب عطا کی ہے وہ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں
وَإِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ قَالُوا آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن
اور جب اُن کے سامنے یہ پڑھا جاتا ہے تو بول اُٹھتے ہیں کہ ہم تو اس پر ایمان لا چکے بیشک یہ ٹھیک
رَّبِّنَا إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ۝ ۵۳ أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ
اور ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے ہم تو اس کو اس کے پہلے ہی سے مانتے تھے یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے
أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ
اعمال خیر کی (دوہری جزا دی جائے گی چونکہ ان لوگوں نے صبر کیا اور بدی کا دفعیہ نیکی سے کرتے
السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ ۵۴ وَإِذَا سَمِعُوا
ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں عطا کیا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور جب
اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ
کسی سے کوئی بُری بات سنی تو اس سے کنارہ کش رہے اور کہہ دیا کہ ہمارے واسطے ہماری کارگذاریاں
أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ۝ ۵۵ إِنَّكَ
ہیں اور جو تمہارے واسطے تمھاری کارستانیاں (بس دور ہی سے) تمہیں سلام ہے ہم جاہلوں (کی صحبت) کے
لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ
خواہاں نہیں (اے رسول) بیشک تم جسے چاہو منزل مقصود تک نہیں پہنچا سکتے مگر ہاں خدا جسے چاہے منزل مقصود
وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝ ۵۶ وَقَالُوا إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ
تک پہنچائے اور وہی ہدایت یافتہ لوگوں سے خوب واقف ہے (اے رسول) کفار مکہ تم سے کہتے ہیں کہ اگر ہم تمہارے
مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا
ساتھ دین حق کی پیروی کریں تو ہم اپنے ملک سے اُچک لئے جائیں (یہ کیا کہتے ہیں) کیا ہم نے انہیں حرم (مکہ) میں جو
آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّن
ہر طرح کا امن ہے جگہ نہیں دی جہاں ہر قسم کے پھل روزی کے واسطے ہماری بارگاہ سے کھچے چلے جاتے

لے بعض مفسرین کا خیال ہے کہ یہ آیت ابو طالب کے بارے میں نازل ہوئی کہ چونکہ آپ نے رسول کو پرورش کیا تھا اور حضرت عبدالمطلب کی وفات کے بعد آپ کے ہر طرح سے نگران و محافظ تھے اس وجہ سے آپ کی تمنا تھی کہ حضرت ابو طالب ایمان لائیں مگر وہ ایمان نہ لائے لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ حضرت رسول کی تمنا اور خواہش خدا کی مرضی کے خلاف ہو حالانکہ ابو طالب کا ایمان لانا ثابت و واضح ہے چنانچہ الاصول میں ہے اجماع اہلبیت ابو طالب کے ایمان پر ہے و علماء مسلمان اہلبیت کا اس پر اتفاق ہے کہ ابو طالب مسلمان تھے اور مسلمان ہی مرے اور عبدالحق محدث دہلوی بھی اس کے قائل ہیں اور آپ کا شعر جس میں یہ عبارت ہے بالله ربا و بابن اخی نبیا و بابنی علی وصیا میں اللہ کے پروردگار اور اپنے بھتیجے کے نبی اور اپنے بیٹے علی کے وصی ہونے کو پسند کرتا ہوں اور آپ کے اشعار آپ کے ایمان کی دلیل ہیں۔ دیکھو سوانح عمری جناب امیر علیہ السلام مؤلفہ عبید اللہ امرتسری ۱۲۔

سے حارث بن نوفل نے حضرت رسول سے آکر بیان کیا کہ تمھاری بات سچی ہے اور جو کچھ تم کہتے ہو یقینی ہماری دینی فلاح کا باعث ہے مگر عرب کی مخالفت سے ڈرتا ہوں مبادا یہ لوگ ہم کو اس سرزمین سے نکال باہر کریں اور ہم ان کا مقابلہ نہ کر سکیں اس بنا پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۔

لَدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ۵۷ وَكَمْ اَهْلَكْنَا

ہیں مگر بہتیرے لوگ نہیں جانتے اور ہم نے تو بہتیری بستیاں برباد کر دیں جو اپنی معیشت میں

مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ

بہت اترا بٹ سے (زندگی) بسر کیا کرتی تھیں۔ تو (دیکھ لو) یہ ان ہی کے (اجڑے ہوئے) گھر ہیں جو

تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۗ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ ۵۸

ان کے بعد پھر آباد نہیں ہوئے مگر بہت کم اور (آخر) ہم ہی ان کے (مال و اسباب کے) وارث ہوئے اور

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْۤ اُمِّهَا

تمہارا پروردگار جب تک اُن گاؤں کے صدر مقام میں اپنا پیغمبر نہ بھیج لے اور وہ ان کے سامنے ہماری آیتیں نہ

رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِى الْقُرٰۤى

پڑھ لے اس وقت تک بستیوں کو برباد نہیں کر دیا کرتا اور ہم تو بستیوں کو برباد کرتے ہی نہیں جب

اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۝ ۵۹ وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ

تک وہاں کے لوگ ظالم نہ ہوں اور تم لوگوں کو جو کچھ عطا ہوا ہے تو دنیا کی (ذرا سی) زندگی

فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ

کا فائدہ اور اسی کی آرائش ہے اور جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ اس

وَّاَبْقٰى ۚ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ۶۰ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا

سے کہیں بہتر اور پائیدار ہے تو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے تو کیا وہ شخص جس سے ہمنے (بہشت کا) اچھا

حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

وعدہ کیا ہے اور وہ اسے پا کر رہے گا اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جسے ہمنے دنیاوی زندگی کے چند

ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝ ۶۱ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ

(روزہ) فائدے عطا کئے ہیں اور پھر قیامت کے دن وہ ان میں ہو جو ابدی کے واسطے ہمارے سامنے حاضر کیا جائیگا اور جسدن خدا ان کفار کو

فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ ۶۲

پکارے گا اور پوچھے گا کہ جن کو تم ہمارا شریک خیال کرتے تھے وہ (آج) کہاں ہیں (فرض و شرکا بھی

لے اگرچہ لغت میں ام کے معنی اصل کے ہیں مگر عربی محاورات کے موافق ہر چیز اس میں جو چیز سب کی جڑ یا بنیاد یا صدر ہوتے بھی ام کہتے ہیں جیسی طرح ام الوجع (تمام بیماریوں کی جڑ) کہتی ہیں ام الخبائث (تمام برائیوں کا سبب) شراب کو کہتے ہیں اسی طرح ام القریٰ اس گاؤں سے بڑا ہو کو کہتے ہیں کیونکہ اس کے اطراف کی سب بستیاں چھوٹی چھوٹی ہیں اسی وجہ سے میں نے اس کا ترجمہ صدر مقام کیا ہے۔

ے یہ آیت حضرت عمار یاسر اور ولید بن مغیرہ کی گفتگو پر نازل ہوئی تھی مطلب یہ ہے اگرچہ بہشت اُدھار ہے اور دنیا کی کامیابی نقد مگر یہ فانی ہے اور وہ ابدی پائدار تو ایسا اُدھار ایسے نقد سے کہیں بڑھ کر اعلیٰ ہے۔

ع ۱۰

حضرت عمار اور ولید کی مذمت

قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ

بلائے جائینگے؟ وہ لوگ جو ہمارے عذاب کے مستوجب ہو چکے ہیں کہیں گے کہ پروردگار یہی وہ لوگ ہیں جنہیں

اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۫ مَا كَانُوْٓا

ہمنے گمراہ کیا تھا جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے اسی طرح ہمنے انکو گمراہ کیا اب ہم تیری بارگاہ میں ان سے دستبردار

اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ۞ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ

ہوتے ہیں یہ لوگ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے اور کہا جائیگا کہ بلاؤ اپنے ان شریکوں کو جنہیں تم خدا سمجھتے تھے تو وہ

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ

تو مشرک وہ لوگ انھیں بلائینگے تو وہ انھیں جواب نہ دے سکیں گے اور اپنی آنکھوں سے عذاب کو دیکھیں گے کاش

لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ۞ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ

یہ لوگ (دنیا میں) راہ پر آئے ہوتے اور (وہ دن یاد کرو) جس دن خدا لوگوں کو پکار کر پوچھے گا کہ تم لوگوں

مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ۞ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ

نے پیغمبروں کو (ان کے سمجھانے پر) کیا جواب دیا تب اس دن انھیں باتیں نہ سوجھ پڑیں گی

يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۞ فَاَمَّا مَنْ تَابَ

(اور) پھر باہم ایک دوسرے سے پوچھ بھی نہ سکیں گے مگر ہاں جس شخص نے توبہ کر لی

وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ

اور ایمان لایا اور اچھے اچھے کام کئے تو قریب ہے کہ یہ لوگ اپنی مرادیں پانے

الْمُفْلِحِيْنَ ۞ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا

والوں سے ہونگے اور تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (جسے) چاہتا ہے منتخب[لہ] کرتا

كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا

ہے اور یہ انتخاب لوگوں کے اختیار میں نہیں ہے اور جس چیز کو یہ لوگ خدا کا شریک بناتے ہیں اس سے

يُشْرِكُوْنَ ۞ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا

خدا پاک اور (اس سے) برتر ہے اور اے رسول یہ لوگ جو باتیں اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے

لہ اس سے بالکل واضح طور پر ثابت ہوا کہ خداوندی عہدے صرف خدا ہی کے انتخاب سے حاصل ہوتے ہیں نبوت یا امامت بندوں کے ہاتھ میں ہرگز اس کا انتخاب نہیں کیونکہ خدا کے سوا یہ کون جانتا ہے کہ کون شخص کیسا رہے گا اور اس کے افعال و حرکات کیا ہونگے ۱۲

يَعْلِنُوْنَ ۝ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْحَمْدُ فِي

ہیں تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اور وہی خدا ہے اسکے سوا کوئی قابل پرستش نہیں دنیا اور آخرت میں

الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

اسی کی تعریف ہے اور اسی کی حکومت ہے اور تم لوگ (مرنے کے بعد) اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا

(اے رسول ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا تم نے دیکھا کہ اگر خدا ہمیشہ کے لئے قیامت تک تمہارے سروں

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ۭ

پر رات کو چھائے رہتا تو اللہ کے سوا کون خدا ہے جو تمہارے پاس روشنی لے آتا تو کیا تم سنتے

اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ

نہیں (اے رسول ان سے) کہدو کہ بھلا تم نے دیکھا کہ اگر خدا قیامت تک برابر تمہارے

عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ

سروں پر دن کئے رہتا تو اللہ کے سوا کون خدا ہے جو تمہارے لئے رات کو لے آتا

غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ۭ اَفَلَا

کہ تم لوگ اس میں رات کو آرام کرو تو کیا تم لوگ (اتنا بھی) نہیں دیکھتے اور اس نے اپنی

تُبْصِرُوْنَ ۝ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ

مہربانی سے تمہارے واسطے رات اور دن کو بنایا تاکہ تم رات میں آرام کرو اور دن میں

وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ

اسکے فضل و کرم (روزی) کی تلاش کرو اور تاکہ تم لوگ شکر کرو اور (اس

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ

دن کو یاد کرو) جس دن وہ انھیں پکار کر پوچھے گا کہ جن کو تم لوگ میرا شریک

اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ وَنَزَعْنَا

خیال کرتے تھے وہ (آج) کہاں ہیں اور ہم ہر ایک امت سے ایک گواہ[۱]

[۱] مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن ہر امت کے مستحق عذاب لوگوں کے قائل کرنے کے واسطے انکے نبی بلائے جائیں گے اور ان کی نافرمانیوں کی گواہی دیں گے اسی طرح ہر زمانہ کے اوصیاء اور ائمہ بھی اگر اپنے زمانہ کے نافرمانوں کے خلاف اظہار کریں گے اسی وجہ سے حضرت رسول سے منقول اور تمام فرق اسلام میں متفق علیہ ہے کہ من مات بغیر معرفۃ امام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو پہچانے بغیر مر گیا وہ کفر کی موت مرا

ہر نبی و امام گواہی دیں گے

مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا

پیغمبر نکالیں (سامنے بلائیں) اگے پھر (اس دن مشرکین سے) کہیں گے کہ اپنی (برأت کی) دلیل پیش کرو

أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝

تب انھیں معلوم ہو جائیگا کہ حق خدا ہی کی طرف ہے اور جو افترا پرداز یاں یہ لوگ کیا کرتے تھے

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ۖ وَ

سب اُن سے غائب ہو جائینگی (ناشکری کا ایک قصہ سنو) موسیٰ کی قوم سے ایک شخص قارون[1] (نامی) تھا تو اُن پر

آتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ

سرکشی شروع کی اور ہم نے اس کو اس قدر خزانے عطا کئے تھے کہ ان کی کنجیاں ایک سکت دار[2] جماعت

بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ

(کی جماعت) کو اٹھانا دوبھر ہوتا تھا جب (ایکبار) اسکی قوم نے اُس سے کہا کہ (اپنی دولت پر) اترامت

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ۝ وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ

کیونکہ خدا اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور جو کچھ خدا نے تجھے دے رکھا ہے اسمیں آخرت

اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ ۖ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا ۖ

کے گھر کی بھی جستجو کر اور دُنیا سے جس قدر تیرا حصہ ہے مت بھول[3] جا اور جس طرح خدا نے

وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ

تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی اوروں کیساتھ احسان کر اور روئے زمین میں فساد کا خواہاں

فِي الْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ۝ قَالَ

نہ ہو اس میں شک نہیں کہ خدا فساد کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا تو قارون کہنے لگا کہ یہ

إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي ۚ أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ

(مال و دولت) تو مجھے اپنے علم[4] (کیمیا) کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ کیا قارون نے یہ بھی نہ

اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ

خیال کیا کہ اللہ اس کے پہلے ان لوگوں کو ہلاک کر چکا ہے جو اس سے قوت اور جمعیت

[1] قارون حضرت موسیٰ کا خالہ زاد بھائی تھا اور اس قدر حسین تھا کہ لوگ اسے منور کہا کرتے تھے ستر آدمی جو حضرت موسیٰ پر ایمان لائے تھے انہیں سے ایک یہ بھی تھا اور بنی اسرائیل میں توریت کو سب سے اچھی طرح پڑھا کرتا تھا اور فقیری کے زمانہ میں بہت منکسر و خلیق تھا لیکن چونکہ ظاہری طور پر ایمان لایا تھا اس وجہ سے خدا نے دولت دیکر اسکا امتحان لیا تو آخر پکا کافر نکلا ۱۲۔

[2] بعض روایت میں اس سے چالیس آدمی مراد لئے گئے ہیں ۱۲۔ [3] مطلب یہ ہے کہ دنیاوی ساز و سامان میں سے صاحب مال کا حصہ وہی ہے جو اپنے ساتھ زاد آخرت بنا کر لے جائے تو گویا ترجمہ یوں کر زاد آخرت جمع کرتا رہ ۱۲۔ [4] حضرت موسیٰ علم کیمیا جانتے تھے اور اس میں سے بعض چیزیں آپ نے حضرت یوشع بن نون کو تعلیم فرمائی تھیں اور بعض کالب بن یوحنا کو اور بعض قارون کو یعنی کامل علم کسی کے پاس نہ تھا قارون نے ان دونوں سے بھی سیکھ لیا اور کامل ہو گیا اور بڑی دولت حاصل کی ۱۲۔

ع

قارون کا قصہ

قارون کا غرور

أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعًا ۚ وَلَا يُسْأَلُ عَنْ ذُنُوبِهِمُ

میں کہیں بڑھ چڑھ کر تھے اور گنہگاروں سے (اُن کی سزا کے وقت) اُن کے گناہوں کی پوچھ گچھ

الْمُجْرِمُونَ ۝ فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ ۖ قَالَ الَّذِينَ

نہیں ہوا کرتی غرض ایک دن قارون اپنی قوم کے سامنے بڑی آرائش کے اور ٹھاٹھ کے ساتھ نکلا تو جو لوگ

يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ

دنیا کی (چند روزہ) زندگی کے طالب تھے اس شان سے دیکھ کر کہنے لگے جو مال و دولت قارون کو عطا ہوا

قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ

ہے کاش میرے لئے بھی (ہوتا) اس میں شک نہیں کہ قارون بڑا نصیبہ ور ہے اور جن لوگوں کو (ہماری بارگاہ سے)

أُوتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِمَنْ آمَنَ

علم عطا ہوا تھا کہنے لگے تمہارا ناس ہو جائے (ارے) جو شخص ایمان لائے اور اچھے کام کرے اس کے لئے

وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الصَّابِرُونَ ۝ فَخَسَفْنَا

تو خدا کا ثواب اس سے کہیں بہتر ہے اور وہ ثواب صبر کرنیوالوں کے سوا دوسرے نہیں پا سکتے اور ہم نے

بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ فَمَا كَانَ لَهُ مِنْ فِئَةٍ يَنْصُرُونَهُ

قارون اور اس کے گھر بار کو زمین میں دھنسا دیا پھر تو خدا کے سوا کوئی جماعت ایسی نہ تھی کہ اس کی

مِنْ دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِينَ ۝ وَأَصْبَحَ

مدد کرتی اور نہ خود آپ اپنی مدد کر سکا اور جن لوگوں نے کل اس

الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ يَقُولُونَ وَيْكَأَنَّ اللَّهَ

کے جاہ و مرتبہ کی تمنا کی تھی وہ (آج یہ تماشا دیکھ کر) کہنے لگے ارے معاذ اللہ یہ

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ ۖ

تو خدا ہی ہے کہ اپنے بندوں سے جس کی روزی چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کی روزی چاہے

لَوْلَا أَنْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۖ وَيْكَأَنَّهُ

تنگ کر دیتا ہے اگر (ہمیں) خدا ہم پر مہربانی نہ کرتا (اور اتنا مال دیتا) تو ہمیں بھی ضرور دھنسا دیتا

لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا

بے شک اللہ ہی حق ہے ہر گز کفار اپنی مراد نہ پائینگے یہ آخرت کا گھر تو ہم ان ہی لوگوں کے لئے خاص کر دیتے

لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا

جو زمین پر نہ سرکشی کرنا چاہتے ہیں اور نہ فساد اور (سچ بھی یوں ہی ہے) کہ پھر انجام تو

وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ ۸۳ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ

پرہیزگاروں ہی کا ہے جو شخص نیکی کرے گا تو اس کے لئے اس سے کہیں بہتر بدلہ ہے

خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى

اور جو بُرے کام کرے گا تو وہ یاد رکھے کہ جن لوگوں نے برائیاں کی ہیں ان کا وہی

الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ۸۴

بدلہ ہے۔ جو دُنیا میں کرتے رہے ہیں

اِنَّ الَّذِىْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى

(اے رسول) خدا جس نے تم پر قرآن نازل کیا ضرور ٹھکانے

مَعَادٍ ۭ قُلْ رَّبِّىْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ

تک پہنچا دے گا (اے رسول) تم کہدو کہ کون راہ پر آیا اور کون صریحی گمراہی

هُوَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ ۸۵ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى

میں پڑا رہا اس سے میرا پروردگار خوب واقف ہے اور تم کو تو یہ امید نہ تھی کہ تمہارے پاس خدا کی

اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ

طرف سے کتاب نازل کی جائیگی مگر تمہارے پروردگار کی مہربانی سے نازل ہوئی تو تم ہر گز

ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ ۸۶ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ

کافروں کے پشت پناہ نہ بننا کہیں ایسا نہ ہو کہ احکام خداوندی نازل ہونے کے بعد

اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ

تم کو یہ لوگ ان کی تبلیغ سے روک دیں اور تم اپنے پروردگار کی طرف لوگوں کو

ع

(بقیہ حاشیہ ۲۳) اسرائیل اس سے لگ ہوگئے تھے کہ حکم ہو زمین کو تمہارے اختیار میں دیا اور آپ نے فرمایا اے زمین ان کو نگل جا وہ قارون سمیت ہار کے گھٹنے تک دھنس گیا تو اس نے مان جایا آپ نے پھر دوبارہ اس کے نگل جانے کا حکم دیا تو کمر تک دھنس گیا اور اس نے زاری شروع کی اور منت آپ کرتے گئے اور وہ دھنستا گیا اور آئے ہر چند تضرع و زاری کی مگر آپ نے کچھ نہ سنا اور وہ دولت وحشمت سمیت غائب ہو گیا ۱۲ ٭ جب قارون اپنی کرتوتوں کی بدولت زمین میں دھنس گیا تب لوگوں کو یقین ہوا کہ روزی کا گھٹنا بڑھنا اگر اپنے ہاتھ میں ہوتا تو آج قارون کا یہ نتیجہ نہ ہوتا ۱۲۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) ٭ اسی بنا پر حضرت امیر فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص چاہے کہ میری جوتی کا تسمہ میرے دوست کی جوتی کے تسمے سے اچھا ہو وہ اس آیت میں داخل ہے معاذ اللہ ظاہر ہے اور خلوص کی توفیق عطا فرمائے ٭ اس میں اختلاف ہے کہ معاد سے کیا مراد ہے بعض کا خیال ہے کہ فتح مکہ کی پیشین گوئی ہے جابر سے منقول ہے کہ جب حضرت رسول مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ کی سمت راہی ہوئے اور منزل جحفہ پر جو رابغ کے پاس ہے پہنچے تو آپ کو حرم کعبہ کا شوق اور مولد کی تمنا ہوئی اس پر جبرئیل آئے اور مکہ کی خوشخبری سنائی بعض کہتے ہیں کہ اس سے مقام رسول کے عالی درجات مقصود ہیں اسی بنا پر میں نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ دونوں سے مرتبط ہے ۱۲۔۱۳

وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ

بلاتے چلے جاؤ اور خبردار مشرکین سے ہرگز نہ ہونا اور خدا کے سوا کسی اور معبود کی

إِلَٰهًا آخَرَ ۘ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا

پرستش نہ کرنا اس کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں اس کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونیوالی

وَجْهَهُ ۚ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

ہے اسی کی حکومت ہے اور تم لوگ اسی کی طرف (مرنے کے بعد) لوٹائے جاؤ گے

آیاتہا (۲۹) سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ مَكِّيَّةٌ (۸۵) رکوعاتہا

سورہ لہ عنکبوت مکہ میں نازل ہوا اور اس کی انہتر آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الم ۝ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا

الم ـ کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ (صرف) اتنا کہدینے سے کہ ہم ایمان لائے چھوڑ دیے

وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

جائینگے اور انکا امتحان نہ لیا جائیگا لہ ضرور لیا جائیگا اور جو ان سے پہلے گذر گئے ہم نے ان لوگوں کا بھی امتحان لیا تھا

فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ۝

غرض خدا ان لوگوں کو جو (اپنے ایمان میں) سچے ہیں یقیناً علیحدہ دیکھے گا اور جھوٹوں کو بھی (علیحدہ) ضرور

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَنْ يَسْبِقُونَا ۚ

دیکھے گا۔ کیا جو لوگ برے برے کام کرتے ہیں انھوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ ہم سے (بچکر) نکل

سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝ مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللَّهِ

جائینگے (اگر ایسا ہے تو) یہ لوگ کیا ہی برے حکم لگاتے ہیں جو شخص خدا سے ملنے (قیامت کے آنے) کی

فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

امید رکھتا ہو تو (سمجھ رکھے کہ) خدا کی (مقرر کی ہوئی) میعاد ضرور آنے والی ہے اور وہ (سب کی) سنتا (اور)

وقف لازم

خدا کے سوا ہر شے فنا ہونیوالی

ع ۹

لہ اس سورہ میں خدا نے امور ذیل وغیرہ کو بیان فرمایا ہے لوگوں کا ضرور امتحان ہوگا خدا کی نافرمانی کے سوا ماں باپ کی اطاعت کرو منافقین کی حالت ابو سفیان وغیرہ کی شرارت حضرت نوح کا ذکر حضرت ابراہیم کا ذکر لوگوں کی طعن و تشنیع اور ہجرت حضرت لوط کا قصہ حضرت شعیب کا قصہ کفار کی مثل مکڑی کی سی ہے نماز کا حکم اور فائدہ مناظرہ کا طریقہ رسول نبوت کے قبل لکھتے پڑھتے نہ تھے آپ کی رسالت خدا عالم ہے جہنم کی حالت ہر شخص کے لئے موت ہے خدا ہی سب کا رازق ہے دنیا صرف کھیل تماشا ہے انسان کی حالت مکہ کی فضیلت مجاہدوں کی مدح

لہ کشف الحق وغیرہ میں مروی ہے کہ جناب امیر نے حضرت رسول سے عرض کی کہ یہ آزمائش کیا ہے حضرت نے فرمایا علی تم سے آزمائش کی جائیگی اور تمہارا مقابلہ کیا جائیگا تم مقابلہ کے لئے تیار رہو اس کا مطلب ... کی تکلیف کی جیسے ایمان کے ہیں خبر علی ابن ابی طالب کی کہ کے بغیر نہیں ہو سکتی اور انہی کی ولایت کا امتحان لیا جائے گا ۱۲-۱۲۰-۱۲-۱۲

لوگوں کا امتحان ہوگا

وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ۭ إِنَّ اللّٰهَ

جاتا ہے اور جو شخص (عبادت میں) کوشش کرتا ہے تو اپنے ہی واسطے کوشش کرتا ہے (کیونکہ) خدا تو بےشک

لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

ہی نہیں کہ خدا سارے جہان (کی عبادت) سے بے نیاز ہے اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے

الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

کام کیے ہم یقیناً ان کے گناہوں کا ان کی طرف سے کفارہ قرار دیں گے اور یہ (دنیا میں) جو

اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَوَصَّيْنَا

اعمال کرتے تھے ہم انکے اعمال کی انھیں اچھی سے اچھی جزا عطا کریں گے اور ہم نے [1] انسان کو

الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۭ وَاِنْ جَاهَدٰكَ

اپنے ماں باپ سے اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ بھی کہا اگر تجھے تیرے ماں باپ اس بات پر

لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۭ

مجبور کریں کہ ایسی چیز کو میرا شریک بنا جس (کے شریک ہونے) کا تجھے علم تک نہیں تو ان کا کہنا نہ ماننا

اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَ

تم سبکو (آخرکار) میری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر جو کچھ تم لوگ (دنیا میں) کرتے تھے بتا دوں گا اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے ہم انھیں (قیامت کے دن) ضرور نیکوکاروں

الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ

میں داخل کرینگے اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو (زبان سے تو) کہدیتے ہیں کہ ہم خدا پر ایمان لائے

فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ

پھر جب انکو خدا کے بارے میں کوئی تکلیف پہنچی تو وہ لوگوں کی تکلیف (ہی) کو (عذاب) کے برابر سمجھتے

اللّٰهِ ۭ وَلَىِٕنْ جَاۗءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا

ہیں اور (اے رسول) اگر تمھارے پاس تمھارے پروردگار کی مدد آ پہنچی اور تمہیں فتح ہوئی تو یہی لوگ

[1] سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ میں اپنی ماں کی بہت خدمت کرتا تھا جب مسلمان ہوا تو میری ماں نے کہا تو نے یہ کونسا دین اختیار کیا ہے اس کو چھوڑ دے ورنہ میں کھانا پینا ترک کر دوں گی یہاں تک کہ مر جاؤں گی اور لوگ تجھے ملامت کریں گے کہ ماں کا قاتل ہے میں نے کہا یہ ممکن نہیں سو تین دن اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا جب وہ وقت گذر گئے تو میں نے کہا اے اماں اگر تیری سو جانیں ہوں اور ایک ایک تجھ سے جدا ہوں اور میں دیکھتا رہوں تو بھی میں اپنا دین ترک نہیں کر سکتا تو کھا پی ورنہ تجھے اختیار ہے تب اس نے کھایا پیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ١٣-١٣-١٣

مَعَكُمْ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۱۰

کہنے لگتے ہیں کہ ہم بھی تو تمہارے ساتھ ہی ساتھ تھے بھلا جو کچھ سارے جہان کے دلوں میں ہے کیا خدا

وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝ ۱۱

بخوبی واقف نہیں (ضرور ہے) اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا خدا انکو یقیناً جانتا ہے اور منافقین کو ضرور جانتا

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا

ہے اور کفار ایمانداروں سے کہنے لگے کہ ہمارے طریقہ پر چلو اور (قیامت میں) تمہارے گناہوں

سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ

(کے بوجھ) کو ہم (اپنے سر) لے لیں گے حالانکہ یہ لوگ ذرا بھی تو ان کے گناہ

مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ ۱۲ وَ

اٹھانے والے نہیں یہ لوگ یقینی جھوٹے ہیں اور (ہاں) یہ لوگ اپنے (گناہ کے) بوجھے تو یقینی

لَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۫ وَ

اٹھائیں ہی گے اور اپنے بوجھوں کیساتھ (جنہیں گمراہ کیا انکے) بوجھ بھی اٹھائیں گے اور جو جو افترا پردازیاں

لَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ ۱۳ ع وَ

یہ لوگ کرتے رہے ہیں۔ قیامت کے دن ان سے ضرور ان کی باز پرس ہو گی اور ہم

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ

نے نوح کو ان کی قوم کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا تو وہ ان میں پچاس کم ہزار

اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ

برس ۲ے رہے (اور ہدایت کیا کئے اور جب نہ مانا) تو آخر طوفان نے انہیں لے ڈالا اور

الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ ۱۴ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ

وہ اسوقت بھی سرکش ہی تھے پھر ہم نے نوح اور کشتی میں رہنے والوں کو بچا لیا اور ہمنے اس

اَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ ۱۵

واقعہ کو ساری خدائی کے واسطے (اپنی قدرت کی) نشانی قرار دی اور ابراہیم کو (یاد کرو)

ا؎ ایک مرتبہ ابو سفیان اور امیہ بن خلف نے حضرت رسول سے کہا اگر تم اپنے گھوڑے ہوئے دین سے پھر جاؤ اور ہمارے قدیم دین کو اختیار کر لو تو اس واسطے میں قیامت کے دن اگر تم پر عذاب ہوا تو ہم لوگ تم گرفتار عذاب چھڑا دیں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی

۲؎ یہ مدت حضرت نوح کے وعظ و پند کی ہے آپ کی عمر اتنی ہی نہ تھی آپ چالیس برس کی عمر میں پیغمبر ہوئے۔ نو سو پچاس برس ہدایت کی طوفان کے بعد پھر ساٹھ سو دس برس زندہ رہے یہاں تک کہ لوگ آپ کی نسل سے کثرت سے پیدا ہوئے تو آپ کی پوری عمر ڈھائی ہزار برس کی ہوئی ۱۳۰-۱۳۰-۱۳۰

ابو سفیان و امیہ بن خلف کی شرارت

حضرت نوح کا ذکر

حضرت ابراہیم کا تذکرہ

وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ
جب انھوں نے کہا کہ (بھائیو) خدا کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اگر تم سمجھتے
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۞ ۱۶ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ
بوجھتے ہو تو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے (مگر) تم لوگ تو خدا کو چھوڑ کر صرف
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ
بتوں کی پرستش کرتے ہو اور جھوٹی باتیں (اپنے دل سے) گھڑتے ہو یہیں تو شک ہی نہیں
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا
کہ خدا کو چھوڑ کر جن لوگوں کی تم پرستش کرتے ہو وہ تمہاری روزی کا اختیار نہیں رکھتے
عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ
پس خدا ہی سے روزی بھی مانگو اور اسی کی عبادت بھی کرو اور اسی کا شکر کرو (کیونکہ) تم لوگ اُسی
تُرْجَعُوْنَ ۞ ۱۷ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ
(کی طرف) لوٹ کر جاؤ گے اور اے اہل مکہ اگر تم نے (میرے رسول کی) تکذیب کی تو (کچھ پرواہ نہیں) تم سے پہلے بھی تو
وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۞ ۱۸ اَوَلَمْ يَرَوْا
بہتیری امتیں اپنے پیغمبروں کو جھٹلا چکی ہیں اور رسول کے ذمے تو صرف احکام کا پہنچا دینا ہے۔ کیا ان لوگوں نے
كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى
اس پر غور نہیں کیا کہ خدا کس طرح خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور پھر اس کو بار بار پیدا کرتا رہتا ہے یہ خدا کے
اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۞ ۱۹ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ
نزدیک بہت آسان ہے کہہ دو کہ ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ اس نے کس طرح
بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ
خلقت کو پہلی دفعہ پیدا کیا ہے پھر خدا ہی پچھلی پیدائش پیدا کرے گا۔
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۞ ۲۰ يُعَذِّبُ مَنْ
بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے وہ جسے چاہے عذاب دے اور

۱؎ یہاں سے عذاب الیم تک گفتگو ہے کہ حضرت رسول کے بارے میں ہو اور ممکن ہے کہ حضرت ابراہیم ہی کے متعلق ہو۔ میں نے پہلے احتمال کی بنا پر ترجمہ کیا ہے اور اسی وجہ سے اہل مکہ کو مخاطب بنایا ہے۔

يُّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿٢١﴾ وَمَآ
جس پر چاہے رحم کرے اور تم لوگ (سب کے سب) اسی کی طرف لوٹائے جاؤگے

اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۡ وَمَا لَكُمْ
اور نہ تو تم زمین ہی میں خدا کو زیر کر سکتے ہو اور نہ آسمان میں اور خدا کے سوا نہ تو

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٢٢﴾ وَالَّذِيْنَ
تمہارا کوئی سرپرست ہے اور نہ مددگار اور جن لوگوں نے خدا کی

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ
آیتوں اور (قیامت کے دن) اسکے سامنے حاضر ہونے سے انکار کیا میری رحمت سے

رَّحْمَتِيْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٣﴾ فَمَا كَانَ
مایوس ہو گئے ہیں اور ان ہی لوگوں کے واسطے دردناک عذاب ہے۔ غرض ابراہیم کی

جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ
قوم کے پاس (ان باتوں کا) اسکے سوا اور کوئی جواب نہ تھا کہ باہم کہنے لگے اسکو مار ڈالو یا جلا

فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
(کر خاک کر) ڈالو (آخر وہ کر گذرے) تو خدا نے انکو آگ سے بچا لیا اسمیں شک نہیں کہ ایماندار

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
لوگوں کیواسطے اس واقعہ میں قدرت خدا کی بہت سی نشانیاں ہیں اور ابراہیم نے (اپنی قوم سے) کہا کہ تم لوگوں نے

اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ
خدا کو چھوڑ کر بتوں کو صرف دنیاوی زندگی میں باہم محبت کرنے لے کی وجہ سے (خدا) بنا رکھا ہے

الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ
پھر قیامت کے دن تم میں سے ایک کا ایک انکار کرے گا اور ایک دوسرے پر لعنت کریگا

بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٥﴾
اور (آخر) تم لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور (اسوقت) تمہارا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔

ع

لہ اب بھی بہت سے لوگوں کی یہی حالت ہے کہ حق بات کی تحقیق اور اپنی غلطی معلوم ہو جانے کے بعد بھی انسان کو شرم اور ناک کے لحاظ سے غلطی پر جما رہتا ہے اور حق کا اظہار نہیں کرتا اور یہ بھی ہوتا ہے کہ اپنے بڑوں کو غلط طریق پر پایا اور ان کی محبت کی وجہ سے ان کے قدم بقدم پیروی کرتا چلا گیا۔ ۱۳-۱۲-۳

فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ

تب صرف لوط ابراہیم پر ایمان لائے اور ابراہیم نے کہا کہ میں تو دیس چھوڑ کر اپنے پروردگار

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۶﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ

کی طرف (جہاں اسکو منظور ہو) نکل جاؤں گا اس میں شک نہیں کہ وہ غالب (اور) حکمت والا ہے

يَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ

اور ہم نے ابراہیم کو اسحٰق (سا بیٹا) اور یعقوب (سا پوتا) عطا کیا اور ان کی نسل میں پیغمبری[1] اور

الْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي

کتاب قرار دی اور ہم نے ابراہیم کو دنیا میں بھی اچھا بدلہ عطا کیا اور وہ آخرت میں

الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ

بھی یقیناً نیکوکاروں سے ہیں (اور لوط کو (یاد کرو) جب انہوں نے اپنی

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ

قوم سے کہا کہ تم لوگ عجب بے حیائی کا کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے ساری خدائی کے لوگوں

اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ

میں سے کسی نے نہیں کیا کیا تم لوگ (عورتوں کو چھوڑ کر قضائے شہوت کے لئے) مردوں کی

وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ

طرف گرتے ہو اور (مسافروں کی) رہزنی کرتے ہو[2] اور تم لوگ اپنی محفلوں میں بری بری[3]

الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا

حرکتیں کرتے ہو تو (ان سب باتوں کا) لوط کی قوم کے پاس اسکے سوا کوئی جواب تھا

ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾

کہ وہ لوگ کہنے لگے کہ بھلا اگر تم سچے ہو تو ہم پر خدا کا عذاب لے آؤ (تب) لوط نے

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۰﴾ ع

دعا کی پروردگارا ان مفسد لوگوں کے مقابلے میں میری مدد کر (اسوقت عذاب کی تیاری

[1] اللہ اکبر یہ کیا شرف ہے کہ اس کے بعد پھر کوئی پیغمبر یا امام آپ کی نسل کے سوا دوسرے سے ہوا ہی نہیں اور وہ بھی یوں کہ ہر شخص آپ کی طرف منسوب ہونے کو اپنا فخر سمجھتا رہا۔

[2] تقطعون السبیل کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ تم لوگ توالد و تناسل کی راہ مارتے ہو اور اس صورت میں تاتون الرجال اور تقطعون السبیل دونوں ایک جرم قرار پائے گا اور میرے ترجمے کے مطابق دو جرم اور تفاسیر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ اس بے حیائی کے علاوہ ڈاکے بھی مارا کرتے تھے۔

[3] تفاسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی بے حیائی اس حد تک ترقی کر گئی تھی کہ وہ اس خلاف فطرت فعل کے ایک دوسرے کے سامنے محفلوں میں مرتکب ہوتے تھے اور کچھ اسی پر انحصار نہ تھا، وہ شام وہی فعل کئی لوگوں کو بنانا سیٹی بجانا، ازگشتی کو غلیل سے مارنا ان کے بانس یا تا کا کھیل تھا جو

وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرٰهِيمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوا

ہوئی) اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیم کے پاس (بڑھاپے میں بیٹے کی) خوشخبری

إِنَّا مُهْلِكُوا أَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ إِنَّ أَهْلَهَا

لیکر آئے تو (ابراہیم سے) بولے ہم لوگ عنقریب اس گاؤں کے رہنے والوں کو ہلاک کرنے والے

كَانُوا ظٰلِمِينَ ۝۳۱ قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا ۚ قَالُوا

ہیں (کیونکہ) اس بستی کے رہنے والے یقینی (بڑے) سرکش ہیں (یہ سنکر) ابراہیم نے کہا کہ اس بستی میں لوط بھی

نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا ۫ لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا

ہیں وہ فرشتے بولے جو لوگ اس بستی میں ہیں ہم کو انسے خوب واقفیت ہے ہم تو لوط اور ان کے لڑکے والوں کو یقینی بچا

امْرَأَتَهُ ۫ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِينَ ۝۳۲ وَلَمَّا أَنْ

لیں گے مگر ان کی بی بی کو وہ (البتہ) پیچھے رہ جانے والوں میں ہوگی اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے

جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ

لوط کے پاس آئے لوط انکے آنے سے غمگین ہوئے اور ان (کی حمایت) سے دل تنگ ہوئے

ذَرْعًا وَقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۫ إِنَّا

(کیونکہ وہ نوجوان خوبصورت مردوں کی صورت میں آئے تھے) فرشتوں نے کہا آپ خوف نہ کریں اور غمگین

مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ

نہیں، ہم آپ کو اور آپ کے لڑکے بالوں کو بچالیں گے، مگر آپ کی بی بی (کیونکہ) وہ تو پیچھے رہ

الْغٰبِرِينَ ۝۳۳ إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلٰى أَهْلِ هٰذِهِ

جانے والوں سے ہوگی ہم یقیناً اس بستی کے رہنے والوں پر چونکہ یہ لوگ بدکاریاں کرتے

الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝۳۴

رہے ایک آسمانی عذاب نازل کرنے والے ہیں اور ہم نے یقینی اس (الٹی ہوئی) بستی

وَلَقَدْ تَرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝۳۵

میں سے سمجھدار لوگوں کے واسطے (عبرت کی) ایک واضح و روشن نشانی باقی رکھی ہے۔

وَإِلٰى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يٰقَوْمِ
اور ہم نے اہل مدین کے رہنے والوں کے پاس اُنکے بھائی شعیب کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو انھوں نے اپنی
اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا
قوم سے کہا اے میری قوم خدا کی عبادت کرو اور روز آخرت کی امید رکھو اور روئے زمین میں
فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝۳۶ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ
فساد نہ پھیلاتے پھرو تو ان لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا پس زلزلہ (بھونچال)
الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝۳۷ وَعَادًا
نے انھیں لے ڈالا تو وہ لوگ اپنے گھروں میں اوندھے زانو کے بل پڑے کے پڑے لہ رہ
وَّثَمُوْدَا۠ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۚ وَ
گئے اور قوم عاد اور ثمود کو (بھی ہلاک کر ڈالا) اور (اے اہل مکہ) تمکو تو ان کے (اُجڑے ہوئے) گھر
زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ
بھی (راستہ آتے جاتے) معلوم ہو چکے۔ اور شیطان نے انکی نظر میں انکے کاموں کو اچھا کر دکھایا تھا اور
عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۝۳۸ وَقَارُوْنَ
انھیں سیدھی راہ (چلنے) سے روک دیا تھا حالانکہ وہ بڑے ہوشیار تھے۔ اور (ہم ہی نے)
وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى
قارون و فرعون و ہامان کو بھی (ہلاک کر ڈالا) حالانکہ ان لوگوں کے پاس موسیٰ واضح و روشن
بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا
معجزے لے کر آئے پھر بھی یہ لوگ روئے زمین میں سرکشی کرتے پھرے اور ہم سے
سٰبِقِيْنَ ۝۳۹ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ
(نکل کر) کہیں آگے نہ بڑھ سکے تو ہم نے سب کو انکے گناہ کی سزا میں لے ڈالا۔ چنانچہ ان میں سے
مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ
بعض تو وہ تھے جن پر ہم نے پتھروالی آندھی بھیجی اور بعض اُن میں سے وہ تھے جن کو ایک سخت

لہ ایسی عبارت قرآن مجید میں کئی جگہ ہے مطلب یہ ہے کہ عذاب سے ان کو اتنی بھی مہلت نہ دی کہ کہیں نکل بھاگتے یا اپنی جگہ سے ہٹ سکتے جو جس حال میں تھا اسی حال میں تمام کر دیا گیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔
۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲

اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ

چنگھاڑنے لے ڈالا اور بعض ان میں سے وہ تھے جن کو ہم نے زمین میں

الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ

دھنسا دیا اور بعض ان میں سے وہ تھے جنہیں ہم نے ڈوبا مارا

لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝٤٠

اور یہ بات نہیں کہ خدا نے اُن پر ظلم کیا ہو بلکہ درحقیقت یوں ہے کہ یہ لوگ خود (خدا کی نافرمانی کرکے

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ

آپ اپنے اوپر ظلم کرتے رہے جن لوگوں نے خدا کے سوا دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں اُن کی مثل

كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۖ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ وَاِنَّ اَوْهَنَ

اس مکڑی کی سی ہے جس نے (اپنے خیال ناقص میں) ایک گھر بنایا اور اس میں تو شک ہی

الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝٤١

نہیں کہ تمام گھروں سے بودا گھر مکڑی کا ہوتا ہے اگر یہ لوگ (اتنا بھی) جانتے ہوں کہ

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ

خدا کو چھوڑ کر یہ لوگ جس چیز کو پکارتے ہیں اس سے خدا یقینی واقف ہے اور وہ تو

شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٤٢ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ

(سب پر) غالب (اور) حکمت والا ہے اور ہم یہ مثالیں لوگوں (کے سمجھانے)

نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝٤٣

کے واسطے بیان کرتے ہیں اور ان کو تو بس علماء ہی سمجھتے ہیں

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ

خدا نے سارے آسمان اور زمین کو بالکل ٹھیک پیدا کیا اسمیں شک نہیں کہ اس میں

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٤٤ ع ۴

ایمانداروں کے واسطے (قدرت خدا کی) یقینی بڑی نشانی ہے۔

لے اگرچہ جابر بن عبداللہ انصاری نے روایت کی ہے کہ عالم وہ ہے جو سمجھے کہ یہ خدا کا حکم ہے اور اس کی طاعت پر عمل کرے اور نار الٰہی سے پرہیز کرے مگر دوسری تفسیروں میں ہے کہ اس سے آل محمد مراد ہیں اور پہلی تفسیر کے مطابق بھی اہلبیت کے سوا ان صفات کا جامع دنیا میں کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔

الجزء ۲۱

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ

(اے رسول) جو کتاب تمہارے پاس نازل کی گئی ہے اس کی تلاوت کرو اور پابندی سے نماز پڑھو ۔

الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ

بیشک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے باز رکھتی ہے له اور خدا کی یاد یقیناً بڑا

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝۴۵ وَلَا

مرتبہ رکھتی ہے اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو خدا اس سے واقف ہے اور (اے ایماندارو)

تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ ڰ اِلَّا

اہل کتاب سے مناظرہ نہ کیا کرو مگر عمدہ اور شائستہ الفاظ و عنوان سے لیکن ان میں سے جن

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا

لوگوں نے تم پر ظلم کیا ان کے ساتھ رعایت نہ کرو اور صاف صاف کہہ دو کہ جو کتاب ہم پر نازل ہوئی

وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰـهُنَا وَاِلٰــهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝۴۶

اور جو کتاب تم پر نازل ہوئی ہے ہم تو سب پر ایمان لا چکے اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں اور (اے رسول) جس طرح اگلے پیغمبروں پر کتابیں اتاریں اسی طرح ہم نے تمہارے

الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ۭ

پاس کتاب نازل کی تو جن لوگوں کو ہم نے (پہلے) کتاب عطا کی ہے وہ اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور ان (عربوں)

وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۝۴۷ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا

میں سے بعض وہ ہیں جو اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ہماری آیتوں کے تو بس پکے کٹے کافر منکر ہیں اور (اے رسول)

مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا

قرآن سے پہلے نہ تو تم کوئی کتاب ہی پڑھتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے تم لکھا کرتے تھے ایسا ہوتا تو یہ جھوٹے ضرور

لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝۴۸ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ

تمہاری نبوت میں شک کرتے مگر جن لوگوں ٢ کو (خدا کی طرف سے) علم عطا ہوا ہے ان کے دل

له لوگوں نے اس کی مختلف توجیہیں کی ہیں بعض کا خیال ہے کہ جب تک انسان نماز میں مشغول رہتا ہے برے کاموں سے محفوظ رہتا ہے مگر یہ توجیہ معقول نہیں کیونکہ یہ تو ہر کام میں احتمال ہے نماز ہی کی خصوصیت کیا ہے اور اہلبیت کے اقوال پر نظر ڈالنے سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ یہ اسی نماز کا خاصہ ہے جو خدا کو پسند آجائے اور یہ مفاد ... خدا کو جب ہی پسند آتی ہے کہ اتقا کا درجہ حاصل ہو جائے اور جب اتقا کا درجہ حاصل ہوا تو برا کام بھی کیوں کرنے لگا اگرچہ اس میں بھی شک نہیں کہ جو شخص معمولی طور سے بھی نماز پڑھتا ہے وہ بھی شرما شرمی خواہ مخواہ کچھ نہ کچھ برے کاموں سے ضرور بچتا ہے واللہ اعلم

٢ بعض احادیث میں آیات کے اصلی معنے نشانی مراد لئے گئے ہیں اور خدا کی نشانیاں انبیا یا ائمہ کے سوا اور کون ہو سکتا ہے اگرچہ اکثر مفسرین نے ان لوگوں کی تصریح نہیں کی ہے کہ ان سے کون لوگ مراد ہیں مگر بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ائمہ معصومین مراد ہیں اور انصاف و دیانت کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ خدا کی بارگاہ سے ان حضرات کے سوا اور کس کو علم عطا ہوا ہے ۔

صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا
ہیں یہ (قرآن) واضح و روشن آیتیں ہیں اور سرکشوں کے سوا ہماری آیتوں سے کوئی انکار نہیں کرتا اور
الظَّالِمُونَ ۝ وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِّن رَّبِّهِ ۖ
(کفارِ عرب) کہتے ہیں کہ اس (رسول) پر اسکے پروردگار کی طرف سے معجزے کیوں نہیں نازل ہوتے
قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ
(اے رسول) تم کہدو کہ معجزے تو بس خدا ہی کے پاس ہیں اور میں تو صرف صاف صاف (عذاب خدا سے) ڈرانے
مُّبِينٌ ۝ أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ
والا ہوں کیا ان کے لئے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تم پر قرآن نازل کیا جو انکے سامنے پڑھا جاتا ہے اس
يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ
میں شک نہیں کہ ایماندار لوگوں کے لئے اس میں (خدا کی بڑی) مہربانی اور (اچھی خاصی) نصیحت ہے
يُؤْمِنُونَ ۝ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا ۖ
تم کہدو کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے واسطے خدا کافی ہے جو سارے آسمان و
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَالَّذِينَ آمَنُوا
زمین کی چیزوں کو جانتا ہے اور جن لوگوں نے باطل کو مانا اور
بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوا بِاللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝
خدا سے انکار کیا وہی لوگ بڑے گھاٹے میں رہیں گے اور (اے رسول)
وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ ۚ وَلَوْلَا أَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاءَهُمُ
تم سے لوگ عذاب کے نازل ہونیکی جلدی کرتے ہیں اور اگر (عذاب کا) وقت معین نہ ہوتا تو یقیناً انکے پاس
الْعَذَابُ وَلَيَأْتِيَنَّهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝
ابتک عذاب آ جاتا اور (آخر ایک دن) ان پر اچانک ضرور آ پڑے گا اور ان کو خبر بھی نہ ہوگی یہ لوگ تم سے عذاب
يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ۝
کی جلدی کرتے ہیں اور یہ یقینی بات ہے کہ دوزخ کافروں کو (اس طرح) گھیر کر رہیگی (کہ نکل نہ سکیں گے)

ع

قرآن کی حقیقت

قرآن ایک معجزہ ہے

ےلہ یہ بھی خدا کی ایک خاص مہربانی تھی کہ اس نے اپنی مرضی کے مطابق جو معجزہ چاہا اپنے رسول کو عطا فرمایا ورنہ اگر کہیں ان وحشی عربوں کی فرمائش کے مطابق معجزہ آتا تو جیسا دنیا ہی کا دستور رہا تھا کیونکہ خدا کی یہ عادت مستمرہ واقع ہوئی ہے کہ جب فرمائشی معجزے کے بعد ایمان نہ لائے تو تباہ کر دیئے گئے اور قرآن ایسا معجزہ ہے کہ کسی دوسرے نبی کو ملا ہی نہیں اور قیامت تک باقی رہنے والا پایندہ
١٢ - ١٢ - ١٣

يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ

جس دن عذاب ان کے سر کے اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ان کو ڈھانکے ہوگا

اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٥٥ يٰعِبَادِيَ

اور خدا ان سے فرمائے گا کہ جو جو کارستانیاں تم دنیا میں کرتے تھے اب ان کا مزہ چکھو اے میرے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝٥٦

ایماندار بندو میری زمین تو یقیناً کشادہ ہے تو تم میری ہی عبادت کرو ہر شخص (ایک نہ ایک دن) موت

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝٥٧ وَ

کا مزہ چکھنے والا ہے پھر تم سب آخر ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے اور جن لوگوں نے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ

ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے ان کو ہم بہشت کے جھروکوں میں جگہ دیں گے

الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے (اچھے) چلن والوں کی

نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝٥٨ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ

بھی کیا خوب کھری مزدوری ہے جنہوں نے (دنیا میں مصیبتوں پر) صبر کیا اور اپنے پروردگار

يَتَوَكَّلُوْنَ ۝٥٩ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا

پر بھروسہ رکھتے ہیں اور زمین پر چلنے والوں میں سے بہتیرے ایسے ہیں جو اپنی روزی اپنے اوپر لادے

اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦٠ وَ

نہیں پھرتے خدا ہی انکو بھی روزی دیتا ہے اور تم کو بھی اور وہ بڑا سننے والا واقف کار ہے اور (اے رسول)

لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ

اگر تم ان سے پوچھو کہ (بھلا) کس نے سارے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور چاند اور سورج کو کام میں لگایا تو وہ ضرور

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝٦١

یہی کہیں گے کہ اللہ نے پھر وہ کہاں بہکے چلے جاتے ہیں۔ خدا ہی اپنے

ملہ یہاں مسلمانوں کی طرف خطاب ہے جو حضرتؐ کی ہجرت کے بعد مکہ میں اپنی معاش کے خوف سے کفار کے نرغے میں گھرے ہوئے تھے اور وہ لوگ ان کو طاعت خدا سے مانع ہوتے مطلب یہ ہے کہ روزی اور جان کا خوف دل سے دور کرو سب اسی کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہے جتنا دے اور جب تک چاہے باقی رکھے۔ حکم خدا میں نیت پائے گا لگ نیت اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ اگر تم ایسی سرزمین میں ہو جہاں کے لوگ نافرمانی کرتے ہوں تو اسکو چھوڑ کر چلے جاؤ ۱۲

ملہ ایک ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ اپنی روزی (روز ہے دن کے لئے) اٹھا نہیں رکھتے یعنی جمع نہیں کرتے یہ خاصہ تو صرف تین جانوروں کا ہے آدمی چوہا چیونٹی۔ باقی کل حیوانات اس سے بری ہیں اسی بنا پر عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں حضرت رسولؐ کے ساتھ انصار کے نخلستان میں گیا تو آپ نے خرمے توڑ کے اور فرمایا کہ تم بھی کیوں نہیں کھاتے میں نے کہا مجھے نہیں کھایا جاتا فرمایا میں چاہتا تو خدا مجھے ملک کسریٰ کی عطا فرماتا اے ابن عمر تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب تو ایسے لوگوں کے ساتھ ہوگا جو سال بھر کا کھانا پوشیدہ جمع کر رکھیں گے ان کے یقین کی کمزوری کا باعث ہے ابن عمر کہتے ہیں کہ ہم وہاں سے سرکے نہ تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ

بندوں میں سے جس کی روزی چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور جسکے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے

لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٦٢ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ

اس میں شک نہیں کہ خدا ہی ہر چیز سے واقف ہے اور (اے رسولؐ) اگر تم ان سے پوچھو کہ کس نے آسمان سے

نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ

پانی برسایا پھر اسکے ذریعہ سے زمین کو اس کے مرنے (پڑتی ہونے) کے بعد زندہ (آباد) کیا تو وہ

مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا

ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ نے (اے رسولؐ) تم کہدو الحمد للہ مگر ان میں سے بیشتر (اتنا بھی) نہیں

يَعْقِلُوْنَ ۝٦٣ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ

سمجھتے اور یہ دنیاوی زندگی تو کھیل تماشے کے سوا کچھ نہیں اور اگر

وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝٦٤

یہ لوگ سمجھیں بوجھیں تو اس میں شک نہیں کہ ابدی زندگی (کی جگہ) تو بس آخرت کا گھر ہے (باقی)

فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ

تو پھر جب یہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو نہایت خلوص سے اسی کی عبادت کرنے والے بن کر خدا سے

فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ۝٦٥ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ

دعا کرتے ہیں پھر جب انہیں خشکی میں (پہنچا کر) نجات دیتا ہے تو فوراً شرک کرنے لگتے ہیں تاکہ جو نعمتیں

اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝٦٦ اَوَلَمْ يَرَوْا

ہم نے انہیں عطا کی ہیں انکا انکار کر بیٹھیں اور تاکہ دنیا میں خوب چین کر لیں تو عنقریب ہی اسکا نتیجہ

اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ

انہیں معلوم ہو جائیگا کیا لوگوں نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ ہم نے حرم (مکہ) کو امن و اطمینان کی جگہ بنایا حالانکہ انکے گردو

اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ۝٦٧

نواح سے لوگ اچک لئے جاتے ہیں تو کیا یہ لوگ جھوٹے معبودوں پر ایمان لاتے ہیں اور خدا کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں

ع ١٣

له مطلب ہے کہ اسلام سے قبل جب عرب میں ہر طرف مار دھاڑ کا بازار گرم تھا اور مار کاٹ کا طوفان اٹھا ہوا تھا اس وقت بھی مکہ خانۂ کعبہ کی وجہ سے محفوظ تھا اور وہاں کے لوگ امن و اطمینان کی زندگی بسر کرتے اور اطراف کے لوگ پریشانی و اضطراب میں رہا کرتے ۱۲

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ

اور جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا جب اس کے پاس کوئی سچی بات آئے تو اسے جھٹلائے اس سے بڑھ کر

لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ ٦٨ وَالَّذِيْنَ

ظالم کون ہوگا کیا ان کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے (ضرور ہے) اور جن لوگوں نے ہماری

جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ٦٩

راہ میں جہاد کیا انہیں ہم ضرور اپنی راہ کی لہ ہدایت کریں گے اور اس میں شک نہیں کہ خدا نیکوکاروں کا ساتھی ہے

(۳۰) سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ (۸۴)

آیاتہا ٦٠ — رکوعاتہا ٦

سورہ روم ۲ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝ فِىْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ

الم (یہاں سے) بہت قریب کے ملک میں (نصاریٰ اہل فارس آتش پرستوں سے) ہار گئے مگر یہ لوگ

بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۝ فِىْ بِضْعِ سِنِيْنَ ؕ لِلّٰهِ

عنقریب ہی اپنے ہار جانے کے بعد چند سالوں میں پھر (اہل فارس پر) غالب آ جائیں گے کیونکہ

الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ

(اس سے) پہلے اور بعد (غرض ہر زمانہ میں) ہر امر کا اختیار خدا ہی کو ہے اور اس دن ایماندار لوگ خدا

الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ

کی مدد سے خوش ہو جائیں گے وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ (سب پر) غالب رحم کرنے

الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ

والا ہے (یہ) خدا کا وعدہ (ہے) خدا اپنے وعدے کے خلاف نہیں کیا کرتا مگر اکثر لوگ

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا

نہیں جانتے ہیں یہ لوگ بس دنیاوی زندگی کی ظاہری حالت کو جانتے ہیں

لہ یعنے اپنی خوشنودی اور رضا کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائیں گے ۲ اس سورہ میں روم کے غلبہ کی قطعی پیشین گوئی انگوں کا تذکرہ قیامت کا ذکر نماز پنجگانہ زبان اور رنگ کا اختلاف بھی اس کی قدرت سے ہے خدا کی قدرت میں اس کا کوئی شریک نہیں خدا کی بناوٹ میں تبدیلی نہیں نماز کا حکم انسانی فطرت قدرت کا قصہ سود کی مذمت بندوں ہی کی شرارت سے تباہی آتی ہے قیامت میں کفار و مومنین کا سوال و جواب خدا کا وعدہ سچا ہے نضر بن حارث کا قصہ وغیرہ مذکور ہے ۱۲

۳ حضرت رسول کی بعثت کے نویں برس جب روم نصاریٰ کے قبضہ میں تھا اور وہ فارس پر آتش پرستوں کی حکومت تھی اتفاقاً دونوں میں تصادم پر لڑائی ٹھنی تو مسلمان رومیوں کے اہل کتاب ہونے کی وجہ سے فتح کے خواہاں تھے اور مشرکین مکہ ایرانیوں کے بت پرست ہونے کی وجہ سے ان کی فتح چاہتے تھے خدا کی شان ایرانیوں کو فتح ہوئی تو مشرکین خوش ہوئے اور اپنی فال نیک سمجھے اور کہے مسلمانو پر آوازے کسے کہ جس طرح ان کی اہل کتاب پر جیت ہوئی ہم بھی تم پر غالب آئیں گے مسلمان یہ سنکر غمگین ہوئے تو خدا نے ان کی تشفی کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی اور یہ بتایا کہ چند ہی دنوں میں رومیوں کی فتح ہوگی مسلمان اس سے خوش ہوئے اور حضرت ابوبکر نے اسی بنا پر ابی ابن کعب سے تین برس کی دس دس اونٹوں پر شرط کی جب حضرت رسول نے سنا تو فرمایا بضع مقدار کو بڑھا دو کیونکہ بضع کا اطلاق تین برس سے ۹ برس تک ہوتا ہے پس شرط سو اونٹوں پر نو برس کی شرط ہوئی اور جنگ احد کے وقت رومیوں نے ایرانیوں پر فتح پائی اور حضرت ابوبکر نے ابی ابن کعب کے وارثوں سے سو اونٹ وصول کئے مشرکوں کو اس فتح کی خبر سے خوشی ہوئی کہ پیشین گوئی قرآن کی ثابت اور ایسی بخوبی ظاہر ہوئی

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ

اور جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا جب اس کے پاس کوئی سچی بات آئے تو جھٹلائے اس سے بڑھکر

لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۞ ۶۸ وَالَّذِيْنَ

ظالم کون ہوگا کیا (ان) کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے (ضرور ہے) اور جن لوگوں نے ہماری

جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۞ ۶۹

راہ میں جہاد کیا انھیں ہم ضرور اپنی راہ کی لے ہدایت کرینگے اور اسمیں شک نہیں کہ خدا نیکوکاروں کا ساتھی ہے

(۳۰) سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ (۸۴)

آیاتہا ۶۰ — رکوعاتہا ۶

سورۂ روم لے مکہ میں نازل ہوا اور اُسکی ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ۞ ۱ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۞ ۲ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ

الم (یہاں سے) بہت قریب کے ملک میں (نصاریٰ اہل فارس آتش پرستوں سے) ہار گئے مگر یہ لوگ

بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۞ ۳ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ؕ لِلّٰهِ

عنقریب ہی اپنے ہار جانے کے بعد چند سالوں میں پھر (اہل فارس پر) غالب آجائیں گے کیونکہ

الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ

(اس سے) پہلے اور بعد (غرض ہر زمانہ میں) ہر امر کا اختیار خدا ہی کو ہے اور اس دن ایماندار لوگ خدا

الْمُؤْمِنُوْنَ ۞ ۴ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ

کی مدد سے خوش ہوجائینگے وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ (سب پر) غالب رحم کرنے

الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۞ ۵ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ

والا ہے (یہ) خدا کا وعدہ (ہے) خدا اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کیا کرتا مگر اکثر لوگ

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۞ ۶ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا

نہیں جانتے ہیں یہ لوگ بس دنیاوی زندگی کی ظاہری حالت کو جانتے ہیں

لے یعنے اپنی خوشنودی اور ثواب کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمایا کریں گے لے اس سورہ میں روم کے غلبہ کی قطعی پیشین گوئی انگوں کا تذکرہ قیامت کا ذکر نماز پنجگانہ زبان اور رنگ کا اختلاف بھی اس کی قدرت سے ہے خدا کی قدرت میں اس کا کوئی شریک نہیں خدا کی بناوٹ میں تبدیلی نہیں نماز کا حکم انسانی فطرت قدیمہ کا قصہ سود کی مذمت تباہی انہی کی شرارت سے تباہی آتی ہے قیامت میں کفار و مومنین کا سوال و جواب خدا کا وعدہ سچا ہے تقریبی حالت کا تذکرہ وغیرہ مذکور ہے۔

لے حضرت رسول کی بعثت کے نویں برس جب روم نصاریٰ کے قبضہ میں تھا اور وہ فارس پر آتش پرستوں کی حکومت تھی اتفاقاً دونوں میں فلسطین پر لڑائی ٹھنی تو مسلمان رومیوں کے اہل کتاب ہونے کی وجہ سے فتح کے خواہاں تھے اور مشرکین مکہ ایرانیوں کے بت پرست ہونے کی وجہ سے انکی خیر مناتے تھے خدا کی شان ایرانیوں کو فتح ہوئی تو مشرکین خوش ہوئے اور اپنی فال نیک سمجھے اور لگے مسلمانوں پر آوازے کسنے کہ جس طرح ان کی اہل کتاب پر جیت ہوئی ہم بھی تم پر غالب آئیں گے مسلمان یہ سنکر غمگین ہوئے تو خدا نے ان کی تشفی کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی اور یہ بتایا کہ چند ہی دنوں میں رومیوں کی فتح ہوگی مسلمان اس سے خوش ہوئے اور حضرت ابوبکر نے اسی بنا پر ابی ابن کعب سے تین برس کی دس دس اونٹوں پر شرط کی جب حضرت رسول نے سنا تو فرمایا مدت اور مقدار کو بڑھاؤ کیونکہ بضع سنین تین برس سے ۹ برس تک کو کہتے ہیں غرض سو اونٹوں پر نو برس کی شرط ہوئی اور جنگ بدر کے وقت رومیوں نے ایرانیوں پر فتح پائی اور حضرت ابوبکر ابی ابن کعب کے وارثوں سے سو اونٹ جیتے اس وقت تک شرط حرام نہ ہوئی تھی یہ پیشین گوئی قرآن کی سچائی کی اعلیٰ دلیل ہے۔

مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝

اور یہ لوگ آخرت سے بالکل غافل ہیں کیا ان لوگوں

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ

نے اپنے دل میں (اتنا بھی) غور نہیں کیا کہ خدا نے سارے آسمان

الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَاِنَّ

اور زمین کو اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں بس بالکل ٹھیک اور

كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝ اَوَلَمْ

ایک مقرر میعاد کیواسطے پیدا کیا ہے اور کچھ شک نہیں کہ بہتیرے لوگ تو اپنے پروردگار کی بارگاہ سے حضور

يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

(قیامت) ہی کو کسی طرح نہیں مانتے کیا یہ لوگ سطحِ زمین پر چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے گذر گئے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اَثَارُوا

ان کا انجام کیسا (بُرا) ہوا حالانکہ جو لوگ ان سے قوت میں بھی کہیں زیادہ تھے اور جسقدر زمین ان لوگوں نے

الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَاۗءَتْهُمْ

آباد کی ہے اس سے کہیں زیادہ (زمین کی) ان لوگوں نے کاشت بھی کی تھی اور اس کو آباد بھی کیا تھا

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا

اور انکے پاس بھی انکے پیغمبر واضح و روشن معجزے لیکر آتے تھے (مگر ان لوگوں نے نہ مانا) تو خدا نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوا

مگر وہ لوگ (کفر و سرکشی سے) آپ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے پھر جن لوگوں نے برائی کی تھی انکا انجام بُرا ہی ہوا کیونکہ

السُّوْۗآٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

ان لوگوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا تھا اور ان کے ساتھ تمسخر اڑایا کیا تھا خدا ہی نے مخلوقات کو پہلی بار

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

پیدا کیا پھر وہی دوبارہ (پیدا) کرے گا پھر تم سب لوگ اسی کو لوٹائے جاؤ گے اور جس دن

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ۱۲ وَلَمْ يَكُن
قیامت برپا ہوگی (اس دن) گنہگار لوگ ناامید ہو کر رہ جائینگے اور اُن کے (بنائے
لَّهُم مِّن شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ
ہوئے خدا کے) شریکوں میں سے کوئی انکا سفارشی نہ ہوگا اور یہ لوگ خود بھی اپنے شریکوں سے
كَافِرِينَ ۱۳ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ۱۴
انکار کر جائیں گے اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس دن مومنوں سے کفار جدا ہو جائینگے پھر
فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي
جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے کام کئے تو وہ باغ بہشت میں نہال کر دیئے
رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ۱۵ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا
جائیں گے، مگر جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں اور آخرت کی حضوری
بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ
کو جھٹلایا تو یہ لوگ عذاب میں گرفتار کئے جائیں
مُحْضَرُونَ ۱۶ فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ
گے پھر جس [1] وقت تم لوگوں کی شام ہو اور جسوقت تمھاری
تُصْبِحُونَ ۱۷ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ
صبح ہو خدا کی پاکیزگی ظاہر کرو اور سارے آسمان و زمین میں تیسرے پہر
عَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ۱۸ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
کو اور جسوقت تم لوگوں کی دوپہر ہو جائے وہی قابل تعریف ہے وہی زندہ کو مُردہ
وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ
سے نکالتا ہے[2] اور وہی مُردہ کو زندہ سے پیدا کرتا ہے اور زمین کو مرنے کے پیچھے
مَوْتِهَا وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ۱۹ ع وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ
ہونے کے بعد زندہ (آباد) کرتا ہے اور اسی طرح تم لوگ بھی (مرنے کے بعد) نکالے جاؤ گے

[1] حمد و تسبیح سے اگرچہ مطلق ذکر خدا مراد ہو سکتی ہے مگر اس سے نماز پنجگانہ بھی مراد لے سکتے ہیں اس بنا پر تُمْسُونَ سے نماز مغرب و عشاء مراد ہو گی اور تُصْبِحُونَ سے نماز صبح اور عَشِيًّا سے عصر اور تُظْهِرُونَ سے نماز ظہر ۱۲
[2] جس طرح نطفہ انسان سے اور نطفہ سے انسان ۱۲

خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝ ۲۰
اور اس (کی قدرت) کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اُسنے تمکو مٹی سے پیدا کیا پھر یکایک تم
وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا
آدمی بنکر زمین پر چلنے پھرنے لگے اور اسی (کی قدرت) کی نشانیوں میں ایک بھی ہے کہ اُسنے تمہارے واسطے
لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ
تمہاری ہی جنس کی بی بیاں پیدا کیں تا کہ تم ان کے ساتھ رہ کر چین کرو اور تم لوگوں کے درمیان پیار اور ف۱
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ ۲۱ وَمِنْ
الفت پیدا کر دی اس میں شک نہیں کہ اس میں غور کرنے والوں کے واسطے (قدرت خدا کی) یقینی بہت سی
اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ
نشانیاں ہیں اور اس (کی قدرت) کی نشانیوں میں آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری
اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف بھی ہے یقیناً اس میں واقف کاروں کے لئے بہت سی
لِّلْعٰلِمِيْنَ ۝ ۲۲ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ
نشانیاں ہیں اور رات اور دن کو تمہارا سونا اور اس کے فضل و کرم (روزی) کی تلاش
وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
کرنا بھی اس کی (قدرت کی) نشانیوں سے ہے۔ بیشک جو لوگ سنتے ہیں ان کے لئے اس میں
يَّسْمَعُوْنَ ۝ ۲۳ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ
(قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ
طَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ
وہ تمکو ڈرانے اور امید دلانے کے واسطے بجلی ف۲ دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی برساتا ہے اور اسکے
بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ ۲۴
ذریعے سے زمین کو اسکے پڑتی ہونے کے بعد آباد کرتا ہے۔ بیشک عقلمندوں کے واسطے اس میں قدرت خدا

ف۱ سچ اور بالکل سچ ہے خدا کی شان کہاں کی عورت کہاں کا مرد اور پھر دونوں کا نکاح ہوتے ہی ایسی محبت ہو جاتی ہے کہ ماں باپ اعزہ و اقربا سب ایک طرف اور وہ ایک طرف ۱۲ ف۲ بجلی ڈرنے کی چیز بھی ہے اور امید کی بھی کہ جہاں گرتی ہے جلا کر خاک کر دیتی ہے اور جب تک چمکتی ہے پانی برسنے کی امید رہتی ہے ۱۲

زبان اور رنگ کا اختلاف بھی اللہ کی قدرت سے ہے

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ

کی (بہت سی دلیلیں ہیں اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں ایک یہ بھی ہے کہ آسمان اور زمین اسکے

اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖۗ مِّنَ الْاَرْضِ ۖۗ اِذَاۤ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۝۲۵

حکم سے قائم ہیں پھر مرنیکے بعد جس وقت تم کو ایکبار بلائے گا تو تم سب کے سب یکایک (زندہ ہو کر) نکل پڑو گے

وَلَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝۲۶

اور جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اسی کے ہیں اور سب اسی کے تابع فرمان ہیں اور

وَهُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ

وہ ایسا (قادر مطلق) ہے جو مخلوقات کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ (قیامت کے دن) پیدا کریگا اور یہ

عَلَیْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

اس پر بہت آسان ہے اور سارے آسمان وزمین میں سب سے بالاتر اسی کی شان ہے اور وہی

وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۲۷ ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ

(سب پر) غالب حکمت والا ہے اور ہم نے (تمہارے سمجھانے کے واسطے) تمہاری ہی ایک مثل

هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِیْ مَا

بیان کی ہے ہم نے جو کچھ تمہیں عطا کیا ہے کیا اس میں تمہارے لونڈی غلاموں میں سے کوئی (بھی) تمہارا

رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِیْفَتِكُمْ

شریک ہے کہ (وہ اور) تم اس میں برابر ہو جاؤ (اور کیا) تم ان سے ایسا ہی خوف رکھتے ہو جتنا تمہیں اپنے لوگوں کا حق

اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝۲۸

حصہ بٹنے میں اپنا خوف آتا ہے (پھر بندوں کو خدا کا شریک کیوں رکھتے ہو) عقلمندوں کے واسطے ہم یوں اپنی آیتوں کو

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ یَّهْدِیْ

تفصیل وار بیان کرتے ہیں مگر سرکشوں نے تو بغیر سمجھے بوجھے اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کر لی (اور خدا کا شریک ٹھہرا

مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝۲۹ فَاَقِمْ وَجْهَكَ

دیا) غرض خدا جسے گمراہی میں چھوڑ دے (پھر) اسے کون راہ راست پر لا سکتا ہے اور ان کا کوئی مددگار بھی نہیں

لے مطلب یہ ہے کہ ذات کی حیثیت سے جیسے تم ویسے تمہارے غلام (وہ تم سے کیوں ڈرے صرف اس بات میں کہ تم نے ان کو مول لیا ہے ورنہ اللہ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں مگر باوجود اس کے تم ان کو اپنا شریک سمجھتے ہو نہ برابر پھر خدا کی مخلوق کو اس کے برابر کیوں کرتے ہو ۱۲ موضح

لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ

تو (اے رسول، تم) باطل سے کترا کے اپنا رخ دین کی طرف کیے رہو۔ یہی خدا کی بناوٹ ہے جس پر اس نے

لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

لوگوں کو پیدا کیا ہے خدا کی (درست کی ہوئی) بناوٹ میں (تغیر) تبدل نہیں ہو سکتا یہی مضبوط اور

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۰ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا

(بالکل سیدھا) دین ہے مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے اسی کی طرف رجوع ہو کر (خدا کی عبادت کرو) اور اسی سے ڈرتے رہو

الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۳۱ مِنَ الَّذِيْنَ

اور پابندی سے نماز پڑھو اور مشرکین سے نہ ہو جانا جنھوں نے اپنے (اصلی) دین میں تفرقہ پردازی کی

فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ

اور مختلف فرقے بن گئے جو (دین) جس فرقہ کے پاس ہے اسی میں ملے نہال نہال

فَرِحُوْنَ ۝۳۲ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ

ہے اور جب لوگوں کو کوئی مصیبت چھو بھی گئی تو اسی کی طرف رجوع ہو کر اپنے پروردگار کو پکارنے لگتے

اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ

ہیں پھر جب وہ اپنی رحمت کی لذت چکھا دیتا ہے تو انہی میں سے کچھ لوگ اپنے پروردگار کے ساتھ شرک

يُشْرِكُوْنَ ۝۳۳ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۪ فَسَوْفَ

کرنے لگتے ہیں تاکہ جو (نعمت) ہم نے انھیں دی ہے اس کی ناشکری کریں خیر (دنیا میں چند روزہ) چین

تَعْلَمُوْنَ ۝۳۴ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا

کر لو پھر تو بہت جلد (اپنے کیے کا مزہ) تمھیں معلوم ہی ہو گا کیا ہم نے ان لوگوں پر کوئی دلیل نازل کی ہے جو اس

بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۝۳۵ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ

کے حق ہونے کو بیان کرتی ہے جسے یہ لوگ خدا کا (شریک) ٹھہراتے ہیں (ہرگز نہیں) اور جب ہم لوگوں کو اپنی رحمت

تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۝۳۶

کی لذت چکھا دی تو وہ اس سے خوش ہو گئے اور جب انھیں اپنے ہاتھوں کی اگلی کارستانیوں کی بدولت

فطرت الٰہی میں تبدیلی نہیں

نماز کا حکم

ملہ انسانی فطرت کا مقتضا اور بیان واقعہ اور اسی قدر سچائی میں ڈوبا ہوا ہے کہ اب عرب کی بلکہ چاروں طرف کی بھی تشخیص ہو گئی ہے اور ہر گروہ کی زبان پر جاری ہے ایسے ہی اصول مسلم اور قواعد کلیہ خدائی کتاب کے لئے زیبا ہیں ۱۲-۱۳-۱۴-۱۲

انسانی فطرت

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ

کوئی مصیبت پہنچی تو یکبارگی مایوس ہو کر بیٹھ رہتے ہیں کیا انہوں نے (اتنا بھی) غور نہیں کیا کہ خدا ہی جس کی روزی چاہتا

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۳۷ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى

ہے کشادہ کر دیتا ہے اور (جس کی چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے کچھ شک نہیں کہ اس میں ایماندار لوگوں کے واسطے (قدرت خدا کی) بہت

حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ

سی نشانیاں ہیں تو اے رسولؐ اپنے قرابتدار فاطمہ زہراؑ کو حق (فدک) دیدو اور محتاج و مسافر کو بھی جو لوگ خدا کی خوشنودی

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۳۸ وَمَآ

کے خواہاں ہیں ان کے حق میں یہی سب سے بہتر ہے اور ایسے ہی لوگ آخرت میں اپنی دلی مرادیں پائیں گے

اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۠ فِیْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ

اور تم لوگ جو سود دیتے ہو تاکہ لوگوں کے مال (دولت) میں ترقی ہو تو (یاد رہے کہ ایسا مال) خدا کے ہاں

اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ

پھولتا پھلتا نہیں اور تم لوگ جو خدا کی خوشنودی کے ارادے سے زکوٰۃ دیتے ہو تو ایسے ہی لوگ

هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝۳۹ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ

(خدا کی بارگاہ سے) دونا دون لینے والے ہیں خدا وہ (قادر و توانا) ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر اسی نے روزی

ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ

دی پھر وہی تم کو مار ڈالے گا پھر وہی تم کو (دوبارہ) زندہ کرے گا بھلا تمہارے بنائے ہوئے خدا کے شریکوں

يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا

میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے جسے یہ لوگ (اس کا) شریک بناتے ہیں وہ اس

يُشْرِكُوْنَ ۝۴۰ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ

سے پاک و پاکیزہ اور برتر ہے خود لوگوں ہی کے اپنے ہاتھوں کی کارستانیوں کی بدولت خشک و تر میں فساد پھیل

اَيْدِی النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ

گیا تاکہ جو کچھ یہ لوگ کر چکے ہیں خدا ان کو ان میں سے بعض کرتوتوں کا مزہ چکھا دے تاکہ یہ لوگ (اب بھی) باز

لے مدینہ سے کچھ فاصلہ پر فدک ایک گاؤں تھا جس میں خیبر کا ایک حصہ اور اعلیٰ درجہ کا قصر بھی تھا یہودی اس میں آباد تھے جب خیبر کا قلعہ فتح ہو گیا اور حضرت رسولؐ مظفر و منصور واپس ہوئے تو جناب امیرؑ کو فدک والوں کے پاس بھیجا اور انہوں نے بغیر جنگ کے اس بات پر مصالحت کی کہ باغات اور زمین کا نصف حصہ آنحضرتؐ کا ہوگا ... حضرتؐ نے فدک کا حق فاطمہؑ کو دیا ... جناب فاطمہؑ نے رسول اللہ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر کے سامنے پیش کیا تھا ...

ع

يَرْجِعُونَ ۝ ۴۱ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ

آئیں (اے رسول) تم کہہ دو کہ ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ جو لوگ (تم سے) پہلے ہوئے ہیں ان کا کیسا انجام ہوا

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ ۚ كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ ۝ ۴۲

کا انجام کیا ہوا ان میں سے بہتیرے تو مشرک ہی ہیں تو (اے رسول) تم اس دن کے آنے

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ

سے پہلے جو خدا کی طرف سے آکر رہے گا (اور) کوئی اسے روک نہیں سکتا اپنا رخ سیدھے

لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۖ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ ۝ ۴۳ مَنْ كَفَرَ

دین کی طرف کئے رہو اس دن لوگ (پریشان ہو کر) الگ الگ ہو جائیں گے جو کافر بنا اس پر

فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنْفُسِهِمْ

اس کے کفر کا وبال ہے اور جنہوں نے اچھے کام کئے وہ اپنے ہی لئے آسائش کا سامان

يَمْهَدُونَ ۝ ۴۴ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

کر رہے ہیں تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کئے ان کو خدا اپنے فضل (و کرم)

مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ۝ ۴۵ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ

سے اچھی جزا عطا کرے گا وہ یقیناً کفار سے الفت نہیں رکھتا اور اسی کی قدرت کی نشانیوں میں سے

يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ

ایک یہ بھی ہے کہ وہ ہواؤں کو (بارش کی) خوشخبری کے واسطے (قبل سے) بھیج دیا کرتا ہے اور تاکہ

الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ ۴۶

تمہیں اپنی رحمت کی لذت چکھائے اور اس لئے بھی کہ اس کی بدولت کشتیاں اس کے حکم سے چل کھڑی ہوں اور تاکہ

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ

تم اس کے فضل (و کرم) اپنی روزی کی تلاش کرو اور اس لئے بھی تاکہ تم شکر کرو اور (اے رسول) ہم نے تم سے پہلے اور بھی بہت سے

بِالْبَيِّنَاتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا ۖ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا

پیغمبر ان کی قوموں کے پاس بھیجے تو وہ پیغمبر واضح و روشن معجزے لے کر آئے (مگر ان لوگوں نے نہ مانا) تو ان مجرموں سے ہم نے خوب

بندوں پر خدا کے احسانات اور اس کی قدرت

له یہ ایک معمولی بات ہے کہ بارش سے پہلے ہوا چلتی ہے اور ہوا کا چلنا گویا بارش کی تمہید ہے اسی بنا پر ہوا کی نسبت خوش خبری دینے کو فرمایا ۱۰

نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۷ اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ

بدلہ لیا اور پھر تو مومنین کی مدد کرنا لازم تھا ہی خدا ہی وہ قادر و توانا ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو وہ بادل کو

سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا

کو اڑائے اڑائے پھرتی ہیں پھر وہی خدا بادل کو جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور (کبھی)

فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ

اس کو ٹکڑے (ٹکڑے) کر دیتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ بوندیاں اسکے درمیان سے نکل پڑتی ہیں پھر جب خدا

يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝۴۸ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ

انھیں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے برسا دیتا ہے تو وہ لوگ خوشیاں منانے لگتے ہیں اگرچہ یہ لوگ

قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ۝۴۹ فَانْظُرْ

اُن پر (باران رحمت) نازل ہونے سے پہلے (بارش سے شروع ہی سے) بالکل مایوس اور مجبور تھے تو (تم) خدا

اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

کی رحمت کے آثار کی طرف دیکھو تو کہ وہ کیونکر زمین کو اس کی پڑتی [1] ہونے کے بعد آباد کرتا

اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۵۰

ہے۔ بیشک یقیناً وہی مُردوں کا زندہ کرنے والا اور وہی ہر چیز پر قادر ہے اور اگر ہم

وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ

(کھیتی کی نقصان دہ) ہوا بھیجیں پھر لوگ کھیتی کو (اسی ہوا کی وجہ سے) زرد (پژمردہ) دیکھیں تو وہ لوگ

يَكْفُرُوْنَ ۝۵۱ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ

اسکے بعد (فوراً) ناشکری کرنے لگیں (اے رسول) تم تو (اپنی) آواز نہ مُردوں ہی کو سنا سکتے ہو اور بہروں

الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝۵۲ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ

کو سنا سکتے ہو (خصوصاً) جب وہ پیٹھ پھیر کے چلے جائیں اور نہ تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے پھیر کر

عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ

راہ پر لا سکتے ہو تم تو بس ان ہی لوگوں کو سنا (سمجھا) سکتے ہو جو ہماری آیتوں کو دل سے مانیں پھر

[1] یہ کیسا خوبصورت استعارہ ہے کہ زمین کو جب پڑتی پڑی ہو اور نباتات میں سے کوئی چیز اس میں نہ اگے تو مردہ ہے اور جب جوتی بوئی گئی اور اس میں نباتات اگے اور لہلہانے لگے تو زمین زندہ ہو گئی جل الخالق سبحانہ و تعالیٰ

مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ

یہی لوگ اسلام لانے والے ہیں خدا ہی تو ہے جس نے تمہیں (ابتدا میں) کمزور حالت میں پیدا کیا پھر اس نے

جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ

(تم میں) کمزوری کے بعد (شباب کی) قوت عطا کی پھر اسی نے (تم میں) جوانی کی) قوت کے بعد

قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّ شَیْبَةً ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ وَ هُوَ الْعَلِیْمُ

کمزوری اور بڑھاپا پیدا کر دیا وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہی بڑا واقف کار اور (ہر چیز پر)

الْقَدِیْرُ ﴿۵۴﴾ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ۬

قادر رکھتا ہے اور جس دن قیامت برپا ہوگی تو گنہگار لوگ قسمیں کھائیں گے کہ وہ (دنیا میں)

مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا یُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَ قَالَ

گھڑی بھر سے زیادہ نہیں ٹھہرے تھے اسی طرح وہ (رستے سے) الٹے جاتے تھے اور

الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَ الْاِیْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِیْ

جن لوگوں کو (خدا کی بارگاہ سے) علم اور ایمان دیا گیا ہے جواب دیں گے کہ (تم خدا کی کتاب

كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْبَعْثِ ٘ فَهٰذَا یَوْمُ الْبَعْثِ وَ لٰكِنَّكُمْ

کے مطابق روز قیامت تک (برابر) ٹھہرے رہے پھر یہ تو قیامت ہی کا دن ہے مگر تم

كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا

لوگ تو اس کا یقین ہی نہ رکھتے تھے تو اس دن سرکش لوگوں کو ان کی عذر معذرت کچھ کام نہ آئے

مَعْذِرَتُهُمْ وَ لَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ لَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ

گی اور نہ ان کی شنوائی ہوگی اور ہم نے تو اس قرآن میں (لوگوں کے سمجھانے کو) ہر

فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَ لَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰیَةٍ

طرح کی مثل بیان کر دی ہے اور اگر تم ان کے پاس کوئی سا معجزہ لے آؤ تو بھی

لَّیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ

یقیناً کفار یہی بول اٹھیں گے کہ تم لوگ نرے دغا باز ہو جو لوگ سمجھ (اور علم) نہیں

قیامت میں کفار دوزخیوں کا سوال و جواب

لہ دنیا کے قیام کو گھڑی بھر اس وجہ سے کہیں گے کہ آخرت کی زندگی خواہ اچھی ہو یا بری ہمیشہ اور باقی ہے اور اسکے مقابلہ میں دنیاوی زندگی گھڑی بھر سے زیادہ وقت نہیں رکھتی ۱۲

يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ فَاصْبِرْ اِنَّ

رکھتے اُنکے دلوں پر نظر کرکے خدا یوں تصدیق کرتا ہے (کہ یہ ایمان لائیں گے) تو اے رسول تم صبر کرو بیشک

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ۝

خدا کا وعدہ سچا ہے اور کہیں ایسا نہ ہو کہ جو لوگ (تمہاری) تصدیق نہیں کرتے تمہیں (بہکا کر) خفیف کر دیں۔

(٣١) سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ (٥٧)

ایاتہا — رکوعاتہا

سورہ لقمان مکہ میں نازل ہوا اور اس کی چونتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ هُدًى وَّرَحْمَةً

الم یہ (سورہ) حکمت سے بھری ہوئی کتاب کی آیتیں ہیں جو (از سر تا پا) ان لوگوں

لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ

کے لئے ہدایت و رحمت ہے جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے

الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى

ہیں اور وہی لوگ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے پروردگار کی

هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمِنَ

ہدایت پر عامل ہیں اور یہی لوگ (قیامت میں) اپنی دلی مرادیں پائیں گے اور

النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ

لوگوں میں بعض (نضر بن الحارث) ایسا ہے جو بیہودہ قصے (کہانیاں) خریدتا ہے

سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ

تاکہ بغیر سمجھے بوجھے (لوگوں کو) خدا کی (سیدھی) راہ سے بھٹکائے اور آیات خدا سے مسخرا پن

لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى

کرے ایسے ہی لوگوں کے لئے بڑا رسوا کرنے والا عذاب ہے اور جب اسکے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی

لہ اس سورہ میں قرآن کی حقیقت حضرت لقمان کا ذکر اس کے نصائح دین کی تعظیم، نماز و صبر کا حکم غرور کی مذمت خدا کی باتوں کی حد نہیں۔ خدا کی قدرت، کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کہاں مرے گا وغیرہ مذکور ہے۔

ٹ نضر بن حارث تجارت کے لئے شام گیا اور وہاں سے رستم و اسفندیار کے قصے خرید لایا اور لوگوں کو سنا کر کہتا کہ اگر محمد عاد و ثمود و ملک سلیمان کے حالات بیان کرتے ہیں تو میں رستم و اسفندیار کے قصے سناتا ہوں اور اس کی باتوں میں بعض لوگ آ جاتے اسی کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بعض مفسرین نے لہو الحدیث سے گانا بجانا مراد لیا ہے اور اس آیت کا نزول ان لوگوں کے بارے میں بتاتے ہیں جو تازہ مسلمانوں کو دین اسلام سے پھیرنے کے واسطے لونڈیاں خریدتے اور ان کے گانے بجانے اور بیہودہ افعال پر فریفتہ کرکے اسلام سے روکتے۔١٢

مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ

تو شیخی کے مارے منہ پھیر کر (اس طرح) چل دیتا ہے گویا اس نے ان آیتوں کو سنا ہی نہیں جیسے

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۞ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

اس کے دونوں کانوں میں ٹھیٹی ہے تو (اے رسولؐ) تم اس کو دردناک عذاب کی (ابھی سے)

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۞ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ

خوشخبری دیدو بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کئے انکے لئے نعمت کے (بہشت کے)

اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۞ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ

بھرے بہشتی باغ ہیں کہ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ خدا کا پکا وعدہ ہے اور وہ تو زبردست (اور) حکمت والا ہے تم ان

عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ

دیکھ رہے ہو کہ اسی نے بغیر ستون کے آسمانوں کو بنا ڈالا اور اسی نے زمین پر (بھاری بھاری) پہاڑوں کے لنگر

بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ

ڈال دیئے کہ (مبادا) تمہیں لیکر کسی طرف جنبش کرے اور اسی نے ہر طرح کے چل پھر کر نے والے (جانور) زمین میں پھیلائے

مَاۗءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۞ هٰذَا خَلْقُ

اور ہمنے آسمان سے پانی برسایا اور اسکے ذریعہ سے (زمین میں) ہر رنگ کے نفیس جوڑے پیدا کئے (اے رسولؐ ان سے کہدو کہ)

اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ بَلِ

یہ تو خدا کی خلقت ہے پھر (بھلا) تم لوگ مجھے دکھاؤ تو کہ جو (جو معبود) خدا کے سوا تم نے بنا رکھے ہیں انھوں نے

الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۞ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ

کیا پیدا کیا بلکہ سرکش لوگ (کفار) صریحی گمراہی میں (پڑے) ہیں اور یقیناً ہمنے لقمانؑ کو حکمت عطا کی

الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ

اور سمجھ دیا تھا کہ تم خدا کا شکر کرو اور جو خدا کا شکر کرے گا وہ اپنے ہی فائدے کے لئے

لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۞ وَاِذْ

شکر کرتا ہے اور جس نے ناشکری کی تو (اپنا بگاڑا) کیونکہ خدا تو بہر حال بے پروا اور قابل حمد و ثنا ہے

لے حضرت لقمان ابن باعور حضرت ابراہیم کے بھانجے یا خالہ زاد بھائی تھے اور حضرت ایوب کے بھانجے حضرت داؤد کے زمانے سے حضرت یونس کے زمانے تک ایک ہزار برس تک زندہ رہے پیشے پر درزی کا کام کرتے تھے۔ یہ خدا کے مخلص دوست نیک اعتقاد اور پرہیزگار بندے تھے اکثر چپ رہا کرتے اور زیادہ غور و فکر کرتے اور بہت تیز نظر تھے دن کو کبھی سوتے نہ تھے اور نہ مجلس میں تکیہ لگاتے اور نہ تھوکتے آپ کو کسی نے نہ پیشاب پاخانہ جاتے دیکھا نہ غسل کرتے اور نہ کسی چیز سے کھیلتے کے خوف سے کبھی ہنستے نہیں نہ کسی پر غصہ کیا اور نہ کسی سے مذاق نہ کبھی کوئی چیز ملنے پر خوش ہوئے نہ تلف ہونے سے غمگین ہوئے نکاح کئے اور بہت سی اولادیں بھی ہوئیں مگر کسی کے مرنے پر نہیں روئے اگر کہیں جھگڑا ہوتا تو صلح کرا دیتے اچھی بات سنتے تو اس کی تفسیر اور کہنے والے کو پوچھتے تھے حکما کی ہم نشینی اور حکام کے حال کی تفتیش ان کی عادت تھی غرض ان ہی باتوں کی وجہ سے خدا نے انھیں حکمت عطا فرمائی۔ ایک دن دوپہر کو قیلولہ کرنے کے واسطے لیٹے تھے کہ کچھ فرشتے آپ کے پاس آئے اور پکار کر کہا مگر آپ نے فرشتوں کو دیکھا نہیں کہ اے لقمان تم چاہتے ہو کہ خدا تم کو زمین میں بادشاہ اور خلیفہ بنائے آپ نے فرمایا اگر خدا نے مجھے حکم دیا ہے اور اس کو یہی منظور ہے تو مجھے عذر نہیں بسر و چشم قبول اور اگر اس نے پوچھا ہے تو میں معافی چاہتا ہوں کیونکہ خلافت سخت امر ہے اور میں اس بار کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد خدا نے انھیں حکمت عطا فرمائی کہ آپ کا سینہ علوم و حکمت سے معمور ہو گیا۔ آپ جس راہ سے گزرتے بوٹیاں وغیرہ خود پکار کر کہتیں کہ مجھ میں یہ فائدہ یہ نقصان ہے۔ ۱۲

ع ۱۱

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ

اور (وہ وقت یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے سے اسکی نصیحت کرتے ہوئے کہا۔ اے بیٹا (خبردار)

بِاللّٰهِ ۭ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝١٣ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ

کبھی کسی کو خدا کا شریک نہ بنانا کیونکہ شرک یقینی بڑا سخت گناہ ہے جس کی بخشش نہیں ۔ اور ہم نے انسان کو

بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰي وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ

جسے اس کی ماں نے دکھ پر دکھ سہہ کے پیٹ میں رکھا (اس کے علاوہ) دو برس میں (جا کے) اسکی دودھ چھڑائی

فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝١٤

کی (اپنے اور) اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی کہ میرا بھی شکریہ ادا کرو اور اپنے والدین کا (بھی) (اور آخر تجھے)

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓي اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ

میری طرف لوٹ کر جانا ہے اور اگر تیرے ماں باپ تجھے اس بات پر مجبور کریں کہ تو میرا شریک ایسی چیز کو قرار دے جس کا تجھے

عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۡ

کچھ بھی علم نہیں تو تو اسمیں ان کی اطاعت نہ کر (مگر تکلیف نہ پہنچانا) اور دنیا کے کاموں میں ان کا اچھی طرح ساتھ

وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ

دے اور ان لوگوں کے طریقہ پر چل جو (ہر بات میں) میری (رضا) کی طرف رجوع کرے پھر (تو آخر) تم سب کی رجوع

فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝١٥ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ

میری ہی طرف ہے تب (دنیا میں) جو کچھ تم کرتے تھے (اس وقت) اس کا انجام بتا دوں گا اے بیٹا اسمیں شک نہیں

مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ

کہ وہ عمل (اچھا ہو یا برا) اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو اور پھر وہ کسی سخت پتھر کے اندر یا آسمانوں میں

فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ

یا زمین میں (چھپا ہوا) ہو تو بھی خدا اسے (قیامت کے دن) حاضر کر دے گا۔ بے شک خدا

اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝١٦ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ

بڑا باریک بیں واقف کار ہے۔ اے بیٹا نماز پابندی سے پڑھا کرو اور (لوگوں سے) اچھا

ل۱ اپنے شکریہ کے ساتھ ماں باپ کے شکریہ کا ذکر بھی اس وجہ سے کیا کہ وہ تو پیدا کرنے والا اور یہ پیدا اور پرورش کرنے کے واسطے ہیں اور پھر چونکہ ماں کے حقوق اس کی زیادہ زحمتوں کی وجہ سے زیادہ ہیں اس وجہ سے اس کا مخصوص علیحدہ ذکر فرمایا اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ اگر ماں باپ دونوں ایک ہی وقت میں کسی کام کو کہیں تو ماں کے حکم کو مقدم رکھے۔ ۱۲

ل۲ مطلب یہ ہے کہ ماں باپ اگرچہ ناحق پر ہوں پھر بھی ان کے ساتھ نیکی اور نرمی کرنی چاہیے اور اسی سے حقوق کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے حتی کہ اگر ماں باپ اہل دعال کے ترک کو تکلیف دیں تو چھوڑ دینا چاہیے۔ ۱۲

بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا

کام کرنے کو کہا اور برے کام سے روکو اور جو مصیبت تم پر پڑے اس پر

اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝١٧ وَلَا تُصَعِّرْ

صبر کرو (کیونکہ) بیشک یہ بڑی ہمت کا کام ہے اور لوگوں کے سامنے (غرور سے) اپنا

خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ

منہ نہ پھلاؤ اور زمین پر اکڑ کر نہ چلنا کیونکہ خدا کسی اکڑنے والے اور

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝١٨ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ

اترانے والے کو دوست نہیں رکھتا اور اپنی چال (ڈھال) میں میانہ روی اختیار کرو

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ

اور (دوسرے سے بولنے میں) اپنی آواز دھیمی رکھو کیونکہ آوازوں میں تو سب سے بری آواز

الْحَمِيْرِ ۝١٩ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ

(چیخنے کی وجہ سے) گدھوں کی ہے کیا تم لوگوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے

وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ

اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی نے یقینی تمہارا تابع کر دیا ہے لے اور تم پر اپنی

بَاطِنَةً ۭ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ

ظاہری سے اور باطنی نعمتیں پوری کر دیں اور بعض لوگ (نضر بن حارث وغیرہ) ایسے بھی ہیں جو (خواہ مخواہ)

وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝٢٠ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا

خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں (حالانکہ) ان کے پاس نہ علم ہے اور نہ ہدایت ہے اور نہ کوئی روشن کتاب ہے اور جب

مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا ۭ

ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) خدا نے نازل کی ہے اس کی پیروی کرو تو (چھوٹتے ہی) کہتے ہیں کہ نہیں ہم تو اسی

اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝٢١

(طریقہ) پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا بھلا اگرچہ شیطان ان کے باپ دادا کو جہنم کے عذاب کی

لے کیونکہ اگرچہ چاند سورج کے نکلنے، دن رات کے بدلنے سے چیزوں کے پیدا ہونے میں انسان کو کوئی دخل نہیں اور نہ کچھ کر سکتا ہے مگر یہ سب سامان انسان کے لئے ہیں اس وجہ سے فرمایا [illegible]

ع ظاہری اور باطنی نعمت کی توضیح میں شیعہ اختلاف ہے [illegible] رسول کی [illegible] اسلام اور برے کاموں کا اخفا [illegible] شرع اور شفاعت [illegible] دنیا اور آخرت [illegible] اور خدا کی معرفت [illegible] قرآن [illegible] قرآن کے ظاہری معنی اور تفسیر [illegible] ظاہر و باطن کی صفائی [illegible] زبان اور دل سے خدا کا ذکر [illegible] رسول اور ان کے اہل بیت کی دوستی [illegible] امام ظاہر و غائب اور تمام توجیہیں درست ہو سکتی ہیں اور سب مراد ہوں یہ بھی ممکن ہے ۱۲

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

طرف بلاتا رہا ہو تو بھی (انہی کی پیروی کرینگے) اور جو شخص خدا کے آگے اپنا سر (تسلیم) خم کرے اور وہ

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَمَنْ

نیکوکار (بھی) ہو تو بیشک اُس نے (ایمان کی) مضبوط رسی پکڑ لی اور (آخر) سب کاموں کا انجام خدا ہی کی

كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ۗ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا

طرف ہے اور اے رسول جو کافر ہو بیٹھے تو تم اسکے کفر سے کڑھو نہیں ان سبکو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے تو جو کچھ ان لوگوں

عَمِلُوْا ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ

نے کیا ہے (اسکا نتیجہ) ہم بتا دینگے بیشک خدا دلوں کے راز سے (بھی) خوب واقف ہے ہم انہیں چند روز تک

قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾ وَلَئِنْ

چین کرنے دینگے پھر انہیں مجبور کرکے سخت عذاب کی طرف کھینچ لائینگے اور اے رسول اگر تم ان سے

سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۗ

پوچھو کہ سارے آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہدیں گے کہ اللہ نے اے رسول اس پر

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۗ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا فِى

تم کہہ دو الحمد للہ مگر ان میں سے اکثر (اتنا بھی) نہیں جانتے ہیں جو کچھ سارے آسمان

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾

و زمین میں ہے (سب) خدا ہی کا ہے بے شک خدا (ہر چیز سے) بے پروا (اور) ہر حال

وَلَوْ اَنَّ مَا فِى الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ

قابل حمد و ثنا ہے اور جتنے درخت زمین میں ہیں سب کے سب قلم بن جائیں اور سمندر اس کی سیاہی

يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ

بنے اور اس کے (ختم ہونے کے) بعد (اور) سات سمندر (سیاہی ہو جائیں) اور خدا کا علم اور اس کی باتیں

اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ

لکھی جائیں تو بھی خدا کی باتیں ختم نہ ہونگی بیشک خدا سب پر غالب (اور) دانا (بینا) ہے تم سب کا پیدا کرنا

لہ وجہ کے معنے منہ کے ہیں مگر محاورے میں فرمانبرداری کے ظاہر کرنے کو سر جھکانا بولتے ہیں اس وجہ سے یہ ترجمہ کیا گیا۔ ۱۲

کلہ خدا کی باتوں سے اس کا علم یا قدرت یا حکم یا مخلوقات مراد ہیں یہ تو میرا خیال ہے مگر سچ تو یوں ہے اس کی باتیں کچھ ایسی خوب جانتا ہے کر سکتا ہیں اور اس وجہ سے اسکی تفسیر کچھ اور کہتی ہے۔ ۱۲

اِلَّا كَنَفۡسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌۢ بَصِيۡرٌ ۝۲۸ اَلَمۡ تَرَ

اور پھر (مرنے کے بعد) جلا اٹھانا ایک شخص (کے پیدا کرنے اور جلا اٹھانے) کے برابر ہے بیشک خدا سننے والا دیکھنے والا

اَنَّ اللّٰهَ يُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَيُوۡلِجُ النَّهَارَ فِى

سب کچھ دیکھتا ہے کیا تو نے یہ بھی خیال کیا کہ خدا ہی رات کو بڑھا کے دن میں داخل کرتا ہے تو رات بڑھ جاتی ہے

الَّيۡلِ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجۡرِىۡۤ اِلٰٓى

اور دن کو بڑھا کے رات میں داخل کرتا ہے (تو دن بڑھ جاتا ہے) اور اسی نے آفتاب و ماہتاب کو گویا تمہارا تابع بنا دیا

اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ۝۲۹ ذٰلِكَ

ہے کہ ایک مقرر میعاد تک یوں ہی چلتا رہے گا اور کیا تم نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے

بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَـقُّ وَاَنَّ مَا يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِ

یہ اسباب اس سبب سے ہیں کہ خدا ہی یقیناً برحق (معبود) ہے اور اس کے سوا جنکو لوگ پکارتے ہیں یقیناً باطل ہیں اور

الۡبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡعَلِىُّ الۡكَبِيۡرُ ۝۳۰ اَلَمۡ تَرَ اَنَّ

اس میں شک نہیں کہ خدا ہی عالیشان اور بڑا رتبہ والا ہے کیا تو نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ خدا ہی کے فضل

الۡـفُلۡكَ تَجۡرِىۡ فِى الۡبَحۡرِ بِنِعۡمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمۡ مِّنۡ

سے کشتی دریا میں بہتی اور چلتی رہتی ہے تاکہ (لکڑی میں یہ) قوت دیکر تم لوگوں کو اپنی (قدرت کی)

اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّـكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ۝۳۱ وَاِذَا

بعض نشانیاں دکھائے بیشک اس میں بھی تمام صبر و شکر کرنے والے (بندوں) کے لئے (قدرت خدا کی) بہت

غَشِيَهُمۡ مَّوۡجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ

سی نشانیاں ہیں اور جب ان پر موج (اونچی ہو کر) سائبانوں کی طرح (اوپر سے) ڈھانک لیتی ہے تو ڈر کر اسی

الدِّيۡنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰٮهُمۡ اِلَى الۡبَرِّ فَمِنۡهُمۡ مُّقۡتَصِدٌ ؕ

کا عقیدہ رکھ کر خدا کو پکارنے لگتے ہیں پھر جب خدا انکو نجات دیکر خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو ان میں سے بعض تو

وَمَا يَجۡحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوۡرٍ ۝۳۲

پھر روز اعتدال پر رہتے ہیں اور بعض پکے کافر اور ہماری (قدرت کی) نشانیوں سے انکار تو بس بدعہد او

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا

ناشکرے ہی لوگ کرتے ہیں لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو اور اس دن کا خوف رکھو جب

يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ

نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام آئے گا اور نہ کوئی بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام

وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ

آسکے گا۔ خدا کا (قیامت کا) وعدہ بالکل پکا ہے تو (کہیں) تم لوگوں کو دُنیا کی (چند روزہ)

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۫ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ ٣٣

زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ کہیں تمہیں فریب دینے والا (شیطان) کچھ فریب دے لے

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ

بے شک خدا ہی کے پاس قیامت (کے آنے) کا علم ہے اور وہی (جب موقع مناسب دیکھتا ہے) پانی برساتا

يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا

ہے اور جو کچھ عورتوں کے پیٹ میں (نر و مادہ) ہے جانتا ہے اور کوئی شخص (اتنا بھی تو) نہیں جانتا کہ وہ خود

تَكْسِبُ غَدًا ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ

کل کیا کرے گا اور کوئی شخص (یہ بھی) نہیں جانتا کہ وہ کس سرزمین پر مرے (گاڑے)

تَمُوْتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ ٣٤ ع

گا بے شک خدا (سب باتوں سے) آگاہ خبردار ہے۔

(۳۲) سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ (۷۵)

اٰيَاتُهَا ۳۰ — رُكُوْعَاتُهَا ۳

سورہ سجدہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی تیس (۳۰) آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ٢

الم۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ کتاب (قرآن) کا نازل کرنا سارے جہان کے پروردگار کی

لے اس کے قریب کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ خدا کی بخشش کی امید پر گناہ کرتے رہو اور توبہ کے بھروسے گناہ کرتے جاؤ اور پھر زندگی کی موہوم امید پر توبہ بھی فوراً نہ کرو اور اس کا فریب ہونا بالکل واضح ہے کیونکہ یہ قول جناب امیر ہے کہ آدمی کے تین دن ہیں کل تو گزر گیا وہ نکل گیا پھر ہاتھ نہیں آسکتا اور کل جو آئے گا اس کے ملنے کا یقین نہیں کیونکہ موت ہر وقت موجود ہے اب تیسرا آج کا دن جا رہا ہے اس میں جو ہو سکے اور جو چاہے کرے۔ ۱۲

لے قیامت کب ہوگی مینہ کب برسے گا، بچہ نر ہوگا یا مادہ انسان کل کیا کرے گا اور وہ کہاں مرے گا ان پانچ باتوں کو خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور انبیاء یا ائمہ کی تعلیم سے اور انہیں باتوں کی طرف اشارہ عندہ مفاتح الغیب سے ہے۔ ۱۲

لے اس سورہ میں خدا نے قرآن کی حقیقت آسمان زمین وغیرہ کی چھ روز میں خلقت انسان کی پیدائش قیامت کا ذکر اور کفار کی سزا مومنین کی صفات ایماندار اور بدکار برابر نہیں ہو سکتے بنی اسرائیل کی طرح اس امت کے ائمہ میں خدا کی قدرت وغیرہ کا ذکر فرمایا ہے اس میں سجدہ واجب ہے۔ ۱۲

لے اسی سے دنیاوی حاکموں نے سیکھا ہے کہ اپنے احکام یا پروانوں کے سرے پر یا بحکم فلاں لکھا کرتے ہیں۔ اس آیت کا بھی وہی مطلب ہے بیشک بارگاہ رب العالمین سے یہ فرمان صادر ہوا ہے۔ ۱۲

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ
طرف سے ہے کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس کو اس شخص (رسول) نے اپنے جی سے گھڑ لیا ہے نہیں یہ بالکل
قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ
تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے تاکہ تم ان لوگوں کو (خدا کے عذاب سے) ڈراؤ جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا
يَهْتَدُوْنَ ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
آیا ہی نہیں تاکہ یہ لوگ راہ راست پر آئیں خدا ہی تو ہے جس نے سارے آسمان اور زمین اور جتنی
الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى
چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں چھ دن میں پیدا کیں پھر عرش (کے بنانے) پر آمادہ
عَلَى الْعَرْشِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا
ہوا اس کے سوا نہ کوئی تمہارا سرپرست ہے نہ کوئی سفارشی تو کیا تم
شَفِيْعٍ ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ
(اس سے بھی) نصیحت و عبرت حاصل نہیں کرتے آسمان سے زمین تک کے ہر امر کا وہی
السَّمَاۗءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ
مدبر (و منتظم) ہے پھر یہ بندوبست اس دن جس کی مقدار تمہارے شمار سے ہزار برس
مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝ ذٰلِكَ عٰلِمُ
ہوگی اسی کی بارگاہ میں پیش ہوگا وہی (مدبر) پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ
سب پر غالب مہربان ہے وہ (قادر) جس نے جو چیز بنائی [illegible]
كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝
خوب (درست) بنائی اور انسان کی ابتدائی خلقت مٹی سے کی پھر اس کی نسل
ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّاۗءٍ مَّهِيْنٍ ۝ ثُمَّ
(انسانی جسم کے) خلاصہ یعنے (نطفہ کے سے) ذلیل پانی سے بنائی پھر اس (کے

آسمان زمین اور ان کے درمیان کی چیزیں چھ دن میں پیدا ہوئیں

ہر کام کا تدبر خدا کرتا ہے

انسان کی خلقت

ط۱ ایک ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے وہی ہر کام کا مدبر ہے اور اس کے احکام آسمان سے زمین کی طرف نازل کرتا ہے، اور دونوں کا مطلب واضح ہے دوسرے ترجمے سے صرف اتنا زیادہ سمجھ میں آتا ہے کہ اگرچہ وہ خود لامکان اور ہر جگہ موجود ہے مگر اس کے کارکن اور منتظمین قضاء و قدر کا صدر مقام اور اس کے احکام کا سررشتہ اور دفتر آسمان ہے اور وہیں سے احکام صادر ہوتے ہیں اعمال سے مراد اس سے بعد والی آیت بھی ہے کہ تمام جہان کے اعمال اچھے برے قیامت کے دن اس کی بارگاہ میں پیش ہوں گے اور یوں یعرج کا یہی مطلب ادا ہو جاتا ہے مگر بعض کا خیال ہے کہ اس روز سے ہماری دنیا کے روز مراد ہیں اور چونکہ آسمان میں فرشتے ایک ہزار برس کی راہ ایک دن میں طے کرتے ہیں اس وجہ سے اس طرح فرمایا مطلب یہ ہے کہ روزانہ لوگوں کے اعمال بارگاہ ایزدی میں پیش ہوتے ہیں اس معنے کی تفہیم صحیح ہونے میں تو شک نہیں بلکہ ٹھیک ہونے کے بہت قریب ہے مگر اس مقام پر کچھ پہلا ہی معنے زیادہ چسپاں معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم ۱۲-۱۲-۱۳-۱۲

سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ

(پتلے) کو درست کیا اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی اور تم لوگوں کے (سننے کے لئے) کان

وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۹ وَقَالُوْٓا

اور (دیکھنے کے لئے) آنکھیں اور (سمجھنے کے لئے) دل بنائے (اس پر بھی) تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو اور

ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۬

یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم زمین میں ناپید ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر نیا جنم لیں گے (قیامت سے نہیں)

بَلْ هُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝۱۰ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ

بلکہ یہ لوگ اپنے پروردگار کے (سامنے) حضوری سے انکار[1] کرتے ہیں (اے رسول) تم کہہ دو کہ ملک الموت جو تم پر

الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱ ع

اور تعینات ہے وہی تمہاری روحیں قبض کریگا اس کے بعد تم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ

اور اے رسول تم کو بہت افسوس ہوگا اگر تم مجرموں کو دیکھو گے کہ وہ (حساب کے وقت) اپنے پروردگار کی بارگاہ میں

رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا

اپنے سر جھکائے کھڑے ہیں اور عرض کر رہے ہیں اے پروردگار ہم نے (اچھی طرح) دیکھ لیا اور سن لیا تو ہمیں (دنیا میں) پھر

مُوْقِنُوْنَ ۝۱۲ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَ

لوٹا دے کہ ہم نیک کام کریں اور اب تو ہمکو (قیامت کا) پورا پورا یقین ہے اور خدا فرمائیگا کہ اگر ہم چاہتے تو (دنیا ہی میں) ہر

لٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ

شخص کو (مجبور کرکے) راہ راست پر لے آتے مگر میری طرف سے (روز ازل) یہ بات قرار پا چکی ہے کہ میں جہنم کو جنات اور

النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝۱۳ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَاۗءَ

آدمیوں سب سے بھر دوں گا سو تم آج کے دن کی حضوری کو بھولے بیٹھے تھے تو اب اس کا مزہ چکھو

يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ

ہم نے (بھی) تم کو بھلا دیا[2] اور جیسی جیسی تمہاری کرتوتیں تھیں (ان کے بدلے) اب

[1] مطلب یہ ہے کہ لوگ قیامت کا انکار اس وجہ سے نہیں کرتے کہ مرنے کے بعد جی اٹھنا خلاف عقل ہے بلکہ اعمال کی جواب دہی اور اپنی کرتوتوں کی سزا سے بچنے کے لئے وہ اس کا انکار کرتے ہیں

[2] خدا کی شان بھولنے سے کہیں ارفع و اعلیٰ ہے یہاں اس کے معنے ترک کرنے اور چھوڑ دینے کے ہیں جیسے عربی محاورہ میں بھی بولتے ہیں کہ یوں ہی ہمارے ہاں کہتے ہیں کہ تم نے ہم کو بھلا دیا تو ہم بھی تم کو بھول گئے حالانکہ بھول جانا کسی کا اختیاری فعل نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو تم نے ہمارا خیال نہ کیا تو ہم نے بھی تمہارا لحاظ نہ کیا اسی طرح عرب میں بھی بولتے ہیں اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ تم لوگوں نے ہمارے احکام کو نہ مانا اس وجہ سے ہم بھی تم کو دائمی عذاب میں چھوڑتے ہیں اور ان سب جھگڑوں سے الگ رہنے کے واسطے یوں ترجمہ کرو ہم نے بھی تم کو چھوڑ دیا۔

۱۴ - ۱۴ - ۱۴

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝١٤ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ

ہمیشہ کے عذاب کے مزے چکھو۔ ہماری آیتوں پر ایمان بس وہی لوگ لاتے ہیں کہ جب وقت انھیں وہ

اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ

آیتیں (یاد دلائی گئیں تو فوراً سجدے میں گر پڑے اور اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کی تسبیح پڑھنے لگے

لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ السجدة ۝١٥ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ

اور یہ لوگ تکبر نہیں کرتے (رات کے وقت) ان کے پہلو بستروں سے آشنا نہیں ہوتے اور وہ عذاب کے خوف

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۡ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝١٦

اور رحمت کی امید پر اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں اور جو ہم نے جو کچھ انھیں عطا کیا ہے اس میں سے (خدا کی) راہ

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ

میں خرچ کرتے ہیں ان لوگوں کی کارگزاریوں کے بدلے میں کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے ڈھکی چھپی

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٧ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ

رکھی ہے اس کو تو کوئی شخص جانتا ہی نہیں تو کیا جو شخص ایمان دار ہے اس شخص کے برابر ہو جائے گا

فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ۝١٨ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

جو بدکار ہے (ہرگز نہیں) یہ دونوں (کبھی) برابر نہیں ہو سکتے لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے

الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۡ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا

اچھے اچھے کام کئے ان کے لئے تو رہنے (سہنے) کے لئے بہشت کے (باغات) ہیں یہ سامان

يَعْمَلُوْنَ ۝١٩ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَاۤ

ضیافت ان کارگزاریوں کا بدلہ ہے جو وہ (دنیا میں) کر چکے تھے اور جن لوگوں نے بدکاری کی ان کا

اَرَادُوْۤا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ

ٹھکانا تو (بس) جہنم ہے وہ جب اس میں سے نکل جانے کا ارادہ کریں گے تو اسی میں پھر دھکیل دیئے

ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝٢٠

جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ دوزخ کے جس عذاب کو تم جھٹلاتے تھے اب اس کے مزے چکھو

مومنین کے صفات

ایمان دار اور بدکار برابر نہیں ہو سکتے

ﻃﻪ یہ آیت اگرچہ ظاہر میں عام ہے مگر ان صفات کا سب سے اعلیٰ مصداق حضرات [illegible] ہو سکتے ہیں [illegible] ولید بن عقبہ [illegible] حضرت علی [illegible] میں تم سے [illegible] زیادہ زبان آور [illegible] بہتر نیزہ باز [illegible] اور لشکر میں [illegible] قدم ہوں۔ آپ نے اس کے جواب میں [illegible] مومن اور بدکار برابر ہو سکتے ہیں [illegible] یہ آیت نازل [illegible] عباس کی سند سے بیان کیا [illegible] حضرت عثمان نے اپنی خلافت کے زمانہ میں کوفہ کا گورنر بنا کر بھیجا تھا تو ایک دن نشہ میں صبح کی نماز [illegible] رکعتیں پڑھا دیں اور پھر مامومین سے کہا تھا میں اس وقت خوش ہوں اگر کہو تو اور زیادہ کر دوں۔ جب یہ خبر حضرت عثمان تک پہنچی اور لوگوں کی شہادت گذری اور جناب امیر سے مشورہ لیا تو آپ نے اسی کوڑے مارنے کی رائے دی تھی اور اسی وجہ سے ولید نے حضرت علی سے آپ کی خلافت ظاہری کے بعد بھی بیعت نہ کی تھی۔

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ

اور ہم یقینی (قیامت کے) بڑے عذاب سے پہلے دُنیا کے (معمولی) عذاب کا مزہ چکھائیں گے جو

الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ

عنقریب ہوگا تاکہ یہ لوگ اب بھی (میری طرف) رجوع کریں اور جس شخص کو اس کے پروردگار کی آیتیں یاد

بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ

دلائی جائیں اور وہ اُن سے منہ پھیرے اس سے بڑھ کر اور ظالم کون ہوگا ہم گنہگاروں سے انتقام

مُنْتَقِمُونَ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا

لیں گے اور ضرور لیں گے اور (اے رسول) ہم نے تو موسیٰ کو بھی (آسمانی) کتاب توریت عطا کی تھی تو تم

تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ ۖ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى

بھی اس کتاب (قرآن) کے (من جانب اللہ) ملنے سے شک میں (پڑے) رہو اور ہم نے اس (توریت)

لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٢٣﴾ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ

کو بنی اسرائیل کے لئے رہنما قرار دیا تھا اور ان ہی (بنی اسرائیل) میں سے ہم نے کچھ لوگوں کو چونکہ ان لوگوں نے (مصیبتوں پر) صبر

بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ﴿٢٤﴾

کیا تھا پیشوا بنایا جو ہمارے حکم سے (لوگوں کی) ہدایت کرتے تھے اور (اسکے علاوہ) ہماری آیتوں کا دل سے یقین رکھتے

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا

تھے (اے رسول) اس میں شک نہیں کہ جن باتوں میں لوگ (دُنیا میں) باہم جھگڑتے رہتے ہیں قیامت کے دن

كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٢٥﴾ أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ

تمہارا پروردگار قطعی فیصلہ کردے گا، کیا ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ ہم نے اُن سے پہلے

أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي

کتنی امتوں کو ہلاک کر ڈالا جن کے گھروں میں یہ لوگ چل پھر رہے

مَسَاكِنِهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ ۖ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ﴿٢٦﴾

ہیں۔ بے شک اس میں (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں تو کیا یہ لوگ سنتے نہیں ہیں کیا ان لوگوں

---

۱ اس سے یا تو اس قحط کی طرف اشارہ ہے جو حضرت رسول کے زمانہ میں سات برس تک ہوا تھا یا جنگ بدر مراد ہے جس میں قریش کے بڑے بڑے سردار کام آئے تھے یا دُنیا کی معمولی مصیبتیں مگر زیادہ قرینہ آیۂ رجعت کے مراد ہونے پر ہے واللہ اعلم۔ ۲ حضرت موسیٰ اور حضرت رسول کے اکثر حالات ملتے جلتے ہیں ان کو توریت عطا ہوئی آپ کو قرآن ان کو بھی جہاد کا حکم تھا اور آپ کو بھی انھوں نے خدا کے حکم سے حضرت ہارون کو اپنا وزیر بنایا تھا آپ نے حضرت علی کو ان کو فرعون پر فتح ہوئی آپ کو کفار قریش وغیرہ پر ان کی بی بی صفورا حضرت یوشع سے لڑیں آپ کی بی بی عائشہ جناب امیر سے ان کے بعد ان کے بارہ اوصیائے توریت کے مطابق ہدایت کی چنانچہ خدا نے دوسری طرح اسے ذکر کیا ہے۔ وقطعنا هم اثنی عشر اسباطا امما بعثنا منهم اثنی عشر نقیبا اسی طرح حضرت علی کے بعد بارہ خلفاء اور ائمہ ہیں جو قرآن کے مطابق ہدایت کرتے رہے اور قیامت تک کرتے رہیں گے۔ اسی مطلب کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے چنانچہ علامہ زمخشری اپنی تفسیر کشاف میں اس مقام پر لکھتے ہیں ولنجعلن الکتاب المنزل الیک هدی و نورا و لنجعلن من امتک ائمة یهدون مثل تلک الهدایة۔ اسی طرح ہم تمہاری آسمانی کتاب کو ذریعۂ ہدایت و نور بنائیں گے اور تمہاری اُمت سے ویسے ہی ائمہ بنائیں گے، جو اسی طرح ہدایت کریں گے۔

۱۲ - ۱۲ - ۱۲

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ

نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ ہم چٹیل میدان (افتادہ زمین) کی طرف پانی کو جاری کرتے ہیں پھر اس کے ذریعے

بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ أَفَلَا

ہم گھاس پات اگاتے ہیں جسے ان کے جانور اور یہ خود بھی کھاتے ہیں تو کیا یہ لوگ اتنا بھی نہیں دیکھتے

يُبْصِرُونَ ﴿٢٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِنْ كُنْتُمْ

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم لوگ سچے ہو (کہ قیامت آئے گی) تو (آخر) یہ فیصلہ کب

صَادِقِينَ ﴿٢٨﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ

ہوگا (اے رسول) تم کہدو کہ فیصلہ کے دن کفار کو ان کا ایمان لانا کچھ کام نہ

كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿٢٩﴾ فَأَعْرِضْ

آئے گا اور نہ ان کو (اس کی) مہلت دی جائے گی غرض تم ان کی باتوں کا خیال

عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ إِنَّهُمْ مُنْتَظِرُونَ ﴿٣٠﴾

چھوڑ دو اور تم منتظر رہو (آخر) وہ لوگ بھی تو انتظار کر رہے ہیں۔

آیاتها ٧٣ (٣٣) سُورَةُ الْأَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ (٩٠) رکوعاتها ٩

سورہ احزاب ــه مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی تہتر آیتیں اور نو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ

اے نبی خدا ہی سے ڈرتے رہو اور کافروں اور منافقوں کی بات

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ

نہ مانو اس میں شک نہیں کہ خدا بڑا واقف کار حکیم ہے اور تمہارے پروردگار

إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿٢﴾

کی طرف سے تمہارے پاس جو وحی کی جاتی ہے (بس) اسی کی پیروی کرو، تم لوگ جو کچھ کرتے

ــه اس سورہ میں حضرت رسول کی خواہش ایک آدمی کے دو دل نہیں ہوتے بی بی ظہار سے ماں نہیں ہوتی ہے اور متبنّٰی بیٹا نہیں ہوتا ہے۔ مومنین کی جان کے بھی زیادہ حقدار ہیں قرابت کے حقدار قرابت دار ہیں جنگ خندق کا قصہ بنی قریظہ کی تباہی ازواج نبی کو خطاب با عتاب پرہیزگاری کا اور گھر میں رہنے وغیرہ کا حکم اہل بیت کی مدح و ثنا ایمانداروں کے صفات و درجات زید اور ان کی بی بی کا قصہ رسول اللہ کسی مرد کے باپ نہیں حضرت کی رسالت، خدا و فرشتے مومنین پر درود بھیجتے ہیں رسول کی مدح حلال کا حکم حلال عورتیں اور ان کا حکم ازواج نبی کا حکم۔ محرم عورتوں کا ذکر رسول اللہ اور ان کی آل پر درود و سلام کا حکم کسی کو اذیت نہ دو پردہ کا حکم، قیامت کا علم خدا کو ہے، سچ کہو اور کی بات، خدا کی امانت کا بار انسان کے سوا کوئی نہ اٹھا سکا مومنین کے علاوہ عذاب کی سزا کرے گا وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ مَا جَعَلَ اللّٰهُ

جو خدا اس سے یقیناً اچھی طرح آگاہ ہے اور خدا ہی پر بھروسہ رکھو اور خدا ہی کارسازی کے لئے کافی ہے

لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ

خدا نے کسی آدمی کے سینے میں لے دو دل نہیں پیدا کئے (کہ ایک ہی وقت دو ارادے کر سکے) اور خدا اس نے

الّٰٓـئِْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ

تمھاری بی بیوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمھاری سے مائیں بنا دی ہیں۔ اور نہ اُنے تمھارے نے

اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ

پالکوں کو تمھارے سے بیٹے بنا دیے یہ تو فقط تمھاری منہ بولی بات (اور زبانی جمع خرچ) ہے اور خدا ہے

وَهُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ ۝ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ

کسی کو بری لگے یا اچھی) خدا تو سچی کہتا ہے اور (سیدھی) راہ دکھاتا ہے لے پالکوں کو ان کے (اصلی) باپوں

اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ

کے نام سے پکارا کرو۔ یہی خدا کے نزدیک بہت ٹھیک ہے ہاں اگر تم لوگ اُنکے (اصلی) باپوں کو نہ

فِى الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَاۤ

جانتے ہو تو تمھارے دینی بھائی اور دوست ہیں (انھیں بھائی دوست کہہ کر پکارا کرو) اور ہاں نہیں بھول

اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

چوک جاؤ تو البتہ اس کا تم پر کوئی الزام نہیں مگر جب تم دل سے جان بوجھ کر کرو (تو ضرور گناہ ہے)

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ اَلنَّبِىُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ

اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ نبی تو مومنین سے خود ان کی جانوں سے بھی بڑھ کر حق رکھتے ہیں

اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ

(کیونکہ وہ گویا امت کے مہربان باپ ہیں) اور ان کی بی بیاں (گویا) انکی مائیں ہیں اور مومنین و مہاجرین

اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِىْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ

میں سے (جو لوگ باہم) قرابت سے دار ہیں کتاب خدا کی رو سے (غیروں کی نسبت) ایک دوسرے کے

لے چونکہ حضرت رسول کو وحی آتی تھی اور کفار خوب جانتے بہت سے ہو سمجھ داتے ہیں اور ان سے منافقین کہا کرتے تھے کہ محمد کے سینہ میں دو دل ہیں ایک اس اپنے اصحاب کی طرف رکھتا ہے اور دوسرا ہماری طرف ہے اسی کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل کی

ﷺ اس کی تفصیل پارہ ۲۸ سورہ مجادلہ میں [illegible]

سے زید بن حارثہ حضرت رسول کے پالک بیٹے تھے آپ نے ان کا نکاح اپنی پھوپھی زاد بہن زینب سے کر دیا تھا۔ تھوڑی مدت کے بعد دونوں میں ان بن ہوئی آخر طلاق کی نوبت پہنچی اور زینب پریشان ہوئیں تو [illegible] حضرت نے ان سے نکاح کیا اس پر کفار و منافقین نے حضرت پر طعنے کئے کہ رسول نے بیٹے کی بی بی سے نکاح کر لیا اور چونکہ منھ بولا بیٹا حقیقی [illegible] تھا [illegible] نکاح بھی حرام تھی اس لئے [illegible] خدا کے حکم سے کیا تھا اس وجہ سے خود خدا نے اعتراض کرنے والوں کا ان آیات میں جواب دیا اس کی تفصیل ابھی آگے آخر پارہ ۲۲ رکوع [illegible] میں دیکھو

لکھ ابتدائے اسلام میں جب آپ ہجرت کر کے مدینہ میں آئے اور مہاجرین ہجرت اور مسافرت کی وجہ سے پریشان تھے تو آپ نے مہاجرین و انصار میں جو جس کے میل کا تھا آپس میں بھائی چارہ قرار دے دیا تھا اور اس وقت ایک دوسرے کا وارث بھی ہوتا تھا مگر جب اسلام کو ترقی ہوئی اور فتوحات ہوئے تو [illegible] میں باہم توارث جاری ہوا [illegible]

الْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ

ترکے کے) زیادہ حق دار ہیں مگر (جب) تم اپنے
دوستوں کے ساتھ سلوک کرنا چاہو (تو دوسری

ذٰلِكَ فِى الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ

بات ہے) یہ حکم کتاب (خدا) میں لکھا ہوا (موجود) ہے اور (اے رسول) وہ وقت یاد کرو جب ہم نے

مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى

اور پیغمبروں سے اور خاص تم سے اور نوح اور ابراہیم و موسیٰ اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے عہد و

وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۪ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝

پیمان لیا اور ان لوگوں سے ہم نے سخت عہد لیا تھا تاکہ (قیامت کے دن) سچوں

لِّيَسْــَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ

(پیغمبروں) سے ان کی سچائی (تبلیغ رسالت) کا حال دریافت کرے اور کافروں کے واسطے تو اس نے

عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ

دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اے ایمان دارو! خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جو (اس نے) تم پر (اس وقت) کی

عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا

(جنگ خندق میں) جب تم پر (کافروں کی) فوجیں (حملہ کرنے کو) آئیں تو ہم نے ان پر ہوا بھیجی اور ایسے

لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝ اِذْ جَآءُوْكُمْ

علاوہ فرشتوں کا ایسا لشکر بھیجا جس کو تم نے دیکھا تک نہیں اور تم جو کچھ کر رہے تھے خدا اسے خوب دیکھ رہا

مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ

تھا جس وقت وہ لوگ تم پر تمہارے اوپر سے آپڑے اور تمہارے نیچے کی طرف سے بھی آ گئے اور جب وقت آنکھیں

وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝

(خوف کی) کثرت سے تمہاری آنکھیں خیرہ ہو گئی تھیں اور (خوف کے مارے) کلیجے منہ کو آ گئے تھے۔ اور خدا پر

هُنَالِكَ ابْتُلِىَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝

طرح طرح کے برے خیال کرنے لگے تھے وہاں مومنوں کا امتحان لیا گیا اور خوب ہی طرح جھنجھوڑے گئے

ف۔ یہ بنی نضیر یہود جن کی جلاوطنی
کا قصہ پارہ ۲۸ سورہ حشر میں
مذکور ہے جب شام پہنچے
تو یہودیوں کے دل میں بڑے
اور انکے سردار ابن ابی الحقیق
حیی بن اخطب اور کنانہ بن
ربیع بنی نضیر کی ایک جماعت
کو ساتھ لیکر مکہ میں آئے
اور ابوسفیان وغیرہ سرداران
قریش سے ملکر حضرت رسول سے
جنگ کرنے پر آمادہ کیا قریش نے
کہا تم تو اہل کتاب ہو خوب تحقیق
کی ہوگی بتلاؤ ہمارا دین بہتر
ہے یا محمد کا وہ اپنی غرض کے مارے
کہنے لگے تمہارا۔ غرض یہود سے
مطمئن ہو کر قبیلہ غطفان کے پاس
پہنچے اور ان کو بھی آمادہ کیا اسکے
بعد اور قبائل کو بھی آمادہ کیا غرض
دس ہزار کا لشکر تیار ہوا اور اس
شان سے لشکر مدینہ کی طرف چلا
کہ قریش کا سردار ابو سفیان تھا اور
غطفان کا عیینہ بن الحصین اور بنی
مرہ کا حارث بن عوف اور بنی اشجع
کا مسعر بن رجیلہ اور بنی اسد کا
طلیحہ بن خویلد اور
ان سب کا سالار ابوسفیان
جب حضرت
رسول کو یہ خبر معلوم
ہوئی تو آپ تین ہزار صحابہ
کو ساتھ لیکر مدینہ سے
باہر نکلے اور جبل سلع کے سامنے قیام
کیا مسلمان دشمن کی تعداد کا حال سنکر
ان لوگوں کے ہوش و حواس جاتے رہے
مگر حضرت رسول نے ان سے فتح کا بھی
وعدہ کیا مگر ان کو قرار نہ تھا آخر
اصحاب سے اپنی حفاظت کے بارے میں
مشورہ کیا تو حضرت سلمان نے اپنے
گرد خندق کھودنے کی رائے دی
غرض سب نے مل کر خندق کھودی مگر
حضرت رسول نے جو کچھ بہ نسبت
دیگر کھودی تھی اسکے آخر روانے
تھے جن پر سختی سے ہو سکا
لگے تھے اس اثنا میں حیی بن اخطب بنی
قریظہ کے پاس پہنچا اور باوجودیکہ
ان اور مسلمانوں سے کفار کا بڑا
معاہدہ تھا مگر حیی بن اخطب کے فقرہ
میں آگئے اور کفار کے ساتھ مل گئے
خندق کے تیار ہونے کے تین دن بعد
کفار کا لشکر بھی آگیا اور مسلمانوں کے
رہے سہے ہوش و حواس جاتے رہے کفار
کا لشکر مدینہ سے باہر (باقی آئندہ)

وَإِذْ يَقُولُ الْمُنٰفِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ

تھے اور جس وقت منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (کفر کا) مرض تھا کہنے لگے تھے کہ خدا

مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهٗٓ إِلَّا غُرُورًا ۝١٢ وَإِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ

نے اور اس کے رسول نے جو ہم سے وعدے کئے تھے وہ بس بالکل دھوکے کی ٹٹی تھی اور جب ان میں

مِّنْهُمْ يٰٓأَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا ۚ وَيَسْتَأْذِنُ

ایک گروہ کہنے لگا تھا کہ اے مدینہ والو اب (دشمن کے مقابلہ میں) تمہارا کہیں ٹھکانا نہیں تو (بہتر ہے کہ اب بھی)

فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا

پلٹ چلو اور ان میں سے کچھ لوگ رسول سے (گھر لوٹ جانے کی) اجازت مانگنے لگے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارے گھر (مردوں سے)

هِيَ بِعَوْرَةٍ ۛ إِنْ يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ۝١٣ وَلَوْ دُخِلَتْ

بالکل خالی (غیر محفوظ) پڑے ہوئے ہیں حالانکہ وہ خالی (غیر محفوظ) نہ تھے بلکہ وہ لوگ تو (اسی بہانے سے) بس بھاگنا چاہتے ہیں

عَلَيْهِمْ مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا

اور اگر (ایسا ہی) دشمن ان لوگوں پر مدینہ کے اطراف سے آ پڑے اور ان سے فساد (خانہ جنگی) کی درخواست کی جائے تو یہ

تَلَبَّثُوا بِهَآ إِلَّا يَسِيرًا ۝١٤ وَلَقَدْ كَانُوا عٰهَدُوا اللّٰهَ

لوگ اسکے لئے (فوراً) آ موجود ہوں اور (اس وقت) اپنے گھروں میں بھی بہت ہی کم توقف کریں گے مگر یہ تو جہاد سے حالانکہ ان لوگوں

مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ

نے پہلے ہی سے خدا سے عہد کیا تھا کہ ہم (دشمن کے مقابلہ میں) اپنی پیٹھ نہ پھیریں گے اور خدا کے عہد کی پوچھ گچھ تو ایک

مَسْئُولًا ۝١٥ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ

دن ہو کر رہے گی (اے رسول ان سے) کہدو کہ اگر تم موت یا قتل (کے خوف) سے بھاگے بھی تو (یہ) بھاگنا

الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝١٦ قُلْ مَنْ

تمھیں ہرگز کچھ بھی مفید نہ ہوگا اور اگر تم بھاگ کر بچ بھی گئے تو بس یہی کہ (دنیا میں) چند روز اور چین کر لو

ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوٓءًا أَوْ

(اے رسول) تم ان سے کہدو کہ اگر خدا تمھارے ساتھ برائی کا ارادہ کر بیٹھے تو تمھیں اس کے (عذاب) سے کون ایسا ہے

اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ

جو بچائے یا بھلائی ہی کرنا چاہے (تو کون روک سکتا ہے) اور یہ لوگ خدا کے سوا کسی کو اپنا سرپرست

وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝١٧ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنكُمْ وَ

پائیں گے اور نہ مددگار تم میں سے جو لوگ (دوسروں کو جہاد سے) روکتے ہیں خدا ان کو خوب جانتا ہے اور

الْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا ۖ وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ

ان کو بھی خوب جانتا ہے جو اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے بھی آؤ اور خود بھی (فقط

إِلَّا قَلِيلًا ۝١٨ أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ

پیچھا چھڑانے کو لڑائی کے کھیت رہیں) بس ایک ذرا سا (اگر تم سے) اپنی جان چھڑائی (اور چل دیے) اور جب (اُن پر)

يَنظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَىٰ عَلَيْهِ

کوئی خوف (کا موقع) آپڑا تو تم دیکھتے ہو کہ (یاس سے) تمہاری طرف دیکھتے ہیں (اور اُن کی آنکھیں اس طرح

مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُم بِأَلْسِنَةٍ

گھومتی ہیں جیسے کسی شخص پر موت کی بے ہوشی چھا جائے پھر جب خوف (کا موقع) جاتا رہا (اور امداد روزی

حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ

فتح ہوئی) تو مال غنیمت پر گرتے پڑتے فوراً تم پر اپنی تیز زبانوں سے حملہ کرنے لگے یہ لوگ (شروع سے) ایمان

اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۝
١٩

ہی نہیں لائے (فقط زبانی جمع خرچ تھی) تو خدا نے بھی ان کا کیا کرایا سب اکارت کر دیا اور یہ تو خدا کے واسطے

يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۖ وَإِن يَأْتِ الْأَحْزَابُ

ایک (نہایت) آسان بات تھی (مدینہ کا محاصرہ کرنے والے چل بھی دیئے مگر) یہ لوگ ابھی یہی سمجھ رہے ہیں کہ (کافروں

يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُم بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ

کے لشکر ابھی نہیں گئے اور اگر کہیں (کفار کا لشکر پھر آ پہنچے تو یہ لوگ چاہیں گے کہ کاش وہ جنگلوں میں گنواروں میں جا بیٹھتے

أَنبَائِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوا فِيكُم مَّا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ۝
٢٠ ع

اور وہیں سے بیٹھے بیٹھے تمہارے حالات دریافت کرتے رہتے اور اگر ان لوگوں (مع منافقوں) کو ... [illegible]

[illegible]

ضربة علي يوم الخندق افضل من عبادة الثقلين الى يوم القيامة

[illegible]

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن

کہیں لڑتے (مسلمانو) تمہارے واسطے تو خود رسول اللہ کا (خندق میں بیٹھنا) ایک اچھا نمونہ تھا (مگر ہاں) یہ (اس

كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ۝۲۱ وَ

شخص کے واسطے ہے جو خدا اور روز آخرت کی امید رکھتا ہو اور خدا کی یاد بکثرت کرتا ہو۔ اور جب

لَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ

سچے ایمان داروں نے (کفار کے) جمگھٹوں کو دیکھا تو بے تکلف کہنے لگے کہ یہ وہی چیز تو ہے جس کا ہم سے خدا

وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا

نے اور اسکے رسول نے وعدہ کیا تھا (اس کی پرواہ کیا ہے) اور خدا نے اور اسکے رسول نے بالکل ٹھیک کہا تھا اور

إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ۝۲۲ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا

(اسکے دیکھنے سے) انکا ایمان اور (خدا کی) اطاعت اور بھی زیادہ ہو گئی ایمانداروں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ خدا سے انہوں نے

مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَ

(جاں نثاری کا) جو عہد کیا تھا اسے پورا کر دکھایا، غرض ان میں سے بعض وہ ہیں جو مر کر اپنا وقت پورا کر گئے

مِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ۝۲۳ لِّيَجْزِيَ اللَّهُ

اور ان میں سے بعض (حکم خدا کے) منتظر بیٹھے ہیں اور ان لوگوں نے (اپنی بات) ذرا بھی نہیں بدلی یہ امتحان اسلئے تھا تاکہ

الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِن

خدا سچے ایمانداروں کو ان کی سچائی کی جزائے خیر دے اور اگر چاہے تو منافقین کی سزا کرے یا (اگر وہ لوگ توبہ

شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝۲۴ وَ

کریں تو) خدا ان کی توبہ قبول فرمائے اس میں شک نہیں کہ خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور

رَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا ۚ وَ

خدا نے (اپنی قدرت سے) کافروں کو مدینہ سے پھیر دیا (اور وہ لوگ) اپنی جھنجھلاہٹ میں (بھرے ہوئے)

كَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ۝۲۵

اور انھیں کچھ فائدہ بھی نہ ہوا اور خدا نے (اپنی مہربانی سے) مومنین کو لڑنے کی نوبت نہ آنے دی اور خدا تو بڑا

بقیہ حاشیہ ۱۹۵ ... سیر اطمینان ہوا ابوسفیان بشکر خوش ہوا اور نعیم کو ... دیں اس کے بعد نعیم بنی قریظہ کے پاس آیا اور کہا کہ کیا تجھے کچھ خبر بھی ہے ابوسفیان یہ کہتا ہے کہ ہم ان یہودیوں کی تمہیں قربانی کر دینگے اور انھیں کو آگے کر دینگے اگر فتح ہوئی تو ہمارا نام ہوا اور شکست ہوئی تو وہ مارے گئے تو اور جنگ میں قرار کر کے کچھ لوگ اپنے پاس رہن رکھ لو ان کو اپنے لشکر میں شامل ذکر نا ورنہ دھوکا کھاؤ گے اور اسی طرح سے غطفان بھی کہہ گیا الغرض ہر قبیلہ دوسرے سے بے اعتماد ہو گیا اور ہم پھوٹ پڑ گئی ان خیالات تو دماغ میں چکر کھا ہی رہے تھے جب ابوسفیان نے بنی قریظہ کو بلایا تو وہی دس آدمیوں کے رہن کی شرط پیش ہوئی تو ابوسفیان بہت برافروختہ ہوا اور نعیم کی سچائی کا یقین ہو گیا اور درحقیقت اتفاق مخالفت و نفاق سے بدل گیا ادھر تو یہی حالت تھی کہ ایک آندھی ان پر بھیجی جو بہت سرد اور سخت تھی جس سے سب کے خیمے اکھڑ گئے طنابیں ٹوٹ گئیں دیگیں اوندھی ہو گئیں گھوڑے بھاگ گئے آنکھوں میں کنکر پڑ گئے اور آگ بجھ گئی فرشتوں کی تکبیروں کی ہر طرف سے آوازیں آئیں کفار کے دل خوف سے دہل گئے آخر سب کے قدم اکھڑ گئے ابوسفیان اپنے اونٹ پر بد حواسی میں سوار ہوا اور اس کے ساتھ سب کے سب چلتے ہوئے اور یوں مسلمانوں کو کامیابی ہوئی۔ ۱۲

وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ
زبردست (اور) غالب ہے اور اہل کتاب میں سے جن لوگوں (یعنی بنی قریظہ) نے اُن (کفار) کی مدد کی تھی خدا اُنکو اُنکے قلعوں
صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا
سے بے دخل کر کے نیچے اُتار لایا لے اور اُن کے دلوں میں (تمہارا) ایسا رعب بٹھا دیا کہ تم
تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۲۶ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَ
اُن کے کچھ لوگوں کو قتل کرنے لگے۔ اور کچھ لوگوں کو قیدی (اور غلام) بنانے اور تم ہی لوگوں کو اُنکی زمین
دِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ
اور اُن کے گھر اور اُن کے مال اور اس زمین (خیبر) کا خدا نے مالک بنا دیا جس میں تم نے قدم تک نہیں
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۲۷ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ
رکھا تھا اور خدا تو ہر چیز پر قادر (و توانا) ہے اے رسول لے اپنی بی بیوں سے کہدو کہ اگر تم (فقط)
اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ
دُنیاوی زندگی اور اُس کی آرائش و زینت کی خواہاں ہو تو اِدھر آؤ۔
اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۲۸ وَاِنْ كُنْتُنَّ
میں تم لوگوں کو کچھ ساز و سامان دے دوں اور عنوان شائستہ سے رخصت کر دوں اور اگر تم
تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ
لوگ خدا اور اسکے رسول اور آخرت کے گھر کی خواہاں ہو تو اچھی طرح خیال رکھو کہ تم لوگوں میں نیکوکار
لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۲۹ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ
عورتوں کے لئے خدا نے یقیناً بڑا (بڑا) اجر و ثواب مہیا کر رکھا ہے اے پیغمبر کی بی بیو تم میں سے
مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا
جو کوئی کسی صریحی ناشائستہ حرکت کی مرتکب ہوئی تو (یاد رہے کہ) اس کا عذاب بھی دوگنا
الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۳۰
بڑھا دیا جائے گا اور خدا کے واسطے (نہایت) آسان ہے۔

لے جب تمام کفار جنگ [illegible]

ع

الجزء ٢٢

وَمَن يَقْنُتْ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَتَعْمَلْ

اور تم میں سے جو (بی بی) خدا اور اُس کے رسُول کی تابعداری اور اچھے (اچھے)

صَٰلِحًا نُّؤْتِهَآ أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا

کام کرے گی اس کو ہم اس کا ثواب بھی دوہرا عطا کریں گے اور ہم نے اس کے لئے (جنت

كَرِيمًا ۝٣١ يَٰنِسَآءَ ٱلنَّبِىِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ ٱلنِّسَآءِ

میں) عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے اے نبی کی بی بیو تم اور معمولی عورتوں کی سی تو ہو نہیں (پس)

إِنِ ٱتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِٱلْقَوْلِ فَيَطْمَعَ

اگر تم کو پرہیزگاری منظور ہے تو (اجنبی آدمی سے) بات کرنے میں نرم نرم (لگی لپٹی) بات مت کرو تاکہ جس کے

ٱلَّذِى فِى قَلْبِهِۦ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۝٣٢

دل میں (شہوت زنا کا) مرض ہے وہ (کچھ اور) آرزو (نہ) کرے اور صاف صاف عنوان شائستہ سے بات کیا کرو

وَقَرْنَ فِى بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ

اور اپنے گھروں میں نچلی لے بیٹھی رہو اور اگلے زمانۂ جاہلیت کی طرح اپنا بناؤ سنگار نہ دکھاتی

ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ٱلْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتِينَ

پھرو، اور پابندی سے نماز پڑھا کرو، اور (برابر) زکوٰۃ دیا کرو اور خدا اور اس

ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِعْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ

کے رسول کی اطاعت کرو، اے (پیغمبر کے) اہلبیت لے خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ

ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَ

تم کو ہر طرح کی برائی سے دور رکھے اور جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے ویسا پاک و پاکیزہ رکھے اور (اے نبی کی

يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝٣٣ وَٱذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِى

بی بیو) تمہارے گھروں میں جو خدا کی آیتیں اور (عقل و) حکمت (کی باتیں) (پڑھی جاتی

بُيُوتِكُنَّ مِنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ وَٱلْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ

ہیں، اُن کو یاد رکھو بے شک خدا بڑا باریک بین

لے اس حکم کی تمام ازواج نہایت سختی سے عمر بھر پابند رہیں مگر بی بی سودہ کے بارے میں لکھا ہے کہ ان سے بعض لوگوں نے کہا آپ حج و عمرہ کیوں نہیں جاتیں تو فرمایا ایک بار مجھ پر واجب تھا وہ میں کر چکی اس کے بعد میرا حج یہی کہ میں حکم خدا کے مطابق اپنے گھر سے نہ نکلوں اور اس حجرے میں مجھے رسول اللہ بٹھا گئے ہیں یہیں بیٹھی رہوں چنانچہ وہ عمر بھر اپنے حجرے سے باہر نہ نکلیں یہاں تک کہ جنازہ ہی ان کا نکلا (بیہان الشکیا) پابند نہ رہیں بلکہ حضرت عائشہ نے نہ صرف گھر سے قدم باہر نکالا بلکہ منزلوں مدینے سے مکہ گئیں اور پھر واپس آئیں اور علی کے مقابلے کے لئے مدینہ سے بصرہ آئیں اور لشکر کے مجمع میں اونٹ پر سوار ہو کر حضرت علی کے مقابل لڑیں اور ہزاروں مسلمانوں کا خون کرادیا۔ اسی وجہ سے خود حضرت عائشہ جب اس آیت کو پڑھتی تھیں تو جنگ جمل کو یاد کر کے اسقدر روتی تھیں کہ آنسوؤں سے چادر تر ہو جاتی تھی دیکھو تفسیر در منثور جلد ۵ صفحہ ١٩٦ سطر ٢٩ مطبوعہ مصر ١٣١٤ھ کے اس پر تو تمام علماء کا اتفاق ہے اور سنیوں اور شیعوں میں سے کوئی اس کا مخالف نہیں کہ اہلبیت رسول آنحضرت علی جناب فاطمہ امام حسن اور امام حسین علیہم السلام ہیں اور اس میں بھی شک نہیں کہ یہ آیت انہی بزرگوں کے بارے میں نازل ہوئی مگر بعض حضرات اہلسنت کا خیال ہے کہ اس میں ازواج بھی شامل ہیں اور وہ بھی ان اہلبیت میں داخل لیکن یہ خیال چند وجوہ سے بالکل غلط ہے (١) اگر ازواج مقصود ہوتیں تو جس طرح ماقبل و مابعد کی آیت میں ضمیر جمع مؤنث حاضر کی لائی ہیں یہاں بھی لائی جاتی مگر (٢) اس آیت کو درمیان سے نکال ڈالو اور ماقبل و مابعد کو ملا کر پڑھو تو کوئی خرابی نہیں ہوتی بلکہ اور ربط پیدا ہو جاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت اس مقام کی نہیں بلکہ خوامخواہ کسی خاص غرض سے داخل کی گئی ہے (بقیہ حاشیہ آئندہ)

كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ۝۳۴ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمٰتِ
واقف کار ہے (دل لگا کے سنو) مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور
وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِينَ وَالْقٰنِتٰتِ
ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور راستباز
وَالصّٰدِقِينَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِينَ وَالصّٰبِرٰتِ
مرد اور راست باز عورتیں اور صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور فروتنی
وَالْخٰشِعِينَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَ
کرنے والے مرد اور فروتنی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنیوالی
الْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصّٰٓئِمِينَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَ
عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور
الْحٰفِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِينَ
حفاظت کرنیوالی عورتیں اور خدا کی بکثرت یاد کرنے والے مرد
اللّٰهَ كَثِيرًا وَّالذّٰكِرٰتِ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً
اور یاد کرنے والی عورتیں بیشک ان سب کے واسطے خدا نے مغفرت اور
وَّأَجْرًا عَظِيمًا ۝۳۵ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا
بڑا (بڑا) ثواب مہیا کر رکھا ہے اور نہ کسی ایماندار مرد کو یہ مناسب ہے اور نہ کسی
مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهٗٓ أَمْرًا أَنْ
ایماندار عورت کو کہ جب خدا اور اس کے رسول کسی کام کا حکم دیں تو ان کو اپنے اس
يَّكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَنْ يَّعْصِ
کام (کے کرنے نہ کرنے) کا اختیار ہو اور (یاد رہے کہ) جس شخص نے خدا اور اس کے
اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِينًا ۝۳۶ وَ
رسول کی نافرمانی کی وہ یقیناً کھلم کھلا گمراہی میں مبتلا ہو چکا، اور

(بقیہ حاشیہ ۱۳) بلکہ ازواج بھی شامل ہوتیں تو ان کی تعداد تو ان دونوں حضرات کی چار ان میں بھی ایک عورت ہی ہیں پس مجموعا تیرہ ہوئے دس عورتیں نہیں مرد بھی غلبہ عورتوں ہی کو رہا اس حالت میں بھی تغلیب و صیغہ مذکر ہونا ضروری تھا فقط ہم یہ ہیں کہ اور کا قول ہے کہ ازواج اہلبیت نہیں ہیں کیونکہ یہ تاریخ میں کل صلاح الگ ہو گئیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جن پر خدا نے صدقہ حرام کیا ہے۔ اور اگر ازواج بھی شامل ہوں تو جس وقت حضرت ام سلمہ کے گھر میں یہ آیت نازل ہوئی اور وہ خود نہایت مومن اور متقی ایماندار بی بی تھیں جب چادر کو اٹھا کر ان میں داخل ہونا چاہا تو حضرت رسول نے کیوں ہاتھ سے کھینچ لیا اور صاف صاف کیوں کہا کہ تم بہتر ہو مگر اہلبیت میں شامل نہیں بلکہ ازواج میں ہو۔ اس مطلب کی تقریبا تیس حدیثیں مختلف اسناد سے موجود ہیں جن کو مختلف علماء اہلسنت نے مثل امام احمد بن حنبل ابن مردویہ طبرانی سیوطی وغیرہ نقل کی ہیں اور میں نے ان سب کو اپنے رسالہ میں جمع کر دیا ہے ان کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت رسول ام سلمہ کے گھر میں آئے اور حضرت علی و فاطمہ و حسن و حسین کو بلا کر اپنے پاس بٹھلا لیا اور پھر ان سب پر ایک خیبری چادر اوڑھا دی اور فرمایا کہ خدایا یہی میرے اہلبیت ہیں ان کو ہر برائی سے دور رکھ اور ان کو اچھی طرح پاک و پاکیزہ رکھ یہ سنکر حضرت ام سلمہ نے ان میں داخل ہونا چاہا تو روک دی گئیں اور کہا کہ تم اہلبیت میں نہیں ہو بلکہ ازواج میں ہو اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اس کے بعد مدتوں ہر نماز کے وقت جب حضرت رسول حضرت علی کے مکان کے پاس آتے تو پکار کے سلام کر فرماتے السلام علیکم یا اہلبیت دیکھو تفسیر در منثور علامہ جلال الدین سیوطی جلد ۵ صفحہ ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۰۔

إِذْ تَقُولُ لِلَّذِيٓ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ

(اے رسولؐ وہ وقت یاد کرو) جب اس شخص ملہ (زید) سے کہہ رہے تھے جسپر خدا نے احسان (الگ) کیا تھا

عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِي

اور تم نے اسپر (الگ) احسان کیا تھا کہ اپنی بی بی (زینب) کو اپنی زوجیت میں رہنے دے اور خدا سے ڈر اور

فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَ

خود تم اس بات کو اپنے دل میں چھپاتے ہوئے تھے جسکو (آخر کار) خدا ظاہر کرنیوالا تھا اور تم لوگوں سے ڈرتے تھے

اللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشٰهُ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا

حالانکہ خدا اس کا زیادہ حقدار تھا کہ تم اس سے ڈرو، غرض جب زید اپنی حاجت پوری کر چکا

وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

(طلاق دیدی) تو ہم نے (حکم دے کر) اس عورت (زینب) کا نکاح تم سے کر دیا تاکہ عام مومنین کو اپنے

حَرَجٌ فِيٓ أَزْوَاجِ أَدْعِيَآئِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ

لے پالک لڑکوں کی بی بیوں سے نکاح کرنے میں جب وہ اپنا مطلب اُن عورتوں سے پورا کر چکیں

وَطَرًا وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُولًا ۝۳۷ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ

(طلاق دیدیں) (کسی طرح کی) تنگی نہ رہے اور خدا کا حکم تو کیا کرایا ہوا (قطعی) ہوتا ہے جو حکم خدا نے

مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهُ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِينَ

پیغمبر پر فرض کر دیا اس (کے کرنے) میں اُس پر کوئی مضائقہ نہیں جو لوگ (ان سے) پہلے گزر

خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا ۝۳۸

چکے ہیں اُنکے بارے میں بھی خدا کا (یہی) دستور (جاری) رہا ہے (کہ نکاح میں تنگی نہ کی) اور خدا کا حکم تو

الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا

ٹھیک اندازے سے مقرر کیا ہوا ہوتا ہے، وہ لوگ جو خدا کے پیغاموں کو (لوگوں تک جوں کا توں)

يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيبًا ۝۳۹

پہنچاتے تھے اور اُس سے ڈرتے تھے اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے (پھر تم کیوں ڈرتے ہو) اور حساب لینے

ملہ جب حضرت رسولؐ نے حضرت خدیجہ سے نکاح کیا تھا تو انکے مال سے تجارت کیا کرتے تھے۔ ایک دن بازار عکاظ میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ زید بن حارثہ جو ایک کمسن لڑکا تھا فروخت ہو رہا ہے آپ نے زید کو قیافہ سے سمجھدار خیال کرکے اسکو خرید لیا اور آپ کی پیغمبری کے بعد سب سے پہلے وہ بھی مسلمان ہو گیا جب اسکے باپ حارثہ کو جو ایک بڑا آدمی تھا خبر ہوئی کہ وہ حضرت کی غلامی میں ہے تو مکہ میں آیا اور حضرت ابو طالب سے سفارش کروائی کہ حضرت رسولؐ اسکو میرے ہاتھ فروخت کر دیں یا آزاد کر دیں۔ حضرت نے سنا تو زید کو آزاد کر دیا اور اختیار دیا کہ جہاں چاہے جائے حارثہ نے زید کا ہاتھ پکڑا اور چاہا کہ اپنے گھر لے جائے مگر زید نے کہا میں رسول خدا کو چھوڑ کر کہیں نہ جاؤں گا تب حارثہ نے جھنجھلا کر کہا لوگو گواہ رہنا یہ میرا بیٹا نہیں میں اس سے بیزار ہوں یہ میرا وارث نہ ہوگا۔ زید نے کہا بجا ہے اسی وقت حضرت رسولؐ نے فرمایا زید میرا بیٹا ہے۔ اس روز سے لوگ زید کو غلام کے بجائے ابن محمد کہنے لگے اور حضرت بھی بیٹا مانتے تھے جب آپ نے ہجرت کی تو آپ نے اپنی پھوپھی امیمہ بنت عبد المطلب کی بیٹی زینب بنت جحش سے انکا بیاہ کر دیا اگرچہ زینب زید کی غلامی کے دھبے کی وجہ سے کچھ پسند نہ کرتی تھیں مگر حضرت کی خاطر سے قبول کر لیا اور خوشی سے نکاح ہو گیا مگر عرف عام کے رسم و رواج کے مطابق کوئی دن میں زینب کی آنکھ نیچی ہونے لگی اور اس وجہ سے زید سے ہمیشہ ان بن رہتی تھی کیونکہ زینب ایک تو حسین تھیں دوسرے اونچے عالی خاندان کی بیٹی اور رسولؐ کی بہن اور ادھر زید ایک معمولی صورت کے آدمی دوسرے غلام آزاد اس پر طرہ کے مختلف طبیعت غرض زینب کے دل میں ... اور جب آگے کوئی محبت نہ تھی تو زید کو بھی ان کی طرف توجہ نہ ہوئی اور جیسا ہونا بھی نہیں چاہئے تھا غرض دونوں میں ان بن ہوئی اور زید طلاق دینے پر آمادہ ہو گئے حضرت رسولؐ نے ہر چند کوشش کی کہ دونوں میں میل ہو جائے اور زید کو بہت کچھ سمجھایا مگر دونوں میں نہ بنتا تھی نہ بنی (باقی بر صفحہ ۶۷۶)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن

کیونکہ اسکے تو خدا کافی ہے (لوگو) محمد تمہارے مردوں میں سے (حقیقتہً) کسی کے باپ نہیں ہیں (اسلئے) زید کی بی بی کی

رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّـۧنَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ

حرام ہونے کی) بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں کی مہر (یعنی ختم کرنے والے) ہیں اور خدا تو ہر چیز سے

شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ

خوب واقف ہے، اے ایماندارو بہ کثرت خدا کی یاد کیا کرو اور

ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿٤١﴾ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ

صبح و شام اسی کی تسبیح کرتے رہو، وہ وہی تو

الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَٰٓئِكَتُهُۥ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ

ہے جو خود تم پر درود لے (رحمت) بھیجتا ہے اور اسکے فرشتے (بھی) تاکہ تمکو کفر

الظُّلُمَٰتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٣﴾

کی تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لے جائے اور خدا تو ایمانداروں پر بڑا مہربان ہے

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُۥ سَلَٰمٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ

جسدن اسکی بارگاہ میں حاضر ہونگے (اسدن) انکی مدارات (انکی طرف سے ہرقسم کی) سلامتی ہوگی اور خدا

أَجْرًا كَرِيمًا ﴿٤٤﴾ يَٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّآ أَرْسَلْنَٰكَ

نے تو انکے واسطے بہت اچھا بدلہ (بہشت) تیار کر رکھا ہے اے نبی ہمنے تمکو (لوگوں کا) گواہ اور (نیکوں کو

شَٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٤٥﴾ وَدَاعِيًا إِلَى

بہشت کی) خوشخبری دینے والا اور بدوں کو عذاب سے ڈرانیوالا اور خدا کی طرف اسی کے حکم سے بلانیوالا اور

اللَّهِ بِإِذْنِهِۦ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ

(ایمان و ہدایت کا) روشن چراغ بنا کر بھیجا، اور تم مومنین کو

الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ﴿٤٧﴾

خوشخبری دیدو کہ ان کے لئے خدا کی طرف سے بہت بڑی (مہربانی اور) بخشش ہے،

[illegible]

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ دَعْ اَذٰىهُمْ وَ

اور اے رسول (تم کہیں) کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرنا اور انکی ایذا رسانی کا خیال چھوڑ دو اور

تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝٤٨ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

خدا پر بھروسہ رکھو، اور کارسازی میں خدا کافی ہے اے ایماندارو جب تم

اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ

مومنہ عورتوں سے (بغیر مہر مقرر کئے) نکاح کرو اسکے بعد انھیں اپنے ہاتھ لگانے سے

قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ

پہلے ہی طلاق دیدو تو پھر تمکو اُن پر کوئی حق نہیں کہ (ان سے وعدہ پورا کراؤ

تَعْتَدُّوْنَهَا فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝٤٩

ان کو تو کچھ (کپڑے روپے وغیرہ) دے کر عنوان شائستہ سے رخصت کردو، اے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ

نبی ہم نے تمہارے واسطے تمہاری ان بی بیوں کو حلال کر دیا ہے جن کو تم مہر دے چکے ہو

اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ

اور تمہاری ان لونڈیوں کو (بھی) (جو خدا نے تم کو (بغیر لڑے بھڑے) مال غنیمت

عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ

میں عطا کی ہیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تمہارے ماموں کی

وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۡ وَامْرَاَةً

بیٹیاں اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں جو تمہارے ساتھ ہجرت کرکے آئی ہیں (حلال کر دیں)

مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ

اور ہر ایماندار عورت لے (بھی حلال کر دی) اگر وہ اپنے کو (بغیر مہر) نبی کو دیدے اور نبی بھی

النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ

اس سے نکاح کرنا چاہتے ہوں، مگر (اے رسول) یہ حکم صرف تمہارے واسطے خاص ہے

البتہ گزشتہ رحمت اور دعا کہتے ہیں مگر جب خدا کی طرف نسبت دی جاتی ہے تو اس کے معنی صرف رحمت کے ہوتے ہیں کیونکہ وہ کسی سے طلب نہیں کرتا تو اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ خدا مومنین پر رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے اسے لیکر نازل ہوتے ہیں اور خود بھی طلب رحمت کرتے ہیں اس تمام پر علامہ زمخشری کی ایک بات دیکھنے اور سننے کے قابل ہے وہ اپنی تفسیر کشاف ان اللہ وملائکتہ یصلون کے تحت میں لکھتے ہیں اس آیت [illegible] عام مومنین پر صلوٰۃ بھیجنے کا جواز نکلتا ہے لیکن ہم لوگ اس کو اچھا نہیں سمجھتے نہیں کرتے کیونکہ شیعوں نے اسے (صلوٰۃ) [illegible] اپنا شعار قرار دے لیا ہے [illegible] کہ ہم بھی رفض سے متہم ہو جائیں ان کی معاذ اللہ تعصب کی بھی حد ہو گئی۔

[illegible] صفحہ [illegible] ماہ رمضان [illegible] ایک عورت کا نام [illegible] جابر تھا [illegible] جب حضرت حفصہ کے گھر میں تھے آپکے پاس آکر کہنے لگی میں ایک [illegible] عورت ہوں [illegible] کسی مرد نے مجھے ہاتھ نہیں لگایا۔ اگر آپ مجھے قبول فرمائیں تو میں اپنے نفس کو بخشتی ہوں حضرت نے اسے دعا دی اور فرمایا اے انصاریہ تمہیں خدا جزائے خیر دے تمہارے مردوں نے میری نصرت کی اور عورتوں نے رغبت کی ہیں [illegible] نہیں کر سکتا جو خدا کا حکم ہو گا وہ [illegible] پاس بیٹھی تھی حفصہ نے کہا [illegible] عورت [illegible] بے حیا [illegible] ہے کہ مردوں پر گری پڑتی ہے حضرت نے اس کے جواب میں حفصہ سے فرمایا یہ تم سے بہتر ہے کہ اس نے خدا کے رسول کی رغبت کی اور تو اس

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ

کیونکہ خدا کافی ہے ؛ (لوگو) محمد تمہارے مردوں میں سے (حقیقۃً) کسی کے باپ نہیں ہیں (پھر زید کی بی بی کیوں

رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ

حرام ہونے لگی) بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں کی مہر یعنی ختم کرنے والے ہیں اور خدا تو ہر چیز سے

شَیْءٍ عَلِيْمًا ۝ ۴۰ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ

خوب واقف ہے ، اے ایماندارو بکثرت خدا کی یاد کیا کرو اور

ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ ۴۱ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ ۴۲ هُوَ

صبح و شام اسی کی تسبیح کرتے رہو ، وہ وہی تو

الَّذِیْ يُصَلِّیْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ

ہے جو خود تم پر درود لے (رحمت) بھیجتا ہے اور اسکے فرشتے (بھی) تاکہ تمکو کفر

الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝ ۴۳

کی تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لے جائے اور خدا تو ایمانداروں پر بڑا مہربان ہے

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۖۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ

جسدن اسکی بارگاہ میں حاضر ہونگے (اسدن) انکی مدارات (انکی طرف سے) ہر قسم کی سلامتی ہوگی اور خدا

اَجْرًا كَرِيْمًا ۝ ۴۴ يٰۤاَيُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ

نے تو انکے واسطے بہت اچھا بدلہ (بہشت) تیار کر رکھا ہے اے نبی ہمنے تمکو (لوگوں کا) گواہ اور نیکوں کو

شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ ۴۵ وَّدَاعِيًا اِلَى

بہشت کی خوشخبری دینے والا اور بدوں کو عذاب سے ڈرانیوالا اور خدا کی طرف اسی کے حکم سے بلانیوالا اور

اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ ۴۶ وَبَشِّرِ

(ایمان و ہدایت کا) روشن چراغ بنا کر بھیجا ، اور تم مومنین کو

الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝ ۴۷

خوشخبری دیدو کہ ان کے لئے خدا کی طرف سے بہت بڑی (مہربانی اور) بخشش ہے ،

[illegible]

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَ

اور (اے رسول) تم کہیں کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرنا اور انکی ایذا رسانی کا خیال چھوڑ دو اور

تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝۴۸ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

خدا پر بھروسہ رکھو، اور کارسازی میں خدا کافی ہے اے ایمان دارو جب تم

اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ

مومنہ عورتوں سے (بغیر مہر مقرر کئے) نکاح کرو اسکے بعد انھیں اپنے ہاتھ لگانے سے

قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ

پہلے ہی طلاق دیدو تو پھر تمکو ان پر کوئی حق نہیں کہ (ان سے عدہ پورا کراؤ

تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝۴۹

ان کو کچھ (کپڑے روپے وغیرہ) دے کر عنوان شائستہ سے رخصت کردو، اے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ

نبی ہم نے تمہارے واسطے تمہاری ان بی بیوں کو حلال کر دیا ہے جن کو تم مہر دے چکے ہو

اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ

اور تمہاری ان لونڈیوں کو (بھی) جو خدا نے تم کو (بغیر لڑے بھڑے) مال غنیمت

عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ

میں عطا کی ہیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تمہارے ماموں کی

وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۡ وَامْرَاَةً

بیٹیاں اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں جو تمہارے ساتھ ہجرت کر کے آئی ہیں (حلال کردیں)

مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ

اور ہر ایماندار عورت سے (بھی حلال کردی) اگر وہ اپنے کو (بغیر مہر) نبی کو دیدے اور نبی بھی

النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۤ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ

اس سے نکاح کرنا چاہتے ہوں، مگر (اے رسول) یہ حکم صرف تمہارے واسطے خاص ہے

(بقیہ گزشتہ) رحمت اور دعا
کے ہیں مگر جب خدا کی طرف
نسبت دی جائے تو اس کے
معنی صرف رحمت کے ہوتے
ہیں کیونکہ وہ کس سے طلب کریگا
تو اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ
خدا مومنین پر رحمت نازل فرماتا
ہے اور فرشتے اسے سفارشی
ہوتے ہیں اور خود بھی طلب
رحمت کرتے ہیں اس مقام پر
علامہ زمخشری کی ایک بات
دیکھنے اور سننے کے
قابل ہے وہ اپنی تفسیر کشاف ان
اللہ وملائکتہ یصلون کے تحت
میں لکھتے ہیں کہ اس قسم کی آیت
«الذی یصلی علیکم» وغیرہ اگرچہ
عام مومنین پر صلوۃ بھیجنے کا
جواز نکلتا ہے لیکن ہم لوگ اس
کو اسوجہ سے پسند نہیں کرتے
کہ شیعوں نے اپنے ائمہ پر صلوۃ
بھیجنا اپنا شعار قرار دے لیا
ہے تو ایسا نہ ہو کہ ہم بھی رافض
سے متہم ہو جائیں ان تعل
معاذ اللہ تعصب کی بھی حد
ہو گئی ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

(حاشیہ صفحہ ہذا) لے ماہ
رمضان سنہ ہجری میں قبیلہ بنی
اسد کی ایک عورت کا نام ام
شریک بنت جابر تھا انھیں
جوا سے پہنچا کہ ہم قسم کی آیت
سے کہ اشارہ کر کے جب حضرت
حفصہ کے گھر میں تھے آپکے
پاس آکر کہنے لگی میں ایک کنواری
عورت ہوں کہ کسی مرد نے
مجھے ہاتھ نہیں لگایا، اگر
آپ مجھے قبول فرمالیں تو میں
اپنے نفس کو بخشتی ہوں حضرت
نے اسے دعا دی اور فرمایا،
اے انصار کی بہن خدا تجھے
جزائے خیر دے تمہارے مردوں نے
میری نصرت کی اور عورتوں نے
رغبت کی ہے ابھی کچھ نہیں کہہ
سکتا جو خدا کا حکم ہو گا وہ ہوگا
پاس بیٹھی ہو حفصہ نے کہا کہ
عورت کو اس قدر بے حیا اور دلیر
ہے کہ مردوں پر گری پڑتی ہے
حضرت نے اس کے جواب
میں حفصہ سے فرمایا کہ تجھ سے
بہتر ہے کہ اس نے خدا کے
رسول کی رغبت کی اور تو اس

الْمُؤْمِنِينَ ۗ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيٓ

اور مومنین کے لئے نہیں اور ہم نے جو کچھ (مہر یا قیمت) عام مومنین پر ان کی بی بیوں

أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ

اور انکی لونڈیوں کے بارے میں مقرر کر دیا ہے ہم خوب جانتے ہیں اور (تمھاری حمایت اسلئے

عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ تُرْجِي

ہے) تاکہ تم کو (بی بیوں کی طرف سے) کوئی دقت نہ ہو اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ ان میں

مَن تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيٓ إِلَيْكَ مَن تَشَآءُ ۖ

سے جس کو (جب) چاہو الگ کر دو اور جس کو (جبتک) چاہو اپنے پاس رکھو اور جن عورتوں کو تم نے

وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ

الگ کر دیا تھا اگر پھر تم اُن کے خواہاں ہو تو بھی تم پر کوئی مضائقہ نہیں ہے یہ (اختیار جو تمکو دیا

ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَ

گیا ہے) ضرور اس قابل ہے کہ تمھاری بی بیوں کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور آزردہ خاطر نہ

يَرْضَيْنَ بِمَآ ءَاتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا

ہوں اور جو کچھ تم انھیں دیدو سب کی سب اُس پر راضی رہیں اور جو کچھ تمھارے دلوں میں ہے

فِي قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ۝ لَا

خدا اسکو خوب جانتا ہے اور خدا تو بڑا واقف کار بردبار ہے (اے رسول) اب ان

يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنۢ بَعْدُ وَلَآ أَن تَبَدَّلَ

(نو) کے بعد (اور) عورتیں تمھارے واسطے حلال نہیں اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بدلے

بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا

(ان میں سے کسی کو چھوڑ کر) اور بی بیاں کر لو اگرچہ تمکو انکا حسن کیسا ہی بھلا (کیوں نہ) معلوم ہو مگر

مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا ۝

تمھاری لونڈیاں (اسکے بعد بھی جائز ہیں) اور خدا تو ہر چیز کا نگراں ہے۔ اے ایماندار و لوگو

(بقیہ صفحہ گذشتہ)
سے بدتر ہے کہ وہ اس کو
ملامت کرتی ہے اور اس
عورت سے فرمایا، خدا نے
اس رغبت کی وجہ سے بہشت
تجھ پر واجب کر دی۔ غرض
اس کے بعد یہ آیت نازل
ہوئی اور آپ نے اسے قبول
فرمایا اور ہماری چند بیبیاں
رہ کر راہی جنت ہوئی۔ اس
آیت کے نازل ہونے کے
بعد حضرت عائشہ بولیں کہ خدا
آپ کی خواہش کے موافق بہت
جلدی کرتا ہے آپ نے فرمایا
اگر تم بھی خدا کی فرماں برداری کرو
تو تمہاری خواہش کے موافق
بھی جلدی کرے۔ ۱۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ

مومنو پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر جب تمکو کھانے کے واسطے اندر

يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا

آنیکی اجازت دیجائے (لیکن) اسکے پکنے کا انتظار (نبی کے گھر بیٹھکر نہ کرو) مگر جب تمکو

دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ

بلایا جائے تو (ٹھیک وقت پر) جاؤ پھر جب کھا چکو تو (فوراً اپنی اپنی جگہ) چلے لہ جایا کرو

لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ

اور باتوں میں نہ لگ جایا کرو کیونکہ اس سے پیغمبر کو اذیت ہوتی ہے تو وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں اور

وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا

خدا تو ٹھیک (ٹھیک کہنے) سے جھینپتا نہیں اور جب ٢ پیغمبر کی بی بیوں سے کچھ مانگنا ہو تو

فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ

پردے کے باہر سے مانگا کرو یہ تمہارے دلوں اور اُن کے دلوں کے واسطے بہت

وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ

صفائی کی بات ہے اور تمہارے واسطے یہ جائز نہیں کہ رسول خدا کو (کسی طرح) اذیت دو

وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ

اور نہ یہ جائز ہے ٣ کہ تم اسکے بعد کبھی اس کی بی بیوں سے نکاح کرو بے شک یہ خدا

كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝٥٣ اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ

کے نزدیک بڑا (گناہ) ہے، چاہے کسی چیز کو ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ خدا تو

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝٥٤ لَا جُنَاحَ

(بہر حال) ہر چیز سے یقینی خوب آگاہ ہے۔ عورتوں پر نہ اپنے داداؤں کے

عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ

سامنے ہوتے (ہوئے) کچھ گناہ ہے اور نہ اپنے بیٹوں کے اور نہ اپنے بھائیوں کے اور نہ

ل۱ زینب کے نکاح کے وقت حضرت نے بہت سے لوگوں کی دعوت کی سب کھانا کھا کر چلے گئے تو تین آدمی لگے آپس میں باتیں کرنے اور آپ اس انتظار میں تھے کہ جب یہ لوگ اٹھیں تو جاؤں مگر تہذیب حضرت کو صاف کہہ دینے سے مانع تھی۔ جب بہت دیر ہوئی تو آپ اٹھ کر تشریف لے گئے [illegible] ازواج کے حجروں کی طرف چلے گئے اب جو واپس آئے تو پھر ان لوگوں کو بیٹھے دیکھا ناچار آپ پھر چلے تو خدا خدا کرکے ان لوگوں نے جگہ خالی کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۔

ل۲ مجاہد سے روایت ہے حضرت ایک دفعہ حضرت عائشہ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے حضرت عمرؓ آگئے آپ نے کھانے کو پوچھا تو بیٹھ گئے۔ اتفاقاً کھانے میں حضرت عمرؓ کی انگلی حضرت عائشہ کی انگلی سے لگ گئی تو آپ کو ناگوار گزرا اور اسی وقت یہ آیت حجاب نازل ہوئی۔ دیکھو تفسیر در منثور جلد ۵ صفحہ ۲۱۳ سطر ۲۳ مطبوعہ مصر ۱۲۔

ل۳ ابن عباس سے روایت ہے کہ آیت حجاب نازل ہونے کے بعد ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آپ کے مرنے کے بعد اگر ہم لوگ [illegible] (پیغمبر کی بیبیوں) سے [illegible] کے باہر سے بات کریں اگر رسول مرے تو میں عائشہ سے نکاح کروں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور عام مسلمانوں پر پیغمبر کی بیبیاں حرام [illegible] دیکھو تفسیر [illegible] جلد ۵ صفحہ ۲۱۴ سطر [illegible] مطبوعہ مصر ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ

اپنے بھتیجوں کے اور نہ اپنے بھانجوں کے اور نہ اپنی (قسم کی) عورتوں کے اور نہ اپنی

وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

لونڈیوں کے (سامنے ہونے میں کچھ) گناہ ہے (اے پیغمبر کی بی بیو) تم لوگ خدا سے ڈرتی رہو

كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ

اس میں شک ہی نہیں کہ خدا (تمہارے اعمال میں) ہر چیز سے واقف ہے اسمیں بھی شک نہیں

يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا

کہ خدا اور اسکے فرشتے پیغمبر (اور انکی آل) پر درود بھیجتے ہیں تو اے ایماندارو تم بھی درود

عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ

بھیجتے رہو، اور برابر سلام کرتے رہو، بے شک جو لوگ خدا کو اور اسکے رسول کو اذیت

وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ

دیتے ہیں ان پر خدا نے دنیا اور آخرت (دونوں) میں لعنت کی ہے اور ان کے لئے

عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

رسوائی کا عذاب تیار کر رکھا ہے، اور جو لوگ ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو بغیر کچھ کئے

بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ ع

دھرے (تہمت دے کر) اذیت دیتے ہیں تو وہ ایک بہتان اور صریحی گناہ (کا بوجھ اپنی

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ

گردن پر) اٹھاتے ہیں اے نبی اپنی بی بیوں اور اپنی لڑکیوں اور مومنوں کی عورتوں سے

يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ

کہہ دو کہ (باہر نکلتے وقت) اپنے (چہروں اور گردنوں) پر اپنی چادروں کا گھونگھٹ لٹکا لیا

يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

کرویں (تاکہ) اشرافت کی پہچان کیواسطے بہت مناسب ہے تو انھیں کوئی چھیڑ یگا نہیں اور خدا تو بڑا بخشنے والا

[illegible]

(۲) مناقب ... [illegible]

... [illegible]

عم ... [illegible]

... جب حضرت رسول ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے ... [illegible]

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

مہربان ہے۔ (اے رسول) منافقین اور وہ لوگ لہ جن کے دلوں میں (کفر کا) مرض ہے اور

وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ

جو لوگ مدینہ میں بری خبریں اڑایا کرتے ہیں اگر یہ لوگ (اپنی شرارتوں سے) باز نہ آئینگے تو ہم تم

فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا ۝٦٠ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا

ہی کو (ایک نہ ایک دن) اُن پر مسلط کر دینگے پھر وہ تمہارے پڑوس میں چند روزوں کے سوا ٹھہرنے (بھی) نہ

تَقْتِيْلًا ۝٦١ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ

پائینگے لعنت کے مارے جہاں کہیں ہتھے چڑھے پکڑے گئے اور پھر بری طرح مار ڈالے گئے جو لوگ پہلے گزر

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝٦٢ يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ

گئے اُنکے بارے میں (بھی) خدا کی (یہی) عادت (جاری) رہی اور تم خدا کی عادت میں ہرگز تغیر و تبدل نہ پاؤ گے

عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ

(اے رسول) لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھا کرتے ہیں تم (ان سے) کہدو کہ اسکا علم تو بس خدا کو ہے

لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ۝٦٣ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ

اور تم کیا جانو شاید قیامت قریب ہی ہو خدا نے تو کافروں پر یقیناً لعنت کی ہے اور ان کے

وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۝٦٤ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ

لیے جہنم کو تیار کر رکھا ہے جس میں وہ ہمیشہ ابد الآباد رہیں گے اور نہ کسی کو اپنا سرپرست

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝٦٥ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ

پائیں گے نہ مددگار (جس دن اُن کے منہ جہنم کی طرف پھیر دیے جائینگے تو (اسوقت) افسوسناک لہجہ میں)

يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝٦٦

کہیں گے اے کاش ہم نے خدا کی اطاعت کی ہوتی اور رسول کا کہنا مانا ہوتا ۔

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاۗءَنَا فَاَضَلُّوْنَا

اور کہیں گے کہ پروردگارا ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہنا مانا تو انھوں ہی نے ہمیں

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) تھے تو مدینہ ایک بڑے شہر کی صورت میں تھا اور زمانہ جاہلیت کے عادات و اطوار بھی جاری تھے جس طرح ہندوستان کے اکثر دیہاتوں میں گھروں میں پاخانے نہیں ہوتے تھے عورتیں اکثر رات کو پاخانے کیلئے باہر جنگل کو جایا کرتی تھیں مدینہ کے بدمعاش منافقین جب ضرورت یا نماز وغیرہ کے واسطے رات کو باہر نکلتیں ان کی تاک میں لگے رہتے اور خواہ مخواہ انھیں چھیڑتے جب اس پر بازپرس ہوتی تو کہہ دیتے کہ ہم نے انھیں لونڈی سمجھا تھا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی جس کا مطلب یہ ہے کہ شریف زادیاں اپنے زمانہ جاہلیت کے لاابالی پن کو چھوڑیں اور اپنا منہ ہاتھ لپیٹ کر سارا بدن چھپا لیں تاکہ اُن بدمعاش لوگوں کو عذر بھی جاتا رہے اور پھر ان کی قرار واقعی سزا دی جائے ۱۲-۱۳-۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا) لہ یہ آیت اُن لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو مختلف طریقوں سے مومنین کو ستاتے تھے مثلاً کبھی مسلمانوں کا لشکر جہاد کو نکلا تو اُن لوگوں نے اُن کے رشتہ داروں کو صدمہ پہنچانے کی غرض سے جھوٹ موٹ اڑا دیا کہ فلاں مارا گیا۔ فلاں مقید ہوا ۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲-۱۳-۱۲

السَّبِيلَا ۝ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَ

گمراہ کر دیا، پروردگار! (ہم پر تو عذاب سہی ہے مگر) ان لوگوں پر دوہرا عذاب نازل کر اور

الْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا

ان پر بڑی سے بڑی لعنت کر اے ایمان والو (خبردار کہیں) تم لوگ بھی اُن کے سلہ سے نہ

كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ

ہو جانا جنھوں نے موسیٰ کو تکلیف دی تو خدا نے اُن کی تہمتوں سے موسیٰ کو بری کر دیا اور موسیٰ

عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا

خدا کے نزدیک (ایک) رو دار (پیغمبر) تھے، اے ایمان والو خدا سے ڈرتے رہو اور

قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ

(جب کہو تو) درست بات کہا کرو تو خدا تمھاری کارگذاریوں کو درست کر دے گا اور

وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝

تمھارے گناہ بخشدیگا اور جس شخص نے خدا اور اُسکے رسول کی اطاعت کی وہ تو اپنی مراد کو خوب

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ

اچھی طرح پہنچ گیا بیشک ہمنے (روز ازل) (اپنی امانت) (اطاعت عبادت) کو سارے آسمان اور سلہ

فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ

زمین پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انھوں نے اُسکے (بار) اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور آدمی نے

إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ۝ لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَ

اُسے بے تامل اٹھا لیا، بیشک انسان (اپنے حق میں) بڑا ظالم (اور) نادان ہے (اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ) خدا منافق

الْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى

مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو انکے کئے کی سزا دیگا اور ایماندار مردوں اور ایماندار

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

عورتوں کی (تقصیر امانت کی) توبہ قبول فرمائیگا، اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

سلہ یہ عتاب اس امت کی طرف اشارہ ہے جو قارون نے حضرت موسیٰ پر زنا کی تہمت لگانے کی جرأت کی تھی جس کی تفصیل قصص سورہ قصص صفحہ ۶۳۰ میں مذکور ہے اور حضرت رسول کی اذیت سے عتاب حضرت زینب سے نکاح کرنے کے متعلق ہے کہ منافقین لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھ کر بولیاں کیا کرتے اور حضرت رسول کو تکلیف ہوتی۔ سلہ ممکن ہے کہ اس سے اہل آسمان و زمین مراد ہوں ظاہری مطلب یہ ہے کہ اگرچہ انسان کے علاوہ اور مخلوقات میں بھی اپنی اپنی فطرت اور خلقت کے مطابق مختلف خواہشیں ہیں مگر حقیقی خواہشیں اور تمام حضرت انسان کو ہیں اور کسی کو نہیں [illegible]

(آیاتها ٥٤) (٣٤) سُوْرَةُ سَبَاٍ مَّكِّيَّةٌ (٥٨) (رکوعاتها ٦)

سورۂ سبا لے مکہ میں نازل ہوا اور اس کی چوّن آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ

ہر قسم کی تعریف اسی خدا کے لئے (دنیا میں بھی) سزاوار ہے کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں

وَلَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝١ یَعْلَمُ مَا

ہے (غرض سب کچھ) اسی کا ہے اور آخرت میں (بھی ہر طرف) اسی کی تعریف ہے اور وہی واقف کار حکیم ہے

یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ

(جو) جو چیزیں مثل (بیج وغیرہ) زمین میں داخل ہوتی ہیں اور جو چیز درخت وغیرہ اس میں سے نکلتی ہے اور جو چیز (پانی وغیرہ)

وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ ۝٢ وَقَالَ الَّذِیْنَ

آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جو چیز (نجارات فرشتے وغیرہ) اس پر چڑھتی ہے (سب کو) جانتا ہے اور وہی بڑا بخشنے

كَفَرُوْا لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّیْ لَتَاْتِیَنَّكُمْ ۙ

والا ہے، اور کفار کہنے لگے کہ ہم پر تو قیامت آئے ہی گی نہیں اے رسول تم کہہ دو ہاں (ہاں) مجھ کو اپنے اس

عٰلِمِ الْغَیْبِ ۚ لَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ

عالم الغیب پروردگار کی قسم ہے جس سے ذرہ برابر (کوئی چیز) نہ آسمان میں چھپی ہوئی ہے اور نہ زمین میں کہ

وَلَا فِی الْاَرْضِ وَلَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا

قیامت ضرور آئے گی اور ذرہ سے چھوٹی چیز اور ذرہ سے بڑی (غرض جتنی چیزیں ہیں سب)

فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝٣ لِّیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

واضح و روشن کتاب لوح محفوظ میں محفوظ ہیں تاکہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے انکو

الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ۝٤

خدا جزائے خیر دے یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے (گناہوں کی) مغفرت اور بہت ہی عزت کی روزی

(حاشیہ)
(بقیہ گذشتہ)
خوشی سے یہ سب بار اپنی گردن پر لے تو نادانی بھی کی اور بیجا گھاٹا بھی کیا پھر ظالم و جاہل سمجھنے میں کیا شک باقی رہا حافظ شیرازی نے کیا خوب کہا ہے ؎
آسماں بار امانت نتوانست کشید
قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

(حاشیہ صفحہ ہذا)
لے اس سورہ میں خدا نے اپنی حمد، اپنا علم، قرآن کی حقیقت، کفار کی تنبیہ، حضرت داؤد کا ذکر، حضرت سلیمان کا قصہ، شکر گذار بندوں کی قلت، شہر سبا کا قصہ، اپنی ہیبت و شان، کفار کی ہٹ دھرمی، قیامت میں کفار کی حالت، مومنوں کی مدح، اپنی قدرت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔

وَالَّذِينَ سَعَوْ فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

ہے اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں (کے توڑ) میں مقابلہ کی دوڑ دھوپ کی ان ہی کے لئے دردناک

مِنْ رِجْزٍ أَلِيمٌ ۝ وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي

عذاب کی سزا ہوگی، اور اے رسولؐ! جن لوگوں کو (ہماری بارگاہ سے) علم عطا کیا گیا ہے وہ جانتے

أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِي إِلَىٰ

ہیں کہ جو (قرآن) تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے بالکل ٹھیک اور سزاوار حمد (و ثنا) غالب

صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ

(خدا) کی راہ دکھاتا ہے اور کفار (مسخرے پن سے باہم) کہتے ہیں کہ کہو تو ہم تمہیں ایسا آدمی (محمدؐ) بتا

نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يُنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمْ لَفِي

دیں جو تم سے بیان کرے گا کہ جب تم (مر کر سڑ گل جاؤ گے اور) بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تم یقیناً ایک نئے

خَلْقٍ جَدِيدٍ ۝ أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَمْ بِهِ

جنم میں آؤ گے کیا اس شخص (محمدؐ) نے خدا پر جھوٹ طوفان باندھا ہے یا اسے جنون (ہو گیا)

جِنَّةٌ ۗ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ

ہے (نہ محمدؐ جھوٹا ہے نہ اسے جنون ہے) بلکہ خود وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے عذاب اور

وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ ۝ أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

پلے درجہ کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں، تو کیا ان لوگوں نے آسمان اور زمین کی طرف بھی جو ان کے

وَمَا خَلْفَهُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنْ نَشَأْ

آگے اور ان کے پیچھے (سب طرف سے گھیرے) ہیں، غور نہیں کیا، کہ اگر ہم چاہیں تو ان لوگوں

نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِنَ

کو زمین میں دھنسا دیں یا اُن پر آسمان کا کوئی ٹکڑا ہی گرا دیں اس میں شک نہیں

السَّمَاءِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِكُلِّ عَبْدٍ مُنِيبٍ ۝ ع

کہ اس میں ہر رجوع کرنے والے بندے کے لئے یقینی بڑی عبرت ہے، اور ہم نے یقیناً

ك یہ وہی لوگ ہیں جنہیں علم لدنی عطا ہوا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ایسے لوگ انبیاء اور ائمہ معصومین کے سوا اور کہاں ہیں ص ١٣٠

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ

داؤد کو ل‍ه اپنی بارگاہ سے بزرگی عنایت کی تھی (اور پہاڑوں کو حکم دیا) کہ اے پہاڑو تسبیح

وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝۱۰ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ

کرنے میں ان کا ساتھ دو اور پرندوں کو (تابع کر دیا) اور ان کے واسطے لوہے کو (موم کی طرح) نرم کر دیا تھا کہ فراخ

وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

(وکشادہ) زرہیں بناؤ اور (کڑیوں کے) جوڑنے میں اندازہ کا خیال رکھو اور تم سب اچھے (اچھے) کام کرو

بَصِيْرٌ ۝۱۱ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا

جو کچھ تم لوگ کرتے ہو میں یقیناً دیکھ رہا ہوں اور ہوا کو ل‍ه سلیمان کا (تابع دار بنا دیا تھا) کہ اس کی صبح

شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ

کی رفتار ایک مہینے کی (مسافت) تھی اور (اسی طرح) اس کی شام کی رفتار ایک مہینہ (کی مسافت)

يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ

تھی اور ہمنے انکے لئے تانبے کو پگھلا کر اس کا چشمہ جاری کر دیا تھا اور جنات کو انکا تابع کر دیا تھا کہ ان میں کچھ لوگ

عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝۱۲ يَعْمَلُوْنَ

انکے پروردگار کے حکم سے انکے سامنے کام کاج کرتے تھے اور جو کوئی ان میں سے ہمارے حکم سے انحراف کیا اسے ہم (قیامت میں)

لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ

جہنم کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے (غرض) سلیمان کو جو بنوانا منظور ہوتا یہ جنات ان کیلئے بناتے تھے جیسے مسجدیں

وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ

محل قلعے اور فرشتے انبیاء کی تصویریں اور حوض جیسے بڑے بڑے لگن اور ایک جگہ گڑی ہوئی (بڑی بڑی) دیگیں کہ ایک

مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ۝۱۳ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ

آدمی کا کھانا پک سکے اے داؤد کی اولاد شکر کرتے رہو اور میرے بندوں میں شکر کرنے والے بہت تھوڑے ہیں

مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ

پھر جب ہمنے سلیمان پر موت کا حکم جاری کیا تو مر گئے مگر لکڑی کے سہارے کھڑے تھے اور جنات کو ان کے مرنے کا پتہ بتایا

حضرت داؤد کی زرگری

ل‍ه حضرت داؤد کو نبوت، علم، حکمت اور زرہ کے علاوہ خوش الحانی بھی عطا ہوئی اور جب آپ زبور کی تلاوت سوز وگداز سے مشغول ہوتے تو تمام پرند، جنگلوں اور پہاڑوں سے جوش میں نکل آتے اور آپکے ساتھ اپنی اپنی بولیوں میں ذکر خدا کے پیچھے لگتے اور بعض بے ہوش ہو جاتے۔ اسی طرح پہاڑوں سے بھی آواز پیدا ہوتی جس طرح صدائے صوت کے واسطے درخت سے آواز آتی آپ کو سلطنت ملنے کا واقعہ تفصیلاً سورہ بقرہ صفحہ کے حاشیہ پر مذکور ہو چکا ہے آپ شب کو لباس بدل کر رعایا کا حال پوچھتے اور پھر انتظام کرتے اور دن کو اپنی صورت بدل کر باہر نکل جاتے اور لوگوں سے خود اپنا حال پوچھتے کہ کیسا آدمی ہے تو لوگ تعریف کرتے ایک دن خدا کے حکم سے ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں ملا اس سے بھی یہی سوال کیا تو بولا اگر ان میں یہ عیب نہ ہوتا کہ وہ اپنے اور اپنے اہل و عیال کے مصارف بیت المال سے لیتے ہیں تو بہت اچھے آدمی تھے اسی دن سے آپ نے اپنے خرچ کا خزانے سے لینا چھوڑا اور زرہ بنانا شروع کی اور ایک زرہ چار ہزار میں بیچتے تھے کیونکہ اس کی ایجاد آپ ہی سے تھی اور کوئی بنا نہیں سکتا تھا تو کچھ اسی سے اپنی بسر کرتے اور کچھ اس کی خیرات بھی کرتے خدا نے آپ کی اس میں تائید کی کہ لوہے کو موم کی طرح نرم کر دیا کہ آپ بغیر آگ اور ہتھوڑی کے اس کے تار بناتے اور موڑتے

حضرت سلیمان کی سلطنت

ل‍ه آپ کی سلطنت کی پوری تفصیل سورہ نمل صفحہ میں مذکور ہو چکی ہے منجملہ اسباب سلطنت کے آپ کا ایک تخت تھا جس پر اولاد سلیمان بھی بیٹھتے ہیں اس پر آپ کے وزراء ارکین اور علماء کے علاوہ آپ کا لشکر بھی سوار ہوتا تھا اور اسکو ہوا لیجاتی اور وہ بھی اس تیزی سے کہ صبح کو ہوتے بیت المقدس اور شام میں تھا اور وہ اس کو شیراز میں تیزی پر آرام کرتے اور شام کو کابل میں رہتے کبھی صبح کو عراق سے چلتے اور دوپہر کو مرو میں پہنچتے اور عصر کی نماز بلخ میں پڑھتے۔

مِنْسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَنْ لَّوْ كَانُوا

مگر زمین کی دیمک کہ وہ سلیمان کے عصا کو کھاتی رہی تھی پھر جب عصا کھوکھلا ہو کر ٹوٹ گیا اور سلیمان کی لاش گر پڑی تو جنات نے

يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝ 14

جانا کہ اگر وہ لوگ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلیل کرنے والے (کام کرنے کی) مصیبت میں مبتلا نہ رہتے، اور (قوم)

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتَانِ عَن

سبا کیلئے تو یقیناً خود ان ہی کے گھروں میں (قدرت خدا کی) ایک بڑی نشانی تھی (کہ ان کے شہر کے) دونوں طرف

يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا

داہنے بائیں (ہرے بھرے) باغات تھے (اور ان کو حکم تھا کہ اپنے پروردگار کی دی ہوئی روزی کھاؤ پیو اور اس کا شکر ادا

لَهُ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ۝ 15 فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا

کرو (دنیا میں) ایسا پاکیزہ شہر اور (آخرت میں) پروردگار سا بخشنے والا۔ اس پر بھی ان لوگوں نے منہ پھیر لیا اور (پیغمبروں

عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ

کا کہنا نہ مانا) تو ہم نے (ایک ہی بند توڑ کر) ان پر بڑے زور کا سیلاب بھیج دیا اور ان کو تباہ کر کے ان کے دونوں باغوں کے بدلے

ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِّن سِدْرٍ

ایسے دو باغ دیئے جن کے پھل بدمزہ تھے اور ان میں جھاؤ تھا اور کچھ تھوڑی سی بیریاں تھیں، یہ ہم نے ان

قَلِيلٍ ۝ 16 ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا كَفَرُوا ۖ وَهَلْ

کی ناشکری کی سزا دی اور ہم تو بڑے ناشکروں ہی کی سزا کیا کرتے ہیں، اور ہم اہل

نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ ۝ 17 وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ

سبا کے اور (شام) کی ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت عطا کی تھی اور چند بستیاں

الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَقَدَّرْنَا

(سر راہ) آباد کی تھیں جو باہم نمایاں تھیں اور جنہیں آمد و رفت کی راہ مقرر کی تھی کہ ان میں راتوں کو

فِيهَا السَّيْرَ ۖ سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ ۝ 18

دنوں کو (جب جی چاہے) بے کھٹکے چلو پھرو تو وہ لوگ خود کہنے لگے، پروردگارا (ہمارے سفر میں

فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَیْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

لطف نہیں) تو ہمارے سفروں میں دوری پیدا کر دے اور اُنھوں نے خود اپنے اُوپر ظلم کیا تو ہم نے (بھی) اُن کو

فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِیْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِیْ

(تباہ کرکے اُنکے) افسانے بنا دیئے اور (اُنکی دھجیاں اُڑا کے) ان کو تتر بتر کر دیا بے شک اُن میں ہر

ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۱۹ وَلَقَدْ صَدَّقَ

صبر و شکر کرنے والے کے واسطے بڑی عبرتیں ہیں۔ اور شیطان نے اپنے خیال کو (جو اُنکے

عَلَیْهِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝۲۰

بارے میں کیا تھا) سچ کر دکھایا تو ان لوگوں نے اس کی پیروی کی مگر ایمان والوں کا ایک گروہ (نہ بھٹکا)

وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَیْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یُّؤْمِنُ

اور شیطان کو ان لوگوں پر کچھ قابو تو تھا نہیں مگر یہ (مطلب تھا) کہ ہم ان لوگوں کو جو آخرت کا یقین رکھتے ہیں

بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِیْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ

ان لوگوں سے الگ کر لیں جو اس کے بارے میں شک میں (پڑے ہوئے) ہیں اور تمہارا پروردگار تو ہر چیز کا

حَفِیْظٌ ۝۲۱ قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ

نگراں ہے (اے رسول ان سے) کہہ دو کہ جن لوگوں کو تم خدا کے سوا (معبود) سمجھتے ہو پکارو (تو معلوم

لَا یَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی

ہو جائیگا) کہ وہ لوگ ذرہ برابر نہ آسمانوں میں کچھ اختیار رکھتے ہیں اور نہ زمین میں اور نہ

الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِیْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ

ان کی اُن دونوں میں شرکت ہے اور نہ اُن میں سے کوئی خدا کا (کسی چیز میں)

مِّنْ ظَهِیْرٍ ۝۲۲ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ

مددگار ہے اور جس شخص کے لئے وہ اجازت عطا فرمائے اسکے سوا کسی کی سفارش اُس کی

اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰٓی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ

بارگاہ میں کام نہ آئیگی (اُسکے دربار کی ہیبت) یہاں تک (ہے) کہ جب شفاعت کا حکم ہوتا ہے تو شفاعت

(بقیہ گذشتہ) جب اس کو ایک مدت گزر گئی اور مسجد مکمل ہو چکی تو دیمک نے چھڑی کو کھا کر کھوکھلا کر دیا اور آپ کی لاش گر گئی تو جنات سمجھ گئے ۱۲

(بقیہ حاشیہ متعلقہ) ؎ یہ بھی شہر سبا ہے جہاں کی ملکہ بلقیس تھیں اور ان کا قصہ سورہ نمل متعلقہ میں ختم ہو چکا ہے۔ یہ شہر یمن میں تھا اور بہت شاداب آباد اور دو پہاڑوں کے درمیان واقع تھا۔ شہر کے دونوں طرف دس دس کوس کی مسافت تک ایسے گھنے باغ تھے کہ اگر آدمی اندر کو چلے تو کہیں دھوپ دکھائی نہ دے کسی دریا سے پانی آتا تھا [illegible] وہاں کی ملکہ بلقیس نے اس کو خوبصورتی سے بند سے باندھا تھا کہ [illegible] بھر رہتا [illegible] اور جب بہت سی مدت گزری [illegible] پر شامت آئی اور خدا کے پیغمبروں کو جھٹلایا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بند ٹوٹ گیا اور سارا شہر اور باغات تباہ ہو کر خاک سیاہ ہو گئے اور بہت سے لوگ ڈوب مرے اور باقی متفرق و پریشان ہو گئے ۱۲

ع ۲

؎ یعنی دو دو بستیاں علاوہ پاس پاس ہونے کے [illegible] فاصلوں پر آباد تھیں کہ مسافر ایک بستی میں آرام کرتا دوسری میں شب باش ہوتا اور اسی طرح آسانی سے ملک شام پہنچ جاتا ۱۲ منہ

؎ ان کی آبادیاں ویران ہو گئیں اور وہ بیابان صحرا بن گئے ۱۲

رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ۝٢٣ قُلْ مَنْ

کرنیوالے بیہوش ہو جاتے ہیں پھر جب اُنکے دلوں کی گھبراہٹ دور کر دیجاتی ہے تو پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا

يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُلِ اللّٰهُ ۖ وَإِنَّا

حکم دیا تو مقرب فرشتے کہتے ہیں کہ جو واجبی تھا (اے رسول) ان سے پوچھو تو کہ بھلا تم کو سارے آسمان و زمین سے کون روزی دیتا ہے

أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى أَوْ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ۝٢٤ قُلْ

(وہ کیا کہیں گے) تم خود کہدو کہ خدا اور ہم یا تم دونوں میں ایک تو ضرور راہ راست پر ہے اور دوسرا گمراہ یا وہ کھلی ہوئی گمراہی

لَّا تُسْـَٔلُونَ عَمَّآ أَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝٢٥

میں پڑا ہے اور دوسرا راہ راست پر (اے رسول) تم (ان سے) کہدو نہ ہمارے گناہوں کی تم سے پوچھ گچھ ہوگی اور نہ تمہاری

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۚ وَهُوَ

کارستانیوں کی ہم سے بازپرس (اے رسول) تم (ان سے) کہدو کہ ہمارا پروردگار (قیامت میں) ہم سب کو اکٹھا کریگا پھر ہمارے

الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ۝٢٦ قُلْ أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُمْ بِهِ

درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیگا اور وہ تو ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرنیوالا واقفکار ہے (اے رسول) تم کہدو کہ جنکو تم نے خدا کا شریک بنا کر

شُرَكَآءَ ۖ كَلَّا ۚ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٢٧ وَمَآ

خدا کے ساتھ ملایا ہے ذرا انہیں مجھے بھی تو دکھا دو ہرگز کوئی (اسکا شریک) نہیں بلکہ خدا غالب حکمت والا

أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا وَّ

ہے (اے رسول) ہم نے تو تم کو تمام (دنیا کے) لوگوں کیلئے (نیکوں کو بہشت کی) خوشخبری دینے والا اور (بدوں

لٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝٢٨ وَيَقُولُونَ مَتٰى

کو عذاب سے) ڈرانیوالا (پیغمبر) بنا کر بھیجا مگر بہتیرے لوگ (اتنا بھی) نہیں جانتے اور (الٹے) کہتے ہیں کہ اگر تم اپنے

هٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ۝٢٩ قُلْ لَّكُمْ مِّيعَادُ

دعوے میں سچے ہو تو آخر یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا (اے رسول) تم ان سے کہدو کہ تم لوگوں کے واسطے

يَوْمٍ لَّا تَسْتَـْٔخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُونَ ۝٣٠

ایک خاص دن کی میعاد مقرر ہے کہ نہ تم اس سے ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہو اور نہ آگے ہی بڑھ سکتے ہو

شفاعت کی حیثیت

کفار کی ہٹ دھرمی

ك مطلب یہ ہے کہ میں تم سے معقول باتیں کرتا ہوں اور تم سے ان کا جواب چاہتا ہوں نہیں پوچھتا کہ تم کون ہو کہ ہم دونوں میں کون ہدایت یافتہ ہے اور کون گمراہ کیونکہ کوئی واقعات کے مقابل ہیں نہ تو دونوں حق پر ہو سکتے ہیں نہ دونوں باطل پر بلکہ ایک حق پر اور دوسرا باطل پر تو وہ آخر کون ہے اس زمانے میں بھی اکثر لوگ اس قسم کے ہیں کہ دل سے سمجھ جاتے ہیں کہ حق کیا ہے مگر خواہ مخواہ ہٹ دھرمی سے اپنی بات پر اڑے رہتے ہیں یہی حالت اس وقت کے کفار کی بھی تھی ۲ چونکہ وہ لوگ ظاہر میں یہ پوچھتے تھے کہ قیامت کب ہوگی مسخرا پن سے کہا کہ قیامت تو ہوگی نہیں اس سے خدا نے بھی وقت تو بتایا نہیں مگر کہدیا کہ قیامت ضرور ہوگی ۱۲

حضرت کی رسالت

ع النصف

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا

اور جو لوگ کافر ہو بیٹھے، کہتے ہیں کہ ہم تو نہ اس قرآن پر ہرگز ایمان لائیں گے اور نہ اس

بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ

(کتاب) پر جو اس سے پہلے نازل ہو چکی، اور (اے رسول) تم کو بہت تعجب ہو اگر تم دیکھو کہ جب یہ ظالم

عِنْدَ رَبِّهِمْ ښ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ۨ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ

(قیامت کے دن) اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے (اور) ان میں کا ایک دوسرے کی طرف (اپنی) بات کو

الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ

پھیرتا ہوگا کہ کمزور (ادنیٰ درجے کے) لوگ بڑے (سرکش) لوگوں سے کہتے ہوں گے کہ اگر تم نہیں ضرور بہکائے ہوتے تو ہم

لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ

ضرور ایماندار ہوتے اور اس مصیبت میں نہ پڑتے (تو سرکش لوگ کمزوروں سے (مخاطب ہو کر) کہیں گے کہ

اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ

جب تمہارے پاس (خدا کی طرف سے) ہدایت آئی تھی تو کیا اس کے آنے کے بعد ہم نے تم کو (زبردستی عمل

جَاۗءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

کرنے سے) روکا تھا (ہرگز نہیں) بلکہ تم تو خود مجرم تھے، اور کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے

اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَ

(کہ زبردستی تو نہیں کی مگر ہم خود بھی گمراہ نہیں ہوئے) بلکہ تمہاری (رات دن کی فریب ہی نے (گمراہ کیا) کہ تم

النَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ

لوگ ہم کو خدا کے نہ ماننے اور اسکا شریک ٹھہرانے کا برابر حکم دیتے رہے (تو ہم کیا کرتے) اور جب یہ لوگ عذاب

اَنْدَادًا ۭ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۭ وَجَعَلْنَا

کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیں گے تو دل ہی دل میں پچھتائیں گے، اور جو لوگ کافر ہو

الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا

بیٹھے ہم ان کی گردنوں میں طوق ڈلوا دیں گے جو جو کارستانیاں یہ لوگ (دنیا میں) کرتے

لے کفار مکہ نے یہودیوں سے پوچھا کہ محمد جو کہتا ہے کہ قیامت ضرور ہو گی کیا یہ سچ ہے تو وہ کہنے لگے ہماری کتاب اور ان کی تعریف لکھی ہے کہ وہ سچے پیغمبر ہیں تو ابو جہل نے کہا ہم تمہاری کتاب کو بھی کب مانتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۳-۱۲-۱۴۰

مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۳۳﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا

تھے اسی کے موافق تو سزا دی جائے گی۔ اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں بھیجا مگر وہاں کے

قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿۳۴﴾ وَقَالُوا

بڑے لوگ یہ ضرور بول اٹھے کہ جو احکام دے کر تم بھیجے گئے ہو ہم انکو نہیں مانتے اور یہ بھی ان کہنے لگے کہ

نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿۳۵﴾

ہم تو (ایمانداروں سے) مال اور اولاد میں کہیں زیادہ ہیں اور ہم پر (آخرت میں) عذاب بھی نہیں کیا جائے گا۔

قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ

(اے رسول) تم کہہ دو کہ میرا پروردگار جس کے لئے چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور جسکے لئے چاہتا ہے

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۶﴾ وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَ

تنگ کر دیتا ہے مگر بہتیرے لوگ نہیں جانتے اور (یاد رکھو) تمہارے مال اور تمہاری اولاد کی یہ

لَا أَوْلَادُكُم بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِندَنَا زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ

ہستی نہیں کہ تم کو ہماری بارگاہ میں مقرب بنا دیں مگر (ہاں) جس نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے)

آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ

کام کئے ان لوگوں کے لئے تو ان کی کارگزاریوں کی دوہری جزا ہے اور وہ لوگ (بہشت

بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِينَ يَسْعَوْنَ

کے) جھروکوں میں اطمینان سے رہیں گے اور جو لوگ ہماری آیتوں (کی توڑ) میں

فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ﴿۳۸﴾

مقابلے کی نیت سے دوڑ دھوپ کرتے ہیں وہی لوگ (جہنم کے) عذاب میں جھونک دیئے جائینگے

قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ

(اے رسول) تم کہہ دو کہ میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور

وَيَقْدِرُ لَهُ وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ

جسکے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اور جو کچھ بھی تم لوگ (اس کی راہ میں) خرچ کرتے ہو وہ اس کا عوض دیگا اور

الرّٰزِقِيْنَ ۝ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ

وہ تو سب سے بہتر رزق دینے والا ہے اور وہ دن یاد کرو جسدن سب کو اکٹھا کریگا پھر فرشتوں سے پوچھے گا

اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝٤٠ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ

کہ کیا یہ لوگ تمہاری پرستش کرتے تھے فرشتے عرض کرینگے (بار آلہا تو ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ

وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ اَكْثَرُهُمْ

ہے تو ہی ہمارا مالک ہے نہ یہ لوگ (ہماری نہیں) بلکہ جنات (خباثت بھوت ط پریت) کی پرستش

بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۝٤١ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

کرتے تھے کہ اکثر لوگ انہیں پر ایمان رکھتے تھے تب فرمائیگا آج تو تم میں سے کوئی نہ دوسرے کو فائدہ

نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ

ہی پہنچانے کا اختیار رکھتا ہے اور نہ ضرر کا، اور ہم سرکشوں سے کہیں گے کہ آج (اس) عذاب کے مزے چکھو جسے

النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝٤٢ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

تم دُنیا میں جھٹلایا کرتے تھے اور جب انکے سامنے ہماری واضح و روشن آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو باہم

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ

کہتے تھے کہ یہ (رسول ابھی) تو بس (ہمارا ہی سا) ایک آدمی ہے یہ چاہتا ہے کہ جن چیزوں کو تمہارے باپ

عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ

دادا پوجتے تھے انکی پرستش سے تم کو روک دے اور کہنے لگے کہ یہ (قرآن) تو بس نرا جھوٹ اور اپنے

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ

جی کا گھڑا ہوا ہے اور جو لوگ کافر ہو بیٹھے جب انکے پاس حق بات آئی تو اسکے بارےمیں کہنے لگے کہ یہ تو بس کھلا ہوا

مُّبِيْنٌ ۝٤٣ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ

جادو ہے اور (اے رسول) ہم نے تو ان لوگوں کو نہ (آسمانی) کتابیں عطا کی تھیں جنہیں یہ لوگ پڑھتے اور تم سے پہلے ان

اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ۝٤٤ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

لوگوں کے پاس کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) ہی بھیجا (اسپر بھی انہوں نے قدر نہ کی) اور جو لوگ ان سے پہلے گزر گئے انہوں نے

ط۱ بھوت پریت چڑیل وغیرہ کوئی چیز نہیں۔ ان کا کہیں وجود ہے نہ کچھ محض خیالی باتیں اور بیہودہ وسوسے اور برے جاتو ہیں۔ جن مقامات پر انسان کو پہلے سے کچھ ان چیزوں کا خیال رہتا ہے وہاں بیٹھے بیٹھے قوت واہمہ کسی شکل کو پیدا کر لیتی ہے اور پھر اس سے خوف کے مارے یہ کچھ نہ ہو جاتے تھوڑے ہی۔ جنات کا وجود البتہ ضرور ہی ہے اور ان میں بھی آدمیوں کی طرح اچھے برے سب ہی قسم کے ہوتے ہیں اور جو برے ہیں وہی شرارتیں کرتے اور لوگوں کو ستاتے ہیں۔ اگر انہی کے مردوں کا نام دیو، بھوت پریت اور عورتوں کا پری چڑیل وغیرہ رکھا جائے تو البتہ صحیح ہو سکتا ہے ورنہ یہ خیال کر لینا کہ مر کر بھوت یا چڑیل ہو گئی بالکل لغو ہے کیا آج بھی خیال نہیں ہوتا کہ انسان کو تو مرنے کے بعد اپنے اعمال کی بدولت فرصت نہیں ملتی اور کفار تو ستائے آزار کرتے جاتے ہیں کر ہو جاتا ہے کریں یہ بھلا عقل کی باتیں ہیں یا مجنون کی بکواس ہے۔ ۱۲۰

وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ مَا آتَيْنَاهُمْ فَكَذَّبُوا رُسُلِي ۖ فَكَيْفَ

کبھی نہیں پہنچے جتنا ہم نے ان کو دیا تھا اس کا دسواں حصہ بھی تو ان لوگوں نے میرے پیغمبروں کو جھٹلایا تو

كَانَ نَكِيرِ ﴿٤٥﴾ قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ ۖ أَن تَقُومُوا

دیکھا کہ میرا عذاب ان پر کیسا سخت ہوا اے رسول تم کہہ دو کہ میں تمہیں نصیحت کی بس ایک بات کہتا ہوں

لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا ۚ مَا بِصَاحِبِكُم مِّن

وہ یہ ہے کہ تم لوگ محض خدا کے واسطے ایک ایک اور دو دو اٹھ کھڑے ہو اور اچھی طرح غور کرو تو دیکھ لوگے کہ تمہارے

جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ

رفیق (محمد) کو کسی طرح کا جنون نہیں ہے وہ تو بس تمہیں ایک سخت عذاب (قیامت) کے سامنے (آنے) سے

شَدِيدٍ ﴿٤٦﴾ قُلْ مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۖ إِنْ أَجْرِيَ

ڈرانے والا ہے اے رسول تم (یہ بھی) کہہ دو کہ (تبلیغ رسالت کی) میں نے تم سے کچھ اجرت مانگی ہو تو وہ تمہیں کو

إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٤٧﴾ قُلْ إِنَّ رَبِّي

(مبارک) ہو میری اجرت تو بس خدا پر ہے اور وہی (تمہارے اعمال افعال) ہر چیز سے واقف ہے اے رسول تم ان سے

يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿٤٨﴾ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ

کہہ دو کہ میرا بڑا غیب داں پروردگار (میرے دل میں) دین حق کو برابر اوپر سے اتارتا ہے (اب ان سے) کہہ دو

وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ﴿٤٩﴾ قُلْ إِن ضَلَلْتُ

حق آ گیا اور اتنا بھی تو سمجھو کہ باطل (معبود) شروع شروع کچھ پیدا کر سکتا ہے نہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر سکتا ہے

فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي ۖ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي

اے رسول تم (یہ بھی) کہہ دو کہ اگر میں گمراہ ہو گیا ہوں تو اپنی ہی جان پر میری گمراہی کا وبال ہے اور اگر میں راہ راست

إِلَيَّ رَبِّي ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ﴿٥٠﴾ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ

پر ہوں تو اس وحی کے طفیل سے جو میرا پروردگار میری طرف بھیجتا ہے بیشک وہ سننے والا اور بہت قریب ہے اور

فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿٥١﴾

اے رسول کاش تم دیکھتے (تو سخت تعجب کرتے) جب کفار (میدان حشر میں) گھبرائے گھبرائے پھرتے ہوں گے تو بھی چھٹکارا

ل انکی عمریں ہزار برس کی ہوتی تھیں اور اب ستر اسی برس ... اور جسم بھی ان کے بہت زیادہ ہوتے تھے ... ہم ان کے ایک بالشت کے برابر بھی نہیں ...

ع ... ۱۲

ع بعض مفسرین نے اس آیت کو رجعت کے بارہ میں لکھا ہے ... آخر الزمان ... اور حذیفہ بن الیمان سے جو روایت حضرت رسول سے بیان کی ہے وہ بھی اسی کی مؤید ہے ۱۲

وَقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۭ

نہ ہوگا اور اس ہی پاس سے (نہایت آسانی) گرفتار کرلئے جائینگے اور اسوقت کہینگے کہ اب ہم اس پر ایمان لائے اور

بَعِيْدٍ ۚ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ

اتنی دور دراز جگہ سے (ایمان پر) انکا دسترس کیسا ممکن ہے حالانکہ یہ لوگ اس سے پہلے ہی (جبکہ دسترس تھا) انکار کرچکے

بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ۚ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَ

اور دنیا میں تمام عمر بے دیکھے بھالے (اٹکل کے) تکے بڑی بڑی دور سے چلاتے رہے اور اب تو انکے اور ان کی

بَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ

تمناؤں کے درمیان اسیطرح پردہ ڈالدیا گیا ہے جسطرح انسے پہلے انکے ہم رنگ لوگوں کے ساتھ (یہی برتاؤ)

مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝ ٥٤

کیا جاچکا، اسمیں شک نہیں کہ وہ لوگ بڑے بے چین کرنیوالے شک میں پڑے ہوئے تھے

(٣٥) سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ (٤٣)

آیاتها ٤٥ — رکوعاتها ٥

سورۃ فاطر (پیدا کرنے والا) مکہ میں نازل ہوا اور اس میں پینتالیس آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کے لئے (مخصوص) ہے جو سارے آسمان اور زمین کا پیدا کرنیوالا فرشتوں کو (اپنا)

الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ

قاصد بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر ہوتے ہیں،

يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

(مخلوقات کی) پیدائش میں جو (مناسب) چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے بے شک خدا ہر چیز

قَدِيْرٌ ۝ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ

پر قادر (و توانا) ہے لوگوں کے واسطے جب (اپنی) رحمت (کے دروازے) کھولدے تو کوئی اسے روک

ك یعنے جب ان کو ایمان حاصل کرنے کا اچھا موقع تھا اس وقت تو اس سے دست کش رہے اب ایمان کہاں ملتا ہے جس کو لپک کے لیں گے ١٢ ك اس سورۃ میں خدا کی حمد، فرشتوں کا پیغامبر ہونا، خدا کی قدرت، حضرت رسول کی فہمائش، کفار و مومنین کی عدم مساوات، ساری عزت کا خدا ہی کے لئے ہونا، اچھی باتوں کا خدا تک پہنچنا، انسان کی خلقت، ایمان و کفر کی تشبیہ، ہر شخص کو خدا کی احتیاج، کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا، ہر امت کے لئے پیغمبر ضرور ہونا، خدا سے علماء ہی ڈرتے ہیں، قرآن کے وارث امت کی تین قسمیں، مشرکین عرب کی حالت، قیامت کا ذکر وغیرہ مذکور ہے ١٢-١٢

لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ ۚ وَهُوَ

نہیں سکتا اور جس چیز کو روک لے اُس کے بعد اسے کوئی جاری نہیں کر سکتا ، اور وہی (ہر چیز پر)

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝۲ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ

غالب (اور دانا و بینا) حکیم ہے ، لوگو خدا کے احسانات کو جو اس نے تم پر کئے ہیں ، یاد

عَلَيْكُمْ ۚ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ

کرو ، کیا خدا کے سوا کوئی اور خالق ہے جو آسمان اور زمین سے تمھاری روزی

السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ۝۳ وَ

پہونچاتا ہے اُس کے سوا کوئی معبود قابل پرستش نہیں پھر تم کدھر بہکے چلے جارہے ہو

إِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ

اور (اے رسول) اگر یہ لوگ تمھیں جھٹلائیں تو (کچھ) عجب نہیں (تم سے پہلے بہتیرے پیغمبر (لوگوں کے ہاتھوں)

إِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝۴ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ

جھٹلائے جا چکے ہیں اور (آخر کار) سب امور کی رجوع تو خدا ہی کی طرف ہے ، لوگو خدا کا (قیامت کا) وعدہ

اللَّهِ حَقٌّ ۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۖ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ

یقینی بالکل سچا ہے تو کہیں (تمھیں دُنیا کی (چند روزہ) زندگی فریب میں نہ لائے (ایسا نہ ہو کہ) شیطان

بِاللَّهِ الْغَرُورُ ۝۵ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ

تمھیں خدا کے بارے میں دھوکا دے ، بیشک شیطان تمھارا دشمن ہے تو تم بھی اسے اپنا

عَدُوًّا ۚ إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ

دشمن بنائے رہو وہ تو اپنے گروہ کو بس اس لئے بلاتا ہے کہ وہ لوگ (سب کے سب)

السَّعِيرِ ۝۶ الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَالَّذِينَ

جہنمی بن جائیں جن لوگوں نے (دُنیا میں) کفر اختیار کیا انکے لئے (آخرت میں) سخت عذاب ہے ، اور

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝۷ ع ۱

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کئے اُنکے لئے (گناہوں کی) مغفرت اور نہایت اچھا

حضرت رسول کی تسلی

أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا ۖ فَإِنَّ اللَّهَ

بدلہ (بہشت) ہے تو بھلا وہ شخص جسے اسکو برا کام (شیطانی اغوا سے) اچھا کر دکھایا گیا ہے اور وہ اسے اچھا

يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ

سمجھنے لگا ہے (کبھی مومن نیکوکار کے برابر ہو سکتا ہے ہرگز نہیں) تو یقینی بات یہ ہے کہ خدا جسے چاہتا ہے گمراہی

نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝

میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے راہ راست پر آنے کی توفیق دیتا ہے اے رسول کہیں (ان بدبختوں) پر افسوس کر کرکے

وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ

تمہارا دم نہ نکل جائے جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں خدا اس سے خوب واقف ہے اور خدا ہی وہ (قادر و توانا) ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو ہوائیں

إِلَىٰ بَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ

بادلوں کو اڑائے اڑائے پھرتی ہیں پھر ہم اس بادل کو مردہ (افتادہ) شہر کی طرف ہنکا دیتے ہیں پھر ہم اسکے ذریعہ سے زمین کو

كَذَٰلِكَ النُّشُورُ ۝ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ

مرجانے کے بعد شاداب کر دیتے ہیں یونہی (مردوں کو قیامت میں) جی اٹھنا ہوگا جو شخص عزت کا خواہاں ہو تو خدا سے مانگے کیونکہ

جَمِيعًا ۚ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ

ساری عزت تو خدا ہی کی ہے لے اس کی بارگاہ تک اچھی باتیں (بلند ہوکر) پہنچتی سے ہیں اور اچھے کام کو وہ

يَرْفَعُهُ ۚ وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ

خود بلند فرماتا ہے سے اور جو لوگ (تمہارے خلاف) بری بری تدبیریں کرتے رہتے ہیں انکے لیے قیامت

شَدِيدٌ ۖ وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ هُوَ يَبُورُ ۝ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ مِنْ

میں سخت عذاب ہے اور (آخر) ان لوگوں کی تدبیر ملیا میٹ ہو جائیگی، اور خدا ہی نے تم لوگوں کو (پہلے پہل)

تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا ۚ وَمَا تَحْمِلُ

مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے پھر تم کو جوڑا (نر و مادہ) بنایا اور بغیر اسکے علم (اور اجازت) کے نہ کوئی

مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُعَمَّرٍ وَ

عورت حاملہ ہوتی ہے اور نہ جنتی ہے اور نہ کسی شخص کی عمر میں زیادتی ہوتی ہے اور نہ کسی کی عمر

لے اسی بنا پر ایک حدیث قدسی میں ہے کہ میں نے پانچ چیزیں رکھی ہیں اور وہ لوگ انکو دوسری جگہ ڈھونڈتے ہیں میں نے عزت اپنی اطاعت میں رکھی ہے اور وہ لوگ اسکو بادشاہوں کے دروازوں پر ڈھونڈتے ہیں میں نے علم و حکمت کو بھوک میں رکھا ہے اور لوگ اس کو سیری میں تلاش کرتے ہیں میں نے راحت و آرام کو بہشت میں رکھا ہے اور لوگ اس کو دنیا میں جستجو کرتے ہیں پھر کس طرح ہاتھ آئے میں نے تونگری کو قناعت میں رکھا ہے اور لوگ اس کو دولت میں تلاش کرتے ہیں، پھر کیونکر ملے، اپنی خوشنودی کو مخالفت نفس میں رکھا ہے اور لوگ اس کو موافقت نفس میں چاہتے ہیں پھر کیونکر پائیں ۱۲۔
سے یعنی خدا کی بارگاہ میں قبول ہونے کے قابل ہیں ورنہ خدا تک تو اچھی بری باتیں سب پہنچتی ہیں مجلہ اس کو بہت قبل سے معلوم ہیں ۱۲۔ سے یہ ترجمہ اس بنا پر ہے کہ یرفعہ کا فاعل خدا ہو اور ضمیر مفعول عمل صالح کی طرف راجع ہو اور ابن عباس سے اس کی تفسیر یوں بیان کی ہے کہ فقط اچھی باتیں خدا کی بارگاہ میں پسند نہیں ہوتیں جب تک ان کے ساتھ اچھے کام بھی نہ کیے جائیں اور جب اچھے کام بھی کرتے ہیں تو وہ بھی نیک کام بھی بقدر قبول تک پہنچتی ہیں صحت میں ضمیر فاعل عمل صالح کی طرف راجع ہو اور ضمیر مفعول کلم طیب کی طرف بعض نے اس کا عکس لیا ہے تو ترجمہ یوں ہوگا اچھی ہی باتیں اچھے کام کو بلند کرتی ہیں بغیر کلمہ توحید کے اعمال مقبول نہیں ہوتے اور کلم طیب سے بعض نے لا الٰہ الا اللہ مراد لیا ہے بعض نے پھر ذکر خدا، نماز، تکبیر، تسبیح و تہلیل، قرآن کا پڑھنا، دعا، استغفار وغیرہ سب کو مراد لیا ہے بعض نے تسبیحات اربعہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر مراد لیا ہے ۱۲۔۱۲۔۱۲

لَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

سے کمی کی جاتی ہے مگر وہ کتاب (لوح محفوظ) میں (ضرور) ہے بےشک یہ بات خدا پر بہت ہی آسان

يَسِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ

ہے (اور اس کی قدرت دیکھو) دو سمندر[1] (باوجود مل جانے کے) یکساں نہیں ہو جاتے یہ ایک میٹھا خوش ذائقہ

سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ

کہ اس کا پینا خوشگوار ہے اور یہ (دوسرا) کھاری کڑوا ہے اور (اس اختلاف کے باوجود) تم دونوں سے (مچھلی کا) تر و تازہ

لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى

گوشت (یکساں) کھاتے ہو اور (اپنے لئے) زیورات (موتی وغیرہ) نکالتے ہو جنہیں تم پہنتے ہو اور تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں

الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ

(دریا) میں پانی کو پھاڑتی چلی جاتی ہیں تاکہ اس کے فضل (و کرم تجارت) کی تلاش کرو اور تاکہ تم لوگ

تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ

شکر کرو وہی رات کو (بڑھا کے) دن میں داخل کرتا ہے (تو رات بڑھ جاتی ہے) اور وہی دن کو

فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ

(بڑھا کے) رات میں داخل کرتا ہے (تو دن بڑھ جاتا ہے) اور اسی نے سورج اور چاند کو اپنا مطیع بنا رکھا ہے

مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ

کہ ہر ایک (اپنے) مقرر وقت پر چل رہا ہے وہی خدا تمہارا پروردگار ہے اسی کی سلطنت ہے،

دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿۱۳﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا

اور اسے چھوڑ کر جن معبودوں کو تم پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی تو (چیز کے) مالک نہیں اگر تم

دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار کو سنتے نہیں اور اگر (بفرض محال) سن بھی لیں تو تمہاری بات کو قبول نہیں کر سکتے

يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾

اور قیامت کے دن تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے اور (خدائے) باخبر[2] کی طرح کوئی دوسرا ان کی

مثال قدرت

[1] عجب نہیں جیسے کھاری سمندر کی مثال سے ایمان و کفر کی طرف اشارہ اور مچھلی کے گوشت وغیرہ سے دنیاوی منافع جن سے کفار و مومنین سب یکساں مستفیض ہوتے ہیں۔

[2] یہ ضرب المثل ہے جو ہمارے ہاں بھی مستند مقبول خاص و عام ہوگیا ہے کہ رب عرب کی مثل ہوگئی ہے اور اس مقام پر کہی جاتی ہے کہ ایک شخص نے کوئی ایسی بات بیان کی جس کا جاننے والا اس سے بہتر دوسرا نہ ہو تو اپنی بات کے آخر میں یہ فقرہ کہتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ

پوری حالت (تمھیں بتا نہیں سکتا) لوگو تم سب خدا کے (ہر وقت) محتاج ہو اور (فقط) خدا ہی (بے

الْحَمِيْدُ ۝۱۵ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝۱۶

پروا) سزاوار حمد و ثنا ہے اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو (عدم کے پردہ میں) لے جائے اور ایک نئی خلقت لا

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝۱۷ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ

بسائے اور یہ کچھ خدا کے واسطے دشوار نہیں اور (یاد رہے) کہ کوئی شخص کسی (دوسرے) کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائیگا اور اگر

وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّ

کوئی اپنے گناہوں کا بھاری بوجھ (اپنا بوجھ) اٹھانے کو کسی کو بلائیگا تو اسکے بار میں سے کچھ بھی نہ اٹھایا جائیگا اگرچہ

لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۭ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

(کوئی کسی کا) قرابت دار ہی (کیوں نہ ہو) (اے رسولؐ) تم تو بس ان ہی لوگوں کو ڈرا سکتے ہو جو بے دیکھے بھالے

بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى

اپنے پروردگار کا خوف رکھتے ہیں اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور (یاد رکھو کہ) جو شخص پاک صاف ہوتا ہے

لِنَفْسِهٖ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝۱۸ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَ

وہ اپنے ہی فائدہ کے واسطے پاک صاف ہوتا ہے اور (آخر کار) سب کو پھر کے خدا ہی کی طرف جانا ہے اور اندھا (کافر)

الْبَصِيْرُ ۝۱۹ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۝۲۰ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۝۲۱

اور آنکھوں والا (مومن کسی طرح) برابر نہیں ہو سکتے اور نہ اندھیرا (کفر) اور اُجالا (ایمان) برابر ہیں اور نہ چھاؤں (بہشت)

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَاۗءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ

اور دھوپ (دوزخ) برابر ہیں اور نہ زندے (مومنین) اور نہ مردے (کافر) برابر ہو سکتے اور خدا جسے چاہتا ہے اچھی

مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝۲۲ اِنْ

طرح (سمجھا) دیتا ہے اور (اے رسول) جو (کفار مردوں کی طرح) قبروں میں ہیں انھیں تم اپنی باتیں نہیں سمجھا سکتے

اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ۝۲۳ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ

ہو تم تو بس (ایک خدا سے) ڈرانے والے ہو ہم ہی نے تم کو یقیناً قرآن کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا

نَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۝٢٤ وَاِنْ

(پیغمبر) بنا کر بھیجا اور کوئی امت (دُنیا میں) ایسی نہیں گذری کہ اُسکے پاس (ہمارا) ڈرانیوالا (پیغمبر) نہ آیا ہو

يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَاۗءَتْهُمْ

اور اگر یہ لوگ تمھیں جھٹلائیں تو کچھ پرواہ نہ کرو کیونکہ ان کے اگلوں نے (بھی) اپنے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا ہے

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝٢٥ ثُمَّ

(حالانکہ) اُن کے پاس اُنکے پیغمبر واضح و روشن معجزے اور صحیفے اور روشن کتاب لیکر آئے تھے پھر ہم نے اُن لوگوں کو

اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝٢٦ۧ اَلَمْ تَرَ

جو کافر ہو بیٹھے لے ڈالا تو تم نے دیکھا کہ میرا عذاب (اُن پر) کیسا (سخت) ہوا (ایں) کیا تم نے اس پر

اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ

بھی غور نہیں کیا کہ یقیناً خدا ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم (خدا) نے اُس کے ذریعہ سے طرح طرح کی

مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۭ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ

رنگتوں کے پھل پیدا کئے اور پہاڑوں میں قطعات (ٹکڑے راستے) ہیں جنکے رنگ مختلف ہیں کچھ سفید

مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ۝٢٧ وَمِنَ النَّاسِ وَ

(براق) اور کچھ لال (لال) اور کچھ بالکل کالے سیاہ اور اسی طرح آدمیوں اور

الدَّوَاۗبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۭ اِنَّمَا

جانوروں اور چارپایوں کی بھی رنگتیں طرح طرح کی ہیں اُس کے بندوں میں تو خدا

يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰۗؤُا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۝٢٨

کا خوف کرنے والے تو بس علماء لے ہیں بیشک خدا (سب پر) غالب (اور) بخشنے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ

بے شک جو لوگ خدا کی کتاب پڑھا کرتے ہیں اور (پابندی سے) نماز پڑھتے ہیں اور

اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ

جو کچھ ہم نے انھیں عطا کیا ہے اُس میں سے چھپا کے اور دکھلا کے (خدا کی راہ میں) دیتے ہیں وہ یقیناً

ہر اُمت کے لئے ایک پیغمبر ضروری تھا

خدا سے علماء ہی ڈرتے ہیں

لے یہ بالکل واضح ہے کیونکہ جب تک کوئی شخص خدا کی شان اسکی ہیبت اسکے احکام کو جانے ہی گا نہیں پھر اُس سے ڈرے گا کیا اور علماء سے بھی وہ لوگ مراد ہیں جن کا قول اُن کے عمل کے مطابق ہو ورنہ وہ حقیقۃً عالم نہیں بلکہ اس کی مثال تو بے بارش کی ہے مگر سچ یوں ہے کہ ان علماء کا جن کی خدا نے مدح کی ہے ائمہ کے سوا دوسرا کوئی مصداق نہیں ہو سکتا ۱۲

شکور۝ لِیُوَفِّیَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ

ایسے بیوپار کا آسرا رکھتے ہیں جس کا کبھی ٹاٹ نہ الٹے گا۔ تاکہ خدا انھیں اُنکی مزدوریاں بھرپور عطا کرے بلکہ اپنے

غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝۳۰ وَالَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ

فضل (وکرم) سے کچھ اور بڑھائے گا بیشک وہ بڑا بخشنے والا (اور) بڑا قدر دان ہے اور ہم نے جو کتاب تمھارے پاس

هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ

وحی کے ذریعہ سے بھیجی وہ بالکل ٹھیک ہے اور جو کتابیں اس سے پہلے کی اسکے سامنے (موجود) ہیں اُنکی بھی تصدیق کرتی ہے

لَخَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ ۝۳۱ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِیْنَ

بیشک خدا اپنے بندوں کے حالات سے خوب واقف ہے اور دیکھ رہا ہے پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے خاص اُن کو قرآن کا وارث

اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ

بنایا جنھیں (اہل سمجھ کر) منتخب کیا کیونکہ بندوں میں سے کچھ تو نافرمانی کر کے اپنی جان پر ستم ڈھاتے ہیں اور

مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

کچھ انہیں سے (نیکی بدی کے) درمیان ہیں اور ان میں سے کچھ لوگ خدا کے اختیار سے نیکیوں میں (اوروں سے

ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ ۝۳۲ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا

آگے سبقت لیجاتے ہیں یہی (انتخاب و سبقت) تو خدا کا بڑا فضل ہے (اور) اُسکا صلہ بہشت کے سدا بہار باغات

یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَ

ہیں جنمیں یہ لوگ داخل ہونگے اور اُنھیں وہاں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں

لِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ۝۳۳ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ

اُنکی (معمولی) پوشاک خالص ریشمی ہوگی اور وہ لوگ (خوشی کے لہجہ میں) کہیں گے خدا کا شکر ہے جس نے

اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝۳۴

ہم سے (ہر قسم کا) رنج و غم ۲؎ دور کر دیا بیشک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا (اور) قدر دان ہے جسنے

الَّذِیْۤ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ

ہم کو اپنے فضل (وکرم) سے ہمیشگی کے گھر (بہشت) میں آتارا (مہمان کیا) جہاں نہیں کوئی

۱؎ اس آیت کی تفسیر میں جار اللہ زمخشری اپنی تفسیر کشاف کی جلد ۲ صفحہ ۴۶۳ سطر مطبوعہ مصر میں لکھتے ہیں ان بندوں سے امت کے وہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین مراد ہیں جو قیامت تک کیونکہ ہیں سچے وارث اور اس کے مطابق ہادی ہوتے ہیں جن کو خدا نے امت وسطا شہداء علی الناس فرمایا ہے اور اس آیت کی تفسیر میں علامہ شوکانی نے فتح القدیر جلد ۴ صفحہ ۳۴۴ میں بیان کیا ہے کہ خدا کی حجت اور خلق خدا کے گواہ حضرت علی اور انکی اولاد ہیں تو یہ حسب اصول موضوعہ مذکورہ خدا کے وارث بھی یہی حضرات اور معصوم قرار پائے اور عجب نہیں کہ زمخشری کو بھی یہی مقصود ہو کہ حضرت رسول کے صدق امت تک صحابہ تابعین تبع تابعین یہی ان حضرات کے سوا اور کون ہادی رہ سکتا ہے اس کی تائید حافظ ابوبکر ابن مردویہ نے بھی کی ہے چنانچہ صاف لکھا ہے کہ یہ آیت خاص اہلبیت کی شان میں نازل ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ بقول علامہ ابن حجر صاحب صواعق محرقہ تمام صحابہ میں جناب امیر کے سوا کسی نے سلونی قبل ان تفقدونی (مجھ سے میری موت کے قبل جو چاہو پوچھ لو) کا دعویٰ نہیں کیا اور یہ ظاہر ہے کہ اگر آپ کتاب خدا کے وارث نہ ہوتے تو ایسا دعویٰ نہ کرتے اسی بنا پر تو آپ فرمایا کرتے تھے خدا کی قسم کوئی آیت نازل نہیں ہوئی مگر میں جانتا ہوں کس کے حق میں نازل ہوئی اور کس جگہ نازل ہوئی اور کس وقت نازل ہوئی آیا رات کو نازل ہوئی یا دن کو یا میدان میں یا پہاڑ پر امت کی تیسری قسم سابق بالخیرات الا یہ فرمایا ہے۔ ۲؎ یہ ان ہی حضرات کی مدح ہے جو خدا کی کتاب کے وارث اور سابق بالخیرات ہیں ایک روایت میں ہے کہ جب یہ حضرات بہشت میں داخل ہونگے تو غلمان بہشتی کچھ فرشتوں کے ساتھ استقبال کو بڑھیں گے اور خدا کی طرف سے انگوٹھیاں تحفۃً پیش کریں گے کہ لکھا ہے سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین دوسری پر زیادتی پر ۶۹۹

لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿٣٥﴾ وَ

تکلیف چھوئے گی ہی تو نہیں اور نہ کوئی تکان ہی پہونچے گا ۔ اور جو

الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ

لوگ کافر ہو بیٹھے اُن کے لئے جہنم کی آگ ہے ، نہ اُن کی قضا ہی آئے گی کہ وہ

فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ

مر جائیں (اور تکلیف سے نجات ملے) اور نہ اُن سے ان کے عذاب ہی میں تخفیف کی جائیگی ہم

نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿٣٦﴾ وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا ۚ رَبَّنَا

ہر ناشکرے کی سزائیں ہی کیا کرتے ہیں اور یہ لوگ دوزخ میں (پڑے) چلایا کرینگے کہ پروردگارا

أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ

اب ہم کو (یہاں سے) نکال لے تو جو کچھ ہم کرتے تھے اُسے چھوڑ کر نیک کام کرینگے (تو خدا جواب

نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ

دیگا کہ) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمریں نہ دی تھیں کہ جس کو جو کچھ سوچنا سمجھنا (منظور) ہوتا خوب سوچ سمجھ

فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿٣٧﴾ إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ

لے اور (اسکے علاوہ) تمہارے پاس (ہدایت) ڈرانے والا (پیغمبر) بھی پہنچ گیا تھا تو (اپنے کئے کا) مزا چکھو کہ ظالموں

غَيْبِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٣٨﴾

کا کوئی مددگار نہیں ۔ بیشک خدا ہی آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں سے خوب واقف ہے وہ تو دلوں کے پوشیدہ رازوں تک سے باخبر ہے

هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَمَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ

وہ وہی (خدا) ہے جس نے روئے زمین پر تم لوگوں کو (اگلوں کا) جانشین بنایا پھر جو شخص کافر ہوگا تو

كُفْرُهُ ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ إِلَّا

اُس کے کفر کا وبال اُسی پر پڑے گا ۔ اور کافروں کو اُنکا کفر اُن کے پروردگار کی بارگاہ میں غضب

مَقْتًا ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ﴿٣٩﴾

کے سوا کچھ بڑھائے گا نہیں اور کفار کو ان کا کفر گھاٹے کے سوا کچھ نفع نہ دے گا (اے رسول) تم

(بقیہ گزشتہ) ادخلوھا
بسلام آمنین تیسری پر
سلام علیکم بما صبرتم
چوتھی پر جزیتھم الیوم بما
صبروا انھم ھم الفائزون
اور پانچویں پر اولئک
الذین انعم اللہ علیہم
لکھا ہوگا اور جب آدمی
بہشت میں داخل ہو جائیں
گے اور اپنی جگہ پر
پہنچیں گے تو بیساختہ
کہیں گے الحمد للہ
الذی اذھب عنا الحزن
۱۴-۱۴-۱۴-۱۴-۱۴-۱۴

قُلْ أَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ
(ان سے) پوچھو تو خدا کے سوا اپنے جن شریکوں کی تم عبادت کرتے تھے کیا تم نے اُنھیں (کبھی) دیکھا
ٱللَّهِ أَرُونِى مَاذَا خَلَقُوا۟ مِنَ ٱلْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ
مجھے بھی ذرا دکھاؤ تو کہ اُنھوں نے زمین (کی چیزوں) سے کون سی چیز پیدا کی یا آسمانوں میں
شِرْكٌ فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ أَمْ ءَاتَيْنَـٰهُمْ كِتَـٰبًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ
ان کا کچھ ساجھا ہے یا ہم نے خود اُنھیں کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اس کی دلیل رکھتے ہیں
مِّنْهُ ۚ بَلْ إِن يَعِدُ ٱلظَّـٰلِمُونَ بَعْضُهُم بَعْضًا إِلَّا
(یہ سب تو کچھ نہیں) بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے سے (دھوکے اور) فریب ہی کا[1] وعدہ کرتے ہیں
غُرُورًا ۝٤٠ إِنَّ ٱللَّهَ يُمْسِكُ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ
بیشک خدا ہی سارے آسمان اور زمین اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے روکے ہوئے ہے
أَن تَزُولَا ۚ وَلَئِن زَالَتَآ إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ
اور اگر (فرض کرو کہ) یہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں تو پھر اس کے سوا اُنھیں کوئی روک
مِّنۢ بَعْدِهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ۝٤١ وَأَقْسَمُوا۟
نہیں سکتا بیشک وہ بڑا بردبار (اور) بڑا بخشنے والا ہے اور یہ لوگ تو خدا کی بڑی
بِٱللَّهِ جَهْدَ أَيْمَـٰنِهِمْ لَئِن جَآءَهُمْ نَذِيرٌ لَّيَكُونُنَّ
بڑی سخت قسمیں کھایا کرتے تھے کہ بیشک اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) آئے گا تو وہ
أَهْدَىٰ مِنْ إِحْدَى ٱلْأُمَمِ ۖ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيرٌ
ضرور ہر ایک امت سے زیادہ ہدایت پر ہوں گے مگر جب ان کے پاس ڈرانے والا (رسول) آپہنچا تو ان کو[2]
مَّا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا ۝٤٢ ٱسْتِكْبَارًا فِى ٱلْأَرْضِ وَ
روئے زمین میں سرکشی اور بری بری تدبیریں کرنے کی وجہ سے (اس کے آنے سے) ان کی نفرت کو
مَكْرَ ٱلسَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيقُ ٱلْمَكْرُ ٱلسَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِۦ ۚ
ترقی ہی ہوتی گئی اور بُری تدبیر (کی بُرائی) تو بُری تدبیر کرنے والے ہی پر پڑتی ہے تو یہ

[1] وعدوں سے وہ وعدے مراد ہیں جو مشرکین باہم ایک دوسرے کو نجات شفاعت تقرب اور دُنیاوی کامیابیوں کی تمنا میں دلایا کرتے تھے حالانکہ یہ سب جھوٹے کہ تمنائیں تھیں کیونکہ جن بتوں کو یہ لوگ خدا کا شریک کہتے تھے وہ خود اپنا آپ اختیار نہ رکھتے تھے دوسرے کو کیا دیتے۔

[2] عرب کے مشرکوں کے پاس کوئی نبی نہ آیا تھا مگر جب اگلی امتوں کے افسانے سنتے تو قسمیں کھاتے کہ اگر ہمارے پاس کوئی خدا کا پیغمبر آتا تو ہم اس کی سب سے زیادہ فرمانبرداری کرتے مگر جب معجزات ہدایت اور محبت کے لئے حضرت رسول آئے تو ان ہی لوگوں کی طرح گئے یہ بھی شرارت کرنے لگے حتیٰ کہ رسول اللہ کی ایذا دہی کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا۔ ۱۲-۱۳-۱۲

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ

ہو (یہ لوگ) بس اگلے ہی لوگوں کے برتاؤ کے منتظر ہیں (تو بہتر) تم خدا کے دستور میں کبھی

اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝٤٣ اَوَلَمْ

تبدیلی نہ پاؤگے اور خدا کی عادت میں ہرگز کوئی تغیر نہ پاؤگے تو کیا ان لوگوں نے

يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

روئے زمین پر چل پھر کر نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان کے پہلے تھے اور ان سے زور و قوت میں

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَمَا

بھی کہیں بڑھ چڑھ کے تھے پھر ان کا (نافرمانی کی وجہ سے) کیسا (خراب) انجام ہوا

كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي

اور خدا ایسا (گیا گذرا) نہیں ہے کہ اسے کوئی چیز عاجز کر سکے (نہ تنہا) آسمانوں میں اور نہ

الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝٤٤ وَلَوْ يُؤَاخِذُ

زمین میں بے شک وہ بڑا خبردار (اور) بڑی (قابو) قدرت والا ہے اور اگر (کہیں) خدا

اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰي ظَهْرِهَا مِنْ

لوگوں کی کرتوتوں کی گرفت کرتا تو (جیسی انکی کرنی ہے) روئے زمین پر کسی جانور کو باقی نہ چھوڑتا

دَاۗبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا

مگر وہ تو ایک مقررہ میعاد تک لوگوں کو مہلت دیتا ہے (کہ جو کرنا ہو کر لو) پھر جب انکا

جَاۗءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۝٤٥ ع

(وہ) وقت آجائیگا تو خدا یقیناً اپنے بندوں (کے حال) کو دیکھ رہا ہے (جو جیسا کریگا ویسا بھریگا)

(آیاتها ٨٣) (٣٦) سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ (٤١) (رکوعاتها ٥)

سورۂ یٰسٓ واذا قیل لهم الآیۃ کے سوا پورا سورہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی تراسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ف اس سورہ میں حضرت کی رسالت، کفار کی تشبیہ، جناب امیر کی مدح، اہل انطاکیہ کا قصہ، حبیب نجار مومن آل یٰسین کا تذکرہ، بندوں کی افسوسناک حالت، خدا کی قدرت، قیامت اچانک آجائیگی، بہشت کی کیفیت، کفار کی مذمت، حضرت کی مدح، قیامت کا ثبوت وغیرہ مذکور ہے ۔

يٰسٓ ۝۱ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝۲ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۳

یٰسین ؎ (اس) پر از حکمت قرآن کی قسم (اے رسولؐ) تم بلا شک یقینی پیغمبروں میں سے

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۴ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝۵ لِتُنْذِرَ

ہو (اور دین کے) بالکل سیدھے راستے پر (ثابت قدم) ہو جو بڑے مہربان (اور) غالب (خدا) کا نازل

قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝۶ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى

کیا ہوا ہے تاکہ تم ان لوگوں کو (عذاب خدا سے) ڈراؤ جن کے باپ دادا (تم سے پہلے کسی پیغمبر سے) ڈرائے نہیں گئے تو وہ

اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۷ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا

(دین سے) بالکل بے خبر ہیں ان میں اکثر پر تو (عذاب کی) باتیں یقیناً بالکل ٹھیک ٹھیک پوری اتریں گی (کیونکہ) یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے ؎ ہم نے ان کی گردنوں میں

فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝۸ وَجَعَلْنَا مِنْۢ

(بھاری بھاری لوہے کے) طوق ڈال دیئے ہیں اور ٹھوڑیوں تک پہنچے ہوئے ہیں کہ وہ گردنیں اٹھائے ہوئے ہیں (سر جھکا نہیں)

بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ

سکتے ہم نے ایک دیوار ان کے آگے بنا دی ہے اور ایک دیوار ان کے پیچھے پھر اوپر سے ان کو ڈھانک دیا ہے تو وہ کچھ دیکھ

فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝۹ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ

ہی نہیں سکتے اور (اے رسولؐ) ان کے لئے برابر ہے خواہ تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ یہ

تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ

(کبھی) ایمان لانے والے نہیں ہیں تم تو بس اسی شخص کو ڈرا سکتے ہو جو نصیحت مانے اور

خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ

بے دیکھے بھالے خدا کا خوف رکھے تو تم اسکو (گناہوں کی) معافی اور ایک باعزت (اور) آبرو

كَرِيْمٍ ۝۱۱ اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ

اجر کی خوشخبری دیدو ہم ہی یقیناً مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور جو کچھ وہ لوگ پہلے کر چکے ہیں (انکو) اور انکی (اچھی

اٰثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۲

یا بری باقی ماندہ) نشانیوں کو لکھتے جاتے ہیں اور ہم نے ہر چیز کو ایک صریح و روشن ؎ پیشوا میں

ل حضرت رسولؐ کے اسماء میں سے چند نام خدا نے قرآن میں بھی ذکر فرمائے ہیں، محمدؐ، احمدؐ، عبداللہ، یٰسین، ان یٰسین کے معنی یا انسان کے ہیں اور اس کی اصل یا انیسین تھی کثرت استعمال سے یٰسین رہ گیا ۱۲۔۱۳ ۱۲

؎ راہ حق نہ سوجھنے کی یہ دو مثالیں ہیں کہ (۱) گردن طوق میں پھنسی ہے اور سر کے نیچے پھرا ہوا ہے پھر سوجھے کیا خاک (۲) آگے دیوار پیچھے دیوار اوپر سے پٹی ہوئی چھت ہم آخر سوجھے کیسے اور حضرت معلوم ہے کہ کفار کی گردن تنگی سے اکڑی ہوئی ہے اور احمق کی طرح دیواریں آگے پیچھے اوپر سے حائل ہیں پھر ہدایت کیونکر پائیں

؎ ایک روایت میں ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ آپ کے پاس کھڑے ہوئے تھے دونوں صاحبوں نے پوچھا کہ کیا امام مبین توریت ہے فرمایا نہیں پھر پوچھا انجیل ہے فرمایا نہیں پھر پوچھا کیا قرآن ہے فرمایا نہیں اتنے میں حضرت علیؑ سامنے سے نمودار ہوئے تو فرمایا یہ امام مبین ہے اس کی موید روایت ہے جو جلال الدین سیوطی نے بیان کی ہے کہ عبد بن حمید ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے قتادہ سے اس آیت کے بارے میں روایت کی ہے کہ ہر چیز ایک پیشوا میں خدا کے نزدیک محفوظ ہے دیکھو تفسیر در منثور جلد ۵ صفحہ ۲۶۱ مطبوعہ مصر

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا أَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ إِذْ جَآءَهَا

گھیر دیا ہے۔ اور (اے رسول) تم (ان سے) مثال کے طور پر ایک گاؤں (انطاکیہ) والوں کا قصہ بیان کرو

الْمُرْسَلُونَ ۝ ۱۳ إِذْ أَرْسَلْنَآ إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا

کہ جب وہاں (ہمارے) پیغمبر آئے۔ اس طرح کہ جب ہم نے اُن کے پاس دو پیغمبر (یوحنا و یونس) بھیجے تو

فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوٓا إِنَّآ إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ ۝ ۱۴ قَالُوا

ان لوگوں نے دونوں کو جھٹلایا پھر ہم نے ایک تیسرے (پیغمبر شمعون) سے (ان دونوں کو) مدد دی تو ان تینوں نے کہا کہ ہم تمہارے

مَآ أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ أَنزَلَ الرَّحْمٰنُ مِن شَيْءٍ ۙ

پاس (خدا کے) بھیجے ہوئے آئے ہیں۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ تم لوگ بھی تو بس ہمارے ہی سے آدمی ہو اور خدا نے کچھ نازل

إِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ۝ ۱۵ قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّآ إِلَيْكُمْ

(و نازل) نہیں کیا ہے تم سب کے سب بالکل جھوٹے ہو تب اُن پیغمبروں نے کہا ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم یقیناً تمہارے

لَمُرْسَلُونَ ۝ ۱۶ وَمَا عَلَيْنَآ إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِينُ ۝ ۱۷ قَالُوٓا

پاس بھیجے ہوئے آئے ہیں اور ہم پر تو بس کھلم کھلا (احکامِ خدا کا) پہنچا دینا فرض ہے۔ وہ

إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۖ لَئِن لَّمْ تَنتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ

بولے ہم نے تم لوگوں کو بہت نحس قدم پایا کہ تمہارے آتے ہی قحط میں مبتلا ہوئے تو اگر تم (اپنی باتوں سے) باز نہ آؤ گے

لَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ ۱۸ قَالُوا طَآئِرُكُم مَّعَكُمْ ۚ

تو ہم لوگ تمہیں ضرور سنگسار کر دیں گے اور تم کو یقیناً ہمارا دردناک عذاب پہنچے گا پیغمبروں نے کہا کہ تمہاری بدشگونی (تمہاری)

أَئِن ذُكِّرْتُم ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۝ ۱۹ وَجَآءَ مِنْ

کرنی سے تمہارے ساتھ ہے کیا جب نصیحت کی جاتی ہے (تو تم اسے بدفالی کہتے ہو) نہیں بلکہ تم خود (اپنی)

أَقْصَا الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ۝ ۲۰

حد سے بڑھ گئے ہو۔ اور (اتنے میں) شہر کے اُس سرے سے ایک شخص (حبیب نجار) دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم (ان) پیغمبروں کا کہنا مانو

اتَّبِعُوا مَن لَّا يَسْئَلُكُمْ أَجْرًا وَهُم مُّهْتَدُونَ ۝ ۲۱

ایسے لوگوں کا (ضرور) کہنا مانو جو تم سے (تبلیغ رسالت کی) کچھ مزدوری نہیں مانگتے اور وہ لوگ ہدایت یافتہ بھی ہیں

ف جب انطاکیہ والوں کی گمراہی حد سے بڑھ گئی تو حضرت عیسیٰ نے حضرت یحییٰ اور یونس کو اپنے دین کے موافق ان کی ہدایت کو بھیجا جب یہ دونوں شہر کے قریب پہنچے تو ایک بڈھے آدمی حبیب نجار کو دیکھا [illegible]

وَمَا لِيَ لَآ أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ

اور مجھے کیا (خبط) ہوا ہے کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے اسکی عبادت نہ کروں حالانکہ تم سب (آخر)

تُرْجَعُونَ ﴿٢٢﴾ ءَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً إِن يُرِدْنِ

اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے کیا میں اسے چھوڑ کر دوسروں کو معبود بناؤں اگر خدا مجھے کوئی تکلیف

ٱلرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّى شَفَٰعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَلَا

پہنچانا چاہے تو انکی سفارش بھی میرے کچھ کام نہ آئے گی اور نہ یہ لوگ مجھے (اس مصیبت

يُنقِذُونِ ﴿٢٣﴾ إِنِّىٓ إِذًا لَّفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٢٤﴾ إِنِّىٓ

سے) چھڑا ہی سکیں گے (اگر ایسا کروں) تو اس وقت میں یقیناً صریح گمراہی میں ہوں میں تو تمہارے پروردگار پر

ءَامَنتُ بِرَبِّكُمْ فَٱسْمَعُونِ ﴿٢٥﴾ قِيلَ ٱدْخُلِ ٱلْجَنَّةَ

ایمان لا چکا ہوں تو میری بات سنو اور مانو (مگر ان لوگوں نے اسے سنگسار کر ڈالا) تب (اسے خدا کا) حکم ہوا کہ

قَالَ يَٰلَيْتَ قَوْمِى يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ بِمَا غَفَرَ لِى رَبِّى وَ

بہشت میں جا (اس وقت بھی اسکو قوم کا خیال آیا تو) کہا میرے پروردگار نے جو مجھے بخش دیا اور مجھے بزرگ لوگوں میں

جَعَلَنِى مِنَ ٱلْمُكْرَمِينَ ﴿٢٧﴾ وَمَآ أَنزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِۦ

شامل کر دیا کاش اس کو میری قوم (کے لوگ) جان لیتے (اور ایمان لاتے) اور ہم نے اسکے (مرنے) کے بعد اسکی

مِنۢ بَعْدِهِۦ مِن جُندٍ مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنزِلِينَ ﴿٢٨﴾

قوم پر (انکی تباہی کے لئے) نہ تو آسمان سے کوئی لشکر اتارا اور نہ ہم کبھی (اتنی سی بات کیلئے) اسکے واسطے لشکر اتارا کرتے

إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَٰحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَٰمِدُونَ ﴿٢٩﴾

تھے وہ تو صرف ایک چنگھاڑ تھی (جو کر دی گئی بس) پھر تو وہ فوراً (چراغ سحری کی طرح) بجھ کر رہ گئے

يَٰحَسْرَةً عَلَى ٱلْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا۟

ہائے افسوس بندوں کے حال پر کہ کبھی انکے پاس کوئی رسول نہیں آیا مگر ان لوگوں نے اسکے ساتھ

بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٣٠﴾ أَلَمْ يَرَوْا۟ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ

مسخرا پن ضرور کیا۔ کیا ان لوگوں نے (اتنا بھی) غور نہیں کیا کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سی قوموں کو ہلاک کر ڈالا

الجزء ٢٣

(بقیہ صفحہ گزشتہ) حالات دریافت کر کے پہلے ایک شخص کو بلایا جس کے آنکھوں کے نشان بھی نہ تھے حضرت شمعون کی فرمائش سے ان دونوں نے دعا کی تو شگاف ہوگئے پھر دو ڈھیلے مٹی کے لگا دیئے تو آنکھیں ہوگئیں تب حضرت شمعون نے پوچھا کہ تمہارے خدا میں اور کیا قدرت ہے کیا مردے کو زندہ کر سکتا ہے شمعون نے کہا بھلا بادشاہ کے بیٹے کو جسے مرے ہوئے سات روز ہو گئے ہوئے انہوں نے کہا ہاں غرض وہ دونوں اس کی قبر پر گئے اور دعا کی وہ زندہ ہو گیا اور اس نے خود یہ بیان کیا کہ فلاں فلاں صورت سے کی دعا سے میں زندہ ہوا ہوں پھر اسنے ان دونوں کو پہچان بھی لیا اس وقت وہ دونوں بہت معزز نگاہ ہوں سے دیکھے جانے لگے اور جلد ہی بادشاہ بھی ایمان لے آیا مگر اور لوگوں نے انکی بات پر عمل نہ کیا اپنے کفر پر اڑے رہے یہاں تک کہ شہر کے دونوں کے پیغمبر نے ان حضرات کو ستانا شروع کیا تو حبیب نجار نے آکر سفارش کی اور نصیحت کی بس سفارش پر لوگوں نے اس بیچارے کو ستانا کر مار ڈالا [illegible] ملے گی ان کی حبیب نجار کا قصہ ہے جن کا خطاب مومن آل یٰسین ہے جنکے ایمان کی یہ حالت تھی کہ لوگوں کو [illegible] وہ نصیحت کرتے جاتے تھے حتیٰ کہ شہادت پائی اور داخل جنت ہوئے [illegible] کا قہر نازل ہوا پہلے [illegible] پڑی اسکے بعد ایک چنگھاڑ کی آواز آئی اور گری کہ ساری بستی کی بستی مسمار و تباہ ہوگئی

الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝٣١ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا

اور وہ لوگ ان کے پاس ہرگز پلٹ کر نہیں آ سکتے (ہاں) البتہ سب کے سب اکٹھا ہو کر

جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝٣٢ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ

ہماری بارگاہ میں حاضر کئے جائیں گے اور ان (کے سمجھنے) کے لئے (میری قدرت کی) ایک نشانی

اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ۝٣٣ وَجَعَلْنَا

مردہ (پڑتی) زمین ہے کہ ہم نے اسکو (پانی سے) زندہ کر دیا اور ہم ہی نے اس سے دانہ نکالا تو اسے یہ لوگ

فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ

کھایا کرتے ہیں اور ہم ہی نے زمین میں چھوہاروں اور انگوروں کے باغ لگائے اور ہم ہی نے اس میں

الْعُيُوْنِ ۝٣٤ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ

(پانی کے) چشمے جاری کئے تاکہ لوگ ان کے پھل کھائیں اور کچھ ان کے ہاتھوں نے اسے نہیں بنایا (بلکہ خدا نے) تو

اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝٣٥ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ

کیا یہ لوگ (اس پر بھی) شکر نہیں کرتے وہ (ہر عیب سے) پاک صاف ہے جس نے زمین سے اگنے والی

كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا

چیزوں اور خود ان لوگوں کے اور ان چیزوں کے جن کی انہیں خبر نہیں سب کے جوڑے

يَعْلَمُوْنَ ۝٣٦ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا

پیدا کئے اور (میری قدرت کی) ایک نشانی رات ہے جس سے ہم دن کو کھینچ کر نکال لیتے (زائل کر دیتے) ہیں تو

هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۝٣٧ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ

اس وقت یہ لوگ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں اور (ایک نشانی) آفتاب ہے جو اپنے ایک ٹھکانے پر چل رہا ہے یہ (سب)

ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝٣٨ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ

غالب (اور) واقف کار (خدا) کا (باندھا ہوا) اندازہ ہے اور ہم نے چاند کے لئے منزلیں مقرر کر دی ہیں یہاں تک

مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝٣٩ لَا الشَّمْسُ

کہ ہر پھر کے (آخر ماہ میں) کھجور کی پرانی ٹہنی کا سا (پتلا ٹیڑھا) ہو جاتا ہے نہ تو آفتاب ہی

يَنۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ
سے یہ بن پڑتا ہے کہ وہ ماہتاب کو جا لے اور نہ رات ہی دن سے آگے بڑھ سکتی ہے
وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝٤٠ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ
اور چاند سورج ستارے ہر ایک اپنے اپنے آسمان (مدار) میں چکر لگا رہے ہیں اور ان کے لئے (میری قدرت)
فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝٤١ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا
کی ایک نشانی یہ ہے کہ ان کے بزرگوں کو نوح کی بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا اور اس کشتی کے مثل ان لوگوں کے
يَرْكَبُوْنَ ۝٤٢ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ
لئے بھی ہم نے اور کشتیاں پیدا کر دیں جن پر یہ لوگ سوار ہوا کرتے ہیں اور اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کر دیں پھر نہ کوئی
يُنْقَذُوْنَ ۝٤٣ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝٤٤ وَاِذَا
فریاد رس ہو اور نہ وہ لوگ چھٹکارا ہی پا سکتے ہیں مگر ہماری مہربانی سے اور ان کو ایک خاص وقت تک فائدہ پہنچانا منظور
قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ
ہے اور جب ان کفار سے کہا جاتا ہے کہ (اس عذاب) سے بچو جو ہر وقت تمہارے ساتھ ساتھ تمہارے سامنے اور تمہارے
تُرْحَمُوْنَ ۝٤٥ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا
پیچھے موجود ہے تاکہ تم پر رحم کیا جائے تو پرواہ نہیں کرتے اور ان کی حالت یہ ہے کہ جب ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی
عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝٤٦ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ
نشانی ان کے پاس آتی ہے تو یہ لوگ ہمیشہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور جب ان کفار سے کہا جاتا ہے کہ جو مال دنیا سے اللہ نے
اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ
تمہیں دیا ہے اس میں سے کچھ اللہ کی راہ میں بھی خرچ کرو تو یہ کفار ایمانداروں سے کہتے ہیں کہ بھلا ہم ایسے شخص کو کھلائیں
يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٤٧
جسے (تمہارے خیال کے موافق) خدا چاہتا تو اسکو خود کھلاتا تم لوگ صریح گمراہی میں (پڑے ہوئے) ہو۔
وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٤٨
اور کہتے ہیں کہ (بھلا) اگر تم لوگ (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو آخر یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا۔

ل کیونکر پا سکتا ہے ماہتاب تو ایک ہی مہینے میں بارہ برجوں کو طے کرتا ہے اور آفتاب سال بھر میں ۱۲
ل پہلے یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ رات کے بعد دن نہ ہو پھر رات ہی آجائے ۱۲

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ
(اے رسول) یہ لوگ ایک سخت چنگھاڑ (صور) کے منتظر ہیں جو انہیں (اس وقت) لے ڈالے
يَخِصِّمُوْنَ ۝۴۹ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ
گی جب یہ لوگ باہم جھگڑ رہے ہونگے پھر نہ تو یہ لوگ وصیت ہی کرنے پائیں گے اور نہ اپنے لڑکے
يَرْجِعُوْنَ ۝۵۰ وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ
بالوں ہی کی طرف لوٹ کر جا سکیں گے اور پھر (جب دوبارہ) صور پھونکا جائیگا تو اسی دم یہ سب لوگ (اپنی
اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝۵۱ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ
اپنی) قبروں سے (نکل نکل کے) اپنے پروردگار کی بارگاہ کی طرف چل کھڑے ہونگے اور حیران ہو کر کہیں گے ہائے
مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝۵۲
افسوس ہم تو پہلے سو رہے تھے ہمیں ہماری خوابگاہ سے کس نے اٹھایا (جواب آئیگا) یہ وہی قیامت کا دن ہے جس کا خدا نے (بھی) وعدہ کیا تھا
اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا
اور پیغمبروں نے بھی سچ کہا تھا (قیامت تو) بس ایک سخت چنگھاڑ ہوگی پھر ایکا ایکی یہ لوگ سب کے سب ہمارے حضور میں حاضر
مُحْضَرُوْنَ ۝۵۳ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ
کئے جائیں گے پھر آج (قیامت کے دن) کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا اور تم لوگوں کو تو اسی کا بدلہ دیا
اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۵۴ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِىْ
جائیگا جو تم لوگ (دنیا میں) کیا کرتے تھے بہشت کے رہنے والے آج (روز قیامت) ایک ایک مشغلہ
شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝۵۵ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِىْ ظِلٰلٍ عَلَى
میں جی بہلا رہے ہیں وہ اپنی بی بیوں کے ساتھ (ٹھنڈی) چھاؤں میں تکیے لگائے تختوں پر چین
الْاَرَآئِكِ مُتَّكِــُٔوْنَ ۝۵۶ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا
سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ بہشت میں ان کے لئے تازہ میوے (تیار) ہیں اور جو وہ چاہیں
يَدَّعُوْنَ ۝۵۷ سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝۵۸ وَامْتَازُوا
ان کے لئے (حاضر) ہے۔ مہربان پروردگار کی طرف سے سلام کا پیغام آئے گا اور (ایک آواز آئیگی

قیامت کا ذکر

۴

بہشتیوں کی حالت

الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ۝ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ

کر اے گنہگار و تم لوگ (ان سے) الگ ہو جاؤ۔ اے آدم کی اولاد کیا میں نے تمہارے پاس یہ حکم نہیں

أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝ وَ

بھیجا تھا کہ (خبردار) شیطان کی پرستش نہ کرنا وہ یقینی تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے اور یہ کہ

أَنِ اعْبُدُونِي ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ وَلَقَدْ أَضَلَّ

(دیکھو) صرف میری عبادت کرنا یہی (نجات کی) سیدھی راہ ہے، اور (باوجود اس کے)

مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ۝ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ

اس نے تم میں سے بہتیروں کو گمراہ کر چھوڑا تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے تھے یہ وہی جہنم ہے

الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ

جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا، تو اب چونکہ تم کفر کرتے تھے اس وجہ سے آج اس میں

تَكْفُرُونَ ۝ الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا

(چپکے سے) چلے جاؤ آج ہم اُنکے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور جو (جو) کارستانیاں یہ لوگ

أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ وَ

(دنیا میں) کر رہے تھے خود اُنکے ہاتھ ہم کو بتا دینگے اور اُن کے پاؤں گواہی دیں گے اور اگر

لَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّىٰ

ہم چاہیں تو اُنکی آنکھوں پر جھاڑو پھیر دیں تو یہ لوگ راہ کو پڑے چکر لگاتے ڈھونڈتے پھریں

يُبْصِرُونَ ۝ وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا

مگر کہاں دیکھ پائیں گے اور اگر ہم چاہیں تو جہاں یہ ہیں (وہیں) اُنکی صورتیں بدل کر کے پتھر

اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ۝ وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ

مٹی بنا دیں پھر نہ تو اُن میں آگے جانے کا قابو ہے اور نہ گھر لوٹ سکیں اور ہم جس شخص کو (بہت)

فِي الْخَلْقِ ۖ أَفَلَا يَعْقِلُونَ ۝ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا

زیادہ عمر دیتے ہیں تو اُسے خلقت[1] میں الٹا پھیر کر بچوں کی طرح مجبور کر دیتے ہیں تو کیا وہ لوگ سمجھتے نہیں اور ہم نے نہ اُس (پیغمبر)

لہ یہ ظاہر ہے کہ انسان اپنے بچپنے میں ہر طرح مجبور اور اپنی پرورش وغیرہ تمام ضروریات میں دوسرے کا محتاج رہتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر جب بڑھاپا آتا ہے تو رفتہ رفتہ ایسا مجبور ہو جاتا ہے کہ وہی حالت جو اس کی بچپنے میں تھی آخر میں ہو جاتی ہے حتیٰ کہ وہ بے عقلی کی اور بھولی بھالی باتیں بھی کرنے لگتا ہے اور جس طرح بچے کو ابتدا میں ایک لطیف غذا دودھ کی ضرورت تھی اس کو بھی ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

يَنۢبَغِي لَهٗ ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۙ لِّيُنْذِرَ

کو شعر کی تعلیم دی ہے اور نہ شاعری اس کی شان کے لائق ہے یہ (کتاب) تو بس (نری) نصیحت اور صاف صاف قرآن ہے تاکہ جو زندہ

مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ اَوَلَمْ

(دل) عاقل (ہو) اسے (عذاب سے) ڈرائے اور کافروں پر (عذاب کا) قول ثابت ہو جائے (اور حجت تمام ہو جائے) کیا ان لوگوں

يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا

نے اسپر بھی غور نہیں کیا کہ ہم نے انکے فائدے کیلئے چارپائے اس چیز سے پیدا کئے جسے ہماری ہی قدرت نے

مٰلِكُوْنَ ۝ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝

بنایا تو یہ لوگ اُنکے (خواہ مخواہ) مالک بن گئے اور ہم ہی نے چارپایوں کو انکا مطیع بنایا تو بعض انکی سواریاں ہیں اور

وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ وَاتَّخَذُوْا

بعض کو کھاتے ہیں اور چارپایوں میں انکے (اور) بہت سے فائدے ہیں اور پینے کی چیز (دودھ) تو کیا یہ لوگ اسپر بھی شکر نہیں

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

کرتے اور ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر فرضی معبود بنائے ہیں تاکہ انھیں ان سے کچھ مدد ملے حالانکہ وہ لوگ انکی کسی طرح

نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝ فَلَا يَحْزُنْكَ

مدد کر ہی نہیں سکتے اور یہ کفار ان معبودوں کے لشکر ہیں (تو) قیامت میں ان سب کی حاضری لی جائیگی تو انکے اقوال

قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَرَ

تم ان باتوں سے آزردہ خاطر نہ ہو جو کچھ یہ لوگ چھپا کر کرتے ہیں اور جو کچھ کھلم کھلا کرتے ہیں ہم سب کو یقینی جانتے ہیں

الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ

کیا آدمی لہ نے اسپر بھی غور نہیں کیا کہ ہم ہی نے اسکو ایک ذلیل نطفہ سے پیدا کیا پھر وہ یکایک (ہمارا)

مُّبِيْنٌ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۭ قَالَ مَنْ

کھلم کھلا مقابل (بنا) ہے اور ہماری نسبت باتیں بنانے لگا اور اپنی خلقت (کی حالت) بھول گیا (اور) کہنے

يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ

لگا کہ بھلا جب ہڈیاں (سڑ گل کر) خاک ہو جائیں گی تو پھر (کون) دوبارہ (انکو) زندہ کر سکتا ہے (اے رسول) تم کہدو

رسول اللہ شاعر نہیں

لہ یہ ابی ابن خلف کا قصہ ہے جو ایک بوسیدہ ہڈی ہاتھ میں لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت قریش کے بڑے بڑے لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے غرض اس نے ہڈی کو ہاتھ سے چور چور کر کے ہوا میں اڑا دیا اور گستاخانہ کہنے لگا بھلا وہ کون ہے جو ان ریزوں کو جمع کر کے دوبارہ زندہ کریگا آپ نے فرمایا خدا جمع کرے گا اور زندہ کر کے اس کو اور تجھ کو جہنم واصل کرے گا اسی پر یہ آیت نازل ہوئی جو نہایت خوبصورتی سے قیامت کو ثابت کرتی ہے اور انکار کا موقع نہیں رہتا۔

[illegible]

وقف لازم

قیامت کا ثبوت

أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ۝ الَّذِي جَعَلَ

کہ اسکو وہی زندہ کریگا جس نے انکو (جب یہ کچھ بھی نہ تھے) تو پہلی مرتبہ زندہ کردیا تھا اور وہ ہر طرح کی پیدائش

لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنْتُمْ مِنْهُ تُوقِدُونَ ۝ ٨٠

سے واقف ہے جس نے تمہارے واسطے (مرخ اور عفار کے) ہرے درخت سے آگ پیدا کردی پھر تم اس سے

أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ

(اور) آگ سلگا لیتے ہو بھلا جس خدا نے سارے آسمان اور زمین پیدا کیے کیا وہ اس پر قابو

عَلَىٰ أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۚ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ۝ ٨١

نہیں رکھتا کہ ان کے مثل دوبارہ پیدا کردے ہاں (ضرور قابو رکھتا ہے) اور وہ تو پیدا کرنیوالا واقف

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ ٨٢

ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ جب کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو فوراً ہو جاتی

فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ ٨٣ ع

ہے تو وہ ذات (ہر نقص سے) پاک ہے جس کے قبضہ قدرت میں ہر چیز کی حکومت ہے اور تم لوگ اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے

آیاتها (٣٧) سُورَةُ الصّٰفّٰتِ مَكِّيَّةٌ (٥٦) رکوعاتها

سورۂ صافات مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالصَّافَّاتِ صَفًّا ۝ ١ فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا ۝ ٢ فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا ۝ ٣

(عبادت یا جہاد میں) پرا باندھنے والوں کی قسم پھر (ان کو برائی سے) ڈانٹ کر جھڑکنے والوں کی قسم پھر

إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ ٤ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

قرآن کے پڑھنے والوں کی قسم ہے کہ تمہارا معبود (یقیناً) ایک ہی ہے جو سارے آسمان زمین کا اور جو کچھ ان

وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ ٥ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ۝ ٦

دونوں کے درمیان ہے (سب کا) پروردگار ہے اور (چاند سورج تارے کے) طلوع (وغروب) کے مقامات کا بھی مالک ہے ہم ہی نے

وقف غفران

لہ مرخ کے جنگلوں میں مرخ و عفار دو درخت ہوتے ہیں کہ انکی ہری ٹہنیاں ایک دوسری پر رگڑنے سے آگ پیدا ہوتی ہے۔ ع اس سورۃ میں توحید قدرت قیامت کا ثبوت اجنبیت کی ولادت کے سوال کا جواب شاعر یا مجنون ہونے بہشت کی کیفیت جلنے کی حالت جنتی جہنمی کا قصہ حضرت نوح کا ذکر حضرت ابراہیم کا حال حضرت اسمٰعیل کو اتم ذبح عظیم حضرت موسیٰ و ہارون کا تذکرہ حضرت الیاس کا قصہ آل محمد سلام حضرت لوط کا ذکر حضرت یونس کا قصہ خدا کی بیٹیاں ہونے کا الزام اور جو فرشتوں کی شہادت انبیاء کی مدد اور دشمن کا تشدد کی حمد وغیرہ مذکور ہے۔

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿٧﴾ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ

نیچے والے آسمان کو تاروں کی آرائش (چمک دمک) سے آراستہ کیا اور اسکو ہر سرکش شیطان سے حفاظت کے واسطے بھی پیدا کیا کہ

الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿٨﴾ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ

شیطان عالم بالا کی طرف کان بھی نہ لگا سکتے اور جہاں کان لگانا چاہا تو ہر طرف سے انکو دھتکارنے کیلئے شہاب پھینکے جاتے ہیں اور

وَّاصِبٌ ﴿٩﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿١٠﴾

انکے لئے پائیدار عذاب ہے۔ مگر جو شیطان (ذو ذو) فرشتوں کی کوئی بات چپکے سے لے بھاگتا ہے تو آگ کا دہکتا ہوا تیر اسکے

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ

پیچھا کرتا ہے تو اے رسول تم ان سے پوچھو تو کہ انکا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا ان (فرشتوں) کا جنکو ہم نے پیدا کیا ہمنے تو

طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿١١﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ﴿١٢﴾ وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا

انکو ایک لسدار مٹی سے پیدا کیا بلکہ تم تو ان کفار کے انکار پر تعجب کرتے ہو اور وہ لوگ (تم سے) مسخراپن کرتے ہیں

يَذْكُرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿١٤﴾ وَقَالُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ

اور جب انہیں سمجھایا جاتا ہے تو سمجھتے نہیں ہیں اور جب کسی معجزہ کو دیکھتے ہیں تو اس سے مسخراپن کرتے ہیں اور

اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا

کہتے ہیں کہ یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہے۔ بھلا جب ہم مر جائیں گے اور خاک اور ہڈیاں رہ جائیں گی تو کیا ہم

لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿١٦﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿١٧﴾ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ

یا ہمارے اگلے باپ دادا (پھر دوبارہ قبروں سے) اٹھا کھڑے کئے جائیں گے (اے رسول) تم کہدو کہ ہاں (ضرور)

دٰخِرُوْنَ ﴿١٨﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿١٩﴾

اٹھائے جاؤ گے اور تم ذلیل ہوگے اور وہ (قیامت) تو ایک للکار ہوگی پھر تو وہ لوگ فوراً ہی (آنکھیں

وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿٢٠﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ

پھاڑ پھاڑ کے) دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے افسوس یہ تو قیامت کا دن ہے (جواب آئیگا) کہ یہ وہی

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢١﴾ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا

فیصلہ کا دن ہے جسکو تم لوگ (دنیا میں) جھوٹ سمجھتے تھے اور (فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) جو لوگ (دنیا میں) سرکشی کرتے تھے

ع ١

۱؎ اس کی تفصیل پہلے گزر گئی ہے دیکھو پارہ ۱۴ سورہ حجر صفحہ ۴۱۰-۴۱۱ ۲؎ عرب کے مشرکین خاص کر کے وہ جو حشر و قیامت کے منکر ہر طرف دنیا اور خدا جانے کیا کیا پیشنگوئیاں کرتے تھے اور اب بھی بہت سے لوگوں کو یہ خیال ہوتا ہے کہ آدمی تو توالد و تناسل کے قاعدہ سے پیدا ہوتا ہے پھر جلا دینے کے بعد دوبارہ مٹی سے پیدا ہونا کیسا یہ تو بالکل بے اصول اور قیاس کے خلاف ہے اس کا خود خدا نے جواب دیا ہے کہ آدمی شروع شروع بھی تو آخر مٹی ہی سے پیدا ہوا تھا تو پھر اس کو دوبارہ مٹی سے نکال کھڑا کرنا کون بڑی بات ہے جیسا وہ آسان تھا ویسا یہ بھی تمہاری نسبت تو آسمان و ستارے فرشتے وغیرہ کا پیدا کرنا زیادہ دشوار تھا مگر جب خدا کے واسطے وہ آسان تھا تو تمہاری کیا اصل حقیقت ہے ۔ ۱۲ - ۱۲

كَانُوا يَعْبُدُونَ ۝٢٢ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَاهْدُوهُمْ إِلٰى صِرَاطِ

انکو اور انکے ساتھیوں کو اور خدا کو چھوڑ کر جن کی پرستش کرتے ہیں انکو (سب کو) اکٹھا کرو پھر انھیں جہنم کی راہ دکھاؤ

الْجَحِيمِ ۝٢٣ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ۝٢٤ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ۝٢٥

اور (ہاں ذرا) انھیں ٹھہراؤ تو ان سے کچھ پوچھنا ہے (لے) (ارے کمبختو) اب تمھیں کیا ہو گیا کہ ایک دوسرے

بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ۝٢٦ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

کی مدد نہیں کرتے (جواب کیا دیں) بلکہ وہ تو آج گردن جھکائے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر

يَتَسَاءَلُونَ ۝٢٧ قَالُوا إِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ۝٢٨ قَالُوا

باہم پوچھ پاچھ کریں گے (اور انسان شیاطین سے) کہیں گے کہ تم ہی تو ہماری داہنی طرف سے (ہمیں بہکانے کو) چڑھ آتے

بَلْ لَمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝٢٩ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِنْ

تھے وہ جواب دیں گے (ہم کیا جانیں) تم تو خود ایمان لانے والے نہ تھے اور (صاف تو یہ ہے کہ) ہماری تم پر کچھ حکومت تو

سُلْطَانٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طَاغِينَ ۝٣٠ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا

تھی نہیں بلکہ تم خود سرکش لوگ تھے پھر اب تو ہم لوگوں پر ہمارے پروردگار کا (عذاب کا) قول پورا ہو گیا

إِنَّا لَذَائِقُونَ ۝٣١ فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ ۝٣٢ فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ

کہ اب ہم سب یقیناً عذاب کا مزا چکھیں گے ہم خود گمراہ تھے تو تم کو بھی گمراہ کیا۔ غرض یہ لوگ سب کے سب اس دن

فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۝٣٣ إِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۝٣٤

عذاب میں شریک ہوں گے اور ہم تو گنہگاروں کے ساتھ یوں ہی کیا کرتے ہیں یہ لوگ ایسے (شریر)

إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُونَ ۝٣٥ وَ

تھے کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو اکڑا کرتے تھے، اور یہ لوگ

يَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوا آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَجْنُونٍ ۝٣٦ بَلْ جَاءَ

کہتے تھے کہ کیا ایک پاگل شاعر کے لیے ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ بیٹھیں (ارے کمبختو یہ شاعر یا پاگل نہیں) بلکہ

بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ۝٣٧ إِنَّكُمْ لَذَائِقُو الْعَذَابِ

یہ تو حق بات لیکر آیا ہے اور اگلے پیغمبروں کی تصدیق کرتا ہے تم لوگ (اگر نہ مانو گے) تو ضرور دردناک عذاب

له علامہ ابن حجر عسقلانی صواعق محرقہ میں اس آیت کے تحت میں لکھتے ہیں کہ ابن عباس نے اور ابو سعید خدری نے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ علی ابن ابی طالب کی ولایت کا اہل محشر سے سوال کیا جائے گا اور صحیح ہے کہ وہ امر جو مثل الوہیت اور نبوت کے پوچھا جائے گا فقط محبت نہیں ہو سکتی بلکہ وہ تو امامت ہے اور اسی کی طرف حدیث ثقلین وغیرہ میں اشارہ ہے اور اسی کی مؤید علامہ واحدی کی وہ عبارت ہے جو اس آیت کے تحت میں لکھتے ہیں کہ روایت ہے کہ حضرت علی اور اہلبیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا کیونکہ خدا نے اپنے رسول کو یہ حکم دیا تھا کہ مخلوق کو جتلا دیں کہ اپنی رسالت کی تبلیغ کی کوئی مزدوری بجز اپنے اہلبیت کی مودت کے اور نہیں چاہتے اس کا مطلب یہی ہے کہ ان سے قیامت میں پوچھا جائے گا کہ تم لوگوں نے نبی کے بیت کے متعلق ان کی ولایت کو مانا یا یوں ہی مہمل چھوڑ دیا۔ اگر چھوڑ دیا تو ان پر مواخذہ کیا جائے گا۔ اتحفی ۱۳۰

الۡاَلِيۡمِ ۝ وَمَا تُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ

کا مزہ چکھو گے اور تمہیں تو اسی کا بدلہ دیا جائیگا جو (دنیا میں) کرتے رہے مگر خدا کے

اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ رِزۡقٌ مَّعۡلُوۡمٌ ۝ فَوَاكِهُ ۚ وَ

برگزیدہ بندے اُنکے واسطے (بہشت میں) ایک مقرر روزی ہوگی (اور وہ بھی ایسی ویسی نہیں بلکہ) ہر قسم

هُمۡ مُّكۡرَمُوۡنَ ۝ فِىۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ۝ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيۡنَ ۝

کے میوے اور وہ لوگ بڑی عزت سے نعمت کے (لدے ہوئے) باغوں میں تختوں پر (چین سے) آمنے

يُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِكَاۡسٍ مِّنۡ مَّعِيۡنٍ ۝ بَيۡضَآءَ لَذَّةٍ

سامنے بیٹھے ہونگے اُن میں صاف سفید براق شراب کے جام کا دور چل رہا ہوگا جو پینے والوں کو بڑا مزا

لِّلشّٰرِبِيۡنَ ۝ لَا فِيۡهَا غَوۡلٌ وَّلَا هُمۡ عَنۡهَا يُنۡزَفُوۡنَ ۝ وَعِنۡدَهُمۡ

دے گی اور پھر اس شراب میں خمار کی وجہ سے نہ درد سر ہوگا اور نہ وہ اس کے پینے سے متوالے ہونگے اور انکے پہلو

قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ عِيۡنٌ ۝ كَاَنَّهُنَّ بَيۡضٌ مَّكۡنُوۡنٌ ۝ فَاَقۡبَلَ

میں شرم سے نیچی نگاہ کرنے والی بڑی بڑی آنکھوں والی پریاں (حوریں) ہوں گی گویا وہ محفوظ انڈے ہیں جن پر ذرا بھی گرد نہیں

بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ يَّتَسَآءَلُوۡنَ ۝ قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ

پھر آپس میں ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر باہم بات چیت کرتے کرتے انہیں سے ایک کہنے والا بول اٹھے گا

اِنِّىۡ كَانَ لِىۡ قَرِيۡنٌ ۝ يَّقُوۡلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الۡمُصَدِّقِيۡنَ ۝

کہ (دنیا میں) میرا ایک دوست تھا اور (مجھ سے) کہا کرتا تھا کہ کیا تم بھی (قیامت کی) تصدیق کرنیوالوں میں ہو

ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيۡنُوۡنَ ۝ قَالَ هَلۡ

بھلا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیاں ہو کر رہ جائینگے تو کیا ہمکو دوبارہ زندہ کر کے ہمارے اعمال کا

اَنۡتُمۡ مُّطَّلِعُوۡنَ ۝ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِىۡ سَوَآءِ الۡجَحِيۡمِ ۝ قَالَ

بدلہ دیا جائیگا پھر اپنے بہشت کے ساتھیوں سے کہیگا کہ بھلا تم (اُسے) جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو غرض جھانکا تو اسے

تَاللّٰهِ اِنۡ كِدۡتَّ لَتُرۡدِيۡنِ ۝ وَلَوۡلَا نِعۡمَةُ رَبِّىۡ لَكُنۡتُ مِنَ

بیچ جہنم میں (پڑا ہوا) دیکھا کہنے لگا کہ خدا کی قسم تو تو مجھے بھی تباہ کرنے ہی کو تھا اور اگر میرے پروردگار کی

بہشت کی کیفیت

جنتی جہنمی کا قصہ

الْمُحْضَرِيْنَ ۝٥٧ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ۝٥٨ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا

احسان نہ ہوتا تو میں بھی (اس وقت تیرے ساتھ جہنم میں) گرفتار کیا گیا ہوتا تو (اب بتاؤ) کیا ہم تم نے نہیں کہا تھا کہ ہم کو اسی پہلی بار کے

نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝٥٩ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٦٠ لِمِثْلِ

پھر مرنا نہیں ہے اور نہ ہم کو (آخرت میں) عذاب ہوگا (تو جنتیوں نے تصدیق کی اور کہا) یہ یقیناً بہت بڑی کامیابی ہے ایسی ہی (کامیابی)

هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝٦١ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ

کے واسطے کام کرنیوالوں کو کارگزاری کرنی چاہیئے بھلا مہمانی کے واسطے یہ (سامان) بہتر ہے یا تھوہڑ کا درخت

الزَّقُّوْمِ ۝٦٢ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝٦٣ اِنَّهَا شَجَرَةٌ

جو جہنمیوں کے واسطے ہوگا جسے ہمنے یقیناً ظالموں کی آزمائش ل کے لئے بنایا ہے وہ درخت ہے جو جہنم

تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝٦٤ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝٦٥

کی تہ میں اگتا ہے اس کے پھل ایسے (بدنما) ہیں گویا (وہ بہ ہو) سانپوں کے پھن جیسے پھوٹتے دل

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝٦٦ ثُمَّ اِنَّ

ڈرے پھر یہ (جہنمی لوگ) یقیناً اسی میں سے کھائیں گے پھر اسی سے اپنے پیٹ بھریں گے پھر اسکے اوپر

لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝٦٧ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى

سے انکو خوب کھولتا ہوا پانی (پیپ وغیرہ میں) ملا ملا کر (پینے کو) دیا جائیگا پھر (کھا پی کر) ان کو جہنم ہی کی طرف

الْجَحِيْمِ ۝٦٨ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ۝٦٩ فَهُمْ عَلٰٓى

یقیناً لوٹ جانا ہوگا ان لوگوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا تھا تو یہ لوگ بھی ان کے پیچھے پیچھے

اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ۝٧٠ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٧١

دوڑے چلے جا رہے ہیں اور ان کے قبل اگلوں میں بہتیرے گمراہ ہو چکے حالانکہ ہمنے ان میں بھی

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝٧٢ فَانْظُرْ كَيْفَ

ڈرانیوالے (پیغمبر بھی) بھیجے تھے ذرا دیکھو تو کہ جو لوگ ڈرائے جا چکے تھے ان کا کیسا برا

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝٧٣ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝٧٤ ع

(انجام ہوا مگر (ہاں) خدا کے نرے کھرے بندے (محفوظ رہے)

ل اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جہنم میں درخت اُگنے تو مسلمان تو سمجھتے ہیں مان لیتے ہیں مگر کفار اس میں بھی بات کا جھگڑا بناتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ گرم سے گرم ملک میں بھی درخت پیدا ہوتے ہیں اور اس سے سوا ملک حق کو قدرت ان میں بھی درخت اُگتے ہیں پھر سرد ملک والے کو گرم ملک والے پر کسی چیز کے ہونے یا نہ ہونے میں اعتراض کا کوئی حق نہیں ان چیزوں کو بھی جو ٹھنڈے ملک کے ہیں بازوں کو دیکھو وہ گیہوں کے درخت پھلیاں پھولتے ہیں بام وغیرہ آگ سے پیدا ہوتے ہیں پھر معلوم نہیں خدا کی آگ سے درخت کو پیدا کرنا کیوں بعید سمجھا جاتا ہے کیا اس کی قدرت اتنی بھی نہیں سبحانہ و تعالیٰ عما یصفون۔
۱۳-۱۲-۱۳-۱۲۰۰

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝٧٥ وَنَجَّيْنٰهُ وَ

اور نوحؑ نے اپنی قوم سے مایوس ہو کر ہم کو ضرور پکارا تھا تو دیکھو ہم کیا خوب دینے والے تھے اور ہم نے اسکو اور انکے

اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝٧٦ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ

گھر والوں کو بڑی سخت مصیبت سے نجات دی اور ہم نے انہیں وہ برکت دی کہ ان ہی کی اولاد کو دنیا میں برقرار رکھا

الْبٰقِيْنَ ۝٧٧ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝٧٨ سَلٰمٌ عَلٰى

اور بعد کو آنے والے لوگوں میں ان کا اچھا چرچا باقی رکھا کہ ساری خدائی میں ہر طرف سے نوح پر

نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝٧٩ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝٨٠

سلام ہی سلام ہے ہم نیکی کرنے والوں کو یوں جزائے خیر عطا فرماتے ہیں اس میں شک نہیں کہ نوح

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٨١ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝٨٢ وَ

ہمارے خاص ایماندار بندوں سے تھے پھر ہم نے باقی لوگوں کو ڈبو دیا اور یقیناً ان ہی کے طریقہ پر چلنے والوں

اِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝٨٣ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝٨٤

میں ابراہیمؑ بھی ضرور تھے جب وہ اپنے پروردگار کی عبادت کی طرف ایسا دل لئے ہوئے

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝٨٥ اَئِفْكًا اٰلِهَةً

بڑھے جو ہر عیب سے پاک تھا جب انھوں نے اپنے (منہ بولے) باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ کس چیز کی پرستش کرتے

دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ۝٨٦ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٨٧

ہو کیا اللہ کو چھوڑ کر اپنے گھڑے ہوئے معبودوں کی تمنا رکھتے ہو تو پھر سارے خدائی کے پالنے والے کیساتھ تمہارا کیا خیال ہے پھر جب

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ۝٨٨ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ۝٨٩ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ

میں ان لوگوں نے چلنے کو کہا تو ابراہیم نے ستاروں کی طرف ایک نظر دیکھا اور کہا کہ میں عنقریب بیمار پڑنے والا ہوں تو وہ لوگ ان کو

مُدْبِرِيْنَ ۝٩٠ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَأْكُلُوْنَ ۝٩١

چھوڑ کر پیٹھ پھیر کر چلے گئے بس پھر تو ابراہیم چپکے سے انکے بتوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا تمہارے سامنے

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝٩٢ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ۝٩٣

اتنے چڑھاوے رکھے ہیں آخر تم کھاتے کیوں نہیں ارے تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم بولتے تک نہیں پھر تو ابراہیم داہنے ہاتھ سے

لہ آپ کا کچھ تفصیلی قصہ پہلے بیان ہو چکا ہے دیکھو پارہ ۸ سورۂ اعراف صفحہ ۲۵۵ وغیرہ صفحہ ۳۴۵ تا ۳۴۰ وغیرہ ۱۲۔ لکہ آپ کا قصہ تفصیل کی جگہ بیان ہو چکا ہے اس مقام پر آپ کا اپنے کو ستارہ دیکھ کر بیمار کہنے کا یہ مطلب ہے کہ آپ کو باری سے تپ لرزہ آتا تھا اس وقت گو ابھی تو تپ نہیں اوقات کو ستاروں ہی کی حرکت سے پہچانتے تھے آپ نے جب آسمان کی طرف دیکھا تو لرزہ کا وقت قریب آپہنچا تھا اسلئے آپنے یہ فرمایا مگر آپ کی قوم نے اپنے خیال کے مطابق یہ سمجھا کہ آپنے علم نجوم سے کام لیا اور دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں تمہارے کفر سے دل تنگ ہوں اور کوفت و رنج بھی ایک بیماری ہے ۱۲

فَأَقْبَلُوٓا۟ إِلَيْهِ يَزِفُّونَ ۝٩٤ قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ ۝٩٥
مارتے ہوئے نکل پڑے اور توڑ پھوڑ کر ایک بڑے بت کے گلے میں کلہاڑی ڈالدی جب لوگوں کو خبر ہوئی تو ابراہیم کے پاس دوڑتے ہوئے
وَٱللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ۝٩٦ قَالُوا۟ ٱبْنُوا۟ لَهُۥ بُنْيَـٰنًا
پہنچے ابراہیم نے کہا افسوس تم لوگ کس کی پرستش کرتے ہو جسے خود تراش کرتے ہو حالانکہ تم کو اور جسکو تم لوگ بناتے ہو دونوں کو خدا ہی نے
فَأَلْقُوهُ فِى ٱلْجَحِيمِ ۝٩٧ فَأَرَادُوا۟ بِهِۦ كَيْدًا فَجَعَلْنَـٰهُمُ
کیا یہ سنکر وہ لوگ آپس میں کہنے لگے اسکے لئے بھٹی کی سی ایک عمارت بناؤ اور اس میں سلگا کر دہکتی ہوئی آگ میں اسکو ڈالدو
ٱلْأَسْفَلِينَ ۝٩٨ وَقَالَ إِنِّى ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّى سَيَهْدِينِ ۝٩٩
پھر ان لوگوں نے ابراہیم کیساتھ مکاری کرنی چاہی تو ہم نے آگ کو سرد گلزار کر کے انہیں نیچا دکھایا اور جب آزر نے ابراہیم کو نکالدیا
رَبِّ هَبْ لِى مِنَ ٱلصَّـٰلِحِينَ ۝١٠٠ فَبَشَّرْنَـٰهُ بِغُلَـٰمٍ حَلِيمٍ ۝١٠١
تو کہنے لگے میں اپنے پروردگار کی طرف جاتا ہوں وہ عنقریب ہی مجھے راہ پر لگائیگا پھر عرض کی پروردگار مجھے ایک نیکوکار فرزند عنایت فرما تو
فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ ٱلسَّعْىَ قَالَ يَـٰبُنَىَّ إِنِّىٓ أَرَىٰ فِى ٱلْمَنَامِ
ہم نے انکو شفیق دل لڑکے کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی پھر جب اسمٰعیل اپنے باپ کے ساتھ دوڑ دھوپ کرنے لگا تو ایک دن ابراہیم نے کہا
أَنِّىٓ أَذْبَحُكَ فَٱنظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَـٰٓأَبَتِ ٱفْعَلْ مَا
بیٹا میں خواب میں وحی کے ذریعہ کیا دیکھتا ہوں کہ میں خود تمہیں ذبح کر رہا ہوں تو تم بھی غور کرو تمہاری کیا رائے ہے
تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِىٓ إِن شَآءَ ٱللَّهُ مِنَ ٱلصَّـٰبِرِينَ ۝١٠٢ فَلَمَّآ
کہا ابا جان آپکو جو حکم ہوا ہے اسکو تامل کیجئے اگر خدا نے چاہا تو مجھے آپ صبر کرنے والوں میں سے پائیے گا پھر جب دونوں نے
أَسْلَمَا وَتَلَّهُۥ لِلْجَبِينِ ۝١٠٣ وَنَـٰدَيْنَـٰهُ أَن يَـٰٓإِبْرَٰهِيمُ ۝١٠٤ قَدْ
یہ ٹھان لی اور باپ نے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے ماتھے کے بل لٹا دیا اور ہم نے آمادہ دیکھکر آواز دی اے ابراہیم تم نے اپنے خواب
صَدَّقْتَ ٱلرُّءْيَآ ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُحْسِنِينَ ۝١٠٥
کو خوب سچ کر دکھایا اب تم دونوں کو بڑے بڑے مرتبے ملیں گے ہم نیکی کرنیوالوں کو یوں جزائے خیر دیتے ہیں اسمیں
إِنَّ هَـٰذَا لَهُوَ ٱلْبَلَـٰٓؤُا۟ ٱلْمُبِينُ ۝١٠٦ وَفَدَيْنَـٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ۝١٠٧
شک نہیں کہ یہ یقینی بڑا سخت اور صریحی امتحان تھا اور ہم نے اسمٰعیل کا فدیہ ایک ذبح عظیم (بڑی قربانی)

ف انبیاء کو خدا کے احکام جس طرح سے پہنچتے ہیں یعنی کبھی تو الہام سے کبھی وحی سے کبھی آواز غیب سے کبھی خواب سے حضرت ابراہیم کو بیٹے کے ذبح کرنے کا حکم خواب ہی میں ہوا تھا اور اگرچہ حضرت اسمٰعیل کا اس وقت تیرہ برس کا سن تھا مگر عقل [illegible] دکھایا کر [illegible] غرض جب حضرت ابراہیم نے چھری پھیری اور حضرت جبرئیل نے خدا کے حکم سے پلٹ دی اور [illegible] تو آواز آئی کہ قد صدقت [illegible] میں [illegible] دی اور [illegible] بڑی قربانی کردی ہے ۱۲

ف ؎ اگرچہ مفسرین نے ذبح عظیم سے بہشتی دنبہ مراد لیا ہے مگر یہ بالکل عقل کے خلاف ہے کیونکہ اگر یہ دنبہ بہشت کا ہو تو بھی کیسا ہی موٹا تازہ ہو مگر نبی زادہ کی نسبت اس کا عظیم ہونا بالکل محال ہے میرے نزدیک تو ذبح عظیم سے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے سوا دوسری چیز مراد نہیں معلوم ہوتی اسی وجہ سے جناب رسالتمآب فرمایا کرتے تھے حسین منی وانا من الحسین۔ حسین مجھ سے اور میں حسین سے ہوں ۱۲

ذبح عظیم

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝۱۰۸ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝۱۰۹

قرار دیا اور ہم نے انکا اچھا چرچا بعد کو آنیوالوں میں باقی رکھا کہ ساری خدائی میں (ابراہیم پر سلام) ابراہیم پر سلام ہی سلام ہے ہم یوں

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۱۰ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۱۱

نیکی کرنیوالوں کو بدلے خیر دیتے ہیں بیشک ابراہیم ہمارے (خاص) ایماندار بندوں میں سے تھے اور

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۱۲ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ

ہمنے ابراہیم کو اسحاق (انکے پیدا ہونے) کی ابھی خوشخبری دی تھی جو ایک نیکوکار نبی تھے اور ہمنے خود ابراہیم پر

وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ

اور اسحق پر اپنی برکت نازل کی اور ان دونوں کی نسل میں بعض تو نیکوکار اور بعض (زنا فرمانی کرکے) اپنی جان

مُبِيْنٌ ۝۱۱۳ۧ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰي مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝۱۱۴ۚ وَنَجَّيْنٰهُمَا

پر صریح ظلم ڈھانے والا اور ہم نے موسیٰ اور ہارون پر (بہت سے) احسانات کئے اور خود ان دونوں

وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝۱۱۵ۚ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ

کو اور ان کی قوم کو بڑی (سخت) مصیبت سے نجات دی اور فرعون کے مقابلہ میں ہمنے انکی مدد کی آخر وہی

الْغٰلِبِيْنَ ۝۱۱۶ۚ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ۝۱۱۷ۚ وَهَدَيْنٰهُمَا

لوگ غالب رہے اور ہمنے ان دونوں کو ایک واضح المطالب کتاب (توریت) عطا کی اور دونوں کو سیدھی راہ

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۱۱۸ۚ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝۱۱۹ۙ

کی ہدایت فرمائی اور بعد کو آنے والوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھا کہ (ہر جگہ) موسیٰ اور ہارون

سَلٰمٌ عَلٰي مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝۱۲۰ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي

پر سلام ہی سلام ہے ہم نیکی کرنے والوں کو یوں جزائے خیر عطا

الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۲۱ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۲۲ وَاِنَّ

فرماتے ہیں بیشک دونوں ہمارے (خالص) ایماندار بندوں سے تھے اور اس میں بھی شک نہیں

اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۱۲۳ۭ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۱۲۴

کہ الیاس بھی یقیناً پیغمبروں میں سے تھے جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے کیا

أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَّتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ۝١٢٥ اللّٰهَ

تم لوگ بعل (بت) کی پرستش کرتے ہو اور خدا کو چھوڑے بیٹھے ہو جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے اور (جو)

رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۝١٢٦ فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ

تمہارا پروردگار اور تمہارے اگلے باپ دادا کا بھی پروردگار ہے تو اُن لوگوں نے جھٹلا دیا تو یہ لوگ یقیناً جہنم میں

لَمُحْضَرُونَ ۝١٢٧ إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِينَ ۝١٢٨ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ

گرفتار کئے جائیں گے مگر خدا کے نرے کھرے بندے (محفوظ رہیں گے) اور ہم نے ان کا ذکر خیر بعد کو

فِي الْاٰخِرِينَ ۝١٢٩ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِينَ ۝١٣٠ إِنَّا كَذٰلِكَ

آنے والوں میں باقی رکھا کہ (ہر طرف سے) آل یٰسین پر سلام (یہی سلام) ہے ہم یقیناً نیکی کرنے والوں

نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝١٣١ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝١٣٢

کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے (خاص) ایماندار بندوں میں تھے اور اس میں بھی

وَإِنَّ لُوطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝١٣٣ إِذْ نَجَّيْنٰهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۝١٣٤

شک نہیں کہ لوط یقیناً پیغمبروں میں تھے جب ہمنے انکو اور انکے لڑکے بالوں سب کو نجات دی مگر ایک

إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغٰبِرِينَ ۝١٣٥ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِينَ ۝١٣٦ وَإِنَّكُمْ

(ان کی) بوڑھی بی بی جو پیچھے رہ جانے والوں ہی میں تھی پھر ہمنے باقی لوگوں کو تباہ و برباد کر دیا اور اے اہل مکہ تم

لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِم مُّصْبِحِينَ ۝١٣٧ وَبِاللَّيْلِ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝١٣٨

لوگ بھی ان پر کبھی صبح کو اور کبھی شام کو آتے جاتے گزرتے ہو تو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے اور اس میں شک

وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝١٣٩ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ

نہیں کہ یونس (بھی) پیغمبروں میں سے تھے (وہ وقت یاد کرو) جب یونس بھاگ کر ایک بھری ہوئی کشتی

الْمَشْحُونِ ۝١٤٠ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ۝١٤١ فَالْتَقَمَهُ

کے پاس پہنچے تو (اہل کشتی نے) قرعہ ڈالا تو ان ہی کا نام نکلا اور یونس نے زک اٹھائی (اور دریا میں گر پڑے) تو انکو

الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ۝١٤٢ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ۝١٤٣

ایک مچھلی نگل گئی اور یونس خود (اپنی) ملامت کر رہے تھے پھر اگر یونس (خدا کی) تسبیح (و

ع ۵

(حاشیہ) ... جیسا تو وہیں۔ وہ گیا اور ... غرض اس کا بیٹا بھی مر گیا اور ان لوگوں میں سخت قحط آیا جب ایک مدت گزر گئی تو آپ پھر آئے اور ان کو سمجھایا کہ تم لوگ بتوں کے سامنے دعا کرو اگر بارش ہو جائے تو اپنے مذہب پر باقی رہو اور میں خدا سے دعا کروں اور بارش ہو جائے تو ایمان لاؤ ان لوگوں نے اقرار بھی کیا۔ مگر بتوں سے بھلا کیا ہوتا ہے آخر آپ نے دعا کی تو خوب بارش ہوئی مگر وہ لوگ اپنی ہٹ سے باز نہ آئے تو آپ خدا کے حکم سے حضرت الیسع کو اپنا خلیفہ مقرر کر کے وہاں سے تشریف لے گئے اور نظروں سے غائب ہو گئے اور خدا نے ان لوگوں پر ایک دوسرے بادشاہ کو مسلط کر دیا جس نے ان لوگوں سے ... اور بادشاہ اور اس کی عورت کو قتل کر کے اسی باغ میں ... کا گوشت درندوں نے کھایا۔

حاشیہ صفحہ ... اس آیت کی طرف ... آیت تطہیر کی بحث میں اشارہ کیا تھا اس کو امام رازی نے بھی بیان کیا ہے اور ... اور فضل بن ... نے بھی کہا ہے کہ آل محمد مراد ہیں کیونکہ یٰسین حضرت کا نام ہے ... عامر نافع یعقوب کی قرأت بھی آل یٰسین ہے ... کی موید وہ روایت ہے جسے ابن ابی حاتم طبرانی اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آل یٰسین آل محمد ہیں (تفسیر در منثور جلد ۵ صفحہ ...)

لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِۦٓ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٤٤﴾ فَنَبَذْنَٰهُ بِٱلْعَرَآءِ
ذکر (خدا) کرتے تو روز قیامت تک مچھلی ہی کے پیٹ میں رہتے پھر ہم نے اُن کو (مچھلی کے پیٹ سے
وَهُوَ سَقِيمٌ ﴿١٤٥﴾ وَأَنۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّن يَقْطِينٍ ﴿١٤٦﴾ وَ
نکال کر) ایک کھلے میدان میں ڈالدیا اور وہ تھوڑی دیر میں (بیمار نڈھال ہو گئے تھے) اور ہم نے ان پر سایہ
أَرْسَلْنَٰهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ﴿١٤٧﴾ فَـَٔامَنُوا۟
کیلئے ایک کدو کا درخت اگا دیا اور ان کے بعد ہم نے ایک لاکھ بلکہ (ایک حساب سے) زیادہ (آدمیوں) کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا
فَمَتَّعْنَٰهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ﴿١٤٨﴾ فَٱسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ ٱلْبَنَاتُ
تو وہ لوگ (ان پر) ایمان لائے پھر ہم نے (بھی) ایک خاص وقت تک ان کو (عیش) رکھا تو (اے رسول) ان کفار سے پوچھو
وَلَهُمُ ٱلْبَنُونَ ﴿١٤٩﴾ أَمْ خَلَقْنَا ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ إِنَٰثًا وَهُمْ
کہ کیا تمہارے پروردگار کیلئے بیٹیاں اور ان کے لئے بیٹے یا کیا واقعی ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا ہے اور یہ لوگ (اس
شَٰهِدُونَ ﴿١٥٠﴾ أَلَآ إِنَّهُم مِّنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ﴿١٥١﴾ وَلَدَ
وقت) موجود تھے خبردار رہو کہ یہ لوگ یقینی اپنے دل سے گھڑ گھڑ کے کہتے ہیں کہ خدا اولاد والا ہے
ٱللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ ﴿١٥٢﴾ أَصْطَفَى ٱلْبَنَاتِ عَلَى ٱلْبَنِينَ ﴿١٥٣﴾
اور یہ لوگ یقینی جھوٹے ہیں کیا خدا نے (اپنے لئے) بیٹیوں کو بیٹوں پر ترجیح دی ہے (ارے کم بختو)
مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿١٥٤﴾ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿١٥٥﴾ أَمْ لَكُمْ
تمہیں کیا جنون ہو گیا ہے تم لوگ رہ رہ کے کیسا فیصلہ کرتے ہو کیا تم (اتنا بھی) غور نہیں کرتے یا تمہارے
سُلْطَٰنٌ مُّبِينٌ ﴿١٥٦﴾ فَأْتُوا۟ بِكِتَٰبِكُمْ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿١٥٧﴾
پاس (اس کی) کوئی واضح روشن دلیل ہے تو اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو اپنی کتاب پیش کرو اور ان لوگوں
وَجَعَلُوا۟ بَيْنَهُۥ وَبَيْنَ ٱلْجِنَّةِ نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ عَلِمَتِ ٱلْجِنَّةُ
نے خدا اور جنات کے درمیان رشتہ ناتا مقرر کیا ہے۔ حالانکہ جنات ﻠﮧ بخوبی جانتے ہیں کہ وہ
إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿١٥٨﴾ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٥٩﴾
لوگ یقینی (قیامت میں) مجرموں کی طرح (حاضر کئے جائیں گے یہ لوگ جو باتیں بنایا کرتے ہیں ان سے خدا پاک ہے

ﻠﮧ کدو کا سایہ بھی گھنا ہوتا ہے اور اس کا خاصہ ہے کہ اس کے سایہ میں مکھی نہیں بیٹھتی اور آپ کی جلد جو مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے اس قدر نازک ہو گئی تھی کہ مکھی بیٹھتی یا جب لگتی تو زخم ہو جاتا پہاڑی بکری کا دودھ غذا تھی جب آپ کی جلد درست ہو گئی تو آپ کسی ضرورت سے گئے واپس آئے تو دیکھا کہ درخت خشک ہو گیا اس سے بہت تکلیف ہوئے خطاب ہوا کہ یونس تم کو ایک درخت کا خشک ہونا تو ناگوار ہوا اور اپنی امت کے دکھوں آپ نے کا شائع ہونا ناگوار نہ ہوا کہ عذاب کی درخواست کی تم اب اپنی قوم میں جاؤ وہ سب ایمان لے آئے اور بھلے دیر کے آرزو مند ہیں۔ ۱۲ ﻠﮧ اگر صرف باتیں عاقل کے جائیں تو ایک لڑکے تھے اور بچے نہ کے جائیں تو زیادہ ۔۱۲ ﻠﮧ اس سے عرب کے بعض قبیلے بنی خزاعہ وغیرہ کی بھی رد ہوتی ہے جو اسکے قائل تھے کہ (العیاذ باللہ) خدا نے جنات کی شریف زادیوں سے صحبت کی اور ان سے فرشتے پیدا ہوئے اور مجوس کی رد بھی مقصود ہے جو اس کے قائل ہیں کہ خدا اور شیطان معاذ اللہ دونوں بھائی ہیں خدا تو نور اور خیر کا خالق ہے اور شیطان تاریکی اور بدی اور نقصان وہ چیزوں کا ۱۲

۱۲ - ۱۲ - ۱۲

فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بنانے کا الزام اور جواب

جنات سے خدا کے نسب کا دعویٰ

إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٠﴾ فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ﴿١٦١﴾
مگر خدا کے نرے کھرے بندے (ایسا نہیں کہتے) غرض تم لوگ خود اور تمہارے معبود
مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ ﴿١٦٢﴾ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ ﴿١٦٣﴾
اس کے خلاف (کسی کو) بہکا نہیں سکتے مگر اس کو جو جہنم میں جھونکا جانے والا ہے۔
وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَعْلُومٌ ﴿١٦٤﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ﴿١٦٥﴾
اور فرشتے یا ائمہ تو یہ کہتے ہیں کہ ہم میں لـه سے ہر ایک کا ایک درجہ مقرر ہے اور ہم تو یقیناً (اس کی عبادت کے لئے) صف باندھے
وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ﴿١٦٦﴾ وَإِنْ كَانُوا لَيَقُولُونَ ﴿١٦٧﴾ لَوْ
کھڑے رہتے ہیں اور ہم تو یقینی (اس کی) تسبیح پڑھا کرتے ہیں اگرچہ یہ کفار (اسلام کے قبل) کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے
أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِنَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٦٨﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ
پاس بھی اگلے لوگوں کا تذکرہ (کسی کتاب خدا میں) ہوتا تو ہم بھی خدا کے نرے کھرے بندے ضرور ہو
الْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٩﴾ فَكَفَرُوا بِهِ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿١٧٠﴾
جاتے (مگر جب کتاب آئی) تو ان لوگوں نے اس سے انکار کیا خیر عنقریب (اس کا نتیجہ) انھیں معلوم ہو
وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧١﴾ إِنَّهُمْ
جائیگا اور اپنے خاص خاص پیغمبروں سے ہماری بات پکی ہو چکی ہے کہ ان لوگوں کی
لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ﴿١٧٢﴾ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿١٧٣﴾
(ہماری بارگاہ سے) یقینی مدد کی جائے گی اور ہمارا لشکر تو یقیناً غالب رہے گا۔ تو (اے
فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٤﴾ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿١٧٥﴾
رسول) تم ان سے ایک خاص وقت تک منہ پھیرے رہو۔ اور ان کو دیکھتے رہو تو یہ لوگ خود عنقریب ہی (اپنا
أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿١٧٦﴾ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ
نتیجہ) دیکھ لیں گے تو کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کی جلدی کر رہے ہیں پھر جب (عذاب) ان کی انگنائی میں اتر پڑیگا
صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ﴿١٧٧﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٨﴾ وَأَبْصِرْ
تو جو لوگ ڈرائے جا چکے ہیں ان کی بھی کیا بری صبح ہوگی اور ان لوگوں سے ایک خاص وقت تک منہ پھیرے رہو اور دیکھے

لـه احادیث اہل بیت میں ہے کہ یہ آیت آئمہ معصومین کی شان میں نازل ہوئی اس بنا پر تفسیر یہاں کی بھی رد ہو جائے گی جو جناب امیر کی خدائی کے قائل ہیں اور یہی بیان زیادہ مرتبط ہے اور اسی کی مؤید وہ روایت ہے جو تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۹۳ سطر ۹ مطبوعہ مصر میں مذکور ہے کہ مسلم نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ ہم کو لوگوں پر تین باتوں میں فضیلت دی گئی ہماری صفیں فرشتوں کی سی ہوتی ہیں زمین ہماری سجدہ گاہ ہے اور جب پانی نہ ملے تو خاک مطہر ہے اور یہ ظاہر ہے کہ آپ کا صیغہ جمع فرمانا اہل بیت کو شامل کرنے کی غرض سے ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ فرشتوں کی سی عبادت آپ یا آپ کے اوصیاء معصومین کے سوا کسی نے نہیں کی ۱۲۔

ـه چونکہ عرب میں غرباً لوٹ مار اور غارت گری صبح ہی کو ہے اور عذاب بھی اکثر صبح ہی کو آیا کیا کیونکہ یہی غفلت کا وقت ہے کہ مومنین کے سوا لوگ غفلت میں پڑے سوا کرتے ہیں اس وجہ سے صبح کی تخصیص کی گئی۔

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝۱۷۹ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۱۸۰

رہو یہ لوگ تو خود عنقریب ہی (اپنا انجام) دیکھ لیں گے یہ لوگ جو (باتیں خدا کے بارے میں) بنایا کرتے ہیں ان سے تمہارا

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝۱۸۱ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۸۲

پروردگار جو صاحب عزت ہے اس سے پاک ہے اور پیغمبروں پر سلام ہو اور سب طرح کی تعریف خدا ہی کے لئے سزاوار ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے

(۳۸) سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ (۳۸)

آیاتها — رکوعاتها

سورۂ ص[1] مکہ میں نازل ہوا اور اس کی اٹھاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ۝ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ص۔ نصیحت والے قرآن کی قسم (تم برحق نبی ہو) مگر یہ کفار (خواہ مخواہ) تکبر اور عداوت

فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ

میں (پڑے) ہوئے ہیں۔ ہم نے ان سے پہلے کتنے گروہ ہلاک کر ڈالے تو (عذاب

قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۝ وَعَجِبُوْٓا اَنْ

کے وقت) وہ لوگ چیخ اٹھے مگر چھٹکارے کا وقت ہی نہ رہا تھا۔ اور ان لوگوں نے اس بات

جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ

سے تعجب کیا کہ ان ہی میں کا (عذاب خدا سے) ایک ڈرانے والا (پیغمبر) ان کے پاس آیا اور کافر لوگ کہنے لگے کہ

كَذَّابٌ ۝ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا

تو (نراد کھلا) جادوگر اور (پکا) جھوٹا ہے۔ بھلا اس نے تو تمام معبودوں کو (صاف کر کے) ایک ہی معبود قائم کر دیا یقیناً

لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا

بڑی تعجب خیز بات ہے اور ان میں سے چند سردار لوگ (مجلس وعظ سے) یہ (کہہ کر)

وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ۝ مَا

چل کھڑے ہوئے کہ (یہاں سے) چل دو اور اپنے معبودوں کی عبادت پر جمے رہو یقیناً اس میں (ان کی) کچھ ذاتی

[1] اس سورہ میں حضرت کی نبوت الٰہی کا منکر ہ کفار قریش کی باتیں اور جواب قیامت کا ذکر حضرت داؤد کا قصہ کفار کی سرزنش حضرت سلیمان کا حال حضرت ایوب کا واقعہ اور الیسع اور ذوالکفل کا ذکر اہل جہنم کا جھگڑا۔ حضرت آدم و شیطان کا واقعہ وغیرہ مذکور ہے جب حضرت حمزہ ایمان لائے تو قریش میں ایک کھلبلی مچی اور ولید ابوجہل عتبہ شیبہ ہشام اور عاص وغیرہ پچیس آدمی مل کے حضرت ابوطالب کے پاس گئے اور عرض کی اے ہمارے سردار ہم آپ کے پاس فریاد آئے ہیں آپ کے بھتیجے محمد نے غضب کیا ہے ہمارے معبودوں کو برا کہتا ہے ہماری عقلوں کو واہی بتاتا ہے جاہلے سے کو لوگوں کو بہکا کر اپنے دین میں لے لیتا ہے ہمارے درمیان تفرقہ ڈالتا ہے آپ ان کو سمجھائیے کہ ان باتوں سے باز آئیں آپ نے حضرت رسول کو بلایا اور ان کی شکایت بیان کی حضرت نے آنکھوں میں آنسو بھر کر فرمایا چچا جان میں بھی تو ان سے ایک ہی بات میں مدد چاہتا ہوں اور پھر ان سے عرب و عجم کی سلطنت کا وعدہ کرتا ہوں کہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیں اور اگر آفتاب میری داہنی جانب اور ماہتاب بائیں جانب رکھ دیں تو بھی میں بتوں کو برا کہنے سے باز نہ آؤں گا یہاں تک کہ میں یا اس کو جاری کر دوں یا قتل کیا جاؤں حضرت ابوطالب نے فرمایا جیسا تم چاہتے ہو اپنا کام کرو اور میں تمہاری مدد کو ہر طرح تیار ہوں غرض یہ سن کر ابوجہل وغیرہ (باقی بر صفحہ)

سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ إِنْ هٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ ۞ ۷

غرض ہے ہم لوگوں نے یہ بات پچھلے دین میں کبھی سنی بھی نہیں، ہو نہ ہو اس کی من گھڑت ہے کیا ہم

ءَأُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا ۚ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ

لوگوں میں بس (محمدؐ) ہی قابل تھا کہ اسی پر قرآن نازل ہوا نہیں بات یہ ہے کہ ان کو ہمارے اس کلام ہی میں

مِنْ ذِكْرِي ۚ بَلْ لَمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ ۞ ۸ أَمْ عِنْدَهُمْ

شک ہے کہ میرا ہے یا نہیں بلکہ اصل یہ ہے کہ ان لوگوں نے ابھی تک عذاب کے مزے نہیں چکھے (اس وجہ سے یہ شرارت ہے)

خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ ۞ ۹ أَمْ

اے رسولؐ تمہارے بردست فیاض پروردگار کی رحمت کے خزانے ان کے پاس ہیں یا سارے آسمان

لَهُمْ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ فَلْيَرْتَقُوا

زمین اور ان دونوں کے درمیان کی سلطنت ان ہی کی خاص ہے تب ان کو چاہیے کہ رسے یا سیڑھیاں

فِي الْأَسْبَابِ ۞ ۱۰ جُنْدٌ مَا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِنَ

لگا کر آسمان پر چڑھ جائیں اور انتظام کریں بس اے رسولؐ (ان پیغمبروں کے ساتھ جھگڑنے والے) گروہوں میں

الْأَحْزَابِ ۞ ۱۱ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَ

سے یہاں تمہارے مقابلہ میں بھی ایک لشکر ہے جو شکست کھائے گا ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور فرعون

فِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ۞ ۱۲ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحٰبُ

میخوں والا اور ثمود اور لوط کی قوم اور جنگل کے رہنے والے (قوم شعیبؑ) یہ سب پیغمبروں کو جھٹلا چکی

لْئَيْكَةِ ۚ أُولٰئِكَ الْأَحْزَابُ ۞ ۱۳ إِنْ كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ

ہیں یہی وہ گروہ ہیں (جو شکست کھا چکے) سب ہی نے تو پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہمارا عذاب ٹھیک نازل

فَحَقَّ عِقَابِ ۞ ۱۴ وَمَا يَنْظُرُ هٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً

ہوا اور یہ (کافر) لوگ بس ایک چنگھاڑ (صور) کے منتظر ہیں جو (پھر انہیں) چشم زدن کی مہلت نہ

مَا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۞ ۱۵ وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّلْ لَنَا قِطَّنَا

دے گی اور یہ لوگ (مذاق سے) کہتے ہیں کہ پروردگار احساب کے دن (قیامت) کے قبل ہی

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) سے تو اس نے تو سب خداؤں کو ملیامیٹ کر کے ایک ہی خدا کو قائم رکھا اسی واقعہ کو خدا نے بیان کیا۔"

(حاشیہ صفحہ ہذا) فواق عرب کے محاورات میں اس قلیل زمانہ کو کہتے ہیں جو بچے کے دو دفعہ دودھ پینے اور دوہنے والے کے دو دفعہ دوہنے کے درمیان گزرتا ہے اور یہاں یہ مقصود ہے کہ اتنا قلیل زمانہ بھی صور کے پھونکے اور قیامت کے قائم ہونے کے درمیان نہ گزرے گا اسی وجہ سے میں نے چشم زدن کے ساتھ ترجمہ کیا ہے ۱۲۰

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲۰۱۲
۱۲ - ۱۲ - ۱۲۰۱۲
۱۲ - ۱۲ - ۱۲۰
۱۲ - ۱۲
۱۲

ع

قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝۱۶ اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ

جو ہماری قسمت کا لکھا (ہو) ہمیں جلدی سے دیدے (اے رسول) جیسی جیسی باتیں یہ لوگ

عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝۱۷ اِنَّا سَخَّرْنَا

کرتے ہیں ان پر صبر کرو اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کرو جو بڑے قوت والے تھے (مگر صبر کیا) بیشک

الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝۱۸ وَالطَّيْرَ

وہ (ہماری بارگاہ میں) بڑے رجوع کرنیوالے تھے ہم نے پہاڑوں کو بھی تابعدار بنا دیا تھا کہ انکے ساتھ صبح اور شام (خدا

مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝۱۹ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ

کی) تسبیح کرتے تھے اور پرند بھی (یاد خدا کے وقت) سمٹ آتے اور انکے فرمانبردار تھے اور ہم نے انکی سلطنت کو مضبوط کر دیا

وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝۲۰ وَهَلْ اَتٰىكَ

اور ہم نے انکو حکمت اور بحث کے فیصلہ کی قوت عطا کی تھی (اے رسول) کیا تم تک ان دعویداروں کی بھی

نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝۲۱ اِذْ دَخَلُوْا

خبر پہنچی ہے کہ جب وہ حجرہ (عبادت) کی دیوار پھاند پڑے (اور) جب داؤد کے پاس آگھسے

عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى

تو وہ اُن سے ڈر گئے ان لوگوں نے کہا کہ آپ ڈریں نہیں (ہم دونوں) ایک مقدمہ کے فریقین ہیں کہ

بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا

ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو آپ ہمارے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیجئے اور

تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَاۗءِ الصِّرَاطِ ۝۲۲ اِنَّ هٰذَآ

انصاف سے نہ گزریے اور ہمیں سیدھی راہ دکھا دیجئے (روئداد یہ ہے کہ) یہ شخص میرا سگا

اَخِيْ ۣ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ

بھائی ہے اور اسکے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے اس پر بھی

وَّاحِدَةٌ ۣ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ۝۲۳

یہ مجھ سے کہتا ہے کہ یہ دنبی بھی مجھی کو دے دے اور بات چیت میں مجھ پر سختی کرتا ہے داؤد نے

حضرت داؤد کی حکومت

ط ایک دفعہ ایک شخص نے دوسرے پر گائے چرالینے کا حضرت داؤد کے اجلاس میں دعویٰ کیا تو آپ نے مدعی سے گواہ طلب کیا اور دوسرے دن فیصلہ کا وعدہ کیا شب کو مدعا علیہ کے قتل کا خواب میں حکم ہوا مگر آپ کو سبب قتل معلوم نہ ہونے کی وجہ سے تامل ہوا تو دوسرے تیسرے دن پھر ویسا ہی خواب دیکھا تو آمادہ ہوئے مگر جب مدعا علیہ نے سبب پوچھا تو آپ نے حکم خدا بیان کر دیا تب اس نے خود بیان کیا کہ میں نے اس کے باپ کو قتل کر کے گائے پر قبضہ کیا ہے اسکے عوض قتل کیا گیا اس حادثہ سے آپ کا رعب و دبدبہ تمام رعایا پر بیٹھ گیا۔ ۲۰ بحث سے وہ بحث مراد ہے جو مقدمہ کے فریق آپس میں ایک دوسرے کو یا حاکم کو خطاب کر کے کہتے ہیں۔ ۲۱ حضرت داؤد کے سامنے حضرت ابراہیم وغیرہ کا فرشتے ذکر کرتے تو بہت ادب و تعظیم اور القاب و آداب کے ساتھ ایک دفعہ حضرت داؤد نے سبب پوچھا تو معلوم ہوا کہ ان حضرات کا خدا نے بڑی بڑی بلاؤں کا سامنا کر کے امتحان لیا۔ اور یہ حضرات امتحان میں پورے اترے اسی سبب سے خدا نے عزت دی ہے اس پر آپ نے بھی امتحان کی تمنا کی تاکہ اونچے درجوں پر فائز ہوں تو خدا نے منظور کیا اور آپ کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک روز مقدمات کے فیصلہ کرتے اور ایک روز اپنے ضروری کام کرتے اور ایک روز عبادت کرتے اور عبادت کے دن مکان کے دروازے بند کر کے کوٹھے پر بیٹھتے اور کسی کو اندر آنے کی اجازت نہ ہوتی (باقی برصفحہ)

حضرت داؤد کا امتحان

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَ

(بغیر اس کے کہ مدعا علیہ سے کچھ پوچھیں) کہہ دیا کہ یہ جو تیری دنبی مانگ کر اپنی دنبیوں میں ملانا چاہتا ہے تو یہ

اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

تجھ پر ظلم کرتا ہے اور اکثر شرکا کی یقیناً (یہ حالت ہے کہ) ایک دوسرے پر ظلم کیا کرتے ہیں مگر جن لوگوں نے سچے دل سے

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَ

ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کئے (وہ ایسا نہیں کرتے) اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں (یہ سن کر دونوں

ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّ

چل دیئے) اور اب داؤد نے سمجھا کہ ہم نے ان کا امتحان لیا اور وہ ناکامیاب رہے (پھر تو اپنے پروردگار سے

اَنَابَ ۩ ۲۴ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ

بخشش کی دعا مانگنے لگے اور سجدہ میں گر پڑے اور میری طرف رجوع کی تو ہم نے ان کی وہ لغزش معاف کر دی اور

حُسْنَ مَاٰبٍ ۲۵ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ

بیشک ہماری بارگاہ میں ان کا تقرب اور اچھا انجام ہے ہم نے فرمایا اے داؤد ہم نے تمکو زمین میں اپنا نائب

فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ

قرار دیا تو تم لوگوں کے درمیان بالکل ٹھیک فیصلہ کیا کرو اور نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو۔ ورنہ یہ پیروی تمہیں خدا

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

کی راہ سے بہکا دے گی اس میں شک نہیں کہ جو لوگ خدا کی راہ سے بھٹکتے ہیں ان کی بڑی سخت سزا

اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ۲۶ ع وَ

ہوگی کیونکہ ان لوگوں نے حساب کے دن (قیامت) کو بھلا دیا اور ہم نے

مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ

آسمان اور زمین اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں بیکار نہیں پیدا کیا یہ اُن لوگوں کا

ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ؕ ۲۷

خیال ہے جو کافر ہو بیٹھے تو جو لوگ دوزخ کے منکر ہیں اُن پر افسوس ہے کیا جن لوگوں نے

(بقیہ صفحہ گذشتہ)
آپ عبادت ہی میں مشغول
تھے کہ آدمی کی صورت میں
دو فرشتے کمرہ سے پھاند کر
آپ کے پاس ایک فرضی
مقدمہ امتحان لینے کی غرض
لائے آپ نے مدعا علیہ بیان
بھی لیا اور نہ مدعی سے گواہ
طلب کئے اور فیصلہ کر دیا بس
یہی امر خدا کو ناگوار گذرا اور
حضرت داؤد سمجھ گئے کہ وہ
امتحان میں ناکامیاب رہے
اسی پر گریہ وزاری شروع
کی یہاں تک کہ
نماز کے سوا
چالیس روز تک
سجدہ سے سر
اٹھایا اور آنسوؤں کے تراوش
سے زمین تر ہو گئی اور گھاس
اُگ آئی تو خدا نے معاف کر
دیا یہ اتنا واقعہ ہے مگر بعض
مفسرین نے اوریا کا مصنوعی
قصہ گھڑ کے حضرت داؤد
پر ایسا الزام لگایا جو نبی تو کجا
مرتبہ رکھتے ہیں ایک
شریف مرد آدمی کے واسطے
بھی زیبا نہیں اسی بنا پر
جناب امیرؑ نے فرمایا ہے
کہ جو شخص حضرت داؤد کا
قصہ، قصہ خوانوں
کی طرح بیان کرے
گا اس پر ایک سو
ساٹھ دُرّے
لگاؤں گا مؤمن
اوریا کی بیوی
کا قصہ محض افترا اور ایک
نبی پر بہتان عظیم ہے خدا
بچائے ۱۳-۱۲-۱۳

سجدہ

أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ

ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کیے ان کو ہم ان لوگوں کے برابر کر دیں جو روئے زمین

فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾ كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ

میں فساد پھیلایا کرتے ہیں۔ یا ہم پرہیزگاروں کو مثل بدکاروں کے بنا دیں (یہ) کتاب (القرآن)

إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٢٩﴾

جو ہم نے تمہارے پاس نازل کی ہے (بڑی) برکت والی ہے۔ تاکہ لوگ اسکی آیتوں پر غور کریں اور تاکہ عقل والے

وَوَهَبْنَا لِدَاوُودَ سُلَيْمَانَ ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿٣٠﴾ إِذْ

نصیحت حاصل کریں اور ہم نے داؤد کو سلیمان (سا بیٹا) عطا کیا (سلیمان بھی) کیا اچھے بندے تھے بیشک وہ (ہماری طرف)

عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ ﴿٣١﴾ فَقَالَ

رجوع کرنے والے تھے اتفاقاً ایک دفعہ تیسرے پہر کو رات کے مثل گھوڑے ان کے سامنے پیش کیے گئے تو دیکھتے ہیں اچھے (تو فرمانے لگے) میں

إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَن ذِكْرِ رَبِّي حَتَّىٰ تَوَارَتْ

ہوگئی جب روا آیا تو بولے کہ میں نے اپنے پروردگار کی یاد پر مال کی الفت کو ترجیح دی یہاں تک کہ آفتاب (مغرب کے)

بِالْحِجَابِ ﴿٣٢﴾ رُدُّوهَا عَلَيَّ ۖ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَ

پردوں میں چھپ گیا (تو بولے) ان گھوڑوں کو میرے پاس واپس لاؤ (اور جب آئے تو دیر کے کنارہ میں گھوڑوں

الْأَعْنَاقِ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ

کی ٹانگوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے (کاٹنے) لگے اور ہم نے سلیمان کا امتحان لیا اور انکے تخت پر ایک دھڑ

جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ﴿٣٤﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي

دھڑ لا کر ڈال دیا پھر (سلیمان نے) میری طرف رجوع کی (اور) کہا پروردگار مجھے بخش دے اور مجھے وہ ملک عطا فرما جو میرے

مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّن بَعْدِي ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ﴿٣٥﴾

بعد کسی کے واسطے شایاں نہ ہو اس میں تو شک ہی نہیں کہ تو بڑا بخشنے والا ہے

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ﴿٣٦﴾

تو ہم نے ہوا کو ان کا تابع کر دیا کہ جہاں وہ پہنچنا چاہتے تھے انکے حکم کے مطابق دھیمی چال چلتی تھی

[illegible]

وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ۳۷ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ

اور اسی طرح (جتنے شیاطین (دیو) عمارت بنانیوالے اور غوطہ لگانیوالے تھے سب کو (تابع کر دیا اور اسکے علاوہ)

فِي الْاَصْفَادِ ۳۸ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ

دوسرے دیوؤں کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے (اے سلیمان) یہ ہماری بے حساب عطا ہے پس (اسے لوگوں کو دیکر) احسان

حِسَابٍ ۳۹ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۴۰ وَ

کرو یا (سب اپنے ہی پاس رکھو) اور اس میں شک نہیں کہ سلیمان کی ہماری بارگاہ میں قرب و منزلت اور عمدہ جگہ ہے اور

اذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ

(اے رسول) ہمارے (خاص) بندے ایوب کو یاد کرو جب انھوں نے اپنے پروردگار سے فریاد کی کہ مجھ کو شیطان

بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ۴۱ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ

نے بہت اذیت اور تکلیف پہنچا رکھی ہے تو ہم نے کہا اپنے پاؤں سے (زمین کو) ٹھکرا دو (اور چشمہ نکلا تو ہم نے کہا

بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ۴۲ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ

(اے ایوب) تمہارے نہانے اور پینے کے واسطے یہ ٹھنڈا پانی (حاضر) ہے اور ہم نے انھیں (ان کے) لڑکے بالے اور ان کے ساتھ

رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۴۳ وَخُذْ بِيَدِكَ

اتنے ہی اور اپنی خاص مہربانی سے عطا کئے اور عقلمندوں کے لئے عبرت و نصیحت (قرار دی) اور ہم نے کہا اے

ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ

ایوب تم اپنے ہاتھ میں سینکوں کا مٹھا لو اور (اس سے اپنی بی بی کو) مارو اور اپنی قسم میں جھوٹے نہ بنو ہم نے ایوب کو

الْعَبْدُ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۴۴ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَ

یقیناً صابر پایا وہ کیا اچھے بندے تھے بیشک وہ (ہماری بارگاہ میں) بڑے جھکنے والے تھے اور (اے رسول) ہمارے بندوں

يَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ۴۵ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ

میں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کرو جو قوت اور بصیرت والے تھے ہم نے ان لوگوں کو ایک خاص صفت آخرت کی

ذِكْرَى الدَّارِ ۴۶ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ۴۷

یاد سے ممتاز کیا تھا اور اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ ہماری بارگاہ میں برگزیدہ اور نیک لوگوں میں ہیں

ل‍ہ اللہ اللہ خدا کے خاص بندہ کی بھی
عجیب و غریب حالت ہے کبھی تو ان کا
[illegible] امتحان لیا جاتا ہے
اور کبھی حکومت [illegible]
کو بھی کچھ وہی لوگ خوب سمجھتے ہیں [illegible]
ایسے ابتلا میں حضرت یوسف کے اور
[illegible]
[illegible]
[illegible]
آپ شروع ہی سے بہت بڑے
دولت مند تھے اور خدا نے
بیٹے بھی کثرت سے عطا کئے
تھے اور آپ ہمیشہ خدا کی عبادت
اور شکر میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تباہ ہو گئی جانور ہلاک ہو گئے کھیتیاں
برباد ہو گئیں خود طرح طرح کی بیماریوں
میں مبتلا ہوئے فاقہ پر فاقے ہونے
لگے غرض ہر طرح مجبور ہو گئے مگر
شکر کے سوا اف تک نہ کیا ایک بی بی
تھیں کہ ہر طرح ساتھ اور خدمت
کرتی تھیں سات برس ان ہی مصیبتوں
میں گزرے تو شیطان کے بہکانے
سے لوگوں نے آپ کو [illegible]
شروع کیں [illegible]
گناہ کیا ہے جس سے تم پر مصیبت
آئی بلکہ خود شیطان نے بھی ان
سے کہا [illegible]
[illegible]
[illegible]
سے دعا کی تو [illegible]
گئی اسی میں آپ نہائے اسی کا پانی
پیا اور صحت ہو گئی [illegible]
اور دولت دی [illegible]
عطا فرمائی اسی بیماری کے زمانہ میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
طرف شیطان کی مکاری [illegible]
[illegible]
[illegible]

وَاذْكُرْ إِسْمٰعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ۝۴۸

ہیں اور (اے رسول) اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو (بھی) یاد کرو اور یہ سب نیک بندوں میں

هٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ۝۴۹ جَنّٰتِ عَدْنٍ

ہیں یہ ایک نصیحت ہے اور اسمیں شک نہیں کہ پرہیزگاروں کیلئے آخرت میں (بھی) اچھا ٹھکانا ہے (یعنی) ہمیشہ

مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ۝۵۰ مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا

رہنے کے (بہشت کے) سدا بہار باغات جنکے دروازے انکے لئے برابر کھلے ہونگے اور لوگ وہاں تکیے لگائے ہوئے چین سے

بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ۝۵۱ وَعِندَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ

بیٹھے ہونگے وہاں (خدام بہشت سے) بہت سے میوے اور شراب منگوائیں گے اور انکے پہلو میں نیچی نظروں والی (شرمیلی) ہمسن بیبیاں ہونگی

أَتْرَابٌ ۝۵۲ هٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝۵۳ إِنَّ هٰذَا

مومنو! یہ وہ چیزیں ہیں جن کا حساب کے دن (قیامت) کیلئے تم سے وعدہ کیا جاتا ہے بیشک یہ ہماری (دی ہوئی) روزی

لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ ۝۵۴ هٰذَا ۚ وَإِنَّ لِلطّٰغِينَ لَشَرَّ

ہے جو کبھی تمام نہ ہوگی یہ (پرہیزگاروں کا انجام) ہے اور سرکشوں کا تو یقینی برا ٹھکانا ہے جہنم جس میں

مَآبٍ ۝۵۵ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝۵۶ هٰذَا

ان کو جانا پڑے گا تو وہ کیا برا ٹھکانا ہے۔ یہ کھولتا ہوا پانی اور پیپ اور اسی طرح انواع

فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ۝۵۷ وَآخَرُ مِن شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ۝۵۸

اقسام کی دوسری چیزیں ہیں تو یہ لوگ انھیں چکھا کریں (کچھ لوگوں کے بارے میں بڑوں سے کہا جائیگا یہ

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ

تمہاری چیلوں کی) فوج بھی تمہارے ساتھ ہی گھسی جائیگی انکا بھلا نہ ہو یہ سب بھی دوزخ کے جانیوالے

صَالُو النَّارِ ۝۵۹ قَالُوا بَلْ أَنتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۖ أَنتُمْ

ہیں (تو چیلے) کہیں گے (ہم کیوں) بلکہ تم (جہنمی ہو) تمہارا ہی بھلا نہ ہو تم ہی لوگوں نے تو اس (بلا) سے ہمارا سامنا کرایا

قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝۶۰ قَالُوا رَبَّنَا مَن قَدَّمَ لَنَا

تو جہنم بھی کیا بری جگہ ہے (پھر وہ) عرض کرینگے پروردگار! جس شخص نے ہمارا اس (بلا) سے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) ہوئی تو خدا نے قسم پوری کرنے کی یہ ترکیب بتائی کہ سو تنکوں کا مٹھا لے کر ایک دفعہ مارو۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

(حاشیہ صفحہ ھذا) ۱؎ حضرت اسمٰعیل کا حال تو سن چکے کہ حضرت ابراہیم کے بڑے پیارے چھوٹے صاحبزادے ہیں اور سارے عرب کے لوگ آپ ہی کی نسل سے ہیں۔ ۲؎ حضرت الیسع بکسر سین اور لیسع نام بھی ہیں۔ ان کو بھی میں حضرت الیاس کے قصے میں ذکر کر چکا ہوں کہ آپ اخطوب کے بیٹے اور حضرت الیاس کے خلیفہ ہیں پھر آخر میں پیغمبر ہوئے۔ ۳؎ ذوالکفل کے معنے ہیں کفالت کرنے والا حضرت ذوالکفل کے زمانہ میں جب بنی اسرائیل نے پیغمبروں کے قتل کرنے کا بازار گرم کر رکھا تھا آپ نے سو پیغمبروں کی جان بچائی تھی اور خود آپ ایسے عابد تھے کہ سو آدمیوں کے برابر نماز پڑھتے تھے آپ کا نام نامی بروایتے بشر تھا اور آپ حضرت ایوب کے صاحبزادے تھے۔ ۱۲ ۴؎ لا مرحبا بھم کے اصل معنے ان کو کشادگی اور فراخی نہ ہو میں نے محاورہ کے موافق احسن پکو عام لفظ میں ترجمہ کیا ہے کیونکہ اردو میں ایسے محل پر یہی بولا جاتا ہے۔ ۱۲

هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِی النَّارِ ۝۶۱ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰی

سامنا کرادیا ہو تو اسپر ہم سے بڑھکر جہنم میں دوگنا عذاب کر اور پھر (خود بھی) کہیں گے ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم جن لے

رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۝۶۲ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا

لوگوں کو (دُنیا میں) اشرار شمار کرتے تھے ہم (اُنکو یہاں دوزخ میں) نہیں دیکھتے کیا ہم اُن سے (ناحق) مسخرا پن کرتے

اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ۝۶۳ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ

تھے یا (ہماری) آنکھیں اُن (کی طرف) سے پھر گئی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ جہنمیوں کا باہم جھگڑنا یہ بالکل یقینی

اَهْلِ النَّارِ ۝۶۴ قُلْ اِنَّمَا اَنَا مُنْذِرٌ ۝۶۵ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ

ٹھیک ہے (اے رسول) کہہ دو کہ میں تو بس (عذاب خدا سے) ڈرانے والا ہوں اور یکتا قہار خدا کے سوا کوئی

الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ

معبود قابل پرستش نہیں سارے آسمان اور زمین کا اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں (سب) کا پروردگار

الْغَفَّارُ ۝۶۶ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۝۶۷ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ۝۶۸

غالب بڑا بخشنے والا (اے رسول) تم کہہ دو کہ یہ (قیامت) ایک بہت بڑا واقعہ ہے جس سے تم لوگ خواہ مخواہ منہ پھیرتے ہو

مَا كَانَ لِیَ مِنْ عِلْمٍۢ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰۤی اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝۶۹

عالم بالا کے رہنے والے (فرشتے) جب باہم بحث کرتے تھے اسکی مجھے بھی خبر نہ تھی میرے پاس تو بس وحی

اِنْ يُّوْحٰۤی اِلَیَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷۰ اِذْ قَالَ رَبُّكَ

کی گئی ہے کہ میں (خدا کے عذاب سے) صاف صاف ڈرانے والا ہوں (وہ بحث یہ تھی) کہ جب تمہارے

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ۝۷۱ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ

پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں گیلی مٹی سے ایک آدمی بنانے والا ہوں تو جب میں اسکو درست کر لوں

وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝۷۲

اور اس میں اپنی (پیدا کی ہوئی) روح پھونک دوں تو تم سب کے سب اسکے سامنے سجدہ میں گر پڑنا تو سب کے سب

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝۷۳ اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ

کل فرشتوں نے سجدہ کیا مگر (ایک) ابلیس نے کہ وہ شیخی میں آگیا اور کافروں میں ہو گیا

لے یہ مومنین کی طرف اشارہ ہے جن کو یہ لوگ بدکار سمجھتے تھے اور یہ خیال کرتے تھے کہ ہمارے ہی ساتھ وہ بھی جہنم میں ہونگے ۱۲۰

وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۷۴ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ
خدا نے ابلیس سے فرمایا کہ اے ابلیس جس چیز کو میں نے اپنی خاص
اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۭ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ
قدرت سے پیدا کیا (بھلا) اسکو سجدہ کرنے سے تجھے کس نے روکا کیا تو نے تکبر کیا یا واقعی تو
مِنَ الْعَالِيْنَ ۝۷۵ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۭ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ
بڑے درجے والوں میں سے ہے ابلیس بول اُٹھا کہ میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا
وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝۷۶ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝۷۷
کیا اور اسکو تو نے گیلی مٹی سے پیدا کیا (کہاں آگ کہاں مٹی) خدا نے فرمایا کہ تو یہاں سے نکل (دور ہو) تو تو یقیناً
وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۷۸ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ
مردود ہے اور تجھ پر روز جزا (قیامت) تک میری پھٹکار پڑے گی۔ شیطان نے عرض کی پروردگار تو مجھے اس دن
اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝۷۹ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝۸۰ اِلٰى
تک کی مہلت عطا کر جس میں سب لوگ (دوبارہ) اٹھا کھڑے کئے جائیں گے فرمایا تجھے ایک وقت معین کے دن
يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝۸۱ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۸۲
تک کی مہلت دی گئی وہ بولا تیرے ہی عزت (و جلال) کی قسم ان میں سے تیرے خالص بندوں کے سوا میں سب
اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝۸۳ قَالَ فَالْحَقُّ ۡ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۝۸۴
کو ضرور گمراہ کروں گا خدا نے فرمایا تو ہم بھی حق بات کہے دیتے ہیں اور میں تو حق ہی کہا کرتا ہوں کہ میں
لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۸۵
تجھ سے اور جو لوگ تیری تابعداری کریں گے ان سب سے جہنم کو ضرور بھر دوں گا اے رسول کہہ دو کہ میں
قُلْ مَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۝۸۶
تم سے اس (تبلیغ رسالت) کی مزدوری نہیں مانگتا اور نہ میں (جھوٹ موٹ) بناوٹ کرنے والا ہوں
اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۸۷ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ۝۸۸
یہ (قرآن) تو بس سارے جہان کے لئے نصیحت ہے اور کچھ دنوں بعد تم کو اسکی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

ع ۵

شیطان کا قصہ

(۳۹) سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ (۵۹)

اٰیاتُہا — رکوعاتہا ۸

سورۂ زمر لے مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی پچھتر آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّآ

(اس) کتاب (قرآن) کا نازل کرنا اُس خدا کی بارگاہ سے ہے جو (سب پر) غالب حکمت والا ہے ہم نے

اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ

بھیجی کتاب (قرآن) کو بالکل ٹھیک نازل کیا ہے تو تم عبادت کو اسی کیلئے نرا کھرا کر کے خدا کی بندگی کیا کرو آگاہ ہو کہ

الدِّيْنَ ۝ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا

عبادت تو خاص خدا ہی کیلئے ہے اور جن لوگوں نے خدا کے سوا (اوروں کو اپنا) سرپرست بنا رکھا ہے اور کہتے ہیں کہ ہم تو

مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ

انکی پرستش صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں ہمارا تقرب بڑھا دیں گے

زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ

اس میں شک نہیں کہ جس بات میں یہ لوگ جھگڑتے ہیں (قیامت کے دن) خدا انکے

يَخْتَلِفُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ

درمیان اسمیں فیصلہ کر دیگا۔ بیشک خدا جھوٹے ناشکرے کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا اگر

كَفَّارٌ ۝ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى

خدا کسی کو (اپنا) بیٹا بنانا چاہتا تو اپنے مخلوقات میں سے جسے چاہتا منتخب کر لیتا (مگر) وہ تو

مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ

اس سے پاک و پاکیزہ ہے۔ وہ تو یکتا بڑا زبردست اللہ

الْقَهَّارُ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ

ہے۔ اسی نے سارے آسمان اور زمین کو بجا (درست) پیدا کیا وہی رات کو دن پر اور

لے اس سورہ میں قرآن کا خدائی کتاب ہونا خدا کی کوئی اولاد نہیں خدا کفر و ناشکری کو پسند نہیں کرتا انسان کی حالت سچے مومن کی تعریف صابروں کے لئے حضرت ابوذر و سلمان کی مدح ابولہب کی مذمت قرآن کی توصیف موحد و مشرک کی مثال حضرت علی کی مدح خدا کے بندوں کے لئے کفایت رسول لوگوں کے ذمہ دار نہیں خدا ہی کارساز جہان ہے خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو قیامت میں کفار کی حسرت خدا کی قدر جیسی چاہئے نہیں ہوئی قیامت کا ذکر اہل جہنم و جنت کی حالت مذکور ہے۔ ۱۴۰

خدا کی کوئی اولاد نہیں

يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَ

تلے لپیٹتا ہے اور وہی دن کو رات پر تہ بہ تہ لپیٹتا
ہے اور اسی نے آفتاب اور

سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا

ماہتاب کو اپنے بس میں کر رکھا ہے کہ یہ سب اپنے اپنے مقررہ وقت تک چلتے رہیں گے آگاہ رہو کہ وہ

هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ

غالب بڑا بخشنے والا ہے اسی نے تم سب کو ایک ہی شخص سے پیدا کیا پھر اس

ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ

کی باقی مٹی سے اس کی بی بی (حوا) کو پیدا کیا اور اسی نے تمہارے لئے آٹھ قسم کے

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا

چارپائے پیدا کئے وہی تمکو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں ایک قسم کی پیدائش کے بعد دوسری

مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

قسم (یعنی نطفہ جما ہوا خون اور لوتھڑا) کی پیدائش سے تہرے تہرے اندھیروں (پیٹ رحم اور جھلی) میں پیدا کرتا ہے یہی اللہ

لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝ اِنْ

پروردگار ہے اسی کی بادشاہی ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں تو تم لوگ کہاں پھرے جاتے ہو اگر تم نے اس کی

تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۟ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ

ناشکری کی تو یاد رکھو کہ خدا تم سے بالکل بے پرواہ ہے اور اپنے بندوں کے لئے کفر اور ناشکری کو پسند

الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو گے تو وہ اسکو تمہارے واسطے پسند کرتا ہے اور (قیامت میں) کوئی کسی (کے

وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا

گناہوں) کا بوجھ اپنی گردن پر نہیں اٹھائیگا پھر تم کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا ہے تو دنیا میں تم جو کچھ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

(بھلا یا برا) کرتے تھے وہ تمہیں بتائیگا وہ تو دلوں کے راز تک سے خوب واقف ہے اور

ک ۱
بھیڑ نر و مادہ اونٹ نر و مادہ گائے مادہ اور نر بکری مادہ اور نر آٹھ ہوئے

ک ۲
اسکی ان لوگوں کو تنبیہ حاصل کرنی چاہیئے جو کہتے ہیں کہ نیک و بد خیر و شر سب کچھ خدا ہی کی طرف سے ہے اور وہی فعل شر کا بھی خالق ہے جب وہ خود کفر و ناشکری کو پسند نہیں کرتا تو اس کو کس نے مجبور کر کے اسکو پیدا کرایا معاذ اللہ ۱۲

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِیْبًا اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَا

آدمی کی حالت تو یہ ہے کہ جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کی طرف رجوع کر کے اپنے پروردگار سے دعا کرتا ہے

خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِیَ مَا كَانَ یَدْعُوْۤا اِلَیْهِ مِنْ قَبْلُ

(مگر) پھر جب خدا اپنی طرف سے اسے نعمت عطا فرما دیتا ہے تو جس کام کیلئے پہلے اس سے دعا کرتا تھا اسے بھلا دیتا ہے اور

وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ

(بلکہ) خدا کا شریک بنانے لگتا ہے تاکہ (اس ذریعے سے اور لوگوں کو بھی) اس کی راہ سے گمراہ کرے (اے رسول) ایسے شخص سے کہو

بِكُفْرِكَ قَلِیْلًا ۖۗ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۞ اَمَّنْ هُوَ

کہ تھوڑے دنوں اور اپنے کفر کی حالت میں چین کر لو آخر تو یقینی جہنمیوں میں ہو گا کیا جو شخص رات کے وقتوں

قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآىِٕمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا

میں سجدہ کر کر کے اور کھڑے کھڑے (خدا کی) عبادت کرتا ہو اور آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے پروردگار کی رحمت کا

رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ

امیدوار (ناشکرے) کافر کے برابر ہو سکتا ہے اے رسول تم پوچھو تو کہ بھلا کہیں جاننے والے اور نہ جاننے والے لوگ

لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۞ قُلْ یٰعِبَادِ

برابر ہو سکتے ہیں (مگر) نصیحت عبرت تو بس عقلمند ہی لوگ مانتے ہیں اے رسول تم کہہ دو کہ اے میرے ایماندار بندو

الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ

اپنے پروردگار (ہی) سے ڈرتے رہو کیونکہ جن لوگوں نے اس دنیا میں نیکی کی انہیں کیلئے (آخرت میں) بھلائی ہے

الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا یُوَفَّى

اور خدا کی زمین تو کشادہ ہے (جہاں عبادت نہ کر سکو اسے چھوڑ دو) صبر کرنے والوں ہی کو تو ان کا

الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۞ قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ

بھرپور بے حساب بدلہ دیا جائے گا اے رسول تم کہہ دو کہ مجھے یہ تو حکم دیا گیا ہے

اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ۞ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ

کہ میں عبادت کو اسی کے لئے خالص کر کے خدا ہی کی بندگی کروں اور مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے

لے یہ آیت ابو الفضل کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی تو خدا کی طرف رجوع اور حضرت رسول کی تصدیق کرتا اور توبہ وزاری میں مشغول ہوتا اور جب کو راحت ملتی تو توبہ کو بھول جاتا اور حضرت کو جادوگر کہنے لگتا اگرچہ خدا کے خاص بندوں کے سوا عموماً انسان کی یہ حالت ہے کہ تکلیف میں تو خدا یاد آتا ہے اور پھر کچھ نہیں ۱۲۔

لے یہ بھی خدا کے خاص بندوں کی صفت ہے جو راتوں کو شب بیداری خدا کے خوف سے گریہ وزاری اور نماز تہجد وغیرہ میں مشغول ہو کر بسر کرتے ہیں اور اس سے جو لوگ مقصود ہو سکتے ہیں اور اس کے مصداق ہیں وہ ظاہر ہے کہ ائمہ کے سوا کون ہو سکتا ہے اسی بنا پر تو جناب امیر فرماتے تھے کہ میرے خوف کی یہ حد ہونی چاہئے کہ کوئی یہ خیال رکھ کر اگر میں تمام مخلوقات کی نیکیاں لیکر جاؤں گا تو بھی قبول کر لیگا اور امید کی یہ حد ہو کہ اگر میں تمام دنیا کے گناہ کر کے جاؤں تو بھی بخش دے گا ۱۲۔

أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٢﴾ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي
مسلمان ہوں (اے رسول) تم کہدو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے سخت دن (قیامت)
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٣﴾ قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَهُ دِينِي ﴿١٤﴾
کے عذاب سے ڈرتا ہوں (اے رسول) تم کہدو کہ میں اپنی عبادت کو اسی کے واسطے خالص کرکے خدا ہی کی بندگی کرتا ہوں
فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُمْ مِنْ دُونِهِ ۗ قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ
رہے تم تو اسکے سوا جسکو چاہو پوجو (اے رسول) تم کہدو کہ فی الحقیقت گھاٹے میں تو ہی لوگ ہیں جنھوں نے لے اپنا اور
خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ
اپنے لڑکے بالوں کا قیامت کے دن گھاٹا کیا آگاہ رہو کہ صریحی (ظلم کھلا) گھاٹا یہی ہے کہ اُن کے
الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ﴿١٥﴾ لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَ
لئے اُن کے اُوپر تلے سے آگ ہی کے اوڑھنے ہونگے اور اُنکے نیچے بھی (آگ ہی کے) بچھونے یہ وہ عذاب ہے
مِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ ۚ
جس سے خدا اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تو اے میرے بندو مجھی سے ڈرتے رہو اور جو لوگ
يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ ﴿١٦﴾ وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَنْ
بتوں سے اُن کے پوجنے سے بچے رہے اور خدا ہی کی طرف رجوع
يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ۚ فَبَشِّرْ
کی اُن کے لئے (جنت کی) خوشخبری ہے تو (اے رسول) تم میرے (خاص)
عِبَادِ ﴿١٧﴾ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ
بندوں کو خوشخبری دیدو جو بات کو جی لگا کر سنتے ہیں اور پھر اس میں سے اچھی بات پر عمل
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٨﴾
کرتے ہیں یہی لوگ وہ ہیں جن کی خدا نے ہدایت کی اور یہی لوگ عقلمند ہیں تو (اے رسول) بھلا
أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ أَفَأَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿١٩﴾
جس شخص پر عذاب کا وعدہ پورا ہو چکا ہو تو کیا تم اس شخص کو خلاصی دے سکتے ہو جو آگ میں

حضرت ابوذر و سلمان کی مدح

ل کیونکہ یہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں اُن کے لڑکے بالے بھی دیکھ کر وہی کرنے لگتے ہیں اور دوزخی ہو جاتے ہیں ۱۲

ل ظلل کے اصل معنے کے لحاظ سے یہ ترجمہ ہے صورت ترجمہ اس کا یوں بھی ہو سکتا ہے اُن کے اُوپر سے آگ کی چھتوں کی چھتیں ہوں گی اور اُنکے نیچے سے تہوں کی تہیں واللہ اعلم ۱۲

ل ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم سے روایت کی ہے کہ یہ اور اس کے بعد والی دونوں آیتیں تین شخصوں کی شان میں نازل ہوئی ہیں زید بن عمرو بن نفیل ابوذر غفاری اور سلمان فارسی اور ابن مردویہ نے بروایت ابن عمر زید بن عمرو کی جگہ سعید بن زید کو لکھا ہے کیونکہ یہ حضرات آنحضرت کی بعثت کے قبل بھی لا الہ الا اللہ کے مقر اور بتوں کو بھی پوجنے سے متنفر تھے دیکھو تفسیر در منثور جلد ۵ صفحہ ۳۲۳ مطبوعہ مصر ۱۲

ل ابن عباس کہتے ہیں کہ یہ آیت ابولہب کے بارے میں نازل ہوئی جو آپ کا سوتیلا چچا تھا ۱۲

ابولہب کی مذمت

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ

(ہاں) جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے اُن کے اونچے اونچے محل ہیں (اور) بالاخانوں پر

مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَعْدَ اللّٰهِ لَا يُخْلِفُ

بالاخانے بنے ہوئے ہیں جنکے نیچے نہریں جاری ہیں (یہ) خدا کا وعدہ ہے (اور) خدا وعدہ خلافی نہیں کیا

اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۲۰ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ

کرتا کیا تم نے اس پر غور نہیں کیا کہ خدا ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اسکو زمین میں چشمے

يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ

بنا کر جاری کیا پھر اسکے ذریعے سے رنگ لے برنگ (کے غلہ) کی کھیتی اگاتا ہے پھر (پکنے کے بعد) سوکھ

يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

جاتی ہے تو تم کو وہ زرد دکھائی دیتی ہے پھر خدا اسے چورا چورا (بھوسا) کر دیتا ہے بیشک اس میں عقلمندوں

لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۲۱ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ

کیلئے (بڑی) (عبرت و) نصیحت ہے تو کیا وہ شخص جسکے سینہ کو خدا نے (قبول) اسلام کے لئے کشادہ کر دیا ہے

لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ

تو وہ اپنے پروردگار کی (ہدایت) کی ۲ روشنی پر (چلتا) ہے گمراہوں کے برابر ہو سکتا ہے افسوس تو انلوگوں

مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۲۲ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ

پر ہے جنکے دل خدا کی یاد سے (غافل ہو کر) سخت ہو گئے ہیں یہ لوگ صریح گمراہی میں (پڑے) ہیں خدا نے

الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ

بہت ہی اچھا کلام ۳ نازل فرمایا ہے یہ کتاب (جسکی آیتیں) ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں اور دہرائی گئی ہیں

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ

دہرائی گئی ہے اُسکے سننے سے اُن لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں پھر اُنکے

اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

جسم نرم ہو جاتے ہیں اور اُنکے دل خدا کی یاد کی طرف باطمینان متوجہ ہو جاتے ہیں یہی خدا کی ہدایت ہے اسی سے جس کو چاہتا

۱ جیسے ماش، مونگ، ارہر، گیہوں، جو اور چاول وغیرہ کہ سب رنگ میں جداگانہ ہیں ۱۲

۲ ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت حضرت علی و حضرت حمزہ اور دوسری روایت کے مطابق حضرت علی و عمار کی شان میں نازل ہوئی ہے اور اس کے بعد کی آیت ابو لہب کے حق میں

۳ قرآن مجید ایک دفعہ تو نازل ہوا نہیں بلکہ تیئیس برس میں رفتہ رفتہ ضرورت کے موافق نازل ہوتا رہا مگر باوجود اس کے کیا مجال کہ کہیں اختلاف یا تناقض پایا جاتا ہو اگر ضرورت کی وجہ سے ایک ہی مطلب کی آیتیں کئی کئی دفعہ نازل ہوئیں تو بھی خیالات ایک تھیں ایک یہی قرآن جیسے کلام الٰہی ہونے کی ایک بڑی دلیل ہے کیونکہ انسان کے بچپنے سے بڑھاپے تک کے خیالات میں آسمان و زمین کا فرق ہو جاتا ہے آج اگر ایک چیز کو اچھا سمجھتا ہے تو کل اس کے بعد اسی کو برا ایک وقت ایک چیز کو پسند کرتا ہے اور دوسرے وقت اس کے خلاف کی چیز کو مگر قرآن کی تعلیم جس طرح شروع ہوئی اسی ڈھب پر آخر تک رہی

۴ اسی بنا پر جناب امام حسن علیہ السلام اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ عابد و زاہد تھے حج کو جاتے تو ...

وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝٢٣ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ

ہے ہدایت کرتا ہے اور خدا جس کو گمراہی پر چھوڑ دے تو اس کا کوئی راہ پر لانے والا نہیں تو کیا جو شخص قیامت کے دن

سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا

اپنے منہ کو بڑے عذاب کی سپر بنائے گا (ویسا ہو سکتا ہے جیسا وہ جو چین میں ہو) اور ظالموں سے کہا جائے گا کہ تم (دنیا میں) جیسا کرتے

كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝٢٤ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ

تھے اب اس کے مزے چکھو جو لوگ ان سے پہلے گزر گئے انہوں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا تو ان پر عذاب اس طرح آ پہنچا

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝٢٥ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ

کہ ان کو خبر بھی نہ ہوئی تو خدا نے ان کو (اسی) دنیا کی زندگی میں رسوائی (کا مزہ) چکھا دیا اور

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا

آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہے کاش یہ سمجھ رکھتے

يَعْلَمُوْنَ ۝٢٦ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ

اور ہم نے لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان

كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝٢٧ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ

کر دی ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت حاصل کریں (اور نصیحت کے لئے) یہ قرآن عربی (نازل کیا)

لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝٢٨ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَاۗءُ

جس میں کوئی عیب (اور اختلاف) نہیں تاکہ وہ (خدا سے) ڈریں خدا ایک مثال بیان کرتا ہے کہ ایک شخص (غلام) ہے

مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ

جس میں کئی (آدمی) شریک ہیں (مختلف المزاج اور بدخو) اور ایک آدمی خاص ایک شخص کا (غلام) ہے بھلا دونوں کی حالت برابر ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٢٩ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ

(نہیں) الحمد للہ بلکہ یہ اکثر لوگ نہیں جانتے (اے پیغمبر) تم بھی مر جاؤ گے

مَّيِّتُوْنَ ۝٣٠ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝٣١

اور یہ بھی مر جائیں گے پھر تم سب قیامت کے دن اپنے پروردگار کے سامنے جھگڑو گے (اور جھگڑا فیصل کر دیا جائے گا)۔

قرآن کا عربی ہونا

مشرک و موحد کی مثال

یہ موحد و مشرک کی مثال ہے کہ موحد تو ایک خدا کا بندہ ہے اور مشرک چند خداؤں کا۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَّبَ

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ (طوفان) باندھے اور جب اس کے

بِالصِّدْقِ إِذْ جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْكَافِرِينَ ۝٣٢

پاس سچی بات آئے تو اس کو جھٹلائے کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں ہے (ضرور ہے)

وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ

اور یاد رکھو کہ جو شخص (رسولؐ) سچی بات لیکر آیا وہ اور جس نے اس کی تصدیق کی یہی لوگ تو پرہیزگار ہیں

الْمُتَّقُونَ ۝٣٣ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ جَزَاءُ

یہ لوگ جو چاہیں گے ان کے لئے ان کے پروردگار کے پاس (موجود) ہے۔ یہ نیکی کرنیوالوں کی

الْمُحْسِنِينَ ۝٣٤ لِيُكَفِّرَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوا وَ

جزائے خیر ہے تاکہ خدا ان لوگوں کی برائیوں کو جو انہوں نے کی ہیں دور کردے اور

يَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝٣٥

انکے اچھے کاموں کے عوض جو وہ کرچکے تھے اُس کا اجر (وثواب) عطا فرمائے ۔ کیا خدا

أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ

اپنے بندوں (کی مدد) کے لئے کافی نہیں ہے (ضرور ہے) اور (اے رسولؐ) تمکو لوگ خدا کے سوا

دُونِهِ ۚ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝٣٦ وَمَنْ

(دوسرے معبودوں) سے ڈراتے ہیں، اور خدا جسے گمراہی میں چھوڑ دے تو اسکا کوئی راہ پر لانیوالا نہیں ہے اور جس

يَهْدِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُضِلٍّ ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ

شخص کی خدا ہدایت کرے تو اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ کیا خدا زبردست اور بدلہ لینے والا نہیں

ذِي انْتِقَامٍ ۝٣٧ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ

ہے (ضرور ہے)۔ اور (اے رسولؐ) اگر تم ان سے پوچھو کہ سارے آسمان وزمین کو کس نے پیدا کیا تو

وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ

یہ لوگ یقیناً کہیں گے کہ خدا نے تم کہدو کہ تو کیا تم نے غور کیا ہے کہ خدا کو چھوڑ کر جن

ل۱ اگرچہ بعض مفسرین نے توحید اور قرآن وغیرہ کو اس سے مراد لیا ہے اور یہ بے جا بھی نہیں ہے تو اس سے ہر منکر توحید وغیرہ مراد ہو مگر اہل سنت کے ایک بزرگ دوست عالم [illegible] نے لکھا ہے کہ جو شخص سچی بات آپ کو علیؑ کے بارے میں جھٹلانے وہ مراد ہے تو اب صدق سے حضرت علیؑ کے بارے میں رسول کا فرمانا مراد ہوا کے علاوہ بعد والی آیت سے تصدیق حضور پر حضرت علیؑ ہی مراد ہیں اور آپ ہی کی فضیلت کا بیان ہے اسی بنا پر تقابل بھی اسی کا مقتضی ہے کہ اس آیت میں آپکی فضیلت کا منکر مراد ہو ۱۲

ل۲ اس پر ہر شخص کا اتفاق ہے اور فریقین کے علماء اس کے قائل ہیں کہ حضرت رسولؐ پر سب سے پہلے ایمان لانیوالے حضرت علیؑ ہی ہیں انہی کی مدح میں یہ آیت نازل ہوئی ہے چنانچہ حافظ ابن مردویہ نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے تصدیق کی ہے علی ابن ابی طالب مراد ہیں دیکھو تفسیر در منثور جلد ۵ صفحہ ۳۲۸ سطر ۲ مطبوعہ مصر اور ایک دوسری حدیث میں حضرت رسولؐ سے مروی ہے کہ صدیق تین شخص ہیں حزقیل مومن آل فرعون حبیب نجار مومن آل یٰسین اور علی ابن ابی طالب صدیق اکبر اسی بنا پر خود جناب امیرؑ اپنی ظاہری خلافت کے زمانہ میں فرماتے تھے میں صدیق اکبر ہوں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

مِنْ دُونِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ
لوگوں کی تم عبادت کرتے ہو اگر خدا مجھے کوئی تکلیف پہنچانی چاہے تو کیا وہ لوگ اس
كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ
کے نقصان کو (مجھ سے) دُور کر سکتے ہیں یا اگر خدا مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا وہ لوگ اسکی
رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ؕ عَلَیْهِ یَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝۳۸
مہربانی کو روک سکتے ہیں لے (اے رسول) تم کہو کہ خدا میرے لئے کافی ہے اسی پر بھروسہ کرنے والے بھروسہ
قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ
کرتے ہیں۔ (اے رسول) تم کہدو کہ اے میری قوم تم اپنی جگہ (جو چاہو) عمل کئے جاؤ میں بھی (اپنی جگہ) کچھ کر رہا ہوں۔
تَعْلَمُوْنَ ۝۳۹ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَ یَحِلُّ عَلَیْهِ
پھر عنقریب ہی تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ کس پر آفت آتی ہے جو اسکو دُنیا میں رسوا کردیگی اور (آخرت میں) اس پر دائمی
عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ۝۴۰ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ
عذاب (بھی) نازل ہوگا۔ (اے رسول) ہم نے تمہارے پاس (یہ) کتاب (قرآن) سچائی کے ساتھ لوگوں (کی)
بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰی فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا
ہدایت) کے واسطے نازل کی ہے پس جو راہ پر آیا تو اپنے ہی (بھلے کے) لئے۔ اور جو گمراہ ہوا تو اس کی گمراہی کا
یَضِلُّ عَلَیْهَا ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ۝۴۱ اَللّٰهُ یَتَوَفَّی
وبال بھی اسی پر ہے۔ اور تم کچھ ان کے ذمہ دار تو ہو نہیں سے خدا ہی لوگوں کے مرنے کے وقت
الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَ الَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا ۚ
ان کی روحیں (اپنی طرف) کھینچ بلاتا ہے اور جو لوگ نہیں مرے (ان کی روحیں) ان کی نیند میں
فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْهَا الْمَوْتَ وَ یُرْسِلُ الْاُخْرٰۤی
(کھینچ لی جاتی ہیں) بس جن کے بارے میں خدا موت کا حکم دے چکا ہے اُن کی روحوں کو روک رکھتا
اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۴۲
ہے اور باقی (سونے والوں کی روحوں) کو پھر ایک مقرر وقت تک کے واسطے بھیج دیتا ہے جو لوگ غور و فکر کرتے ہیں ان کے

لے
مطلب یہ ہے جب غیر لوگ بت یا جنات خدا کی بارگاہ میں کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے تو ان کی پرستش کرنا کس قدر بے وقوفی کی بات ہے ۱۲

سے
کہ زبردستی لوگوں کو راہ کی راہ پر لاؤ تمہارا کام تو صرف پیغام خدا کا پہنچا دینا ہے اور بس ۱۲

سے
اس کی توضیح میں حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ آدمی کے بدن میں ایک تو نفس ہے جو عقل و تمیز کی بخشی ہے یہی سوتے وقت بدن سے جدا ہو جاتا ہے دوسری روح ہے جس سے انتظام بدن متعلق ہے

یہ سونے کے وقت بھی بدن میں باقی رہتی ہے اور اسی وقت باہر ہوتی ہے جب انسان مرتا ہے تو اس کے ساتھ نفس بھی تشریف لے جاتا ہے

۱۲ - ۱۲ - ۱۲
۱۲ - ۱۲
۱۲

نیند بھی ایک قسم کی موت ہے

أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ۚ قُلْ أَوَلَوْ

لئے (قدرت خدا کی) یقینی بہت سی نشانیاں ہیں۔ کیا ان لوگوں نے خدا کے سوا (دوسرے) سفارشی بنا رکھے ہیں

كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ۝ قُلْ لِلّٰهِ

اے رسول تم کہہ دو کہ اگرچہ وہ لوگ کچھ بھی اختیار رکھتے ہوں نہ کچھ سمجھتے بوجھتے ہوں (تو بھی سفارشی بناؤ گے)

الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ۖ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ ثُمَّ

تم کہہ دو کہ ساری سفارش تو خدا کے لئے خاص ہے سارے آسمان و زمین کی حکومت اسی کے لئے خاص ہے

إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ وَإِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ

پھر تم لوگوں کو اسی کی طرف لوٹ جانا ہے اور جب صرف اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں

قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ

رکھتے ان کے دل متنفر ہو جاتے ہیں اور جب خدا کے سوا (اور معبودوں) کا ذکر کیا

الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝ قُلِ

جاتا ہے تو بس فوراً ان کی باچھیں کھل جاتی ہیں۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ اے خدا

اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

(اے) سارے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے ظاہر و باطن کے جاننے والے (جن باتوں

أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ

میں تیرے بندے آپس میں جھگڑ رہے ہیں تو ہی ان کے درمیان فیصلہ کر

يَخْتَلِفُونَ ۝ وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ

دے گا۔ اور اگر نافرمانوں کے پاس روئے زمین کی ساری کائنات مل جائے

جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِنْ سُوٓءِ

بلکہ اس کے ساتھ اتنی ہی اور بھی ہو تو قیامت کے دن یہ لوگ یقیناً سخت عذاب کے بدلے دے نکلیں (اور

الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مَا

اپنا چھٹکارا کرانا چاہیں) اور (اس وقت) ان کے سامنے خدا کی طرف سے وہ بات پیش آئے گی جس کا

بت سفارش نہیں کر سکتے

لہ

کفار جب توحید اور نبوت کے دلائل سن کر چپ ہو جاتے اور ان سے کچھ جواب بن نہ پڑتا تو عاجز ہو کر آخر یہ کہتے کہ ہم بتوں کی پرستش صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں ہماری سفارش کریں گے اس آیت میں انہی کی بے وقوفی بھی ظاہر کر دی گئی ہے کہ بھلا جو شخص نہ کچھ اختیار رکھتا ہو اور نہ کچھ بوجھ ہی رکھتا ہو وہ کسی کی سفارش کیا کرے گا۔

۱۳

لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ۝۴۷ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا

انہیں وہم و گمان بھی نہ تھا۔ اور جو بدکرداریاں اُن لوگوں نے کی تھیں (وہ سب) ان کے

كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۴۸

سامنے کھل جائیں گی اور جس (عذاب) پر یہ لوگ قہقہے لگاتے تھے وہ اُنہیں گھیر لیگا۔ انسان

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ

کو تو جب کوئی بُرائی چھو بھی گئی ہو لگا ہم سے دُعائیں مانگنے پھر جب ہم نے اپنی طرف سے

نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ بَلْ

کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ یہ تو صرف (میرے) علم کے زور سے مجھے دیا گیا ہے (یہ

هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۴۹ قَدْ

غلطی ہے) بلکہ یہ تو ایک آزمائش ہے ؏ مگر اُن میں سے اکثر نہیں جانتے ہیں۔ جو لوگ اُن سے پہلے

قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا

تھے وہ بھی ایسی باتیں بکا کرتے تھے پھر جب ہمارا عذاب آیا) تو ان کی کارستانیاں ان کے کچھ بھی

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۵۰ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا

کام نہ آئیں۔ غرض اُن کے اعمال کے بُرے نتیجے اُنہیں بھگتنے پڑے اور ان (کفار مکہ)

وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ

میں سے جن لوگوں نے نافرمانیاں کی ہیں اُنہیں بھی اپنے اپنے اعمال کی سزائیں بھگتنی پڑیں گی

مَا كَسَبُوْا وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝۵۱ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا

اور یہ لوگ (خدا کو) عاجز نہیں کر سکتے۔ کیا اُن لوگوں کو اتنی بات بھی معلوم نہیں

اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ

کہ خدا جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کرتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کرتا ہے

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۵۲ قُلْ

اس میں شک نہیں کہ اس میں ایماندار لوگوں کے لئے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ

انسان کی حالت

ؒ آزمائش یوں ہے کہ نعمت پاکر آرام اور چین کی حالت میں بھی انسان خدا کو یاد کرتا اور اس کا شکر بجا لاتا ہے، یا نعمت کے دینے والے خدا کو بھول کر اس کی ناشکری کرتا ہے۔ ۱۲

روزی خدا ہی کے ہاتھ ہے

ع ۵

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا

اے میرے (ایماندار) بندو جنہوں نے (گناہ کر کے) اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں تم لوگ خدا کی رحمت

مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ

سے ناامید نہ ہونا[1] بے شک خدا (تمہارے) کل گناہوں کو بخش دے گا۔ وہ بے شک بڑا

هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ

بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اسی کے فرمانبردار

مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾

بن جاؤ (مگر) اس وقت کے قبل ہی کہ تم پر عذاب آنازل ہو اور پھر تمہاری مدد نہ کی جا سکے اور

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ

جو جو اچھی باتیں تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ہیں ان پر چلو مگر اس کے قبل کہ تم پر

اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾

ایکبارگی عذاب نازل ہو اور تم کو (اس کی) کوئی خبر بھی نہ ہو (کہیں ایسا نہ ہو) کہ (تم میں سے)

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ

کوئی شخص کہنے لگے کہ ہائے افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے خدا کی بارگاہ کا تقرب سے[2]

جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلَ

حاصل کرنے میں کی اور میں تو بس ان باتوں پر ہنستا ہی رہا یا یہ کہنے لگے کہ اگر خدا میری

لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ

ہدایت کرتا تو میں ضرور پرہیزگاروں سے ہوتا یا جب عذاب کو (آتے) دیکھے تو

تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ

کہنے لگے کہ کاش مجھے (دنیا میں) پھر دوبارہ جانا ملے تو میں نیکوکاروں سے ہو جاؤں

مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ

(اس وقت خدا فرمائے گا) ہاں ہاں تیرے پاس میری آیتیں پہنچیں تو تو نے

[1] بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیہ خاص حضرت حمزہ کے قاتل وحشی کے بارے میں نازل ہوئی ہے مگر یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا کیونکہ یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی اور وحشی اس آیہ کے نازل ہونے کے برسوں کے بعد ایمان لایا تھا۔ بلکہ یہ تمام گنہگار مومنین کے واسطے ہے۔ ۱۲

[2] ایک حدیث میں ہے کہ جنب اللہ حضرت علیؑ کا خطاب ہے تب اس کا ترجمہ یوں ہوگا کہ ہائے ہم نے اہلبیت رسولؐ کی پیروی کرنے میں کوتاہی کی۔ اور اس صورت میں حدیث ثقلین اس آیت کی تفسیر واقع ہوگی۔ واللہ اعلم ۱۲

فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۵۹

انہیں جھٹلا دیا اور شیخی کر بیٹھا اور تو بھی کافروں میں سے تھا (پھر) تیری ایک نہ سنی

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ

جائے گی)۔ اور جن لوگوں نے خدا پر جھوٹے بہتان باندھے تم قیامت کے دن دیکھو گے کہ ان کے چہرے

مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝۶۰ وَ

سیاہ ہوں گے۔ کیا غرور کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے (ضرور ہے)۔ اور جو

يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ

لوگ پرہیزگار ہیں خدا انہیں ان کی کامیابی (اور سعادت) کے سبب نجات دیگا کہ انہیں تکلیف چھوئے

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۶۱ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلٰى

گی بھی نہیں اور نہ یہ لوگ (کسی طرح) رنجیدہ دل ہونگے۔ خدا ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر

كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝۶۲ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

چیز کا نگہبان ہے۔ سارے آسمان و زمین کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ اور جو لوگ

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۶۳

اس کی آیتوں سے انکار کر بیٹھے وہی گھاٹے میں رہیں گے۔ (اے رسول) تم کہہ دو

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝۶۴

کہ نادانو بھلا تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ میں خدا کے سوا (کسی دوسرے) کی عبادت

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ

کروں۔ اور (اے رسول) تمہاری طرف اور اُن (پیغمبروں) کی طرف جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں یقیناً یہ

لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ

وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر (کہیں) شرک کیا تو یقیناً تمہارے سارے عمل اکارت ہو جائیں گے

الْخٰسِرِيْنَ ۝۶۵ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝۶۶

اور تم ضرور گھاٹے میں آ جاؤ گے۔ بلکہ تم خدا ہی کی عبادت کرو اور شکر گزاروں میں ہو۔ اور

ﻟـﻪ
ایک حدیث میں ہے
کہ اس سے وہ لوگ
مراد ہیں جن کو خدا نے
امامت کے عہدہ پر
فائز نہیں کیا اور
باوجود اس کے بھی
امامت ہیں ۱۲

ع

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ

ان لوگوں نے خدا کی جیسی قدر کرنی چاہئے تھی اس کی (کچھ بھی) قدر نہ کی۔ حالانکہ وہ ایسا قادر ہے کہ قیامت

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ

کے دن ساری زمین (گویا) اس کی مٹھی میں ہوگی اور سارے آسمان (گویا) اسکے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے

وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۶۷ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ

ہیں۔ جیسے یہ لوگ اسکا شریک بناتے ہیں وہ اس سے پاکیزہ اور برتر ہے۔ اور (جب پہلی بار) صور پھونکا جائیگا تو

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ

جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں (موت سے) بیہوش ہو کر گر پڑینگے مگر وہ جس کو خدا چاہے (وہ

اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝۶۸

البتہ بچ جائے گا) پھر (جب) دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو فوراً سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے اور

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَ

زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی اور (اعمال کی) کتاب (لوگوں کے سامنے) رکھدی جائے گی اور

جِايْۗءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ

پیغمبر اور گواہ لا حاضر کئے جائیں گے اور ان میں انصاف کیساتھ فیصلہ کردیا جائیگا اور ان پر (ذرہ برابر)

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۶۹ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ

ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اور جس شخص نے جیسا کیا ہو گا اس کو اس کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور جو کچھ یہ

هُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝۷۰ۧ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى

لوگ کرتے ہیں وہ اس سے خوب واقف ہے۔ اور جو لوگ کافر تھے ان کے غول کے غول جہنم کی طرف

جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ

ہنکائے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب جہنم کے پاس پہنچیں گے تو اسکے دروازے کھولدیئے جائینگے

لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ

اور اسکے داروغہ ان سے پوچھیں گے کہ کیا تم ہی لوگوں میں سے پیغمبر تمہارے پاس نہیں آئے تھے جو تمکو تمہارے پروردگار کی

لہ
اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ معاذ اللہ سچ مچ خدا کی مٹھی اور اس کے ہاتھ ہیں بلکہ اپنی قدرت کا اظہار مقصود ہے۔ یعنی جس طرح کوئی شخص چھوٹی سی چیز کو اپنی مٹھی میں لے لیتا ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتا اسی طرح زمین اگرچہ بہت بڑی مربع ہے مگر اس کی قدرت کے آگے کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ اور آسمان کی بھی اس کی قدرت کے سامنے بس یہ حیثیت ہے جیسے کوئی ایک چھوٹے کاغذ کے پرزے کو بے تکلف اپنے ہاتھ سے لپیٹ لیتا ہے اسی طرح خدا کی قدرت آسمان کے واسطے ہے۔ ۱۲

کہ
ایک روایت میں قتادہ سے منقول ہے کہ دونوں صور کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوگا۔ ۱۲

ع

اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا

کی آیتیں پڑھ کر سناتے اور تم کو اس روز بد کے پیش آنے سے ڈراتے وہ لوگ جواب دینگے کہ ہاں

بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝٧١

(آئے تو تھے) مگر (ہم نے نہ مانا اور) عذاب کا حکم کافروں کے بارے میں پورا ہو کر رہا تب اُن سے کہا جائیگا

قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى

کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو اور ہمیشہ اسی میں رہو۔ غرض تکبر کرنے والوں کا (بھی) کیا برا

الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝٧٢ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ

ٹھکانا ہے۔ اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے تھے وہ گروہ گروہ بہشت کی طرف (اعزاز

زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ

و اکرام) سے بلائے جائیں گے یہاں تک کہ جب اسکے پاس پہنچیں گے اور بہشت کے دروازے کھول

خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝٧٣ وَ

دیئے جائیں گے اور اس کے نگہبان اُن سے کہیں گے سلام علیکم تم اچھے رہے تم بہشت میں ہمیشہ کے لئے

قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا

داخل ہو جاؤ اور یہ لوگ کہیں گے خدا کا شکر جس نے اپنا وعدہ ہم کو سچا کر دکھایا اور ہمیں (بہشت کی) سر

الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ

زمین کا مالک بنایا کہ ہم بہشت میں جہاں چاہیں رہیں تو نیک چلن والوں کی بھی کیا خوب (کھری)

اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝٧٤ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ

مزدوری ہے۔ اور (اس دن) فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرداگرد گھیرے

حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ

ہوئے ڈٹے نہ ہوں گے اور اپنے پروردگار کی تعریف کی تسبیح کر رہے ہیں اور لوگوں کے

بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٧٥

درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائیگا اور ہر طرف سے یہی صدا بلند ہوگی الحمد للہ رب العالمین۔

ك اس آیت کی تفسیر میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا جب مجھے شب معراج عرش کے نیچے نگاہ کی تو یکایک میری نظر علی ابن ابی طالب پر پڑی کہ وہ میرے سامنے عرش کے نیچے خدا کی تسبیح و تقدیس میں مشغول تھے میں نے متحیر ہو کر جبرئیل سے پوچھا کیا علی مجھ سے قبل یہاں آگئے۔ جبرئیل نے کہا یہ بات نہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ چونکہ خداوند عالم عرش پر اکثر علی ابن ابی طالب کا ذکر خیر اور ثناء و صفت کرتا تھا اس وجہ سے عرش کے اٹھانے والے فرشتوں نے علیؑ کی زیارت کا اشتیاق ظاہر کیا تو خداوند عالم نے ان کی خاطر سے اس فرشتہ کو علیؑ کی صورت میں پیدا کیا اور اس فرشتہ کی تسبیح تقدیس و عبادت کا ثواب خدا نے آپ کے اہل بیت کے شیعوں کے واسطے مخصوص کیا ہے۔ دیکھو تاویل الآیات

١٢ - ١٢ - ١٢

آیاتها ۸۵ (۴۰) سُورَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ (۶۰) رکوعاتها ۹

سورہ مومن مکہ میں نازل ہوا۔ اس کی پچاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۝۱ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝۲

حٰم (اس) کتاب (قرآن) کا نازل کرنا (خاص بارگاہ) خدا سے ہے جو (سب سے) غالب بڑا واقف کار ہے

غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي

گناہوں کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا

الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝۳ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ

صاحب فضل و کرم ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے

اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ

خدا کی آیتوں ف۲ میں بس وہی لوگ جھگڑے پیدا کرتے ہیں جو کافر ہیں۔ تو (اے رسول) ان لوگوں کا شہروں

فِي الْبِلَادِ ۝۴ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ

(شہروں) میں گھومنا پھرنا اور (مال) حاصل کرنا تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے (کہ ان پر عذاب نہ ہوگا) انکے پہلے نوح کی قوم نے اور انکے بعد

مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ

اور امتوں نے (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلایا اور ہر امت نے اپنے پیغمبر کے بارے میں یہی ٹھان لیا کہ انھیں گرفتار

لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ

کر کے قتل کر ڈالیں اور بیہودہ باتوں کی آڑ پکڑ کے لڑنے لگے تاکہ اس کے ذریعہ سے حق بات کو اکھاڑ

فَاَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝۵ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ

پھینکیں۔ تو میں نے انھیں گرفتار کیا پھر دیکھا ان پر (میرا عذاب کیسا (سخت) ہوا۔ اور اسی طرح

رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝۶

تمہارے پروردگار کا (عذاب کا) حکم (ان) کافروں پر پورا ہو چکا ہے کہ یہ لوگ یقینی جہنمی ہیں۔ جو فرشتے عرش

ف۱ اس سورہ میں قرآن کی حقیقت حضرت رسول کی تسلی فرشتوں کی دعا رحمت کا ثبوت کفار کی حالت قیامت میں فرد فرد پر ظلم نہ ہوگا خدا کے علم کی وسعت حضرت موسیٰ کا قصہ مرد مومن آل فرعون کا قصہ اور انکے نصائح اور ان کا انجام منکر کفار اور دوزخ میں گفتگو عبادت کا حکم اور قیامت کا آنا ضروری ہے دعا کا حکم رات اور دن کے فوائد انسان کی خلقت جہنم کی حالت چار پایوں کے فوائد اگلوں کا تذکرہ وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

ف۲ خدا کی آیتوں سے یا تو قرآن کی آیتیں مراد ہیں تب ان میں جھگڑے نکالنے کا مطلب یہ ہے کہ کفار ان کو نہیں مانتے اور خدا کا کلام ہونے سے منکر ہیں اور اگر آیتوں کے معنے دلیلوں کے لئے جائیں تب جھگڑے کا مطلب یہ ہے کہ کفار کو تحقیق حق تو مقصود نہیں صرف کٹ حجتی کرتے اور خواہ مخواہ کی حجت کرتے اور سچی دلیلوں کو بھی عداوت سے دفع کرتے ہیں۔ ۱۲

فرشتوں کی تعریف

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ
اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرداگرد (تعینات) ہیں (سب) اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے
بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ
ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کے لئے بخشش کی دعائیں مانگا کرتے ہیں کہ
آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ
پروردگارا تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے تو جن لوگوں نے
لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝
(پیچھے) دل سے توبہ کرلی اور تیرے رستہ پر چلے ان کو بخش دے اور ان کو جہنم کے
رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَّهُمْ
عذاب سے بچا لے۔ اے ہمارے پالنے والے۔ ان کو سدا بہار باغوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا
وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَ
ہے۔ داخل کر اور ان کے باپ دادوں اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو
ذُرِّيَّاتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ وَقِهِمُ
لوگ نیک ہوں ان کو بھی بخش دے بے شک تو ہی غالب (اور) حکمت والا ہے اور ان
السَّيِّئَاتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ
کو ہر قسم کی برائیوں سے محفوظ رکھ اور جس کو تو نے اس دن (قیامت) کے عذابوں سے بچا لیا
رَحِمْتَهُ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ إِنَّ الَّذِينَ
اس پر تو نے بڑا رحم کیا اور یہی تو بڑی کامیابی ہے (وہاں) جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان سے
كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْ مَقْتِكُمْ
پکار کر کہہ دیا جائے گا کہ جتنا تم (آج) اپنی جان سے بیزار ہو اس سے بڑھ کر خدا تم سے بیزار
أَنْفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ۝١٠
تھا جب تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے تو کفر کرتے تھے۔ وہ لوگ کہیں گے کہ

رحمت کا ثبوت

قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا

اے ہمارے پروردگار تو ہم کو دوبار(۱) مار چکا اور دوبار زندہ کر چکا تو اب ہم اپنے گناہوں کا

بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ﴿١١﴾ ذَٰلِكُم بِأَنَّهُ

اقرار کرتے ہیں تو کیا (یہاں سے) نکلنے کی بھی کوئی سبیل ہے یہ اس لئے کہ جب

إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ۖ وَإِن يُشْرَكْ بِهِ

تنہا خدا پکارا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شرک کیا جاتا تھا تو تم

تُؤْمِنُوا ۚ فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ﴿١٢﴾ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ

مان لیتے تھے تو آج (خدا ہی کی حکومت ہے جو عالیشان (اور) بزرگ ہے وہی تو ہے جو تم

آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ

کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے روزی نازل کرتا ہے اور نصیحت

إِلَّا مَن يُنِيبُ ﴿١٣﴾ فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ

تو بس وہی حاصل کرتا ہے جو (اسکی طرف) رجوع کرتا ہے پس تم لوگ خدا کی عبادت کو خالص کر کے اسی کو پکارو

وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿١٤﴾ رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي

اگرچہ کفار برا مانیں خدا تو بڑا عالی مرتبہ عرش کا مالک ہے وہ اپنے بندوں میں

الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ

سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی نازل کرتا ہے تاکہ (لوگوں کو) ملاقات (قیامت)

يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٥﴾ يَوْمَ هُم بَارِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ

کے دن سے ڈرائے جس دن وہ لوگ (قبروں سے) نکل پڑیں گے (اور) ان کی کوئی چیز خدا سے

مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِّمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾

پوشیدہ نہیں رہے گی (اور ندا آئے گی) آج کس کی بادشاہت ہے پھر (خدا خود کہے گا) خاص خدا کی

الْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ

جو اکیلا (اور) غالب ہے آج ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جاوے گا

ل۱ مفسرین میں اختلاف ہے کہ کفار کا قیامت میں دو بار زندہ کرنے اور دو بار مارنے کی شکایت سے کیا مراد ہے قتادہ ضحاک اور ابن عباس کا خیال ہے کہ پہلی موت نطفہ کی حالت دوسری موت دنیاوی زندگی کے بعد کی اور پہلی دفعہ زندہ کرنا پیدا کرنا اور دوسری دفعہ قیامت میں زندہ کرنا اور یہی مذہب کیف تکفرون باللہ الخ کا بھی ہے اور سدی وغیرہ کا خیال ہے کہ پہلی موت دنیا کی اور دوسری قیامت کے قبل قبر کی اور پہلی زندگی قبر میں سوال و جواب کی اور دوسری قیامت میں اور جبائی کا خیال ہے کہ پہلی زندگی دنیا میں اور دوسری قبر میں اور پہلی موت دنیا میں اور دوسری قبر میں لیکن اقوال میں عذر سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں لیکن ان میں سے کوئی قابل قبول نہیں کیونکہ نطفہ کی حالت کو کوئی مارنا نہیں کہہ سکتا ہے اور نہ پیدا کرنے کو زندہ کرنا اسی طرح قبر کی تکمیل زندگانی کو زندگی کہہ سکتا ہے اور نہ اس مرنے کو مرنا جس طرح اخافۃ المیت کو ذکر نہیں کہہ سکتا ہے اور نہ سونے کے بعد جاگ اٹھنے اور ہوش میں آ جانے کو زندہ ہونا میرا خیال تو یہ ہے کہ پہلی موت سے دنیاوی زندگی کے بعد کی موت مراد ہے اور دوسری موت سے رجعت کے بعد کی اور پہلی دفعہ زندہ کرنے سے رجعت کا زندہ کرنا اور دوسری دفعہ زندہ کرنے سے قیامت میں زندہ کرنا اور ان دونوں موتوں اور حیاتوں کے مردہ کرنے اور زندہ کرنے کے مصداق واقعی ہونے میں کوئی شک نہیں کر سکتا اس کی تفصیل رجعت کی تیسری مؤلفہ حقیر میں ۱۲۰

اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۱۷ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ

بے شک خدا بہت جلد حساب لہ لینے والا ہے اور اے رسول! تم ان لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ جو

اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۚ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ

عنقریب آنے والا ہے جب لوگوں کے کلیجے گھٹ گھٹ کے (مارے ڈر کے) منہ کو آجائیں گے (اس وقت)

مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۝۱۸ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ

نہ تو سرکشوں کا کوئی سچا دوست ہوگا اور نہ کوئی ایسا سفارشی جسکی بات مان لی جائے۔ خدا تو آنکھوں کی دزدیدہ

مَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۝۱۹ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۖ وَالَّذِيْنَ

نگاہ کو بھی جانتا ہے اور ان باتوں کو بھی جو لوگوں کے سینوں میں پوشیدہ ہیں اور خدا ٹھیک ٹھیک حکم دیتا ہے

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۗ اِنَّ اللّٰهَ

اور اسکے سوا جن کی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں وہ کچھ بھی حکم نہیں دے سکتے۔ اس میں شک نہیں کہ

هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝۲۰ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

خدا سننے والا دیکھنے والا ہے کیا ان لوگوں نے روئے زمین پر چل پھر کر نہیں دیکھا کہ

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ

جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیا ہوا (حالانکہ) وہ لوگ قوت (شان اور عمر سب) میں اور

كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ

زمین پر اپنی نشانیاں (یادگاریں عمارتیں) (وغیرہ) چھوڑ جانے میں بھی ان سے کہیں بڑھ چڑھ کے تھے

اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۗ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝۲۱

تو خدا نے اُن کے گناہوں کی وجہ سے ان کی لے دے کی۔ اور خدا کے غضب سے ان کا کوئی بچانے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

والا بھی نہ تھا یہ اس سبب سے کہ ان کے پیغمبر اُن کے پاس واضح (و) روشن معجزے لیکر آتے اس پر بھی

فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۲۲

اُن لوگوں نے نہ مانا تو خدا نے اُنھیں لے ڈالا اس میں تو شک ہی نہیں کہ وہ قوی (اور) سخت عذاب (دینے) والا ہے

لہ کسی نے جناب امیرؑ سے پوچھا کہ خدا اتنے لوگوں کا حساب ایک وقت کیونکر لے گا۔ آپ نے فرمایا جس طرح سب کو ایک ہی وقت روزی دیتا ہے اسی طرح سے خدا نے بہت پہلے فرمایا کہ قیامت میں کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ ہوگا کیونکہ مقدمے کے فیصلے کرنے میں ضرورت سے زیادہ تاخیر بھی ایک قسم کا ظلم ہے مگر خدا کی بارگاہ میں یہ ظلم بھی نہ ہوگا۔ ۱۲۔

ع ۲

لہ اصلی ترجمہ یوں ہوگا کہ خیانت کرنے والی آنکھوں کے پاس آ جائیں گے مثل ہمارے محاورے میں ایسے ہی محل پر یوں بولا جاتا ہے اسی لیے یہ ترجمہ کیا گیا ہے کہ دزدیدہ نگاہ۔ ہمارے محاورے میں کہتے ہیں کہ کسی شخص یا چیز کو اس طرح دیکھنا کہ دوسرے لوگ اس کے دیکھنے کو نہ دیکھیں اور یہی مطلب خائنۃ الاعین کا ہے ۱۲۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوسٰى بِاٰيٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۲۳

اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں ل اور روشن دلیلیں دے کر فرعون اور

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ

ہامان اور قارون کے پاس بھیجا تو وہ لوگ کہنے لگے کہ (یہ تو) ایک بڑا جھوٹا

كَذَّابٌ ۝۲۴ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا

(اور) جادوگر ہے غرض جب موسیٰ ان لوگوں کے پاس ہماری طرف سے سچا دین لیکر آئے

اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ

تو وہ بولے کہ جو لوگ انکے ساتھ ایمان لائے ہیں ان کے بیٹوں کو تو مار ڈالو اور ان کی عورتوں کو

وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝۲۵ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

(لونڈیاں بنانے کے لئے) زندہ رہنے دو۔ اور کافروں کی تدبیریں تو بے ٹھکانے ہوتی ہی ہیں اور فرعون

ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ

کہنے لگا مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰ کو قتل کر ڈالوں اور وہ اپنے پروردگار کو اپنی مدد کے لئے بلالے

اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۝۲۶

(بھائیو) مجھے اندیشہ ہے کہ (مبادا) تمہارے دین کو الٹ پلٹ کر ڈالے یا ملک میں فساد پیدا کر دے اور

وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ

موسیٰ نے کہا کہ میں تو ہر متکبر سے جو حساب کے دن (قیامت) پر ایمان نہیں لاتا اپنے اور تمہارے

كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝۲۷ وَقَالَ

پروردگار کی پناہ لے چکا ہوں اور فرعون کے لوگوں میں ایک ایمان دار

رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ

شخص (حزقیل ل) نے جو اپنے ایمان کو چھپائے رہتا تھا (لوگوں سے) کہا کیا تم لوگ ایسے شخص کے

اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ

قتل کے درپے ہو جو صرف یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے پروردگار

ل جیسے عصا کا اژدہا بننا ید بیضا وغیرہ۔ ۱۲
ل یہ اصل میں حبشی تھے اور فرعون کے ماموں زاد یا چچازاد بھائی تھے ان ہی کا لقب مومن آل فرعون ہے جو لوگ تقیہ پر مرتے ہیں وہ اس آیت کو بطور شہادت پیش کرتے ہیں اور متنبہ ہو جاتیں خلاف اگرچہ اسی کی تصریح کر دی کہ وہ ایمان کو چھپائے رہتے تھے مگر احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے پانچ یا چھ سو برس تک تقیہ کیا تھا یہاں گھنٹہ دو گھنٹے کے تقیہ کو بھی موجب حسن قرار دیا جاتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ۱۲۔

وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا

کی طرف سے تمہارے پاس معجزے لیکر آیا ہے اور اگر (بالفرض) یہ شخص جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال

فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ

اسی پر پڑے گا اور اگر یہ کہیں سچا ہوا تو جس (عذاب) کی تمہیں یہ دھمکی دیتا ہے اس میں سے کچھ

الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ

تو تم لوگوں پر ضرور واقع ہو کر رہیگا بیشک خدا اس شخص کی ہدایت نہیں کرتا جو حد سے گذرنے والا

كَذَّابٌ ۝۲۸ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي

(اور) جھوٹا ہو اے میری قوم آج تو (بیشک) تمہاری بادشاہت ہے (اور) ملک میں تمہارا ہی بول

الْاَرْضِ ؗ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ

بالا ہے لیکن (دیکھو) اگر خدا کا عذاب ہم پر آجائے تو ہماری کون مدد کرے گا فرعون نے کہا

قَالَ فِرْعَوْنُ مَاۤ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَاۤ اَرٰى وَمَاۤ اَهْدِيْكُمْ

میں تو وہی بات سمجھاتا ہوں جو میں خود سمجھا ہوں اور وہی راہ دکھاتا ہوں جس

اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝۲۹ وَقَالَ الَّذِيْۤ اٰمَنَ يٰقَوْمِ

میں بھلائی ہے تو جو شخص (در پردہ) ایمان لا چکا تھا کہنے لگا بھائیو مجھے تو تمہاری

اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝۳۰

نسبت بھی اور امتوں کی طرح روز (بد) کا اندیشہ ہے (کہیں تمہارا بھی وہی حال نہ ہو)

مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ

جیسا نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد والے لوگوں کا حال ہوا

مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝۳۱

اور خدا تو بندوں پر ظلم کرنا چاہتا ہی نہیں ۔ اور

وَيٰقَوْمِ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝۳۲

اے میری قوم مجھے تو تمہاری نسبت قیامت کے دن کا اندیشہ ہے جس دن تم پیٹھ

ا؎ حزقیل چونکہ تقیہ میں تھے اس وجہ سے لوگوں کو عقل کی باتیں سمجھاتے تو مگر اس طرح کہ موسیٰ کی جنبہ داری بھی ثابت نہ ہو اور اپنا فرض بھی ادا ہو جائے اور شاید کام بھی نکل جائے اسی وجہ سے جو باتیں سمجھائیں وہ ایسی ہیں کہ ظاہر میں فرعون اور موسیٰ دونوں کی طرف رجوع ہو سکتی ہیں لیکن باطن میں ان کا مقصود یہی تھا کہ موسیٰ ضرور سچا ہے اور تم لوگ حد سے گزرے ہوئے ہو کہ ظلم کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو اس کی تکذیب سے تمہارا بھی وہی حال ہو جو اگلی امتوں کا ہوا۔

۲؎ یوم التناد بھی قیامت کا ایک نام ہے تناد کی اصل تنادی ہے جس کے معنے باہم پکارنے کے ہیں اور چونکہ قیامت میں جہنمی لوگ آہ و واویلا کر کے لوگوں کو پکاریں گے اور اہل جنت سے کہیں گے کہ ہمیں تھوڑا سا پانی ہی دے دو اور اہل جنت جہنمیوں سے پکار کر کہیں گے کہ ہم سے تو جو خدا و رسول نے وعدہ کیا تھا پورا کر دیا بھلا تم کو بھی ان کی سچائی کا حال معلوم ہوا یا نہیں غرض اس قسم کی باتیں باہم پکار کر بہت سی ہوں گی اسی وجہ سے قیامت کا نام یوم التناد رکھا گیا ہے

يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ

پھیر کر (جہنم کی طرف) چل کھڑے ہو گے تو خدا کے (عذاب) سے تمھارا کوئی بچانیوالا نہ ہوگا

وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ

اور جس کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کا کوئی رو براہ کرنیوالا نہیں اور (اس سے) پہلے یوسف لہ

يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِمَّا

بھی تمھارے پاس معجزے لیکر آئے تھے تو جو وہ لائے تھے تم لوگ اس میں برابر شک کرتے رہے

جَاءَكُمْ بِهِ حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ

یہاں تک کہ جب انھوں نے وفات پائی تو تم کہنے لگے کہ اب اُن کے بعد خدا ہرگز کوئی

مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ

رسول نہیں بھیجے گا جو حد سے گزر جانے والا اور شک کرنے والا ہو خدا اسے

مُسْرِفٌ مُرْتَابٌ ﴿٣٤﴾ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ

یوں ہی گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے جو لوگ بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی دلیل آئی ہو

بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۖ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ

خدا کی آیتوں میں (خواہ مخواہ) جھگڑے کیا کرتے ہیں وہ خدا کے نزدیک اور ایمانداروں کے

الَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ

نزدیک سخت نفرت خیز ہیں یوں خدا ہر متکبر سرکش کے دل پر علامت مقرر کر دیتا ہے

مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانُ ابْنِ لِي

اور فرعون نے کہا اے ہامان ہمارے لئے ایک محل بنوا دے تاکہ

صَرْحًا لَعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ ﴿٣٦﴾ أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ

(اس پر چڑھ کر) رستوں پر پہنچ جاؤں یعنے آسمانوں کے رستوں پر

فَأَطَّلِعَ إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا ۚ

پھر موسیٰ کے خدا کو جھانک (کر دیکھ) لوں اور میں تو اسے یقینی جھوٹا سمجھتا ہوں

لہ یہ بھی حزقیل ہی کا قول ہے اب انھوں نے فرعون کے درباریوں کو دوسری طرح سمجھانا شروع کیا یعنے پہلے تو آپ کہیں وہ تو سمجھی شانی تھیں اب گویا یہ انھیں سے کہا۔ یعنی جس طرح تم لوگ جب حضرت یوسف جیتے تھے تو ان کی نبوت کے بھی قائل نہ ہوئے اور ان کے معجزے دیکھنے کے بعد بھی ان کو معمولی دنیا کا بادشاہ سمجھتے رہے مگر جب وہ چل بسے اور جو انتظامات وہ کر گئے تھے ان کا شیرازہ کھل گیا اور کسی کے سنبھالے نہ سنبھلا اور سلطنت میں بدنظمی پھیل گئی تو یوسف کی قدر ہوئی اور لگے رونے واقعی نبی تھے اور کہنے لگے کہ اب ان کا سا کوئی نبی نہ ہوگا غرض یہ ہے کہ اب بھی کچھ دن تم پچھتاؤ گے۔ بنی اسرائیل کے مصر میں آنے کا حال سورہ یوسف میں بتفصیل مذکور ہو چکا ہے۔ یہ فرعون ولید بن مصعب بن ریان ہے یعنی حضرت یوسف کے زمانہ کے فرعون ریان کا پوتا۔ کہتے ہیں جو نئی ہوں کہ موسیٰ جھوٹا ہے اور میں خدا کا قائل نہیں مگر موسیٰ کے خیال کی تائید کے لئے بھی کر دیکھوں فرعون کے محل بنوانے اور اس پر چڑھنے اور محل کے تباہ ہونے کی کیفیت پچھلے قصص میں مذکور ہے۔

وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ
اور اسی طرح فرعون کی بدکرداریاں اس کو بھلی کر کے دکھا دی گئی تھیں اور وہ
السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۝۳۷ وَقَالَ
راہ راست سے روک دیا گیا تھا اور فرعون کی تدبیر تو بس بالکل غارت ہونے والی تھی۔ اور جو
الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ
شخص (دربردہ) ایماندار تھا کہنے لگا بھائیو میرا کہنا مانو میں تمہیں ہدایت کے رستے دکھاؤں
الرَّشَادِ ۝۳۸ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ؗ
گا۔ بھائیو یہ دُنیاوی زندگی تو بس (چند روزہ) فائدہ ہے اور آخرت
وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝۳۹ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً
ہی ہمیشہ رہنے کا گھر ہے جو بُرا کام کرے گا تو اُسے بدلا بھی ویسا
فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ
ہی ملے گا اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت مگر
اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
ایمان دار ہو تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے
يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۴۰ وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ
وہاں انھیں بے حساب روزی ملے گی اور اے میری قوم مجھے کیا ہوا ہے کہ میں
اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ۝۴۱ تَدْعُوْنَنِيْ
تمکو نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو تم مجھے بلاتے ہو کہ
لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؗ وَّ
میں خدا کے ساتھ کفر کروں اور اس چیز کو اس کا شریک بناؤں جس کا مجھے علم بھی نہیں۔ اور
اَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ۝۴۲ لَا جَرَمَ اَنَّمَا
میں تمہیں غالب (اور) بڑے بخشنے والے خدا کی طرف بلاتا ہوں بے شک تم جس چیز کی طرف مجھے

ع
النصف

تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي
بلاتے ہو وہ نہ تو دُنیا ہی میں پکارے جانے کے قابل ہے اور نہ آخرت

الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ
میں اور آخر میں ہم سب کو خدا ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ حد

هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَ
سے بڑھ جانے والے جہنمی ہیں تو جو میں تم سے کہتا ہوں عنقریب ہی اسے یاد کرو گے

اُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾
اور میں تو اپنا کام خدا ہی کو سونپے دیتا ہوں کچھ شک نہیں کہ خدا بندوں کے حال کو

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ
دیکھ رہا ہے ۱؎ تو خدا نے اسے ان کی تدبیروں کی بُرائی سے محفوظ رکھا اور فرعونیوں کو

فِرْعَوْنَ سُوْۗءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا
بُرے عذاب نے (ہر طرف سے) گھیر لیا (اور اب تو قبر میں دوزخ کی) آگ ہے کہ وہ لوگ (ہر)

غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ
صبح و شام اس کے سامنے لاکھڑے کئے جاتے ہیں اور جس دن قیامت برپا ہوگی (حکم ہوگا کہ)

فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَاِذْ يَتَحَاۗجُّوْنَ فِي النَّارِ
فرعون کے لوگوں کو سخت سے سخت عذاب میں داخل کرو اور یہ لوگ جس وقت جہنم میں باہم جھگڑیں گے

فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ
تو کم حیثیت لوگ بڑے آدمیوں سے کہیں گے کہ ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم اس وقت

تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾
(دوزخ کی) آگ کا کچھ حصہ ہم سے ہٹا سکتے ہو تو بڑے لوگ کہیں گے

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ
(اب تو) ہم (تم) (سب کے سب آگ میں پڑے ہیں خدا (کو) تو بندوں کے بارے

۱؎ یہاں تک تو حزقیل مومن آلِ فرعون نے گول گول باتیں کہیں لیکن اب فہمائش کرتے ہے مگر کہتے کہتے آخر تاب ضبط نہ رہی اور یہ سمجھ کر کہ ... اس سے ان کا ایمان ظاہر ہو گیا اور لوگ ان کے دشمن ہو گئے اور فرعون سے جا کر شکایت کی اور یہ بھی کہا کہ وہ تیری خدائی کا قائل نہیں بلکہ موسیٰ کے خدا کو مانتا ہے اور موسیٰ ہی کی سی باتیں کرتا ہے فرعون یہ سن کر بولا اگرچہ وہ میرا چچازاد بھائی خلیفہ اور ولی عہد ہے لیکن یہ باتیں اگر اس نے کی ہیں تو ضرور قابل سزا ہے اور اگر تم لوگ اس پر تہمت رکھتے ہو تو تمہاری سزا کی جائے گی الغرض حزقیل بلائے گئے اور فرعون نے پوچھا کیا تم میری خدائی کا انکار اور میری نعمتوں کی ناشکری کرتے ہو وہ بولے بادشاہ بھلا تونے کبھی مجھے جھوٹ بولتے دیکھا ہے اس نے کہا نہیں بس اب یہ فوراً ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا تمہارا پروردگار کون ہے وہ بولے فرعون پوچھا تمہارا خالق کون ہے، وہ بولے فرعون پھر پوچھا تمہارا رازق کون ہے وہ بولے فرعون تب حزقیل نے کہا اے بادشاہ میں تجھے اور تمام حاضرین کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ جو ان کا پروردگار ہے وہ میرا جو ان کا خالق ہے وہ میرا جو ان کا رازق ہے وہ میرا اور جو ان کا پروردگار خالق اور رازق نہیں ہے میں اس سے بیزار ہوں یہ سن کر فرعون خوش ہو گیا اور ان کو گھر جانے کی اجازت دی اور جن لوگوں نے شکایت کی تھی ان سے فرعون نے کہا تم لوگ بڑے خانہ خراب ہو تم چاہتے ہو اور ہمارے ولیعہد کے درمیان لڑانا چاہتے تھے اور ملک میں فساد پھیلانے کا ارادہ تھا غرض وہ سب کے سب بُری طرح مارے گئے اس کے بعد والی آیت میں اس قصہ کی طرف اشارہ ہے اس کے متعلق اور قصے بھی لوگوں نے لکھے ہیں مگر جو روایت میں نے لکھی ہے وہ زیادہ قابل اعتبار ہے۔ واللہ اعلم براہ ۱۲

حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ

میں (جو کچھ) فیصلہ (کرنا تھا) کر چکا اور جو لوگ آگ میں (جل رہے) ہوں گے جہنم کے داروغاؤں

جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾

سے درخواست کریں گے کہ اپنے پروردگار سے عرض کرو کہ ایک دن تو ہمارے عذاب میں تخفیف کر

قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ قَالُوا

دے وہ جواب دیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر صاف روشن معجزے لیکر نہیں آئے تھے وہ کہیں گے

بَلَىٰ ۚ قَالُوا فَادْعُوا ۗ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي

ہاں (آئے تو تھے) تب فرشتے کہیں گے تو پھر تم خود (کیوں نہ) دعا کرو حالانکہ کافروں کی دعا تو بس

ضَلَالٍ ﴿٥٠﴾ إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ

بیکار ہی ہے ہم اپنے پیغمبروں کی اور ــه ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں بھی ضرور

الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ﴿٥١﴾ يَوْمَ لَا يَنفَعُ

مدد کریں گے اور جس دن گواہ (پیغمبر فرشتے گواہی کو) اٹھ کھڑے ہوں گے (اس دن بھی) جس دن ظالموں

الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ ۖ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ

کو ان کی معذرت کچھ بھی فائدہ نہ دے گی اور ان پر پھٹکار (برستی) ہو گی اور ان کے لئے

سُوءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَىٰ وَأَوْرَثْنَا

بہت برا گھر (جہنم) ہے اور ہم ہی نے موسیٰ کو ہدایت (کی کتاب توریت) دی اور

بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ ﴿٥٣﴾ هُدًى وَذِكْرَىٰ لِأُولِي

بنی اسرائیل کو (اس) کتاب کا وارث بنایا جو عقلمندوں کے لئے (سرتاپا) ہدایت و نصیحت

الْأَلْبَابِ ﴿٥٤﴾ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَاسْتَغْفِرْ

ہے تو (اے رسول) تم (ان کی شرارت پر) صبر کرو بیشک خدا کا وعدہ سچا ہے اور اپنے (امت کی) گناہوں

لِذَنبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ﴿٥٥﴾

کی معافی مانگو اور صبح و شام اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح کرتے رہو جن لوگوں کے

ــه ایک حدیث میں ہے کہ اس سے رجعت یعنی ظہور امام آخرالزمان کا زمانہ مراد ہے اور یہی زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ زمانہ سابق میں اس کثرت سے انبیاء اور مومنین قتل ہوئے جن کی کوئی حد نہیں اور باوجود اس کے ان کی کوئی نصرت نہیں کی گئی اسی لحاظ سے میں نے لننصر کا ترجمہ (مدد کریں گے) کیا ہے اور اگر صیغہ حال لیا جائے اور مدد کرتے ہیں اس کا ترجمہ کیا جائے تب اس کا مطلب یہ ہو گا کہ خداوند عالم ہمیشہ اپنے پیغمبروں اور مومنین کی مدد کرتا رہا لیکن مدد کئی طرح سے ہوتی ہے کبھی تقویت قلب سے کبھی دلائل میں مخالف پر غالب آنے سے کبھی اس طرح ان کا دشمنوں سے انتقام لینے سے کبھی دشمنوں کو ہلاک اور تباہ کر دینے سے کبھی قحط اور مثل اس کے بلاؤں میں مبتلا کر دینے سے اور ان اقسام میں سے کوئی نہ کوئی مدد ہر پیغمبر اور ہر مومن کے ساتھ خدا کی طرف سے ضرور ہوئی اللہ اعلم بمرادہ ۱۲

ــه یہ تو ظاہر ہے کہ انبیاء سے کوئی گناہ کبیرہ یا صغیرہ عمر بھر نہیں ہوتا پھر استغفار کی فرمائش محض تعلیم کی غرض سے ہے تاکہ اس کے ذریعے سے ان کے درجات بلند ہوں کیونکہ خدا کا مقصود تو یہ ہے کہ بندوں سے بندگی کی شان ادا ہو اور جو جس کے خاص بندے ہیں ان سے اور زیادہ ہو اور بندگی کی شان یہی ہے کہ اپنے کو ہمیشہ اس کے سامنے قاصر فرض کرکے اپنا سر جھکائے اور گڑگڑاتا رہے سے

بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش
عذر بدرگاہ خدا آورد

یا دوسرا مطلب لیا جائے کہ اپنی امت کے گناہوں کی معافی مانگئے اس لحاظ سے میں نے یہ ترجمہ کیا ہے ۱۲

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُجَادِلُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِ اللّٰہِ بِغَیۡرِ سُلۡطٰنٍ

پاس (خدا کی طرف سے) کوئی دلیل تو آئی نہیں اور (پھر) وہ خدا کی آیتوں میں (خواہ مخواہ) جھگڑتے

اَتٰہُمۡ ۙ اِنۡ فِیۡ صُدُوۡرِہِمۡ اِلَّا کِبۡرٌ مَّا ہُمۡ بِبَالِغِیۡہِ ۚ

ہیں اُن کے دل میں بڑائی (کی ہوس) ہے اور وہ اس تک کبھی پہنچنے والے نہیں

فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلۡقُ

تو تم خدا کی پناہ مانگتے رہو بیشک وہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے سارے

السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ اَکۡبَرُ مِنۡ خَلۡقِ النَّاسِ وَ لٰکِنَّ

آسمان و زمین کا پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنے کی نسبت یقینی ۱ بڑا (کام ہے) مگر اکثر

اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَ مَا یَسۡتَوِی الۡاَعۡمٰی وَ الۡبَصِیۡرُ ۬ۙ

لوگ (اتنا بھی) نہیں جانتے اور اندھا اور آنکھ والا (دونوں) برابر نہیں ہو سکتے

وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ لَا الۡمُسِیۡٓءُ ؕ قَلِیۡلًا

اور نہ مومنین جنہوں نے اچھے کام کئے اور نہ بدکار (ہی) برابر ہو سکتے ہیں بات یہ ہے

مَّا تَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَۃَ لَاٰتِیَۃٌ لَّا رَیۡبَ فِیۡہَا

کہ تم لوگ بہت کم غور کرتے ہو قیامت تو ضرور آنے والی ہے اس میں کسی طرح کا شک نہیں

وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۹﴾ وَ قَالَ

مگر اکثر لوگ (اس پر بھی) ایمان نہیں رکھتے اور تمہارا پروردگار ارشاد فرماتا ہے

رَبُّکُمُ ادۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ

کہ تم مجھ ۲ سے دعائیں مانگو میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا جو لوگ ہماری عبادت سے اکڑتے

یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِیۡ سَیَدۡخُلُوۡنَ جَہَنَّمَ

ہیں وہ عنقریب ہی ذلیل و خوار ہو کر یقینی جہنم واصل ہوں

دٰخِرِیۡنَ ﴿۶۰﴾ اَللّٰہُ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الَّیۡلَ لِتَسۡکُنُوۡا

گے خدا ہی تو ہے جس نے تمہارے واسطے رات بنائی تاکہ تم آرام

۱ یہ ان لوگوں کے قائل کرنے کے لئے ہے جو قیامت اور حشر و نشر کو نہیں مانتے مطلب یہ ہے کہ وہ اتنا نہیں سمجھتے کہ آسمان و زمین کا پیدا کرنا تو زیادہ دشوار کام ہے مگر خدا نے یہ کر دکھایا تو انسان کو دوبارہ پیدا کرنا کون مشکل کام ہے۔ ۲ اس میں بھی وہی بندگی کی شان کا اظہار مقصود ہے دعا میں بھی فائدہ کیا کہ ہے کہ یہ ایک عمدہ عبادت ہے اور خدا اسے پسند کرتا ہے کیونکہ اس میں تواضع عاجزی اور فروتنی کی اعلیٰ شان نمایاں ہو کر پائی جاتی ہے اگرچہ اس میں ہمارا مطلب پورا نہ ہو تو کیسے کہ ثواب ہوا کبھی اپنی دعا کی مقبولیت سمجھو فرض کرو کہ ایک شخص کے دو لڑکے ہوں ایک تو اکثر رہے اور دوسرا اپنے باپ کے سامنے سر جھکا کے اپنے خواہش کو مانگتا ہے تو اگرچہ یہ ضرور نہیں کہ ہر بار باپ اپنے بیٹے کی ہر خواہش اور تمنا کو پورا کرے کیونکہ بچہ تو اپنی ناسمجھی کی وجہ سے بہت سی چیزیں بھی مانگتا ہے جو اس کے لئے فقط نامناسب نہیں بلکہ مضر ہیں۔ پھر باپ کو گو پورا کرے مگر باوجود اس کے ایک شفیق باپ اس بچے سے زیادہ خوش ہوگا اور اس کے بہت ہوئے سے خوش ہی شان ہیں اور خدا کی ذرہ بھی اگر ہم اس سے نعمت۔

ع ۶

بس است ۳۰۔۴

فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ
آرام کرو اور دن کو روشن بنایا تاکہ کام کرو۔ بیشک خدا لوگوں پر بڑا فضل و کرم والا
وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝٦١ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ
ہے مگر اکثر لوگ (اس کا) شکر نہیں کرتے یہی خدا تمہارا پروردگار ہے جو ہر چیز کا
خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ۝٦٢
خالق ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں بہکے جا رہے ہو۔
كَذَٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ۝٦٣
جو لوگ خدا کی آیتوں سے انکار رکھتے تھے وہ اسی طرح بہک رہے تھے اللہ ہی
اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً
تو ہے جس نے تمہارے واسطے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا اور اسی
وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ
نے تمہاری صورتیں بنائیں تو اچھی صورتیں بنائیں اور اسی نے تمہیں صاف ستھری چیزیں کھانے کو دیں یہی
ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝٦٤ هُوَ
اللہ تو تمہارا پروردگار ہے تو خدا بہت ہی متبرک ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے وہی
الْحَيُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ
(ہمیشہ) زندہ ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو نری کھری اسی کی عبادت کر کے اسے دعا مانگو
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝٦٥ قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ
سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے (اے رسول) تم کہہ دو کہ جب میرے پاس میرے
الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ
پروردگار کی بارگاہ سے کھلے ہوئے معجزے آ چکے تو مجھے اس بات کی مناہی کر دی گئی ہے کہ خدا کو چھوڑ
مِن رَّبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝٦٦
کر جن کو تم پوجتے ہو میں ان کی پرستش کروں اور مجھے تو یہ حکم ہو چکا ہے کہ میں سارے جہان کے پالنے والے

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ

کا فرمانبردار رہوں وہی وہ (خدا) ہے جس نے تم کو (پہلے پہل) مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے

عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ

پھر جمے ہوئے خون سے پھر تم کو بچہ بنا کر (ماں کے پیٹ سے) نکالتا ہے تاکہ (تم) پھر (زندہ رکھتا

لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَ

ہے تاکہ تم (اپنی جوانی کو پہنچو پھر اور زندہ رکھتا ہے تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو (اس سے

لِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۞ ٦٧ هُوَ

پہلے ہی مر جاتا ہے غرض (تم کو اس وقت تک زندہ رکھتا ہے) کہ تم (موت کے) مقررہ وقت تک پہنچ جاؤ اور تاکہ تم (اس کی

الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ

قدرت کو) سمجھو وہی خدا ہے جو جلاتا اور مارتا ہے پھر جب وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو اس سے کہہ دیتا ہے

لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۞ ٦٨ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِىْٓ

کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتا ہے (اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں (کی حالت) پر غور نہیں کیا جو خدا

اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ۞ ٦٩ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ

کی آیتوں میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں یہ کہاں بھٹکے چلے جا رہے ہیں جن لوگوں نے کتاب خدا

وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۫ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۞ ٧٠ اِذِ

اور ان باتوں کو جو ہم نے پیغمبروں کو دے کر بھیجا تھا جھٹلایا تو بہت جلد (اس کا نتیجہ) انہیں معلوم

الْاَغْلٰلُ فِىْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ ۞ ٧١ فِى

ہو جائیگا جب (بھاری بھاری) طوق اور زنجیریں ان کی گردنوں میں ہوں گی (اور پہلے) کھولتے ہوئے

الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِى النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۞ ٧٢ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ

پانی میں گھسیٹے جائیں گے پھر (جہنم کی) آگ میں جھونک دیئے جائیں گے پھر اُن سے پوچھا جائے گا

اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۞ ٧٣ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا

کہ خدا کے سوا جن کو (اس کا) شریک بناتے تھے (اس وقت) کہاں ہیں وہ کہیں گے اب تو وہ ہم سے

خدا کی قدرت

ع ٧

منزل ٦

قیامت میں کفار کی حالت

ضَلُّوا عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُوا مِن قَبْلُ شَيْئًا ۚ
جاتے رہے بلکہ (سچ یوں ہے کہ) ہم تو پہلے ہی سے (خدا کے سوا) کسی چیز کی پرستش نہ کرتے تھے
كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ﴿٧٤﴾ ذَٰلِكُم بِمَا كُنتُمْ
یوں خدا کافروں کو بہکلاتے گا (کہ کچھ سمجھ میں نہ آئے گا) یہ اس کی سزا ہے۔ کہ تم دنیا میں
تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ
ناحق (بات پر) نہال نہال تھے اور اس کی سزا ہے کہ تم اترایا
تَمْرَحُونَ ﴿٧٥﴾ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ
کرتے تھے اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ (اور) ہمیشہ اسی میں
فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٧٦﴾ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ
(پڑے) رہو۔ غرض تکبر کرنے والوں کا بھی (کیا) بُرا ٹھکانا ہے تو اے رسول تم صبر کرو خدا
اللَّهِ حَقٌّ ۚ فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ
کا وعدہ یقینی سچا ہے تو جس (عذاب) کی ہم انہیں دھمکی دیتے ہیں اگر ہم تم کو اس میں سے کچھ
نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٧٧﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا
دکھادیں یا تم ہی کو (اس کے نزول سے پہلے) دنیا سے اٹھا لیں تو آخر پھر ان کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے اور تم سے پہلے
رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَ
بھی ہم نے بہت سے پیغمبر بھیجے ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جن کے حالات ہم نے تم سے بیان کر دیئے
مِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ
اور کچھ ایسے ہیں جن کے حالات تم سے نہیں دوہرائے اور کسی پیغمبر کی یہ مجال نہ تھی کہ خدا کے حکم
أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ
دیئے بغیر کوئی معجزہ دکھا سکے پھر جب خدا کا (عذاب) آ پہنچا تو ٹھیک ٹھیک
قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ﴿٧٨﴾
فیصلہ کر دیا گیا اور اہل باطل ہی اس وقت گھاٹے میں رہ گئے خدا ہی تو ہے جس

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا

خدا ہی تو ہے جس نے تمہارے واسطے چارپائے پیدا کئے تاکہ تم ان میں سے کسی پر سوار ہوتے ہو اور کسی کو

تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا

کھاتے ہو اور تمہارے لئے ان میں (اور بھی) فائدے ہیں اور تاکہ تم ان پر (چڑھ کر)

حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ

اپنی دلی مقصد تک لہ پہنچو اور ان پر اور (نیز) کشتیوں پر سوار پھرتے

تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾

ہو اور وہ تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتا ہے تو تم خدا کی کن کن نشانیوں کو نہ مانو

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

گے تو کیا یہ لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں تو دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَ

ان کا انجام آخر کیا ہوا جو اُن سے (تعداد میں) کہیں زیادہ تھے اور قوت اور

اَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَا اَغْنٰى عَنْهُمْ

زمین پر (اپنی) نشانیاں (یادگاریں) چھوڑنے میں بھی کہیں بڑھ چڑھ کے تھے تو جو کچھ

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

ان لوگوں نے کیا کرایا تھا اُن کے کچھ بھی کام نہ آیا پھر جب اُن کے پیغمبر اُن کے پاس

بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَ

واضح و روشن معجزے لیکر آئے تو جو علم لہ (اپنے خیال میں) ان کے پاس تھا اس پر نازاں ہوئے

حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾

اور جس (عذاب) کی یہ لوگ ہنسی اڑاتے تھے اُسی نے اُن کو چاروں طرف سے گھیر لیا تو جب

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ

اُن لوگوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تو کہنے لگے ہم یکتا خدا پر ایمان لائے اور جس چیز

لہ ان پر اسباب لاد کر تجارت کرو خود سوار ہو کر حج و زیارت تجارت تحصیل علم اور دیگر حاجات کے لئے قریب یا دور سفر کرو۔ لہ اس سے یا تو اُن کے باطل اعتقادات مراد ہیں یا علم معاش تجارت وغیرہ یا علم فلاسفہ مقصود ہے کہ یہ لوگ اس بیہودہ خیال میں تھے کہ ہم لوگ اپنے زور علم سے انبیاء کو مناظرہ میں دبا لیں گے جس طرح حکمائے یونان اپنے علم فلسفہ پر اس قدر نازاں تھے کہ جب انبیاء کی وحی وغیرہ کا حال سنتے تو اُسے بے قدر اور ذلیل سمجھتے اور اپنے علم کی بہ نسبت اس کو جہل کہتے چنانچہ جب حضرت موسیٰ پیغمبر ہو کر آئے تو لوگوں نے سقراط حکیم سے کہا تم حضرت موسیٰ کے پاس علم دین سیکھنے کیوں نہیں جاتے تو کہنے لگا ہم علم اخلاق سے آراستہ ہیں ہم کو کسی اور علم کی ضرورت نہیں۔ ۱۲

كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝۸۴ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ

کو ہم اس کا شریک بناتے تھے اب ہم اُن کو نہیں مانتے تو جب ان لوگوں نے ہمارا عذاب (آتے)

اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ

دیکھ لیا تو اب ان کا ایمان لانا ان کو کچھ بھی فائدہ مند نہیں ہو سکتا لے (یہ) خدا کی عادت (ہے) جو اپنے

خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝۸۵

بندوں کے بارے میں (سدا سے) چلی آتی ہے اور کافر لوگ اس وقت گھاٹے میں ع رہ گئے۔

(۴۱) سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ (۶۱)

اٰیاتها ۵۴ — رکوعاتها ۶

سورہ حٰم (سجدہ) مکہ میں نازل ہوا۔ اس کی چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۝۱ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۲ كِتٰبٌ

حٰم (یہ کتاب) رحمان و رحیم خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے یہ (وہ) کتاب عربی

فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۳

قرآن ہے جس کی آیتیں سمجھدار لوگوں کے واسطے تفصیل کے ساتھ بیان کر دی گئی ہیں

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا

(نیک کاروں کو) خوشخبری دینے والا اور (بدکاروں کو) ڈرانے والا ہے اس پر بھی ان میں سے اکثر نے

يَسْمَعُوْنَ ۝۴ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا

منہ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں اور کہنے لگے جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس سے تو ہمارے

تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ

دل پردوں میں ہیں (کہ دل کو نہیں لگتی) اور ہمارے کانوں میں گرانی (یعنی بہرا پن) ہے (کہ کچھ سنائی نہیں دیتا)

بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝۵

اور ہمارے تمہارے درمیان ایک پردہ (حائل) ہے تو تم اپنا کام کرو ہم (اپنا) کام کرتے ہیں (اے رسول) کہہ دو

لے کیونکہ عذاب کے دیکھ کر توبت تکلیف شرعی باقی نہیں رہتی اسی طرح سے حضرت طلحہ — جو حضرت عائشہؓ کے اصل اعجاز لئے تھے جب جنگ جمل میں تھی اور اپنی زندگی سے مایوس ہوئے تو حضرت علیؓ سے کہلوا بھیجا میں بیعت کے توڑنے سے توبہ کرتا ہوں آپ معاف کیجئے تو آپ نے فرمایا کہ یاس کی توبہ قبول نہیں ہوا کرتی غرض وہ اسی حالت میں رخصت ہوئے اور حقیقتاً وہ مروان کے تیر سے مارے گئے جو حضرت عثمانؓ کے قاتل تھے اور قاتل و مقتول دونوں حضرت عائشہ کے طرفدار تھے

لے ان دونوں آیتوں کے متعلق ایک دلچسپ حکایت سنئے کسی نصرانی نے ایک مسلمان عورت سے زنا بالجبر کیا اور جب متوکل کے پاس گرفتار ہو کر آیا تو سزا کے خوف سے مسلمان ہو گیا اب علماء میں اختلاف ہوگیا کہ وہ حد کا مستحق باقی رہا یا نہیں اور ہے تو کس حد کا غرض متوکل نے امام علی نقی علیہ السلام سے لکھ کر پوچھا آپ نے تحریر فرمایا کہ وہ اتنا مارا جائے کہ مر جائے جب یہ جواب متوکل کے پاس پہنچا تو دربار کے علماء نے انکار کیا کہ یہ قرآن یا حدیث رسول میں نہیں ہے پھر متوکل نے پوچھا تو آپ نے یہی دونوں آیتیں لکھ کر بھیجیں تو وہ علماء اپنا سا منہ لیکر رہ گئے اور وہ مارا گیا

لے اس سورہ میں قرآن کا آسمانی کتاب ہونا حضرت کی رسالت آسمان زمین وغیرہ کی پیدائش قوم عاد کا قصہ قیامت میں ہمارے اعضا بھی ہمارے خلاف گواہی دیں گے کفار مکہ کی شرارت۔ مومن کی تعریف برائی کا بدلہ بھی بھلائی سے دو سورج، چاند وغیرہ بھی اسی کی مخلوق ہیں قرآن کے قریب بھی باطل کا گذر نہیں قرآن کی حقیقت کا ثبوت انسان کی حالت، خدا کے وجود کی دلیل وغیرہ مذکور ہے ۱۲۰ – ۱۲۰ – ۱۲۰

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ

کہہ دو کہ میں بھی تمہارا ہی سا آدمی ہوں (مگر فرق یہ ہے کہ) مجھ پر وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود بس (وہی)

وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۗ وَوَيْلٌ

یکتا خدا ہے تو سیدھے اس کی طرف متوجہ رہو اور اسی سے بخشش کی دعا مانگو اور مشرکوں

لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ

پر افسوس ہے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

بھی قائل نہیں بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ قُلْ اَئِنَّكُمْ

کرتے رہے انکے لئے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم ہونے ۱ والا ہی نہیں کہو (اے رسول)

لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَ

تم کہدو کہ کیا تم اس (خدا) سے انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا اور تم

تَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَجَعَلَ

(اوروں کو) اس کا ہمسر بناتے ہو وہی تو سارے جہان کا سرپرست ہے اور اسی نے زمین میں

فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا

اسکے اوپر سے پہاڑ پیدا کئے اور اسی نے اس میں برکت عطا کی اور اسی نے ایک مناسب انداز پر

فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى

اسمیں سامان معیشت کا بندوبست کیا یہ سب کچھ چار دن ۲ میں (اور تمام طلبگاروں ۳ کے لئے برابر) پھر آسمان کی

السَّمَاۗءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا

طرف متوجہ ہوا اور وہ (اسوقت) دھواں (کا سا) تھا تو اسنے اس سے اور زمین سے فرمایا کہ تم دونوں آؤ خوشی

طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَاۗىِٕعِيْنَ ۝ فَقَضٰهُنَّ

سے خواہ کراہت سے دونوں نے عرض کیا کہ ہم خوشی خوشی حاضر ہیں (اور حکم کے پابند ہیں) پھر اس نے

---

۱ یہ ایک معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ یہ ایک ایسا عطیہ ہوگا جس پر احسان نہیں جتایا جائیگا تاکہ یہ کبھی چھنیں نہیں۔ ۲ یہ چار دن پہلے دو دنوں سے الگ نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ زمین اور جتنی چیزیں دریا پہاڑ درخت اور سامان معیشت زمین میں سب چار دن میں پیدا ہوئے اور آسمان سے چاند اور سورج وغیرہ دو دن میں اسی بنا پر دوسری جگہ فرمایا ہے کہ ہم نے آسمان زمین اور ان دونوں کے درمیان کی چیزیں چھ دن میں پیدا کیں ۱۲ ۳ طلبگاروں سے حاجتمند مراد ہیں خواہ مانگیں یا نہ مانگیں جو کچھ جس کو درکار ہے دیتا ہے ۔ اوم زمین سے مقصود عام اوست یعنی عالم ... ۴ یہ ظاہر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ واقعی خدا نے فرمایا اور آسمان و زمین نے جواب دیا بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان دونوں کی شان اور حالت یہ تھی کہ اگر ان کی زبان ہوتی تو یہی جواب دیتے جیسے ہمارے اردو محاورے میں بولتے ہیں کہ فلاں چیز زبان حال سے کہہ رہی تھی اور خدا کی قدرت سے بعید بھی نہیں کہ انہیں سے آواز آتی ہو اور حاضرین اس وجہ سے فرمایا کہ فقط آسمان و زمین ہی کی طرف سے یہ جواب نہ تھا بلکہ جو لوگ ساحبان عقل ان میں ہیں ان کی طرف سے بھی ۔

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ

دونوں میں اس (دھوئیں) کے سات آسمان لہ بنائے اور ہر آسمان میں اس کے انتظام کا حکم (کارکنان

اَمْرَهَا ۚ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَ

قضا وقدر کے پاس) بھیجا اور ہم نے نیچے والے آسمان کو ستاروں کے چراغوں سے مزین کیا اور (شیطانوں سے)

حِفْظًا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾ فَاِنْ

محفوظ رکھا یہ واقف کار غالب (خدا) کے (مقرر کئے ہوئے) اندازے ہیں پھر اگر اس پر بھی یہ کفار منہ پھیریں

اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ

تو کہہ دو کہ میں تم کو ایسی بجلی گرنے کے عذاب سے ڈراتا ہوں جیسی قوم عاد و ثمود کی بجلی کی کڑک کہ جب

عَادٍ وَّثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ

ان کے پاس اُن کے آگے سے اور پیچھے سے پیغمبر (یہ خبر لے کر) آئے کہ خدا کے

اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ

سوا کسی کی عبادت نہ کرو تو کہنے لگے کہ اگر

قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ

ہمارا پروردگار چاہتا تو فرشتے نازل کرتا اور جو (باتیں) دے کر تم لوگ بھیجے

بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي

گئے ہو ہم تو اسے نہیں مانتے تو عاد ناحق روئے زمین میں غرور کرنے

الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ

لگے اور کہنے لگے کہ ہم سے بڑھ کر قوت میں کون ہے کیا ان لوگوں نے

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ

اتنا بھی غور نہ کیا کہ خدا جس نے اُن کو پیدا کیا ہے وہ اُن سے قوت

اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾

میں کہیں بڑھ کر ہے غرض وہ لوگ ہماری آیتوں سے انکار ہی کرتے رہے

لہ علم ہیئت کی تحقیقات سے بھی یہی معلوم ہوا ہے کہ پہلے صرف پانی ہی پانی تھا اس میں اللہ کی قدرت سے حرارت پیدا ہوئی اسی سے جھاگ (پھین) نکلے پھر اس سے بخارات بلند ہوئے اور ان بخارات سے آسمان بنا اور جھاگ جو جم کر رہ گئی وہ زمین ہوئی اسی مطلب کی تفصیل توریت میں بھی ہے اور جناب امیر نے بھی بہت تفصیل سے اس کو بیان فرمایا ہے دیکھو نہج البلاغہ ... وہ بھی فرشتوں کی باتیں نہیں سن سکتے ۱۲ منہ

صاعقہ کے اصلی معنی ہلاک اور تباہ کرنے والی چیز کے ہیں اور چونکہ بجلی بھی آگ کی صورت میں جس پر گرتی ہے اس کو تباہ کر دیتی ہے اس وجہ سے عرب میں اسی کو صاعقہ کہتے ہیں اور اسی بنا پر ہم نے بھی صرف بجلی کے ساتھ ترجمہ کیا

۱۲ - ۱۲ - ۱۲

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ
تو ہم نے بھی (ان پر) نحوست کے دنوں میں اُن پر بڑے زوروں کی آندھی چلائی تاکہ دُنیا کی
لِّنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ
زندگی میں بھی اُن کو رسوائی کے عذاب کا مزہ چکھا دیں اور آخرت کا عذاب
لَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ ﴿١٦﴾
تو اور زیادہ رسوا کرنے والا ہو ہی گا اور (پھر) ان کو کہیں سے مدد بھی نہ ملے گی۔
وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ
اور رہے ثمود تو ہم نے ان کو سیدھا راستہ دکھا دیا مگر ان لوگوں نے ہدایت کے مقابلہ میں گمراہی
فَأَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا
کو پسند کیا تو ان کی کرتوتوں کی بدولت ذلت کے عذاب کی بجلی نے اُن کو آ
يَكْسِبُونَ ﴿١٧﴾ وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا
پکڑا اور جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے تھے، انکو ہم نے (اس) مصیبت
يَتَّقُونَ ﴿١٨﴾ وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ
سے بچا لیا اور جس دن خدا کے دشمن دوزخ کی طرف ہنکائے جائیں گے تو یہ لوگ
فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٩﴾ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ
ترتیب وار کھڑے کئے جائیں گے یہاں تک کہ جب سب کے سب جہنم کے پاس جائینگے تو اُنکے
عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُم
کان اور اُن کی آنکھیں اور ان کے (گوشت) پوست ان کے خلاف اُن کے مقابلہ میں ان کی
بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٠﴾ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ
کارستانیوں کی گواہی ل دیں گے اور یہ لوگ اپنے اعضا سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے
شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنطَقَ
خلاف کیوں گواہی دی تو وہ جواب دیں گے کہ جس خدا نے ہر چیز کو گویا کیا اسی نے ہم کو بھی (اپنی قدرت

ل یہ اس وقت ہوگا کہ جب عموم سامنے کھڑے کئے جائیں گے اور اپنے گناہوں سے انکار کریں گے تو جو فرشتے ان کی برائیاں لکھتے تھے ان کے خلاف گواہی دیں گے اس وقت یہ لوگ دعویٰ کریں گے کہ غائب ہوتے ہیں کے خیال کو اس شعر میں ادا کیا ہے ؎
پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق
آدمی کوئی ہمارا دمِ تحریر بھی تھا؟
یہ تو تیرے فرشتے ہیں تیری ہی کہیں گے اس وقت ان کے اعضا ان کے خلاف گواہی دیں گے ۔ ۳۰

ع

ہمارے اعضا بھی ہمارے خلاف گواہی دیں گے

كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ۲۱

ہے گویا کیا اور اسی نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور (آخر) اسی کی طرف تم لوگ لوٹائے جاؤ گے

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ

اور تمہاری تو یہ حالت تھی کہ تم لوگ اس خیال سے اپنے گناہوں کی پردہ داری بھی تو نہیں کرتے تھے کہ تمہارے کان

سَمْعُكُمْ وَلَاۤ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ

اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے اعضا تمہارے برخلاف گواہی دیں گے بلکہ تم تو اس خیال میں رہتے

ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ ۲۲ وَ

ہوئے تھے کہ خدا کو تمہارے بہت سے کاموں کی خبر ہی نہیں [1] اور تمہاری اس بدخیالی

ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ

نے جو تم اپنے پروردگار کے بارے میں رکھتے تھے۔ تمہیں تباہ

فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ ۲۳ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا

کر چھوڑا آخر تم گھاٹے میں رہے پھر اگر یہ لوگ صبر بھی

فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ

کریں تو بھی ان کا ٹھکانہ دوزخ ہی ہے اور اگر توبہ کریں تو ان کی توبہ قبول

مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ۝ ۲۴ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا

نہیں کی جائے گی اور ہم نے (گویا خود) شیطانوں کو ان کا ہمنشین مقرر کر دیا تھا

لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ

تو انھوں نے اُن کے اگلے پچھلے تمام امور ان کی نظروں میں بھلے کر دکھائے

عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ

تو جنات اور انسانوں کی اُمتیں جو اُن سے پہلے گزر چکی تھیں اُنھیں کے شمول میں (عذاب کا)

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ ۲۵ ۶ وَقَالَ

وعدہ اُنکے حق میں بھی پورا ہو کر رہا بیشک یہ لوگ اپنے گھاٹے کے درپے تھے اور کفار کہنے

[1] ابن عباس کہتے ہیں میں نے ایک دفعہ اپنے کو خانہ کعبہ کے پردے میں چھپایا اسی اثنا میں تین آدمی صفوان امیہ اور عبداللہ ثقفی آئے اور باہم یہ باتیں کرنے لگے کہ کیا خدا ہماری پوشیدہ باتوں کو بھی جانتا ہے میں نے حضرت رسول سے یہ بیان کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

[2] ابن عباس سے روایت ہے کہ مکے کے بڑے بڑے کفار قرآن کے مقابلے سے عاجز ہوئے تو ان کو خوف پیدا ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اعراف و جوانب کے صحرائی عرب آ کر قرآن کو سن لیں اور ایمان لے آئیں غرض ان لوگوں نے باہم یہ مشورہ کیا کہ جب حضرت رسول قرآن سنانے لگیں تو لوگ کھڑے ہو کر غل مچائیں بیہودہ باتیں کریں تالیاں پیٹیں سیٹیاں بجائیں اور وہ لوگ یہ ناشائستہ حرکتیں کرنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲۰ — ۱۲ —

کفار مکہ کی شرارت

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ

لگے کہ اس قرآن کو سنو ہی نہیں اور جب پڑھیں (تو) اس (کے بیچ) میں غل مچا دیا کرو

لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۲۶ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا

تاکہ (اس ترکیب سے) تم غالب آجاؤ تو ہم بھی کافروں کو سخت عذاب کے مزے

شَدِيْدًا وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۲۷

چکھائیں گے اور ان کی کارستانیوں کی بہت بری سزا یہ دوزخ ہی خدا کے

ذٰلِكَ جَزَاۤءُ اَعْدَاۤءِ اللّٰهِ النَّارُ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ

دشمنوں کا بدلہ ہے کہ وہ جو ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے اس

جَزَاۤءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۲۸ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کی سزا میں ان کے لئے اس میں ہمیشہ (رہنے) کا گھر ہے اور (قیامت کے دن) کفار کہیں گے

رَبَّنَاۤ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا

کہ اے ہمارے پروردگار جنوں اور انسانوں میں سے جن لوگوں نے ہمکو گمراہ کیا تھا (ایک نظر)

تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ۲۹ اِنَّ الَّذِيْنَ

ان کو ہمیں دکھا دے کہ ہم انکو اپنے پاؤں تلے (روند) ڈالیں تاکہ وہ خوب ذلیل ہوں اور جن

قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰۤىِٕكَةُ

لوگوں نے (اپنے دل سے) کہا کہ ہمارا پروردگار تو (بس) خدا ہے پھر وہ اسی پر قائم بھی رہے ان پر فرشتے

اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ

(ان کے مرتے) وقت (رحمت کے فرشتے) نازل ہونگے (اور کہیں گے) کہ کچھ خوف کرو اور نہ غم کھاؤ اور جس بہشت

كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۳۰ نَحْنُ اَوْلِيٰۤؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ

کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا اسکی خوشیاں مناؤ۔ ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت

الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْۤ

میں بھی (رفیق) ہیں اور جس چیز کو تمہارا جی چاہے بہشت میں تمہارے

اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ

واسطے موجود ہے اور جو چیز طلب کروگے وہاں تمہارے لئے (حاضر) ہوگی (یہ) بخشنے والے

غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى

مہربان (خدا) کی طرف سے (تمہاری) مہمانی ہے اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو)

اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾

خدا کی طرف بلائے [1] اور اچھے اچھے کام کرے اور کہے کہ میں بھی یقیناً (خدا کے) فرمانبرداروں میں

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ

ہوں اور [2] بھلائی برائی (برابر) نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا) ایسے طریقے سے جواب دو جو

هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ

نہایت اچھا ہو (ایسا کروگے) تو تم دیکھوگے کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمہارا

كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا

دلسوز دوست ہے اور یہ بات بس ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو صبر کرنے والے ہیں

وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۳۵﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ

اور انہیں لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو بڑے نصیب ور ہیں اور اگر تمہیں شیطان کی طرف

مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ

سے وسوسہ پیدا ہو تو خدا کی پناہ مانگ لیا کرو بے شک وہ (سب کی) سنتا

الْعَلِيْمُ ﴿۳۶﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَ

جانتا ہے اور اُس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند

الْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا

ہیں (تو تم لوگ) نہ سورج کو سجدہ کرنا اور نہ چاند کو اور اگر تم کو خدا ہی کی عبادت کرنی

لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾

منظور ہے تو بس اسی کو سجدہ کرو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے۔

ع

[1] بعض مفسرین نے اس کے ظاہری الفاظ کا خیال کر کے عام مؤذنوں یا داعیوں کی فضیلت مراد لی [illegible] آیت کو مکی ہے مگر اس کے معانی کا خیال کیجئے تو اس کا مطلب کچھ اور نکلتا ہے اور [illegible] کہ اس کے مصداق [illegible] [illegible] ہوسکتے اور [illegible] ہی ہیں [illegible] اس آیت کی شان میں نازل ہوئی ہے واللہ اعلم۔

[2] ایک روایت میں ہے کہ بھلائی سے محبت رسول کی دوستی اور برائی سے ان کی دشمنی مراد ہے [illegible] اس کی تفسیر حدیث [illegible] سے بخوبی ہوجاتی ہے۔ ۱۲۰ – ۱۲

[illegible]

سورج چاند وغیرہ بھی اسی کی مخلوق ہیں

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ

پس اگر یہ لوگ سرکشی کریں تو (خدا کو بھی انکی پروا نہیں) جو لوگ (فرشتے) تمہارے پروردگار کی بارگاہ

بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ۩ ٣٨ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ

میں ہیں وہ رات دن اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور وہ لوگ اکتاتے بھی نہیں اس کی

اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا

(قدرت کی) نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تم زمین کو خشک بے گیاہ دیکھتے ہو پھر جب ہم

الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ

اس پر پانی برسا دیتے ہیں تو لہلہانے لگتی ہے اور پھول جاتی ہے جس (خدا) نے (مردہ) زمین کو زندہ

الْمَوْتٰى ۭ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٣٩ اِنَّ الَّذِيْنَ

کیا وہ یقیناً مردوں کو بھی جلائے گا بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے جو لوگ ہماری آیتوں میں ہیر[1]

يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۭ اَفَمَنْ يُّلْقٰى

پھیر پیدا کرتے ہیں وہ ہرگز ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں بھلا جو شخص دوزخ میں ڈالا جائیگا

فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ

وہ بہتر ہے یا وہ شخص جو قیامت کے دن بے خوف و خطر آئے گا

اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ٤٠

(خیر) جو چاہو سو کرو (مگر) جو کچھ تم کرتے ہو وہ (خدا) اس کو دیکھ رہا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ

جن لوگوں نے نصیحت کو جب وہ ان کے پاس آئی نہ مانا وہ اپنا نتیجہ دیکھ لیں گے اور یہ

لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ٤١ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ

قرآن تو یقینی ایک عالی رتبہ کتاب ہے کہ جھوٹ نہ تو اس کے آگے ہی پھٹک سکتا ہے

يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ٤٢

نہ اس کے پیچھے سے[2] اور خوبیوں والے دانا (خدا) کی بارگاہ سے نازل ہوئی ہے (رکوع ۵)

[1] ہیر پھیر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ خدا کا مطلب کچھ اور اور اپنی خواہش کے مطابق کچھ اور گھڑ لے یہ بھی ایک قسم کی تحریف ہے ۱۲

[2] مطلب یہ ہے کہ باطل کو اس کے قریب گذر ہی نہیں ہو سکتا اور نہ اس کے قبل ہی کوئی ایسی کتاب آئی ہے جو اس کو باطل کر سکے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ
تم سے بھی بس وہی باتیں کہی جاتی ہیں جو تم سے پہلے اور رسولوں سے کہی جا چکی ہیں بیشک تمہارا
اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ۝٤٣ وَلَوْ
پروردگار بخشنے والا بھی ہے اور دردناک عذاب والا بھی ہے اور اگر ہم اس
جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ
قرآن کو عربی زبان کے سوا دوسری زبان میں نازل کرتے تو یہ لوگ ضرور کہتے کہ اس کی آیتیں
ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى
(ہماری زبان میں) کیوں تفصیل سے بیان نہیں کی گئیں کیا (خوب کہ قرآن تو) عجمی اور (مخاطب) عربی۔ کہہ دو کہ
وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ
ایمانداروں کے لیے تو یہ (قرآن) سراپا ہدایت اور ہر مرض کی شفا ہے اور جو لوگ ایمان نہیں رکھتے ان کے کانوں میں گرانی
وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ
(بہرا پن) ہے اور وہ (قرآن) ان کے حق میں نابینائی (کا سبب) ہے۔ تو گرانی کی وجہ سے گویا وہ لوگ بڑی
مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝٤٤ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
دور کی جگہ سے پکارے جاتے ہیں (اور نہیں سنتے) اور ہم ہی نے موسیٰ کو بھی کتاب (تورات) عطا کی تھی تو اس میں
فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ
بھی اختلاف کیا گیا اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو ان میں کب کا فیصلہ
لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ
کر دیا گیا ہوتا اور یہ لوگ ایسے شک میں پڑے ہوئے ہیں جس نے انہیں بے چین کر دیا
مُرِيْبٍ ۝٤٥ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ
ہے جس نے اچھے اچھے کام کئے تو اپنے نفع کے لئے اور جو برا کام کرے اس
اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝٤٦
کا وبال بھی اسی پر ہے اور تمہارا پروردگار تو بندوں پر (کبھی) ظلم کرنے والا نہیں۔

قرآن کی حقانیت کا ثبوت

حضرت موسیٰ کا ذکر

الجزء ٢٥

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ وَمَا تَخْرُجُ مِن ثَمَرَاتٍ مِّنْ

قیامت کے علم کا حوالہ اُسی کی طرف دینے وہی جانتا ہے) اور بغیر اُس کے علم و ارادہ کے نہ تو پھل اپنے

أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ وَ

بوروں سے نکلتے ہیں اور نہ کسی عورت کو حمل رہتا ہے اور نہ وہ بچہ جنتی ہے اور جس دن (خدا) ان

يَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا

(مشرکین) کو پکارے گا (اور پوچھے گا) کہ میرے شریک کہاں ہیں، وہ کہیں گے ہم تو تجھ سے عرض کر

مِن شَهِيدٍ ﴿٤٧﴾ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن

چکے ہیں کہ ہم میں سے کوئی (ان سے) واقف ہی نہیں) اور اس سے پہلے جن معبودوں کی یہ لوگ پرستش کرتے

قَبْلُ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ﴿٤٨﴾ لَّا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ

تھے وہ غائب (فنا) ہو گئے، اور یہ لوگ سمجھ جائیں گے کہ ان کے لئے اب مخلصی نہیں، انسان لے بھلائی کی

مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ﴿٤٩﴾

دعائیں مانگنے سے تو کبھی اُکتاتا نہیں، اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچ جائے تو (فوراً) ناامید ہو جاتا ہے اس

وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ

ہو جاتا ہے اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچ جانے کے بعد ہم اس کو اپنی رحمت کا مزہ چکھائیں تو یقینی

لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن

کہنے لگتا ہے کہ یہ تو میرے ہی لئے ہے اور میں نہیں خیال کرتا کہ کبھی قیامت برپا ہوگی اور اگر

رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ فَلَنُنَبِّئَنَّ

(قیامت ہو بھی اور) میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا بھی جاؤں تو بھی میرے لئے یقیناً اسکے ہاں بھلائی ہے؟ پس

الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ

تو ہے جو اعمال کرتے رہے ہم ان کو (قیامت میں) ضرور بتا دیں گے اور اُن کو سخت عذاب کا مزہ

غَلِيظٍ ﴿٥٠﴾ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَ

چکھائیں گے (وہ الگ) اور جب ہم انسان پر احسان کرتے ہیں تو (ہماری طرف سے) منہ پھیر لیتا ہے

لے یعنی نے لکھا ہے کہ انسان سے مراد کافر ہے جو بھلائی یعنی مال و دولت صحت اولاد و غرض دنیا کے سارے سامان کی دعائیں کرتا رہتا ہے ورنہ خدا کے خاص بندے تو ان چیزوں کی طرف نظر بھی نہیں کرتے
ے یعنی وہ تو سمجھتے ہیں کہ ہم دنیا میں بہتر ین کرتے ہیں اور آخرت میں بہتر ہے مگر اس کا عکس ان ظیں پتا چل گے ۱۲۰ - ۱۲

انسان کی حالت

نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ۞ قُلْ

اور پہلو بدل کر چل دیتا ہے ۔ اور جب اُسے تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دُعائیں کرنے لگتا ہے ۔ (اے رسُول)

اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ

تم ہی کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی کہ اگر یہ (قرآن) خدا کی بارگاہ سے آیا ہو اور پھر تم اُس سے انکار کرو تو جو (ایسے) پرلے

اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ۞ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا

درجے کی مخالفت میں (پڑا) ہو اس سے بڑھ کر اور کون گمراہ ہو سکتا ہے ہم عنقریب ہی اپنی (قدرت کی)

فِي الْاٰفَاقِ وَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ

نشانیاں اطراف (عالم) میں اور خود ان میں بھی دکھا دیں گے یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ وہی یقیناً

اَوَ لَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۞ اَلَاۤ اِنَّهُمْ

حق ہے ۔ کیا تمہارا پروردگار اس کے لئے کافی نہیں کہ وہ ہر چیز پر قابو رکھتا ہے دیکھو یہ لوگ اپنے پروردگار کے

فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ۞

روبرو حاضر ہونے سے شک میں (پڑے) ہیں سُن رکھو وہ یقیناً ہر چیز پر حاوی ہے ۔

آیاتہا ۵۳ (۴۲) سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ (۶۲) رکوعاتہا ۵

سُورہ شوریٰ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ترپن آیتیں اور پانچ رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۞ عٓسٓقٓ ۞ كَذٰلِكَ يُوْحِيْۤ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ

حم ۔ عسق (اے رسُول) غالب و دانا خدا تمہاری طرف اور جو (پیغمبر) تم سے پہلے گذرے

مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۞ لَهٗ مَا فِي

ان کی طرف یوں ہی وحی بھیجتا رہتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض)

السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۞

سب کچھ اسی کا ہے اور وہ تو (بڑا) عالیشان (اور) بزرگ ہے قریب ہے کہ سارے آسمان

ے اس سورہ میں حضرت علی کی فضیلت خدا کا کوئی شک نہیں ۔ وہم و تم ان لوگوں کی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو ۔ سے اپنے اعمال کا دنیا میں بدلہ آخرت میں عقیبت کی محبت اگر سب لوگ امیر ہوتے تو فساد پھیل جاتا ، مصیبت اپنے ہاتھوں پڑتی ہے شوریٰ کی مدح برائی کا بدلہ ویسی برائی ہے قصور معاف کرنے کی مدح رسول نگہبان نہیں انسان بڑا ناشکرا ہے قرآن کا وحی و نور ہونا وغیرہ مذکور ہے ۔ ۱۲ ے علامہ ثعلبی نے [illegible] کہ جب حم عسق نازل ہوا تو حضرت رسول [illegible] لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا جو آیت نازل ہوئی اس کا مطلب یہ ہے کہ میری اُمّت مختلف بلاؤں میں مبتلا زمین میں دھنس جانے [illegible] مصائب میں مبتلا ہوگی اور ابن عباس جب اس آیت کو پڑھتے تو کہتے کہ [illegible] ان دو لفظوں سے تمام فضائل [illegible] ہونے والے ہیں [illegible] قریب [illegible] اس [illegible] حضرت علی [illegible] آئندہ ہونگی وہ سب کو جانتے تھے ۔ ۱۲

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

(اس کی ہیبت کے مارے) اپنے اُوپر وار سے پھٹ پڑیں۔ اور فرشتے تو اپنے

يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ

پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور جو لوگ زمین میں ہیں ان کے لئے

اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۞ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا

گناہوں کی معافی مانگا کرتے ہیں سُن رکھو کہ خدا ہی یقیناً بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور جن لوگوں نے خدا

مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَآ اَنْتَ

کو چھوڑ کر (اور اور) اپنے سرپرست بنا رکھے ہیں خدا ان کی نگرانی کر رہا ہے۔ اور (اے رسول) تم انکے نگہبان

عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۞ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا

نہیں ہو اور ہم نے تمہارے پاس عربی قرآن یوں بھیجا ہے تاکہ تم مکہ والوں کو اور جو لوگ اس کے

عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ

ارد گرد رہتے ہیں ان کو ڈراؤ اور ان کو قیامت کے دن سے بھی ڈراؤ جس (کے آنے) میں کچھ بھی

لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۞

شک نہیں (اس دن) ایک فریق (ماننے والا) جنت میں ہوگا اور فریق (ثانی) دوزخ میں۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ

اور اگر خدا چاہتا تو ان سب کو ایک ہی گروہ بنا دیتا مگر وہ تو جس کو چاہتا ہے (ہدایت

مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّ

کرکے) اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور ظالموں کا تو (اس دن) نہ کوئی یار ہے اور نہ

لَا نَصِيْرٍ ۞ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ

مددگار کیا ان لوگوں نے خدا کے سوا (دوسرے) کارساز بنائے ہیں۔ تو کارساز تو

الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞

خدا ہی ہے۔ اور وہی مُردوں کو زندہ کریگا۔ اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

لہ یعنی کفار کے اس کہنے سے کہ خدا کو بھی اولاد ہے یا اور قبل اس کے بہتان سے

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ

اور تم لوگ جس چیز میں باہم اختلاف رکھتے ہو۔ اس کا فیصلہ خدا ہی کے حوالہ ہے وہی

رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝۱۰ فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ

خدا تو میرا پروردگار ہے میں اسی پر بھروسا رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں سلہ آسمان و

وَالْأَرْضِ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ الْأَنْعَامِ

زمین کا پیدا کرنے والا (وہی) ہے اسی نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کے جوڑے بنائے۔ اور چار

أَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ

پاؤں کے جوڑے بھی (اسی نے بنائے) اس طرح تمکو پھیلاتا رہتا ہے کوئی چیز اسکی مثل نہیں۔ اور وہ ہر چیز

السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝۱۱ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

کو سنتا دیکھتا ہے۔ سارے آسمان و زمین کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں جس کے لئے چاہتا

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

ہے روزی کو فراخ کر دیتا ہے (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ بیشک وہ ہر چیز سے خوب واقف

عَلِيمٌ ۝۱۲ شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَ

ہے اس نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ مقرر کیا جس (پر چلنے) کا نوح کو حکم دیا تھا اور (اے رسول)

الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَ

اسی کی ہم نے تمہارے پاس وحی بھیجی ہے اور اسی کا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو بھی حکم دیا تھا (وہ)

مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا

یہ (ہے) کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔ جس دین کی طرف تم مشرکین کو بلاتے ہو

فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ

وہ ان پر بہت شاق گذرتا ہے۔ خدا جس کو چاہتا ہے اپنی بارگاہ کا

يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ ۝۱۳

برگزیدہ کر لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرے اپنی طرف (پہنچنے) کا رستہ

سلہ یہاں سے آیت ۱۳ تک کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نوح سے جو آدم ثانی ہیں لے کے پیغمبر آخر زماں تک جتنے نبی گذرے سب کے سب دین ایک ہی دین اسلام لیکر آئے ... [illegible]

اس کی مثل کوئی شے نہیں

دین کو قائم رکھو

وَمَا تَفَرَّقُوٓا اِلَّا مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ

دکھا دیتا ہے اور یہ لوگ متفرق ہوئے بھی تو علم (حق) آ چکنے کے بعد اور (وہ بھی) آپس کی ضد سے

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ

اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک وقت مقرر تک کے لئے (قیامت کا) وعدہ نہ ہو چکا ہوتا تو ان میں

بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ

(کب کا) فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اور جو لوگ ان کے بعد (خدا کی) کتاب کے وارث ہوئے وہ اس کی طرف سے بہت

مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝۱۴ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا

سخت شبہ میں پڑے ہوئے ہیں تو اے رسولؐ تم (لوگوں کو) لہ اسی (دین) کی طرف بلاتے رہو اور جیسا تم کو حکم ہو

تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ

ہے (اسی پر) قائم رہو اور ان کی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو اور صاف صاف کہدو کہ جو کتاب خدا نے نازل

وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۭ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَ

کی ہے اس پر میں ایمان رکھتا ہوں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہارے (اختلافات کے) درمیان انصاف سے فیصلہ کروں خدا ہی ہمارا

لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۭ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَ

اور وہی تمہارا (بھی) پروردگار ہے ہماری کارگذاریاں ہمارے لئے ہیں اور تمہاری کارستانیاں تمہارے لئے ہم میں اور تم میں کچھ بحث

اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝۱۵ وَالَّذِيْنَ يُحَاۗجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا

و تکرار کی ضرورت نہیں خدا ہم سب کو (قیامت میں) اکٹھا کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جو لوگ اس کے مان لینے کے

اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ

بعد کہ خدا کے بارے میں (خواہ مخواہ) جھگڑا کرتے ہیں ان کے پروردگار کے نزدیک ان کی دلیل لغو باطل ہے اور ان پر

غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝۱۶ اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ

(خدا کا) غضب اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ خدا ہی تو ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب

بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ۝۱۷

نازل کی اور عدل (و انصاف بھی نازل کیا) اور تم کو کیا ۴ معلوم شاید قیامت قریب ہی ہو (پھر یہ غفلت

لہ ولید بن مغیرہ نے حضرت رسولؐ سے یہ کہا تھا کہ اگر تم اپنے دین سے پھر جاؤ تو میں اپنی ساری دولت دیئے دیتا ہوں اور شیبہ بن عتبہ نے کہا تھا کہ میں اپنی بیٹی تمہیں بیاہ دوں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۲ پہلے پہلے تو نصاریٰ اور یہود خدا کی پرستش کو سنکر اور حضرت رسولؐ کے آنے کی خبریں دیتے تھے مگر جب آپ آئے تو دنیاوی نفع کی لالچ میں خدا کے بارے میں جھگڑنے لگے۔ ۳ میزان کے مشہور معنے تو ترازو کے ہیں مگر ابن عباس، قتادہ، مجاہد اور مقاتل نے اس کی عدل ہی سے تفسیر بیان کی ہے اسی بنا پر یہ ترجمہ کیا گیا۔ ۴ یہ جواب ہے حضرت سے اس کا کہ قیامت کب ہو گی مطلب یہ ہے کہ غفلت دور کرو جو کرنا ہو کر لو شاید تم کو موقع نہ ملے اور قیامت آ جائے کیونکہ یہ حکم تو قیامت تک کے واسطے ہے۔ ۱۲-۱۲۰

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کیسی؟ جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے وہ تو اس کیلئے جلدی کر رہے ہیں اور جو مومن ہیں وہ

مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ۭ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ

اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ قیامت یقینی برحق ہے آگاہ رہو کہ جو لوگ قیامت کے

يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝۱۸ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ

بارے میں شک کیا کرتے ہیں وہ بڑے پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں۔ خدا اپنے بندوں کے حال پر

يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝۱۹ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ

بڑا مہربان ہے جس کو جتنی (روزی) چاہتا ہے دیتا ہے وہ زور والا زبردست ہے جو شخص لے آخرت کی کھیتی کا طالب

حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ

ہو ہم اس کے لئے اس کی کھیتی میں افزائش کریں گے اور جو دنیا کی کھیتی کا خواستگار ہو تو ہم

الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۝۲۰ اَمْ

اس کو اسی میں سے دیں گے مگر آخرت میں پھر اس کا کچھ حصہ نہ ہوگا۔ کیا ان لوگوں

لَهُمْ شُرَكٰۗؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۭ

کے بنائے ہوئے ایسے شریک ہیں جنھوں نے ان کے لئے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کی خدا

وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ

نے اجازت نہیں دی اور اگر فیصلہ (کے دن) کا وعدہ نہ ہوتا تو ان میں کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور ظالموں کے واسطے

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۲۱ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا

ضرور دردناک عذاب ہے (قیامت کے دن) دیکھو گے کہ ظالم لوگ اپنے اعمال (کے وبال) سے ڈر رہے ہونگے

وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ

اور وہ ان پر پڑ کر رہے گا اور جنھوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے وہ بہشت کے باغوں میں

الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝۲۲

ہونگے وہ جو کچھ چاہیں گے ان کے لئے ان کے پروردگار کی بارگاہ میں (موجود) ہے یہی تو خدا کا بڑا فضل

اپنے اعمال کا دنیا میں بدلہ یا آخرت میں

لے ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت جہاد کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ منافقین تو محض مالِ غنیمت کی وجہ سے شریکِ جہاد ہوتے تو ان کا مقصود دنیا کا مال تھا اور مومنین ثواب کی غرض سے تو ان کو مال بھی ملتا اور ثواب بھی ۱۲

ذٰلِكَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

یہی (انعام) ہے جس کی خدا اپنے بندوں کو خوشخبری دیتا ہے۔ جو ایمان لائے۔ اور نیک کام

الصّٰلِحٰتِ قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی

کرتے رہے (اے رسول) تم کہدو کہ میں اس تبلیغ رسالت کا اپنے قرابتداروں (اہلبیت) کی محبت کے سوا

الْقُرْبٰى وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا اِنَّ

تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا اور جو شخص نیکی حاصل کرےگا ہم اس کے لیے اس کی خوبی میں اضافہ کر

اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

دیںگے بیشک خدا بڑا بخشنے والا قدردان ہے کیا یہ لوگ تمہاری نسبت کہتے ہیں کہ اس (رسول) نے خدا پر جھوٹا بہتان

فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ وَیَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ

باندھا ہے تو اگر ایسا ہوتا تو خدا چاہتا تو تمہارے دل پر مہر لگا دیتا (کہ تم بات ہی نہ کر سکتے) اور خدا تو جھوٹ کو

وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾

نیست و نابود اور اپنی باتوں سے حق کو ثابت کرتا ہے۔ وہ یقیناً دلوں کے راز سے بھی خوب واقف ہے

وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ

اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اور گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ اور تم لوگ

وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَیَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

جو کچھ بھی کرتے ہو وہ جانتا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے (اچھے) کام کرتے رہے انکی

الصّٰلِحٰتِ وَیَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ

(دعا) قبول کرتا ہے اور اپنے فضل و کرم سے ان کو بڑھ کر دیتا ہے اور کافروں کے لیے سخت

عَذَابٌ شَدِیْدٌ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا

عذاب ہے۔ اور اگر خدا اپنے بندوں کی روزی میں فراخی کر دے تو وہ لوگ

فِی الْاَرْضِ وَلٰكِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ

ضرور (روئے) زمین میں سرکشی کرنے لگیں مگر وہ تو بقدر مناسب جس کی روزی جتنی چاہتا ہے نازل کرتا ہے بیشک

ل انصار اپنے کیے … اپنا فخر
و مباہات بیان کرنے لگے تو آپ نے کہا
اور وہ کیا اب باتیں … نے بھی
کہیں آنحضرت عباس یا ابن عباس
… گیا اور سب … کہا تم لوگ
کو فضیلت ہے مگر ہم لوگوں پر … میں
ہو سکتی اس مسئلہ کی … ہو کہ
چاہیے آپ … آپ سے
انصار نے کہا … تھے
آنحضرت … حضرت …
ہے … فرمایا کیا تم
لوگ گمراہ نہ تھے تو خدا نے میری
وجہ سے تمہاری ہدایت کی … عرض
کی یقینا پھر فرمایا تو آپ نے تم
لوگ میرے … جواب نہیں دیتے
وہ … عرض کیا … کہ ہم کیا … ہیں
کہتے ہو کہ تمہاری قوم نے تم کو
نکال باہر کیا تو ہم نے پناہ
دی تمہاری قوم نے جھٹلایا
تو ہم نے تصدیق کی تمہاری
قوم نے تم کو ذلیل کیا تو ہم نے مدد کی
غرض اسی قسم کی باتیں کرتے جاتے تھے
یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے زانوؤں کے
بل بیٹھے اور عاجزی سے عرض کرنے
لگے ہمارے مال اور جو کچھ ہمارے پاس
ہے وہ سب خدا اور رسول کا ہے
یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ یہ آیت
نازل ہوئی اس کے بعد آپ نے فرمایا
جو شخص آل محمد کی دوستی پر مر جائے
وہ شہید مرتا ہے۔ سنو جو آل محمد کی
دوستی پر مرے وہ بخشا ہوا مرتا ہے سنو جو آل
محمد کی دوستی پر مرے وہ توبہ کر کے مرا
سنو جو آل محمد کی دوستی پر مرے وہ
کامل الایمان مرا سنو جو آل محمد کی
دوستی پر مرا اسکو ملک الموت اور منکر نکیر
بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں سنو جو
آل محمد کی دوستی پر مرا وہ بہشت میں اس
طرح بھیجا جائے گا جیسے دلہن اپنے
شوہر کے گھر سنو جو آل محمد کی دوستی پر
مرا اس کی قبر کو خدا رحمت کے فرشتوں
کی زیارت گاہ بنا دیتا ہے سنو جو آل محمد
کی دوستی پر مرا وہ سنت و جماعت
کے طریقے پر مرا سنو جو آل محمد کی
دشمنی پر مرا قیامت میں اسکی پیشانی
پر لکھا ہوگا کہ یہ خدا کی رحمت سے
مایوس ہے یاد رکھو کہ جو آل محمد کی دشمنی
پر مرا وہ کافر مرا سنو جو آل محمد
کی دشمنی پر مرا وہ بہشت کی بو بھی
نہ سونگھے گا پھر اسی وقت کسی نے پوچھا
(باقی بر صفحہ)

خَبِيرٌۢ بَصِيرٌ ۝ وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنۢ بَعْدِ

اپنے بندوں سے خبردار (اور ان کو) دیکھتا ہے اور وہ وہی تو ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد

مَا قَنَطُوا وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُۥ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ۝ وَمِنْ

مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت (یعنی بارش کی برکتوں) کو پھیلا دیتا ہے اور وہی کارساز (اور) حمد و ثنا کے لائق ہے

ءَايَٰتِهِۦ خَلْقُ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِن دَآبَّةٍ ۚ

اور اسی کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے آسمان و زمین کا پیدا کرنا اور ان جانداروں کا جو اس نے آسمان و زمین

وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَآءُ قَدِيرٌ ۝ وَمَآ أَصَٰبَكُم مِّن

میں پھیلا رکھے ہیں اور وہ جب چاہے ان کے جمع کر لینے پر (بھی) قادر ہے اور جو مصیبت تم پر پڑتی ہے وہ

مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَن كَثِيرٍ ۝ وَ

تمہارے اپنے ہی ہاتھوں کی کرتوت سے اور (اس پر بھی) وہ بہت کچھ معاف کر دیتا ہے اور

مَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ

تم لوگ زمین میں (رہ کر) تو خدا کو کسی طرح ہرا نہیں سکتے اور خدا کے سوا تمہارا نہ کوئی دوست ہے

مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝ وَمِنْ ءَايَٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ

اور نہ مددگار اور اسی کی قدرت کی نشانیوں میں سے سمندر میں (چلنے والے) بادبانی جہاز ہیں جو

كَالْأَعْلَٰمِ ۝ إِن يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَىٰ

گویا پہاڑ ہیں۔ اگر خدا چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے تو جہاز بھی سمندر کی سطح پر کھڑے

ظَهْرِهِۦٓ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝ أَوْ

کے کھڑے رہ جائیں۔ بیشک تمام صبر اور شکر کرنیوالوں کے واسطے ان (باتوں) میں (خدا کی قدرت کی)

يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَن كَثِيرٍ ۝ وَيَعْلَمَ الَّذِينَ

بہت سی نشانیاں ہیں یا (چاہے) تو انکے اعمال (بد) کے سبب ان کو تباہ کر دے اور وہ بہت کچھ معاف کر دیتا ہے

يُجَٰدِلُونَ فِيٓ ءَايَٰتِنَا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ۝ فَمَا

اور جو لوگ ہماری نشانیوں میں (خواہ مخواہ) جھگڑا کرتے ہیں وہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ ان کو کسی طرح (عذاب سے) چھٹکارا نہیں

[illegible] تفسیر کشاف علامہ زمخشری جلد ۳ [illegible]

[illegible] تفسیر کشاف [illegible]

[illegible] ابن عباس سے روایت ہے [illegible]

[illegible] تفسیر معالم [illegible]

[illegible] (حاشیہ [illegible])

[illegible]

أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا ۖ وَمَا عِندَ
(لوگو) تم کو جو کچھ (مال متاع) دیا گیا ہے وہ دُنیا کی زندگی کا (چند روزہ) ساز و سامان ہے اور جو کچھ خدا کے
اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٣٦﴾
ہاں ہے وہ کہیں بہتر اور پائدار ہے (مگر یہ) خاص اُن ہی لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر
وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَٰٓئِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَٰحِشَ وَإِذَا مَا
بھروسہ رکھتے ہیں اور جو لوگ بڑے بڑے ؎ گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے رہتے ہیں اور جب
غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَ
غصہ آجاتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کا حکم مانتے ہیں اور
أَقَامُوا الصَّلَوٰةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ
نماز پڑھتے ہیں اور ان کے کل کام آپس کے مشورے سے ہوتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں عطا کیا ہے
يُنفِقُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنتَصِرُونَ ﴿٣٩﴾
اس میں سے (راہِ خدا میں) خرچ کرتے ہیں اور وہ ایسے ہیں کہ جب ان پر کسی قسم کی زیادتی ہوتی ہے تو وہ ؎ بس اتنا ہی بدلہ
وَجَزَٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۖ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ
لیتے ہیں اور برائی کا بدلہ تو ویسی ہی برائی ہے اس پر بھی جو شخص ؎ معاف کر دے اور (معاملے کی) اصلاح
عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّٰلِمِينَ ﴿٤٠﴾ وَلَمَنِ انتَصَرَ بَعْدَ
کر دے تو اس کا ثواب خدا کے ذمہ ہے بیشک وہ ظلم کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جس پر ظلم ہوا ہو اگر وہ اسکے
ظُلْمِهِ فَأُولَٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِم مِّن سَبِيلٍ ﴿٤١﴾ إِنَّمَا السَّبِيلُ
بعد انتقام لے تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام ؎ نہیں۔ الزام تو بس انھیں لوگوں پر ہو گا
عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ
جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور روئے زمین میں ناحق زیادتیاں کرتے پھرتے ہیں ان ہی
الْحَقِّ ۚ أُولَٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤٢﴾ وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ
لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے اور جو صبر کرے اور قصور معاف کر دے ۔ تو

(بقیہ صفحہ گذشتہ) ۔ اگر چاہے
تباہی بھیجے اور کوئی تدبیر کام
نہ آئے تو سمجھ لو کہ تم سے کچھ نہیں
ہو سکتا سب خدا ہی کے اختیار
میں ہے۔ ۱۲
(حاشیہ صفحہ ھٰذا)
؎ کبیرہ گناہوں کی تفصیل
دیکھو دینیات کی تیسری کتاب
حقیر۔ ۱۲
؎ اس سے معلوم ہوا کہ
مومنین دو طرح کے ہیں ایک
تو وہ لوگوں کے قصور زیادتی
سے درگذر کرتے ہیں اور
دوسرے وہ ہیں جو بدلہ
لیتے ہیں لیکن ان کو حکم
ہے کہ جتنی تکلیف تم کو
پہنچائی گئی ہے اس سے
زیادتی نہ کرو مثلاً اگر کوئی
کے خلاف ذلیل کرے
تو تم بھی بس اتنا ہی کچھ
کہہ سکتے ہو اگر وہ بڑھ کر
گالی دے تو کسی طرح جائز
نہیں ہے کسی کو مارو
اگر تھپڑ مارے لگے ہے تو
تم بھی اتنا ہی مار سکتے ہو
لیکن بہرحال عفو بہتر ہے
درگذر کرنا خدا کو زیادہ پسند
ہے۔ ۱۲
؎ سبیل کے معنی راہ کے
راہ کے مگر یہ محاورات
میں ایسے مقامات پر جہاں
الزام یا تکلیف یا شکایت
مقصود ہو استعمال ہوتا ہے
معاف ہو ان کا ترجمہ اسی
پہلو میں سے کیا ہے
کیا ہے۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲

اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿٤٣﴾ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا

بے شک یہ بڑے حوصلے کے کام ہیں اور جس کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کے بعد اس کا

لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا

کوئی سرپرست نہیں اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب (دوزخ کا) عذاب دیکھیں گے تو کہیں

الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿٤٤﴾ وَ

گے کیا (دُنیا میں) پھر لوٹ جانے کی کوئی سبیل ہے اور تم اُن کو دیکھو گے

تَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ

کہ دوزخ کے سامنے لائے گئے ہیں (اور) ذلت کے مارے کٹے جاتے ہیں (اور) کنکھیوں

مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ

سے دیکھتے جاتے ہیں اور مومنین کہیں گے کہ حقیقت میں وہی بڑے گھاٹے میں ہیں

الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ

جنھوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو خسارے میں ڈالا دیکھو ظلم

الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿٤٥﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ

کرنے والے دائمی عذاب میں رہیں گے اور خدا کے سوا ان کے

اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ

سرپرست ہی ہوں گے جو ان کی مدد کو آئیں اور جس کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے

فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ﴿٤٦﴾ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

تو اس کے لئے (ہدایت کی) کوئی راہ نہیں (لوگو) اس دن کے پہلے جو خدا کی طرف سے آئیگا

يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ

اور کسی طرح (ٹالے) نہ ٹلے گا۔ اور اپنے پروردگار کا حکم مان لو (کیونکہ) اس دن نہ تو تم کو کہیں

وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿٤٧﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ

پناہ کی جگہ ملے گی اور نہ تو تم سے (گناہ کا) انکار ہی بن پڑیگا پھر اگر منہ پھیر لیں تو (اے رسول) ہم نے

عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا

تم کو ان کا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا تمہارا کام تو صرف (احکام کا) پہنچا دینا ہے اور جب ہم انسان کو اپنی رحمت

الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ

کا مزا چکھاتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہو جاتا ہے اور اگر ان کو ان ہی کے ہاتھوں کی پہلی کرتوتوں

بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنسَانَ كَفُورٌ ۝٤٨ لِّلَّهِ

کی بدولت کوئی تکلیف پہنچی تو (سب احسان بھول گئے) بیشک انسان بڑا ناشکرا ہے سارے

مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ

آسمان و زمین کی حکومت خاص خدا ہی کی ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے (اور) جسے

لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ ۝٤٩ أَوْ

چاہتا ہے (فقط) بیٹیاں دے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے (محض) بیٹے عطا کرتا ہے یا ان

يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ

کو بیٹے بیٹیاں (اولاد کی) دونوں قسمیں عنایت کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے۔

إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۝٥٠ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا

بیشک وہ بڑا واقف کار قادر ہے اور کسی آدمی کے لئے یہ ممکن نہیں کہ خدا اس سے بات

وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ

کرے مگر وحی کے ذریعے (جیسے داؤد) یا پردہ کے پیچھے سے جیسے (موسیٰ) یا کوئی فرشتہ بھیج

بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ۝٥١ وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا

دے (جیسے محمدؐ) غرض وہ اپنے اختیار سے جو چاہتا ہے بھیجتا ہے بیشک وہ عالیشان حکمت والا ہے اور اسی طرح ہم نے اپنے

إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا ۚ مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ

حکم کی روح (یعنی قرآن) تمہاری طرف وحی کے ذریعہ بھیجی تم تو نہ کتاب ہی کو جانتے تھے کہ کیا ہے اور نہ

وَلَا الْإِيمَانُ وَلَٰكِن جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِي بِهِ

ایمان کو مگر اس (قرآن) کو ایک نور بنایا ہے کہ اس سے ہم اپنے بندوں میں

ك چونکہ لوگ عموماً پہلے سے بھی اور اب بھی بیٹیوں کو مختلف وجوہ سے ناپسند کرتے ہیں اور یہی وجہ تھی کہ کفار نے خدا کی طرف بیٹیوں کی نسبت دی اور اپنی طرف بیٹوں کی اور جن کو لڑکی پیدا ہونے سے رنج ہوتا ہے تو خداوند عالم اس کا سد باب فرماتا ہے چنانچہ حضرت رسول خدا فرماتے ہیں وہ عورت بہت بابرکت ہے جو پہلے بیٹی جنے کیونکہ خدا نے بھی پہلے بیٹیوں کا ذکر کیا ہے پھر فرماتا ہے بیٹی رحمت ہے اور بیٹا نعمت دوسری جگہ فرمایا ہے بیٹی نعمت ہے اور بیٹا نعمت یہ بالکل بیان واقعہ ہے اور اسی وجہ سے لوگوں کو شاق بھی ہوتا ہے مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ نعمت کے حاصل ہونے پر ثواب نہیں ملتا بلکہ نعمت کے شکر پر۔ ۱۲ سے روح کے معنے تو ظاہر ہیں مگر اس سے مراد لینے میں اختلاف ہے قرآن روح القدس پھر روح القدس بعض تو جبرئیل کہتے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ وہ ایک فرشتہ ہے جو جبرئیل و میکائیل سے بھی زیادہ بزرگ ہے اور ہمیشہ انبیا اوصیا کے ساتھ رہا کیا اور اب بھی رسول اللہ کے بعد وہی امام آخر الزماں کے ساتھ ہے اور اسی کی تصریح سورہ قدر میں تنزل الملائکۃ والروح سے کی گئی ہے۔ بہر حال اگر روح القدس مراد لیا جائے تو اوحینا کے معنے ارسلنا کے ہوں اور روح القدس میں تخصیص ہو گی کیونکہ روح القدس سے ہر شخص کو ہدایت پا نہیں سکتا اس سے تو خدا کے خاص بندے ہی متمسک ہوں اور قرآن مراد لینے میں تعمیم بھی ہے یعنی اوحینا کے معنے بھی اپنے ہیں پر شاید اسی وجہ سے یہ قول زیادہ لوگوں کا رائج بر منتہم

انسان بڑا ناشکرا ہے

مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ

سے جس کی چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ تم (اے رسول) سیدھا ہی راستہ

مُّسْتَقِيْمٍ ۝ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

دکھاتے ہو (یعنی) اس خدا کا راستہ کہ جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب

وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝

پھر) اسی کا ہے سن رکھو سب کام خدا ہی کی طرف رجوع ہونگے اور وہی فیصلہ کرے گا۔

(اٰیاتہا ۸۹) (۴۳) سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ (۶۳) (رکوعاتہا ۷)

سورۂ لے زخرف مکہ میں نازل ہوا اور اس کی نواسی آیتیں اور سات رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا

حم روشن کتاب (قرآن) کی قسم کہ ہم نے اس کتاب کو عربی قرآن ضرور بنایا ہے تاکہ تم سمجھو

لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ

اور بیشک (قرآن) اصل کتاب (لوح محفوظ) میں (بھی جو) ہمارے پاس ہے لکھی ہوئی ہے (اور) یقیناً بڑے رتبہ

حَكِيْمٌ ۝ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا

کی (اور) پُر از حکمت ہے بھلا اس وجہ سے کہ تم زیادتی کرنے والے لوگ ہو ہم تم کو نصیحت کرنے سے منہ موڑ لینگے

مُّسْرِفِيْنَ ۝ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝

(ہرگز نہیں) اور ہم نے اگلے لوگوں میں بہت سے پیغمبر بھیجے تھے اور کوئی پیغمبر ان کے پاس

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

ایسا نہیں آیا جس سے ان لوگوں نے ٹھٹھے نہیں کئے ہوں تو اُن میں سے جو زیادہ زور

فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

آور تھے اُن کو ہم نے ہلاک کر مارا اور (دنیا میں) اگلوں کے افسانے جاری ہو گئے ٹہ اور

(بقیہ صفحہ گزشتہ) سے یہ بحث تو زبان کے حقیقی تھی باقی ما امر اس کا کوئی ذیاسترہ جو علم اور نفوذ جو اس کو پورا مطلب ادا ہو جائے ہماری زبان میں نہیں ہے اس وجہ سے مجبوراً ہم نے حکم ترجمہ کیا ہے مدد اس کا ترجمہ ایسا ہونا چاہیے تھا جو شان بات وغیرہ سے بھی عام ہو اب درج من امرنا کی ترکیب میں جو اضافت ہے وہ بیان بھی نہیں ہو سکتی اس سکے لئے ہماری محاورہ زبان میں الفاظ بھی نہیں مگر بعض حضرات کو من کے معنے سے لینا اور دین کو ترجمہ کر بیٹھے تھے دین کی جان آرجمہ کرنا خدا کے مقصود سے کوسوں دور ہے اور ترجمہ بھی نہیں ہے ۱۲۰ (حاشیہ صفحہ ہذا) لے اس سورہ میں قرآن کی حقیقت خدا کی صفتیں سب کو خدا کی طرف لوٹنا ہے عورتوں کی مذمت حضرت ابراہیم اور اسحٰق اولاد کی مدح دنیا کی بے وقعتی فرعون کا قصہ بنی اسرائیل کا ذکر وغیرہ مذکور ہے ۱۲۰ ٹہ یعنی لوگ اُن کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں اچھوں کا بھلائی کے ساتھ اور بُروں کا بُرائی سے ۱۲۰

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ

(اے رسول) اگر تم ان سے پوچھو کہ سارے آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا تو

خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝۹ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

وہ ضرور کہہ دیں گے[1] کہ ان کو بڑے واقف کار زبردست (خدا) نے پیدا کیا ہے جس نے تم

مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۱۰ وَ

لوگوں کے واسطے زمین کا بچھونا بنایا اور (پھر) اسمیں تمہارے نفع کیلئے راستے بنائے تاکہ تم راہ معلوم کرو

الَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً

اور جسنے ایک (مناسب) اندازے کیساتھ آسمان سے پانی برسایا پھر ہم ہی نے اسکے ذریعہ سے مُردہ

مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝۱۱ وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا

(پڑی ہوئی) شہر کو زندہ (آباد) کیا اسی طرح تم بھی (قیامت کے دن قبروں سے) نکالے جاؤ گے اور جس نے ہر قسم کی

وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۝۱۲ لِتَسْتَوٗا

چیزیں پیدا کیں اور تمہارے لئے کشتیاں بنائیں اور چار پائے (پیدا کئے) جن پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم

عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ

اس کی پیٹھ پر چڑھو اور جب اُن پر (اچھی طرح) سیدھے ہو بیٹھو تو اپنے پروردگار کا احسان یاد کرو اور

وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝۱۳

کہو وہ (خدا ہر عیب سے) پاک ہے جس نے اسکو ہمارا تابعدار بنایا حالانکہ ہم تو ایسے (طاقتور) نہ تھے کہ اس پر

وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝۱۴ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ

قابو پاتے اور ہمکو تو یقیناً اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے[2] اور ان لوگوں نے اسکے بندوں میں سے اسکے

جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۵ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا

لئے اولاد قرار دی ہے اس میں شک نہیں کہ انسان کھلم کھلا بڑا ہی ناشکرا ہے کیا اس نے اپنی مخلوقات

يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ۝۱۶ وَاِذَا بُشِّرَ

میں سے خود تو بیٹیاں لی ہیں اور تم کو چن کر بیٹے دیئے ہیں ۔ حالانکہ جب ان میں کسی

[1] اس سے مقصود ہے کہ خدا کے منکرین کو بھی اگرچہ چیزیں یاد دلائی جائیں جو انسان کی قوت وقدرت سے باہر ہیں تو خواہ مخواہ اس میں اس کے موجد کا اقرار کرنا پڑتا ہے ۔ ۱۲ - ۱۲۰

[2] کیونکہ ہماری آخری سواری جنازہ ہے اور اس سے کسی بشر کو چارہ نہیں ہے ۔ ۱۲ - ۱۲

أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا
شخص کو اس چیز (بیٹی) کی خوشخبری دی جاتی ہے جس کی مثال اس نے خدا کے لئے بیان کی ہے تو وہ (غم
وَهُوَ كَظِيمٌ ۝١٧ أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي
کے مارے) سیاہ ہو جاتا ہے اور تاؤ پیچ کھانے لگتا ہے کیا وہ (عورت) جو زیوروں میں پالی پوسی جائے اور جھگڑے
الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ۝١٨ وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ
میں (اچھی طرح) بات تک نہ کر سکے (خدا کی بیٹی ہو سکتی ہے) اور ان لوگوں نے فرشتوں کو کہ وہ بھی خدا کے بندے
عِبَادُ الرَّحْمَٰنِ إِنَاثًا ۚ أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ ۚ سَتُكْتَبُ
ہیں (خدا کی) بیٹیاں بنائی ہیں کیا یہ لوگ فرشتوں کی پیدائش کے وقت حاضر تھے عنقریب ان کی شہادت
شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ ۝١٩ وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَٰنُ مَا
قلم بند کر لی جاتی ہے اور (قیامت میں) ان سے باز پرس کی جائے گی اور کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو ہم ان
عَبَدْنَاهُم ۗ مَّا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۝٢٠
کی پرستش نہ کرتے ان کو اس کی کچھ خبر نہیں یہ تو صرف اٹکل پچو باتیں کیا کرتے ہیں
أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِّن قَبْلِهِ فَهُم بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ۝٢١
یا ہم نے ان کو اس سے پہلے کوئی کتاب دی تھی کہ یہ لوگ اُسے مضبوط تھامے ہوئے ہیں
بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم
بلکہ یہ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا اور ہم اُن
مُّهْتَدُونَ ۝٢٢ وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ
کے قدم بقدم (ٹھیک) رستے پر چل رہے ہیں اور اسی طرح ہم نے تم سے پہلے کسی بستی میں کوئی
مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا
ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادوں
عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ ۝٢٣ قُلْ
کو ایک طریقہ پر پایا اور ہم یقینی ان کے قدم بقدم چلے جا رہے ہیں (اس پر) ان کے پیغمبر نے کہا کہ بھلا

عورتوں کی فطرت

لہ عورتوں کو خدا نے ایسا ضعیف القلب اور اعضا میں بھی کمزور پیدا کیا ہے کہ وہ مردوں کے برابر کوئی کام نہیں کر سکتیں اسی وجہ سے خدا نے اسکے تمام مصارف زندگی کا بار شوہروں کے ذمہ قرار دیا ہے کہ اس زمانہ میں بھی باوجودیکہ عورتوں نے بڑی ترقیاں کی ہیں علم کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہونے لگیں اور لوگ انگریزوں کی دیکھا دیکھی بیبیوں کو باہر بھی نکالنے لگے ہیں مگر پھر بھی عام مجلسوں میں جلوہ نہیں تورکنار انگریزوں کی عورتیں بھی جب خوشامد میں ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے تو شکریہ کا جواب بھی اُن سے بن نہیں پڑتا اُن کے شوہر ہی ان کی طرف سے جواب دے دیتے ہیں ۱۲

اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ

جس طریقہ پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا اگرچہ میں تمہارے پاس اس سے کہیں بہتر راہ راست بتلانے والا (دین) لے کر آیا ہوں

قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۲۴ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ

(تو بھی مانو گے) وہ بولے کہ جو کچھ ہم تو اس دین کو جو تم کو بھیجے گئے ہو ماننے والے نہیں، تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو ذرا

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۲۵ وَاِذْ قَالَ

دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا اور وہ وقت یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ

اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖۤ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۲۶

(آذر) اور اپنی قوم سے کہا کہ جن چیزوں کو تم لوگ پوجتے ہو میں یقیناً اس سے بیزار ہوں مگر

اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ۲۷ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ

اس کی عبادت کرتا ہوں جس نے مجھے پیدا کیا تو وہ بہت جلد میری ہدایت کرے گا اور یہی (ایمان) کو

بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۲۸ بَلْ مَتَّعْتُ هٰۤؤُلَآءِ

ابراہیم اپنی اولاد میں ہمیشہ باقی رہنے والی بات چھوڑ گئے تاکہ وہ (خدا کی طرف) رجوع کریں بلکہ میں ان کو

وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۲۹ وَ

اور ان کے باپ دادوں کو فائدہ پہنچاتا رہا یہاں تک کہ ان کے پاس (دین) حق اور صاف صاف بیان کرنے

لَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۳۰

والا رسول آ پہنچا اور جب ان کے پاس (دین) حق آ ہی گیا تو کہنے لگے یہ تو جادو ہے اور ہم تو ہرگز اسکے

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ

ماننے والے نہیں اور کہنے لگے کہ یہ قرآن ان دونوں بستیوں (مکہ و طائف) میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل

عَظِيْمٍ ۳۱ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ

کیا گیا۔ کیا یہ لوگ تمہارے پروردگار کی رحمت کو اپنے طور پر بانٹتے ہیں ہم نے تو ان کے درمیان ان کی

مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

روزی دنیاوی زندگی میں بانٹ ہی دی ہے اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کئے

ع ۲ الرکوع

لے مجاز میں حضرت رسول کی بعثت کے وقت بھی دو بڑے شہر تھے اور یہیں کے باشندے معزز وممتاز او، ہر بات میں لائق و فائق سمجھے جاتے تھے اور اب بھی شہر والے کو ایسا ہی سمجھتے ہیں اور دیہاتیوں پر فخر کرتے ہیں حالانکہ واقعہ بالکل اس کے خلاف ہے اور یہ کفار کے قول کی حکایت ہے

۱۲ — ۱۲ — ۱۲

دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ

ہیں تاکہ ان میں کا ایک دوسرے سے خدمت لے اور جو (مال و متاع) یہ لوگ جمع کرتے پھرتے

خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝٣٢ وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً

ہیں خدا کی رحمت (پیغمبری) اس سے کہیں بہتر ہے اور اگر ؎۱ یہ بات نہ ہوتی کہ (آخر) سب لوگ ایک

لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ

ہی طریقہ کے ہو جائیں گے تو ہم اُن کے لئے جو خدا سے انکار کرتے ہیں ان کے گھروں کی چھتیں

فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝٣٣ وَلِبُيُوْتِهِمْ

اور وہی سیڑھیاں جن پر وہ چڑھتے (اُترتے) ہیں اور انکے گھروں کے دروازے اور وہ تخت

اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ۝٣٤ وَزُخْرُفًا ۭ وَاِنْ كُلُّ

جن پر تکیے لگاتے ہیں چاندی اور سونے کے بنا دیتے یہ سب ساز و سامان تو بس دُنیاوی زندگی کے

ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ

(چند روزہ) ساز و سامان ہیں (جو مٹ جائیں گے) اور آخرت (کا سامان) تو تمہارے پروردگار کے

لِلْمُتَّقِيْنَ ۝٣٥ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ

ہاں خاص پرہیزگاروں کے لئے ہے اور جو شخص خدا کی یاد سے اندھا ؎۲ بنتا ہے ہم (گویا خود) اسکے

شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝٣٦ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ

واسطے شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہی اُس کا (ہر دم کا) ساتھی ہے اور وہ (شیاطین) ان لوگوں کو خدا

السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝٣٧ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَنَا

کی راہ سے روکتے رہتے ہیں باوجود اسکے وہ اسی خیال میں ہیں کہ وہ یقینی راہِ راست پر ہیں یہاں تک کہ جب

قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ۝٣٨

(قیامت میں) ہمارے پاس آئے گا تو (اپنے ساتھی شیطان سے) کہے گا کاش مجھ میں اور تجھ میں پورب پچھم کا فاصلہ ہوتا

وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝٣٩

غرض (تو) شیطان بھی (کیا ہی) بُرا رفیق ہے اور جب تم نافرمانیاں کر چکے تو شیاطین کے ساتھ تمہارا عذاب ؎۳ میں شریک ہونا بھی

؎۱ اس آیت سے دنیاوی ساز و سامان کے بیحقیقتی کا اظہار مقصود ہے کہ اگر خدا چاہتا تو کافروں یعنے اپنے دشمنوں کو چاندی سونے سے منڈھ دیتا اور ان کو اور حشم بخشتا دیتا ہے مگر اس مصلحت سے کہ شاید لوگ اس کو خدا کی خوشنودی سمجھنے لگیں ایسا نہیں کیا اس کے علاوہ ہر شخص امیر ہوتا تو دنیا کا انتظام کیونکر ہوتا دنیاوی سامان کی وقعت تو ان احمقوں کی نظر میں ہے جو عاقبت کی خبر سے غافل ہیں ورنہ اگر اس کی کچھ وقعت ہوتی تو خدا اپنے نبیوں اور خاص بندوں کو سب سے زیادہ دیتا۔

؎۲ اسی وجہ سے جناب امیر فرماتے ہیں کہ جو شخص گناہ کے پیچھے پڑ جاتا ہے وہ خدا کی یاد سے اندھا ہو جاتا ہے اور جو شخص خدا کے مقرر کردہ حاکم کی پیروی سے منہ موڑتا ہے تو شیطان اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔

ع ۱۰

؎۳ یہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ جب بہت سے لوگ ایک مصیبت میں مبتلا ہوں تو وہ مصیبت مصیبت نہیں معلوم ہوتی اسی کو کہتے ہیں مرگ انبوہ جشنے دارد یعنے ایک کی حالت دوسرے کو دیکھ کر تسکین ہو جاتی ہے مگر قیامت میں کفار کا باہم عذاب میں مشترک ہونا بھی تسکین کا باعث نہ ہو گا بلکہ ایسی سخت مصیبت کا سامنا ہو گا کہ خود ہر کوئی اپنے میں رہے گا دوسروں کو کیا دیکھیں ۔ ۱۳۰۲۰۱۲۰۱۳

أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَن كَانَ
آج تمکو عذاب کی گئی ہیں، کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا) تو اے رسول کیا تم بہرے لوگوں کو سنا سکتے ہو یا اندھے کو اور اس شخص کو
فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝٤٠ فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُم
جو صریحی گمراہی میں پڑا ہو راستہ دکھا سکتے ہو (ہرگز نہیں) تو اگر ہم تم کو دنیا سے لے بھی جائیں تو بھی ہم کو ان
مُّنتَقِمُونَ ۝٤١ أَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِم
سے بدلہ لینا ضرور ہے یا (تمہاری زندگی ہی میں) جس عذاب کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے تم کو دکھا دیں تو
مُّقْتَدِرُونَ ۝٤٢ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ
ان پر ہر طرح قابو رکھتے ہیں تو تمہارے پاس جو وحی بھیجی گئی ہے تم اسے مضبوط پکڑے رہو اس میں شک نہیں
عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝٤٣ وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ
کہ تم سیدھی راہ پر ہو اور یہ (قرآن) تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے نصیحت ہے اور عنقریب ہی تم لوگوں
تُسْأَلُونَ ۝٤٤ وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رُّسُلِنَا
سے (اس کی) باز پرس کی جائے گی اور ہم نے تم سے پہلے اپنے جتنے پیغمبر بھیجے ہیں ان سب سے دریافت کر دیکھو
أَجَعَلْنَا مِن دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ ۝٤٥ وَلَقَدْ
کیا ہم نے خدا کے سوا اور معبود بنائے تھے کہ ان کی عبادت کی جائے۔ اور ہم ہی نے یقیناً
أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي
موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا تھا تو موسیٰ نے
رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝٤٦ فَلَمَّا جَاءَهُم بِآيَاتِنَا إِذَا هُم مِّنْهَا
کہا کہ میں سارے جہان کے پالنے والے (خدا) کا رسول ہوں تو جب موسیٰ ان لوگوں کے پاس ہمارے معجزے لیکر آئے تو وہ لوگ
يَضْحَكُونَ ۝٤٧ وَمَا نُرِيهِم مِّنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ
ان معجزوں کی ہنسی اڑانے لگے۔ اور ہم جو معجزہ ان کو دکھاتے تھے وہ دوسرے سے بڑھ کر ہوتا تھا۔
أُخْتِهَا وَأَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝٤٨
اور آخر ہم نے ان کو عذاب میں گرفتار کیا تاکہ یہ لوگ باز آئیں اور (جب عذاب میں

ع ۱۰

ل علامہ ابن مردویہ نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا یہ آیت علی ابن ابیطالب کی شان میں نازل ہوئی کہ وہ میرے بعد ناکثین اور قاسطین سے انتقام لیں گے دیکھو درِ منثور جلد ۶ صفحہ ۱۸ مطبوعہ مصر و تفسیر شیبانی جلد ۲ صفحہ ۳۳ مطبوعہ تہران ۱۳۱ ک جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول حجۃ الوداع سے واپسی کے وقت اپنے بعد کے حالات پر لوگوں کی تحریص کر رہے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی فاما نذھبن بک اس کے بعد قل رب الایۃ نازل ہوئی فاستمسک بالذی اوحی الیک فی امر علی انک علی صراط مستقیم الآیۃ و سوف تسئلون عن علی ابن ابیطالب نازل ہوئی ترجمہ علی کے بارے میں جو وحی تمہارے پاس بھیجی گئی ہے اُسے مضبوط پکڑے رہو (اس پر عمل کرو) اور عنقریب تم لوگوں سے علی بن ابی طالب کے بارے میں باز پرس کی جاوے گی دیکھو مناقب ابن مغازلی فقیہ شافعی ۱۲ س ابن عباس اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ شب معراج میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ اپنے قبل کے انبیا سے پوچھئے کہ وہ لوگ کس بات پر مبعوث ہوئے تھے حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے سب ان سے پوچھا تو ان لوگوں نے جواب دیا کہ تمہاری رسالت اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت پر بھیجے گئے دیکھو تفسیر نیشاپوری جلد ۷ صفحہ ۳۹ مطبوعہ تہران ۱۳۰

وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ

گرفتار ہوئے تو موسیٰ سے) کہنے لگے۔ اے جادوگر اس عہد کے مطابق جو تمہارے پروردگار نے تم سے کیا ہے

اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ۝ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا

ہمارے واسطے دعا کر اگر (بلا ٹل گئی) تو ہم ضرور راہ پر آجائیں گے پھر جب ہم نے ان سے عذاب کو ہٹا دیا تو وہ فوراً

هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ

(اپنا) عہد توڑ بیٹھے ؎ اور فرعون نے اپنے لوگوں میں پکار کر کہا ؎ اے میری قوم کیا (یہ)

اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ

ملک مصر ہمارا نہیں اور (کیا) یہ نہریں جو ہمارے (شاہی محل کے) نیچے بہہ رہی ہیں (ہماری نہیں ہیں) تو کیا

اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ

تم کو اتنا بھی نہیں سوجھتا یا (سوجھتا ہے کہ) میں اس شخص (موسیٰ) سے جو ایک ذلیل آدمی ہے

مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ۝ فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ

اور ہکلے پن کی وجہ سے صاف گفتگو بھی نہیں کر سکتا کہیں بہت بہتر ہوں ، اگر یہ بہتر ہے تو اس کے لئے

مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ۝

سونے کے کنگن (خدا کے ہاں سے) کیوں نہیں اُتارے گئے۔ یا اس کے ساتھ فرشتے جمع ہو کر آتے ؎

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝

غرض فرعون نے (باتیں بنا کر) اپنی قوم کی عقل مار دی اور وہ لوگ اس کے تابعدار بن گئے۔ بیشک وہ لوگ بدکار تھے

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

غرض جب ان لوگوں نے ہم کو جھنجھلا دیا تو ہم نے بھی ان سے بدلہ لیا۔ تو ہم نے ان سب (کے سب) کو

فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ۝ وَلَمَّا ضُرِبَ

ڈبو دیا پھر ہم نے ان کو گیا گذرا اور پچھلوں کے واسطے عبرت بنا دیا اور (اے رسول) جب مریم

ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ۝ وَ

کے بیٹے (عیسیٰ) کی مثال ؎ بیان کی گئی تو اس سے تمہاری قوم کے لوگ کھل کھلا کر ہنسنے لگے۔ اور

؎ اس کی تفصیل سورۂ اعراف میں مذکور ہو چکی ہے۔ ؎ جب فرعون نے دیکھا کہ موسیٰ کی دعا سے عذاب ٹل گیا تو یہ خیال ہوا کہ کہیں لوگ ہم سے بدگمان ہو کر پھر جائیں اور موسیٰ کے طرفدار ہو جائیں تو ایک بلند پر چڑھ کر اور تمام قبیلوں کو جمع کر کے بآواز بلند یہ کہنا شروع کیا۔ ؎ [illegible]

قَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ

بول اُٹھے کہ بھلا ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ (عیسیٰ) ان لوگوں نے جو عیسیٰ کی مثال تم سے بیان کی ہے

بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ

تو صرف جھگڑنے کو۔ بلکہ حق تو یہ ہے کہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو عیسیٰ تو بس ہمارے ایک بندے تھے جن پر

وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا

ہم نے احسان کیا (نبی بنایا) اور معجزے دیئے اور ان کو ہم نے بنی اسرائیل کے لئے (اپنی قدرت کا) نمونہ بنا دیا۔

مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِی الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ

اور اگر ہم چاہتے تو تم ہی لوگوں میں سے (کسی کو) فرشتے بنا دیتے۔ جو تمہاری جگہ زمین میں رہتے۔ اور وہ تو یقیناً قیامت

لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ

کی ایک روشن دلیل لے ہے تم لوگ اس میں ہرگز شک نہ کرو۔ اور میری پیروی کرو۔ یہی سیدھا

مُّسْتَقِيْمٌ ۝ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ

راستہ ہے۔ اور (کہیں) شیطان تم لوگوں کو اس سے روک نہ دے۔ وہ یقیناً تمہارا

مُّبِيْنٌ ۝ وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰی بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ

کھلم کھلا دشمن ہے اور جب عیسیٰ واضح و روشن معجزے لیکر آئے تو لوگوں سے کہا میں تمہارے پاس دانائی (کی

بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ تَخْتَلِفُوْنَ

کتاب) لیکر آیا ہوں اور تاکہ بعض باتیں جن میں تم لوگ اختلاف کرتے تھے تم کو صاف صاف بتا دوں تو تم

فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ

لوگ خدا سے ڈرو۔ اور میرا کہنا مانو۔ بے شک خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے

فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ

تو اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ تو ان میں سے کئی فرقے (ان

مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ

کے) اختلاف کرنے لگے۔ تو جن لوگوں نے ظلم کیا ان پر دردناک دن کے عذاب سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)
نازل ہوئی اور اسی کی موید
وہ روایت ہے جس کو امام
احمد ابن حنبل نے اپنے مسند
میں آٹھ طریقوں سے اور
علامہ ابن حجر نے بھی صواعق
محرقہ میں بیان کیا ہے ۱۲۰
(حاشیہ صفحہ ہذا)
لے ابن مغازلی فقیہ شافعی
نے مناقب میں اپنے مسند
کے ساتھ جابر بن عبداللہ
انصاری سے روایت کی
ہے کہ یہ آیت یوں نازل
ہوئی تھی وان علیا لعلم
للساعۃ بے شک علی
قیامت کی ایک روشن
دلیل ہے اور علامہ ابن حجر
نے صواعق میں اور سیوطی
نے درمنثور میں روایت
کی ہے یہ آیت امام آخر
الزمان کے بارے میں
نازل ہوئی ۱۲۰ — ۱۳۰

يَوۡمٍ اَلِيۡمٍ ۝ هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنۡ تَاۡتِيَهُمۡ

افسوس ہے۔ کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر بیٹھے ہیں۔ کہ اچانک ہی ان پر

بَغۡتَةً وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝ اَلۡاَخِلَّآءُ يَوۡمَئِذٍۢ

آجائے۔ اور ان کو خبر تک نہ ہو۔ (دلی) دوست اُس دن (باہم) ایک

بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِيۡنَ ۝ يٰعِبَادِ لَا

دوسرے کے دشمن ہوں گے۔ مگر پرہیزگار لے (کہ وہ دوست ہی رہیں گے) اور خدا اُن سے کہے

خَوۡفٌ عَلَيۡكُمُ الۡيَوۡمَ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ ۝ اَلَّذِيۡنَ

گا اے میرے بندو آج نہ تو تم کو کوئی خوف ہے اور نہ تم غمگین ہوگے (یہ) وہ لوگ ہیں جو ہماری

اٰمَنُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا مُسۡلِمِيۡنَ ۝ اُدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ اَنۡتُمۡ

آیتوں پر ایمان لائے۔ اور ہمارے فرمانبردار رہے۔ تو تم اپنی بیبیوں سمیت اعزاز واکرام

وَاَزۡوَاجُكُمۡ تُحۡبَرُوۡنَ ۝ يُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِصِحَافٍ

سے بہشت میں داخل ہو جاؤ اُن پر سونے کی رکابیوں اور پیالوں

مِّنۡ ذَهَبٍ وَّاَكۡوَابٍ‌ۚ وَفِيۡهَا مَا تَشۡتَهِيۡهِ الۡاَنۡفُسُ وَ

کا دور چلے گا۔ اور وہاں جس چیز کو جی چاہے اور جس سے آنکھیں لذت اٹھائیں (سب

تَلَذُّ الۡاَعۡيُنُ‌ۚ وَاَنۡتُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝ وَتِلۡكَ الۡجَنَّةُ

موجود ہے) اور تم اس میں ہمیشہ رہوگے۔ اور یہ جنت جس کے تم وارث ہے (حصہ دار) کردیے

الَّتِىۡۤ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝ لَـكُمۡ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ

گئے ہو تمہاری کارگذاریوں کا صلہ ہے وہاں تمہارے واسطے بہت سے میوے ہیں

كَثِيۡرَةٌ مِّنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ۝ اِنَّ الۡمُجۡرِمِيۡنَ فِىۡ عَذَابِ جَهَنَّمَ

جن کو تم کھاؤ گے گنہگار (کفار) تو یقیناً جہنم کے عذاب میں ہمیشہ

خٰلِدُوۡنَ ۝ لَا يُفَتَّرُ عَنۡهُمۡ وَهُمۡ فِيۡهِ مُبۡلِسُوۡنَ ۝

رہیں گے جو ان سے کبھی ناغہ نہ کیا جائے گا۔ اور وہ اسی عذاب میں ناامید ہو کر رہیں گے

قیامت میں دوستی کی علامت

دوزخیوں کی بے چینی

لے کیونکہ ان کی دوستی تو ایمان کی وجہ سے تھی وہ زائل ہونے والی چیز نہیں اور کفار کی دوستی تو دنیا کے اسباب سے تھی وہ اب کہاں اور کیونکر باقی رہے۔ ۱۲۰-۱۲

ے وارث کے معنے تو مالک کے ہیں مگر خدا نے وارث شاید اس وجہ سے کہا ہو کہ ہمارے پہلے باپ حضرت آدم کا اصلی گھر تو بہشت ہی تھا۔ تو اب ان کی اولاد جب بہشت میں گئی تو گویا اپنے باپ کے گھر میں داخل ہوئی اور اپنے بزرگ کے ترکے پر قابض۔ اسی کو حافظ شیرازی نے کیا خوب ادا کیا ہے۔

من ملک بودم و فردوس برین جایم بود
آدم آورد درین دیر خراب آبادم

۱۲ - ۱۲ - ۱۲
۱۲ - ۱۲
۱۲

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ۝٧٦ وَنَادَوْا

اور ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ لوگ خود اپنے اوپر ظلم کرتے رہے اور (جہنمی) پکاریں گے کہ اے

يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝٧٧

مالک (داروغہ جہنم) کوئی ترکیب کرو، تمھارا پروردگار ہمیں موت ہی دیدے وہ جواب دے گا کہ تم کو اسی حال میں رہنا ہے

لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝٧٨

اے کفار مکہ، ہم تو تمھارے پاس حق لیکر آئے ہیں مگر تم میں سے بیشتر حق (بات) سے چڑتے ہیں

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝٧٩ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا

کیا ان لوگوں نے کوئی بات ٹھان لی ہے، ہم نے بھی کچھ ٹھان لیا ہے۔ کیا یہ لوگ کچھ سمجھتے ہیں کہ

لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ

ہم ان کے بھید اور انکی سرگوشیوں کو نہیں سنتے۔ ہاں (ضرور سنتے ہیں) اور ہمارے فرشتے انکے پاس (ہیں) اور انکی سب

يَكْتُبُوْنَ ۝٨٠ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ڰ فَاَنَا اَوَّلُ

باتیں لکھتے جاتے ہیں (اے رسول) تم کہدو کہ اگر خدا کی کوئی اولاد ہوتی تو سب سے پہلے (اسکی) عبادت کو تیار

الْعٰبِدِيْنَ ۝٨١ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ

ہوں، یہ لوگ جو کچھ بیان کرتے ہیں، سارے آسمان و زمین کا مالک عرش کا مالک

الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝٨٢ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا

(خدا) اس سے پاک پاکیزہ ہے تو تم انھیں چھوڑ دو کہ پڑے بک بک کرتے اور کھیلتے

حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝٨٣ وَهُوَ الَّذِيْ

رہتے ہیں، یہاں تک کہ جس دن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ان کے سامنے آ موجود ہو

فِي السَّمَاۗءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝٨٤

اور آسمان میں بھی اسی کی عبادت کی جاتی ہے اور وہی (زمین) میں بھی معبود ہے۔ اور وہی واقفکار حکمت والا ہے

وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

اور وہی بہت بابرکت ہے جس کے لئے سارے آسمان و زمین اور ان دونوں کے

وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٨٥ وَلَا يَمْلِكُ

درمیان کی حکومت ہے اور قیامت کی خبر بھی اسی کو ہے اور تم لوگ اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے اور خدا کے

الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ

سوا جن کی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں وہ تو سفارش کا بھی اختیار نہیں رکھتے مگر ہاں جو لوگ سمجھ بوجھ کر حق

شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝٨٦ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ

بات (توحید) کی گواہی دیں (تو خیر) اور اگر تم ان سے پوچھو گے کہ ان کو کس نے پیدا کیا

مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝٨٧ وَقِيْلِهٖ

تو ضرور کہیں گے اللہ نے پھر (باوجود اسکے) یہ کہاں بہکے جا رہے ہیں اور (اسی کو) رسول کے اس

يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝٨٨ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ

قول کا بھی علم ہے کہ پروردگار یہ لوگ ہرگز ایمان نہ لائیں گے تو تم ان سے منہ پھیر لو اور کہدو کہ

وَقُلْ سَلٰمٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝٨٩

تم کو سلام۔ تو انہیں عنقریب ہی (شرارت کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا۔

(۴۴) سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ (۶۴)

اٰیاتہا — رکوعاتہا

سورۂ ﻪ۱ دخان مکہ میں نازل ہوا اور اس کی انسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ۝١ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ

حم۔ واضح و روشن کتاب (قرآن) کی قسم ہم نے اس کو مبارک ﻪ۲ رات (شب قدر) میں

مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝٣ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ

نازل کیا بیشک ہم (عذاب سے) ڈرانے والے تھے اسی رات کو تمام دنیا کے حکمت و مصلحت کے (سال بھر

حَكِيْمٍ ۝٤ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۚ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝٥

کے) کام فیصل کیے جاتے ہیں یعنی ہمارے ہاں سے حکم ہو کر۔ بیشک (ہم ہی پیغمبروں کے) بھیجنے

ﻪ۱ اس سورہ میں قرآن کی حقیقت شب قدر کا ذکر قیامت کے آثار، حضرت موسیٰ کا تذکرہ آسمان زمین کے رونے کی حالت تبع کا قصہ جہنم کی حالت بہشت کی کیفیت وغیرہ مذکور ہے۔ ﻪ۲ اس کے معنے احادیث میں منقول ہیں ایک تو یہ کہ سارا قرآن لوح محفوظ سے بیت معمور کے فرشتوں کے حوالے شب قدر میں ہو گیا اور پھر وقتاً فوقتاً حسب ضرورت حضرت پر نازل ہوتا رہا دوسرے یہ کہ پہلی مرتبہ جو وحی کے ذریعہ قرآن نازل ہوا وہ شب قدر تھی اس میں اختلاف ہے کہ شب قدر کون سی شب ہے۔ مگر قوی اور مشہور قول یہی ہے کہ وہ ماہ مبارک رمضان کی ستائیسویں شب ہے واللہ اعلم ۱۲

شب قدر کا ذکر

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝٦ رَبِّ

والے ہیں یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی ہے وہ بیشک بڑا سننے والا واقف کار ہے ۔ سارے

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ إِنْ كُنْتُمْ مُّوقِنِينَ ۝٧ وقف لازم

آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا مالک اگر تم میں یقین کرنے کی صلاحیت ہے ۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۝٨

(تو کرو) اسکے سوا کوئی معبود نہیں وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے تمہارا مالک تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی مالک ہے لیکن

بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ۝٩ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ

یہ لوگ تو شک میں پڑے کھیل رہے ہیں تو تم اس دن کا انتظار کرو کہ آسمان سے ظاہر

بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ۝١٠ يَغْشَى النَّاسَ ۖ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝١١

ظاہر دھواں[1] نکلے گا (اور) لوگوں کو ڈھانک لیگا یہ دردناک عذاب ہے (کفار بھی گھبرا کر کہیں گے)

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۝١٢ أَنَّىٰ لَهُمُ

کہ پروردگار ا ہم سے عذاب کو دور کر دے ہم ابھی ایمان لاتے ہیں (اسوقت) بھلا کیا ان کو نصیحت ہوگی

الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ۝١٣ ثُمَّ تَوَلَّوْا

جب ان کے پاس پیغمبر آچکے جو صاف صاف بیان کر دیتے تھے اس پر بھی ان لوگوں نے اُن سے منہ پھیرا

عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ۝١٤ إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ وقف لازم

اور کہنے لگے یہ تو (سکھایا) پڑھایا ہوا دیوانہ ہے (اچھا خیر) ہم تھوڑے دن کے لئے عذاب کو ٹال دیتے ہیں

قَلِيلًا ۚ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ۝١٥ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ وقف لازم

(مگر تم جانتے ہیں) تم پھر کفر کرو گے ہم بیشک (ان سے) پورا بدلہ تو لیں اس دن لیں گے جس دن سخت

إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ۝١٦ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ

پکڑ پکڑیں گے۔ اور ان سے پہلے ہم نے قوم فرعون کی آزمائش کی اور اُن کے پاس ایک عالی

وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ۝١٧ أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۖ

قدر پیغمبر (موسیٰ) آئے (اور کہا) کہ خدا کے بندوں (بنی اسرائیل) کو میرے حوالے کر دو۔

[1] یہ قیامت کی پہلی علامت ہے کہ عدن میں ایک آگ ظاہر ہوگی اور اس کا دھواں تمام عالم میں پھیل جائے گا۔ اور چالیس روز تک کفار تو سخت تکلیف میں رہیں گے کہ ان کی آنکھ اور کان اور تمام اعضا سے دھواں نکلے گا۔ اور ان کے سر بھنے ہوئے معلوم ہوں گے۔ مگر مومنین کو ایک زکام کی کیفیت سے زیادہ تکلیف نہ ہوگی۔ ۱۲

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝١٨ وَأَنْ لَا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ ۖ

میں (خدا کی طرف سے) تمہارا ایک امانت دار پیغمبر ہوں اور خدا کے سامنے سرکشی نہ کرو میں تمہارے

إِنِّي آتِيكُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ۝١٩ وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَ

پاس ایک واضح و روشن دلیل لے کر آیا ہوں اور اس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کرو۔

رَبِّكُمْ أَنْ تَرْجُمُونِ ۝٢٠ وَإِنْ لَمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ۝٢١

میں اپنے پروردگار (خدا) کی پناہ مانگتا ہوں اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو تم مجھ سے الگ ہو جاؤ

فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُجْرِمُونَ ۝٢٢ فَأَسْرِ بِعِبَادِي

(مگر وہ ستانے لگے) تب موسیٰ نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ یہ بڑے شریر لوگ ہیں تو خدا نے حکم دیا کہ

لَيْلًا إِنَّكُمْ مُتَّبَعُونَ ۝٢٣ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ

تم میرے بندوں (بنی اسرائیل) کو راتوں رات لیکر چلے جاؤ اور تمہارا پیچھا بھی ضرور کیا جائیگا اور دریا کو اپنی حالت

جُنْدٌ مُغْرَقُونَ ۝٢٤ كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝٢٥

پر ٹھہرا ہوا چھوڑ کر پار ہو جاؤ (تمہارے بعد) ان کا سارا لشکر ڈبو دیا جائیگا۔ وہ لوگ (خدا جانے) کتنے باغ اور چشمے اور کھیتیاں

وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ۝٢٦ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ ۝٢٧

اور نفیس مکانات اور آرام کی چیزیں جن میں وہ عیش اور چین کیا کرتے تھے چھوڑ گئے

كَذَٰلِكَ ۖ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ ۝٢٨ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ

یوں ہی ہوا اور ان تمام چیزوں کا دوسرے لوگوں کو مالک بنایا۔ تو ان لوگوں پر آسمان و زمین کو

السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ ۝٢٩ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا

بھی رونا نہ آیا اور نہ انھیں مہلت ہی دی گئی اور ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت

بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝٣٠ مِنْ فِرْعَوْنَ ۚ

کے عذاب سے فرعون (کے پنجہ) سے نجات دی

إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِنَ الْمُسْرِفِينَ ۝٣١ وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ

وہ بے شک سرکش اور حد سے باہر نکل گیا تھا اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمجھ بوجھ

۱؎ یعنی خدا کا جو حکم میرے پاس آتا ہے میں بے کم و کاست تم لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں۔ ۲؎ اس آیت کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو اس مصیبت پر آسمان بھی رویا اور آسمان کا رونا اس کا سرخ ہو جانا ہے۔ اسی کی موید وہ روایت ہے جسے علامہ ابن حجر عسقلانی نے صواعق محرقہ میں ذکر کیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کا ایک دفعہ کربلا سے گزر ہوا جب قبر حسین کی جگہ پہنچے تو فرمایا یہی ہمارے اونٹوں کے بٹھانے کی اور اسباب رکھنے کی جگہ ہے یہیں ہمارے خون بہانے کی جگہ ہے۔ رسول کے اہل بیت میں سے کچھ لوگ اسی میدان میں قتل کئے جائیں گے جن پر آسمان بھی روئے گا اور زمین بھی۔ ۱۲

عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا

کہ سارے جہان سے برگزیدہ کیا تھا اور ہم نے ان کو ایسی نشانیاں دی تھیں جن میں (ان کی)

مُّبِيْنٌ ۝ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ۝ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا

صریحی آزمائش تھی یہ (کفار مکہ مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ ہمیں تو صرف ایک بار مرنا ہے اور پھر

الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ۝ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ

ہم دوبارہ (زندہ کرکے) اٹھائے نہ جائیں گے تو اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو (زندہ

صٰدِقِيْنَ ۝ اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ

کرکے) لے تو آؤ بھلا یہ لوگ (قوت میں) اچھے ہیں یا تبع کی قوم اور وہ لوگ جو ان

قَبْلِهِمْ ؕ اَهْلَكْنٰهُمْ ۫ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ وَمَا خَلَقْنَا

سے پہلے ہو چکے ہم نے ان سب کو ہلاک کر دیا کیونکہ (وہ ضرور گنہگار تھے اور ہم نے سارے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝ مَا خَلَقْنٰهُمَآ

آسمان و زمین اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں ان کو کھیلتے ہوئے نہیں بنایا ان

اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ يَوْمَ

دونوں کو ہم نے بس ٹھیک (مصلحت سے) پیدا کیا مگر ان میں کے بہتیرے لوگ نہیں جانتے بیشک فیصلہ کا دن

الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى

کا دن ان سب (کے دوبارہ زندہ ہونے) کا مقرر وقت ہے جس دن کوئی دوست کسی دوست کے

عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ

کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی مگر جس پر خدا رحم فرمائے

اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝

بے شک (وہ خدا) سب پر غالب بڑا رحم والا ہے۔ (آخرت میں) تھوہڑ کا درخت ضرور

طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۝ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۝

گنہگار کا کھانا ہوگا۔ جیسے پگھلا ہوا تانبا وہ پیٹوں میں اس طرح ابال کھائیگا۔ جیسے

سلہ یہ حضرت رسول کی بعثت سے ایک ہزار چالیس برس قبل یمن کا بادشاہ تھا اس کا نام اسعد بن ملیکرب تھا اور کنیت ابوکرب تھی اور چونکہ اس کے پاس بہت کثرت سے خادم اور خدام تھے اسی وجہ سے اس کو تبع حمیری کہتے تھے اسی نے سمرقند کو برباد کرکے دوبارہ آباد کیا تھا یہ پہلے آتش پرست تھا مگر جب لوگوں نے کسی وجہ سے مدینہ میں اس کی بیٹی کو قتل کر ڈالا تو اس نے مدینہ پر چڑھائی کی لیکن بنی قریظہ کے دو آدمی کعب و اسد نے یہ خبر سن کر اس کو سمجھایا کہ یہ پیغمبر آخر الزماں کے ہجرت کی جگہ ہے اور حضرت کی بہت تعریف کی تو وہ ایمان لایا اور پلٹ گیا راستہ ہی میں بعض لوگوں نے اس کو خانہ کعبہ کی ویرانی پر آمادہ کیا کہ اس کے نیچے جواہرات وغیرہ بہت ہیں مگر علماء نے بہت مدح و ثنا کی اور اس کو اس ارادہ سے باز رکھا پھر تو اس قدر خوش اعتقاد ہوا کہ سب سے پہلی دفعہ خانہ کعبہ پر اس نے پوشش چڑھائی اور چھ ہزار جانور قربانی کئے اس نے ایک عریضہ شاہ یہودی کے پاس حضرت رسول کے نام سے لکھ کر رکھ دیا تھا کہ اگر مجھ سے ملاقات ہو تو خود ورنہ اپنی اولاد کو وصیت کرتے رہنا کہ جس سے ملاقات ہو پہنچا دے چنانچہ ابو ایوب انصاری نے جو شاموں کی اکیسویں پشت میں تھے پیش کیا تھا۔ واللہ اعلم ۱۲۰

ع

كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾

کھولتا ہوا پانی اُبال کھاتا ہے (فرشتوں کو حکم ہوگا) اسکو پکڑو اور گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ لے جاؤ

ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ

پھر اس کے سر پر کھولتے ہوئے پانی کا عذاب ڈالو پھر اس سے طعناً کہا جائے گا اب مزا چکھو

إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾ إِنَّ هَٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ

بے شک تو تو بڑی عزت والا سردار ہے یہ وہی (دوزخ) تو ہے جس میں تم لوگ شک کیا

تَمْتَرُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾ فِي جَنَّاتٍ

کرتے تھے ۔ بے شک پرہیزگار لوگ امن کی جگہ (یعنی) باغوں اور چشموں

وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾ يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ

میں ہوں گے ریشم کی (کبھی) باریک اور کبھی دبیز پوشاکیں پہنے ہوئے ایک دوسرے

مُتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ﴿٥٤﴾

کے آمنے سامنے بیٹھے ہونگے ایسا ہی ہوگا اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے انکے

يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوقُونَ

جوڑے لگا دینگے۔ وہاں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگوا کر کھائینگے وہاں پہلے دفعہ کی موت

فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۖ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ

کے سوا ان کو موت کی تلخی چکھنی ہی نہ پڑے گی اور خدا ان کو دوزخ کے عذاب سے

الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِنْ رَبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

محفوظ رکھے گا (یہ) تمہارے پروردگار کا فضل ہے۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ تو ہم

الْعَظِيمُ ﴿٥٧﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ

نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں (اس لئے) آسان کر دیا ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت

يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾ فَارْتَقِبْ إِنَّهُمْ مُرْتَقِبُونَ ﴿٥٩﴾ ع

پکڑیں تو (نتیجے کے) تم بھی منتظر رہو یہ لوگ بھی منتظر ہیں ۔

دوزخ کی حالت

بہشت کی کیفیت

آیاتہا (۴۵) سُورَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ (۶۵) رکوعاتہا

سُورۂ جاثیہ مکّہ میں نازل ہوا اور اس کی سینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّ

حٰم۔ یہ کتاب (قرآن) خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے جو غالب (اور) دانا ہے۔

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَفِيْ

بیشک آسمان اور زمین میں ایمان والوں کے لئے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور تمہاری

خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝

پیدائش میں بھی۔ اور جن جانوروں کو وہ (زمین پر) پھیلاتا رہتا ہے (ان میں بھی) یقین کرنے والوں کے واسطے بہت

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

سی نشانیاں ہیں۔ اور رات اور دن کے آنے جانے میں اور خدا نے آسمان سے جو (ذریعہ) رزق (یعنی)

مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ

نازل فرمایا پھر اس سے زمین کو اس کے مرجانے کے بعد زندہ کیا (اس میں) اور ہواؤں کے بدلنے

تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ

میں عقلمند لوگوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔ یہ خدا کی آیتیں ہیں جن کو

اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ

ہم تمہارے سامنے ٹھیک (ٹھیک) پڑھتے ہیں تو خدا اور اُس کی آیتوں

اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝

کے بعد کون سی بات ہوگی جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے۔ ہر جھوٹے گنہگار پر افسوس ہے۔ کہ خدا کی آیتیں اُسے

يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا

سامنے پڑھی جاتی ہیں اور وہ سن تو لیتا ہے پھر غرور سے (کفر پر) اڑا رہتا ہے گویا اُنکو سنا ہی نہیں۔ (ان آیتوں) کو سنا

ـلـه اس سورۃ میں قرآن کا آسمانی کتاب ہونا، خدا کی قدرتیں، کفار سے قطع نظر کرو، بنی اسرائیل کی حالت، حضرت کی رسالت، دہریوں کا خیال اور اس کی رد، قیامت کا منظر، جہنم میں گنہگاروں کی حالت وغیرہ مذکور ہے

۱۳ - ۱۳ - ۱۳

كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٨ وَاِذَا
ہی نہیں تو (اے رسول) تم اسے دردناک عذاب کی خوشخبری دیدو اور جب ہماری آیتوں میں سے کسی
عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئًا ۨ اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ
آیت پر واقف ہو جاتا ہے تو اسکی ہنسی اڑاتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے واسطے ذلیل
عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝٩ مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ
کرنے والا عذاب ہے۔ جہنم تو انکے پیچھے ہی (پیچھے) ہے اور جو کچھ وہ اعمال کرتے
عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
رہے نہ تو وہی ان کے کچھ کام آئیں گے اور نہ وہ جن کو انھوں نے خدا کو چھوڑ کر (اپنے)
اَوْلِيَاۗءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١٠ هٰذَا هُدًى ۚ وَ
سرپرست بنائے تھے اور ان کے لئے بڑا (سخت) عذاب ہے۔ یہ (قرآن) ہدایت ہے اور جن لوگوں نے
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ
اپنے پروردگار کی آیتوں سے انکار کیا ان کے لئے سخت قسم کا دردناک عذاب ہوگا خدا ہی تو ہے
رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝١١ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ ع
جس نے دریا کو تمہارے قابو میں کر دیا تاکہ اسکے حکم سے اسمیں کشتیاں چلیں اور تاکہ
الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ
اس کے فضل (وکرم) سے (معاش کی) تلاش کرو اور تاکہ تم
تَشْكُرُوْنَ ۝١٢ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
شکر کرو اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اپنے
الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
(حکم) سے تمہارے کام میں لگا دیا ہے جو لوگ غور کرتے ہیں انکے لئے اسمیں (قدرت خدا
يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝١٣ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ
کی) بہت سی نشانیاں ہیں (اے رسول) مومنوں سے کہدو کہ جو لوگ خدا کے دنوں کی (جو جزا کے لئے مقرر

لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا

ہیں) توقع نہیں رکھتے اُن سے درگزر کریں تاکہ وہ لوگوں کے اعمال کا بدلہ دے۔ جو شخص

يَكْسِبُونَ ۝ ١٤ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ

نیک کام کرتا ہے تو خاص اپنے لئے اور بُرا کام کرے گا تو اسکا وبال

فَعَلَيْهَا ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ۝ ١٥ وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي

اُسی پر ہوگا پھر (آخر) تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور ہم نے بنی اسرائیل

إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ

کو کتاب (توریت) اور حکومت اور نبوت عطا کی اور اُنھیں عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو

الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ ١٦ وَآتَيْنَاهُم بَيِّنَاتٍ

دیں اور اُن کو سارے جہان پر فضیلت[1] دی اور اُن کو دین کی کھلی ہوئی دلیلیں عنایت

مِّنَ الْأَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ

کیں تو ان لوگوں نے علم آچکنے کے بعد بس آپس کی ضد میں ایک دوسرے

الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ

سے اختلاف کیا کہ یہ لوگ جن باتوں میں اختلاف کر رہے ہیں۔

الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ ١٧ ثُمَّ جَعَلْنَاكَ

قیامت کے دن تمہارا پروردگار ان میں فیصلہ کر دے گا پھر (اے رسولؐ) ہم نے

عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ

تم کو دین کے کھلے رستہ پر قائم کر دیا ہے تو اسی (رستہ) پر چلے جاؤ اور نادانوں کی

الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ ١٨ إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا عَنكَ مِنَ اللّٰهِ

خواہشوں کی پیروی نہ کرو یہ لوگ خدا کے سامنے تمہارے کچھ بھی کام نہ آئیں

شَيْئًا وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ

گے اور ظالم لوگ ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور خدا تو

[1] عالمین عالم کی جمع ہے۔ اور خدا کے سوا ہر چیز کو عالم کہتے ہیں۔ اور چونکہ وہ چیزیں بہت سی قسموں کی ہیں۔ اسی بنا پر اسکی جمع بنائی گئی۔ اب ہر ایک زمانہ کی تمام چیزوں کو عالم اور عالمین دونوں کہہ سکتے ہیں۔ اس مقام پر بنی اسرائیل کی فضیلت کا یہی مطلب ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے تمام جہان سے افضل تھے۔ یہ نہیں کہ ابتدائے اسلام سے قیامت تک سب سے افضل ہیں۔

بنی اسرائیل کی فضیلت

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ ١٩ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى

پرہیزگاروں کا مددگار ہے۔ یہ (قرآن) لوگوں (کی) ہدایت کے لئے دلیلوں کا مجموعہ

وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ ٢٠ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا

ہے اور یقین کرنے والوں کے لئے (ازسرتاپا) ہدایت و رحمت ہے جو لوگ بُرے کام کیا کرتے ہیں کیا وہ یہ سمجھتے ہیں

السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

کہ ہم ان کو ان لوگوں کے برابر کر دینگے جو ایمان لائے اور اچھے اچھے کام بھی کرتے

الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا

رہے اور ان سب کا جینا مرنا یکساں ہوگا یہ لوگ (کیا) بُرے

يَحْكُمُوْنَ ۝ ٢١ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ

حکم لگاتے ہیں اور خدا نے سارے آسمان و زمین کو حکمت و مصلحت سے پیدا کیا،

وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ ٢٢

اور تاکہ ہر شخص کو اسکے کئے کا بدلہ دیا جائے اور اُن پر کسی طرح کا ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى

بھلا تم نے اُس شخص کو بھی دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہش کو معبود[1] بنا رکھا ہے اور (اُسکی حالت)

عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ

سمجھ بوجھ کر خدا نے اُسے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اور اُسکے کان اور دل پر علامت مقرر کر دی (یعنی مہر لگا دی) اور اُسکی

فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ ٢٣ وَقَالُوْا مَا

آنکھوں پر پردہ ڈالدیا تو پھر خدا کے بعد اسکو ہدایت کون کر سکتا ہے تو کیا تم لوگ اتنا بھی غور نہیں کرتے اور وہ کہتے

هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا

ہیں کہ ہماری زندگی تو بس دُنیا ہی کی ہے کہ یہیں مرتے ہیں اور یہیں جیتے ہیں اور ہم کو بس زمانہ ہی

الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝ ٢٤

(جلاتا) مارتا ہے اور ان کو اس کی کچھ خبر تو ہے نہیں یہ لوگ تو بس اٹکل کی باتیں کرتے ہیں

[1] کفار مکہ کی تو یہ حالت تھی کہ وہ جب ایک بت کو پوجتے اور جب اس سے زیادہ خوبصورت کوئی دوسرا نظر پڑتا تو پہلے کو چھوڑ کر اس کو پوجنے لگتے اسی کو خدا نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ بتوں کو بھی نہیں پوجتے بلکہ اپنی نفسانی خواہش کے پجاری ہیں ۱۳۰

دہریوں کا اعتقاد اور اس کی رد

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ

اور جب انکے سامنے ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو انکی کٹ حجتی بس یہی ہوتی ہے کہ وہ

قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٢٥ قُلِ اللّٰهُ

کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو (جلا کر) لے آؤ (اے رسول) تم کہہ دو کہ

يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ

خدا ہی تم کو زندہ (پیدا) کرتا ہے اور وہی تم کو مارتا ہے پھر وہی تم کو قیامت کے دن جس (کے ہونے) میں

فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٢٦ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

کسی طرح کا شک نہیں جمع کرے گا مگر اکثر لوگ نہیں جانتے اور سارے آسمان و زمین کی بادشاہت

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ

خاص خدا ہی کی ہے ۔ اور جس روز قیامت برپا ہوگی اس روز اہل باطل بڑے

يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ۝٢٧ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۣ كُلُّ اُمَّةٍ

گھاٹے میں رہیں گے اور (اے رسول) تم ہر امت کو دیکھو گے کہ (فیصلہ کی منتظر ادب سے) گھٹنو

تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٢٨

کے بل بیٹھی ہوگی اور ہر امت اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلائی جائیگی جو کچھ تم لوگ کرتے تھے آج تم کو اس کا بدلہ دیا جائیگا

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا

یہ ہماری کتاب (جس میں اعمال لکھے ہیں) تمہارے مقابلہ میں ٹھیک ٹھیک بول رہی ہے جو کچھ بھی تم کرتے

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٢٩ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

تھے ہم لکھواتے جاتے تھے غرض جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے تو ان کو

فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

انکا پروردگار اپنی رحمت (سے بہشت) میں داخل کرے گا ۔ یہی تو صریحی کامیابی

الْمُبِيْنُ ۝٣٠ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۣ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ

ہے ۔ اور جنہوں نے کفر اختیار کیا (ان سے کہا جائیگا) تو کیا تمہارے سامنے ہماری آیتیں

قیامت کا منظر

تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝٣١ وَاِذَا

نہیں پڑھی جاتی تھیں (ضرور) تو تم نے تکبر کیا اور تم لوگ تو گنہگار ہو گئے اور جب (تم سے) کہا

قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا

جاتا تھا کہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور قیامت (کے آنے) میں کچھ شبہ نہیں تو تم کہتے

قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّ

تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا چیز ہے ہم تو بس (اسے) ایک خیالی بات سمجھتے ہیں اور

مَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ۝٣٢ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا

ہم تو (اس کا) یقین نہیں رکھتے اور اُن کے کرتوتوں کی برائیاں اُن پر ظاہر ہو جائیں

وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٣٣ وَقِيْلَ

گی اور جس (عذاب) کی یہ ہنسی اُڑایا کرتے تھے انہیں (ہر طرف سے) آگھیرے گا اور (ان سے) کہا

الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَ

جائے گا کہ جس طرح تم نے اپنے اس دن کے آنے کو بھلا دیا تھا اسی طرح آج ہم تم کو اپنی رحمت سے

مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝٣٤ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ

بھلا دیتے ہیں ۱؎ اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور کوئی تمہارا مددگار نہیں یہ اس سبب سے کہ تم لوگوں

اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ

نے خدا کی آیتوں کو ہنسی ٹھٹھا بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی نے تم کو دھوکے میں ڈال

فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝٣٥ فَلِلّٰهِ

دیا تھا غرض یہ لوگ نہ تو آج دُنیا سے نکالے جائیں گے اور نہ ان کو اس کا موقع دیا جائیگا کہ (توبہ

الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٣٦

کرکے خدا کو) راضی کرلیں پس سب تعریف خدا ہی کیلئے سزاوار ہے جو سارے آسمانوں کا مالک اور زمین کا مالک (اور) سارے

وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٣٧

جہان کا مالک ہے اور سارے آسمان و زمین میں اُسی کے لئے بڑائی ہے اور وہی (سب پر) غالب (اور) حکمت والا ہے

ع ٤

۱؎ ہم اس کا مطلب اس سے قبل تفصیل سے بیان کر چکے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ خدا کے بھلانے سے یہ مراد ہے کہ خدا ان کی طرف توجہ نہ کریگا اور ان کی حالت پر چھوڑ دے گا۔ ۱۲

۵۱

(۴۶) سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ (۶۶)

سورہ احقاف[1] مکہ میں نازل ہوا۔ اس کی پینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝

حم (یہ) کتاب غالب (و) حکیم خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ

ہمنے تو سارے آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے حکمت ہی سے ایک خاص

وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝

وقت تک کے لئے پیدا کیا ہے اور کفار جن چیزوں سے ڈرائے جاتے ہیں ان سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا

اے رسول تم پوچھو تو کہ خدا کو چھوڑ کر جن کی تم عبادت کرتے ہو کیا تمنے ان کو دیکھا ہے مجھے بھی تو دکھاؤ کہ

خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ

ان لوگوں نے زمین میں کیا چیز پیدا کی ہے[2] یا آسمانوں کے بنانے (میں) انکی شرکت ہے تو اگر تم سچے

بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ

ہو تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا (اگلوں کے) علم کا بقیہ ہو تو میرے سامنے پیش

صٰدِقِيْنَ ۝ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

کرو اور اُس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو خدا کے سوا ایسے شخص کو پکارے

مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَاۗىِٕهِمْ

جو اُسے قیامت تک جواب ہی نہ دے[3] اور اُن کو پکارنے کی خبر تک نہ

غٰفِلُوْنَ ۝ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَاۗءً وَّ

ہو۔ اور جب لوگ (قیامت میں) جمع کئے جائیں گے تو وہ (معبود) انکے دشمن[4] ہو

[1] اس سورہ میں قرآن کو آسمانی کتاب ہونا بتوں اور مصنوعی معبودوں کی مذمت رسالت کو استدلال عبداللہ بن سلام کا ایمان کفار عرب کی گفتگو امام حسین علیہ السلام کی مدح ایک کافر کی مذمت، عاق ہونے کا حکم قوم عاد کا قصہ پیغمبران اولوالعزم اور صبر وغیرہ مذکور ہے ۱۲۔

[2] یعنی تم جب بھی طرح غور کرو کہ بتوں میں کسی چیز کے پیدا کرنے کی بھی قدرت ہے۔ اگر نہیں ہے تو تم ان کی پرستش کیوں کرتے ہو۔

[3] کیونکہ وہ تو پتھر ہیں ان میں جواب دینے کی صلاحیت ہی نہیں ہے وہ کیا جواب دیں ۱۲۔

[4] یہ بتوں کے لئے نہیں ہے بلکہ خدا کے سوا اور جن چیزوں کی لوگ پرستش کرتے ہیں جیسے جنات پری بھوت وغیرہ اور چونکہ ان چیزوں کو عقل ہونے کی وجہ سے غضب ہے اس وجہ سے کہ ہر حکم کرنا ایسا ہی ہوگا ممکن ہے کہ خدا نا عاقلہ چیزوں میں بھی گویائی کی قوت بروز قیامت عطا فرمائے اور وہ بھی اعضا کی طرح ان کے خلاف گواہی دیں ۱۲۔

كَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝٦ وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا

جائیں گے اور انکی پرستش سے انکار کرینگے اور جب ہماری کھلی کھلی آیتیں انکے سامنے پڑھی

بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا

جاتی ہیں تو جو لوگ کافر ہیں حق کے بارے میں جب انکے پاس آ چکا تو کہتے ہیں یہ تو صریحی

سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧ أَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهٗ

جادو ہے کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے اسکو خود گھڑ لیا ہے تو اے رسول تم کہہ دو کہ اگر میں اس کو

فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ

اپنے جی سے گھڑ لیتا تو تم خدا کے سامنے میرے کچھ بھی کام نہ آؤ گے۔ جو جو باتیں تم لوگ اسکے بارے میں

فِيْهِ ۖ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝٨

کرتے رہتے ہو وہ خوب جانتا ہے میرے اور تمہارے درمیان وہی گواہی کو کافی ہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ

اے رسول تم کہدو کہ میں کوئی نیا رسول تو آیا نہیں ہوں اور میں کچھ نہیں جانتا کہ آئندہ میرے ساتھ

بِيْ وَلَا بِكُمْ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوْحٰى إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيْرٌ

کیا کیا جائیگا اور نہ یہ کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائیگا میں بس اسی کا پابند ہوں جو میرے پاس وحی آئی ہے اور

مُّبِيْنٌ ۝٩ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ

میں تو بس علانیہ ڈرانے والا ہوں اے رسول تم کہدو کہ بھلا دیکھو تو کہ اگر یہ (قرآن) خدا کی طرف سے ہو اور تم اس سے انکار

بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ

کر بیٹھے حالانکہ بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ اس کے مثل کی گواہی بھی دے چکا اور ایمان بھی لے

وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۖ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠

آیا اور تم نے سرکشی کی (تو تمہارے ظالم ہونے میں کیا شک ہے) بیشک خدا ظالم لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا

پہنچاتا اور کافر لوگ مومنوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ اگر یہ (دین) بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس

رسالت کا استدلال

عبداللہ بن سلام کا ایمان

ع ۱

یعنی اگر بالفرض میں نے اپنے جی سے گھڑ لیا ہے اور پھر خدا کا کلام ہونے کا مدعی ہوں تو خدا کا وبال مجھ پر پڑے گا اور تم مجھ کو نہیں بچا سکتے اور [illegible] خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے [illegible] تو تم اپنی فکر کرو [illegible] مجھ سے پہلے بھی تو بہت سے رسول آ چکے ہیں [illegible] چیزوں کی طرف وہ بلاتے تھے میں بھی اسی کی دعوت دیتا ہوں [illegible] پھر کیوں انکار کرتے ہو ۱۲ کفار مکہ کی شرارتیں جب حد سے سوا ہو گئیں تو آپ نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ہجرت کر کے ایک ایسی جگہ پہنچا ہوں جہاں پانی اور درخت کثرت سے ہیں تو آپ نے اپنے صحابہ سے اس کا ذکر کر دیا تھا اور وہ لوگ خوش تھے کہ اب کفار کے ہاتھوں سے نجات ملے گی اور ہجرت کا انتظار شروع ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ عبداللہ ابن سلام کی طرف اشارہ ہے جن کا قصہ مذکور ہو چکا ہے ۱۲ یعنی عبداللہ ابن سلام کا ذکر ہے ان کے ایمان لانے کی کیفیت یوں منقول ہے کہ [illegible] بہت بڑے عالم تھے [illegible] آپ سے تین سوال کرتا ہوں اگر آپ نے [illegible] جوابات دیئے تو آپ پیغمبر ہیں [illegible] آپ نے فرمایا مشرق کی طرف سے ایک آگ پیدا ہوگی جو تمام خلقت کو مغرب کی طرف لے جائیگی۔ دو بہشت میں سب سے پہلے کیا چیز کھانے کو ملے گی آپ نے فرمایا مچھلی کی [illegible] بچہ [illegible] بعض ماں سے کیوں [illegible]

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) مشابہ ہوتے ہیں آپ نے فرمایا اگر مرد کی منی پہلے نکل آوے تو باپ کے اور اگر عورت کی تو ماں کے مشابہ بچہ ہوگا یہ سنکر فوراً ایمان لائے منکر ایمان لائے پر یہود خود ان کو بھی برا کہنے لگے ایمان کیا لائے ۔ یہ جو عام خلفاء اسد اور انجیل کے تفسیروں کے قول کی حکایت ہے جو جیسے مجتہد اسلام اور عطار تفسیروں کے ایمان لانے کے وقت بولے تھے ۱۲۔
(حاشیہ صفحہ ہذا)
لے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کم سے کم حمل کی مدت چھ مہینے ہے کیونکہ خدا دوسری جگہ فرماتا ہے والوالدات یرضعن اولادهن حولین کاملین (مائیں اپنے بچوں کو دو برس کامل دودھ پلاتی ہیں) مگر تاریخ کے جاننے والے کہتے ہیں کہ چھ مہینے میں پیدا ہونیوالا بچہ حضرت یحییٰ اور امام حسین کے سوا کوئی زندہ نہیں رہا اس سے بھی معلوم ہوا کہ کم سے کم اکیس مہینے بچوں کو دودھ پلانا چاہئے کیونکہ تیس میں سے نو مہینے حمل کے نکال کر اکیس بچتے ہیں ۱۲۔

سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۚ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ
کی طرف ہم سے پہلے نہ دوڑ پڑتے اور جب قرآن کے ذریعہ سے ان کی ہدایت نہ ہوئی تو اب بھی کہیں
اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۚ
گے یہ تو ایک قدیم جھوٹ ہے اور اس کے قبل موسیٰ کی کتاب پیشوا اور سراسر رحمت تھی اور یہ
وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ
(قرآن) وہ کتاب ہے جو عربی زبان میں (اس کی) تصدیق کرتی ہے تاکہ (اس کے ذریعہ سے) ظالموں
ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا
کو ڈرائے اور نیکوکاروں کیلئے (از سرتاپا) خوشخبری ہے۔ بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار
۱۳ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝
خدا ہے پھر وہ اس پر قائم رہے تو (قیامت میں) اُن کو کچھ خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا
یہی تو اہل جنت ہیں کہ ہمیشہ اُس میں رہیں گے (یہ) اُس کا صلہ ہے جو یہ لوگ (دُنیا میں) کیا کرتے
يَعْمَلُوْنَ ۝ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۖ
تھے اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا (کیونکہ) اس کی ماں
حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ
نے رنج ہی کی حالت میں اس کو پیٹ میں رکھا اور رنج ہی سے اس کو جنا اور اس کا پیٹ میں
ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۚ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ
رہنا اور اُس کی دودھ بڑھائی کے تیس لے مہینے ہوئے یہاں تک کہ جب اپنی پوری جوانی کو پہنچتا
سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ
اور چالیس برس (کے سن) کو پہنچتا ہے تو خدا سے (عرض کرتا ہے) پروردگار! تو مجھے توفیق عطا فرما کہ تو نے جو
عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ
احسانات مجھ پر اور میرے والدین پر کئے ہیں میں اُن احسانوں کا شکر ادا کروں اور یہ کہ (ایسے) نیک کام کروں

لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

ایسا نیک کام کروں جسے تو پسند کرے اور میرے لیے میری اولاد میں صلاح و تقویٰ پیدا کر میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں یقیناً فرمانبرداروں میں ہوں

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ

یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک عمل ہم قبول فرمائیں گے اور بہشت (کے جانے) والوں میں ہم

عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ

اُن کے گناہوں سے درگزر کریں گے (یہ وہ) سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا

كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ

جاتا تھا اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تمہارا برا ہو کیا تم مجھے دھمکی دیتے ہو کہ

اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ

میں دوبارہ (قبر سے) نکالا جاؤں گا حالانکہ بہت سے لوگ مجھ سے پہلے گذر چکے (اور کوئی زندہ

وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ڰ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ڮ

نہ ہوا) اور دونوں فریاد کر رہے تھے کہ تجھ پر وائے ہو ایمان لے آ۔ خدا کا وعدہ ضرور سچا ہے

فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

تو وہ بول اٹھا کہ یہ تو بس اگلے لوگوں کے افسانے ہیں یہ وہی لوگ ہیں کہ جنات اور

حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ

آدمیوں کی (دوسری) امتیں جو ان سے پہلے گذر چکی ہیں اُن ہی کے شمول میں اُن پر بھی عذاب

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا

کا وعدہ متحقق ہو چکا ہے۔ یہ لوگ بیشک گھاٹا اٹھانے والے تھے۔ اور لوگوں نے جیسے کام کئے

عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ وَيَوْمَ

ہونگے اُسی کے مطابق سب کے درجے ہونگے اور یہ اس لئے کہ خدا ان کے اعمال کا ان کو پورا پورا بدلا دے اور ان پر کچھ بھی ظلم نہ کیا

يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ

جائے اور جس دن کفار جہنم کے سامنے لائے جائیں گے (تو اُن سے کہا جائے گا کہ) تم تو اپنی دُنیا کی زندگی میں اپنے

له اگرچہ مفسرین اہلسنت میں سے کسی کی تصریح نظر تک سے نہیں گذری مگر تفسیر اہلبیت میں اس کی تصریح موجود ہے کہ آیت ووصینا سے محسنین تک جناب امام حسین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی اور واقعی جو حالات بتلائے حمل سے آخر عمر تک امام حسین علیہ السلام کے تھے ان سے پوری مطابقت بھی ہوتی ہے اور آیات خدا میں غور کرنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ ان صفات کا مستحق حضرت کے سوا کوئی دوسرا نظر نہیں آتا ۱۲ – ۱۲ – ۱۲

فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُم بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ

مزے اُڑا چکے اور اُس میں خوب چین کر چکے تو آج تم پر ذلت کا عذاب کیا

عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ

جائے گا اس لئے کہ تم اپنی زمین میں اکڑا کرتے تھے اور اس لئے

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَفْسُقُونَ ۝ ۲۰ وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ

کہ تم بدکاریاں کرتے تھے اور (اے رسول) قوم عاد کے بھائی (ہود) کو یاد کرو

ع ۲

أَنذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِن بَيْنِ

جب اُنھوں نے اپنی قوم کو (سرزمین) احقاف لہ میں ڈرایا اور ان کے پہلے اور ان کے بعد بھی

يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ

بہت سے ڈرانے والے پیغمبر گذر چکے تھے (اور ہود نے اپنی قوم سے کہا) کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو مجھے تمہاری نسبت

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ ۲۱ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا

ایک بڑے سخت دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں وہ بولے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیر دو تو

فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ ۲۲ قَالَ

اگر تم سچے ہو تو جس عذاب کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو لے آؤ۔ ہود نے کہا

إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَأُبَلِّغُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَٰكِنِّي

(اس کا) علم تو بس خدا کے پاس ہے اور میں جو احکام دے کر بھیجا گیا ہوں (وہ) تمہیں پہنچائے دیتا ہوں مگر میں تم

أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ۝ ۲۳ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ

کو دیکھتا ہوں کہ تم جاہل لوگ ہو تو جب ان لوگوں نے اس (عذاب) کو دیکھا کہ بادل کی طرح ان کے میدانوں

أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۚ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُم

کی طرف امڈا آرہا ہے تو کہنے لگے یہ تو بادل ہے جو ہم پر برس کر رہے گا (نہیں) بلکہ یہ وہ (عذاب) ہے جس کی تم

بِهِ ۖ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ ۲۴ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ

جلدی مچا رہے تھے (یہ) وہ آندھی ہے جس میں دردناک (عذاب) ہے جو اپنے پروردگار کے حکم سے ہر چیز کو تباہ و برباد

لہ احقاف احقف کی جمع ہے اور اس کے معنی اونچے ریگستان کے ہیں یہ ریگستان جہاں حضرت ہود کی قوم عاد رہتی تھی ملک یمن میں حضر موت کے قریب دریا عمان کے کنارے تھا اور اس بستی کا نام شحر تھا یہاں کے اکثر لوگ ٹیلوں میں رہتے تھے حضرت ہود نے ہر چند ان کی ہدایت کی مگر کوئی اثر نہ ہوا صرف چند آدمیوں کا ایمان لایا تھا اس نے بھی قوم کی نافرمانی کی مگر بے سود ہوا آخر قحط ہوا اور تین یا سات برس تک پانی نہ برسا اس پر بھی جب ان لوگوں نے نہ مانا تو پہلے ابر کی صورت میں آندھی آئی یہ لوگ خوش ہو کر بارش کی امیدیں اس کے نیچے جمع ہو گئے پھر اس میں سے آگ کی چنگاریاں برسنے لگیں اور ان کو اور ان کے خیموں اور ان کے جانوروں کو آسمان زمین کے درمیان اس طرح اڑائے پھرتی جیسے تنکے اڑتے ہیں یوں ہی سات شبانہ روز آندھی چلتی رہی اور یہ سب کے سب ریت کے نیچے دب کر مر گئے اور حضرت ہود مومنین کو لے کر پہلے ہی باہر چلے گئے تھے ۱۲

رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرَىٰ إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي

کر دی تو وہ ایسے (تباہ) ہوگئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا ہم گنہگار لوگوں کو یوں

الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ۝ ٢٥ وَلَقَدْ مَكَّنَّاهُمْ فِيمَا إِن مَّكَّنَّاكُمْ

ہی سزا کیا کرتے ہیں اور ہم نے ان کو ایسے کاموں میں مقدور دیئے تھے جس میں تمہیں کچھ

فِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَارًا وَأَفْئِدَةً فَمَا

بھی مقدور نہیں دیا اور انہیں کان اور آنکھ اور دل (سب کچھ) دیئے تھے) تو چونکہ وہ لوگ

أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا أَبْصَارُهُمْ وَلَا أَفْئِدَتُهُم

خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے تو نہ ان کے کان ہی کچھ کام

مِّن شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَحَاقَ

آئے اور نہ اُن کی آنکھیں اور نہ ان کے دل اور جس (عذاب) کی یہ لوگ ہنسی اڑایا

بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ ٢٦ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا

کرتے تھے اس نے ان کو ہر طرف سے گھیر لیا اور (اے اہل مکہ) ہم نے تمہارے اردگرد

حَوْلَكُم مِّنَ الْقُرَىٰ وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ ٢٧

کی بستیوں کو ہلاک کر مارا اور اپنی قدرت کی بہت سی نشانیاں طرح طرح سے ظاہر کر دیں تاکہ وہ رجوع کریں

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ قُرْبَانًا آلِهَةً

ہے تو خدا کے سوا جن کو ان لوگوں نے تقرب (خدا) کے لئے معبود بنا رکھا تھا انھوں نے (عذاب کے

بَلْ ضَلُّوا عَنْهُمْ ۚ وَذَٰلِكَ إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ ٢٨

وقت) ان کی کیوں نہ مدد کی بلکہ وہ ان سے غائب ہوگئے اور یہ ان کا جھوٹ اور یہی ان کی افترا پردازی کی حقیقت

وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ

تھی اور جب ہم نے جنوں میں سے کئی شخصوں کو تمہاری طرف متوجہ کیا کہ وہ دل لگا کر قرآن سنیں تو جب اُس کے

فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُوا ۖ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ

پاس حاضر ہوئے تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے خاموش بیٹھے سنتے رہو۔ جب (پڑھنا) تمام ہوا تو اپنی قوم کی

ع ٣

ل عاد ثمود اور سدوم وغیرہ جن میں حضرت لوطؑ کی قوم کے لوگ رہتے تھے۔

ل حضرت ابو طالب کی وفات کے بعد جب مولانا بالکل بے یار و مددگار رہ گئے تو اس خیال سے کہ شاید کوئی میرا ہمدرد نکل آئے طائف تشریف لے گئے وہاں کے کمبختوں نے ملاقات کے بدلے حضرت کو تکلیفیں پہنچائیں آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ بازاری لونڈوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا کہ وہ کمبختوں کے مارے مجنوں سمجھ کر ڈھیلے اور پتھر مارنے لگے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں لہولہان ہوگئے۔ (اللہ معاذ اللہ روحی لک الفدا یا رسول اللہ) غرض حضرت وہاں سے باحال پریشاں مکہ کو واپس چلے راہ میں کھجوروں کے ایک باغ میں تنہا شب کو قیام کیا نصف شب کے بعد نماز تہجد کو اٹھے تو نصیبین اور نینوا کے رہنے والے سات جنات۔ شاصر، ناصر، قریش، حس، آرد، بیان، احقم اور زوبعہ کا ادھر سے گزر ہوا آپ کو قرآن پڑھتے دیکھ کر ٹھہر گئے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ لوگ حاضر ہو اور ایمان لائے اور عجلت اپنے مقام پر جا کر دین اسلام کو جاری کیا ۱۲۔

قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝۲۹ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا

طرف واپس گئے کہ (اُن کو عذاب سے) ڈرائیں (قرآن سے) کہنا شروع کیا کہ اے بھائیو ہم ایک کتاب سن آئے ہیں

اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ

جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے اور جو (کتابیں) پہلے (نازل ہوئی) ہیں اُن کی تصدیق کرتی ہے۔

اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۳۰ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا

سچے (دین) اور سیدھی راہ کی ہدایت کرتی ہے اے ہماری قوم خدا کی طرف بلانے والے کی

دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ

بات مانو اور خدا پر ایمان لاؤ وہ تمہارے گناہ بخش دیگا اور (قیامت) میں تمہیں

يُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۳۱ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ

دردناک عذاب سے پناہ میں رکھے گا اور جس نے خدا کی طرف بلانیوالے کی بات

اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ

مانی تو (یاد رہے کہ) وہ (خدا کو ہرا کے) زمین میں عاجز نہیں کر سکتا اور نہ اُس کے سوا کوئی سرپرست

اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۳۲ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ

ہوگا۔ یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں کیا اُن لوگوں نے یہ نہیں غور کیا کہ جس خدا نے سارے

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ

آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور اُن کے پیدا کرنے سے ذرا بھی تھکا نہیں وہ اس بات

بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّحْيِۦ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓي اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۳۳

پر قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کرے گا ہاں (ضرور) وہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَي النَّارِ ۭ اَلَيْسَ هٰذَا

اور جس دن کفار (جہنم کی) آگ کے سامنے پیش کئے جائیں گے (تو اُن سے پوچھا جائیگا)

بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ

کیا اب بھی یہ برحق نہیں ہے۔ وہ لوگ کہیں گے اپنے پروردگار کی قسم ہاں (برحق ہے)

بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝٣٤ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ

خدا فرمائے گا تو اب اپنے انکار اور کفر کے بدلے عذاب کے مزے چکھو تو اے (محمدؐ) پیغمبروں میں سے

مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ

جس طرح لہ اولوالعزم (عالی ہمت) صبر کرتے رہے ہیں اسی طرح تم بھی صبر کرو اور انکے لئے (عذاب) کی تعجیل کی خواہش نہ کرو

يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ

جس دن یہ لوگ اس (قیامت) کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو (ان کو معلوم ہوگا کہ) گویا یہ (لوگ دنیا میں)

نَهَارٍ ۚ بَلَاغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ۝٣٥

بہت رہے ہی نہیں تھے مگر ایک گھڑی بھر دن۔ یہ پیغام ہے، سو (اب) وہی لوگ ہلاک ہونگے جو بدکار تھے۔

(٤٧) سُورَةُ مُحَمَّدٍ مَدَنِيَّةٌ (٩٥) آياتها ٣٨ رکوعاتها ٤

سورۂ محمدؐ جو مکیین میں قریہ کے سوا مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝١

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور (لوگوں کو) خدا کے راستے سے روکا خدا نے انکے اعمال برباد کر دیئے

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ

اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کئے اور جو (کتاب) محمدؐ پر ان کے پروردگار

مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ

کی طرف سے نازل ہوئی ہے اور وہ برحق ہے اس پر ایمان لائے تو خدا نے انکے گناہ ان سے دور کر

بَالَهُمْ ۝٢ ذَٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَأَنَّ

دیئے اور انکی حالت سنوار دی یہ اس وجہ سے کہ کافروں نے جھوٹی بات کی پیروی کی اور ایمان

الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَبِّهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ

والوں نے اپنے پروردگار کا سچا دین اختیار کیا یوں خدا لوگوں کے سمجھانے کے لئے

لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ

مثالیں بیان کرتا ہے تو جب تم کافروں سے بھڑو تو ان کی گردنیں مارو

الرِّقَابِ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا

یہاں تک کہ جب تم اُنھیں زخموں سے چور کر ڈالو تو ان کی مشکیں کس لو پھر اس کے بعد

مَنًّاۢ بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛ

یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دے یا معاوضہ لے کر، یہاں تک کہ (دشمن) لڑائی کے ہتھیار ڈال دے

ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟

رکھ دیں یہ (یاد رکھو) اور اگر خدا چاہتا تو (اور طرح) اُن سے بدلہ لے لیتا اگر اس نے چاہا کہ تمہاری

بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ

آزمائش ایک دوسرے سے (لڑوا کر) کرے اور جو لوگ خدا کی راہ میں شہید کئے گئے ان کی

يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝ وَ

کارگزاریوں کو خدا ہرگز اکارت نہ کریگا انھیں عنقریب منزل مقصود تک پہنچائے اور ان کی حالت سنوار

يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

دے گا اور ان کو اس بہشت میں داخل کریگا جس کا انھیں پہلے سے آشنا کر رکھا ہے۔ اے ایمان دارو اگر تم خدا

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝ وَ

(کے دین) کی مدد کروگے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔ اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے تو ڈگمگاہٹ ہے اور خدا ان کے اعمال کو برباد کردیگا۔ یہ اسلئے کہ

كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا

خدا نے جو چیز نازل فرمائی انھوں نے اس کو ناپسند کیا تو خدا نے ان کی کارستانیوں کو اکارت کر دیا تو

فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ

کیا یہ لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں تو دیکھتے کہ جو لوگ اُن سے پہلے تھے۔ ان کا انجام کیسا خراب

ع

ل؎ لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ لڑائی میں اپنے ہتھیار ڈال دے مگر اردو محاورات میں لڑائی کا ہتھیار ڈالنا بولتے نہیں ہیں اور عربی میں بھی مضاف یہاں سے محذوف ہے۔ اس وجہ سے یوں ترجمہ کیا گیا ایسے وقت میں شریعت اسلام کے دو حکم ہیں (۱) اگر لڑائی ختم ہو اور دشمن نے ہتھیار نہ ڈالے ہوں اور قیدی ... ہے ... (۲) اگر دشمن زخموں سے چور ہوں اور ہتھیار ڈال دیں تو اسیروں کے بارے میں اختیار ہے کہ زر فدیہ لے کر چھوڑ دیں یا یوں ہی ۱۲

۲؎ مومنین کو کفار سے بھڑا کر اور ثواب پائیں اور کفار کو مومنین سے کر یہاں کے خوف سے کفر سے توبہ کریں یا صرف مومنین کی آزمائش مقصود ہو کہ کون ایسے وقت خدا اور رسول کی اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمانی ۱۲

۳؎ اس سے وہ لوگ خارج ہیں جو محض مال غنیمت کے لالچ سے جہاد میں شریک ہوتے تھے اور جب مصیبت آتی تو رسول کو بھی تنہا چھوڑ کر میدان سے بھاگ جاتے کیونکہ خدا پہلے کہہ چکا کہ اگر تم خدا کی مدد کروگے تو خدا بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا ۱۲

۴؎ تعس کے معنے یا تو لغزش کے ہیں جس کو ترجمہ میں ڈگمگاہٹ لکھا ہے یا تباہی و بربادی کے ہیں جس کو اردو میں ستیاناس ہو جانا کہتے ہیں جب کسی شخص ... ۱۲

قَبْلِهِمْ ۚ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۖ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝١٠ ذٰلِكَ

ہوا کہ خدا نے ان پر تباہی ڈال دی اور اسی طرح (ان) کافروں کو بھی (سزا) ملے گی یہ اس وجہ سے کہ

بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى

ایمان والوں کا خدا سرپرست ہے اور کافروں کا ہرگز کوئی سرپرست نہیں۔

لَهُمْ ۝١١ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

خدا ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے (اچھے) کام کرتے رہے ضرور بہشت کے (ان) باغوں میں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۖ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

جا پہنچائیگا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ اور جو کافر ہیں وہ (دنیا میں) چین کرتے

يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى

ہیں اور اس طرح (بے فکری سے) کھاتے (پیتے) ہیں جیسے چارپائے کھاتے (پیتے) ہیں اور آخر

لَّهُمْ ۝١٢ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ

ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور جس بستی سے تم کو لوگوں نے نکال دیا اس سے زور میں کہیں بڑھ چڑھ کے بہت

الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝١٣ اَفَمَنْ

سی بستیاں تھیں جن کو ہم نے تباہ وبرباد کر دیا اور ان کا کوئی مددگار بھی نہ ہوا تو کیا جو شخص اپنے

كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ

پروردگار کی طرف سے روشن دلیل پر ہو وہ اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جس کی بدکرداریاں اسے

وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ۝١٤ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۖ

بھلی کر کے دکھائی گئی ہوں اور وہ اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرتے ہوں۔ جس بہشت کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا

فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ

ہے اس کی صفت یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جن میں ذرا بو نہیں اور دودھ کی نہریں ہیں

يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ

جس کا مزا نہیں بدلا اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے (سراسر) لذت ہے۔

خدا ایمانداروں کا سرپرست ہے

ع ۱

ہدایت یافتہ اور گمراہ برابر نہیں

۱؎ مکہ سے آپ کو اس قدر محبت تھی کہ جب آپ ہجرت کے ارادہ سے نکلے تو حسرت کی نظر سے مڑ کر دیکھا اور فرمایا کہ اے مکہ تو مجھے سب شہروں سے زیادہ عزیز تھا اگر تیرے باشندے مجھے نہ ستاتے تو میں کبھی تجھے نہ چھوڑتا۔ ۱۳

وَأَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۖ وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

اور صاف شفاف شہد کی نہریں ہیں اور وہاں ان کے لئے ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے

وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ خٰلِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا

پروردگار کی طرف سے بخشش ہے (بھلا یہ لوگ) ان کے برابر ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے

مَآءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَآءَهُمْ ۞ ۱۵ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ إِلَيْكَ

اور ان کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائیگا تو وہ انتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں

حَتّٰىٓ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ

جو تمہاری طرف کان لگائے رہتے ہیں یہاں تک کہ سب کچھ سن کر جب تمہارے پاس سے نکلتے ہیں تو جن لوگوں

مَاذَا قَالَ آنِفًا ۚ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ

کو علم (قرآن) دیا گیا ہے ان سے کہتے ہیں کہ (بھلا) انہوں نے ابھی کیا کہا تھا یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر خدا نے

وَاتَّبَعُوٓا أَهْوَآءَهُمْ ۞ ۱۶ وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى

علامت مہر کردی ہے اور وہ اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے چل رہے ہیں اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں ان کو خدا قرآن کے ذریعے سے اور ہدایت

وَّآتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۞ ۱۷ فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ

کرتا ہے اور ان کو پرہیزگاری عطا فرماتا ہے۔ تو کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ ان پر اک

تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَآءَ أَشْرَاطُهَا ۚ فَأَنّٰى لَهُمْ إِذَا جَآءَتْهُمْ

ناگہاں آجائے تو اس کی نشانیاں تو آہی چکی ہیں تو جس وقت قیامت ان کے سر پر آپہنچے گی پھر

ذِكْرٰىهُمْ ۞ ۱۸ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَ

انہیں نصیحت کہاں مفید ہو سکتی ہے تو جان رکھو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور (ہم سے) اپنے گناہ اور ایمان دار

لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ۞ ۱۹

مردوں اور ایماندار عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگتے رہو اور خدا تمہارے چلنے پھرنے اور ٹھہرنے سے خوب واقف ہے

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۚ فَإِذَآ أُنْزِلَتْ

اور مومنین کہتے ہیں کہ (جہاد کے بارے میں) کوئی سورت کیوں نہیں نازل ہوتی۔ لیکن جب کوئی صاف معنوں کی

لہ قیامت کے قریب ہونے کی ایک بڑی علامت تو خاتم رسل ہی ہیں اس کے سوا اور بھی بہت سی چیزیں ہیں جو کہ حدیثوں میں اس سے منقول ہے کہ قرب قیامت لوگ نماز کو ضائع کریں گے نفسانی خواہشوں کی پیروی کریں گے ... قسم کریں گے۔ دین کو دنیا کے عوض بیچیں گے جب مومن بدی کو دیکھے گا اور اس کے دور کرنے کی قوت نہ ہوگی تو اس کا دل اس طرح پگھلے گا جیسے پانی میں نمک گلتا ہے۔ ظالم حاکم اور بدکار وزیر ہوں گے۔ سچی بات بری اور جھوٹی اچھی سمجھی جائے گی ... خائن امین اور امین خائن سمجھا جائے گا جھوٹے سچے سمجھے جائیں گے اور سچے لوگ جھوٹے سمجھے جائیں گے۔ عورتیں حکومت کریں گی، لونڈیوں سے مشورہ کیا جائے گا لڑکے ممبروں پر بیٹھیں گے جھوٹ ظرافت سمجھا جائے گا، زکوٰۃ تاوان سمجھی جائے گی۔ والدین پر ظلم ہوگا۔ عورتیں زیادہ ہوں گی، گانا بجانا ظاہر ہوگا، دولت بڑھ جائے گی، زنا کا بازار گرم ہوگا، عورتیں تجارت میں شوہروں کی شریک ہوں گی۔ بارشیں کم ہوں گی ... ہوگا، عورتیں مردوں کی طرح گھوڑوں پر سوار ہوں گی۔ سود کی ترقی ہوگی، گانے والیاں کثرت سے ہوں گی، مسجدیں بہت سی ہوں گی مگر علم بخیل ہوگا، دولت مند سیر و تماشہ کی غرض سے حج کو ... تجارت کے لئے اور فقراء دکھانے کے لئے حج کریں گے، پردہ داری دور ہو جائے گی۔ جھگڑا بہت ہوگا۔ اسی قسم کی اور بہت سی باتیں ہیں جن کی کمی کمی اس وقت پائی جاتی ہیں ۱۲۰

ع ۲

عہ یہ ارشاد امت کے لئے ہے کہ حضرت آپ ہر قسم کے گناہوں سے پاک اور معصوم تھے باوجود اس کے استغفار کا حکم ہوا اس وجہ سے کہ اپنے نفس کو ... عادت ... اس امت کو ... اور تمہاری ... یہ مقصود ہے ...

سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي
سورہ نازل ہو اور اس میں جہاد کا بیان ہو تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے تم ان کو دیکھو گے
قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ
کہ تمہاری طرف اس طرح دیکھنے لگیں جیسے کسی پر موت کی بیہوشی (چھائی) ہو (اور اس کی آنکھیں پتھرا جائیں) تو ان پر افسوس ہو
مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ ۝ ٢٠ طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ۚ
(ان کے لئے اچھا کام تو) فرماں برداری اور پسندیدہ بات ہے۔ پھر
فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝ ٢١ فَهَلْ
جب (لڑائی کی) بات پختہ ہو جائے تو اگر یہ لوگ خدا سے سچے رہیں تو ان کے حق میں بہت بہتر ہے۔
عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا
(منافقو) کیا تم سے یہ کچھ دور ہے کہ اگر تم حاکم بنو تو زمین میں فساد پھیلانے اور اپنے رشتے
أَرْحَامَكُمْ ۝ ٢٢ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ
ناتوں کو توڑنے لگو یہ وہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور (گویا خود) ان کے کانوں کو
أَبْصَارَهُمْ ۝ ٢٣ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ
بہرا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے تو کیا یہ لوگ قرآن میں (ذرا بھی) غور نہیں کرتے یا (ان کے) دلوں پر تالے
أَقْفَالُهَا ۝ ٢٤ إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ
(لگے ہوئے) ہیں بےشک جو لوگ راہ ہدایت صاف صاف معلوم ہونے کے بعد بھی الٹے پاؤں (کفر کی طرف)
مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ۝ ٢٥
پھر گئے شیطان نے انہیں (دیتے دے کر) ڈھیل دے رکھی ہے اور ان (کی تمناؤں) کی رسیاں دراز کر دی
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ
ہیں یہ اس لئے کہ جو لوگ خدا کی نازل کی ہوئی (کتاب) سے بیزار ہیں یہ ان سے کہتے ہیں کہ بعض کاموں
فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ۝ ٢٦ فَكَيْفَ إِذَا
میں ہم تمہاری بھی بات مانیں گے اور خدا ان کے پوشیدہ مشوروں سے واقف ہے تو جب فرشتے ان کی جان

جہاد سے جی چرانا منافقوں کی علامت

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) کرو کہ آنحضرت بھی گناہوں سے محفوظ رہو پانا مطلب ہے کہ سب تعلق توڑ کر کے خدا ہی کی طرف متوجہ ہو جاؤ یا یہ کہ مستحب بھی اگر ترک ہو گئے ہوں تو اس کی بھی معافی مانگو اسی وجہ سے یہ جملہ مشہور ہے حسنات الابرار سیئات المقربین یعنی جو باتیں گنہگاروں کے حق میں نیکی ہیں سمجھی جاتی ہیں وہ بھی نیکوں کے لئے بری ہیں۔ (بقیہ ...)

(حاشیہ صفحہ ہذا)
۱؎ اسی بنا پر صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ میں ایک حدیث حضرت رسول سے منقول ہے کہ قیامت میں میں اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو دیکھوں گا کہ جہنم کی طرف کھینچے جاتے ہیں میں اس وقت فرشتوں سے کہوں گا ہائیں یہ تو میرے اصحاب ہیں اس کے جواب میں خدا کا حکم ہوگا تم نہیں جانتے ہو کہ ان لوگوں نے تمہارے بعد کیا کیا اور جب تم نے وفات پائی تو اسی وقت مرتد ہو گئے۔

توفتهم الملئكة يضربون وجوههم وادبارهم ۝

نکالیں گے اس وقت ان کا کیا حال ہوگا ان کے چہروں پر اور ان کی پشت پر مارتے جائیں گے یہ اس

ذلك بانهم اتبعوا ما اسخط الله وكرهوا رضوانه

سبب سے کہ جس چیز سے خدا ناخوش ہوتا ہے اس کی تو یہ لوگ پیروی کرتے ہیں اور جس میں لے خدا کی خوشی

فاحبط اعمالهم ۝ ام حسب الذين في قلوبهم مرض

ہے اس سے بیزار ہیں تو خدا نے ان کی کارستانیوں کو اکارت کر دیا۔ کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں نفاق کا مرض ہے

ان لن يخرج الله اضغانهم ۝ ولو نشاء لارينكهم

یہ خیال کرتے ہیں کہ خدا دل کے کینوں کو کبھی ظاہر نہ کرے گا اور اگر ہم چاہتے تو ہم تمہیں ان لوگوں کو دکھا دیتے

فلعرفتهم بسيمهم ولتعرفنهم في لحن القول و

تو تم ان کی پیشانی ہی سے ان کو پہچان لیتے اور تم انہیں ان کے انداز گفتگو ہی سے ضرور پہچان لوگے اور خدا تو

الله يعلم اعمالكم ۝ ولنبلونكم حتى نعلم المجهدين

تمہارے اعمال سے واقف ہے اور ہم تم لوگوں کو ضرور آزمائیں گے تاکہ تم میں جو لوگ جہاد کرنے والے

منكم والصبرين ونبلوا اخباركم ۝ ان الذين كفروا

اور تکلیف جھیلنے والے ہیں ان کو دیکھ لیں اور تمہارے حالات جانچ لیں بے شک جن لوگوں پر (دین

وصدوا عن سبيل الله وشاقوا الرسول من بعد

کی) سیدھی راہ صاف ظاہر ہو گئی اس کے بعد انکار کر بیٹھے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکا اور

ما تبين لهم الهدى لن يضروا الله شيئا وسيحبط اعمالهم ۝

پیغمبر کی مخالفت کی تو وہ خدا کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے اور وہ ان کا سب کیا کرایا اکارت کر دیگا

يايها الذين امنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول و

اے ایماندارو خدا کا حکم مانو اور رسول کی فرماں برداری کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ

لا تبطلوا اعمالكم ۝ ان الذين كفروا وصدوا عن

کرو۔ بے شک جو لوگ کافر ہو گئے اور لوگوں کو، خدا کی راہ سے روکا،

ع ۳

لے ابن مردویہ اور ابن عساکر نے ابو سعید خدری سے اس آیت کے بارے میں روایت کی ہے کہ تم علیؑ کے بغض سے ان کو پہچان لوگے اور پھر ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ رسالت مآب کے زمانے میں منافقین کو صرف علیؑ کی دشمنی سے پہچانتے تھے دیکھو تفسیر درمنثور، جلد ۶، صفحہ ۶۶، سطر ۶، ۵ مطبوعہ مصر ۱۳۰۶ھ حافظ ابوبکر ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو علیؑ کی خلافت کے بارے میں حضرت رسولؐ کی مخالفت کرتے تھے اور اسی کی موید وہ دونوں روایتیں ہیں جو گزشتہ صفحہ میں مذکور ہو چکیں ۱۲ ۔ ۱۲

۱۲

سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝ ٣٤

پھر کافر ہی مر گئے تو خدا ان کو ہرگز نہیں بخشے گا تو تم ہمت نہ ہارو

فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰهُ

اور (دشمنوں کو) صلح کی دعوت نہ دو تم تو غالب ہو ہی اور خدا تو تمہارے ساتھ

مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝ ٣٥ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ

ہے اور ہرگز تمہارے اعمال (کے ثواب) کو کم نہ کریگا۔ دنیا کی زندگی تو بس کھیل تماشا ہے اور

وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا

اگر تم (خدا پر) ایمان رکھوگے اور پرہیزگاری کروگے تو وہ تم کو تمہارے اجر عنایت فرمائیگا۔

يَسْـَٔــلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۝ ٣٦ اِنْ يَّسْـَٔــلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَ

اور تم سے تمہارے مال نہیں طلب کرے گا اور اگر وہ تم سے مال طلب کرے اور تم سے چمٹ کے

يُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ۝ ٣٧ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا

مانگے بھی تو تم (ضرور) بخل کرنے لگو اور خدا تو تمہارے کینے کو ضرور ظاہر کر کے رہے گا۔ دیکھو

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا

تم لوگ وہی تو ہو کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے بلائے جاتے ہو تو بعض تم میں ایسے بھی ہیں جو بخل

يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ

کرتے ہیں اور یاد رہے کہ جو بخل کرتا ہے تو خود اپنے ہی سے بخل کرتا ہے اور خدا تو بے نیاز ہے اور تم

تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝ ٣٨

محتاج ہو اور اگر تم (خدا کے حکم سے) منہ پھیروگے تو خدا تمہارے سوا اور لوگوں کو بدل لیگا اور وہ تمہاری طرح کے نہیں ہونگے۔

آیاتها ٢٩ ۔ (٤٨) سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ (١١١) ۔ رکوعاتها ٤

سورۂ فتح مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ

(اے رسول یہ حدیبیہ کی صلح نہیں بلکہ) ہم نے حقیقتاً تم کو کھلم کھلا فتح عطا کی تاکہ خدا تمہاری امت کے اگلے

مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ

اور پچھلے گناہ معاف کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے اور تمہیں سیدھی راہ پر

صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ وَيَنصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ۝

ثابت قدم رکھے اور خدا تمہاری زبردست مدد کرے

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ

وہ وہی (خدا) تو ہے جس نے مومنین کے دلوں میں تسلی نازل فرمائی تاکہ اپنے

لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ ۗ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ

(پہلے) ایمان کے ساتھ اور ایمان کو بڑھائیں اور سارے آسمان و زمین کے

وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ لِّيُدْخِلَ

لشکر تو خدا ہی کے ہیں اور خدا بڑا واقف کار حکیم ہے تاکہ مومن مرد

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا

اور مومنہ عورتوں کو (بہشت کے) باغوں میں جا پہنچائے جن کے نیچے نہریں

الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ۚ وَكَانَ

جاری ہیں اور یہ وہاں ہمیشہ رہیں گے اور ان کے گناہوں کو ان سے دور کر دیگا۔ اور

ذَٰلِكَ عِندَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ

یہ خدا کے نزدیک بڑی کامیابی ہے اور منافق مرد اور منافق عورتوں اور مشرک مرد

وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ

اور مشرک عورتوں پر جو خدا کے حق میں برے برے خیال رکھتے ہیں۔

بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۖ وَغَضِبَ

عذاب نازل کرے ان پر مصیبت کی بڑی گردش ہے اور خدا ان پر غضب ناک ہے

احادیث سے صلح گذشتہ آپ عثمان کو بھیجے ان کے بہت سے اعزہ موجود ہیں غرض حضرت عثمان پیغام دے کر بھیجے گئے راستہ میں قبیلہ ہوازن کے کوان ابن سعید سے ملاقات ہوگئی اس نے ان کی بہت خاطر کی اور اپنے گھوڑے پر ... جب مکہ میں پہنچے ... [illegible]

اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۚ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝

اور اس نے اس پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے جہنم کو تیار کر رکھا ہے اور وہ (کیا) بُری جگہ ہے

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا

اور سارے آسمان و زمین کے لشکر خدا ہی کے ہیں اور خدا تو بڑا واقف کار (اور) غالب

حَكِيْمًا ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝

ہے (اے رسول) ہم نے تم کو (تمام عالم کا) گواہ اور خوشخبری دینے والا اور دھمکی دینے والا

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۚ وَ

(پیغمبر بنا کر) بھیجا ہے تاکہ (مسلمانو) تم لوگ خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور

تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ

اس کو بزرگ سمجھو اور صبح اور شام اسی کی تسبیح کرو بے شک جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا

اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ

ہی سے بیعت کرتے ہیں خدا کی قوت وقدرت تو سب کی قوت پر غالب ہے تو جو عہد کو

نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا

توڑے گا تو اپنے نقصان کے لئے عہد توڑتا ہے اور جس نے اس بات کو جس کا اس نے

عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ سَيَقُوْلُ

خدا سے عہد کیا ہے۔ پورا کیا تو اس کو عنقریب ہی اجر عظیم عطا فرمائیگا۔ جو گنوار دیہاتی

لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَ

(حدیبیہ سے) پیچھے رہ گئے اب وہ تم سے کہیں گے کہ ہمکو ہمارے مال اور لڑکے بالوں نے

اَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ

روک رکھا۔ تو آپ ہمارے واسطے (خدا سے) مغفرت کی دعا مانگے یہ لوگ اپنی زبان سے ایسی

فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ

باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں (اے رسول تم) کہدو کہ اگر خدا تم لوگوں کو نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں

اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا
فائدہ پہنچانے کا ارادہ کرے تو خدا کے مقابلے میں تمہارے لئے کس کا بس چل سکتا ہے بلکہ جو کچھ تم
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ ۱۲
کرتے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے (یہ فقط تمہارے حیلے ہیں) بات یہ ہے کہ تم یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ
رسول اور مومنین ہرگز کبھی اپنے لڑکے بالوں میں پلٹ کر آنے ہی کے نہیں (اور سب ٹلے جائینگے) اور یہی بات
وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚۖ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ وَمَنْ لَّمْ ۱۳
تمہارے دلوں میں کھپ گئی تھی اور (اسی وجہ سے) اسطرح طرح کی بدگمانیاں کرنے لگے تھے اور (آخرکار) تم لوگ آپ برباد ہوئے
يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ
اور جو شخص خدا اور اسکے رسول پر ایمان لائے تو ہم نے (ایسے) کافروں کے لئے جہنم کی آگ تیار کر
سَعِيْرًا ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ ۱۴
رکھی ہے اور سارے آسمان و زمین کی بادشاہت خدا ہی کی ہے جسے چاہے بخش
لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
دے اور جسے چاہے سزا دے اور خدا تو بخشنے والا
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ ۱۴
مہربان ہے۔ (مسلمانو) اب جو تم خیبر کی غنیمتوں کے لینے کو جانے لگو گے تو جو لوگ
اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ
(حدیبیہ سے) پیچھے رہ گئے تھے تم سے کہیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے دو۔ وہ یہ چاہتے
اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ
ہیں کہ خدا کے قول کو بدل دیں۔ تم (صاف) کہہ دو کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چلنے پاؤ
اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ
گے خدا نے پہلے ہی سے ایسا فرما دیا ہے تو یہ لوگ کہیں گے کہ تم لوگ تو ہم سے حسد رکھتے ہو (خدا ایسا

(حاشیہ صفحہ گزشتہ)
بے لڑے بھڑے فقط
مسلمانوں کے رعب سے فتح
ہو گیا تھا۔ تب جب حضرت
رسول صلح حدیبیہ سے فارغ
ہو کر خیبر کی طرف متوجہ ہوئے
کیونکہ وہاں کے یہودی بھی
مسلمانوں کو پریشان کرتے رہتے
تھے اور یہ خدا کی شان (قدرت) کی
حکمت میں خدا کے فضل اور
حضرت علی کی قوت بازو سے
خیبر بھی فتح ہو گیا اور مسلمانوں
کو بہت کچھ مال غنیمت ہاتھ
لگا جو پہلے اسی زمانہ میں
رومیوں نے اہل فارس
پر فتح پائی جس کی پیشین گوئی
الم غلبت الروم کا قصہ سورہ روم میں
گزر چکا ہے بھی گویا مسلمانوں
ہی کی فتح تھی کیونکہ کفار اس
کے بعد بہت شکستہ دل
ہو گئے تھے ان کے علاوہ
اور بھی بہت سے مصالح
تھے غرض یوں حضرت کا خواب
سچا ہو کر رہا اور شک کرنے
والے یوں ہی رہ گئے۔
دیکھو تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ
۶۸ تا ۸۰ مطبوعہ مصر وغیرہ۔
(حاشیہ صفحہ ۸۱۷)
لے یہ ان منافقین کا ذکر
ہے جو مدینہ یا اس
کے اطراف میں رہتے
تھے اور اس خیال سے کہ
اب کی دفعہ مسلمان کفار سے
بچ کر واپس نہیں آئیں گے
حدیبیہ کے سفر
میں ساتھ نہیں گئے۔ جب آپ
خیبر کو جانے لگے تو ان لوگوں
نے مال کے لالچ سے
ساتھ جانا چاہا۔ مگر آپ نے
ان لوگوں کو اجازت نہ دی
اور اسی وجہ سے خیبر کی
غنیمت کا حصہ صرف ان
ہی لوگوں نے پایا جو حدیبیہ
میں شریک تھے۔ ان
آیات میں ان ہی لوگوں
کا تذکرہ ہے۔ ۱۲

كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝١٥ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ

کیا کہے گا۔ بات یہ ہے کہ یہ لوگ بہت ہی کم سمجھتے ہیں۔ جو گنوار پیچھے رہ گئے تھے ان سے کہہ دو کہ

مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ

عنقریب ہی تم ایک سخت جنگجو قوم کے (ساتھ لڑنے کے) لئے بلائے جاؤ گے کہ تم (یا تو) ان سے

شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا

لڑتے ہی رہو گے یا وہ مسلمان ہی ہو جائیں گے۔ پس اگر تم (خدا کا) حکم مانو گے تو خدا تم کو اچھا

يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ

بدلہ دے گا اور اگر تم نے جس طرح پہلی دفعہ سرتابی کی تھی۔ اب بھی

مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝١٦ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى

سرتابی کرو گے تو وہ تم کو دردناک عذاب کی سزا دے گا۔ (جہاد سے پیچھے رہ جانے کا)

حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ

نہ تو اندھے ہی پر کچھ گناہ ہے اور نہ لنگڑے پر گناہ ہے اور نہ بیمار پر گناہ ہے۔ اور جو شخص خدا

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

اور اس کے رسول کا حکم مانے گا تو وہ اس کو بہشت کے ان سدا بہار باغوں میں داخل

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝١٧

کریگا جنکے نیچے نہریں جاری ہونگی اور جو سرتابی کریگا وہ اس کو دردناک عذاب کی سزا دیگا۔ جس وقت

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ

مومنین تم سے درخت کے نیچے (لڑنے مرنے کی) بیعت کر رہے تھے تو خدا ان سے (اس بات پر) خوش

الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ

خوش ہوا۔ غرض جو کچھ ان کے دلوں میں تھا خدا نے اسے دیکھ لیا پھر ان پر تسلی نازل فرمائی اور انہیں

وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝١٨ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ

اُسکے عوض میں بہت جلد فتح عنایت کی اور اسکے علاوہ بہت سی غنیمتیں (بھی) جو انہوں نے حاصل کیں۔

۱؎ اگرچہ اس میں اختلاف ہے کہ ان سے کون لوگ مراد ہیں۔ مگر یہ تو یقینی ہے کہ ان سے جنگ یقینی ہوتی۔ تبوک والے لوگ مراد ہیں۔ اور حضرت رسولؐ کے بعد کی لڑائیوں کا اس سے مراد لینا بالکل بے معنی ہے۔ ۱۲۔

۲؎ اس بیعت کی کیفیت گزشتہ صفحات میں لکھ چکا ہوں اس سے یہ شبہ نہ ہو کہ ان تمام بیعت کرنے والوں سے خدا ہمیشہ کے لئے راضی ہو گیا اور یہ لوگ جنتی ہی ہو گئے کیونکہ اول تو خدا نے تمام بیعت کرنے والوں سے خوشنودی کا اظہار کیا نہیں بلکہ صرف مومنین سے اور وہ بھی ہمیشہ کے لئے نہیں بلکہ وہ اس وقت خوش ہوا جس وقت ان لوگوں نے بیعت کی اب رہی آئندہ کی حالت تو جیسی کرنی ویسی بھرنی تو خلاصہ مطلب اس آیت کا یہ ہوا کہ خدا سچے ایمان والوں کے اس فعل سے ضرور خوش ہوا۔

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝١٩ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ

عطا فرمائیں) اور خدا تو غالب (اور) حکمت والا ہے۔ خدا نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا

كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ أَيْدِيَ

تھا کہ تم ان پر قابض ہوگے تو اُس نے تمہیں یہ (خیبر کی غنیمت) جلدی سے دلوادی اور (حدیبیہ سے)

النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ

لوگوں کی دست درازی[1] کو تم سے روک دیا اور غرض یہ تھی کہ یہ مومنین کے لئے (قدرت کا) نمونہ ہو اور

صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝٢٠ وَأُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ

خدا تم کو سیدھی راہ پر لے چلے۔ اور دوسری (غنیمتیں بھی دیں) جن پر تم قدرت نہیں رکھتے تھے

أَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ۝٢١ وَلَوْ

(اور) خدا ہی ان پر حاوی تھا اور خدا تو ہر چیز پر قادر ہے اور اگر کفار تم سے

قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ

لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے پھر وہ نہ (اپنا) کسی کو سرپرست ہی

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيرًا ۝٢٢ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖ

پاتے نہ مددگار (یہی) خدا کی عادت ہے جو پہلے ہی سے چلی آتی ہے۔

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا ۝٢٣ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ

اور تم خدا کی عادت کو بدلتے نہ دیکھو گے اور وہی تو ہے جس نے تم کو ان کفار پر

عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ

فتح دینے کے بعد مکہ کی سرحد میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک

عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝٢٤ هُمُ الَّذِينَ

دیئے اور تم لوگ جو کچھ بھی کرتے تھے۔ خدا اُسے دیکھ رہا تھا۔ یہ وہی لوگ تو ہیں

كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ

جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد الحرام (میں جانے) سے روکا اور قربانی کے

ل۱ جب مسلمان خیبر کے محاصرہ میں مشغول تھے تو قبیلہ بنی اسد نے ارادہ کیا کہ مدینے میں مسلمانوں کے گھر لوٹ لیں اور ان کی عورتوں بچوں کو قیدی بنا لیں مگر خدا نے مسلمانوں کا ایسا رعب ان کے دل میں ڈالا کہ یہ لوگ اپنی جگہ سے نہ ہلے ان ہی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔

ل۲ خیبر کے حالات تواریخ میں تفصیلاً مذکور ہیں اور ہم بھی اس کو اجمالاً صفحہ (۔۔) میں ذکر کر چکا ہوں تو تم کو خدا نے بھی اس کے قصہ کی تصریح نہیں فرمائی اس وجہ سے میں بھی یہاں ترک کرتا ہوں۔۱۲

ل۳ اس سے حنین وغیرہ کی غنیمت کا اشارہ ہے۔۱۲

ل۴ کہ فتح سے پہلے صلح حدیبیہ کے وقت مسلمانوں کو نصیب ہوئی۔ عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر صلعم ابھی درخت کے نیچے ہی تھے کہ کفار قریش کے ستر اسی آدمی مسلمانوں پر چھاپہ مارنے کے ارادہ سے جبل تنعیم کی راہ سے چپکے سے اُتر آئے مسلمانوں کو جوش تھا حضرت رسول نے بددعا کی ان سب کو گرفتار ہوئے کر آپ نے بمصلحت ان سب کو چھوڑ دیا ورنہ خاص مکہ ہی میں تلوار چل جاتی اور صلح ہوئی بھی تو نہ ہوتی۔۱۲-۱۳-۱۴

مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَ

جانوروں کو بھی (نہ آنے دیا) کہ وہ اپنی (مقرر) جگہ (میں) پہنچنے سے رُکے رہے اور اگر ایسے کچھ ایماندار

نِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ

مرد اور ایماندار عورتیں نہ ہوتیں جن سے تم واقف نہ تھے کہ تم ان کو (لڑائی میں کفار کے ساتھ) پامال کر ڈالتے

مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ

پس تم کو انکی طرف سے بے خبری میں نقصان پہنچ جاتا (تو اسی وقت تم کو فتح ہو جاتی مگر تاخیر) اسلئے (ہوئی)

مَنْ يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ

کہ خدا جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے اور اگر وہ ایماندار کفار سے الگ ہو جاتے تو ان میں سے جو لوگ کافر تھے

عَذَابًا أَلِيمًا ۝ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ

ہم انہیں دردناک عذاب کی ضرور سزا دیتے (یہ وہ وقت تھا) جب کافروں نے اپنے دلوں میں ضد ٹھان لی تھی

الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ

اور ضد بھی جاہلیت کی سی تو خدا نے اپنے رسول اور مومنین (کے دلوں) پر اپنی طرف سے

رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَ

تسکین نازل فرمائی اور ان کو پرہیزگاری کی بات پر قائم رکھا۔ اور یہ لوگ

كَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝ ۲۶

اسی کے سزاوار اور اہل بھی تھے اور خدا تو ہر چیز سے خبردار ہے۔ بے شک

لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ

خدا نے اپنے رسول کو سچا مطابق واقع خواب دکھایا تھا کہ تم لوگ انشاء اللہ

الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ

مسجد الحرام میں اپنے سر منڈوا کر اور اپنے تھوڑے سے بال کتروا کر بہت امن و

رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۖ فَعَلِمَ مَا لَمْ

اطمینان سے داخل ہو گے (اور) کسی طرح کا خوف نہ کرو گے تو جو بات تم نہیں جانتے تھے

ل؎ مطلب یہ ہے کہ مکہ میں اس وقت چونکہ کفار کا غلبہ تھا اس وجہ سے بہت سے لوگ مسلمان تھے مگر بالکل اسی طرح دبے پچھے کہ خود مسلمانوں کو بھی ان کا کچھ حال معلوم نہ تھا تو اگر کفار سے لڑائی ہوتی تو دشمن کی طرح کمینوں کے ساتھ یہ بھی مارے جاتے کفار کے ساتھ پس چلتے اور چونکہ یہ واقعی مسلمان تھے تو الکو دیت بھی دینی پڑتی اس بنا پر ان کا نقصان ہوتا۔

تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ هُوَ الَّذِيْٓ

اس کو معلوم تھی تو اس نے فتح مکہ سے پہلے ہی بہت جلد فتح (خیبر) عطا کی وہ وہی تو ہے

اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى

جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر

الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ

غالب رکھے اور گواہی کے لئے تو بس خدا کافی ہے محمدؐ خدا کے رسول ہیں اور جو لوگ لہ

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ

ان کے ساتھ ہیں کافروں پر بڑے سخت اور آپس میں بڑے رحم دل ہیں تو ان کو

رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ

دیکھے گا (کہ) خدا کے سامنے جھکے سر بسجود ہیں خدا کے فضل اور اس کی خوشنودی کے خواستگار

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ

ہیں کثرت سجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں میں گٹھے پڑے ہوئے ہیں یہی اوصاف ان کے

مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ

توریت میں بھی ہیں اور یہی حالات انجیل میں (بھی مذکور) ہیں وہ گویا ایک کھیتی ہیں جس نے (پہلے

شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ

زمین سے) اپنی سوئی نکالی پھر (اجزا زمین کو غذا بنا کر) اسی سوئی کو مضبوط کیا تو وہ موٹی ہوئی

يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

پھر اپنی جڑ پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور اپنی تازگی سے کسانوں کو خوش کرنے لگی (اور جلد ترقی سلسلے دی)

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ۲۹ ع

تاکہ انکے ذریعہ کافروں کا جی جلائے جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرتے رہے خدا نے ان سے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔

آیاتها ۱۸ — (۴۹) سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۶) — رکوعاتها ۲

سورۃ ۴۹ حجرات مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

لہ اس آیت کی تفسیر میں اختلاف ہے [illegible] کون لوگ مراد ہیں [illegible] ... اور ابن عباس وغیرہ کی طرف منسوب ... [illegible] ... ان کے بعد کی آیت علی ابن ابی طالب کی شان میں ہے لہٰذا قرینہ کہتا ہے کہ یہ بھی ان ہی کے بیان کے [illegible] تمام صفات سے متصف ہوں انکی شان میں ہے [illegible] لہ ابن عباس سے روایت ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے پر کچھ لوگوں نے حضرت رسول سے پوچھا کہ یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے آپ نے فرمایا قیامت کے دن نور کا ایک علم (لواء الحمد) تیار ہوگا اور ایک منادی آواز دے گا کہ [illegible] مومنین کہاں ہیں [illegible] علی ابن ابی طالب کھڑے ہوجائیں گے [illegible] کے ہاتھ میں وہ علم دیا جائے گا اور انکے نیچے مہاجرین اور انصار میں سے وہ مومنین جو سابقین اولین ہیں سب جمع ہوجائیں گے [illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ

اے ایمان دارو! خدا اور رسولؐ کے سامنے کسی بات میں آگے نہ بڑھ جایا

رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کرو اور خدا سے ڈرتے رہو بے شک خدا بڑا سننے والا واقفکار ہے اے ایمان دارو!

اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا

(بولنے میں) تم اپنی آوازیں پیغمبرؐ کی آواز سے اونچی نہ کیا کرو اور جس طرح تم آپس

تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ

میں ایک دوسرے سے زور (زور) سے بولا کرتے ہو اُن کے روبرو زور سے نہ بولا کرو

اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۞ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ

(ایسا نہ ہو) کہ تمہارا کیا کرایا سب اکارت ہو جائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو بیشک جو لوگ رسول خدا کے سامنے

اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ

اپنی آوازیں دھیمی کر لیا کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو خدا نے پرہیز گاری کے لئے

اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۞ ٣

جانچ لیا ہے۔ اُن کے لئے (آخرت میں) بخشش اور بڑا اجر ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا

(اے رسول) جو لوگ تم کو حجروں کے باہر سے آواز دیتے ہیں ان میں کے اکثر بے عقل ہیں

يَعْقِلُوْنَ ۞ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ

اور اگر یہ لوگ اتنا تامل کرتے کہ تم خود نکل کر اُن کے پاس آ جاتے (تب بات کرتے) تو

خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ

یہ اُن کے لئے بہتر تھا اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان دارو! اگر کوئی بدکردار تمہارے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ایک ایک کر کے سب لوگ ان کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور یہ ہر ایک کو اس کا ... اور دعا کریں گے جب آخر شخص کی نوبت آئے گی تو ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ تم لوگوں نے ... اپنے اپنے مقام و منزلت کو جنت میں دیکھا تھا ... پروردگار نے ... کہہ دیا تھا کہ میری بارگاہ میں تمہارے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے ... جنت و جہنم کے مستحق ہوں گے اور ... اصحاب الجحیم ... احادیث ... بخاری، ابن منذر، ابن مردویہ نے عبداللہ ابن زبیر سے یہ روایت کی ہے کہ ایک دفعہ حضرت رسولؐ کے پاس بنی تمیم کے کچھ لوگ آئے تو حضرت ابوبکر بولے کہ ان لوگوں کا حاکم قعقاع ابن معبد کو بنایئے اس پر حضرت عمر کہنے لگے نہیں بلکہ ... نہیں اقرع بن حابس کو ان کا امیر بنایئے اس پر حضرت ابوبکر بولے کہ بس تم میری مخالفت کرتے ہو اس پر حضرت عمر نے کہا کہ (باقی آئندہ)

جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ

پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تم کسی قوم کو نادانی سے نقصان

فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ

پہنچاؤ پھر اپنے کئے پر نادم ہو اور جان رکھو کہ تم میں خدا کے پیغمبر (موجود) ہیں بہتیری

رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ

باتیں ایسی ہیں کہ اگر رسول ان میں تمہارا کہا مان لیا کریں تو (الٹے) تم ہی مشکل میں پڑ جاؤ ۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ

لیکن خدا نے تو تمہیں ایمان کی محبت دے دی ہے ۔ اور اس کو تمہارے دلوں میں عمدہ

وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ

کر دکھایا ہے ۔ اور کفر اور بدکاری اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا ہے ۔ یہی لوگ

هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ وَاللّٰهُ

خدا کے فضل و احسان سے راہِ ہدایت پر ہیں ۔ اور خدا تو بڑا واقفکار

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَاِنْ طَاۗىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا

حکمت والا ہے اور اگر مومنین میں سے دو فرقے آپس میں لڑ پڑیں تو ان

فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَي الْاُخْرٰى

دونوں میں صلح کرا دو ۔ پھر اگر ان میں سے ایک (فریق) دوسرے پر زیادتی کرے

فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْۗءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ

تو جو (فریق) زیادتی کرے تم (بھی) اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع

فَاۗءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ

کرے ۔ پھر جب رجوع کرے تو فریقین میں مساوات کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف سے کام لو ۔

اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا

بیشک خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ۔ مومنین تو آپس میں بس بھائی ہیں تو

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) تمہاری مخالفت منظور نہیں ہے غرض اس قسم کی باتیں ہوتے ہوتے دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں خدا تعالیٰ نے تنبیہ کیلئے یہ آیت نازل کی دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۸۴ مطبوعہ مصر ۱۲

یعنی ان تمام آیات کے شان نزول میں اختلاف ہیں مگر احکام کی حیثیت سے عام ہیں ۲

(حاشیہ صفحہ ھذا)

لہ ولید بن عقبہ جو حضرت عثمان کے مادری بھائی بھی تھے اور ساتھی حضرت عثمان کے زمانہ میں سعد ابن ابی وقاص کے بعد کوفہ کے گورنر بھی تھے اور انہی کے زمانہ میں لوگوں کو صبح کی چار رکعت نماز پڑھائی تھی اور پھر یہ بھی پوچھا تھا کہ اگر کہو تو اور زیادہ کردوں اور حضرت عثمان نے یہ غیر مستحکم کو الگ کردیا تھا غرض انہی کو حضرت رسول نے بنی مصطلق سے زکوٰۃ وصول کرنے کو بھیجا اور ان لوگوں میں اور ان سے کچھ دشمنی تھی جب یہ قریب پہنچے تو وہ لوگ انکے استقبال کو نکلے آپ یہ سمجھے کہ لڑنے کو نکلے آتے ہیں پھر کیا تھا آپ وہیں سے چلے اور مدینہ میں آکے دم لیا اور حضرت سے آکر یہ کہہ دیا کہ وہ لوگ مرتد ہوگئے اور زکوٰۃ نہیں دیتے یہ سنکر حضرت کو رنج ہوا اور آپ نے ان سے جہاد کا قصد ہو ہی رہا تھا کہ ان کا سردار بھی آگیا اور وہ لوگ حضرت کے پاس آئے اور عرض کی کہ ہم لوگوں پر غلط افترا و بہتان ہے ہم لوگ خدا و رسول کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں کہ آپ کا ان لوگوں کو وقت نہ ہوا اور قریب تھا کہ لوگ ٹوٹ پڑیں کہ وہ ہیں ایسے شخص کو بھیجوں گا جو میرے نزدیک میری جان کے ہے جو تم سے جہاد کرے گا اور تمہاری عورتوں اور بچوں کو اسیر کرلیگا یہ کہہ کر حضرت علیؑ کے شانہ پر ہاتھ مارا کہ اس کو بھیجونگا اس کے بعد آپ نے خالد بن ولید کو تحقیقات کے واسطے بھیجا تو ان کو ارکان اسلام بجا لاتے پایا اور واپس آئے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی ۔ دیکھو تفسیر کشاف جلد ۳ صفحہ ۱۳۱ مطبوعہ مصر ۱۲

لہ اسکے ماقبل کی آیت دیکھو ۱۲

بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا

اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ لے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا

ایماندارو تم میں سے کسی قوم کا مرد دوسری قوم کے (مردوں) کی ہنسی نہ اڑائے ممکن ہے کہ وہ لوگ

خَيْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا

(خدا کے نزدیک) ان سے اچھے ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) کیا عجب ہے کہ وہ

مِّنْهُنَّ ۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ

ان سے اچھی ہوں اور (تم) آپس میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو نہ ایک دوسرے کا برا نام دھرو

بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ

ایمان لانے کے بعد بدکاری (کا) نام ہی برا ہے اور جو لوگ باز نہ آئیں تو ایسے

يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

ہی لوگ ظالم ہیں۔ اے ایمان والو بہت سے گمان (بد) سے

اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ

بچے رہو کیونکہ بعض بدگمانی گناہ ہے اور آپس میں (ایک دوسرے کے حال کی) ٹوہ

لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ

میں نہ رہا کرو اور نہ تم میں سے ایک دوسرے کی غیبت کرے کیا تم میں سے کوئی

اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تم اس سے (ضرور) نفرت کرو گے

تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى

اور خدا سے ڈرو بیشک خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور

وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ

ہم ہی نے تمہارے قبیلے اور برادریاں بنائیں تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو (اور) بیشک خدا کے

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) کے متعلق دینی عقیدے کے بیان اصحاب کے دو گروہ ہو گئے پھر لگے تو حضرت کو ... کی سزا کے لئے لشکر بھیجنے کی لئے دیتے اور پھر اس کے خلاف تھے ان ہی دونوں گروہوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ایک روز حضرت گدھے پر سوار ہو کر انصار کے مجمع میں پہنچے اور وہاں گدھے نے پیشاب کیا اس پر عبداللہ ابن سلول نے اپنی ناک پر ہاتھ رکھ لیا اور گستاخانہ بولا۔ اس کی بو نے دماغ خراب کر دیا۔ عبداللہ بن رواحہ کو یہ بات ناگوار گزری اور بولے اس کی بو تو تجھ سے اچھی ہے حضرت تو وہاں سے چلے گئے مگر پھر دونوں میں بات بڑھی اور زبان سے ہاتھوں تک نوبت پہنچی اور پھر دونوں کے قبیلے اوس و خزرج جن کی لڑائیاں مشہور ہیں چڑھ دوڑے اور ضرب مار ہونے لگی۔ جب یہ خبر حضرت کو ہوئی تو آپ پھر تشریف لائے اور دونوں میں صلح کرا دی۔ اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) لے ثابت ابن قیس چونکہ بہرا تھا اس وجہ سے لوگ اس کو حضرت کی باتیں سننے کے خیال سے قریب بٹھاتے ایک دن صبح کی نماز میں آیا تو ایک رکعت نماز ہو چکی تھی بعد نماز کے لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے جب یہ فارغ ہوا تو پھاندتا ہوا حضرت کے پاس پہنچا اور ایک شخص سے جگہ خالی کرنے کو کہا مگر وہ نہ ہٹا تو پیچھے ہی بیٹھ گیا جب دن نکلا تو ثابت نے اس سے پوچھا تو کون ہے اس نے اپنا نام بتایا تو ثابت نے کہا اب معلوم ہوا تو فلاں عورت کا بیٹا ہے۔ اور اس ... آگے

اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝۱۳ قَالَتِ الْاَعْرَابُ

نزدیک تم سب میں بڑا عزت دار وہی ہے جو بڑا پرہیزگار ہو بیشک خدا بڑا واقف کار خبردار ہے عرب کے دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان

اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا

لائے (اے رسول) کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ اسلام لائے حالانکہ ایمان کا تو ابھی

يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَ

تمہارے دلوں میں گزر ہوا ہی نہیں اور اگر تم خدا کی اور اس کے رسول کی

رَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

فرمانبرداری کرو گے تو خدا تمہارے اعمال میں سے کچھ کم نہیں کرے گا۔ بیشک خدا بڑا بخشنے

رَّحِيْمٌ ۝۱۴ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ

والا مہربان ہے (سچے مومن) تو بس وہی ہیں جو خدا اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر

رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ

انہوں نے اس میں کسی طرح کا شک شبہہ نہ کیا اور اپنے مال سے اور اپنی جانوں سے خدا

اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝۱۵

کی راہ میں جہاد کیا یہی لوگ (دعوائے ایمان میں) سچے ہیں (اے رسول ان سے) پوچھو تو کہ کیا تم

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي

خدا کو اپنی دینداری جتاتے ہو اور خدا تو جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۶

(غرض سب کچھ) جانتا ہے اور خدا ہر چیز سے خبردار ہے (اے رسول)

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ

تم پر یہ لوگ اسلام لانے کا احسان جتاتے ہیں تم (صاف) کہہ دو کہ تم اپنے اسلام کا مجھ پر احسان

اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ

نہ جتاؤ (بلکہ اگر تم (دعوائے ایمان میں) سچے ہو تو سمجھو کہ خدا نے تم پر احسان کیا ہے کہ اس نے تم کو

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) کی ماں کو برے الفاظ سے یاد کیا یہ اس کو سخت ناگوار گزرا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

ے حضرت عائشہ و حفصہ صفیہ کو بطور طعنہ دیا کرتی تھیں کہ تو یہودی کی بیٹی ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

ے ایک دفعہ سفر میں حضرت رسولؐ کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ بھی تھے ان دونوں نے حضرت سلمانؓ وغیرہ کی غیبت کی اس کے بعد کھانے کے وقت کسی آدمی کو سالن کے لئے حضرت کے پاس بھیجا تو آپ نے جواب دیا کہ دونوں تو گوشت سے خوب پیٹ بھر چکے اب سالن کیا ہوگا اس نے جا کر ان دونوں صاحبوں سے بیان کیا تو ان کو بڑی حیرت ہوئی اور دوڑے ہوئے حضرت کے پاس پہنچے اور کہنے لگے یا حضرت ہم لوگوں نے تو ایک عرصہ سے گوشت کی شکل تک نہیں دیکھا کیسا آپ نے فرمایا ابھی تم دونوں کے دانتوں میں وہ گوشت بھرا ہوا ہے کیا تم دونوں نے فلاں کی غیبت کرکے اس کا گوشت نہیں کھایا اس پر یہ لوگ شرمائے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی دیکھو تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۹۵ مطبوعہ مصر۔ ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا)

ے یہ قبیلہ بنی اسد کا حال ہے جو قحط کے زمانہ میں فاقے کرتے کرتے گھبرا کر مدینہ میں آگئے تھے اور حضرت رسول سے اسلام کا اقرار کیا تھا وہ بھی محض اس لئے کہ کھانے کو کچھ ملے ورنہ دل میں ایمان سے کچھ بحث نہ تھی غرض یہ تو ایک واقعہ تھا مگر کہنا یوں ہے کہ خدا نے اس آیت میں ایمان و اسلام کا فرق بھی بتا دیا ہے ظاہری فرق ایک تو یہی ہے کہ اسلام صرف زبان سے اقرار کا نام ہے اور ایمان دل سے ماننے کا دوسرا فرق یہ بھی ہے کہ اسلام صرف تقلیدی طور پر مان لینے کا نام ہے اور ایمان دلائل سے اعتقادات درست کر لینے کو کہتے ہیں اور شاید اسی وجہ سے نازعت میں الفہم (باقی آئندہ)

لِلْاِیْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝۱۷ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ
ایمان کا رستہ دکھایا۔ بیشک خدا تو سارے آسمان اور زمین کی چھپی ہوئی باتوں کو
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۸ ع
جانتا ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اسے دیکھ رہا ہے۔

(۵۰) سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ (۳۴)

آیاتہا ۴۵ — رکوعاتہا ۳

سورۂ ق مکہ میں نازل ہوا اور اس کی پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ۝۱ بَلْ عَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ
ق۔ قرآن مجید کی قسم (محمد پیغمبر ہیں) لیکن ان (کافروں) کو تعجب ہے کہ ان ہی
مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَیْءٌ
میں ایک (عذاب سے) ڈرانے والا (پیغمبر) انکے پاس آگیا تو کفار کہنے لگے یہ تو ایک
عَجِیْبٌ ۝۲ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ ۝۳
عجیب بات ہے بھلا جب ہم مرجائیں گے اور (سڑ گل کر) مٹی ہو جائینگے تو پھر یہ دوبارہ زندہ ہونا
قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ
(عقل سے) بعید (بات) ہے انکے جسموں سے زمین جس چیز کو (کھا کھا کر) کم کرتی ہے وہ ہم کو معلوم ہے اور
حَفِیْظٌ ۝۴ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ
ہمارے پاس تو تحریری یادداشت کتاب (لوح محفوظ) موجود ہے مگر جب انکے پاس دین حق آپہنچا تو
فِیْۤ اَمْرٍ مَّرِیْجٍ ۝۵ اَفَلَمْ یَنْظُرُوْۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ
انہوں نے اسے جھٹلایا تو وہ لوگ ایک ایسی بات میں الجھے ہوئے ہیں جسے قرار نہیں تو کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف
كَیْفَ بَنَیْنٰهَا وَزَیَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝۶ وَ
نظر نہیں کی کہ ہم نے اسکو کیونکر بنایا اور اسکو کیسی زینت دی اور اسمیں کہیں شگاف تک نہیں اور زمین کو ہمنے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) الفرق المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات ولا ... ہے اور مقصود مسلمین و مسلمات سے بھی مومنین ہی ہیں یعنی وہ مومنین جو جہالت کی وجہ سے دلائل کو نہیں جانتے صرف اہل علم سے سنکر دل سے اعتقادات کو مانتے ہیں۔ دوسرے لوگ مراد نہیں ہیں۔ تیسرا فرق یہ بھی ہے کہ جو لوگ صرف توحید نبوت قیامت کا اقرار کرتے ہیں وہ مسلم ہیں اور جو ان چیزوں کے ساتھ عدل امامت کے بھی قائل ہیں وہ مومن ہیں اس کے علاوہ اور بھی بہت سے فرق علماء نے بیان کئے ہیں دیکھو کتب امامیہ ۱۲۔ ؎ اسی مطلب کو سعدی نے دوسرے لفظوں میں کیا خوب ادا کیا ہے ؎

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی
منت شناس ازو کہ بخدمت گذاشت

(حاشیہ صفحہ ھذا) ؎ اس سورہ میں حضرت کی رسالت، لوح محفوظ، خدا کی قدرت، خدا بندوں کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، کراماً کاتبین کا ذکر، جنت، دوزخ، حضرت علیؑ کے مدارج، نماز پنجگانہ، قیامت کا تذکرہ وغیرہ مذکور ہے۔

الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا
پھیلایا اور اُس پر بوجھل پہاڑ رکھ دیئے اور اُس میں ہر طرح کی خوشنما چیزیں
فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝٧ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ
اگائیں تاکہ تمام رجوع لانے والے (بندے) ہدایت اور عبرت
عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝٨ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا
حاصل کریں۔ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی برسایا تو اُس سے
فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝٩ وَالنَّخْلَ
باغ (کے درخت) اگائے اور کھیتی کا اناج اور لمبی لمبی کھجوریں جن کا بور باہم
بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝١٠ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا
گتھا ہوا ہوتا ہے (یہ سب کچھ) بندوں کی روزی دینے کے لئے (پیدا کیا) اور
بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝١١ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ
پانی ہی سے ہم نے مُردہ شہر (افتادہ زمین) کو زندہ کیا اسی طرح (قیامت میں مُردوں کا) نکلنا ہوگا
قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۝١٢ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ
اُن سے پہلے نوح کی قوم اور خندق والوں[1] اور (قوم) ثمود نے اپنے اپنے پیغمبر کو جھٹلایا اور (قوم)
وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۝١٣ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ
عاد اور فرعون اور لوط کی قوم اور بن کے رہنے والوں (قوم شعیب) اور تبع کی قوم (ان سب نے)
كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝١٤ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ
(اپنے اپنے) پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہمارا (عذاب کا) وعدہ پورا ہو کر رہا تو کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے
الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝١٥ وَلَقَدْ
تھک گئے ہیں (ہرگز نہیں) مگر یہ لوگ از سرِ نو (دوبارہ) پیدا کرنے کی نسبت شک میں پڑے ہیں۔ اور
خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ
بیشک ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا اور جو خیالات اُس کے دل میں گذرتے ہیں ہم ان کو جانتے ہیں

ع ۱

[1] ان سب کے قصے بہ تفصیل مذکور ہو چکے ہیں ۱۲-۱۲

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝۱۶ اِذْ يَتَلَقَّى

اور ہم تو اُس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں جب (وہ کوئی کام کرتا ہے تو) دو لکھنے والے (کراماً

الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝۱۷ مَا

کاتبین) جو اُسکے داہنے بائیں بیٹھے ہیں لکھ لیتے ہیں کوئی بات اس کی زبان پر

يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝۱۸ وَجَآءَتْ

نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار رہتا ہے۔ موت کی بیہوشی یقیناً طاری

سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝۱۹

ہوگی (تو ہم بتادیں گے کہ) یہی تو وہ (حالت) ہے جس سے تو بھاگا کرتا تھا

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝۲۰ وَجَآءَتْ

اور صُور پھونکا جائے گا۔ یہی (عذاب کے) وعدہ کا دن ہے اور ہر شخص (ہمارے سامنے اس طرح) حاضر

كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ۝۲۱ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ

ہوگا کہ اُسکے ساتھ ایک (فرشتہ) ہنکانیوالا ہوگا اور ایک (اعمال کا) گواہ اس سے کہا جائیگا کہ اس

غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ

(دن) سے تو غفلت میں پڑا تھا تو اب ہم نے تیرے سامنے سے پردے کو ہٹا دیا تو آج

الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝۲۲ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ۝۲۳

تیری نگاہ بڑی تیز ہے اور اُسکا ساتھی (فرشتہ) کہے گا یہ (اس کا عمل) جو میرے پاس ہے حاضر ہے

اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۝۲۴ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ

(تب حکم ہوگا کہ) تم دونوں [1] ہر سرکش ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو جو (واجب حقوق سے) مال میں

مُّرِيْبِ ۝۲۵ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ

بخل کرنیوالا حد سے بڑھنے والا (دین میں) شک کرنیوالا تھا جس نے خدا کے ساتھ دوسرے معبود بنا رکھے

فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ۝۲۶ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ

تھے تو اب دونوں اسکو سخت عذاب میں ڈال ہی دو (اس وقت) اس کا ساتھی (شیطان) کہے گا پروردگارا

خدا شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے

کراماً کاتبین

[1] شریک بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک دفعہ ابو محمد اعمش کے مرض الموت میں عیادت کو گئے تھے کہ حضرت ابو حنیفہ اور ابن ابی لیلیٰ اور ابن شبرمہ بھی آگئے تو ابو حنیفہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور نصیحتاً ان سے کہا اے ابو محمد خدا سے ڈرو تمہارے لئے آخرت کا پہلا دن اور دنیا کا آخری دن ہے اور تم بہت سی حدیثیں ایسی علی بن ابی طالب کے بارے میں بیان کیا کرتے تھے کہ اگر تم سکوت کرتے تو اچھا تھا یہ سنکر اعمش کو غصہ آگیا اور کہنے لگے کیا میرے سے آدمی کو ایسی بات کہی جا سکتی ہے مجھے ذرا تکیے سے لگا کر بٹھا دو اس کے بعد کہنے لگے مجھ سے ابو المتوکل نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو مجھ سے اور علی سے کہا جائے گا کہ اپنے دوستوں کو بہشت میں داخل کرو اور اپنے دشمنوں کو جہنم واصل کرو اور یہی مطلب ہے خدا کے قول والقیا فی جہنم کل کفار عنید کا ... جلد ۱۴۰

حضرت رسول و حضرت علی کے حوالے

وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ۝۲۷ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا

بھٹکنے (اسکو گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ تو خود سخت گمراہی میں مبتلا تھا (اس پر خدا) فرمائیگا کہ ہمارے سامنے جھگڑے

لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ۝۲۸ مَا يُبَدَّلُ

نہ کرو میں تو تم لوگوں کو پہلے ہی (عذاب سے) ڈرا چکا تھا میرے یہاں بات بدلا

الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝۲۹ يَوْمَ نَقُوْلُ

نہیں کرتی اور نہ میں بندوں پر (ذرہ برابر) ظلم کرنے والا ہوں اُس دن ہم دوزخ سے

لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ۝۳۰

پوچھیں گے کہ تو بھر چکی؟ اور وہ کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے؟ اور

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ۝۳۱ هٰذَا مَا

بہشت پرہیزگاروں کے بالکل قریب کردی جائیگی یہی تو وہ بہشت ہے جس کا تم میں

تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۝۳۲ مَنْ خَشِيَ

سے ہر ایک (خدا کی طرف) رجوع کرنیوالے (حدود کی) حفاظت کرنیوالے سے وعدہ کیا جاتا ہے

الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ۝۳۳ ادْخُلُوْهَا

تو جو شخص خدا سے بے دیکھے ڈرتا رہا اور (خدا کی طرف) رجوع کرنیوالا دل لے کر آیا۔ اسکو حکم ہوگا کہ اس

بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۝۳۴ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا

میں سلامتی (اور خوشی) سے داخل ہو جاؤ یہی تو ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔ وہاں یہ لوگ جو چاہیں گے اُن کے لئے حاضر

وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۝۳۵ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ

ہے اور ہمارے ہاں تو اس سے بھی زیادہ ہے اور ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی امتیں ہلاک کر ڈالیں وہ ان

اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ۝۳۶

سے قوت میں کہیں بڑھ کر تھیں تو ان لوگوں نے (موت کے خوف سے) تمام شہروں کو چھان مارا کہ کہیں بھاگنے کا

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى

ٹھکانا ہے اس میں شک نہیں کہ جو شخص (آگاہ) دل رکھتا ہے یا کان لگا کر حضور قلب سے

السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۝٣٧ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ
سنتا ہے اسکے لئے اس میں (کافی) نصیحت ہے اور ہم ہی نے یقیناً سارے آسمانوں اور زمین اور
الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ
جو کچھ اُن دونوں کے بیچ میں ہے چھ دن میں پیدا کئے اور تکان تو ہم کو چھو بھی نہیں
لُّغُوْبٍ ۝٣٨ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ
گئی تو اے رسول! جو کچھ یہ (کافر) لوگ بکا کرتے ہیں اسپر تم صبر کرو اور آفتاب لہ کے نکلنے
رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝٣٩ وَمِنَ
سے پہلے اور اس کے (غروب) سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کیا کرو اور تھوڑی دیر
الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝٤٠ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ
رات کو بھی اور نماز کے بعد بھی اس کی تسبیح ٹہ کرو اور کان لگا کر سن رکھو کہ جس دن پکارنے والا
الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝٤١ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ
(اسرافیل) نزدیک ہی کی جگہ سے آواز دیگا کہ اٹھو) جس دن لوگ ایک سخت چیخ کو بخوبی سن لیں
بِالْحَقِّ ۗ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝٤٢ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ
گے وہی دن (لوگوں کے) قبروں سے نکلنے کا ہوگا بے شک ہم ہی (لوگوں کو) زندہ کرتے ہیں۔
وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۝٤٣ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۗ
اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف پھر کر آنا ہے جس دن زمین (انکے اوپر سے) پھٹ جائیگی اور یہ جھٹ پٹ
ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ۝٤٤ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ
نکل کھڑے ہونگے یہ ہے اُٹھانا اور جمع کرنا اور ہم پر بہت آسان ہے (اے رسول) یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں
اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۫ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝٤٥
ہم اسے خوب جانتے ہیں اور تم ان پر جبر تو دیتے نہیں ہو تو جو ہمارے عذاب کے وعدے سے ڈرے اس کو تم قرآن کے ذریعہ نصیحت کرتے رہو۔

ع ٣

آیاتها ٦٠ (٥١) سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ (٦٧) رکوعاتها ٣

سورۂ ذاریات مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

لہ اس آیت سے بعض نے کہ نماز پنجگانہ مراد ہو۔ قبل طلوع سے نماز صبح اور قبل غروب سے ظہر و عصر اور لیل سے نماز مغرب و عشاء۔ اور بعض نے نماز تہجد مراد لی ہے۔ ١٢
ٹہ ایک حدیث شریف کا یہ مطلب ہے کہ ہر صبح و شام دس دس مرتبہ اس تسبیح کو پڑھو۔ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر۔
ٹہ مطلب یہ ہے کہ اس کی آواز ایسی ہوگی کہ ہر شخص سمجھے گا کہ قریب ہی سے کسی نے پکارا ہے۔ ١٢
ٹہ اس سورہ میں حضرت کی رسالت۔ پیغمبروں کی مدح۔ حضرت ابراہیم کے مہمان۔ حضرت لوط کی قوم۔ حضرت موسیٰ کا تذکرہ۔ قوم ثمود کا ذکر۔ واسطے انس کی عبادت کا حکم۔ کفار کی مذمت وغیرہ مذکور ہے۔ ١٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝۱ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝۲ فَالْجٰرِيٰتِ

اُن (ہواؤں) کی قسم جو (بادلوں کو) اڑا کر تتر بتر کر دیتی ہیں پھر (پانی کا) بوجھ اٹھاتی ہیں پھر آہستہ آہستہ

يُسْرًا ۝۳ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝۴ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝۵

چلتی ہیں پھر ایک ضروری چیز (بارش) کو تقسیم کرتی ہیں کہ تم سے جو وعدہ کیا جاتا ہے ضرور بالکل سچا ہے

وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۝۶ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝۷ اِنَّكُمْ

اور (اعمال کی) جزا (وسزا) ضرور ہوگی اور آسمان کی قسم جس میں رستے ہیں کہ (اے اہل مکہ) تم لوگ ایک

لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝۸ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۝۹ قُتِلَ

ایسی مختلف بے جوڑ[1] بات میں پڑے ہو کہ اس سے وہی پھیرا جائیگا (گمراہ ہوگا) جو (خدا کے علم میں)

الْخَرّٰصُوْنَ ۝۱۰ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝۱۱ يَسْـَٔلُوْنَ

پھیرا جا چکا ہے اٹکل دوڑانے والے ہلاک ہوں جو غفلت میں بھولے ہوئے (پڑے) ہیں پوچھتے ہیں کہ جزا

اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۱۲ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝۱۳

کا دن کب ہوگا اس دن (ہوگا) جب ان کو (جہنم کی) آگ میں عذاب دیا جائے گا (اور

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ۭ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝۱۴

ان سے کہا جائے گا) اپنے عذاب کا مزہ چکھو یہ وہی ہے جس کی تم جلدی مچایا کرتے تھے

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝۱۵ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ

بیشک پرہیزگار لوگ (بہشت کے) باغوں اور چشموں میں (عیش کرتے) ہونگے جو ان کا پروردگار انہیں عطا

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝۱۶ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ

کرتا ہے یہ (خوش خوش) لے رہے ہیں یہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) نیکوکار تھے (عبادت کی وجہ سے) رات کو

الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝۱۷ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝۱۸

بہت ہی کم سوتے تھے اور پچھلے پہر کو اپنی مغفرت کی دعائیں کرتے تھے اور ان کے مال میں

[1] مطلب یہ ہے کہ تم لوگ بالکل بے ٹھکانے باتیں کرتے ہو کبھی کہتے ہو کہ یہ ایک قسم کا جادو ہے کبھی کہتے ہو کہ محض خیالی باتیں اور شعر ہے کبھی کہتے ہو کہ محمد کے جی کا گڑھا ہوا ہے کبھی کہتے ہو کہ اس کو دوسرا بنا کر دیتا ہے کبھی کہتے ہو کہ یہ دیوانہ کی بکواس ہے کبھی کہتے ہو کہ یہ اگلوں کا افسانہ ہے غرض تمہاری بے جوڑ باتوں سے تو وہی بہکتا ہے جو گمراہ ازلی ہے

۱۴ - ۱۳ - ۱۲ - ۱۳

وَفِيٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝۱۹ وَفِي الْاَرْضِ

مانگنے والے اور نہ مانگنے والے (دونوں) کا حصہ تھا اور یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں

اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝۲۰ وَفِيٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝۲۱ وَ

(قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور خود تم میں بھی ہیں تو کیا تم دیکھتے نہیں اور

فِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝۲۲ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَ

تمہاری روزی اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آسمان میں ہے[1] تو آسمان اور زمین کے

الْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ۝۲۳ هَلْ

مالک کی قسم یہ (قرآن) بالکل ٹھیک ہے جس طرح تم باتیں کرتے ہو کیا تمہارے پاس ابراہیم

اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝۲۴ اِذْ دَخَلُوْا

کے معزز مہمانوں (فرشتوں) کی بھی خبر پہنچی ہے کہ جب وہ لوگ ان کے پاس آئے تو کہنے

عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝۲۵

لگے سلام (علیکم) تو ابراہیم نے بھی (علیکم) سلام (کہا اور دیکھا تو) ایسے لوگ جن سے جان نہ پہچان پھر

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝۲۶ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ

اپنے گھر جا کر جلدی سے (بھنا ہوا) ایک موٹا تازہ بچھڑا لائے اور ان کے آگے رکھ دیا پھر کہنے لگے

قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝۲۷ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا

آپ لوگ تناول کیوں نہیں کرتے (اس پر بھی نہ کھایا) تو ابراہیم ان سے جی ہی جی میں ڈرے وہ لوگ بولے آپ

تَخَفْ ۭ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝۲۸ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ

اندیشہ نہ کریں اور ان کو ایک دانشمند لڑکے کی خوشخبری دی تو یہ سنتے ہی ابراہیم کی بی بی (سارہ) چلاتی

فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ۝۲۹

ہوئی ان کے سامنے آئی اور اپنا منہ پیٹ لیا کہنے لگی (لے ہے) (ایک تو) بڑھیا (اس پر) بانجھ

قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝۳۰

لڑکا کیونکر ہوگا فرشتے بولے تمہارے پروردگار نے یوں ہی فرمایا ہے وہ بیشک حکمت والا (اور) واقفکار ہے۔

ع ۱

وقف لازم

حضرت ابراہیم کے مہمان

[1] روزی کے آسمان میں ہونے کا یہ مطلب ہے کہ آسمان ہی سے پانی برستا آفتاب ماہتاب اور ستاروں کا اثر جو نباتات پر پڑتا ہے وہ بھی آسمان ہی میں ہیں اور جس کا وعدہ کیا جاتا ہے یعنی بہشت دوزخ ثواب اور عذاب وغیرہ ۱۲۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ۝٣١ قَالُوٓا إِنَّآ

تب ابراہیم نے پوچھا کہ اے (خدا کے بھیجے ہوئے) فرشتو! آخر تمہیں کیا درپیش ہے وہ بولے ہم تو

أُرْسِلْنَآ إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ۝٣٢ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً

گنہگاروں (قوم لوط) کی طرف بھیجے گئے ہیں تاکہ ان پر مٹی کے پتھر (یعنی کھرنجے) برسائیں جن پر حد

مِّن طِينٍ ۝٣٣ مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ۝٣٤ فَأَخْرَجْنَا

سے بڑھ جانے والوں کے لئے تمہارے پروردگار کی طرف سے نشان ؎۱ لگا دیئے گئے ہیں۔ غرض

مَن كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝٣٥ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ

وہاں جتنے لوگ مومنین سے تھے ان کو ہم نے نکال دیا اور وہاں تو ہم نے ایک ؎۲ گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی

بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ ۝٣٦ وَتَرَكْنَا فِيهَآ ءَايَةً لِّلَّذِينَ

گھر پایا بھی نہیں اور جو لوگ دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں اُن کے لئے وہاں (عبرت کی) نشانی چھوڑ دی

يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝٣٧ وَفِى مُوسَىٰٓ إِذْ أَرْسَلْنَٰهُ إِلَىٰ

اور موسیٰ (کے حال) میں بھی (نشانی ہے) جب ہم نے اُن کو فرعون کے پاس کھلا ہوا معجزہ دیکر

فِرْعَوْنَ بِسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ۝٣٨ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِۦ وَقَالَ سَٰحِرٌ أَوْ

بھیجا تو اُس نے اپنے لشکر کے برتے پر منہ موڑ لیا اور کہنے لگا یہ تو (اچھا خاصا) جادوگر یا سودائی

مَجْنُونٌ ۝٣٩ فَأَخَذْنَٰهُ وَجُنُودَهُۥ فَنَبَذْنَٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ

ہے تو ہم نے اُس کو اور اُسکے لشکر کو لے ڈالا پھر ان سب کو دریا میں پھینک دیا اور وہ تو

مُلِيمٌ ۝٤٠ وَفِى عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ۝٤١

قابل ملامت کام کرتا ہی تھا اور عاد کی قوم (کے حال) میں بھی نشانی ہے جب ہم نے ان پر

مَا تَذَرُ مِن شَىْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ۝٤٢ وَ

ایک بے برکت ؎۳ آندھی چلائی کہ جس چیز پر چلتی اسکو بوسیدہ ہڈی کی طرح ریزہ ریزہ کئے بغیر نہ چھوڑتی اور

فِى ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا۟ حَتَّىٰ حِينٍ ۝٤٣ فَعَتَوْا۟ عَنْ

ثمود (کے حال) میں بھی (قدرت کی نشانی) ہے جب ان سے کہا گیا کہ ایک خاص وقت تک خوب چین کر لو

؎۱ بعض تفاسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کا فر پر جو کھرنجا پڑنے والا تھا اس پر اس کا نام لکھا ہوا تھا اور صرف وہیں پر آ کر گرا جہاں ہوئی ہے وہ کفار جہاں جہاں تھے سب پر برس گئے ؎۲ اللہ اکبر یہی برسوں کی مدت اور حضرت لوط کی متواتر تبلیغ اور صرف ایک گھر کا ایمان لانا معاذ اللہ۔ ؎۳ ریح عقیم اُس تیز ہوا کو کہتے ہیں جس سے درختوں میں بور اور بادلوں میں بارش نہ ہو خلاصہ جس میں نقصان کے سوا کوئی فائدہ نہ ہو اس وجہ سے میں نے بے برکت ترجمہ کیا۔

أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ ﴿٤٤﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوا

انھوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی تو انھیں ایک زور کی کڑک نے آ دبایا اور وہ دیکھتے ہی رہ گئے پھر نہ وہ

مِنْ قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنْتَصِرِينَ ﴿٤٥﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ مِنْ قَبْلُ

اٹھنے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ بدلا ہی لے سکتے تھے اور اس سے پہلے (ہم) نوح کی قوم کو ہلاک کر

إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فٰسِقِينَ ﴿٤٦﴾ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِأَيْىدٍ وَإِنَّا

چکے تھے۔ بے شک وہ بدکار لوگ تھے اور ہم نے آسمانوں کو اپنے ہاتھوں سے بنایا اور بے شک

لَمُوسِعُونَ ﴿٤٧﴾ وَالْأَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُونَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْ

ہم کو سب قدرت ہے اور زمین کو بھی ہم نے بچھایا تو (ہم) کیا خوب بچھانے والے ہیں اور ہم ہی

كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٤٩﴾ فَفِرُّوا

نے ہر چیز کی دو دو قسمیں[1] بنائیں تاکہ تم لوگ نصیحت حاصل کرو تو خدا ہی کی طرف بھاگو میں تم کو یقیناً

إِلَى اللّٰهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٥٠﴾ وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللّٰهِ

اس کی طرف سے کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں اور خدا کے ساتھ دوسرا معبود نہ بناؤ

إِلٰهًا آخَرَ ۖ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٥١﴾ كَذٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ

میں تم کو اس کی طرف سے کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے

مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿٥٢﴾

پاس جو پیغمبر آتا تو وہ اس کو جادوگر کہتے یا سڑی دیوانہ (بتاتے) یہ لوگ

أَتَوَاصَوْا بِهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿٥٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا

ایک دوسرے کو ایسی بات کی وصیت کرتے آتے ہیں (نہیں) بلکہ یہ لوگ ہیں ہی سرکش تو ان سے ٹل جاؤ تم

أَنْتَ بِمَلُومٍ ﴿٥٤﴾ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٥﴾

پر منہ پھیر لو تم کو کچھ الزام نہیں ہے اور نصیحت[2] کرتے جاؤ کیونکہ نصیحت مومنین کو تو فائدہ دیتی ہے اور میں نے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ

جنوں اور آدمیوں کو اسی غرض سے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں[3] نہ تو میں ان سے

[1] جیسے عورت مرد، دن رات، روشنی تاریکی، خشکی وتری، آسمان و زمین، جن و انسان، بردباری، قہر، صحت و بیماری، امیری فقیری، رونا ہنسنا، غم خوشی وغیرہ ۱۲ [2] نصیحت کرنے والوں کو دس چیزیں ضرور بیان کرنی چاہئیں ... ہو خدا کی نعمت، تکلیف، بلا کا ثواب، گناہ ہونا، عذاب، شیطانی دوست، دنیا کو زوال اور بے اعتباری، موت، قیامت، دوزخ کا عذاب، بہشت کا چین، الخ ۱۲ [3] ابن عباس سے اس کی تفسیر میں منقول ہے کہ لوگ اس کی عبودیت اور بندگی کا اقرار کریں اور اس کو صفات شمولیہ اور صفیہ کے ساتھ پہنچانیں ۱۲

مِنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

روزی کا طالب ہوں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے کھانا کھلائیں خدا خود بڑا روزی دینے والا

الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

زور آور (اور) زبردست ہے تو (ان) ظالموں کے واسطے بھی عذاب کا کچھ

ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۝ فَوَيْلٌ

حصہ ہے جس طرح ان کے ساتھیوں کے لئے حصہ تھا تو انکو ہم سے جلدی نہ کرنا چاہئے تو جس

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝

دن کا ان کافروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس سے انکے لئے خرابی ہے۔

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ (۵۲) (۷۶)

آیاتها ۴۹ — رکوعاتها ۲

سورہ لہ طور مکہ میں نازل ہوا اور اس کی انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالطُّوْرِ ۝ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝ وَّ

(کوہ) طور کی قسم اور اسکی کتاب (لوح محفوظ) کی جو کشادہ اوراق میں لکھی ہوئی ہے اور

الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۝ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝

بیت معمور کی (جو کعبہ کے سامنے فرشتوں کا قبلہ ہے) اور اونچی چھت (آسمان) کی اور جوش گرم شدہ

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝ يَّوْمَ

والے سمندر کی کہ تمہارے پروردگار کا عذاب بیشک لہ واقع ہو کر رہیگا (اور) اسکا کوئی روکنے والا نہیں جس

تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۝ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝ فَوَيْلٌ

دن آسمان چکر کھانے لگے گا اور پہاڑ اڑنے لگیں گے تو اس

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۝ ۱۲

دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو لوگ باطل میں پڑے کھیل رہے ہیں۔

لہ اس سورہ میں قیامت کی حقیقت اہل جہنم اور اہل بہشت کا ذکر ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے نصیحت کئے جاؤ حضرت کی حماقت بتائی کا ذکر وغیرہ مذکور ہے۔

لہ جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضرت سے کچھ عرض معروض کرنے گیا تھا۔ جب مسجد میں پہنچا تو آپ نماز میں مشغول تھے اور سورہ طور کی تلاوت کر رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے تو قریب تھا کہ خوف کی شدت سے میرا کلیجہ پھٹ جاتا اور میں نے اس خوف سے کہ کہیں اسوقت عذاب نہ آجائے فوراً اسلام قبول کیا۔ ۱۲

۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲

يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝١٣ هَٰذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنتُم

جس دن جہنم کی آگ کی طرف انکو دھکیل دھکیل کر لیجائیں گے (اور ان سے کہا جائیگا) یہی وہ جہنم

بِهَا تُكَذِّبُونَ ۝١٤ أَفَسِحْرٌ هَٰذَا أَمْ أَنتُمْ لَا تُبْصِرُونَ ۝١٥

ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے تو کیا یہ جادو ہے یا تم کو نظر نہیں آتا اسی میں

اصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ ۖ إِنَّمَا

گھسو پھر صبر کرو یا بے صبری کرو (دونوں) تمہارے لئے یکساں ہے تمہیں تو

تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝١٦ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ ۝١٧

بس انہیں کاموں کا بدلہ ملیگا جو تم کیا کرتے تھے بیشک پرہیزگار لوگ باغوں اور نعمتوں میں ہونگے

فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝١٨

جو (جو نعمتیں) انکے پروردگار نے انہیں دی ہیں انکے سبب خوشحال ہیں اور انکے پروردگار نے انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیا

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝١٩ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ

جو جو کارگذاریاں تم کر چکے ہو ان کے صلہ میں (آرام سے) تختوں پر جو برابر بچھے ہوئے ہیں تکیے لگا کر

سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ ۖ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ۝٢٠ وَالَّذِينَ آمَنُوا

خوب مزے سے کھاؤ پیو اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے انکا بیاہ رچائیں گے اور جن لوگوں نے ایمان قبول

وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا

کیا اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں انکا ساتھ دیا تو ہم ان کی اولاد کو بھی ان کے درجے تک پہنچا دینگے

أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ ۚ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ۝٢١

اور ہم ان کی کارگذاریوں میں سے کچھ بھی کم نہ کریں گے ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گرو ہے

وَأَمْدَدْنَاهُم بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝٢٢ يَتَنَازَعُونَ

اور جس قسم کے میوے اور گوشت کو انکا جی چاہے گا ہم انہیں وافر عطا کرینگے وہاں ایک

فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ۝٢٣ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ

دوسرے سے شراب کے جام لے لیا کرینگے جس (کے پینے) میں کوئی بیہودہ گوئی ہوگی نہ گناہ اور خدمت کیلئے نوجوان لڑکے

اہل جہنم

اہل جنت

لے گروی ہونے کا مطلب ہے کہ جب نیک اعمال کرے تو نجات پائے ۱۳-۱۲-۱۳

ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے

غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ۝٢٤ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ

انکے آس پاس چکر لگایا کریں گے وہ (حسن و جمال میں) گویا احتیاط سے رکھے ہوئے موتی ہیں لہ اور ایک

عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝٢٥ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي

دوسرے کی طرف رخ کرکے (لطف کی) باتیں کرینگے (ان میں سے کچھ) کہیں گے کہ ہم اس سے پہلے اپنے

أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ۝٢٦ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ

گھر میں (خدا سے بہت) ڈرا کرتے تھے تو خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہم کو (جہنم کی) لوں کے

السَّمُومِ ۝٢٧ إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ

عذاب سے بچا لیا (اس کے) قبل ہم اس سے دعائیں کیا کرتے تھے بیشک وہ احسان کرنے

الرَّحِيمُ ۝٢٨ فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ

والا مہربان ہے تو (اے رسول) تم نصیحت کرتے جاؤ تم تو اپنے پروردگار کے فضل سے نہ کاہن

وَلَا مَجْنُونٍ ۝٢٩ أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ

ہو اور نہ مجنون کیا (تم کو) یہ لوگ کہتے ہیں کہ (یہ) شاعر ہے (اور) ہم تو اسکے بارے میں زمانے کے

الْمَنُونِ ۝٣٠ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ۝٣١

حوادث کا انتظار کر رہے ہیں تم کہدو کہ (اچھا) تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں کیا

أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا ۚ أَمْ هُمْ قَوْمٌ

انکی عقلیں لہ انھیں یہ (باتیں) بتاتی ہیں یا یہ لوگ ہیں ہی سرکش کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس

طَاغُونَ ۝٣٢ أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ ۚ بَل لَّا يُؤْمِنُونَ ۝٣٣

نے قرآن کو خود گھڑ لیا ہے بات یہ ہے کہ یہ لوگ ایمان ہی نہیں رکھتے

فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ۝٣٤ أَمْ

تو اگر یہ لوگ سچے ہیں تو ایسا ہی کلام بنا تو لائیں کیا یہ لوگ کسی کے (پیدا کئے)

خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ۝٣٥ أَمْ خَلَقُوا

بغیر ہی پیدا ہو گئے ہیں یا یہی لوگ (مخلوقات کے) پیدا کرنے والے ہیں یا انھوں ہی نے

لہ کسی نے حضرت قتادہ سے پوچھا کہ جب خادم ایسے ہیں تو مخدوم کیسے ہوں گے آپ نے فرمایا کہ جیسے ستاروں میں چودھویں رات کا چاند ۱۲۔

لہ ان کی بے عقلی اس سے ظاہر ہے کیونکہ کاہن کے لئے عقل فہم اور ذہن کی تیزی ضروری ہے اور مجنوں عقل سے خالی ہوتا ہے ایک شخص میں یہ دونوں باتیں کیونکر جمع ہو سکتی ہیں ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۝ اَمْ عِنْدَهُمْ

سارے آسمان وزمین پیدا کئے ہیں (نہیں) بلکہ یہ لوگ یقین ہی نہیں رکھتے کیا تمہارے پروردگار کے

خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَۜيْطِرُوْنَ ۝ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ

خزانے انہی کے پاس ہیں یا یہی لوگ حاکم ہیں یا انکے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر (چڑھ کر آسمان

يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝

سے اُسکی) باتیں سن آتے ہیں جو سُن آیا کرتا ہو تو وہ کوئی صریح دلیل پیش کرے کیا

اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۝ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ

خدا کے لئے بیٹیاں لے اور تم لوگوں کیلئے بیٹے یا تم ان سے (تبلیغ رسالت کی) اجرت مانگتے

مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ

ہو کہ یہ لوگ قرض کے بوجھ سے دبے جاتے ہیں یا ان لوگوں کے پاس غیب (کا علم) ہے کہ وہ کو

يَكْتُبُوْنَ ۝ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۚ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ

لیتے ہیں لے یا یہ لوگ کچھ داؤں چلنا چاہتے ہیں تو جو لوگ کافر ہیں وہ خود اپنے داؤں

الْمَكِيْدُوْنَ ۝ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا

میں پھنسے ہوئے ہیں یا خدا کے سوا ان کا کوئی (دوسرا) معبود ہے جن چیزوں کو یہ لوگ (خدا کا)

يُشْرِكُوْنَ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا

شریک بناتے ہیں وہ اُس سے پاک ہے اور اگر یہ لوگ آسمان سے کوئی (عذاب کا) ٹکڑا گرتا ہوئے

يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۝ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ

دیکھیں تو کہیں گے کہ یہ تو دل دار بادل ہے تو اے رسول تم انکو انکی حالت پر چھوڑ دو یہانتک

الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۝ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ

کہ وہ دن جس میں یہ بیہوش ہو جائینگے انکے سامنے آجائے جس دن نہ اُن کی مکاری ہی کچھ کام آئیگی

شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا

اور نہ ان کی مدد ہی کی جائے گی اور اس میں شک نہیں کہ ظالموں کے لئے اس کے علاوہ

لے یہ کفار کی حماقت ہے
اظہار ہے کہ اپنے خالق
اور تمام جہان کے مالک
کے واسطے تو کمتر چیز تجویز
کرتے ہیں اور اپنے
واسطے اعلیٰ درجہ کی چیز
پسند کرتے ہیں ۱۲
ے چونکہ یہ قاعدہ کی
بات ہے کہ جب کسی شخص
کو کسی بات پر پورا وثوق
ہوتا ہے تو لکھ دیتا ہے
جس طرح حضرت رسولؐ
نے روم کی فتح کی پیشگوئی
کو وحی آسمانی کے وثوق پر
لکھوا دیا تھا اسی وجہ سے
کفار سے یہ کہا گیا کہ کیا
ان کے پاس غیب کا علم
ہے کہ لکھ لیا کرتے ہیں۔
۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

دُونَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝۴۷ وَاصۡبِرۡ

اور بھی عذاب ہے مگر ان میں بہتیرے نہیں جانتے ہیں اور اے رسول تم اپنے پروردگار کے حکم

لِحُكۡمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعۡيُنِنَا وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ حِيۡنَ

کے انتظار میں صبر کیے رہو تم تو بالکل ہماری نگہداشت میں ہو تو جب تم اٹھا کرو تو اپنے پروردگار

تَقُوۡمُ ۝۴۸ وَمِنَ الَّيۡلِ فَسَبِّحۡهُ وَاِدۡبَارَ النُّجُوۡمِ ۝۴۹

کی حمد کی تسبیح کیا کرو اور کچھ رات کو بھی اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی تسبیح کیا کرو۔

اٰیاتہا (۵۳) سُوۡرَةُ النَّجۡمِ مَكِّيَّةٌ (۲۳) رکوعاتہا

سورۂ نجم مکہ میں نازل ہوا اور اس کی باسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالنَّجۡمِ اِذَا هَوٰى ۝۱ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمۡ وَمَا غَوٰى ۝۲ وَ

تارے کی قسم جب ٹوٹا کہ تمہارے رفیق (محمد) نہ گمراہ ہوئے اور نہ بہکے

مَا يَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰى ۝۳ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡىٌ يُّوۡحٰى ۝۴

اور وہ تو اپنی نفسانی خواہش سے کچھ بولتے ہی نہیں یہ تو بس وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے اُنکو

عَلَّمَهٗ شَدِيۡدُ الۡقُوٰى ۝۵ ذُوۡ مِرَّةٍ ؕ فَاسۡتَوٰى ۝۶ وَهُوَ

نہایت طاقتور (فرشتہ جبرئیل) نے تعلیم دی ہے جو بڑا زبردست ہے اور جب (آسمان کے اونچے) مشرقی کنارے

بِالۡاُفُقِ الۡاَعۡلٰى ۝۷ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝۸ فَكَانَ قَابَ

پر تھا تو وہ (اپنی اصلی صورت میں) سیدھا کھڑا ہوا پھر قریب ہوا اور آگے بڑھا پھر جبرئیل و محمد میں دو کمان

قَوۡسَيۡنِ اَوۡ اَدۡنٰى ۝۹ فَاَوۡحٰۤى اِلٰى عَبۡدِهٖ مَاۤ اَوۡحٰى ۝۱۰ مَا

کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی قریب تھا خدا نے اپنے بندے کی طرف جو وحی بھیجی سو بھیجی تو

كَذَبَ الۡفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝۱۱ اَفَتُمٰرُوۡنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۝۱۲

جو کچھ اُنھوں نے دیکھا اُنکے دل نے جھوٹ نہ جانا تو کیا وہ (رسول) جو کچھ دیکھتا ہے تم لوگ اسمیں اس سے

۱؎ اگرچہ اس میں روایات مختلف ہیں مگر بہ ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس سے شب کے نوافل مراد ہیں یعنی تم سے نماز تہجد اور صبح اٹھیں سے نافلہ مغرب عشاء اور ادبار النجوم سے نافلہ صبح واللہ اعلم ۲؎ اس سورہ میں حضرت علی کی وصایت حضرت رسول کا قرب منزلت اور علم لدنی معراج نبوی کی مذمت قرآن کی مدح گمان کی مذمت صغیرہ گناہوں کی بخشش حضرت عثمان کا ذکر وغیرہ مذکور ہے ۳؎ ابن عباس سے روایت ہے کہ ہم ایک روز بنی ہاشم کے کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت رسول کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک ستارہ ٹوٹا یہ دیکھتے ہی آپ نے فرمایا کہ یہ ستارہ جس کے گھر میں گرے گا وہی میرے بعد میرا وصی ہوگا یہ سنکر لوگ اس کے دیکھنے کے واسطے اٹھے تو دیکھا وہ علی ابن ابیطالب کے گھر میں گرا تو لوگ کہنے لگے یارسول اللہ آپ علی کی محبت میں گمراہ ہوگئے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی دیکھو مناقب ابوالحسن ابن مغازلی شافعی اور شرف المصطفے ابو حامد شافعی اور انکے علاوہ ایک اور روایت ابن مردویہ ابوالحمراء اور حبۃ العرنی سے بیان کی ہے کہ حضرت رسول نے علی ابن ابیطالب کے سوا سبکے دروازے مسجد میں تھے بند کرنیکا حکم دیا تو یہ لوگوں پر گراں گذرا کہنے لگے ہیں دیکھ رہا تھا حمزہ بن عبدالمطلب سرخ چادر اوڑھے ہوئے لیٹے تھے اور انکی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور کہہ رہے تھے کہ تم نے اپنے چچا کو عمرو ابوبکر اور عباس کو تو نکالا اور اپنے چچازاد بھائی علی کو جگہ دی اس پر ایک آدمی بولا اشارہ اگر رسول نے اپنے چچازاد بھائی کا درجہ بلند کیا تو لوگوں نے اسکی پرواہ نہیں کی یہ خبر حضرت رسول تک پہنچی تو آپ نے سب لوگوں کو نماز کے وقت بلا بھیجا اور منبر پر تشریف لیجا کر ایک ایسا ارشاد کیا

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝ ۱۳ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ ۱۴

جھگڑتے ہو اور انھوں نے تو اس (جبرائیل) کو ایک بار (شب معراج) اور دیکھا ہے سدرۃ المنتہیٰ ؎ کے

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝ ۱۵ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝ ۱۶

نزدیک اسی کے پاس رہنے کی بہشت ہے جب چھا رہا تھا سدرہ پر جو چھا رہا تھا (اس وقت بھی)

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝ ۱۷ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ

انکی آنکھ نہ تو اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے آگے بڑھی انھوں نے یقیناً اپنے پروردگار کے قدرت کی

الْكُبْرٰى ۝ ۱۸ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝ ۱۹ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ

بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں تو بھلا تم لوگوں نے لات اور عزیٰ اور تیسرے ؎ پچھلے منات کو دیکھا (بھلا یہ بت

الْاُخْرٰى ۝ ۲۰ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ۝ ۲۱ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ

ہو سکتے ہیں) کیا تمھارے تو بیٹے ہیں اور اسکے لئے بیٹیاں یہ تو بہت بے انصافی کی تقسیم ہے یہ

ضِيْزٰى ۝ ۲۲ اِنْ هِىَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ

تو بس صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمھارے باپ داداؤں نے گھڑ لئے ہیں خدا

اٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا

نے تو اس کی کوئی سند نازل نہیں کی - یہ لوگ تو بس اٹکل اور اپنی نفسانی

الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ

خواہش کے پیچھے چل رہے ہیں حالانکہ انکے پاس انکے پروردگار کی طرف سے ہدایت بھی

الْهُدٰى ۝ ۲۳ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ۝ ۲۴ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ۝ ۲۵

آچکی کیا جس چیز کی انسان تمنا کرے وہ اُسے ضرور ملتی ہے آخرت اور دُنیا تو خاص خدا ہی کے

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِى السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِىْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا

اختیار میں ہے اور آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں جن کی سفارش کچھ بھی کام نہیں آتی

اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ۝ ۲۶ اِنَّ

مگر خدا جس کے لئے چاہے اجازت دے اور پسند کرے اس کے بعد (سفارش کر سکتے ہیں) جو

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) شیطان ... کبھی ... تو فرمایا ایسا اس میں ... اپنے جی سے ... ہوں ... مم لوگوں کو نکالا اور نہ اپنے جی سے ... کی کو بگاڑ دی ہے اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْىٌ يُّوْحٰى دیکھو تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۱۲۲ مطبوعہ مصر ۔ ؎ بعض تفاسیر میں ہے یہ سب ضمیریں خدا کی طرف پھیری گئی ہیں اور اس سے حضرت رسول کے قرب منزلت اور معراج کی طرف اشارہ ہے واللہ اعلم ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا) ؎ یہ تمام اشارے معراج کے واقعہ کی طرف ہیں اسی سدرۃ المنتہیٰ تک فرشتوں کا گزر ہے اس کے بعد اس کی ... جانے اسی کو سدرۃ المنتہیٰ کہتے ہیں ... برتر ہے ... ۱۲

؎ لات و عزیٰ اور منات جو تینوں بتوں کے نام ہیں جنھیں عرب کے لوگ پوجا کرتے تھے اور منات کو تیسرا اور پچھلا اس وجہ سے کہا کہ کفار لات و عزیٰ کے مقابلہ میں اس کی عزت کم کرتے تھے ۔ ۱۲-۱۳۰-۱۲-۱۳۰

الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ

لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کے نام رکھتے ہیں عورتوں کے سے نام حالانکہ

الْأُنْثٰى ۝۲۷ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ۭ إِنْ يَّتَّبِعُوْنَ إِلَّا الظَّنَّ ۚ

انہیں اس کی کچھ خبر نہیں۔ وہ لوگ تو بس گمان (خیال) کے پیچھے چل رہے ہیں۔

وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۝۲۸ فَأَعْرِضْ عَنْ

حالانکہ گمان یقین کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہیں آیا کرتا۔ تو جو ہماری یاد سے

مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝۲۹

روگردانی کرے اور صرف دنیاوی ہی زندگی کا طالب ہو تم بھی اس سے منہ پھیر

ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ۭ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ

ان کے علم کی یہی انتہا ہے۔ تمہارا پروردگار، جو اس کے رستے سے بھٹک گیا اس

عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۝۳۰ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

کو بھی خوب جانتا ہے۔ اور جو راہ راست پر ہیں ان سے بھی خوب واقف ہے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ أَسَاۗءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ

زمین میں ہے (غرض) سب کچھ خدا ہی کا ہے۔ تاکہ جن لوگوں نے برائی کی ہے ان کو ان کے کرتوتوں کی

الَّذِيْنَ أَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۝۳۱ الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗئِرَ

سزا دے اور جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان کو نیکی کی جزا دے۔ جو صغیرہ گناہوں کے سوا کبیرہ[1] گناہوں

الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ ۭ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۭ هُوَ

اور بے حیائی کی باتوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ بے شک تمہارا پروردگار بڑی بخشش والا ہے

أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ

وہ تم کو خوب جانتا ہے جب اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں

فِيْ بُطُوْنِ أُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْا أَنْفُسَكُمْ ۭ هُوَ أَعْلَمُ

بچے تھے۔ تو اپنے آپ کو پاک صاف نہ جتایا کرو[2] جو پرہیزگار ہے وہ اس کو

گمان کی مذمت

[1] اس کی تفصیل دیکھو رزمیات کی تیسری کتاب مولانا حقیر ص ۱۲۰

[2] اس سے مقصود یہ ہے کہ تمہاری اصلی حالت پر کوئی اچھا کام کر کے اپنے منہ میاں مٹھو نہ بنا کرو جیسا ہے خدا تو جانتا ہی ہے لیکن جہاں پر اظہار فضائل کی ضرورت ہو وہاں پر بیان کر سکتے ہیں جس طرح حضرت یوسف نے اپنے بارے میں فرمایا تھا۔ انی حفیظ علیم ۱۲۰

الربع

خود ستائی کی ممانعت

بِمَنِ اتَّقٰى ﴿٣٢﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ تَوَلّٰى ﴿٣٣﴾ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّ

وہ خوب جانتا ہے۔ بھلا اے رسول! تم نے اس شخص کو بھی دیکھا جس نے روگردانی کی اور تھوڑا سا راہِ خدا کی

اَكْدٰى ﴿٣٤﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿٣٥﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ

راہ میں دیا اور پھر بند کر دیا۔ کیا اس کے پاس علمِ غیب ہے کہ وہ دیکھ رہا ہے۔ کیا اس کو ان باتوں کی خبر نہیں

بِمَا فِىْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِىْ وَفّٰٓى ﴿٣٧﴾ اَلَّا تَزِرُ

پہنچی۔ جو موسیٰ کے صحیفوں میں ہے اور ابراہیم کے صحیفوں میں جنھوں نے (اپنا حق) پورا ادا کیا۔ ان

وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿٣٨﴾ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿٣٩﴾

صحیفوں میں یہ تھا کہ کوئی شخص دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ

وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿٤٠﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿٤١﴾

کوشش کرتا ہے اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب ہی (قیامت میں) دیکھی جائے گی پھر اس کو اس کا پورا بدلہ

وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿٤٢﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿٤٣﴾

دیا جائے گا۔ اور یہ کہ سب کو آخر تمھارے پروردگار ہی کے پاس پہنچنا ہے۔ اور یہ کہ وہی ہنساتا اور رلاتا ہے

وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿٤٤﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ

اور یہ کہ وہی مارتا اور جلاتا ہے اور یہ کہ وہی نر اور مادہ دو قسم (کے حیوان) نطفے سے جب (رحم میں)

وَالْاُنْثٰى ﴿٤٥﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿٤٦﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ

ڈالا جاتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اور یہ کہ اسی پر (قیامت میں) دوبارہ اٹھانا لازم ہے، اور یہ

الْاُخْرٰى ﴿٤٧﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿٤٨﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ

کہ وہی مالدار بناتا ہے اور سرمایہ عطا کرتا ہے اور یہ کہ وہی شعریٰ [2] کا مالک ہے

الشِّعْرٰى ﴿٤٩﴾ وَاَنَّهٗٓ اَهْلَكَ عَادَا ِۨ الْاُوْلٰى ﴿٥٠﴾ وَثَمُوْدَاۡ فَمَآ

اور یہ کہ اسی نے پہلے [3] (قوم) عاد کو ہلاک کیا۔ اور ثمود کو بھی۔ غرض کسی کو باقی نہ چھوڑا

اَبْقٰى ﴿٥١﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَ

اور اس سے پہلے نوح کی قوم کو بے شک یہ لوگ بڑے ظالم اور بڑے ہی

حضرت عثمان کا ذکر

[1] حضرت عثمان اکثر بہت خیرات دیا کرتے تھے ایک دفعہ ان سے کہا کہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے ان سے کہا تم اتنا خرچ کرتے ہو کچھ خوف ہے تم کہیں فقیر نہ ہو جاؤ حضرت عثمان نے جواب دیا کہ میں نے بڑے بڑے گناہ کئے ہیں اس لئے خیرات کرتا ہوں کہ شاید خدا مجھ کو معاف کردے عبداللہ بولا یہ اونٹ جو بار سے لدا ہوا ہے مجھے دیدے تو میں تیرے سارے گناہوں کا بوجھ اپنے اوپر لیتا ہوں حضرت عثمان نے فوراً دیدیا اور گواہ بھی کرلئے اس کے بعد خیرات تصدق سب یک قلم موقوف کردی تو یہ آیتیں اس کے بارے میں نازل ہوئیں اور روگردانی کرنے سے جنگ احد میں بھاگنا مراد ہے دیکھو تفسیر کشاف جلد ۳ صفحہ ۱۲۰ مطبوعہ مصر ۱۲

[2] شعریٰ ایک ستارہ کا نام ہے جس کی عرب کے بعض قبیلے پرستش کرتے تھے

[3] عاد اولیٰ حضرت ہود کی قوم تھی جو آدمی سے ہلاک ہوئی اور عاد ثانیہ ارم کہلاتے ہیں جن کا ذکر سورۂ والفجر میں ہے ۱۲۰

أَطْغَىٰ ۝ وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ۝ فَغَشَّاهَا مَا غَشَّىٰ ۝ فَبِأَيِّ

سرکش تھے۔ اور اسی نے (قوم لوط کی) الٹی ہوئی بستیوں کو دے پٹکا پھر ان پر جو چھایا سو چھایا تو تو اے

آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ۝ هَٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولَىٰ ۝

انسان آخر! اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت پر شک کیا کرے گا یہ (محمدﷺ) بھی اگلے ڈرانے والوں میں سے

أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ۝ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ ۝ أَفَمِنْ

ایک ڈرانے والا (پیغمبر) ہے قیامت قریب آ گئی۔ خدا کے سوا کوئی ٹال نہیں سکتا تو کیا تم

هَٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ۝ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ۝

لوگ اس بات سے تعجب کرتے ہو۔ اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو۔ اور تم اس قدر غافل ہو

وَأَنتُمْ سَامِدُونَ ۝ فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ۩ ۝

تو خدا کے آگے سجدے کرو۔ اور (اسی کی) عبادت کرو۔

آیاتہا ٥٥ — (٥٤) سُورَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ (٣٧) — رکوعاتہا ٣

سورہ ك1 قمر مکہ میں نازل ہوا اور اس کی پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا

قیامت قریب آ گئی۔ اور چاند ك2 دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور اگر یہ کفار کوئی معجزہ دیکھتے ہیں

وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۚ وَكُلُّ

تو منہ پھیر لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تو ہمیشہ کا جادو ہے اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی نفسانی خواہشوں

أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّنَ الْأَنبَاءِ مَا فِيهِ

کی پیروی کی۔ اور ہر کام کا وقت مقرر ہے اور ان کے پاس تو وہ حالات پہنچ چکے ہیں جن میں کافی

مُزْدَجَرٌ ۝ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ ۖ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝ فَتَوَلَّ

تنبیہ تھی۔ اور انتہا درجہ کی دانائی مگر ان کو ڈرانا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ تو اے رسول تم بھی

ك1 اس سورہ میں حضرت کی رسالت معجزہ شق القمر قیامت کے حالات حضرت نوح و ہود و صالح و لوط و موسیٰ کے تذکرے قیامت کا ذکر حضرت علی کی فضیلت وغیرہ مذکور ہے

ك2 ابن عباس کہتے ہیں کہ [illegible] کے زمانے میں چودھویں شب کو ابو جہل ایک یہودی اور کچھ مشرکین کے ساتھ حضرت رسول کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اگر تم اپنی نبوت کا کوئی صریح معجزہ دکھلاؤ آپ نے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے تو اس نے یہودی سے مشورہ کر کے کہا کہ بھلا اس چاند کے دو ٹکڑے کر دو تو جانوں حضرت نے دعا کی اور انگلی کا اشارہ کیا چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور دونوں [illegible] اور تھوڑی دیر [illegible] اور حضرت رسول نے لوگوں سے پکار کر فرمایا دیکھو لوگو دیکھو تو اس پر ابوجہل نے کہا محمد نے نظر بندی کر دی ہے یہاں سے جو لوگ باہر گئے ہیں وہ آئیں تو پوچھیں اگر وہ لوگ بھی تصدیق کریں تو البتہ جب ان لوگوں سے بھی تصدیق ہو گئی تو بولا محمد نے ساری دنیا کی نظر بندی کی اور اسی واقعہ کو ابن مسعود و انس بن مالک و حذیفہ و ابن عمر اور جبیر ابن مطعم وغیرہ نے بھی بیان کیا ہے اور حضرات آئمہ معصومین نے بھی اس کی تصریح کی ہے اور تمام صحابہ اس کے ناظر ہیں اور تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ واقعہ ہوا اور ضرور ہوا [illegible] ہیں کہ یہ آئندہ ہوگا [illegible] تواریخ میں مذکور ہے [illegible] ملکوں کے لوگ بھی دیکھتے [illegible] ہندوستان میں بھی [illegible] نے دیکھا تھا [illegible] بادشاہ کی سلطنت تھی اور [illegible] دار السلطنت تھا [illegible]

عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝٦ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ

ان سے کنارہ کش رہو جس دن ایک بلانے والا (اسرافیل) ایک اجنبی اور ناگوار چیز کی طرف بلائے گا۔ تو قیامت سے

يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۝٧ مُّهْطِعِينَ

(آنکھیں نیچے کئے ہوئے قبروں سے نکل پڑیں گے گویا وہ پھیلی ہوئی ٹڈیاں ہیں (اور) بلانے والے کی

إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝٨ كَذَّبَتْ

طرف گردنیں بڑھائے دوڑتے جاتے ہوں گے۔ کافر کہیں گے یہ تو بڑا سخت دن ہے۔ ان سے پہلے نوح

قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَ

کی قوم نے بھی جھٹلایا تھا۔ تو انہوں نے ہمارے (خاص) بندے (نوح) کو جھٹلایا۔ اور کہنے لگے یہ تو دیوانہ ہے

ازْدُجِرَ ۝٩ فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ ۝١٠ فَفَتَحْنَا

انکو جھڑکیاں بھی دی گئیں تو انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ (بار الہٰا) میں (انکے مقابلے میں) کمزور ہوں تو

أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝١١ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا

اب تو (ان سے) بدلہ لے۔ تو ہم نے موسلا دھار پانی سے آسمان کے دروازے کھول دیے اور زمین میں چشمے جاری کر دیے۔ تو ایک

فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝١٢ وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ

کام کے لئے جو مقدر ہو چکا تھا (دونوں) پانی مل کر ایک ہو گیا۔ اور ہم نے ایک کشتی پر جو تختوں اور میخوں

أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ ۝١٣ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ۝١٤

سے تیار کی گئی تھی سوار کیا۔ اور وہ ہماری نگرانی میں چلتی تھی (یہ) اس شخص (نوح) کا بدلہ لینے کے لئے

وَلَقَدْ تَّرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝١٥ فَكَيْفَ كَانَ

جس کو لوگ نہ مانتے تھے اور ہم نے اسکو ایک عبرت بنا چھوڑا تو کوئی ہے جو عبرت حاصل کرے تو ان کو میرا عذاب

عَذَابِي وَنُذُرِ ۝١٦ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ

اور ڈرانا کیسا تھا۔ اور ہم نے تو قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے واسطے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے

مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝١٧ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝١٨

جو نصیحت حاصل کرے۔ عاد کی قوم نے (اپنے پیغمبر کو) جھٹلایا تو ان کو میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔

وقف لازم

قیامت کے حالات

حضرت نوح کا ذکر

[illegible]

قوم عاد کا ذکر

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ ۝١٩

ہم نے ان پر بہت سخت منحوس دن میں بڑے زناٹے کی آندھی چلائی جو لوگوں کو

تَنْزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ ۝٢٠ فَكَيْفَ كَانَ

(اپنی جگہ سے) اس طرح اکھاڑ پھینکتی تھی۔ گویا وہ اکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہیں تو (ان کو) میرا عذاب

عَذَابِي وَنُذُرِ ۝٢١ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ

اور ڈرانا کیسا تھا۔ اور ہم نے تو قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے واسطے آسان کر دیا۔ تو کوئی ہے

مُدَّكِرٍ ۝٢٢ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ۝٢٣ فَقَالُوا أَبَشَرًا مِنَّا وَاحِدًا

جو نصیحت حاصل کرے (قوم) ثمود نے ڈرانے والے (پیغمبروں) کو جھٹلایا تو کہنے لگے کہ بھلا ایک آدمی کی

نَتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۝٢٤ أَأُلْقِيَ الذِّكْرُ

جو ہمیں میں سے ہو اس کی پیروی کریں؟ ایسا کریں تو ہم گمراہی اور دیوانگی میں پڑ گئے۔ کیا ہم سب میں سے بس

عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ۝٢٥ سَيَعْلَمُونَ

اسی پر وحی نازل ہوئی ہے (نہیں) بلکہ یہ تو بڑا جھوٹا شیخی کرنے والا ہے ان کو عنقریب کل لہ

غَدًا مَنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ۝٢٦ إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَهُمْ

ہی معلوم ہو جائے گا۔ کہ کون بڑا جھوٹا تکبر کرنے والا ہے (اے صالح) ہم انکی آزمائش کے لئے

فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ۝٢٧ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ

اونٹنی بھیجنے والے ہیں۔ تو تم انکو دیکھتے رہو اور (تھوڑا) صبر کرو۔ اور انکو آگاہ کر دو کہ ان میں پانی کی باری مقرر

كُلُّ شِرْبٍ مُحْتَضَرٌ ۝٢٨ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَى فَعَقَرَ ۝٢٩

کر دی گئی ہے ہر باری والے کو اپنی باری پر حاضر ہونا چاہیئے۔ تو ان لوگوں نے اپنے رفیق (قدار) کو بلایا تو اس نے پکڑ کر

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝٣٠ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً

(اونٹنی کی) کونچیں کاٹ ڈالیں تو دیکھو میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا ہم نے ان پر ایک سخت چنگھاڑ کا عذاب بھیجا لہ

وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ۝٣١ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ

تو وہ باڑے والے کے سوکھے اور ٹوٹے ہوئے بھوسے کی طرح ہو گئے اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے

ع ۱

لہ چونکہ عنقریب ہی عذاب آنے والا تھا اس وجہ سے کل فرمایا جس طرح ہمارے محاورات میں بھی جلد ہو جانے والے کو کہ آج کل میں ہونے والا ہے بولتے ہیں ۱۲ لہ محتظر اس شخص کو کہتے ہیں جو جانوروں کے واسطے لکڑیوں کا ایک احاطہ کر لیتا ہے جس کو باڑا کہتے ہیں اور اس میں جانوروں کے لئے گھاس وغیرہ کا انبار لگاتا ہے پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ لکڑیاں اور گھاس سڑ گل اور سوکھ کر چورا چورا ہو کر زمین پر گر پڑتی ہیں اسی کو ہشیم کہتے ہیں۔ خدا نے اس مطلب کو ایک مختصر لفظ میں بیان کر دیا ہے اور مقصود یہ ہے کہ وہ لوگ ہلاک ہو کر چورا چورا ہو گئے ۱۲۔

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ۝٣٢ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ۝٣٣

واسطے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے۔ لوط کی قوم نے بھی ڈرانے والوں (یعنی پیغمبروں) کو جھٹلایا

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ ۖ نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ ۝٣٤

تو ہم نے ان پر کنکر بھری ہوا چلائی۔ مگر لوط کے گھر والے کہ ہم نے ان کو اپنے فضل و کرم سے پچھلے ہی کو

نِعْمَةً مِنْ عِنْدِنَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَنْ شَكَرَ ۝٣٥ وَلَقَدْ

بچا لیا۔ ہم شکر کرنے والے کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں۔ اور لوط نے ان کو ہماری پکڑ

أَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝٣٦ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ

سے ڈرایا بھی تھا۔ مگر ان لوگوں نے ڈرانے ہی میں شک کیا اور ان سے ان کے مہمان

عَنْ ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ۝٣٧

فرشتے کے بارے میں ناجائز مطلب کی خواہش کی تو ہم نے ان کی آنکھیں اندھی کر دیں تو میرے عذاب اور ڈرانے کا

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ ۝٣٨ فَذُوقُوا عَذَابِي وَ

مزا چکھو۔ اور صبح سویرے ہی ان پر عذاب آ گیا جو کسی طرح ٹل نہیں سکتا تھا تو میرے عذاب اور ڈرانے کے نتیجے

نُذُرِ ۝٣٩ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ۝٤٠ ع

مزے چکھو۔ اور ہم نے تو قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے واسطے آسان کر دیا تو کوئی ہے جو نصیحت

وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝٤١ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا

حاصل کرے۔ اور فرعون کے لوگوں کے پاس بھی ڈرانے والے (پیغمبر) آئے تو ان لوگوں نے ہماری کل نشانیوں

فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُقْتَدِرٍ ۝٤٢ أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِنْ

کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو اس طرح سخت پکڑا جس طرح ایک زبردست صاحب قدرت پکڑا کرتا ہے۔ اے اہل مکہ کیا

أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُمْ بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝٤٣ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ

ان لوگوں سے بھی تمہارے کافر بڑھ کر ہیں یا تمہارے واسطے پہلی کتابوں میں معافی لکھی ہوئی ہے کیا یہ لوگ

جَمِيعٌ مُنْتَصِرٌ ۝٤٤ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۝٤٥

کہتے ہیں کہ ہم بہت قوی جماعت ہیں عنقریب ہی یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ

قومِ لوط کا قصہ

فرعون کا قصہ

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ۝ ٤٦

جائیں گے بات یہ ہے کہ ان کے وعدے کا وقت قیامت ہے اور قیامت بڑی سخت اور بہت تلخ

إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۝ ٤٧ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي

(چیز) ہے بیشک گنہگار لوگ گمراہی اور دیوانگی میں (مبتلا) ہیں اس روز یہ لوگ اپنے اپنے منہ کے بل جہنم

النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ۝ ٤٨ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ

کی آگ میں گھسیٹے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ) اب جہنم کی آگ کا مزہ چکھو بیشک ہم نے ہر چیز ایک مقرر

خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ۝ ٤٩ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ

اندازے سے پیدا کی ہے اور ہمارا حکم تو بس آنکھ کے جھپکنے کی طرح ایک بات ہوتی ہے اور ہم تمہارے ہم

بِالْبَصَرِ ۝ ٥٠ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ۝ ٥١

مشربوں کو ہلاک کر چکے ہیں تو کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے اور اگر یہ لوگ جو کچھ کر چکے ہیں

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ۝ ٥٢ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ

(ان کے) اعمال ناموں میں (درج) ہے (یعنی) ہر چھوٹا اور بڑا کام لکھ دیا گیا

مُسْتَطَرٌ ۝ ٥٣ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ۝ ٥٤ فِي مَقْعَدِ

ہے ۔ بے شک پرہیزگار لوگ (بہشت کے) باغوں اور نہروں میں (یعنی) پسندیدہ مقام میں

صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ ۝ ٥٥

ہر طرح کی قدرت رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں (مقرب) ہوں گے ۔

آیاتہا ٧٨ (٥٥) سُورَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ (٩٧) رکوعاتہا ٣

سورہ رحمٰن مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی اٹھتر آیتیں اور تین رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الرَّحْمٰنُ ۝ ١ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۝ ٢ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ۝ ٣ عَلَّمَهُ

بڑا مہربان (خدا) اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی اسی نے انسان کو پیدا کیا اسی نے اس کو (اپنا مطلب) بیان

ے تفاسیر [illegible] سے تصریحاً معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت جناب [illegible] کی شان میں نازل ہوئی اگرچہ اکثر مفسرین اہلسنت نے اس کو نہیں لکھا ہے مگر قرآن کی تفسیر قرآن سے ہوتی ہے اور میں [illegible] میں القیا فی جہنم کی تفسیر میں ثابت کر چکا ہوں کہ بہشت و دوزخ کا اختیار حضرت علی اور جناب [illegible] کو دیا گیا ہے وہ جس کو چاہیں بہشت میں جگہ دیں اور جس کو چاہیں جہنم میں لے جائیں تو ان صفات کا مستحق ان کے سوا اور کون ہو سکتا ہے اسی وجہ سے علامہ حلی نے اس آیت کو فضائل [illegible] امیر میں لکھا ہے اور فضل ابن روزبہان نے اگرچہ اور چند آیتوں سے انکار کیا ہے مگر اس سے انکار نہیں کیا۔

ے اس سورہ میں خدا کے احسانات و تنبیہ تاب قول میں ذکر کرنے اور انصاف کا حکم [illegible] خدا کے سوا [illegible] ہے جن وانس کا ہر چیز پر قادر نہ ہونا قیامت جہنم اور بہشت کا تذکرہ وغیرہ مذکور ہے۔

الْبَيَانَ ۝ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ وَالنَّجْمُ وَ

کرنا سکھایا سورج اور چاند ایک مقرر حساب سے چل رہے ہیں اور بوٹیاں بیلیں اور

الشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ۝ وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ۝

درخت (اسی کو) سجدہ کرتے ہیں اور اسی نے آسمان بلند کیا اور ترازو (انصاف) کو قائم کیا

أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ۝ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَ

تاکہ تم لوگ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور

لَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ۝ وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ۝ فِيهَا

تول کم نہ کرو اور اسی نے لوگوں کے نفع کے لئے زمین بنائی، کہ اس میں

فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ۝ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ

میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں میں غلاف ہوتے ہیں اور اناج جس کے ساتھ

وَالرَّيْحَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ خَلَقَ

بھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول تو اے گروہ جن و انس تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے اسی نے

الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ وَخَلَقَ الْجَانَّ

انسان کو ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا اور اسی نے جنات کو آگ کے شعلے سے

مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝

پیدا کیا تو اے گروہ جن و انس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے وہی

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ

جاڑے گرمی کے (دونوں مشرقوں کا مالک ہے اور دونوں مغربوں کا بھی) مالک ہے تو اے جنو اور آدمیو

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝ بَيْنَهُمَا

تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے اسی نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں دونوں کے درمیان ایک

بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝

آڑ ہے کہ (اس سے) تجاوز نہیں کر سکتے تو اے جن و انس تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ان

ل چونکہ آپ تول کے معاملے کو انسانی خلل نہیں اس وجہ سے اس کو تاکیداً مکرر بیان کیا ہے۔ بعض مفسرین نے میزان سے عدل و انصاف مراد لیا ہے۔ ٢ جو نعمتیں خدا نے اپنے بندوں کو عطا کی ہیں ان کو مختلف پیرایہ سے اس سورہ میں بیان کیا ہے اس وجہ سے اس آیت کو بار بار ذکر فرمایا ہے۔ ٣ گرمی جاڑے کے تماشے آفتاب اور ماہتاب کے طلوع و غروب کی جگہ بدلتی رہتی ہے اور اسی وجہ سے بعض جگہ پر المشارق و المغارب بھی ہے مگر دو طلوع و غروب کی دو ہی جگہ قرار دی جاتی ہیں۔ ایک جاڑے کی ایک گرمی کی اسی کو ہم نے ترجمہ میں ذکر کر دیا ہے۔ گرمیکی مطلب ہو سکتا ہے کہ آفتاب کے طلوع و غروب کے لحاظ سے مشرقین ہو اور ماہتاب کے لحاظ سے مغربین۔ ٤ اگرچہ اس میں اختلاف ہے مگر علماء ابن مردویہ نے ابن عباس اور انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے دو دریا علی و فاطمہ ہیں اور برزخ ہیں رسول اللہ اور موتی مونگے حسن و حسین ہیں۔ دیکھو تفسیر در منثور جلد ٦ صفحہ ١٤٢ و ١٤٣ مطبوعہ مصر

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝٢٢ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں تو اے جن و انس! تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو نہ

تُكَذِّبَانِ ۝٢٣ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۝٢٤

مانو گے اور جہاز جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے رہتے ہیں اسی کے ہیں تو اے جن و انس! تم اپنے

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝٢٥ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝٢٦

پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے جو مخلوق زمین پر ہے سب فنا ہونے والی ہے اور صرف

وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝٢٧ فَبِأَيِّ

تمہارے پروردگار کی ذات جو عظمت اور کرامت والی ہے باقی رہے گی تو تم دونوں اپنے مالک

آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝٢٨ يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَ

کی کن کن نعمتوں سے انکار کرو گے اور جتنے لوگ سارے آسمانوں و زمین میں ہیں سب اسی سے مانگتے

الْأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ۝٢٩ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

ہیں وہ ہر روز (ہر وقت) مخلوق کے (انکشاف) ایک کام لے میں ہے تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کون سی

تُكَذِّبَانِ ۝٣٠ سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ۝٣١ فَبِأَيِّ آلَاءِ

نعمت سے مکرو گے (اے دونوں گروہو!) ہم عنقریب ہی تمہاری طرف متوجہ ہوں گے تو تم دونوں اپنے پالنے

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝٣٢ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ

والے کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے اے گروہ جن و انس اگر تم میں قدرت ہے کہ آسمانوں اور زمین کے

أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

کناروں سے (ہو کر کہیں) نکل (موت یا عذاب سے) بھاگ سکو تو نکل جاؤ اور نکل کر تو بغیر قوت اور غلبے کے نکل ہی

فَانْفُذُوا ۚ لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ۝٣٣ فَبِأَيِّ آلَاءِ

نہیں سکتے (حالانکہ تم میں نہ تو قوت ہے نہ غلبہ) تو تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (گنہگار جنو

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝٣٤ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ ۙ

اور آدمیو جہنم میں) تم دونوں پر آگ کا سبز شعلہ اور سیاہ دھواں چھوڑ دیا جائے گا تو

النصف

لہ اس سے یہودیوں کی بھی رد مقصود ہے جو کہتے تھے کہ خدا شنبہ کو کچھ کام نہیں کرتا اور مفوضیہ کی بھی جو اس کے قائل ہیں کہ خدا اپنے بندوں میں سے بعض کو کل کام سپرد کر کے خود بیکار ہو گیا اور معطل بیٹھا ہے۔ ۱۲۰-۱۳-۱۳-۱۲

وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ ۳۵ ۳۶

تم دونو (کسی طرح) الگ نہیں سکو گے پھر تم دونو اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے پھر

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ وَرْدَةً کَالدِّهَانِ ۝ فَبِاَیِّ ۳۷

جب آسمان پھٹ کر (قیامت میں) تیل کی طرح لال ہو جائے گا، تو تم دونو اپنے پروردگار کی

اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ ۳۸

کن کن نعمتوں سے مکرو گے تو اس دن نہ تو کسی انسان سے اسکے گناہ کے بارے میں پوچھا

اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ یُعْرَفُ ۳۹ ۴۰

جائے گا ۱ نہ کسی جن سے تو تم دونوں اپنے مالک کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے گناہگار لوگ تو

الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ ۝ ۴۱

اپنے چہروں ہی سے پہچان لئے جائیں گے تو پیشانی کے پٹے اور پاؤں پکڑ کے (جہنم میں) ڈالدیئے

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُکَذِّبُ ۴۲

جائیں گے آخر تم دونوں پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے (پھر ان سے کہا جائیگا) یہی وہ جہنم

بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ۝ ۴۳ ۴۴

ہے جسے گنہگار لوگ جھٹلایا کرتے تھے یہ لوگ دوزخ اور حد درجہ کھولتے ہوئے پانی کے درمیان (ذلیل) دوڑتے پھرتے ہونگے

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ ۴۵

پھر بھٹکے تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے

جَنَّتٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۝ ۴۶ ۴۷ ۴۸

کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو دو باغ ہیں تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت سے انکار کرو گے ان دونوں میں بہت سی شاخیں

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ۝ ۴۹ ۵۰

ہیں ... تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ان دونوں میں دو چشمے بھی جاری ہونگے

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ فِیْهِمَا مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ زَوْجٰنِ ۝ ۵۱ ۵۲

تو تم دونو اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے مکرو گے ان دونوں باغوں میں سب میوے دو دو قسم کے ہونگے

۱ یعنی نرمی سے نہیں پوچھا جائے گا کہ تم نے کیا کیا بلکہ مجرموں سے پوچھا جائے گا کہ کیوں کیا یا یہ مطلب ہے کہ ان کے چہروں ہی سے پتہ چل جائے گا پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔
۲ دو دو قسمیں چند طرح سے ہو سکتی ہیں رنگ، بو، مزہ، تر، خشک، تازہ وغیرہ جیسا کہ انسان جو چیز پسند ہے اور ایک چیز بار بار کھانے سے اکتا جاتا ہے بہشت میں خدا اس کا بھی لحاظ کرے گا کہ بندہ اکتائے بھی نہیں۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٥٣ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ
تو تم دونو اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے۔ یہ لوگ ان فرشتوں پر جن کے استر اطلس کے ہوں گے تکیے
بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝٥٤
لگائے بیٹھے ہوں گے دونوں باغوں کے میوے (اس قدر) قریب ہوں گے کہ اگر چاہیں تو لگے ہوئے کھالیں
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٥٥ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ
تو تم دونوں اپنے مالک کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے ان میں نیچی نگاہ والی، غیر کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنے والی
لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝٥٦ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
عورتیں ہوں گی لے جن کو ان سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہوگا اور نہ جن نے تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کن
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٥٧ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۝٥٨
کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے وہ ایسی حسین ہیں گویا وہ (مجسم) یاقوت و مونگے ہیں تو تم دونوں اپنے پروردگار
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٥٩ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ
کی کن کن نعمتوں سے مکرو گے بھلا نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ اور بھی ہے
اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝٦٠ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٦١
پھر تم دونوں اپنے مالک کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ان دونوں باغوں
وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۝٦٢ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٦٣
کے علاوہ دو باغ اور ہیں تم دونو اپنے پالنے والے کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے
مُدْهَآمَّتٰنِ ۝٦٤ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٦٥
دونو نہایت گہرے سبز و شاداب تو تم دونوں اپنے سرپرست کی کن کن نعمتوں کو نہ مانو گے
فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۝٦٦ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
ان دونوں باغوں میں دو چشمے جوش مارتے ہوں گے تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس
تُكَذِّبٰنِ ۝٦٧ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۝٦٨
نعمت سے مکرو گے ان دونوں میں میوے ہیں اور کھجورے اور انار تو تم

بہشت کی [illegible]

لے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں شرم سے نیچی نگاہ کرنے والیاں۔

لے مطلب یہ ہے کہ جو بندہ نیکی کرے گا بھلا کیونکر ممکن ہے کہ بدلے میں اچھا بدلہ نہ دیں اور بندوں کو تعلیم بھی مقصود ہے کہ اگر کوئی تم پر احسان کرے تو تم محسن کی ناشکری نہ کرو۔

احسان کا بدلہ احسان ہی ہے

بہشت کی حالت

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ فِیۡہِنَّ خَیۡرٰتٌ حِسَانٌ ۝

دو تو اپنے مالک کی کون کون نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ان میں با خوش خوش خلق اور خوبصورت عورتیں ہوں گی

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ حُوۡرٌ مَّقۡصُوۡرٰتٌ فِی

تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے وہ حوریں جو خیموں میں چھپی بیٹھی ہیں پھر

الۡخِیَامِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ لَمۡ

تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت سے انکار کرو گے ان سے پہلے

یَطۡمِثۡہُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَہُمۡ وَ لَا جَآنٌّ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

ان کو کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور نہ جن نے پھر تم دونوں اپنے مالک کی کس کس

رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ مُتَّکِـِٕیۡنَ عَلٰی رَفۡرَفٍ خُضۡرٍ وَّ

نعمت سے مکرو گے۔ یہ لوگ سبز قالینوں اور نفیس مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے

عَبۡقَرِیٍّ حِسَانٍ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝

پھر تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کون نعمتوں سے انکار کرو گے (اے رسول) تمہارا پروردگار جو

تَبٰرَکَ اسۡمُ رَبِّکَ ذِی الۡجَلٰلِ وَ الۡاِکۡرَامِ ۝

صاحب جلال وکرامت ہے اس کا نام بڑا بابرکت ہے۔

اٰیَاتُہَا — (٥٦) سُوۡرَۃُ الۡوَاقِعَۃِ مَکِّیَّۃٌ (٩٦) — رُکُوۡعَاتُہَا

سورہ واقعہ[1] مکہ میں نازل ہوا اور اس کی چھیانوے آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا وَقَعَتِ الۡوَاقِعَۃُ ۝ لَیۡسَ لِوَقۡعَتِہَا کَاذِبَۃٌ ۝

جب قیامت برپا ہوگی (اور) اس کے واقع ہونے میں کچھ جھوٹ نہیں (اس وقت لوگوں میں فرق ظاہر ہوگا)

خَافِضَۃٌ رَّافِعَۃٌ ۝ اِذَا رُجَّتِ الۡاَرۡضُ رَجًّا ۝ وَّ

کسی کو پست کرے گی۔ کسی کو بلند جب زمین بڑے زوروں میں ہلنے لگے گی اور

وقف لازم

[1] اس سورہ میں قیامت کا حال لوگوں کی تین قسمیں، سابقین اور ان کے تین درجے اصحاب یمین اور ان کے مدارج اصحاب شمال اور ان کی حالت انسان کی عاجزی اور خدا کی قدرت قرآن کو پاک ہی لوگ چھو سکیں موت پر کسی کو اختیار نہیں ان باتوں کی تصدیق وغیرہ مذکور ہیں۔ ١٤-١٣-١٣-١٢

بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝ ٥ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثًّا ۝ ٦ وَّكُنْتُمْ

پہاڑ ٹکرا کر بالکل چور چور ہو جائیں گے پھر ذرے بکھر کر اڑنے لگیں گے اور تم لوگ تین قسم

أَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝ ٧ فَأَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَا أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ ٨

ہو جاؤ گے تو داہنے ہاتھ (میں اعمال لینے) والے (واہ) داہنے ہاتھ والے کیا (چین میں) ہیں

وَأَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ مَا أَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۝ ٩ وَالسّٰبِقُونَ

اور بائیں ہاتھ (میں نامۂ اعمال لینے) والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (مصیبت میں) ہیں اور جو آگے بڑھ

السّٰبِقُونَ ۝ ١٠ أُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۝ ١١ فِي جَنّٰتِ النَّعِيمِ ۝ ١٢

جانے والے ہیں واہ کیا کہنا وہ آگے ہی بڑھنے والے تھے یہی لوگ خدا کے مقرب ہیں آرام و آسائش کے باغوں میں

ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝ ١٣ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْاٰخِرِينَ ۝ ١٤ عَلٰى سُرُرٍ

بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے ہوں گے اور تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے موتی اور یاقوت کے جڑے ہوئے سونے کے

مَّوْضُونَةٍ ۝ ١٥ مُّتَّكِـِٔينَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِينَ ۝ ١٦ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ

تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے نوجوان لڑکے جو بہشت میں ہمیشہ لڑکے

وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۝ ١٧ بِأَكْوَابٍ وَّأَبَارِيقَ ۙ وَكَأْسٍ مِّنْ

ہی بنے رہیں گے شربت کے ساغر اور کوزے اور شفاف شراب کے جام لئے ہوئے ان کے پاس پھرتے

مَّعِينٍ ۝ ١٨ لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُونَ ۝ ١٩ وَفَاكِهَةٍ

ہوں گے جس کے پینے سے نہ تو انکو خمار ہوگا اور نہ درد سر ہوگا اور نہ وہ بدحواس مدہوش ہوں گے اور جس قسم کے

مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۝ ٢٠ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝ ٢١ وَحُورٌ

میوے پسند کریں اور جس قسم کے پرند کا گوشت ان کا جی چاہے (سب موجود ہے) اور بڑی بڑی

عِينٌ ۝ ٢٢ كَأَمْثٰلِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۝ ٢٣ جَزَآءً بِمَا

آنکھوں والی حوریں جیسے احتیاط سے رکھے ہوئے موتی یہ بدلا ہے ان کے (نیک) اعمال

كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ٢٤ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَّلَا تَأْثِيمًا ۝ ٢٥

کا۔ وہاں نہ تو بیہودہ بات سنیں گے اور نہ گناہ کی بات (فحش) بس ان

۱؎ علامہ ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ سابقین تین ہیں یوشع بن نون مومن آل یٰسین اور علی بن ابی طالب اور دوسری روایت میں یوشع بن نون کی جگہ حزقیل مومن آل فرعون کا نام ہے اور آخر میں ہے کہ علی بن ابی طالب ان سب میں افضل ہیں دیکھو تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۱۵۴ مطبوعہ مصر اور اس کو امام فخر الدین رازی نے بھی تفسیر کبیر میں بیان کیا ہے ۱۲۰

إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ﴿٢٦﴾ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ ۚ مَا أَصْحَابُ

کا کلام سلام ہی سلام ہوگا ، اور داہنے ہاتھ والے (واہ) داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا

الْيَمِينِ ﴿٢٧﴾ فِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ ﴿٢٨﴾ وَطَلْحٍ مَنْضُودٍ ﴿٢٩﴾ وَظِلٍّ

ہے بے کانٹے کی بیریوں اور لدے گتھے ہوئے کیلوں اور لمبی لمبی چھاؤں

مَمْدُودٍ ﴿٣٠﴾ وَمَاءٍ مَسْكُوبٍ ﴿٣١﴾ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَا

اور جھرنے کے پانی اور افراواں میووں میں ہوں گے جو نہ

مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ ﴿٣٤﴾ إِنَّا

کبھی ختم ہونگے اور نہ ان سے کوئی روکے اور اونچے اونچے (نرم گدیوں کے) فرشوں میں مزے

أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا أَتْرَابًا ﴿٣٧﴾

کرتے ہونگے (انکو ہم نے) اُن عورتوں کو جنہیں جنت میں نیا پیدا کیا ہے انہیں کنواریاں پیاری پیاری ہمجولیاں بنایا، یہ سب

لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِنَ

سامان (داہنے ہاتھ میں نامۂ اعمال لینے) والوں کے واسطے ہے (انہیں) بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے اور بہت سے

الْآخِرِينَ ﴿٤٠﴾ وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ ۚ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِي

پچھلے لوگوں میں سے اور بائیں ہاتھ (میں نامۂ اعمال لینے) والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (مصیبت میں)

سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ﴿٤٢﴾ وَظِلٍّ مِنْ يَحْمُومٍ ﴿٤٣﴾ لَا بَارِدٍ وَلَا

ہیں (دوزخ کی) لوؤں اور کھولتے ہوئے پانی اور کالے سیاہ دھوئیں کے سایہ میں ہونگے جو نہ ٹھنڈا ہے اور نہ خوش

كَرِيمٍ ﴿٤٤﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوا

آیند یہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) خوب عیش (اڑا) چکے تھے اور بڑے گناہ (شرک)

يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوا يَقُولُونَ ۙ

پر اڑے رہتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ بھلا جب ہم مرجائیں گے

أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿٤٧﴾

اور (سڑ) گل کر مٹی اور ہڈیاں (ہی ہڈیاں) رہ جائیں گے تو کیا ہمیں یا ہمارے اگلے باپ دادوں

اصحاب یمین اور انکے درجے

اصحاب شمال اور انکی حالت

اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾
کو بھی اُٹھنا ہے (اے رسول) تم کہہ دو کہ اگلے اور پچھلے سب کے سب روز معین
لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا
کی میعاد پر ضرور اکٹھے کئے جائیں گے پھر تم کو بیشک اے گمراہو
الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾
جھٹلانے والو یقیناً (جہنم میں) تھوہر کے درختوں میں سے کھانا ہوگا تو تم
فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾
لوگوں کو اسی سے (اپنا) پیٹ بھرنا ہوگا پھر اُسکے اوپر کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا
فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾
اور پیوگے بھی تو پیاسے ۱؎ اونٹ کا سا (ڈگڈگا کے) پینا قیامت کے دن یہی اُن کی مہمانی
نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا
ہوگی تم لوگوں کو پہلی بار بھی (ہم ہی نے پیدا کیا ہے پھر تم لوگ (دوبارہ کی) کیوں نہیں تصدیق کرتے تو
تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ
جس نطفہ کو تم (عورتوں کے رحم میں) ڈالتے ہو کیا تم نے دیکھ بھال لیا ہے کیا تم اس سے آدمی بناتے ہو یا ہم بناتے
قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰٓى اَنْ
ہیں ہم نے تم لوگوں میں موت کو مقرر کر دیا ہے اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہارے ایسے اور
نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ
لوگ بدل ڈالیں اور تم لوگوں کو اس (صورت) میں پیدا کریں جسے تم مطلق نہیں جانتے اور تم نے پہلی پیدائش
عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا
تو سمجھ ہی لی ہے (کہ ہم نے کی) پھر تم غور کیوں نہیں کرتے بھلا دیکھو تو کہ جو کچھ تم
تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾
لوگ بوتے ہو کیا تم لوگ اُسے ۲؎ اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں اگر ہم چاہتے تو اُسے

۱؎ بعضوں نے ہیم کے معنی ایک بیماری کے کئے ہیں جو استسقاء کے مشابہ ہوتی ہے اور اس میں پیاس نہیں بجھتی اور بعضوں نے اس کے معنی ریت کے لئے ہیں کہ اس پر جتنا پانی گرے جذب ہو گیا ۱۲
۲؎ منی سے آدمی اور بیج سے درخت بنانے میں بھی اپنی قدرت کا اظہار اور قیامت کا اثبات مقصود ہے کیونکہ جو ایسا قادر ہے اسے آدمی کا دوبارہ پیدا کرنا کیونکر مشکل ہوگا ۱۲

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطٰمًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ۝٦٥ اِنَّا
چورچور کر دیتے تو تم باتیں ہی بناتے رہ جاتے کہ (ہائے) ہم تو (مفت)
لَمُغْرَمُوْنَ ۝٦٦ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝٦٧ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ
تاوان میں پھنسے (نہیں) بلکہ ہم تو بدنصیب ہیں ہی بھلا دیکھو تو کہ جو پانی تم
تَشْرَبُوْنَ ۝٦٨ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۝٦٩
پیتے ہو کیا تم نے اس کو بادل سے نازل کیا ہے یا ہم نازل کرتے ہیں۔
لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ۝٧٠ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ
اگر ہم چاہیں تو اسے کھاری کر دیں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے بھلا دیکھو تو جو آگ
الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ۝٧١ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ۝٧٢
تم درخت سے نکالتے ہو کیا تم نے اس کے درخت کو پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرتے ہیں
نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِیْنَ ۝٧٣ فَسَبِّحْ
ہم نے اسے یاد دلانے اور مسافروں کے برتنے کو بنایا ہے تو تم اپنے پروردگار
بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ۝٧٤ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۝٧٥
بزرگ کے نام کی تسبیح کرو ہمیں تاروں کی منزلوں کی قسم
وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ ۝٧٦ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ ۝٧٧
اور اگر تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے کہ یہ بڑے رتبے کا قرآن ہے جو کتاب محفوظ
فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝٧٨ لَّا یَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝٧٩
میں (لکھا ہوا) ہے اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں پروردگار عالم کی
تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝٨٠ اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْتُمْ
طرف سے اتارا گیا ہے کیا تم اس کلام سے
مُّدْهِنُوْنَ ۝٨١ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ۝٨٢
انکار کرتے ہو اور اپنا وظیفہ یہ بناتے ہو کہ (اسے) جھٹلاتے ہو

ل اس سے یا تو عموماً ہر درخت مراد ہے یا عرب کے دو درخت مرخ اور عفار جن کی ہری ٹہنیوں کو رگڑنے سے آگ نکل آتی ہے۔ ۱۲

ل بعض لوگوں نے نجوم سے شہاب اور مواقع سے اس کا ٹوٹنا مراد لیا ہے۔ ۱۲

ل یوں تو خدا کی ہر قسم بڑی ہے مگر اس کے بڑی ہونے کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ خدا کے خاص بندوں کی عبادت اور اس کی رحمت اور فرشتوں کے نازل ہونے کا وقت ہے۔ جس میں اس کے سچے بندے اس سے خلوت میں راز و نیاز کی باتیں کرتے ہیں۔ ۱۲

ل یہ اگرچہ بظاہر خبر اور بیان واقعہ ہے مگر حقیقت میں حکم ہے کہ پاک لوگوں کے سوا کوئی قرآن کے حرفوں کو نہ چھوئے یعنی بغیر وضو یا غسل کے حرفوں کا چھونا حرام ہے۔ ۱۲

ل اس کا ایک ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم اپنی روزی کا یہی شکریہ ادا کرتے ہو کہ اس کو جھٹلاتے ہو مگر اس صورت میں رزق کا مضاف محذوف ماننا پڑے گا۔ ۱۲

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۝۸۳ وَاَنْتُمْ حِيْنَىِٕذٍ تَنْظُرُوْنَ ۝۸۴

تو کیا جب جان گلے تک آ پہنچتی ہے اور تم اس وقت (کی حالت) پڑے دیکھا کرتے ہو

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝۸۵

اور ہم (اس مرنے والے) سے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم کو دکھائی نہیں دیتا تو

فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۝۸۶ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ

اگر تم کسی کے دباؤ میں نہیں ہو تو اگر (اپنے دعوے میں) تم سچے ہو تو روح کو پھیر کیوں نہیں

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۸۷ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝۸۸

دیتے پس اگر وہ (مرنے والا خدا کے) مقربین سے ہے تو (اس کے لئے)

فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝۸۹ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ

آرام و آسائش ہے اور خوشبودار پھول اور نعمت کے باغ اور اگر وہ داہنے

مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝۹۰ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝۹۱

ہاتھ والوں میں سے ہے تو (اس سے کہا جائیگا کہ) تم پر داہنے ہاتھ والوں کی طرف سے سلام ہو

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۝۹۲ فَنُزُلٌ

اور اگر جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہے تو (اس کی) مہمانی کھولتا ہوا پانی

مِّنْ حَمِيْمٍ ۝۹۳ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۝۹۴ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

ہے اور جہنم میں داخل کر دینا بے شک یہ (خبر) یقیناً

حَقُّ الْيَقِيْنِ ۝۹۵ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝۹۶

صحیح ہے تو (اے رسول) تم اپنے بزرگ پروردگار کی تسبیح کرو۔

(۵۷) سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ (۹۴)

سورہ حدید مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی اُنتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لے اس سورہ میں خدا نے ہر شئے سے خدا کی تسبیح۔ خدا کے صفات۔ قرب جسے کہیں محو انتظار ساتھ ہے۔ خدا و رسول پر ایمان لاؤ صدیقین اور شہدا۔ دنیا صرف کھیل تماشا ہے۔ ہر واقعہ قبل خلقت لکھا ہوا تھا۔ گذشتہ چیزوں پر افسوس نہ کرو ذوالفقار کا ذکر۔ حضرت نوح و ابراہیم و عیسیٰ کی مدح و رہبانیت کی مذمت وغیرہ بیان کی ہے۔ ۱۳۰۱۳۰۱۳۰۱۳۰۱۳

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

جو جو چیز سارے آسمان و زمین میں ہے سب خدا کی تسبیح کرتی ہے اور وہی غالب

الْحَكِيْمُ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ

حکمت والا ہے سارے آسمان و زمین کی بادشاہی اُسی کی ہے وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَ

اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی سب سے پہلا اور سب سے آخر ہے اور (اپنی قدرتوں سے)

الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ هُوَ

سب پر ظاہر اور (نگاہوں سے) پوشیدہ اور وہی سب چیزوں کو جانتا ہے وہ وہی

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ

تو ہے جس نے سارے آسمان و زمین چھ دن میں پیدا کئے پھر عرش (کے بنانے)

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ

پر آمادہ ہوا جو زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو اُس سے نکلتی ہے

وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ

اور جو چیز آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جو اس کی طرف چڑھتی

فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

ہے (سب) اُس کو معلوم ہے اور تم (چاہے) جہاں کہیں رہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو

بَصِيْرٌ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى

کچھ بھی تم کرتے ہو خدا اُسے دیکھ رہا ہے سارے آسمان و زمین کی بادشاہی خاص اُسی کی ہے اور خدا ہی

اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ

کی طرف کل امور کی رجوع ہوتی ہے وہی رات کو گھٹا کر دن میں داخل کرتا ہے (تو دن بڑھ جاتا ہے) اور دن کو

النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

گھٹا کر رات میں داخل کرتا ہے (تو رات بڑھ جاتی ہے) اور وہ دلوں کے بھیدوں تک سے خوب واقف ہے (اور)

له خدا کے ظاہر و باطن دو متخالف صفتوں سے موصوف ہونے میں بظاہر شبہ ہو سکتا ہے مگر ذرا غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اس کی ذات کا کوئی تصور و خیال کر ہی نہیں سکتا باقی رہے صفات ذاتی تو وہ بھی عین ذات ہونے کی وجہ سے کسی کے خیال میں آ ہی نہیں سکتے اسی کو کسی شاعر نے کہا ہے۔

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ

خدا اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جس (مال) میں اُس نے تم کو (اپنا) نائب بنایا ہے ۱؎

فِيْهِ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝

اس میں سے کچھ (خدا کی راہ میں) خرچ کرو تو جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور راہِ خدا میں خرچ کرتے رہے ان کیلئے

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ

بڑا اجر ہے اور تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ خدا پر ایمان نہیں لاتے ہو حالانکہ رسول تمہیں بلا رہے ہیں کہ اپنے پروردگار

لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

پر ایمان لاؤ اور اگر تم کو باور ہو تو (یقین کرو کہ) خدا تم سے (اس کا) اقرار لے چکا ہے ۲؎

مُّؤْمِنِيْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ

وہی تو ہے جو اپنے بندے (محمدؐ) پر واضح (و روشن) آیتیں نازل کرتا ہے تاکہ تم لوگوں

لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ

کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لے جائے اور بیشک خدا تم پر نہایت مہربان

رَّحِيْمٌ ۝ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ

(اور) رحم والا ہے اور تم کو کیا ہوا ہے کہ خدا کے رستے میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ

وزمین کا مالک و وارث خدا ہی ہے تم میں سے جس شخص نے فتح (مکہ) کے پہلے (اپنا مال) خرچ کیا

مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ

اور جہاد کیا (اور جس نے بعد میں کیا) وہ برابر نہیں ان کا درجہ اُن لوگوں سے کہیں ۳؎ بڑھ کر ہے جنہوں

الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ

نے بعد میں خرچ کیا اور جہاد کیا اور (یوں) تو خدا نے نیکی اور ثواب کا وعدہ تو سب سے کیا ہے

الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ

اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے کون ایسا ہے جو خدا کو خالص

۱؎ کیونکہ سب چیزوں کا اصلی مالک وہی ہے تو جو شخص بھی کسی چیز پر تصرف کرے گا وہ اُس کا نائب ہوا اسی کی طرف حدیث قدسی میں اشارہ ہے کہ مال تو میرا مال ہے اور مالدار میرے وکیل ہیں اور محتاج میرے عیال ہیں تو اگر میرا وکیل میرے عیال کو خرچ نہ دیگا تو میں اُسے جہنم میں داخل کروں گا اور اس کی کچھ پرواہ نہیں کروں گا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چیزیں جو آج تمہارے ہاتھ میں ہیں پہلے تم سے پہلوں کے قابض تھے تم البتہ ان کے نائب ہو تمہارا تصرف بحیثیت نیابت ہے نہ بطور اصل مالک۔
۲؎ اس سے یا تو روزِ الست کی طرف اشارہ ہے [illegible]
۳؎ یعنی واضح ہے کیونکہ فتح مکہ کے قبل مسلمان جس کشمکش اور مصیبت میں تھے وہ ظاہر ہے پھر ایسی حالت میں اگر کوئی اپنی جان اور مال سے دریغ نہ کرے اس کے برابر بعد والا کیونکر ہو سکتا ہے

اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿١١﴾ يَوْمَ

نیت سے قرض ۱ دے تو خدا اسکے لئے (اجر کو) دوگنا کرے اور اسکے لئے بہت عزت کا صلہ

تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ

(جنت) ہے۔ جس دن تم مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کے ایمان کا نور ۲

اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ

ان کے آگے آگے اور داہنی طرف چل رہا ہوگا تو ان سے کہا جائے گا تم کو بشارت ہو کہ آج تمہارے لئے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٢﴾

وہ باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں ہمیشہ رہو گے یہی بڑی کامیابی ہے اس دن منافق مرد

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا

اور منافق عورتیں ایمانداروں سے کہیں گے کہ (نظر شفقت) ہماری طرف بھی کرو کہ ہم بھی

انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ

تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کریں تو (ان سے) کہا جائے گا کہ تم اپنے پیچھے (دنیا میں) لوٹ

فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ

جاؤ اور (وہیں) کہیں اور نور کی تلاش کرو پھر ان کے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی

بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿١٣﴾

جس میں ایک دروازہ ہوگا اور اسکے اندر کی جانب تو رحمت ہے اور باہر کی طرف عذاب۔ تو منافقین مومنین سے پکار کر کہیں گے

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ

(کیوں بھائی) کیا ہم کبھی تمہارے ساتھ نہ تھے مومنین کہیں گے تھے تو ضرور مگر تم نے تو خود اپنے آپ کو

فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ

بلا میں ڈالا اور ہمارے حق میں گردشوں کے منتظر رہے اور (دین میں) شک کیا اور تمہیں تمہاری تمناؤں

الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿١٤﴾

نے دھوکے میں رکھا یہاں تک کہ خدا کا حکم آپہنچا اور ایک بڑے دغاباز (شیطان) نے خدا کے بارے میں

۱ اس کا مطلب یہ ہے کہ خالص نیت سے خدا کی راہ میں خرچ کرے اور چونکہ اس کا عوض فوراً نہیں ملتا بلکہ آخرت میں ملیگا اس وجہ سے قرض کہا گیا ہے۔

۲ ہر مومن کو نور اس کے ایمان کے موافق ہوگا حتیٰ کہ بعض مومنوں کے نور کی بابت ایک حدیث میں ہے کہ وہ پل صراط سے مثل برق کے گذر جائیں گے اس میں سے جہنم سے آواز آئے گی تو جلدی سے گذر جا کہ تیرا نور میری آگ کو بجھائے دیتا ہے ۱۲

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ

تم کو فریب دیا تو آج نہ تو تم سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ کافروں سے، تم سب کا

كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ

ٹھکانا (بس) جہنم ہے وہی تمہارے واسطے سزاوار ہے اور (کیا)

الْمَصِيْرُ ۝ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ

بُری جگہ ہے کیا ایمانداروں کے لئے ابھی تک اس کا وقت نہیں آیا کہ خدا کی یاد اور

لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

قرآن کے لئے جو (خدا کی طرف سے) نازل ہوا ہے انکے دل نرم ہوں اور وہ ان لوگوں کے سے

اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ

نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے کتاب (توریت و انجیل) دی گئی تھی تو (جب) ایک زمانہ دراز گذر گیا

قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

تو ان کے دل سخت ہو گئے ^(١) اور انہیں سے بہتیرے بدکار ہیں جان رکھو کہ خدا ہی زمین کو اسکے مرنے

يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ

(افتادہ ہونے) کے بعد زندہ (آباد) کرتا ہے ہم نے تم سے اپنی (قدرت کی) نشانیاں کھول کھول کر

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ

بیان کر دی ہیں تاکہ تم سمجھو بیشک خیرات دینے والے مرد اور خیرات دینے والی عورتیں اور

وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ

(جو لوگ) خدا کو نیت خالص سے قرض دیتے ہیں انکو دوگنا (اجر) دیا جائیگا اور ان کا بہت معزز صلہ

اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ

(جنت) تو ہے ہی اور جو لوگ خدا اور اُسکے رسولوں پر ایمان لائے یہی لوگ اپنے پروردگار کے

هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ڰ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ

نزدیک صدیقوں ^(٢) اور شہیدوں کے درجے میں ہوں گے ان کیلئے انہی (صدیقوں اور شہیدوں) کا

سلہ کہ ہر شخص نے اپنے مطلب کی باتیں خدا کی کتاب میں رہنے دیں اور جن میں خدا سی تعلیم تھی نکال دیں اور آخر میں اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ یہودیوں کے احبار اور نصرانیوں کے پادری فرقے ہو گئے اور یہ امت بھی اس خرابی سے بچی اور اس کے بہت سے بکھرے فرقے ہو گئے مگر جو مشہور تو کثیر ہیں مگر ان کی شاخیں سینکڑوں ہیں
سلہ امام احمد بن حنبل نے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علی کی شان میں نازل ہوئی اسی بنا پر خود حضرت نے منبر پر فرمایا تھا کہ میں صدیق اکبر ہوں اور علامہ سیوطی نے حضرت کی مدح میں روایت کی ہے کہ رسالت میں سب سے پہلے آپ ہی رسول اللہ سے مصافحہ کریں گے اور آپ ہی صدیق اکبر اور اس امت کے فاروق ہیں ۔ ١٣٠-١٣-١٣-١٣-١٣

صدیقین اور شہید کون ہیں

أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

ان کا اجر اور اُنہی کا نور ہوگا اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ جہنمی

ع
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا

ہیں جان رکھو کہ دُنیاوی زندگی محض کھیل اور تماشا اور ظاہری زینت

لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي

(وآرائش) اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا اور مال اولاد کی ایک

الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ

دوسرے سے زیادہ خواہش ہے (دُنیاوی زندگی کی مثال تو) بارش کی سی مثال ہے جس کی وجہ سے

نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ

کسانوں کی کھیتی (لہلہاتی اور) انکو خوش کرتی ہے پھر سوکھ جاتی ہے تو تُو اُس کو دیکھتا ہے کہ زرد ہو جاتی ہے

حُطَامًا ۖ وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ

پھر چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں (کفار کے لئے) سخت عذاب ہے اور (مومنوں کے لئے)

مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ

خدا کی طرف سے بخشش اور خوشنودی اور دنیاوی زندگی تو بس فریب کا سازو سامان ہے

الْغُرُورِ ۝ سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ

تم اپنے پروردگار کے سبب بخشش کی اور بہشت کی طرف لپک کے آگے بڑھو جاؤ

عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ

جس کا عرض لہ آسمان اور زمین کے عرض کے برابر ہے۔ جو ان لوگوں کے لئے

لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ

تیار کی گئی ہے جو خدا پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں یہ خدا کا فضل ہے۔

يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝

جسے چاہے عطا کرے اور خدا کا فضل (وکرم) تو بہت بڑا ہے۔

لہ جس کی چوڑائی سارے آسمان زمین کے برابر ہے پھر بھلا اس کی لمبائی کتنی ہوگی۔ اس کو اللہ ہی جانے ۱۴-۳۰-۱۴-۳۰-۱۳

مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ
جتنی مصیبتیں روئے زمین پر اور خود تم لوگوں پر نازل ہوتی ہیں (وہ سب)
إِلَّا فِي كِتَٰبٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ
قبل اس کے کہ ہم اُنھیں پیدا کریں کتاب (لوحِ محفوظ) میں لکھی ہوئی ہیں بیشک یہ
يَسِيرٌ ۝٢٢ لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ
خدا پر آسان ہے تاکہ جب کوئی چیز تم سے جاتی رہے تو تم اس کا رنج نہ کیا کرو
وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝٢٣ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَ
اور جب کوئی چیز (نعمت) خدا تم کو دے تو اس پر اترایا نہ کرو اور خدا کسی اترانے والے شیخی باز کو دوست نہیں رکھتا جو
يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ
خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کرنا سکھاتے ہیں اور جو شخص (ان باتوں سے) روگردانی کرے تو
الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝٢٤ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَٰتِ وَأَنزَلْنَا
خدا بھی بے پروا (اور) سزاوارِ حمد و ثنا ہے ہم نے یقیناً اپنے پیغمبروں کو واضح و روشن معجزے دے کر بھیجا اور
مَعَهُمُ الْكِتَٰبَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۖ وَ
ان کے ساتھ کتاب اور (انصاف کی) ترازو نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور
أَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَٰفِعُ لِلنَّاسِ وَ
ہم ہی نے لوہے لہ کو نازل کیا جس کے ذریعہ سے سخت لڑائی اور لوگوں کے بہت سے نفع (کی باتیں)
لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّ اللَّهَ
ہیں اور تاکہ خدا دیکھ لے کہ بے دیکھے بھالے خدا اور اس کے رسولوں کی کون مدد کرتا ہے بیشک خدا بہت
قَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝٢٥ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَٰهِيمَ وَجَعَلْنَا
زبردست غالب ہے اور بیشک ہم ہی نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور ان ہی
فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَٰبَ ۖ فَمِنْهُم مُّهْتَدٍ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ
دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب مقرر کی تو ان میں کے بعض ہدایت یافتہ ہیں اور اکثر

لہ اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ اس سے مراد لوہا ہے لیکن دیکھنا ہے کہ وہ کون سی تلوار ہے جسے خدا نے نازل کیا اور کس کو دیا تو ب ذوالفقار کے سوا کوئی دوسری تلوار اس کا مصداق نہیں ٹھہر سکتی کیونکہ ذوالفقار ہی جنگ احد میں حضرت علی ہی کے واسطے نازل ہوئی اور اسی کی مدح میں جبرئیل نے لافتیٰ الا علی لاسیف الا ذوالفقار کی ندا بلند کی تھی اور ہم جنگ احد کے ذکر میں بحوالہ طبری نقل کر چکے ہیں اسی کی مؤید وہ روایت ہے جو اہلبیت سے مروی ہے کہ یہ آیت ذوالفقار ہی کے بارے میں نازل ہوئی ۱۲

فٰسِقُوْنَ ۝٢٦ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا
کے بہتیرے بدکار ہیں پھر اُن کے پیچھے انہی کے قدموں پر اپنے اور پیغمبر بھیجے اور اُن کے پیچھے
بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ
مریم کے بیٹے عیسیٰ کو بھیجا اور ان کو انجیل عطا کی اور جن لوگوں نے ان کی
قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَ
پیروی کی اُن کے دلوں میں شفقت اور مہربانی ڈال دی اور رہبانیت (لذّات سے
ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ
کنارہ کشی) ان لوگوں نے خود ایک نئی بات نکالی تھی ہم نے اُنکو اسکا حکم نہیں دیا تھا مگر ان لوگوں
فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ
نے خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے اُسے خود ایجاد کیا تو اسکو بھی جیسا نباہنا چاہئے تھا نہ نباہ سکے
اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝٢٧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
تو جو لوگ ان میں سے ایمان لائے اُنکو ہم نے اُنکا اجر دیا اور ان میں بہتیرے بدکار ہیں مومنو! خدا سے ڈرو اور
اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ
اُس کے رسول (محمدؐ) پر ایمان لاؤ تو خدا تم کو اپنی رحمت کے دو حصے اجر عطا
وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ
فرمائے گا اور تم کو ایسا نور عنایت فرمائے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے اور تمکو بخشش بھی دیگا
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٢٨ لِّـئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا
اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے (یہ) اس لئے کہا جاتا ہے تاکہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ (یہ) مومنین
يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ
خدا کے فضل (و کرم) پر کچھ بھی قدرت نہیں رکھتے اور یہ تو یقینی بات ہے کہ فضل
بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝٢٩
خدا ہی کے قبضہ میں ہے وہ جسکو چاہے عطا فرمائے اور خدا تو بڑے فضل (و کرم) کا مالک ہے۔

رہبانیت کی مذمت

آیاتہا ۲۲ — (۵۸) سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۵) — رکوعاتہا ۳

سورہ مجادلہ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی بائیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَ

(اے رسول) جو عورت (خولہ) تم سے اپنے شوہر (اوس) کے بارے میں تم سے جھگڑتی اور خدا سے گلے

تَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ

شکوے کرتی ہے خدا نے اس کی بات سن لی اور خدا تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے بیشک خدا بڑا

سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ

سننے والا دیکھنے والا ہے تم میں سے جو لوگ اپنی بیبیوں کے ساتھ ظہار کرتے ہیں (اپنی بی بی کو ماں

مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ

کہتے ہیں) وہ کچھ ان کی مائیں نہیں (ہو جاتیں) ان کی مائیں تو بس وہی ہیں جو ان کو جنتی ہیں اور وہ

لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ

بیشک ایک نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور خدا بیشک معاف کرنے والا اور بڑا

غَفُوْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ

بخشنے والا ہے اور جو لوگ اپنی بیبیوں سے ظہار کر بیٹھیں پھر اپنی بات واپس لیں تو دونوں

لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ

کے ہمبستر ہونے سے پہلے (کفارہ میں) ایک غلام کا آزاد کرنا (ضرور) ہے اس کی تم کو

تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ

نصیحت کی جاتی ہے اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو خدا اس سے آگاہ ہے پھر جس کو غلام نہ ملے

يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ

تو دونوں کی مقاربت کے قبل دو مہینے کے پے در پے روزے (رکھے) اور جس کو اس

ـلہ اس سورہ میں خولہ اور اسکے شوہر کا قصہ ظہار کا حکم ... سرگوشی کا حکم، رسول سے سرگوشی میں صدقہ کا حکم ابن جمیل وغیرہ کا قصہ اور انکے باپ کا قصہ نیز بعض کی مدح وغیرہ کا بیان ہے

ـلہ اسلام سے قبل عرب میں یہ رسم جاری تھی کہ جب کوئی شخص اپنی بی بی کو ظہار میں ماں کہہ دیتا تو اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی تھی ایک دن خولہ بنت ثعلبہ نماز پڑھ رہی تھی اور اس کا شوہر اوس بن صامت اسے دیکھ کر دوسری خواہش میں ہوا اس نے کسی وجہ سے انکار کیا تو اس نے غصے سے یہ کہہ دیا کہ تیری پیٹھ میری ماں کی سی ہے پھر کچھ وہ پریشان ہوئی اور ... حضرت رسول کے پاس پہنچی آپ نے فرمایا تم دونوں آپس میں حرام ہوگئے اس سے وہ اور زیادہ حیران ہوئی اور ... اپنے چھوٹے ... بہت سے ننھے بچے ہیں شوہر سے جدا ہو گئی تو ان کی کیونکر پرورش کروں آپ نے فرمایا ہے خیال میں تو حرام ہوگئی اب جب تک خدا کی طرف سے کوئی ... اس پر ... نے خدا سے ... و فریاد کی اسکی کئی مرتبہ کی فریاد کے بعد یہ حکم آیا کہ وہ حرام نہ ہوگی بلکہ ... کفارہ دینا لازم ہے تب حلال ہو جائے گی اس کی تشریح خود قرآن میں بھی ہے اور تفصیل کتب تفسیر میں دیکھو

الجزء ۲۸

يَتَمَآسَّا ۚ فَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ۚ ذَٰلِكَ

کی بھی قدرت نہ ہو تو ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلانا (فرض ہے) یہ (حکم) اس

لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۗ وَلِلْكَافِرِينَ

لئے ہے تاکہ تم خدا اور اسکے رسول کی (پوری) تصدیق کرو اور یہ خدا کی مقرر حدیں ہیں اور کافروں

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

کے لیے درد ناک عذاب ہے۔ بیشک جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ (اسی

كُبِتُوا كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ وَقَدْ أَنزَلْنَا آيَاتٍ

طرح) ذلیل کئے جائیں گے جس طرح ان سے پہلے کے لوگ ذلیل کئے جا چکے ہیں اور ہم نے تو اپنی صاف

بَيِّنَاتٍ ۚ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٥﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ

صریح آیتیں نازل کر چکے ہیں اور کافروں کے واسطے ذلیل کرنیوالا عذاب ہے۔ جس دن خدا ان سب کو دوبارہ

جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۚ أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ ۚ وَاللَّهُ

اٹھائیگا تو انکے اعمال سے انکو آگاہ کردیگا۔ یہ لوگ (اگرچہ) انکو بھول گئے ہیں مگر خدا نے ان کو یاد رکھا ہے اور

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٦﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي ع

خدا تو ہر چیز کا گواہ ہے۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ

(غرض سب کچھ) خدا جانتا ہے جب تین (آدمیوں) کا خفیہ مشورہ ہوتا ہے تو وہ (خدا) انکا

إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَىٰ

ضرور چوتھا ہے اور جب پانچ کا (مشورہ) ہوتا ہے تو وہ انکا چھٹا ہے اور اس سے کم ہوں یا

مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ۖ ثُمَّ

زیادہ اور چاہے جہاں کہیں ہوں وہ ان کے ساتھ ضرور ہوتا ہے پھر جو کچھ وہ دُنیا

يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٧﴾

میں کرتے رہے قیامت کے دن انکو اس سے آگاہ کردیگا۔ بیشک خدا ہر چیز سے خوب واقف ہے

کانا پھوسی کو بھی خدا خوب جانتا ہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا

کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو سرگوشیاں کرنے سے ۱؎ منع کیا گیا تھا غرض جس کام کی اُن کو

نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنَاجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ

ممانعت کی گئی تھی اُسی کو پھر کرتے ہیں اور (لطف تو یہ ہے کہ) گناہ اور (بیجا) زیادتی اور رسول کی

الرَّسُولِ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ وَ

نافرمانی کی سرگوشیاں کرتے ہیں اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو جن لفظوں سے خدا نے بھی تم کو سلام نہیں

يَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ ۚ

کیا ان لفظوں ۲؎ سے سلام کرتے ہیں تم کو اور اپنے جی میں کہتے ہیں کہ (اگر یہ واقعی پیغمبر ہیں تو) جو کچھ ہم کہتے ہیں خدا ہمیں اس کی سزا کیوں

حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا ۖ فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ يَا أَيُّهَا

نہیں دیتا اے رسول انکو دوزخ ہی (کی سزا) کافی ہے جس میں یہ داخل ہوں گے تو وہ (کیا) بُری جگہ ہے

الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَ

اے ایماندارو جب تم آپس میں سرگوشی کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی

الْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ

کی سرگوشی نہ کرو بلکہ نیکوکاری اور پرہیزگاری کی سرگوشی کرو۔

وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ

اور خدا سے ڈرتے رہو جس کے سامنے (ایک دن) جمع کئے جاؤ گے (بری باتوں کی) سرگوشی تو

الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا

بس ایک شیطانی کام ہے اور اس لئے کرتے ہیں تاکہ ایماندارو کو اس سے رنج پہنچے حالانکہ خدا کی

إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝

طرف سے آزادی دیئے بغیر سرگوشی ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اور مومنین کو تو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ

اے ایماندارو جب ۳؎ تم سے کہا جائے کہ مجلس میں جگہ کشادہ کردو تو کشادہ کر دیا کرو خدا

۱؎ جب مسلمان جہاد کو جاتے تو کفار و منافقین مومنین کے قریب بیٹھ کر سرگوشیاں کرتے اور جب کوئی مومن ادھر سے گذرتا تو اس کی طرف اشارہ کرتے وہ بے چارہ یہ خیال کرتا کہ شاید مجاہدوں پر کوئی افتاد پڑی۔ اس سے ان کو رنج ہوتا اور رسول سے شکایات کرتے اس پر ہر چند ممانعت کی گئی مگر باز نہ آئے انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

۲؎ سلام کے معنے سلامتی کے ہیں اور یہ ایک قسم کی دعا ہے اور سام کے معنے موت کے ہیں اور یہ بددعا ہے۔ یہود جب حضرت کو سلام کرتے تو السام علیک کہتے یعنی تم پر موت ہو۔ آپ اس کے جواب میں صرف علیکم فرماتے اسی کا تذکرہ ہے ۱۲۔

۳؎ اصحاب رسول کی یہ عادت تھی کہ جب حضرت کے گرد بیٹھتے تو مجلس کے اور جب کوئی نیا آدمی آتا تو جگہ نہ دیتے ایک دفعہ جمعہ کے دن مسجد میں اصحاب بیٹھے تھے حضرت رسول ورثہ میں بیٹھے تھے کہ بدر کے کچھ لوگ آئے اور سلام کیا حضرت نے جواب دیا مگر لوگوں نے ان کو بیٹھنے کی جگہ نہ دی یہ آپ کو ناگوار ہوا اور ان کو جگہ دینے کا حکم دیا یہ بعض اصحاب کو ناگوار گذرا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۔

فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا

تم کو کشادگی عطا کرے گا اور جب تم سے کہا جائے کہ اُٹھ کھڑے ہو تو اُٹھ کھڑے

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

ہوا کرو جو لوگ تم میں سے ایماندار ہیں اور جن کو علم عطا ہوا ہے خدا ان کے درجے بلند

دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کرے گا اور خدا تمہارے سب کاموں سے باخبر ہے اے ایماندارو! جب پیغمبر سے

اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ

کوئی بات کان میں کہنی چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ خیرات ۱؎ دیدیا کرو یہی

نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا

تمہارے واسطے بہتر اور پاکیزہ بات ہے پس اگر تم کو اس کا مقدور نہ

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا

ہو تو بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے (مسلمانو) کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ

بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ

(رسول کے) کان میں بات کہنے سے پہلے خیرات کرو تو جب تم لوگ (اتنا سا کام) نہ کر

اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا

سکے اور خدا نے تمہیں معاف کر دیا تو پابندی سے نماز پڑھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور خدا اور اسکے

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى

رسول کی اطاعت کرو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے باخبر ہے کیا تمنے ان ۲؎ لوگوں کی حالت

الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ

پر غور نہیں کیا جو اُن لوگوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر خدا نے غضب ڈھایا ہے تو اب وہ نہ تم

وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

میں ہیں اور نہ اُن میں یہ لوگ جان بوجھ کر جھوٹی باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں اور وہ جانتے ہیں خدا

ع ٢

۱؎ اصحاب رسول اسکے بہت حریص تھے کہ حضرت رسول سے تخلیہ میں باتیں کریں اور ہر ایک شخص اسی کا خواہشمند تھا اور اس سے حضرت کو تکلیف ہوتی تھی اور بیچارے غریبوں کو اس کا موقع نہ ملتا تھا ان کی دلشکنی ہوتی آخر خدا نے حکم دیا کہ جو تخلیہ کرنا چاہے وہ پہلے کچھ صدقہ دیا کرے اس میں ان دونوں زحمتوں کے رفع کے علاوہ ایک مصلحت یہ بھی تھی کہ اس صدقہ سے غریبوں کا بھلا ہو جائے غرض یہ حکم ہوا تھا کہ سب تخلیہ کرنے والے الگ ہو گئے اور حضرت علی کے سوا کسی نے اس پر عمل نہ کیا حضرت علی باوجود فقر و فاقہ کے ایک درہم دیتے اور حضرت سے کچھ دریافت کرتے پھر تخلیہ میں ...

۲؎ وہ لوگ جو ... کا ... تھا سوائے ... فضیلت بھی حضرت علی کے مخصوص ہے اور اس پر عبداللہ ابن عمر رشک کیا کرتے تھے اور خود حضرت امیر فرماتے ہیں کہ قرآن میں ایک ایسی آیت بھی ہے جس پر نہ مجھ سے پہلے کسی نے عمل کیا اور نہ کوئی میرے بعد عمل کریگا غرض یوں یہ کانا پھوسی رسول سے کم ہوئی اور پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا ... تفسیر کشاف ... وغیرہ

أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا

نے اُن کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں

يَعْمَلُونَ ۝ ۱۵ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَن

بہت ہی بُرا ہے اُن لوگوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا لیا ہے اور (لوگوں کو) خدا کی راہ سے

سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ ۱۶ لَّن تُغْنِيَ عَنْهُمْ

روک دیا تو ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے خدا کے سامنے ہرگز نہ اُن

أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ

کے مال ہی کچھ کام آئیں گے نہ ان کی اولاد یہی لوگ جہنمی ہیں کہ ہمیشہ

أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ ۱۷ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ

اس میں رہیں گے جس دن خدا اُن سب کو دوبارہ اُٹھا کھڑا کریگا تو یہ

جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ ۖ وَيَحْسَبُونَ

لوگ جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اسی طرح اس کے سامنے بھی قسمیں کھائینگے

أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۝ ۱۸ اسْتَحْوَذَ

اور خیال کرتے ہیں کہ وہ راہ صواب پر ہیں آگاہ رہو یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں شیطان

عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ

نے ان پر قابو پا لیا ہے اور خدا کی یاد ان سے بھلا دی ہے یہ لوگ شیطان کے

الشَّيْطَانِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ ۱۹

گروہ ہیں سن رکھو کہ شیطان کا گروہ گھاٹا اُٹھانے والا ہے جو لوگ خدا اور

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي

اس کے رسول سے مخالفت کرتے ہیں وہ سب ذلیل لوگوں میں ہیں خدا نے حکم

الْأَذَلِّينَ ۝ ۲۰ كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۚ إِنَّ اللَّهَ

ناطق دیدیا ہے کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب لے رہیں گے بیشک خدا بڑا زبردست

لے جب مسلمانوں نے گرد نواح کی بستیوں کو بھی فتح کر لیا تو کچھ لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ یونہی کچھ فارس و روم کے فتح کی بھی توقع دیکھا اس پر عبداللہ ابن ابی منافق بولا ان اشخاص کا قول نے فارس و روم کو ایسے ہی گاؤں سمجھ لیا ہے اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۰

قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

غالب ہے۔ جو لوگ ۱ خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور

الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا

اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے اگرچہ وہ

اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ

ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ (کیوں نہ) ہوں یہی وہ

كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ

لوگ ہیں جن کے دلوں میں خدا نے ایمان کو ثابت کر دیا ہے اور خاص اپنے نور سے

يُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

ان کی تائید کی ہے اور انکو بہشت کے ان (ہرے بھرے) باغوں میں داخل کریگا جنکے نیچے

فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ

نہریں جاری ہیں (اور وہ) ہمیشہ انہیں رہیں گے خدا ان سے راضی اور وہ خدا سے خوش یہی خدا کا گروہ ہے

اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

سن رکھو کہ خدا ہی کے گروہ کے لوگ دلی مرادیں پائیں گے۔

آیاتها ۲۴ (۵۹) سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۱) رکوعاتها ۳

سورۂ حشر ۲ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی چوبیس آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) خدا کی تسبیح کرتی ہے اور وہی غالب

الْحَكِيْمُ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ

حکمت والا ہے وہی تو ہے جس نے کفار ۳ اہل کتاب (بنی نضیر) کو پہلے حشر (جلا وطن)

ﻟﮧ ایک دفعہ حضرت رسول نے پانی نوش فرمایا اس میں سے کچھ بچ گیا تو عبداللہ ابن سول کے بیٹے عبداللہ نے عرض کی اگر اجازت ہو تو اس کو لیجاؤں اور اپنے باپ کو پلاؤں شاید اس کا مرض نفاق کم ہو جائے غرض وہ اپنے باپ کے سامنے گیا عبداللہ سول نے پوچھا کیا ہے وہ بولا رسول اللہ کا جھوٹا پانی لایا ہوں تاکہ تیرا دل نفاق و شرک سے پاک ہو وہ منحوس بھڑک کے کہنے لگا تو اپنی ماں کا پیشاب کیوں نہ لایا عبداللہ [illegible] حضرت کے پاس آکر کہنے لگا اگر اجازت ہو تو میں اس کا سر اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا تم کو اس کے ساتھ نرمی کرنی چاہیے اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ایک روایت [illegible] زمخشری نے کہا ہے کہ جنگ بدر میں جب حضرت علی حمزہ اور عبیدہ جہاد کے واسطے عتبہ شیبہ اور ولید کے مقابلہ میں نکلے اور انکو واصل جہنم کر کے واپس آئے تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی دیکھو تفسیر کشاف جلد [illegible]

ﻟﮧ اس سورہ میں خدا نے [illegible]

ﻟﮧ بنی عامر اور بنی نضیر یہودیوں کے دو قبیلے تھے مدینے کے پاس رہتے تھے [illegible] [illegible] آپ کے ذمے تھے [illegible] لڑائی کی غرض سے بنی نضیر کے پاس آئے [illegible] ان لوگوں نے ظاہر میں تو اپنا اشتیاق ظاہر کیا اور خفیہ مشورہ کیا [illegible] کے نیچے آپ بیٹھے تھے اسکے اوپر سے ایک بڑا پتھر آپ پر گرا کر آپ کا کام تمام کر دیا جائے [illegible] کو اس کی اطلاع ہو گئی تو آپ فوراً اٹھ کر مدینہ آئے اور اصحاب سے [illegible] تیار کرنے کا حکم دیا [illegible]

الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَّخْرُجُوْا

ہیں ان کے گھروں سے نکال باہر کیا (مسلمانو) تم کو تو یہ وہم بھی نہ تھا کہ وہ نکل جائیں

وَظَنُّوْا أَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَأَتٰهُمُ اللّٰهُ

گے اور وہ لوگ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ ان کے قلعے ان کو خدا (کے عذاب) سے بچا لیں گے مگر

مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ

جہاں سے ان کو خیال بھی نہ تھا خدا نے ان کو آ لیا اور ان کے دلوں میں (مسلمانوں کا) رعب ڈال دیا

يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِأَيْدِيْهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ فَاعْتَبِرُوْا

کہ وہ لوگ خود اپنے ہاتھوں سے اور مومنین کے ہاتھوں سے اپنے گھروں کو اجاڑنے لگے

يٰأُولِي الْأَبْصَارِ ۝ وَلَوْلَا أَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ

تو اے آنکھ والو عبرت حاصل کرو اور خدا نے ان کی قسمت میں جلا وطنی نہ لکھا ہوتا تو

لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝ ذٰلِكَ

ان پر دنیا میں بھی (دوسری طرح) عذاب کرتا اور آخرت میں تو ان پر جہنم کا عذاب ہے ہی یہ

بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَمَنْ يُّشَاقِّ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

اس لئے کہ ان لوگوں نے خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جس نے خدا کی مخالفت

الْعِقَابِ ۝ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى

کی تو (یاد رہے کہ) خدا بڑا سخت عذاب دینے والا ہے (مومنو) کھجور کا درخت جو تم نے کاٹ ڈالا یا جوں کا توں

أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ وَمَا أَفَاءَ

ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا تو خدا ہی کے حکم سے اور مطلب تھا کہ وہ نافرمانوں کو رسوا کرے اور جو

اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا

مال خدا نے اپنے رسول کو ان لوگوں سے بے لڑے دلوا دیا اس میں تمہارا حق نہیں کیونکہ تم نے اس کے لئے کچھ دوڑ دھوپ تو

رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ عَلٰى

نہیں کی گھوڑوں سے اور نہ اونٹوں سے مگر خدا اپنے پیغمبروں کو جس پر چاہتا ہے غلبہ عطا فرماتا ہے اور خدا ہر

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ان کی شرارت عمل جائے غرض وہ لوگ بھی کچھ دن کے بعد مدینہ میں آگئے آپ نے محمد بن مسیلمہ کو حکم دیا کہ بنی نضیر کے رئیس کعب بن اشرف کا سر کاٹ لائیں وہ چند آدمیوں کے ہمراہ گئے اور کامیاب آئے اس کے بعد آپ نے ان سے کہلا بھیجا کہ اب تمہاری مکاری ظاہر ہو گئی تم ہماری ولایت سے نکل جاؤ یا لڑنے پر تیار ہو جاؤ اور دس روز کی مہلت دی گئی ادھر ابن ابی نے ان کا دل بڑھایا اور دو ہزار کی کمک کا وعدہ کیا وہ لڑنے پر تیار ہوئے مگر جب مسلمانوں کا حملہ ہوا تو قلعہ میں محصور ہوئے اور چند روز کے بعد جلا وطنی پر آمادہ ہوئے آپ نے فرمایا اس شرط سے کہ اپنے ہتھیار یہیں چھوڑ دو جس قدر مال و اسباب لے جا سکتے ہو لے جاؤ غرض وہ لوگ جلا وطن ہو کر شام میں اریحا اور روز عاة میں جہاں خیبر کے یہودی جا کر آباد ہوئے تھے چلے گئے قرآن میں ان ہی کا مذکور ہے ۱۳۰

(حاشیہ صفحہ ہذا) لے کفار سے جو مال جہاد کے بعد حاصل ہو اسے غنیمت اور جو بے لڑے مل جائے اس کو فے کہتے ہیں ۱۳۰

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ

چیز پر قادر ہے تو جو مال لے خدا نے اپنے رسول کو دیہات والوں سے بے لڑے

فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ

دلوایا ہے وہ خاص خدا اور رسول اور (رسول کے) قرابتداروں اور یتیموں اور محتاجوں اور

السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ ۚ وَمَا

پردیسیوں کا ہے تاکہ جو لوگ تم میں سے دولتمند ہیں پھر پھر کر دولت ان ہی میں نہ ہے

آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۚ وَ

ہاں جو تم کو رسول دیدیں وہ لے لیا کرو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو اور خدا سے ڈرتے

اتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ

رہو بیشک خدا سخت عذاب دینے والا ہے (اس مال میں) ان مفلس مہاجروں کا حصہ

الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا

بھی ہے جو اپنے گھروں سے اور مالوں سے نکالے (اور الگ کئے) گئے (اور) خدا کے فضل

مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ

اور خوشنودی کے طلبگار ہیں اور خدا کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی لوگ سچے

هُمُ الصَّادِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ

(ایماندار) ہیں اور (ان کا بھی حصہ ہے) جو لوگ مہاجرین سے پہلے (ہجرت کے) گھر (مدینہ)

قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ

میں مقیم اور ایمان میں (مستقل) رہے اور جو لوگ ہجرت کرکے ان کے پاس آئے اُن سے محبت

حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ

کرتے ہیں اور جو کچھ ان کو ملا اُسکی اپنے دلوں میں کچھ غرض نہیں پاتے اور اگرچہ اپنے اوپر تنگی ہی

خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

(کیوں نہ) ہو دوسروں کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے ہیں اور جو شخص اپنے نفس کو حرص سے بچالے گیا تو ایسے لوگ اپنی مراد پانے والے ہیں

[illegible]

وَالَّذِينَ جَاءُو مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ

اور (انکا بھی حصہ ہے) جو لوگ ان (مہاجرین) کے بعد آئے (اور) دعا کرتے ہیں کہ پروردگار ہماری اور

لِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي

ان لوگوں کی جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں مغفرت کر اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دلوں میں

قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ ۱۰

کسی طرح کا کینہ نہ آنے دے پروردگار! بیشک تو بڑا شفیق نہایت رحم والا ہے ۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ

کیا تم نے ان لہ منافقوں کی حالت پر نظر نہیں کی جو اپنے کافر بھائیوں اہل کتاب سے

كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ

کہا کرتے ہیں کہ اگر کہیں تم (گھروں سے) نکالے گئے تو یقین جانو کہ ہم بھی تمہارے ساتھ

مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ

ضرور نکل کھڑے ہونگے اور تمہارے بارے میں کبھی کسی کی اطاعت نہ کریں گے اور اگر تم سے لڑائی

لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ ۱۱ لَئِنْ أُخْرِجُوا

ہوگی تو ضرور تمہاری مدد کرینگے مگر خدا بیان کئے دیتا ہے کہ یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں اگر کفار نکالے

لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَ

بھی جائیں تو یہ منافقین ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر ان سے لڑائی ہوئی تو ان کی مدد بھی نہ

لَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ۝ ۱۲

کرینگے اور اگر ان کی مدد کرینگے بھی تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے پھر انکو کہیں سے کمک بھی نہ ملیگی۔

لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

(مومنو) تمہاری ہیبت ان کے دلوں میں خدا سے بھی بڑھ کر ہے یہ اس وجہ سے کہ یہ لوگ سمجھ نہیں

قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ۝ ۱۳ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي

رکھتے یہ سب مل کر بھی تم سے (سر کھول) نہیں لڑ سکتے مگر ہر طرف سے محفوظ ۲ بستیوں میں

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)
صدقہ ... یہ آیت نازل ہوئی
اور بہشت سے کھانا بھیجا
کہ گھر بھر کے ... والوں نے
بھی کھایا اس کی شانیں
نزول میں اور بھی کئی روایتیں
ہیں اور لوگوں نے علماء
اہلسنت سے بیان کی ہیں
مگر وہ سب جناب امیر
ہی کی شان میں ہیں ۱۲
(حاشیہ صفحہ ہٰذا)
لہ یہ عبداللہ بن ابی اور
ہیں اور رفاعہ وغیرہ کا
قصہ ہے جنہوں نے بنی نضیر
سے نصرت اور ہمراہی
کا وعدہ کیا تھا ۱۲
۲ یعنی گرد خندق یا
فصیل ہو کر دشمن کے
حملے سے بچ سکیں ۱۲

قُرًى مُّحَصَّنَةٍ أَوْ مِن وَرَآءِ جُدُرٍۭ ۚ بَأْسُهُم بَيْنَهُمْ
یا (شہر پناہ کی) دیواروں کی آڑ میں ان کی آپس میں تو بڑی دھاک ہے کہ تم خیال
شَدِيدٌ ۚ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ۚ ذَٰلِكَ
کرو گے کہ سب ایک (رجحان) ہیں مگر ان کے دل ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے ہیں
بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ۝١٤ كَمَثَلِ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ
یہ اس وجہ سے کہ یہ لوگ بے عقل ہیں ان کا حال اُن لوگوں کا سا ہے جو ان سے کچھ ہی
قَرِيبًا ۖ ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝١٥
پیشتر اپنے کاموں کی سزا کا مزہ چکھ چکے ہیں اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے
كَمَثَلِ الشَّيْطَٰنِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَٰنِ اكْفُرْ فَلَمَّا
(منافقوں کی) مثال شیطان ف۲ کی سی ہے کہ انسان سے کہتا رہا کہ کافر ہو جا پھر جب وہ
كَفَرَ قَالَ إِنِّى بَرِىٓءٌ مِّنكَ إِنِّىٓ أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ
کافر ہو گیا تو کہنے لگا کہ میں تجھ سے بیزار ہوں میں سارے جہان کے پروردگار سے ڈرتا
الْعَٰلَمِينَ ۝١٦ فَكَانَ عَٰقِبَتَهُمَآ أَنَّهُمَا فِى النَّارِ خَٰلِدَيْنِ فِيهَا
ہوں تو دونوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں دوزخ میں (ڈالے) جائیں گے اور اسی میں ہمیشہ
وَذَٰلِكَ جَزَٰٓؤُا الظَّٰلِمِينَ ۝١٧ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اتَّقُوا
رہیں گے اور یہی تمام ظالموں کی سزا ہے اے ایماندارو خدا سے ڈرو اور ہر شخص کو غور
اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ
کرنا چاہیئے کہ کل (قیامت) کے واسطے اس نے پہلے سے کیا بھیجا ہے اور خدا سے ڈرتے
اللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝١٨ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا
رہو بیشک جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے باخبر ہے اور اُن لوگوں کے ایسے نہ ہو جاؤ جو خدا کو بھلا
اللَّهَ فَأَنسَىٰهُمْ أَنفُسَهُمْ ۚ أُولَٰٓئِكَ هُمُ الْفَٰسِقُونَ ۝١٩
بیٹھے تو خدا نے اُنھیں ایسا کر دیا کہ وہ آپ اپنے کو بھول گئے۔ یہی لوگ تو بدکردار ہیں جہنمی

ف۱ یہ بدر والوں کی طرف اشارہ ہے جو ان سے کچھ پہلے پیشتر مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے تھے ۱۲
ف۲ اس سے عبداللہ ابن ابی کی طرف اشارہ ہے اور انسان سے مراد ابوجہل ہے جس کو بدر میں شیطان نے بہکایا تھا اور بعض لوگوں نے برصیصا عابد کو مراد لیا ہے جس کو شیطان نے بہکا کر تباہ کیا اور عمر بھر کی عبادت بیکار ہوئی اور اس کا قصہ مشہور ہے ۱۲

لَا يَسْتَوِىٓ أَصْحٰبُ النَّارِ وَأَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ

اور جنتی کسی طرح برابر نہیں ہو سکتے جنتی ہی لوگ تو کامیابی حاصل

هُمُ الْفَآئِزُونَ ﴿٢٠﴾ لَوْ أَنزَلْنَا هٰذَا الْقُرْءَانَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُۥ

کرنے والے ہیں اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر (بھی) نازل کرتے تو تم اسکو

خٰشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثٰلُ

دیکھتے کہ خدا کے ڈر سے جھکا اور پھٹا جاتا ہے اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے

نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِى

سمجھانے کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور کریں وہی خدا ہے جس کے سوا

لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهٰدَةِ ۖ هُوَ الرَّحْمٰنُ

کوئی معبود نہیں پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا وہی بڑا مہربان نہایت

الرَّحِيمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِى لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ

رحم والا ہے وہی وہ خدا ہے جس کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں

الْقُدُّوسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ

(حقیقی) بادشاہ پاک ذات (ہر عیب سے) بری امن دینے والا نگہبان غالب زبردست

الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخٰلِقُ

بڑائی والا یہ لوگ جس کو (اس کا) شریک مقرر کرتے ہیں اس سے پاک ہے وہی خدا (تمام چیزوں کا)

الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ لَهُۥ

خالق موجد صورتوں کا بنانے والا اسی کے اچھے اچھے نام ہیں جو چیزیں سارے

مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٤﴾

آسمان و زمین میں ہیں سب اسی کی تسبیح کرتی ہیں اور وہی غالب حکمت والا ہے

ع

اسماء خدائے تعالیٰ

ع۱ اس سورہ میں خدا نے حاطب بن ابی بلتعہ کی شرارت حضرت ابراہیم کی دعا جو کفار قوم سے شرارت ذکر ان سے دوستی مضائقہ نہیں سیدہ کا قصہ کافر اور مسلمان عورت کا قاعدہ بیویوں کی حالت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔

(٦٠) سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ (٩١)

اٰيَاتُهَا ― رُكُوْعَاتُهَا

سورۂ ممتحنہ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی تیرہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ
اے ایماندارو اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور میری خوشنودی کی تمنا میں
اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا
(گھر سے) نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم تو انکے پاس
جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ
دوستی کا پیغام بھیجتے ہو اور جو (دین) حق تمہارے پاس آیا ہے اس سے وہ لوگ انکار
تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۭ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ
کرتے ہیں وہ لوگ رسول کو اور تم کو اس بات پر (گھر سے) نکالتے ہیں کہ تم اپنے
وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ڰ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ڰ وَاَنَا اَعْلَمُ
پروردگار خدا پر ایمان لے آئے ہو (اور) تم ہو کہ انکے پاس چھپ چھپ کے دوستی کا پیغام
بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ
بھیجتے لہ ہو حالانکہ تم کچھ بھی چھپا کر یا بالاعلان کرتے ہو میں اس سے خوب واقف ہوں اور تم میں
سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّ
سے جو شخص ایسا کریگا تو وہ سیدھی راہ سے یقیناً بھٹک گیا اگر یہ لوگ تم پر قابو پا جائیں تو تمہارے دشمن ہو
يَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْۗءِ وَوَدُّوْا
جائیں اور ایذا کے لئے تمہاری طرف اپنے ہاتھ بڑھائیں گے اور اپنی زبانیں بھی اور چاہتے ہیں
لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ڔ يَوْمَ
کہ کاش تم بھی کافر ہو جاؤ قیامت کے دن نہ تمہارے رشتے ناتے ہی کچھ کام آئیں گے نہ
الْقِيٰمَةِ ڔ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝
تمہاری اولاد (اسدن تو) وہی فیصلہ کردے گا اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا اسے دیکھ رہا ہے

حاطب ابن ابی بلتعہ کی شرارت

لہ ہجرت کے چھٹے سال حضرت رسول کا ارادہ مخفی طور پر مکہ کا تھا اور یہ بات صرف خاص خاص لوگوں کو معلوم تھی [illegible] ... آپ نے پھر واپس بلوا لیا اور تو یہ کرانی ان آیات میں اسی قصہ کی طرف اشارہ ہے۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِىٓ إِبْرٰهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُۥٓ

(مسلمانو) تمہارے واسطے تو ابراہیم اور ان کے ساتھیوں (کے قول و فعل) کا اچھا نمونہ (موجود)

إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ

ہے کہ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے اور ان (بتوں) سے جنہیں تم خدا کے سوا پوجتے

اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدٰوَةُ وَالْبَغْضَآءُ

ہو بیزار ہیں ہم تو تمہارے (دین کے) منکر ہیں اور جب تک تم خدائے واحد پر ایمان نہ لاؤ ہمارے

أَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُۥٓ إِلَّا قَوْلَ إِبْرٰهِيمَ لِأَبِيهِ

تمہارے درمیان ہمیشہ کھلم کھلا عداوت و دشمنی قائم ہو گئی مگر (ہاں) ابراہیم نے اپنے (منہ بولے) باپ

لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن شَىْءٍ ۖ رَّبَّنَا

سے یہ (البتہ) کہا تھا کہ میں آپ کے لئے مغفرت کی دعا ضرور کروں گا اور خدا کے سامنے تو میں آپ کے واسطے

عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ رَبَّنَا لَا

کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے پالنے والے (خدا) تجھ ہی پر ہمارا بھروسہ ہے اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیری

تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ

ہی طرف (ہمیں) لوٹ کر جانا ہے۔ اے ہمارے پالنے والے تو ہم لوگوں کو کافروں کی آزمائش لے کا ذریعہ نہ قرار دینا اور

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن

پروردگار ہمیں بخش دے بیشک تو غالب اور حکمت والا ہے۔ (مسلمانو) ان لوگوں (کے افعال) کا تمہارے واسطے جو خدا اور روز آخرت

كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْءَاخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ

کی امید رکھتا ہو اچھا نمونہ ۲ ہے۔ اور جو (اس سے) منہ موڑے تو خدا بھی یقیناً بے پروا

الْغَنِىُّ الْحَمِيدُ ۝ عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ

(اور) سزاوار حمد ہے۔ قریب ہے کہ خدا تمہارے اور ان میں سے تمہارے دشمنوں

عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

کے درمیان دوستی پیدا کر دے ۳ اور خدا تو قادر ہے اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے

لے یعنے تو ہم پر کفار کو غلبہ نہ عطا کرنا کہ وہ زور و ظلم کریں اور ہم معرض امتحان میں آئیں اور پھر اس پر مطالب آگئے یہ سب بتاہیم حضرت ابراہیم کی دعا ہے۔ ۱۲ ۔ ۲ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کا مکرر حکم زیادتی ترغیب کے واسطے ہے۔ ۱۲

۳ یہ پیشین گوئی تھی کہ چند ہی روزوں کے بعد مکہ فتح ہوا اور اہل مکہ ابوسفیان وغیرہ کے گروہ ظاہری طور پر مسلمان ہوئے اور سب باہم دوست ہو گئے اور حضرت رسول نے ابوسفیان کی بیٹی ام حبیبہ سے عقد بھی کیا۔ ۱۲

ع

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ

جو لوگ تم سے تمہارے دین کے بارے میں نہیں لڑے جھگڑے اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے

مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

نکالا اُن لوگوں کے ساتھ احسان کرنے اور اُنکے ساتھ انصاف سے پیش آنے سے خدا تمہیں منع نہیں کرتا بیشک

الْمُقْسِطِيْنَ ۝۸ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي

خدا انصاف کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے خدا تو بس اُن لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنھوں نے

الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓي اِخْرَاجِكُمْ

تم سے دین کے بارے میں لڑائی کی اور تمکو تمہارے گھروں سے نکال باہر کیا اور تمہارے نکالنے میں اوروں کی مدد کی اور جو

اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۹ يٰٓاَيُّهَا

لوگ ایسوں سے دوستی کریں گے وہ لوگ ظالم ہیں ۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَاۗءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۭ

ایماندارو جب تمہارے پاس ایماندار عورتیں ل۲ وطن چھوڑ کر آئیں تو تم اُن کو آزمالو خدا

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا

تو ان کے ایمان سے واقف ہی ہے پس اگر تم بھی اُن کو ایماندار سمجھو تو انھیں کافروں کے

تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۭ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ

پاس واپس نہ پھیرو نہ یہ عورتیں اُن کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ کفار ان عورتوں کے

لَهُنَّ ۭ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ

لئے حلال ہیں اور ان کفار نے جو کچھ (ان عورتوں کے مہر میں) خرچ کیا ہو انکو دیدو اور جب ل۳ تم انکا

اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۭ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔـلُوْا

مہر انھیں دیدیا کرو تو اس کا تم پر کچھ گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کرلو اور کافر عورتوں کی آبرو جو تمہاری بیبیاں تھیں اپنے

مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔـلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ۭ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۭ

قبضے میں نہ رکھو (چھوڑ دو کہ کفار سے جا ملیں) اور تم نے جو کچھ انپر خرچ کیا ہو کفار سے مانگ لو اور انھوں نے بھی جو کچھ خرچ کیا ہو تم سے مانگ

ل۱ یہ قوم خزاعہ اور بنو مدلج کا ذکر ہے جن سے صلح اور کفار کی مدد نہ کرنے کا معاہدہ تھا اور یہ لوگ اس معاہدہ پر ثابت قدم رہے۔

ل۲ صلح حدیبیہ میں یہ شرط بھی تھی کہ اگر کوئی مکہ سے مدینہ جائے تو رسول اسے واپس کردیں اور اگر مدینہ سے مکہ آئے تو قریش واپس نہ کریں اسی کے بعد سبیعہ بنت حارث کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت کے پاس آئی اور مسلمان ہوگئی پھر اس کا شوہر مسافر مخزومی آیا اور اس کا طالب ہوا آپ متحیر تھے کہ مومنہ عورت کو کافر کے حوالے کیونکر کروں تو یہ آیت نازل ہوئی جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شرط مردوں کے واسطے تھی نہ عورتوں کے لئے بلکہ عورتوں کے واسطے ایک خاص قاعدہ معین کیا گیا ہے جسے کہ یہاں لکھا جاتا ہے دیکھو صفحہ ۸۰۷-۱۳۰۰

ل۳ ابتدائے اسلام میں عجب گڑبڑ تھی کہ شوہر مسلمان بی بی کافر یا بی بی مسلمان شوہر کافر صلح حدیبیہ کے بعد یہ ضابطہ قاعدہ جاری ہوا کہ کافر عورت مسلمان ہو جائے اور اپنے شوہر کو چھوڑ کر چلی آئے تو مسلمان اسکے پہلے شوہر کو مہر ادا کریں اسی طرح مسلمانوں کی بیوی کافرہ کفار سے جا ملے تو کفار اس کا (باقی آئندہ)

جو کفار تم سے شرارت نہ کریں ان سے دوستی میں مضائقہ نہیں

مہاجرہ کا امتحان

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝١٠ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ

لیں یہی خدا کا حکم ہے جو تمہارے درمیان صادر کرتا ہے اور خدا بڑا واقف کار حکیم ہے اور اگر تمہاری بیبیوں

فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَا اَنْفَقُوْا

میں سے کوئی عورت تمہارے ہاتھ سے نکل کر کافروں کے پاس چلی جائے (اور خرچ نہ ملے) اور تم (ان کافروں سے) لڑو اور لوٹو تو

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝١١ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا

(مال غنیمت سے) جن کی عورتیں چلی گئی ہیں ان کو اتنا دیدو جتنا ان کا خرچ ہوا ہے اور جس خدا پر تم لوگ ایمان لائے ہو اس سے

جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ

ڈرتے رہو۔ اے رسول جب تمہارے پاس ایماندار عورتیں تم سے اس بات پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ نہ کسی کو خدا کا

شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ

شریک بنائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو مار ڈالیں گی اور

لَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ

نہ اپنے ہاتھ لہ پاؤں کے سامنے کوئی بہتان (لڑکے کا شوہر پر) گھڑ کے نہ لائیں گی اور نہ

وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ

کسی نیک کام میں تمہاری نافرمانی کریں گی تو تم ان سے بیعت ٹ لے لو اور خدا سے ان کیلئے مغفرت

اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١٢ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا

کی دعا مانگو بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے اے ایماندارو جن لوگوں پر خدا نے اپنا

تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَىِٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ

غضب ڈھایا ان سے دوستی نہ کرو (کیونکہ) جس طرح کافروں کو مردوں (کے دوبارہ

كَمَا يَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝١٣

زندہ ہونے) کی امید نہیں اسی طرح آخرت سے بھی یہ لوگ نا امید ہیں۔

آیاتها ١٤ (٦١) سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ (١٠٩) رکوعاتها ٢

سورہ تہ صف مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی چودہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)
مہر ادا کر دیں اور اگر مہر ادا نہ
کفار نہ دیں تو آئندہ اگر
کسی دوسرے کافر کو اس
کی بی بی کا مہر دینے کی نوبت
مسلمان کو آئے تو اس کے
بدلے اس مسلمان کو دے
دیں جس کو مہر نہ ملا ہو۔ اور
اگر اس کا بھی موقع نہ ملے
اور جہاد کی نوبت مسلمانوں
کو آئے تو مال غنیمت سے
اس کا مہر دیدو دونوں حکم
انھی عاقبتوں سے پیدا ہوتے
ہیں کیونکہ اس کے دو معنے
ہیں ایک جب تمہارے دینے
کی باری آئے دوسرے جب تم لڑو
اور ہاتھ لگے۔ ۱۲
(حاشیہ صفحہ ہذا)
لہ یہ عرب کا محاورہ ہے جس
طرح ہمارے ہاں بہتان
آنکھوں کے بیچ لگانا کہتے ہیں
بوجھ کر بہتان باندھے۔ ۱۲
ٹ عورتوں سے بیعت لینے
کے حضرت نے چند طریقے
قرار دیئے تھے کبھی اپنے
ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لیتے اور
کبھی پیالہ میں پانی بھر کر
اپنا ہاتھ رکھتے پھر اس کا
ہاتھ کبھی کپڑے کے ایک
سرے کو خود تھامتے اور
دوسرا سرا اس کے ہاتھ میں
دیتے کبھی ایسا ہوتا کہ حضرت عمر
کو حکم دیتے کہ وہ آپ کی
طرف سے بیعت لیتے مگر
آپ کبھی اپنا ہاتھ عورت
کے ہاتھ سے نہ لگاتے۔ ۱۲
تہ اس سورہ میں خدا نے
[illegible] تعلیم
فرمائے ہیں
[illegible]
[illegible]
ہے اصحاب کے
[illegible]
[illegible]
رسول کی بعثت کی پیشگوئی
آپ کی نبوت پر اسلام کا
[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

جو چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین میں ہیں (سب) خدا کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا

غالب حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو تم ایسی باتیں کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے خدا کے نزدیک

عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ

یہ بڑے غضب کی بات ہے کہ تم ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔ خدا ان لوگوں سے الفت کرتا ہے جو اس کی راہ میں

يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝

اسی طرح پرا باندھ کے لڑتے ہیں کہ گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیواریں ہیں

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ بھائیو تم مجھے کیوں ایذا دیتے ہو حالانکہ تم جانتے

اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَ

ہو کہ میں تمہارے پاس خدا کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں تو جب ان لوگوں نے کج روی کی خدا نے بھی ان کے دلوں کو

اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ

ٹیڑھا ہی رہنے دیا اور خدا بدکار لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب مریم کے بیٹے عیسیٰ

مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا

نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس خدا کا بھیجا ہوا آیا ہوں (اور) جو (کتاب) تورات

بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي

میرے سامنے موجود ہے اس کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک پیغمبر جنکا نام احمد ہوگا (اور) جو میرے بعد

اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

آئینگے انکی خوشخبری سناتا ہوں (پھر) جب وہ ان لوگوں کے پاس کھلی نشانیاں لیکر آئے تو کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ

اور جو شخص اسلام کی طرف بلایا جائے (اور) وہ (قبول کے بدلے اُلٹا) خدا پر جھوٹ (طوفان) جوڑے اُس

إِلَى الْإِسْلَامِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ يُرِيدُونَ

سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا اور خدا ظالم لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا ۔ یہ لوگ اپنے منہ سے

لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ

(پھونک مار کر) خدا کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں حالانکہ خدا اپنے نور کو پورا کرکے رہے گا اگرچہ کفار

الْكَافِرُونَ ۝ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ

بُرا ہی (کیوں نہ) مانیں وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا

الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝

تاکہ اُسے اور تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرکین بُرا ہی (کیوں نہ) مانیں ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ

اے ایماندارو کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتا دوں جو تم کو (آخرت کے) دردناک

عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ

عذاب سے نجات دے (وہ یہ ہے کہ) خدا اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور اپنے مال اور جان سے

فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن

خدا کی راہ میں جہاد کرو اگر تم سمجھو تو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے (ایسا کرو

كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ

گے تو وہ بھی) اسکے عوض تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں اُن باغوں میں داخل کرے گا ۔

تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور پاکیزہ مکانات میں (جگہ دے گا) جو جاودانی بہشت

ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ مِّنَ

میں ہیں یہی تو بڑی کامیابی ہے اور ایک چیز جس کے تم دلدادہ ہو (یعنی) تم کو خدا کی

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)
اس میں بعینہٖ ان الفاظ کا
ترجمہ موجود ہے لیکن باوجود
ان تحریفوں کے اب بھی
بہت سی پیشینگوئیاں جو حضور
انجیلوں میں اب بھی موجود ہیں۔
دیکھو باب ۱۴ انجیل یوحنا حضرت
عیسیٰ کا قول اگر تم مجھے عزیز
جانتے ہو تو میرے حکموں
کو یاد رکھو میں اپنے باپ
سے درخواست کروں گا وہ
تم کو دوسرا وکیل دے گا جو
ابد تک تمہارے ساتھ رہے
یعنی فارقلیط روح صدق
جسے دنیا قبول نہیں کرتی
کیونکہ اُسے نہیں دیکھتی
[illegible]
اگر میں نہ جاؤں تو وہ فارقلیط
تمہارے پاس نہ آئے گا
لیکن اگر جاؤں گا تو اسے
بھیج دونگا اور وہ آ کر جہان کو
گناہ سے اور راستی اور عدالت سے
ملزم ٹھہرائے گا
بسبب گناہوں کے کیونکہ مجھ
پر ایمان نہیں لائے اور بسبب حکم
اور عدالت کے کہ اس جہان
کے سردار پر حکم کیا گیا ہے اور
ہنوز بہت سی باتیں ہیں
کہ میں تم سے کہوں پر اب
تم اُن کی برداشت نہیں کر
سکتے لیکن جب وہ روح
صدق آئے گا تو تم کو ساری
سچائی کی چیزیں دکھائے گا
اس لئے کہ وہ
میری چیزوں سے پائے گا اور تم کو
دکھلائے گا سب چیزیں جو کچھ
باپ کی ہیں میری ہیں اسی لئے میں
نے کہا کہ وہ میری چیزوں سے
لیگا اور تم کو دکھلائیگا اس کے
علاوہ اور بھی بہت سی پیشین
گوئیاں ہیں جن میں آنحضرت
رسول کے حالات ذکر ہیں
کے ذکر سے موجود ہیں انکو
دینیات کی تیسری کتاب
[illegible]

اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

طرف سے مدد (ملے گی) اور عنقریب فتح (ہوگی) اور (اے رسول) مومنین کو خوشخبری (اس کی) دیدو۔ اے ایماندارو

كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ

خدا کے مددگار بن جاؤ جس طرح مریم کے بیٹے عیسیٰ نے حواریوں سے کہا تھا کہ (بھلا) خدا کی

مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ

طرف (بلانے میں) میرے مددگار کون لوگ ہیں تو حواریین بول اٹھے تھے کہ ہم خدا کے انصار

فَاٰمَنَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ

ہیں تو بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ (ان پر) ایمان لایا اور ایک گروہ کافر رہا

فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰي عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝ع

تو جو لوگ ایمان لائے ہم نے انکو انکے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد دی تو آخر وہی غالب رہے۔

آیاتہا ۱۱ (۶۲) سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۰) رکوعاتہا ۲

سورہ جمعہ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) خدا کی تسبیح کرتی ہے جو (حقیقی) بادشاہ

الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا

پاک ذات غالب حکمت والا ہے وہی تو ہے جس نے جاہلوں میں ان ہی میں کا ایک رسول (محمدؐ)

مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور ان کو کتاب اور عقل

وَالْحِكْمَةَ ۤ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

کی باتیں سکھاتے ہیں اگرچہ اس کے پہلے تو یہ لوگ صریحی گمراہی میں (پڑے) ہوئے تھے۔

لہ اس سورہ میں خدا نے ہر چیز کا خدا کی تسبیح کرنا حضرت کی رسالت اور صرف یہودیوں کی تمثیل اور ان پر الزام ہے جہاں بھاگو موت ضرور آئے گی نماز جمعہ کا حکم طلب رزق کی ترغیب سہو کیا گیا علمی اور مذمت وغیرہ بیان کی ہے

آپ کے سے علم حاصل نہیں کیا تھا اور پھر تمام علوم تمہارے آپ کے سینہ میں کوٹ کوٹ کر بھرے تھے

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

اور ان میں سے ان لوگوں کی طرف لہ بھی (بھیجا) جو ابھی تک ان سے ملحق نہیں ہوئے اور وہ

الْحَكِيْمُ ۝ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

تو غالب حکمت والا ہے یہ خدا کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے ۔ اور

اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا

خدا تو بڑے فضل (و کرم) کا مالک ہے جن لوگوں (کے سروں) پر توریت لدوائی گئی پھر

التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ

انھوں نے اس (کے بار) کو نہ اٹھایا ان کی مثل گدھے کی سی ہے جس پر بڑی بڑی کتابیں لدی ہوں جن

بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ

لوگوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا ان کی بھی کیا بری مثال ہے اور خدا ظالم

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا (اے رسول) تم کہدو کہ اے یہودیو اگر تم یہ

هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ

خیال کرتے ہو کہ تم ہی خدا کے دوست ہو اور لوگ نہیں تو اگر تم (اپنے

النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَ

دعوے میں) سچے ہو تو موت کی تمنا ۲ہ کرو اور یہ لوگ

لَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ

ان اعمال کے سبب جو یہ پہلے کر چکے ہیں کبھی اس کی آرزو نہ کرینگے اور خدا تو

عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ

ظالموں کو جانتا ہے (اے رسول) تم کہہ دو کہ موت جس سے تم لوگ بھاگتے ہو وہ

مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ

تو ضرور تمہارے سامنے آئے گی پھر تم پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے (خدا) کی طرف

له ان سے مراد عرب کے لوگ سوا ساری دنیا کے لوگ ہیں جو قیامت تک ہوں گے۔ ۲ہ یہ بالکل ٹھیک ہے کیونکہ دوستان خدا ہمیشہ آخرت کی تمنا کرتے ہیں اور موت کے آرزو مند ہیں کیونکہ یہی ان کی کامیابی کا ذریعہ ہے چنانچہ جناب امیرؑ فرمایا کرتے تھے میں نہیں پروا کرتا کہ موت مجھ پر واقع ہو یا میں موت پر واقع ہوں۔

الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ يٰٓاَيُّهَا

(اور) بتا دیے جاؤ گے پھر جو کچھ بھی تم کرتے تھے وہ تمہیں بتا دے گا۔ اے ایمان دارو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ

جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کے لئے اذان دی جائے تو خدا کی یاد (نماز)

فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

کی طرف دوڑ پڑو اور (خرید) وفروخت چھوڑ دو اگر تم سمجھتے ہو تو یہی تمہارے حق

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا

میں بہتر ہے پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں (جہاں چاہو) جاؤ اور

فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ

خدا کے فضل (اپنی روزی) کی تلاش کرو اور خدا کو بہت یاد کرتے رہو

كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا

تاکہ تم دلی مرادیں پاؤ اور (ان کی حالت تو یہ ہے) جب ^(۱) یہ لوگ

انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ

سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھیں تو اس کی طرف ٹوٹ پڑیں اور تم کو کھڑا ہوا چھوڑ دیں (اے رسول) تم

مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

کہدو کہ جو چیز خدا کے ہاں ہے وہ تماشے اور سودے سے کہیں بہتر ہے اور خدا سب سے بہتر رزق دینے والا ہے

اٰيَاتُهَا ۱۱ سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ (۶۳) (۱۰۴) رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورہ ^(۲) منافقون مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا جَاۗءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ

(اے رسول) جب تمہارے پاس منافقین آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو اقرار کرتے ہیں کہ آپ یقیناً

---

(۱) ایک دفعہ مدینہ میں قحط تھا اور جمعہ کے دن حضرت رسول مسجد میں نماز جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے کہ شام سے دحیہ کلبی کا قافلہ غلہ لیکر لوگوں کو متوجہ کرنے کے واسطے دف اور تالیاں بجاتا ہوا آ پہنچا اصحاب یہ آواز سنتے ہی بے تحاشا دوڑ پڑے سیر و تماشا کی غرض سے بارہ آدمیوں کے سوا سب کے سب چلے گئے حضرت کو اس پر سخت رنج ہوا اور حاضرین سے فرمایا اگر تم سب کے سب چلے جاتے اور کوئی باقی نہ رہتا تو صحرا سے آگ برستی اور تم لوگوں کو جلا دیتی اسی وقت جناب امیر پر آیت نازل ہوئی ۱۲۔

(۲) اس سورہ میں ایمان کی اقرار کرنے والوں منافقین کی حالت ان کی حالت خدا کی یاد نہ بھولو خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ موت مقرر نہیں ٹلتی وغیرہ مذکور ہے

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۳

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

خدا کے رسول ہیں اور خدا بھی جانتا ہے کہ تم یقیناً اسکے رسول ہو مگر خدا ظاہر کئے دیتا ہے کہ یہ لوگ اپنے اعتقاد

لَكٰذِبُوْنَ ۝ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ

کے لحاظ سے بالکل جھوٹے ہیں ان لوگوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا رکھا ہے تو اسی کے ذریعے سے لوگوں کو خدا کی

سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

راہ سے روکتے ہیں بیشک یہ لوگ جو کام کرتے ہیں برے ہیں یہ اس سبب سے کہ (ظاہر میں) ایمان لائے

اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝

پھر کافر ہوگئے تو اُن کے دلوں پر (گویا) مہر لگا دی گئی ہے تو اب یہ سمجھتے ہی نہیں۔

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ

اور جب تم ان کو دیکھو گے تو (تناسب اعضا کی وجہ سے) اُنکا قد و قامت ۱؎ تمہیں بہت اچھا معلوم ہوگا

لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ

اور اگر گفتگو کرینگے تو ایسی کہ تم توجہ سے سنو (مگر عقل سے خالی گویا) دیواروں سے لگائی ہوئی بیکار لکڑیاں ہیں

عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ؗ اَنّٰى

ہر چیخ کی آواز کو سمجھتے ہیں کہ ان ہی پر آپڑی یہ لوگ تمہارے دشمن ہیں تم ان سے بچے رہو خدا انہیں ہلاک کرے یہ

يُؤْفَكُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ

کہاں بہکے پھرتے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے واسطے مغفرت کی دعا

رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَ

کریں تو وہ لوگ اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور تم ان کو دیکھو گے کہ تکبر کرتے ہوئے منہ پھیر

هُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ

لیتے ہیں تم اُن کیلئے مغفرت کی دعا مانگو یا نہ مانگو اُن کے حق میں برابر ہے

لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ

(کیونکہ) خدا تو انہیں ہرگز بخشے گا نہیں خدا تو — ہرگز بدکاروں

ل؎ ہجرت کے پانچویں سال بنی مصطلق نے مسلمانوں سے جنگ کا ارادہ کیا اور اپنا سردار جویریہ زوجہ رسول کے باپ حارث بن ضرار کو بنایا حضرت رسول نے جب سنا کہ انکا مقابلہ کیا وہ لوگ پسپا ہوئے اور مال غنیمت بھی ہاتھ آیا اسی اثنا میں ایک انصاری نے ایک مسلمان کو کافر سمجھ کر زخمی کیا اور باہم جھگڑا ہوئے انکا نقص حضرت عمر کا غلام جہجاہ نام پیادہ [illegible] غریب آدمی تھا جہجاہ کی مدد کو اٹھا تو عبداللہ بن ابی نے آگے بڑھا اور بہت ڈانٹا اور اپنی قوم کی طرف جس میں زید ابن ارقم بھی تھے خطاب کرکے بولا اگر تم لوگ اپنے دستر خوان کا جھوٹا کھلاکر اس کتے کو دیتے تو یہ وقت پیش آتا [illegible] اور اگر ہم مدینہ پھر کر گئے تو عزت دار (خود) ذلیل (رسول) کو نکال باہر کریگا یہ خبر کر معلوم ہوا اور [illegible] تو انکو ذلیل سمجھتا ہے گروہ خدا کے رسول اور معزز ہیں اس کے بعد رسول سے قصہ ذکر [illegible] آنحضرت نے ابن ابی سے پوچھا تو صاف مکر گیا اور آپ کی رسالت کی گواہی دی لوگوں نے کہا زید نے جھوٹ کہہ دیا ہوگا اس سے زید کو رنج ہوا تب خدا نے زید کی سچائی اور ابن ابی وغیرہ کی جھوٹی ظاہر کردی۔ ۲؎ مطلب [illegible] بیکار [illegible] دیانت سے خالی [illegible] ۳؎ جب زید کی سچائی اور ابن ابی کی شرارت آشکار ہوگئی تو لوگوں نے [illegible] کہا تیری مذمت میں آیتیں نازل ہوئی ہیں تو چل کر رسول کے پاس تو توبہ کر تاکہ وہ تیرے واسطے مغفرت کی دعا کریں وہ کمبخت بولا (باقی آئندہ)

إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۞ هُمُ الَّذِيْنَ

کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا یہ وہی لوگ تو

يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى

ہیں جو (انصار سے) کہتے ہیں کہ جو (مہاجرین) رسول خدا کے پاس رہتے ہیں ان پر

يَنْفَضُّوْا ۗ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

خرچ نہ کرو، یہاں تک کہ یہ لوگ خود تتر بتر ہو جائیں گے حالانکہ سارے آسمان اور زمین کے خزانے خدا

لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۞ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ

ہی کے پاس ہیں مگر منافقین نہیں سمجھتے یہ لوگ تو کہتے ہیں کہ اگر ہم لوٹ کر مدینے پہنچے

اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۗ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ

تو عزت دار لوگ (خود) ذلیل (رسول) کو ضرور نکال باہر کر دینگے حالانکہ عزت تو خاص

وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۞

خدا اور اس کے رسول اور مومنین کے لئے ہے مگر منافقین نہیں جانتے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ

اے ایماندارو تمہارے مال اور تمہاری اولاد تم کو خدا کی یاد سے

عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۞

غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ گھاٹے میں رہینگے

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ

اور ہم نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں سے قبل اس کے (خدا کی راہ میں) خرچ کر ڈالو کہ

الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ

تم میں سے کسی کی موت آجائے تو (اسکی نوبت نہ آئے کہ) کہنے لگے کہ پروردگارا تو نے مجھے تھوڑی سی

قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۞ وَلَنْ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) انھوں نے مجھ سے ایمان لانے کو کہا میں ایمان لایا زکوٰۃ کو کہا دیا تو کہا میں پ محمد کو سجدہ کروں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔
۱۲ - ۱۳ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۲
(حاشیہ صفحہ ہذا) لے اس کا قصہ ص۸۸۵ میں گذر چکا ہے ۱۲

ع ۱

خدا کی یاد سے غافل نہ ہو

خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہو

ع ۲

يُؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

ہے تو خدا اس کو ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اُس سے خبردار ہے۔

آیاتہا ۱۸ — (۶۴) سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۸) — رکوعاتہا ۲

سورۂ ۱؎ تغابن مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَ

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) خدا ہی کی تسبیح کرتی ہے اسی کی بادشاہت

لَهُ الْحَمْدُ ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ الَّذِيْ

ہے اور تعریف اسی کے لئے سزاوار ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے وہی تو ہے جس نے

خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

تم لوگوں کو پیدا کیا کوئی تم میں کافر ہے اور کوئی مومن اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

کو دیکھ رہا ہے اسی نے سارے آسمان و زمین کو حکمت و مصلحت سے پیدا کیا

بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

اور اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں تو بہت اچھی صورتیں بنائیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا

ہے جو کچھ سارے آسمان و زمین میں ہے وہ (سب) جانتا ہے اور جو کچھ تم چھپا کر یا علم کھلا

تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

کرتے ہو اس سے (بھی) واقف ہے اور خدا تو دل کے بھیدوں تک سے آگاہ ہے

الصُّدُوْرِ ۝ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫

کیا تمہیں ان کی خبر نہیں پہنچی جنھوں نے (تم سے) پہلے کفر کیا تو انھوں نے اپنے کام

۱؎ اس سورہ میں ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے انسان کی تخلیق اگلوں کا تذکرہ ایمان کا حکم اور اس کی جزا خدا اور رسول کی اطاعت مال و اولاد آزمائش ہے قرض حسنہ کی مثال وغیرہ مذکور ہے ۱۲

موت ٹل نہیں سکتی

ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے

انسان کی تخلیق

فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

کی سزا کا (دنیا میں) مزہ چکھ لیا اور (آخرت میں) تو اُن کے لئے دردناک عذاب ہے یہ

ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

اس وجہ سے کہ اُن کے پاس اُن کے پیغمبر واضح و روشن معجزے لے کر آچکے تھے تو کہنے

فَقَالُوْا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۫ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى

لگے کہ کیا آدمی ہمارے ہادی بنتے ہیں؟ غرض یہ لوگ کافر ہو بیٹھے اور منہ پھیر بیٹھے اور خدا نے بھی

اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ

(اُن کی) پروا نہ کی اور خدا بے پروا (اور) سزاوار حمد ہے کافروں کا خیال یہ ہے کہ یہ لوگ دوبارہ

لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ

نہ اٹھائے جائیں گے (اے رسول) تم کہدو ہاں اپنے پروردگار کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر جو کام

لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

تم کرتے رہے وہ تمہیں بتادے گا اور یہ (بات) خدا پر آسان ہے تو تم خدا اور

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ

اس کے رسول پر اور اُسی نور پر ایمان لاؤ جس کو ہم نے نازل کیا اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ

اس سے خبردار ہے۔ جب وہ قیامت کے دن تم سب کو جمع کرے گا پھر یہی ہار جیت کا دن

يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا

ہوگا اور جو شخص خدا پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے وہ اس سے اُس کی برائیاں دور

يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

کردے گا اور اس کو بہشت کے اُن باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

ہیں وہ ان میں ابدالآباد ہمیشہ رہے گا۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

اگلوں کا تذکرہ

ایمان کا حکم اور اسکی جزا

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ

اور جو لوگ کافر ہیں اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے یہی لوگ جہنمی ہیں کہ ہمیشہ

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ مَآ اَصَابَ مِنْ

اسی میں رہیں گے اور وہ (کیا) برا ٹھکانا ہے جب کوئی مصیبت

مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ

آتی ہے تو خدا کے اذن سے اور جو شخص خدا پر ایمان لاتا ہے تو خدا اس کے

قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا

قلب کی ہدایت کرتا ہے اور خدا ہر چیز سے خوب آگاہ ہے اور خدا کی اطاعت کرو اور

الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ

رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم نے منہ پھیرا تو ہمارے رسول پر صرف پیغام کا واضح کر کے

الْمُبِيْنُ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

پہنچا دینا فرض ہے خدا (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مومنوں کو

الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ

خدا ہی پر بھروسا کرنا چاہیے۔ اے ایماندارو لہ تمہاری بی بیوں اور تمہاری اولاد میں

وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَ

سے بعض تمہارے دشمن ہیں تو تم ان سے بچے رہو اور اگر تم معاف کر دو اور

تَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّمَآ

درگزر کرو اور بخش دو تو خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے تمہارے

اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ

مال اور تمہاری اولاد بس آزمائش ہے اور خدا کے ہاں تو بڑا اجر

عَظِيْمٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا

(موجود) ہے تو جہاں تک تم سے ہو سکے خدا سے ڈرتے رہو اور (اس کے احکام)

لہ حضرت رسول کی ہجرت کے بعد بعض مومنین ہجرت کرنا چاہتے تھے مگر جب ارادہ کرتے تو ان کی عورتیں اور لڑکے فریاد و زاری کرتے کہ اگر تم چلے جاؤ گے تو ہم ضائع و برباد ہو جائیں گے اس پر یہ لوگ رک جاتے تو خدا نے ان کے متنبہ کرنے کو یہ آیت نازل فرمائی پھر ان لوگوں نے بھی ہجرت کی اور اپنے لڑکوں کے بال پر عتاب کرنا چاہا تو خدا نے سفارش بھی کی ۱۲۰

وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ

سنو اور مانو اور اپنی بہتری کے واسطے (اس کی راہ میں) خرچ کرو اور جو شخص اپنے نفس کی

نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ

حرص سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ مرادیں پانے والے ہیں اگر تم خدا کو قرض حسنہ دو گے

قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ

تو وہ اُس کو تمہارے واسطے دونا کر دے گا اور تم کو بخش دے گا اور خدا تو بڑا قدر دان

حَلِيْمٌ ۝ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

بردبار ہے پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا غالب حکمت والا ہے۔

(۶۵) سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ (۹۹)

آیاتہا ۱۲ — رکوعاتہا ۲

سورہ طلاق مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ

اے رسول (مسلمانوں سے کہہ دو کہ) جب تم اپنی بیبیوں کو طلاق ۱؎ دو تو ان کی عدت (پاکی) کے

وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ

وقت طلاق دو اور عدہ کا شمار رکھو اور اپنے پروردگار خدا سے ڈرو اور (عدہ کے اندر) اُن کے گھر سے

مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ

نہیں نہ نکالو اور وہ خود بھی گھر سے نہ نکلیں مگر جب وہ کوئی صریحی بےحیائی کا کام کر بیٹھیں (تو نکال دینے میں

مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ

مضائقہ نہیں) اور یہ خدا کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں اور جو خدا کی حدوں سے تجاوز کرے گا تو اس نے اپنے اوپر آپ ظلم

ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝

کیا تو تو نہیں جانتا شاید خدا اس کے بعد کوئی بات پیدا کرے (جس سے مرد کو پچھتائے اور میل ہو جائے تو جب آپ اپنا عدہ

۱؎ اس سورۃ میں طلاق کے احکام خدا وقت سے زیادہ تفصیل نہیں دیتا لکھ کا تذکرہ حضرت کی رسالت زمین کے جتنے بھی آسمان کے برابر میں زمین کی مدح ذکر ہے۔ طلاق اگرچہ اسلام میں جائز ہے مگر بہت ناپسندیدہ اسی وجہ سے بعض احادیث میں اسے ابغض المباحات کہا گیا ہے اور اصل اگر یہ جائز نہ قرار دیا جاتا تو بہت بڑے فسادات ہوتے اور اسی وجہ سے دوسری قوموں کو جن کے مذہب میں طلاق نہیں بعض اوقات اسلام کے اس مسئلہ کی طرف بہ مجبوری رجوع کرنا پڑتا ہے مگر ساتھ ہی اس کے اس میں ایسی ایسی شرطیں ہیں کہ حتی الامکان اس کی نوبت نہ آئے شوہر واضح عاقل ہو اپنے ارادہ اور اختیار سے طلاق دے اور وہ بھی دو عادلوں کے سامنے دے اور زوجہ حیض و نفاس سے پاک ہو وغیرہ وغیرہ اگر نوبت آئے بھی تو دونوں میں کسی کی حق تلفی نہ ہو طلاق کے بعد عدہ اس واسطے ہے کہ شاید کوئی صورت ملاپ کی نکل آئے اور رجوع کرے اس کے علاوہ نسب میں گڑبڑ نہ ہو اگر عورت حاملہ ہے تو اس کا عدہ وضع حمل ہے۔

۱۴ - ۱۳ - ۱۵ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ

پورا کرنے کے قریب پہنچیں تو یا تم انھیں عنوان شائستہ سے روک لو یا اچھی طرح رخصت ہی کر دو اور

فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ

(طلاق کے وقت) اپنے لوگوں میں سے دو عادلوں کو گواہ قرار دے لو اور (گواہو) تم خدا کے واسطے ٹھیک ٹھیک

وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ يُؤْمِنُ

گواہی دینا ان باتوں سے اُس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو خدا اور روز آخرت پر ایمان

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ

رکھتا ہو اور جو خدا سے ڈرے گا تو خدا اس کے لئے نجات کی صورت

مَخْرَجًا ۝ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَن

نکال دے گا اور اُس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے وہم بھی نہ ہو

يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ۚ قَدْ

اور جس نے خدا پر بھروسا کیا تو وہ اس کے لئے کافی ہے بیشک خدا اپنے کام کو پورا کر کے

جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ

رہتا ہے خدا نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے اور جو عورتیں حیض سے مایوس ہو چکیں

مِن نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ

اگر تم کو ان کے عدہ میں شک ہو دے تو ان کا عدہ تین مہینے ہے اور (علی ہذا القیاس) وہ

يَحِضْنَ ۚ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ

عورتیں جن کو حیض نکلا ہوا ہی نہیں اور حاملہ عورتوں کا عدہ اُن کا بچہ جننا ہے۔ اور جو خدا سے ڈرتا ہے

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ۝ ذَٰلِكَ أَمْرُ

خدا اُس کے کام میں سہولت پیدا کرے گا یہ خدا کا حکم ہے جو

اللَّهِ أَنزَلَهُ إِلَيْكُمْ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ

خدا نے تم پر نازل کیا ہے اور جو خدا سے ڈرتا رہے گا تو وہ اس کے گناہ اُس سے دور کر دے گا

۱ اس سے اس حق کا اشارہ ہے کہ مرد یہ نہ سمجھے کہ نہیں نکال دوں گا تو اسے روٹی کپڑا دینے ہی کا نہیں ۱۲

۲ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ بیٹھے ہاتھ پاؤں توڑ کر گھر میں بیٹھے رہو اسلامی شریعت اس کی سخت مخالف ہے ... کر جب قرار پا جائے تو ... سکتے ہیں ۱۲

رزق جو پہنچے گا اس ... بہ مقتضائے ... گو ... ۱۲

۳ جب اس بات کا شک ہو کر ان کا خون زیادہ وقت ہونے کی وجہ سے بند ہوا ہے یا بیماری کی وجہ سے تب ان کا عدہ تین مہینے ہے اور جس عورت کا سن یقینی اتنا ہو کر اس کو حیض ... تو اس کے لئے عدہ نہیں ہے

۴ اس سے بھی وہ عورتیں مراد ہیں جو ابھی بالغ نہیں ہیں کیونکہ ان کے لئے عدہ نہیں بلکہ وہ عورتیں مقصود ہیں جن کا سن حیض ہو چکا ہو مگر کسی وجہ سے خون حیض نہ آیا ہو ان کا عدہ تین مہینہ ہے ۱۲

وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ۝ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ

اور اُسے بڑا اجر دیگا مطلقہ عورتوں کو (عدت تک) اپنے مقدور کے مطابق وہیں رکھو جہاں تم خود رہتے ہو

مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ۭ وَاِنْ

اور اُن کو تنگ کرنے کے لئے اُن کو تکلیف نہ پہنچاؤ اور اگر وہ حاملہ ہوں تو بچہ

كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ

جننے تک ان کا خرچ دیتے رہو پھر (بچہ جننے کے بعد) اگر وہ بچہ کو تمہاری خاطر

حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَ

سے دودھ پلائیں تو اُنھیں اُن کی (مناسب) اجرت دیدو اور باہم صلاحیت کے دستور کے مطابق بات چیت

اْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ

کرو اور اگر تم باہم کشمکش کرو تو بچہ کو اسکے (باپ کی) خاطر سے کوئی اور عورت دودھ پلائے گی. گنجائش

اُخْرٰى ۝ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ

والے کو اپنی گنجائش کے مطابق خرچ کرنا چاہیئے اور جس کی روزی تنگ ہو وہ جتنا خدا نے اسے دیا ہے اس

رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۭ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا

میں سے خرچ کرے خدا نے جس کو جتنا دیا ہے بس اسی کے مطابق تکلیف دیا کرتا ہے. خدا عنقریب ہی

مَآ اٰتٰىهَا ۭ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝ وَكَاَيِّنْ مِّنْ

تنگی کے بعد فراخی عطا کریگا اور بہت سی بستیوں (والے) نے اپنے پروردگار اور اس کے رسولوں کے

قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا

حکم سے سرکشی کی تو ہم نے اُن کا بڑی سختی سے حساب لیا اور

شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝ فَذَاقَتْ وَبَالَ

اُنھیں بُرے عذاب کی سزا دی تو اُنھوں نے اپنے کام کی

اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ

سزا کا مزہ چکھ لیا اور اُن کے کام کا انجام گھاٹا ہی تھا خدا نے اُن کے

اللہ کسی کو جتنا دیا ہے اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا

ع

اگلوں کا تذکرہ

لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ

لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے تو اے عقلمندو جو ایمان لاچکے ہو خدا سے ڈرتے رہو۔

الَّذِينَ آمَنُوا ۚ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ رَسُولًا

خدا نے تمہارے پاس (اپنی) یاد (قرآن) اور اپنا رسول بھیج دیا ہے جو تمہارے سامنے

يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا

واضح آیتیں پڑھتا ہے تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَمَنْ يُؤْمِنْ

اچھے اچھے کام کرتے رہے اُن کو (کفر کی) تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی کی

بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ

طرف نکال لائے اور جو خدا پر ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرے تو خدا اُس کو (بہشت کے

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ

اُن باغوں میں) داخل کریگا جنکے نیچے نہریں جاری ہیں ابد الآباد اُن میں رہیں گے خدا نے اُن کو

لَهُ رِزْقًا ۝ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ

اچھی (اچھی) روزی دی ہے خدا ہی تو ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور اُنہیں کے برابر

مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ

زمین کو بھی اُن میں خدا کا حکم نازل ہوتا رہتا ہے تاکہ تم لوگ جان لو کہ خدا ہر چیز پر

شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝

قادر ہے اور بے شک خدا اپنے علم سے ہر چیز پر حاوی ہے

(۶۶) سُورَةُ التَّحْرِيمِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۷)

آیاتہا ۱۲ — رکوعاتہا ۲

ل سورۂ تحریم مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع) کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ

اے رسول جو چیز خدا نے تمہارے لئے حلال کی ہے تم اس سے اپنی بیبیوں کی خوشنودی

اَزْوَاجِكَ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ

کے لئے کیوں کنارہ کشی کرو۔ اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے خدا نے تم لوگوں کے لئے تو تمہاری

تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

قسموں کا توڑ ڈالنا کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور خدا ہی تمہارا کارساز ہے اور وہی واقف کار حکمت والا ہے

وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ

اور جب پیغمبر نے اپنی بعض بی بی (حفصہ) سے چپکے سے کوئی بات کہی، پھر جب اس نے (باوجود

بِهٖ وَ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ اَعْرَضَ عَنْۢ

ممانعت) اس بات کی (عائشہ کو) خبر دی اور خدا نے اس امر کو رسول پر ظاہر کر دیا تو رسول نے (عائشہ کو) بعض بات

بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِيَ

(قصہ ماریہ) جتا دی اور بعض بات (قصہ شہد) ٹال دی غرض جب رسول نے اس واقعہ کی (حفصہ کو) خبر دی تو

الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ

وہ بولی آپ کو اس کی کس نے خبر دی رسول نے کہا مجھے بڑے واقف کار خبردار (خدا) نے بتایا تو (اے حفصہ و عائشہ) اگر تم دونوں

وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِيْلُ وَ صَالِحُ

اس حرکت سے توبہ کرو تو خیر کیونکہ تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہیں اور اگر تم دونوں رسول کی مخالفت میں ایک دوسرے کی اعانت کرتی رہو گی

الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝ عَسٰى رَبُّهٗۤ

تو کچھ پرواہ نہیں کیونکہ خدا اور جبرئیل اور تمام ایماندار نیک شخص ان کے مددگار ہیں اور ان کے علاوہ کل فرشتے مددگار ہیں

اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ

اگر رسول تم لوگوں کو طلاق دے دیں تو عنقریب ہی ان کا پروردگار تمہارے بدلے ان کو تم سے اچھی بیبیاں عطا کرے

مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓىِٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓىِٕحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ۝

جو فرماں بردار ایماندار (خدا و رسول کی) مطیع (گناہوں سے) توبہ کرنے والیاں عبادت گزار روزہ رکھنے والیاں بیاہی ہوئی

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا

اور بن بیاہی کنواریاں ہوں۔ اے ایمان دارو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ

وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓىِٕكَةٌ غِلَاظٌ

جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے اور ان پر وہ تند خو سخت مزاج فرشتے (مقرر) ہیں

شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا

کہ خدا جس بات کا حکم دیتا ہے اُس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم انھیں

يُؤْمَرُوْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ

ملتا ہے اُسے بجا لاتے ہیں (جب کفار دوزخ کے سامنے آئیں گے تو کہا جائیگا) کافرو آج

اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

بہانے نہ ڈھونڈو۔ جو کچھ تم کرتے تھے تمھیں اُسی کی سزا دی جائیگی۔ اے ایماندارو خدا کی

اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ

بارگاہ میں صاف خالص دل سے توبہ کرو تو (اس کی وجہ سے) اُمید ہے کہ تمہارا

يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

پروردگار تم سے تمہارے گناہ دور کر دے اور تم کو (بہشت کے) اُن باغوں میں داخل کرے جن کے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

نیچے نہریں جاری ہیں۔ اس دن جب خدا رسول کو اور ان لوگوں کو جو اُن کیساتھ ایمان

مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ

لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا (بلکہ) اُن کا نور اُن کے آگے آگے اور اُن کے داہنے طرف (روشنی

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى

کرتا ہوا) چل رہا ہوگا۔ اور یہ لوگ یہ دعا کرتے ہونگے پروردگارا ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر اور ہمیں بخش دے بیشک تو

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ

ہر چیز پر قادر ہے اے رسول کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو

الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ

اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ

بِئْسَ الْمَصِیْرُ ۞ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوا

کیا بُرا ٹھکانا ہے۔ خدا نے کافروں (کی عبرت) کے واسطے نوح کی

امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ

بی بی (واعلہ) اور لوط کی بی بی (واہلہ) کی مثل بیان کی ہے کہ یہ دونوں ہمارے

مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْهُمَا

بندوں کے تصرف میں تھیں۔ تو دونوں نے اپنے شوہروں سے لے دغا کیا تو انکے شوہر

مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا وَّ قِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیْنَ ۞ 10

خدا کے مقابلہ میں انکے مقابلہ میں اُنکے کچھ بھی کام نہ آئے اور اُن کو حکم دیا گیا کہ اور جانے والوں

وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ

کے ساتھ جہنم میں تم دونوں بھی داخل ہو جاؤ۔ اور خدا نے مومنین (کی تسلی) کے لئے ایک فرعون کی بی بی

اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ

(آسیہ) کی مثال بیان فرمائی ہے کہ جب اُس نے دُعا کی پروردگار میرے لئے اپنے ہاں بہشت میں ایک گھر بنا۔

وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ

اور مجھے فرعون اور اس کی کارستانی سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں کے ہاتھ سے چھٹکارا

الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۞ 11 وَ مَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْۤ

عطا فرما۔ اور (دوسری مثال) عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی

اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ صَدَّقَتْ

شرمگاہ کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور اُس

بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ ۞ 12 ع

نے اپنے پروردگار کی باتوں اور اُس کی کتابوں کی تصدیق کی اور فرمانبرداروں میں تھی۔

لے حضرت نوح کی بی بی نے تو یہ دغا کی کہ آپ لوگوں کی ہدایت کرتے اور یہ کمبخت لوگوں سے کہتی کہ نوح دیوانہ ہے میں تو اُس کے پاس رہا کرتی ہوں مجھ کو اس کی حالت خوب معلوم ہوتی ہے اور حضرت لوط کی بی بی یہ شرارت کرتی کہ جب تازہ وارد مہمان حضرت کے پاس آتا تو حضرت کا دل دکھانے اور مہمان کے ستانے کے واسطے قوم بدکار کے لوگوں کو خبر دیتی۔

وقف لازم

۲ ان کے ایمان کی یہ حالت تھی کہ جب فرعون کو اُن کے ایمان کی حالت معلوم ہوگئی تو اُسنے بہت تکلیفیں دیں، یہاں تک کہ جب انہوں نے نہ مانا تو فرعون نے ان کو دھوپ میں ڈال دیا اور ان کے سینے پر ایک بھاری پتھر رکھ دیا اسی وقت انھوں نے دُعا کی اور خدا نے قبول فرمائی اور یہ ساری جنت میں اپنی جگہ دیکھ... بعض روایات میں تو یہ بھی ہے کہ ان کا بدن بھی فرشتوں کے ذریعہ بہشت میں پہنچا دیا گیا۔ واللہ اعلم

آیاتها ۳۰ (۶۷) سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ (۷۷) رکوعاتها ۲

سورہ ملک مکہ میں نازل ہوا اور اس کی تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

جس (خدا) کے قبضے میں (سارے جہان کی) بادشاہت ہے وہ بڑی برکت والا ہے اور وہ ہر

قَدِيْرُ ۝ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ

چیز پر قادر ہے جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کام میں

اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝ الَّذِيْ

سب سے اچھا کون ہے۔ اور وہ غالب (اور) بڑا بخشنے والا ہے۔ جس نے سات

خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ

آسمان تلے اوپر بنا ڈالے۔ بھلا تجھے خدا کی آفرینش میں کوئی کسر نظر آتی

مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ

ہے۔ تو پھر آنکھ اٹھا کر دیکھ بھلا تجھے کوئی شگاف نظر آتا ہے۔ پھر

ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ

دوبارہ آنکھ اٹھا کر دیکھ تو (ہر بار تیری) نظر ناکام اور تھک کر تیری طرف پلٹ

حَسِيْرٌ ۝ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا

آئے گی۔ اور ہم نے نیچے والے (پہلے) آسمان کو تاروں کے چراغوں سے زینت دی ہے اور ان کو

رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝ وَلِلَّذِيْنَ

شیطانوں کے مارنے کا آلہ بنایا اور ہم نے ان کے لئے دہکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور جو لوگ اپنے

كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اِذَآ اُلْقُوْا

پروردگار سے منکر ہیں ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔ اور (وہ) بہت برا ٹھکانا ہے۔ جب یہ لوگ اس

الجزء ۲۹

ے۱ اس سورۃ میں اپنی قدرت کاملہ، جہنم کی حالت، خدا کو ہر چیز کا علم ہونا، مومن و کافر کی مثال، قیامت کا علم صرف خدا ہی کو ہے، بیان فرمایا ہے۔

ے۲ موت اور زندگی سے آزمائش کا یہ مطلب ہے کہ زندگی دی ہو تو عمل کر کے [illegible] خدا سے ڈرے۔

ے۳ یعنی جب شیاطین آسمانی خبروں کی ٹوہ لگانے جاتے ہیں تو فرشتے انہیں شہاب ثاقب سے مار کر ہٹا دیتے ہیں۔ یہ بات اگرچہ معمولی انسان کے دماغ میں آنے کی بات نہیں مگر اس کے حق ہونے میں شک نہیں۔ ......

ہزاروں باتیں ایسی ہیں کہ دنیا میں روز ظہور ہوا کرتی ہیں اور ہم ان کی کنہ سے واقف نہیں۔ اس کا ایک اور مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ہم نے ستاروں کو نجومیوں کی خیالی باتیں کرنے کا ذریعہ قرار دیا کہ نجوم کے متعلق خیالی باتیں کرنا اور شیاطین سے مدد لینا نجومی۔ اس کے ماننے میں تو شاید کسی کو عذر نہ ہوگا۔

فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ۝ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ

میں ڈالے جائیں گے تو اسکی بڑی چیخ سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی بلکہ گویا مارے جوش کے پھٹ پڑے گی

الْغَيْظِ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ۝

جب اس میں (انکا) کوئی گروہ ڈالا جائیگا تو ان سے داروغہ جہنم پوچھے گا کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانیوالا نہیں

قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ

آیا تھا۔ وہ کہیں گے ہاں ہمارے پاس ڈرانے والا تو ضرور آیا تھا مگر ہم نے اس کو جھٹلایا اور کہا خدا نے تو کچھ نازل نہیں

مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ۝ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا

کیا تم تو بڑی (گہری) گمراہی میں (پڑے) ہو اور (یہ بھی) کہیں گے کہ اگر (ان کی بات) سنتے یا

نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ فَاعْتَرَفُوا

سمجھتے تب تو (آج) دوزخیوں میں نہ ہوتے۔ غرض وہ اپنے گناہ کا اقرار کرلیں گے لے تو

بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ

دوزخیوں کو خدا کی رحمت سے دوری ہے بیشک جو لوگ اپنے پروردگار سے

رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ

بے دیکھے بھالے ڈرتے ہیں ان کے لئے مغفرت اور بڑا بھاری اجر ہے۔ اور تم لوگ اپنی بات

أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ أَلَا يَعْلَمُ

چھپا کے کرو یا کھلم کھلا۔ وہ تو دلوں کے بھیدوں تک سے خوب واقف ہے۔ بھلا جس نے پیدا کیا

مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ هُوَ الَّذِي جَعَلَ

وہ بے خبر ہے اور وہ تو بڑا باریک بین واقفکار ہے۔ وہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے

لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ

لئے نرم (و ہموار) کردیا تو اس کے اطراف ؎ و جوانب میں چلو پھرو اور اس کی (دی ہوئی) روزی کھا

وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝ أَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ

اور پھر اسی کی طرف قبر سے اٹھ کر جانا ہے۔ کیا تم اس سے جو آسمان میں حکومت کرتا ہے اس بات سے بے خوف ہو کہ

ؔ۱ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بندوں کے اپنے افعال اختیاری ہیں وہ ہرگز خدا کی طرف سے مجبور نہیں ہیں۔ ورنہ قیامت میں کہہ سکتے تھے کہ ہم کیا کریں۔ ہم تو مجبور تھے جو خدا نے چاہا کیا۔ ۱۲

ؔ۲ جب کفار کے تمام راز خدا نے ظاہر کر دیئے تو باہم یہ مشورہ کیا کہ اب ہم لوگ جو کچھ باتیں کریں آہستہ کریں تاکہ محمد کے خدا کو خبر نہ ہو اسی بنا پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

ؔ۳ حضرت ابن عباس کا خیال ہے کہ مناکب سے پہاڑ مراد ہیں۔ ۱۲

ع ۱ ۱۴

الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ۝ أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن

تم کو زمین میں دھنسا دے پھر وہ یکبارگی الٹ پلٹ کرنے لگے یا تم اس بات سے بےخوف ہو کہ جو آسمان میں

يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ۝ وَلَقَدْ

سلطنت کرتا ہے کہ تم پر پتھر بھری آندھی چلا دے تو تمہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا ہے اور

كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا

جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے جھٹلایا تھا تو دیکھ لو کہ میری ناخوشی کیسی تھی۔ کیا ان لوگوں نے اپنے سروں

إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا

پر چڑیوں کو اڑتے نہیں دیکھا جو پروں کو پھیلائے رہتی ہیں اور سمیٹ بھی لیتی ہیں۔ خدا کے سوا انہیں کوئی نہیں

الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ۝ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ

روکے رہ سکتا۔ بےشک وہ ہر چیز دیکھ رہا ہے۔ بھلا خدا کے سوا ایسا کون ہے

جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا

جو تمہاری فوج بن کر تمہاری مدد کرے۔ کافر لوگ تو دھوکے ہی (دھوکے)

فِي غُرُورٍ ۝ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ

میں ہیں۔ بھلا خدا اگر اپنی (دی ہوئی) روزی روک لے تو کون ایسا ہے جو تمہیں رزق دے۔ مگر

بَل لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ۝ أَفَمَن يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ

یہ کفار تو سرکشی اور نفرت (کے بھنور) میں پھنسے ہوئے ہیں۔ بھلا جو شخص اوندھا اپنے منہ کے بل چلے وہ (زیادہ)

أَهْدَىٰ أَمَّن يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ قُلْ هُوَ

ہدایت یافتہ ہوگا یا وہ شخص جو سیدھا صاف برابر راہ راست پر چل رہا ہو۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ خدا

الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ

تو وہی ہے جس نے تم کو نت نیا پیدا کیا اور تمہارے واسطے کان اور آنکھیں اور دل بنائے

قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ

مگر تم تو بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔ کہہ دو کہ وہی تو ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلا دیا اور

ؕ یہ کافر و مومن کی مثال ہے کہ جو دنیاوی زندگی کی راہ طے کر رہے ہیں مگر کافر اوندھے منہ چلتا ہے کہ اسے راستہ سجھائی نہیں دیتا اور مومن سیدھا سینہ تانے ہر طرف دیکھ بھال کر چلتا ہے۔ ۱۲-۳-۲

وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝٢٤ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن

اسی کے سامنے جمع کیے جاؤ گے۔ اور کفار کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (آخر) یہ وعدہ کب (پورا)

كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝٢٥ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ

ہوگا۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ (اس کا) علم تو بس خدا ہی کو ہے اور میں تو صرف صاف صاف (عذاب

مُّبِينٌ ۝٢٦ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا

سے) ڈرانے والا ہوں۔ تو جب یہ لوگ اسے قریب دیکھ لیں گے تو (خوف کے مارے) کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے اور

وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ ۝٢٧ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ

ان سے کہا جائے گا یہ وہی ہے جس کے تم خواستگار تھے۔ (اے رسولؐ) تم کہو کہ بھلا دیکھو تو کہ اگر خدا مجھ کو

أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَن مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَن يُجِيرُ الْكَافِرِينَ

اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے تو کافروں کو دردناک عذاب سے

مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝٢٨ قُلْ هُوَ الرَّحْمَٰنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا

کون پناہ دے گا؟ کہہ دو کہ وہی (خدا) بڑا رحم کرنے والا ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں اور ہم نے اسی

فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝٢٩ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ

پر بھروسہ کر لیا ہے تو تم عنقریب ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون صریح گمراہی میں (پڑا) ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ بھلا

أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ ۝٣٠

دیکھو تو اگر تمہارا پانی (زمین کے اندر) اتر جائے تو کون ایسا ہے جو تمہارے لئے پانی کا چشمہ بہا لائے۔

آياتها ٥٢ — (٦٨) سُورَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ (٢) — ركوعاتها ٢

سورہ قلم مکہ میں نازل ہوا اور اس کی باون آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ن ۚ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۝١ مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ۝٢

ن۔ قلم کی اور اس چیز کی جو (اہل قلم) لکھتے ہیں (اس کی) قسم ہے کہ تم اپنے پروردگار کے فضل و کرم سے دیوانے نہیں ہو۔

قیامت کا علم صرف خدا کو ہے

ف۱ اس سورہ میں مختصر طور پر ... کی صفت اور دین منکرین کے حالات مردوں کے باغ کا قصہ ... برابر نہیں ہو سکتے قیامت کا تذکرہ اور قرآن کی نصیحت ہے وغیرہ کا ذکر ہے ۱۲

ف۲ اگرچہ انسان روزمرہ کی معمولی چیزوں میں غور و فکر نہیں کرتا اور اسی وجہ سے خدا کی قدرت کا تماشا دیکھنا نصیب نہیں ہوتا اور جیسا ... قلم اور کتاب ہی کو دیکھو کہ یہ کیسی عجیب غریب ایجاد ہے ... یہی وہ چیز ہے جس پر دنیا کے تمام کارخانے کا دارومدار ہے اسی وجہ سے اس کی بڑی حکمت ہے اور حکمت ہی کی وجہ سے خدا نے اس کی قسم کھائی ہے ۱۲

ع ۲

غرور دولت کی مذمت

وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ۝٣ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝٤

اور تمہارے واسطے یقیناً وہ اجر ہے جو کبھی ختم ہی نہ ہوگا۔ اور بیشک تمہارے اخلاق لے بڑے (اعلیٰ درجے کے)

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ۝٥ بِأَييِّكُمُ الْمَفْتُونُ ۝٦ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ

ہیں تو عنقریب ہی تم بھی دیکھو گے اور یہ کفار بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں دیوانہ کون ہے۔ بیشک تمہارا پروردگار ان سے

أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝٧

خوب واقف ہے جو اس کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ۝٨ وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ ۝٩

تو تم جھٹلانے والوں کا کہنا نہ ماننا۔ وہ لوگ چاہتے ہیں کہ اگر تم نرمی اختیار کرو تو وہ بھی نرم ہو جائیں اور (دیکھو کسی)

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَهِينٍ ۝١٠ هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ۝١١ مَنَّاعٍ

ایسے کے کہنے میں نہ آنا جو بہت قسمیں کھاتا ذلیل اوقات عیب جو لے درجہ کا چغل خور مال کا بہت بخیل حد

لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝١٢ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ۝١٣ أَنْ كَانَ

سے بڑھا ہوا گنہگار تند مزاج اور اس کے علاوہ بدذات خود (حرام زادہ) بھی ہے چونکہ مال اور بہت سے بیٹے رکھتا ہے

ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ۝١٤ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ

جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو بول اٹھتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے افسانے ہیں۔ ہم عنقریب

الْأَوَّلِينَ ۝١٥ سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ ۝١٦ إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا

اس کی ناک پر داغ لگائیں گے۔ جس طرح ہم نے ایک لے باغ والوں کا امتحان لیا تھا اسی طرح

بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ۝١٧

ان کا امتحان لیا۔ جب انہوں نے قسمیں کھا کر کہا کہ صبح ہوتے ہم اس کا میوہ ضرور توڑ ڈالیں گے اور انشاء اللہ

وَلَا يَسْتَثْنُونَ ۝١٨ فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِنْ رَبِّكَ وَهُمْ

نہ کہا۔ تو وہ لوگ پڑے سو ہی رہے تھے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے (راتوں رات) ایک بلا پھر

نَائِمُونَ ۝١٩ فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ۝٢٠ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ۝٢١

گئی تو وہ (سارا باغ جل کر) ایسا ہو گیا جیسے بہت کالی رات۔ پھر یہ لوگ تڑکے تڑکے لگے باہم مل چلانے

لے آپ کے حالات زندگی پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے اخلاق کے اعلیٰ نمونے سیکڑوں نہیں ہزاروں تک پہنچے ہوئے ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اور معجزات سے قطع نظر کر کے اسلام کی ترقی سب سے زیادہ آپ کے اخلاق کی وجہ سے ہوئی۔ اسی بنا پر سعدی کہتے ہیں ؎

بہتر از ہزار معجزہ بیش
ادب ایک معجزہ خلق عظیم ۱۲

لے یہ سب وصف ولید بن مغیرہ کے ہیں جو بے باپ کا بیٹا تھا، قریش میں پرورش پا کر جب اٹھارہ برس کا ہو چکا تو مغیرہ نے اسے اپنا بیٹا بنا لیا ۱۲

لے صنعا یمن سے دو میل کے فاصلہ پر ضروان میں ایک باغ تھا اور اس کا مالک ایک نیک دل حق پسند آدمی تھا اس میں سے حق اللہ بھی دیتا تھا محتاجوں کو بھی کھلاتا مسکینوں کو بھی محروم نہ رکھتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو اس کے تین بیٹے وارث ہوئے اور اس سال باغ خوب پھلا تو دونوں بیٹوں نے آپس میں صلاح کی کہ اس سال اس میں سے کسی کو کچھ نہ دینا چاہیے تاکہ اس کی بدولت دولت مند ہو جائیں۔ منجھلے نے اگرچہ یہ کارروائی اختیار کرنی چاہا مگر ان لوگوں کی زیادتی اور شرارت سے ان کا ساتھی ہو گیا۔ غرض جب وہ تیار ہو گیا ۔۔۔ تو ایک دن قریب شام وہ لوگ گئے اور ارادہ کر کے گئے کہ کل اسے ضرور توڑیں گے مگر حق تعالیٰ بند کر دینے کی وجہ سے رات ہی کو ایسی آفت آئی کہ سارا باغ تباہ ہو گیا اور صبح کو دیکھا تو کچھ نہ تھا ۱۲

أَنِ اغْدُوا عَلٰى حَرْثِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ۝٢٢ فَانْطَلَقُوْا وَ

کہ اگر تم کو پھل توڑنا ہے تو اپنے باغ میں سویرے سے چلے چلو غرض وہ لوگ چلے اور آپس میں چپکے

هُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ۝٢٣ أَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ۝٢٤

چپکے کہتے جاتے تھے کہ آج یہاں تمہارے پاس کوئی فقیر نہ آنے پائے تو وہ لوگ بخل کے اہتمام کے ساتھ

وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ۝٢٥ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۝٢٦

پھل توڑنے کی ٹھانے ہوئے سویرے ہی جا پہنچے۔ پھر جب ریلا ہوا سیاہ دیکھا تو کہنے لگے ہم لوگ بھٹک گئے

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝٢٧ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا

(یہ ہمارا باغ نہیں پھر سوچ کر بولے) بات یہ ہے کہ ہم لوگ بڑے بدنصیب ہیں۔ جو ان میں منصف مزاج تھا کہنے لگا کیوں میں نے

تُسَبِّحُوْنَ ۝٢٨ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝٢٩ فَاَقْبَلَ

تم سے نہیں کہا تھا کہ تم لوگ خدا کی تسبیح کیوں نہیں کرتے۔ وہ کہنے لگے ہمارا پروردگار پاک ہے بیشک ہم ہی قصوروار تھے

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ۝٣٠ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا

لگے ایک دوسرے کے منہ در منہ ملامت کرنے۔ آخر سب نے اقرار کیا کہ ہائے افسوس بیشک ہم ہی خود سرکش تھے۔

طٰغِيْنَ ۝٣١ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

امید ہے کہ ہمارا پروردگار ہمیں اس کے بدلے اس سے بہتر باغ عنایت فرمائے ہم اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرتے ہیں

رٰغِبُوْنَ ۝٣٢ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ

(دیکھو) یوں عذاب ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اگر یہ لوگ

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٣ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ

سمجھتے ہوں۔ بیشک پرہیزگار لوگ اپنے پروردگار کے ہاں عیش و آرام کے باغوں

النَّعِيْمِ ۝٣٤ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ۝٣٥

میں ہوں گے۔ تو کیا ہم فرمانبرداروں کو نافرمانوں کے برابر کر دیں گے (ہرگز

مَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝٣٦ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۝٣٧

نہیں) تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسا حکم لگاتے ہو۔ یا تمہارے پاس کوئی (الہامی) کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو

١
یہ اسی چھوٹے لڑکے کا قول ہے جو بڑوں کو برے ارادوں سے روکتا تھا اور اوسط اس وجہ سے کہا کہ عمر میں اوسط تھا، اور وہ سب سے اچھا تھا اس وجہ سے اوسط فرمایا اور اس سے بھی اسی لحاظ سے منصف مزاج کا ترجمہ کیا ہے کیونکہ انصاف بھی ایک میانہ روی اور افراط و تفریط کے درمیان ہے۔١٢

٢
ان لوگوں نے توبہ استغفار پر اور اقرار جرم و ندامت پر رحم کھا کر خدا نے اس سے کہیں بہتر باغ عطا فرمایا جس کی نسبت مشہور ہے کہ اس کا نام حیوان رکھا گیا۔١٢

وقف لازم

ع

إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ۝٣٨ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا

ہو کہ جو چیز تم پسند کرو گے تم کو وہاں ضرور ملے گی۔ یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو روزِ قیامت تک

بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ۝٣٩ سَلْهُمْ

چلی جائیں گی کہ جو کچھ تم حکم دو گے وہی تمہارے لئے ضرور حاضر ہوگا۔ ان سے پوچھو کہ ان میں سے اس کا

أَيُّهُم بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ۝٤٠ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ

کون ذمہ دار ہے۔ یا (اس باب میں) ان کے اور لوگ بھی شریک ہیں۔ تو اگر یہ لوگ سچے ہیں تو اپنے

إِن كَانُوا صَادِقِينَ ۝٤١ يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ

شریکوں کو سامنے لائیں۔ جس دن پنڈلی کھول[1] دی جائے اور کافر لوگ سجدے کے لئے بلائے

إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝٤٢ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ

جائیں گے تو سجدہ نہ کر سکیں گے ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی رسوائی ان پر

تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ

چھائی ہوگی۔ اور (دُنیا میں) یہ لوگ سجدے کے لئے بلائے جاتے اور ہٹے کٹے

وَهُمْ سَالِمُونَ ۝٤٣ فَذَرْنِي وَمَن يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ ۖ

تندرست تھے۔ تو مجھے اس کلام کے جھٹلانے والے سے سمجھ لینے دو ہم ان کو آہستہ آہستہ

سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۝٤٤ وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ

اس طرح پکڑ لیں گے کہ ان کو خبر بھی نہ ہوگی اور میں ان کو مہلت دیئے جاتا ہوں بیشک میری تدبیر

إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ۝٤٥ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ

مضبوط ہے۔ (اے رسول) کیا تم ان سے (تبلیغ رسالت کا) کچھ صلہ مانگتے ہو کہ ان پر تاوان کا بوجھ پڑ

مُّثْقَلُونَ ۝٤٦ أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ۝٤٧ فَاصْبِرْ

رہا ہے۔ یا ان کے پاس غیب (کی خبر) ہے کہ یہ لوگ لکھ لیا کرتے ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کے حکم

لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ

کے انتظار میں صبر کرو اور مچھلی[2] (کا نوالہ ہونے) والے (یونس) کے ایسے نہ ہو جاؤ کہ جب وہ غصے میں بھرے

ع ۱۵

[1] پنڈلی کھولنا اپنے مخاطب کی مصیبت سے ڈالنا آتا ہے اور چونکہ قیامت سے بڑی کوئی مصیبت نہیں اس واسطے اس کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے ۱۲

[2] ہمارے دوست فاضل مولوی نذیر احمد خاں صاحب نے اس مقام پر حاشیہ میں لکھا ہے کہ صاحب الحوت کا ذوالنون کے یک معنی ہیں۔ مچھلی والا۔ مگر وہ لفظ اچھا نہیں۔ افسوس ہے فاضل صاحب نے اپنے اردو محاورات کا عربی محاورات پر قیاس کیا حالانکہ یہ کسی طرح جائز نہیں۔ اس کے علاوہ انہیں یہ خیال نہیں کہ صاحب کے معنی کیا کیا ہیں اور اس بنا پر صاحب الحوت کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ سخت تعجب خیز بات ہے کہ ایک ہندی شخص جو محاورات عرب سے پورا ماہر نہ ہو وہ قرآن کے الفاظ پر اعتراض کرے جس کے مقابلہ میں بڑے بڑے اہل زبان کے دم بند ہو گئے ۱۲

مَكْظُومٌ ﴿٤٨﴾ لَوْلَآ أَن تَدَٰرَكَهُۥ نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِۦ لَنُبِذَ بِٱلْعَرَآءِ وَ

ہوئے تھے اپنے پروردگار کو پکارا۔ اگر تمہارے پروردگار کی مہربانی ان کی یاوری نہ کرتی تو وہ چٹیل میدان میں ڈال دیئے جاتے اور

هُوَ مَذْمُومٌ ﴿٤٩﴾ فَٱجْتَبَٰهُ رَبُّهُۥ فَجَعَلَهُۥ مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿٥٠﴾ وَ

ان کا برا حال ہوتا۔ تو انکے پروردگار نے انکو برگزیدہ کرکے نیکوکاروں سے بنا دیا۔ اور کافر جب قرآن

إِن يَكَادُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَٰرِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا۟ ٱلذِّكْرَ

کو سنتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ تمہیں گھور گھور کر (راہِ راست سے) ضرور پھسلا دیں گے

وَيَقُولُونَ إِنَّهُۥ لَمَجْنُونٌ ﴿٥١﴾ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَٰلَمِينَ ﴿٥٢﴾

اور کہتے ہیں کہ یہ تو سڑی ہے۔ اور یہ (قرآن) تو سارے جہان کی نصیحت ہے۔

آیاتہا ۵۲ ۔ (۶۹) سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ (۷۸) ۔ رکوعاتہا ۲

سورۃ الحاقہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی باون آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ٱلْحَآقَّةُ ﴿١﴾ مَا ٱلْحَآقَّةُ ﴿٢﴾ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا ٱلْحَآقَّةُ ﴿٣﴾ كَذَّبَتْ

سچ مچ ہونے والی (قیامت)۔ وہ سچ مچ ہونے والی کیا چیز ہے؟ اور تم کو کیا معلوم کہ وہ سچ مچ ہونے والی کیا ہے؟ (وہی)

ثَمُودُ وَعَادٌۢ بِٱلْقَارِعَةِ ﴿٤﴾ فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا۟

کھڑکھڑانے والی (جس) کو (قوم) عاد و ثمود نے جھٹلایا۔ غرض (قوم) ثمود تو چنگھاڑ سے ہلاک کر دیئے

بِٱلطَّاغِيَةِ ﴿٥﴾ وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا۟ بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿٦﴾

گئے۔ رہے (قوم) عاد تو وہ بہت شدید تیز آندھی سے ہلاک کئے گئے۔ خدا نے اسے

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَٰنِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى

سات رات اور آٹھ دن لگاتار ان پر چلایا تو تو لوگوں کو اس طرح ڈھئے (مرے) پڑے

ٱلْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿٧﴾ فَهَلْ

دیکھتا کہ گویا وہ کھجوروں کے کھوکھلے تنے ہیں۔ تو کیا ان میں سے کسی کو بھی بچا ہوا دیکھتا

قرآن ایک نصیحت ہے

اس سورۃ میں قیامت کا ذکر، عاد و ثمود کی ہلاکت، قیامت میں نیکوکاروں کی حالت اور بدکاروں کی کیفیت، قرآن کی حقیقت وغیرہ مذکور ہے۔

عاد و ثمود کی ہلاکت

تَرٰى لَهُمۡ مِّنۡۢ بَاقِيَةٍ ۝۸ وَجَآءَ فِرۡعَوۡنُ وَمَنۡ قَبۡلَهٗ وَ

ہے۔ اور فرعون اور جو لوگ اس سے پہلے تھے اور وہ لوگ (قوم لوط) جو اُلٹی ہوئی بستیوں کے

الۡمُؤۡتَفِكٰتُ بِالۡخَاطِئَةِ ۝۹ فَعَصَوۡا رَسُوۡلَ رَبِّهِمۡ فَاَخَذَهُمۡ

رہنے والے تھے سب گناہ کے کام کرتے تھے۔ تو ان لوگوں نے اپنے پروردگار کے رسول کی نافرمانی

اَخۡذَةً رَّابِيَةً ۝۱۰ اِنَّا لَمَّا طَغَا الۡمَآءُ حَمَلۡنٰكُمۡ فِى الۡجَارِيَةِ ۝۱۱

کی تو خدا نے بھی اُن کی بڑی سختی سے لے کر ڈالی۔ جب پانی چڑھنے لگا تو ہم نے تم کو کشتی پر سوار کیا تاکہ ہم اسے تمہارے

لِنَجۡعَلَهَا لَكُمۡ تَذۡكِرَةً وَّتَعِيَهَاۤ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝۱۲ فَاِذَا نُفِخَ فِى

لئے یادگار بنائیں اور اسے یاد رکھنے والے کان سن کر یاد رکھیں۔ پھر جب صور میں ایک (بار) پھونک

الصُّوۡرِ نَفۡخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝۱۳ وَّحُمِلَتِ الۡاَرۡضُ وَالۡجِبَالُ فَدُكَّتَا

مار دی جائے گی اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر ایک بار گی (ٹکرا کر) ریزہ ریزہ کر

دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝۱۴ فَيَوۡمَئِذٍ وَّقَعَتِ الۡوَاقِعَةُ ۝۱۵ وَانۡشَقَّتِ

دیئے جائیں گے تو اس روز قیامت آ ہی جائے گی اور آسمان پھٹ

السَّمَآءُ فَهِىَ يَوۡمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝۱۶ وَّالۡمَلَكُ عَلٰٓى اَرۡجَآئِهَا ؕ وَيَحۡمِلُ

جائے گا تو وہ اس دن بہت پھُس پھُسا ہو گا اور فرشتے اس کے کنارے پر ہوں گے اور تمہارے

عَرۡشَ رَبِّكَ فَوۡقَهُمۡ يَوۡمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝۱۷ يَوۡمَئِذٍ تُعۡرَضُوۡنَ لَا

پروردگار کے عرش کو اس دن آٹھ فرشتے اپنے سروں پر اٹھائے ہوں گے اس دن تم سب (خدا کے سامنے)

تَخۡفٰى مِنۡكُمۡ خَافِيَةٌ ۝۱۸ فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيۡنِهٖ ۙ فَيَقُوۡلُ

پیش کئے جاؤ گے اور تمہاری کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی۔ تو جس کو (اس کا) نامۂ عمل داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا

هَآؤُمُ اقۡرَءُوۡا كِتٰبِيَهۡ ۝۱۹ اِنِّىۡ ظَنَنۡتُ اَنِّىۡ مُلٰقٍ حِسَابِيَهۡ ۝۲۰

تو وہ لوگوں سے کہیگا لیجئے میرا نامۂ عمل پڑھیے تو میں تو جانتا تھا کہ مجھے میرا حساب (کتاب) ضرور ملیگا

فَهُوَ فِىۡ عِيۡشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۲۱ فِىۡ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝۲۲ قُطُوۡفُهَا دَانِيَةٌ ۝۲۳

پھر وہ دل پسند عیش میں ہو گا بڑے عالیشان باغ میں جن کے پھل بہت جھکے ہوئے قریب ہونگے

ﻟﮧ سیوطی نے منصور ابن حرب، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابو نعیم، مردویہ نے مکحول سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسول نے فرمایا میں نے خدا سے عرض کی تھی کہ یہ کان علی کے بنا دے اسی وجہ سے حضرت علی فرماتے تھے کہ جو بات میں نے رسول سے سنی وہ کبھی نہ بھولا۔ اور ابن جریر، ابن ابی حاتم، واحدی، ابن عساکر، ابن مردویہ اور ابن نجار نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے جناب امیر سے فرمایا مجھے خدا نے حکم دیا ہے کہ میں تم کو اپنے سے قریب کروں، اور دور نہ کروں، اور تم کو تعلیم کروں اور تم یاد رکھو تم کو حق ہے کہ تم یاد رکھنا۔ اسی کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت علی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا یا علی خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو قریب کروں اور تعلیم کروں تاکہ تم یاد رکھو۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی اس وقت رسول اللہ نے فرمایا یا علی تم میرے علم کو یاد رکھنے والے کان ہو۔ دیکھو تفسیر در منثور ج ۶ صفحہ ۲۶۰ سطر ۷ تا ۱۵ مطبوعہ مصر ۱۲

ﻟﮧ آٹھ کی تعیین صاف کون مراد ہے پھر اس میں کیا کلام ہو سکتا ہے۔ اور کسی کا وہ عرش تشخیص اور ناول کی ضرورت نہیں اگلی فرشتے مراد ہیں اور ایک حدیث میں ہے کہ یہ شرف اس دن اولین و آخرین میں سے آٹھ خاصان خدا کو ہوگا۔ نوح ابراہیم موسیٰ عیسیٰ محمد مصطفیٰ علی حسن اور حسین علیہم السلام ۱۲

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيٓـًٔا بِمَآ أَسْلَفْتُمْ فِى الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝۲۴ وَأَمَّا

جو کارگزاریاں تم گزشتہ ایام میں کر کے آگے بھیج چکے ہو اس کے صلہ میں مزے سے کھاؤ پیو۔ اور جس کا نامۂ عمل

مَنْ أُوتِىَ كِتٰبَهُۥ بِشِمَالِهِۦ فَيَقُولُ يٰلَيْتَنِى لَمْ أُوتَ كِتٰبِيَهْ ۝۲۵

اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا اے کاش مجھ کو میرا نامۂ عمل نہ دیا جاتا، اور مجھے نہ معلوم

وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝۲۶ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝۲۷ مَآ أَغْنٰى

ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ اے کاش موت ابدی ہمیشہ کے لئے میرا کام تمام کر دیا ہوتا۔ افسوس میرا مال

عَنِّى مَالِيَهْ ۝۲۸ هَلَكَ عَنِّى سُلْطٰنِيَهْ ۝۲۹ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ۝۳۰

میرے کچھ بھی کام نہ آیا۔ ہائے میری سلطنت خاک میں مل گئی۔ (پھر حکم ہوگا) اسے گرفتار کر کے طوق پہنا دو

ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۝۳۱ ثُمَّ فِى سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا

پھر اسے جہنم میں جھونک دو۔ پھر ایک زنجیر میں جس کی ناپ ستر گز کی ہے اسے خوب جکڑ دو۔ کیونکہ یہ نہ تو

فَاسْلُكُوهُ ۝۳۲ إِنَّهُۥ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ۝۳۳ وَلَا

بزرگ خدا ہی پر ایمان لاتا تھا اور نہ محتاج کے کھلانے پر (لوگوں کو) آمادہ کرتا تھا

يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝۳۴ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا

تو آج نہ اس کا یہاں کوئی غمخوار ہے اور نہ پیپ کے سوا

حَمِيمٌ ۝۳۵ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ۝۳۶ لَّا يَأْكُلُهُۥٓ إِلَّا

اس کے لئے (کچھ) کھانا ہے جس کو گناہ گاروں کے سوا کوئی نہیں

الْخٰطِـُٔونَ ۝۳۷ فَلَآ أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ۝۳۸ وَمَا لَا تُبْصِرُونَ ۝۳۹

کھائے گا۔ تو مجھے ان چیزوں کی قسم ہے جو تم کو دکھائی دیتی ہیں اور جو تمہیں نہیں دکھائی

إِنَّهُۥ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝۴۰ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَّا

دیتیں کہ بیشک یہ (قرآن) ایک معزز فرشتے کا لایا ہوا پیغام ہے اور یہ کسی شاعر کی تک بندی نہیں تم

تُؤْمِنُونَ ۝۴۱ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝۴۲

لوگ تو بہت ہی کم ایمان لاتے ہو۔ اور نہ کسی کاہن کی (خیالی) بات ہے۔ تم لوگ تو بہت ہی کم غور کرتے ہو۔

قیامت میں بدکاروں کی کیفیت

ط
ابن عباس
سے روایت
ہے کہ اس
سے مراد علی
بن ابی طالب
ہیں ۱۳۰

قرآن کی حقیقت

تَنْزِيلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٤٣ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ

سارے جہان کے پروردگار کا نازل کیا ہوا (کلام) ہے۔ اگر رسولؐ ہماری نسبت کوئی جھوٹ بات

الْاَقَاوِيْلِ ۝٤٤ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝٤٥ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ

بنا لاتے تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے۔ پھر ہم ضرور ان کی گردن اڑا دیتے

الْوَتِيْنَ ۝٤٦ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝٤٧ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ

تو تم میں سے کوئی ان سے (مجھے) روک نہ سکتا۔ یہ تو پرہیزگاروں کیلئے نصیحت

لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٤٨ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ۝٤٩ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى

ہے۔ اور ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں کچھ لوگ (اسکے) جھٹلانیوالے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ

الْكٰفِرِيْنَ ۝٥٠ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۝٥١ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝٥٢

کافروں کی حسرت کا باعث ہے۔ اور اسمیں شک نہیں کہ یہ یقیناً برحق ہے۔ تو تم اپنے بزرگ پروردگار کی تسبیح کرو۔

(٧٠) سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ (٧٩)

اٰیاتہا — رکوعاتہا

سورۂ معارج مکہ میں نازل ہوا اور اس کی چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝١ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۝٢

ایک مانگنے والے نے کافروں کے لئے ہو کر رہنے والے عذاب کو مانگا جسکو کوئی ٹال نہیں سکتا جو

مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝٣ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ

درجے والے خدا کی طرف سے (ہونے والا) تھا۔ جس کی طرف فرشتے اور روح الامین چڑھتے ہیں اور یہ ایک

كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝٤ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝٥

دن میں (اتنی مسافت طے کرتے ہیں) جس کا اندازہ پچاس ہزار برس کا ہوگا۔ تو تم اچھی طرح (ان کی تکلیفوں کو) برداشت

اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝٦ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝٧ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝٨

کرتے رہو۔ وہ (قیامت) انکی نگاہوں میں بہت دور ہے اور ہماری نظر میں نزدیک۔ جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی سا ہو جائیگا

لے اس سورہ میں حارث بن نعمان کا جناب امیرؑ کی عداوت سے معذب اور جلد ہونا، قیامت کی کیفیت، انسان کا بخیل ہونا، سنتی نماز کا ذکر اور اچھی نماز کا تذکرہ، نصیحت کا ذکر وغیرہ مذکور ہے۔

لے جب حضرت رسولؐ نے جناب امیرؑ کو غدیر خم میں اپنا خلیفہ نامزد کیا اور یہ خبر اطراف و بلاد میں پھیلی تو حارث بن نعمان فہری مدینہ میں آیا اور اپنے اونٹ سے اترا اور آنحضرتؐ کے پاس پہنچا اور آپ اس وقت اصحاب کے مجمع میں تشریف فرما تھے۔ کہنے لگا اے محمدؐ آپ نے ہم کو حکم دیا کہ توحید کو مانیں ہم نے مان لیا، اپنی رسالت کو مانیں مان لیا، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج کا حکم دیا مان لیا، اس پر بھی تم کو چین نہ آیا کہ اپنے چچا زاد بھائی کو ہمارا حاکم بنا دیا، یہ تم نے اپنی طرف سے کیا ہے یا خدا کی طرف سے۔ آپؐ نے فرمایا: خدا کی قسم خدا کی طرف سے۔ یہ سنکر حارث پچھلے پاؤں پلٹا اور کہتا جاتا تھا کہ خداوندا اگر یہ سچ کہتے ہیں تو تو آسمان سے ایک پتھر یا کوئی عذاب نازل کر۔ ابھی وہ اپنی سواری تک نہ پہنچا تھا کہ ایک پتھر اس کے سر پر گرا اور اس کے پاخانہ کے مقام سے نکل گیا۔ اسی وقت آیت نازل ہوئی۔ درمنثور، تفسیر ثعلبی۔

وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝ وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ۝

اور پہاڑ دھنکے ہوئے اون کا سا باوجودیکہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے

يُبَصَّرُونَهُمْ ۚ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ

گا۔ گنہگار آرزو کرے گا کہ کاش اس دن کے عذاب کے بدلے اس کے بیٹوں اور اس کی

بِبَنِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ۝ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ۝ وَ

بیوی اور اس کے بھائی اور اس کے کنبے کو جس میں وہ رہتا تھا اور جتنے آدمی روئے زمین پر ہیں سب

مَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ ۝ كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَظَىٰ ۝ نَزَّاعَةً

کو لے لیں اور اس کو چھٹکارا دے دیں (مگر) یہ ہرگز نہ ہوگا (جہنم کی) وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے کہ کھال کو ادھیڑ کر

لِلشَّوَىٰ ۝ تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ۝ وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ۝ إِنَّ

رکھ دے گی (اور) ان لوگوں کو اپنی طرف بلاتی ہوگی جنہوں نے (دین سے) پیٹھ پھیری اور منہ موڑا

الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۝ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ۝ وَإِذَا مَسَّهُ

اور مال جمع کیا اور بند کر رکھا۔ بیشک انسان بڑا لالچی پیدا ہوا ہے جب اسے تکلیف پہنچی تو گھبرا گیا

الْخَيْرُ مَنُوعًا ۝ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ

اور جب اسے فراخی حاصل ہوئی تو بخیل بن بیٹھا مگر جو لوگ نماز پڑھتے ہیں جو اپنی نماز کا التزام رکھتے ہیں

دَائِمُونَ ۝ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ ۝ لِلسَّائِلِ وَ

اور جن کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے کے لئے ایک مقرر حصہ ہے اور جو لوگ روز

الْمَحْرُومِ ۝ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ

جزا کی تصدیق کرتے ہیں اور جو لوگ اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرتے

مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ ۝ إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ۝

رہتے ہیں۔ بیشک ان کے پروردگار کا عذاب بےخوف ہونے کی چیز نہیں اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی اپنی بیویوں اور

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ

اپنی لونڈیوں کے سوا سے حفاظت کرتے ہیں تو ان لوگوں کی ہرگز ملامت نہیں کی

(انسان بڑا لالچی ہے)

۱؎ عاصمی نے زین الفتیٰ میں ایک طولانی حدیث جناب امیرؑ سے نقل کی ہے جس کا ایک فقرہ یہ ہے کہ حضرت نے [illegible] خدا کی قسم [illegible] انسان [illegible] [illegible] ہے خدا کی قسم چاہے سوا کوئی [illegible] نہیں ہے اور یہ خدا کا فضل ہے جس کو چاہے عطا فرمائے۔ ۱۲

(نمازی مومن [illegible])

۲؎ ایک حدیث میں ہے کہ اس سے نفل نماز مراد ہے۔ ۱۲

أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٣٠﴾ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَآءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰٓئِكَ

جائے گی۔ تو جو لوگ ان کے سوا اور کے خواستگار ہوں تو یہی لوگ

هُمُ الْعَادُونَ ﴿٣١﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴿٣٢﴾

حد سے بڑھ جانے والے ہیں اور جو لوگ اپنی امانتوں اور عہدوں کا لحاظ رکھتے ہیں اور جو لوگ

وَالَّذِينَ هُم بِشَهَادَاتِهِمْ قَآئِمُونَ ﴿٣٣﴾ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ

اپنی شہادتوں پر قائم رہتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنی نمازوں[1] کا خیال رکھتے ہیں

يُحَافِظُونَ ﴿٣٤﴾ أُولَٰٓئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ ﴿٣٥﴾ فَمَالِ الَّذِينَ

یہی لوگ (بہشت کے) باغوں میں عزت سے رہیں گے۔ تو اے رسول(ان) کافروں

كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ﴿٣٦﴾ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ

کو کیا ہو گیا ہے کہ تمہارے پاس گروہ گروہ داہنے سے بائیں سے دوڑے چلے آرہے

عِزِينَ ﴿٣٧﴾ أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿٣٨﴾

ہیں۔ کیا ان میں سے ہر شخص اسی کا متمنی ہے کہ چین کے باغ (بہشت) میں داخل ہوگا

كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ فَلَآ أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَ

ہرگز نہیں۔ ہم نے ان کو جس (گندی) چیز سے پیدا کیا یہ لوگ جانتے ہیں۔ تو ہمیں مشرقوں[2] اور مغربوں کے پروردگار

الْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ﴿٤٠﴾ عَلَىٰٓ أَن نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا

کی قسم کہ ہم ضرور اس بات کی قدرت رکھتے ہیں کہ ان کے بدلے ان سے بہتر لوگ لا بسائیں اور ہم

نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٤١﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا

عاجز نہیں ہیں۔ تو (تم) ان کو چھوڑ دو کہ باطل میں پڑے کھیلتے رہیں یہاں تک کہ جس دن کا ان سے

يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٤٢﴾ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ

وعدہ کیا جاتا ہے ان کے سامنے آموجود ہو۔ اسی دن یہ لوگ قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑیں گے

سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿٤٣﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ

گویا وہ کسی جھنڈے کی طرف دوڑے چلے جاتے ہیں۔ (ندامت سے) ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ ان

[1] ایک حدیث میں ہے کہ اس سے بھی نمازیں مراد ہیں ۱۲۔

[2] موسم کے بدلنے سے آفتاب و ماہتاب ستاروں کے طلوع و غروب کی جگہیں بھی بدل جاتی ہیں اس لحاظ سے مشارق و مغارب کہتے ہیں کوئی مضائقہ نہیں ۱۲۔

تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ۝ ٤٤

پر رسوائی چھائی ہوئی ہوگی۔ یہی وہ دن ہے جس کا اُن سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

آیاتها (۲۸) سُورَةُ نُوحٍ مَكِّيَّةٌ (۷۱) رکوعاتها (۲)

سورۂ نوح مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن

ہم نے نوح کو اس کی قوم کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا کہ پیشتر اس کے کہ ان پر درد ناک عذاب آئے ان کو

يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝

اس سے ڈراؤ۔ تو نوح اپنی قوم سے کہنے لگے اے میری قوم! میں تم کو صاف صاف ڈر سناتا اور

أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ۝ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ

سمجھاتا ہوں کہ تم لوگ خدا کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو خدا تمہارے گناہ

وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ ۖ

بخش دے گا اور تمہیں (موت کے) مقرر وقت تک باقی رکھے گا۔ بےشک جب خدا

لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ۝

کا مقرر کیا ہوا وقت آجاتا ہے تو پیچھے نہیں جا سکتا۔ کاش تم سمجھتے ہوتے۔ جب لوگوں نے نہ مانا تو (نوح نے) عرض کی کہ پروردگار

فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا ۝ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ

میں اپنی قوم کو (ایمان کی طرف) رات دن بلاتا رہا۔ لیکن میرے بلانے سے وہ اور زیادہ گریز کرتے رہے۔ اور جب جب میں نے ان کو بلایا کہ (توبہ کریں اور) تو ان کو

جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا

معاف کرے تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور (مجھ سے چھپنے کو) کپڑے اوڑھ لیے

وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝ ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝ ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنتُ

اور اڑ گئے اور بہت شدت سے اکڑ بیٹھے۔ پھر میں نے ان کو بالاعلان بلایا پھر ان کو ظاہر سمجھایا اور

۱؎ اس سورۃ میں حضرت نوح کا قصہ، توبہ استغفار کے فوائد، خدا کی قدرتیں، قصہ نوح کا بقیہ وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

۲؎ آپ پہلے بالا علان دعوت دیتے تھے کہ جو طریقہ تھا لوگوں کے دروازوں پہ جاتے تھے اور بلند آواز سے فرماتے تھے بھائیو کہو لا الہ الا اللہ تاکہ رستگاری پاؤ۔ اور آہستہ کہنے کا یہ طریقہ تھا کہ جب کسی کو تنہا پاتے تو اس کے کان کے قریب جاتے اور ایمان لانے کو فرماتے۔ غرض یہ بھی ایک طریقہ تھا۔ ورنہ اور طریقے بھی تعلیم و تلقین کے آپ نے اختیار رکھے تھے اس لوگ آپ کے سامنے سے گزرتے تو اپنے منہ ہاتھ چھپا لیتے تاکہ وہ ہم پھر کچھ نہ کہیں۔ ۱۲

وقف لازم

لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ﴿٩﴾ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ

ان کی پوشیدہ بھی فہمائش کی (اور) میں نے ان سے کہا اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا مانگو کہ بیشک وہ بڑا

كَانَ غَفَّارًا ﴿١٠﴾ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ﴿١١﴾ وَيُمْدِدْكُمْ

بخشنے والا ہے۔ (اور) وہ تم پر آسمان سے موسلادھار پانی برسائے گا اور مال اور اولاد میں

بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا ﴿١٢﴾

ترقی دے گا اور تمہارے لئے باغ بنائے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کرے گا۔

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ﴿١٣﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ﴿١٤﴾ أَلَمْ

تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم خدا کی عظمت کا ذرا بھی خیال نہیں کرتے۔ حالانکہ اس نے تمکو طرح طرح کا پیدا کیا۔ کیا تم نے

تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ﴿١٥﴾ وَجَعَلَ الْقَمَرَ

غور نہیں کیا کہ خدا نے سات آسمان اوپر تلے کیونکر بنائے اور اسی نے اُن میں چاند کو نور بنایا اور

فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿١٦﴾ وَاللَّهُ أَنْبَتَكُمْ مِنَ

سورج کو روشن چراغ بنا دیا۔ اور خدا ہی نے تم کو زمین سے پیدا کیا پھر

الْأَرْضِ نَبَاتًا ﴿١٧﴾ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ﴿١٨﴾ وَاللَّهُ

تم کو اسی میں دوبارہ لے جائے گا اور (قیامت میں) اسی سے نکال کھڑا کرے گا۔ اور خدا ہی

جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا ﴿١٩﴾ لِتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿٢٠﴾

نے زمین کو تمہارے لئے فرش بنایا تاکہ تم اسکے بڑے بڑے کشادہ رستوں پر چلو پھرو (پھر)

قَالَ نُوحٌ رَبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَنْ لَمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَ

نوح نے عرض کی پروردگار ان لوگوں نے میری نافرمانی کی اس شخص کے تابعدار ہوئے جس کو اس کے مال اور

وَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ﴿٢١﴾ وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿٢٢﴾ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ

اولاد نے نقصان کے سوا فائدہ نہ پہنچایا۔ اور وہ (بڑی) بڑی چالیں چلے (بڑی بڑی) مکاریاں کیں اور کہنے لگے کہ اپنے

آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَ

معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور ود کو اور سواع کو اور نہ یغوث و یعوق و نسر کو چھوڑنا۔ اور انہوں

استغفار کے فوائد

[1] ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت علیؓ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور عرض کی کہ حضرت میں بہت گناہ کرتا ہوں آپ نے فرمایا استغفار کر۔ دوسرے نے کہا میری زراعت و درخت خشک ہو گئے ہیں فرمایا استغفار کر۔ تیسرے نے بارش کی کمی کی شکایت کی فرمایا استغفار کر۔ چوتھے نے قحط سالی بیان کی فرمایا استغفار کر۔ پانچویں نے بے اولادی کا شکوہ کیا فرمایا استغفار کر۔ غرض اسی طرح اور کئی آدمی آئے اور سب کو استغفار کا حکم دیا میں نے عرض کی آپ نے مختلف سوالات کا ایک ہی جواب دیا تو آپ نے فرمایا کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی ہے فقلت استغفروا ربکم ۱۲ منہ

خدا کی قدرت کاملہ

ع ۱

انسان کی پیدائش

[2] حضرت آدم ابوالبشر مٹی ہی سے پیدا ہوئے یا یہ مطلب ہو کہ نطفہ جس سے انسان پیدا ہوتا ہے اس کی اصل بھی غذا ہے اور غذا زمین ہی سے نکلتی ہے۔ ۱۲

نَسْرًا ۝ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ۝

نے بہتیروں کو گمراہ کر چھوڑا اور تُو ان ظالموں کی گمراہی کو اور بڑھا دے ۔ (آخر) وہ اپنے گناہوں کی

مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُم مِّن

بدولت (پہلے) تو ڈبو دیے گئے پھر جہنم میں جھونکے گئے تو ان لوگوں نے خدا کے سوا کسی کو

دُونِ اللَّهِ أَنصَارًا ۝ وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ

اپنا مددگار نہ پایا ۔ اور نوحؑ نے عرض کی پروردگار (اُن) کافروں میں سے روئے زمین

مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ

پر کسی کو بستا ہوا نہ رہنے دے کیونکہ اگر تو ان کو چھوڑے گا تو یہ (پھر) تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور

وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ رَّبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ

ان کی اولاد بھی ان گنہگار اور کافر ہی ہوگی ۔ پروردگار مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو مومن میرے گھر میں آئے اس کو

بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝

اور تمام ایماندار مردوں اور مومنہ عورتوں کو بخش دے اور ان ظالموں کی بس تباہی کو اور زیادہ کر ۔

آیاتها ٢٨ (٧٢) سُورَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ (٤٠) رکوعاتها ٢

سورۂ جن مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع) کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا

(اے رسول لوگوں سے) کہدو کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (اس کتاب) قرآن کو جی لگا کر سنا تو کہنے لگے کہ ہم

قُرْآنًا عَجَبًا ۝ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ

نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو بھلائی کی راہ دکھاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم کسی کو اپنے پروردگار کا

بِرَبِّنَا أَحَدًا ۝ وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا

شریک نہ بنائیں گے اور یہ کہ ہمارے پروردگار کی شان بہت بڑی ہے اس نے نہ کسی کو اپنی بیوی بنایا اور نہ بیٹا

۱؎ اس سورۃ میں جنات کے ایک گروہ کی حکایت اور ان کا ایمان لانا ... خاص خدا کی عبادت کے لیے ... حالت عجیب ... خدا ہے۔۱۲

۲؎ ابن عباس کی روایت ہے کہ جب حضرت رسالت کے خلعت سے سرفراز ہوئے اور جنوں کو آسمان پر جانا بند ہو گیا تو وہ لوگ کہنے لگے کہ عالم میں کوئی نیا حادثہ ہوا ہے۔ اس بنا پر کچھ جنات اس کی تفتیش کے لیے متفرق ہو گئے ... حضرت کو بازار عکاظ میں دیکھا کہ آپ اپنے اصحاب کے ساتھ نماز صبح میں مشغول ہیں ... حضرت کو قرآن پڑھتے سنا تو کہنے لگے یہی وہ چیز ہے جس نے ہم لوگوں کو آسمان پر جانے سے روکا ہے۔ آخر یہ لوگ اپنی قوم کی طرف چلے اور جا کر بیان کیا۔۱۲

وَلَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝ ۵

بیٹی اور یہ کہ ہم میں سے بعض بیوقوف خدا کے بارے میں حد سے زیادہ لغو باتیں بنایا کرتے تھے۔

وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝

اور یہ کہ ہمارا تو خیال تھا کہ آدمی اور جن خدا کی نسبت جھوٹی بات نہیں بول سکتے اور یہ کہ آدمیوں

وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ

میں سے کچھ لوگ جنات میں سے بعض لوگوں کی پناہ پکڑا کرتے تھے تو (اس سے) ان کی سرکشی

الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ

اور بڑھ گئی اور یہ کہ جیسا تمہارا خیال ہے ویسا ہی ان کا بھی اعتقاد تھا کہ خدا کسی

لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا

کو ہرگز دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔ اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اس کو بھی بہت

مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا

قوی نگہبانوں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا اور یہ کہ پہلے ہم وہاں بہت سے مقامات

مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝

میں (باتیں) سننے کے لئے بیٹھا کرتے تھے۔ مگر اب کوئی سننا چاہے تو اپنے لئے شعلہ تیار پائے

وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِى الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ

گا۔ اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ اس سے اہل زمین کے حق میں برائی مقصود ہے یا ان کے پروردگار

رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ

نے انکی بھلائی کا ارادہ کیا ہے اور یہ کہ ہم میں سے کچھ لوگ تو نیکوکار ہیں اور کچھ اور طرح کے ہم لوگوں کے

كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۝ وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِى

بھی تو کئی طرح کے فرقے ہیں اور یہ کہ ہم سمجھتے تھے کہ ہم زمین میں (رہ کر) خدا کو ہرگز ہرا نہیں

الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى

سکتے اور نہ بھاگ کر اس کو عاجز کر سکتے ہیں اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت (کی کتاب) سنی تو اس پر ایمان

له جو باتیں حضرت وثنا اسکی ذات وصفات کے شان کے خلاف ہیں مثلاً اسکی طرف اولاد وزوجہ وغیرہ کی نسبت کرنا ۱۲

اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ یُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ بَخْسًا وَّ لَا

لائے۔ تو جو شخص اپنے پروردگار پر ایمان لائے گا تو اس کو نہ نقصان کا خوف ہے اور نہ ظلم کا اور یہ کہ ہم میں کچھ

رَهَقًا ۝١٣ وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ

لوگ تو فرمانبردار ہیں اور کچھ لوگ نافرمان ہیں تو جو لوگ فرمانبردار ہیں وہ تو

فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝١٤ وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ

سیدھے راستے پر چلے اور جو نافرمان ہیں تو وہ جہنم کے کندے بنے

فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝١٥ وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِیْقَةِ

اور (اے رسول تم کہدو) کہ اگر یہ لوگ سیدھی راہ پر قائم رہتے تو ہم ان کو افراط سے

لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۝١٦ لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَ مَنْ یُّعْرِضْ

پانی سے سیراب کرتے تاکہ اس سے ان کی آزمائش کریں۔ اور جو شخص اپنے پروردگار

عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ یَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝١٧ وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ

کی یاد سے منہ موڑے گا تو وہ اس کو سخت عذاب میں جھونکے گا اور یہ کہ مسجدیں خاص خدا

لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝١٨ وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ

کی ہیں تو خدا کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرو اور یہ کہ جب اس کا بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

یَدْعُوْهُ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لِبَدًا ۝١٩ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ

کی عبادت کو کھڑا ہوا تو لوگ اس کے گرد ہجوم کر کے گرے پڑتے ہیں۔ (اے رسول) تم کہدو کہ میں تو

وَ لَآ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ۝٢٠ قُلْ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا ۝٢١

اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں اور اس کا کسی کو شریک نہیں بناتا۔ (یہ بھی) کہدو کہ میں تمہارے حق میں برائی

قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ۬ وَّ لَنْ اَجِدَ مِنْ

کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ بھلائی کا۔ (یہ بھی) کہدو کہ مجھے خدا (کے عذاب) سے کوئی بھی پناہ نہیں دے سکتا

دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝٢٢ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِسٰلٰتِهٖ ؕ وَ مَنْ یَّعْصِ

اور میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ نہیں دیکھتا ہوں ہاں خدا کی طرف سے (احکام کے) پہنچا دینے اور اس کے پیغاموں کے

۱ مطلب یہ ہے کہ جس طرح نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کو اور یہود نے حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا سمجھ کر اپنی عبادتوں میں خدا کا شریک کر لیتے ہیں ویسا تم نہ کرو بلکہ مسجدوں میں صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کرو ۱۲

۲ حضرت رسول جو ایک نئی قسم کی نماز پڑھتے تو کفار تماشہ کو آپ کو گھیر لیتے۔ اس وجہ سے آپ کو حکم ہوا کہ تم انہیں عبادت اور اپنی رسالت کی حقیقت سمجھا دو ۱۲

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۝٢٣

سوا کچھ نہیں کرسکتا اور جس نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو اس کے لئے یقیناً جہنم کی آگ ہے

حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ

جس میں وہ ہمیشہ اور ابد الآباد تک رہیں گے۔ یہاں تک کہ جب یہ لوگ ان چیزوں کو دیکھ لیں گے جنکا ان سے وعدہ

نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝٢٤ قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ

کیا جاتا ہے تو ان کو معلوم ہو جائیگا کہ کس کے مددگار کمزور اور کس کا شمار کم ہے۔ (اے رسول) کہدو کہ میں نہیں جانتا

اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ۝٢٥ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ

کہ جس (دن) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا میرے پروردگار نے اسکی مدت دراز کر دی ہے۔ (وہی) غیب (کا) جاننے والا ہے اور

اَحَدًا ۝٢٦ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ

اپنی غیب کی بات کسی پر ظاہر نہیں کرتا مگر جس پیغمبر کو پسند فرمائے تو اس کے آگے اور پیچھے نگہبان (فرشتے)

بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝٢٧ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا

مقرر کر دیتا ہے۔ تاکہ دیکھ لے کہ انھوں نے اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچا دیئے اور

رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝٢٨

(یوں تو) جو کچھ انکے پاس ہے وہ سب پر حاوی ہے اور اس نے ایک ایک چیز گن رکھی ہے

آیاتها ٢٠ — (٧٣) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ (٣) — رکوعاتها ٢

سورہ مزمل مکہ میں نازل ہوا اور اس کی بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝١ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝٢ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ

اے (میرے) چادر لپیٹنے والے (رسول) رات کو (نماز کے واسطے) کھڑے رہو مگر (پوری رات) نہیں تھوڑی رات

مِنْهُ قَلِيْلًا ۝٣ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝٤

آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کر دو یا اس سے کچھ بڑھا دو اور قرآن کو باقاعدہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو ہم عنقریب

لہ اس سورة میں نماز نوافل کا حکم ... عبادت رات ہی کو ہوتی ہے ... نوافل میں آسانی وغیرہ کو ہے ۱۲۔

لہ وحی کے وقت آنحضرت پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے ہم تو بتا نہیں سکتے مگر اتنا جانتے ہیں کہ جس وقت شدت کے جاڑے میں بھی آپ پسینہ پسینہ ہو جاتے تھے حتیٰ کہ ابتدائے نبوت میں جب آپ فرشتہ کی آواز سنتے تو اپنی بیوی حضرت خدیجہ سے فرماتے مجھے کپڑے لپیٹ دو چنانچہ ایک مرتبہ اسی حالت میں آپ تھے ... محبوب کی ہر ادا پسند ہوتی ہے اسی وجہ سے خدا نے ان ہی الفاظ سے خطاب کیا ۱۲۔

لہ واجبی پنجگانہ نمازوں کے علاوہ شب ... رکعتیں ... حضرت رسول پر واجب تھیں ... نماز ... شامل ہے ... ان نمازوں کے علاوہ اور بھی ... پڑھا کرتے تھے اسی کی نسبت خدا نے آنحضرت کو اختیار دیا ہے کہ خواہ آدھی رات پڑھو یا اس سے کم یا زیادہ ... موسم کے اعتبار سے ... جاڑوں میں ... ہوتی ہے ... رات ... گرمیوں میں جب رات چھوٹی ہوتی ...

إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ۝ إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ

پر ایک بھاری حکم نازل کریں گے۔ اس میں شک نہیں کہ رات کا اٹھنا خوب (نفس کا) پامال کرنے

أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا ۝ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ۝

اور بہت ٹھکانے سے ذکر کا وقت ہے۔ دن کو تو تمہارے اور بہت بڑے بڑے شغل ہیں۔ تو تم

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ

اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو۔ وہی مشرق اور مغرب کا مالک

الْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا

ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو کارساز بناؤ اور جو کچھ لوگ بکا کرتے ہیں اس

يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝ وَذَرْنِي وَ

صبر کرو اور ان سے بعنوانِ شائستہ الگ تھلگ رہو۔ اور مجھے ان جھٹلانے والوں سے جو دولت مند ہیں

الْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝ إِنَّ لَدَيْنَا

سمجھ لینے دو اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے دو۔ بے شک ہمارے پاس بیڑیاں (بھی) ہیں اور جلانے

أَنْكَالًا وَجَحِيمًا ۝ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ۝ يَوْمَ

والی آگ (بھی) اور گلے میں پھنسنے والا کھانا (بھی) اور دکھ دینے والا عذاب (بھی) جس دن زمین اور

تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا

پہاڑ لرزنے لگیں گے اور پہاڑ ریت کے ٹیلے سے بھربھرے ہو جائیں گے۔ (اے

مَهِيلًا ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا

مکہ والو) ہم نے تمہارے پاس (اسی طرح) ایک رسول (محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) کو بھیجا جو تمہارے معاملہ میں

أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۝ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ

گواہی دے جس طرح فرعون کے پاس ایک رسول (موسیٰ) کو بھیجا تھا تو فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے بھی

فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ۝ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ

(اس کی سزا میں) اس کو بہت سخت پکڑا۔ تو اگر تم بھی نہ مانو گے تو اس دن (کے عذاب) سے کیونکر بچو گے

خلاصہ یہ کہ عبادت رات ہی کو ہوتی ہے

(بقیہ ص ۹۱۵)
؎ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ترتیل کے معنی حروف کا اظہار سے ادا کرنا اور وقف وغیرہ کا خیال کرنا ہے۔ اسی وجہ سے یہ ترجمہ کیا ہے ۱۲۰

جہنم کی علامات

يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ۝ السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ ۚ كَانَ

جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا جس دن آسمان پھٹ پڑے گا۔ (یہ) اس کا وعدہ پورا

وَعْدُهُ مَفْعُولًا ۝ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ

ہو کر رہے گا۔ بے شک یہ نصیحت ہے۔ تو جو شخص چاہے اپنے پروردگار کی

إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ

ع ۱

راہ اختیار کرے۔ (اے رسول) تمہارا پروردگار جانتا ہے کہ تم اور تمہارے چند ساتھ کے

مِنْ ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِنَ

لوگ (کبھی) دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) تہائی رات (نماز میں) کھڑے

الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَنْ

رہتے ہو۔ اور خدا ہی رات اور دن کا اچھی طرح اندازہ کر سکتا ہے۔ اس نے معلوم کیا کہ تم لوگ اس کو

لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ

پوری طرح سے حاوی نہیں ہو سکتے تو اس نے تم پر مہربانی کی تو جتنا آسانی سے ہو سکے اتنا

أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي

(نماز میں) قرآن پڑھ لیا کرو۔ اس نے جانا کہ تم میں بعض بیمار بھی ہوتے ہیں اور بعض خدا کے

الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ

فضل کی تلاش میں ملک میں سفر کرتے ہیں اور بعض خدا کی راہ میں لڑتے ہیں

فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ

تو جتنا آسانی سے ہو سکے اتنا پڑھ لیا کرو۔ اور نماز پڑھتے رہو

آتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا

اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور خدا کو نیک (اور خلوص نیت سے) قرض دیتے رہو۔ اور جو عمل نیک تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اس کو خدا

لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَ

کے ہاں بہتر اور صلے میں بزرگ تر پاؤ گے اور خدا

لے مقصود یہ ہے کہ تم لوگ رات اور دن کو پورا پورا اندازہ ہر وقت نہیں کر سکتے اس کو خدا ہی خوب جانتا ہے تمہیں کیا معلوم کہ کتنی رات گزری اور کتنی باقی ہے اور اگر ابر ہو یا ہو تو دن کو بھی مشکل ہے اور یہ حکم خاص اسی زمانہ کا نہیں ہے جب گھڑی نہ تھی بلکہ ہمیشہ کا کیونکہ اس وقت بھی جب گھڑیوں کا بہت رواج ہے۔ شاذ ہی سیکڑہ لوگوں کے پاس بھی گھڑی مشکل سے نکلے گی۔ پھر ہر گھڑی صحیح وقت نہیں دیتی اور اگر صحیح وقت بھی بتائے تو یہ معلوم کرنا کہ کس وقت طلوع صبح صادق ہوتا ہے اور کس وقت نصف شب ہوتی ہے ہر شخص کا کام نہیں۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

أَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝٢٠

سے مغفرت کی دعا مانگو۔ بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

آیاتها ٥٦ (٧٤) سُورَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ (٤) رکوعاتها ٢

سورۂ مدثر مکہ میں نازل ہوا اور اس کی چھپن آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝١ قُمْ فَأَنْذِرْ ۝٢ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝٣ وَثِيَابَكَ

اے (پیغمبرؐ) کپڑا اوڑھنے والے (رسولؐ) اٹھو اور (لوگوں کو عذاب سے) ڈراؤ اور اپنے پروردگار کی بڑائی کرو اور اپنے کپڑے

فَطَهِّرْ ۝٤ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝٥ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝٦ وَلِرَبِّكَ

پاک رکھو اور گندگی سے الگ رہو اور اسی طرح احسان نہ کرو کہ زیادہ کے خواستگار ہو اور اپنے پروردگار کے لئے

فَاصْبِرْ ۝٧ فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝٨ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ

صبر کرو۔ پھر جب صور پھونکا جائے گا تو وہ دن کافروں پر سخت دن ہوگا آسان نہیں

عَسِيرٌ ۝٩ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ۝١٠ ذَرْنِي وَمَنْ

ہوگا۔ (اے رسولؐ) مجھے اور اس شخص کو چھوڑ دو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا۔

خَلَقْتُ وَحِيدًا ۝١١ وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَمْدُودًا ۝١٢ وَبَنِينَ

اور اسے بہت سا مال دیا اور نظر کے سامنے رہنے والے بیٹے (دیئے)

شُهُودًا ۝١٣ وَمَهَّدْتُ لَهُ تَمْهِيدًا ۝١٤ ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ۝١٥

اور اسے ہر طرح کے سامان میں وسعت دی پھر اس پر بھی وہ طمع رکھتا ہے کہ میں اور

كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ۝١٦ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ۝١٧ إِنَّهُ

بڑھاؤں۔ یہ ہرگز نہ ہوگا یہ تو میری آیتوں کا دشمن تھا۔ تو میں عنقریب اسے سخت عذاب میں مبتلا

فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝١٨ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝١٩ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝٢٠

کروں گا۔ اس نے فکر کی اور تجویز کی تو یہ (کمبخت) مارا جائے اس نے کیسی تجویز کی پھر غور کیا پھر تیوری

ولید بن مغیرہ کی حالت

لے اس سورت میں خدا نے طہارت کا حکم، احسان کرکے عوض کے طالب نہ ہونا، صبر کا حکم، ولید بن مغیرہ کا قصہ، قرآن مرغ سحت ہے۔ اہل بہشت و دوزخ کی حالت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ ١٢

ٹے یہ وہی خطاب ہے جو سورۂ مزمل میں بیان کر چکا ہوں کہ مشفق کلام اور عاشق کو پسند ہوتی ہے آپ چونکہ اس وقت کپڑے اوڑھے ہوئے تھے اس پیار پر خدا نے یوں خطاب کیا ہے۔ کپڑے کے مطلب میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں اپنے کپڑے پاک رکھو بعض کا خیال ہے کہ اپنے کپڑے اٹھاؤ بعض کا خیال ہے کہ اپنے کپڑے کو تاہ رکھو کیونکہ لمبے کپڑے نبوت کی شان سے بعید ہیں بعض کہتے ہیں اپنے جامہ کو یعنی اپنے دل اور نفس کو پاک رکھو بعض کہتے ہیں اپنی عورتوں کو پاک رکھو۔ واللہ اعلم۔ ١٢

ٹے گندگی سے شرک و نفاق کی گندگی مراد معلوم ہوتی ہے۔ یا ظاہری گندگی

ٹے یعنی اس طرح خود کو اگر زیادہ عوض لینے کی تمنا رکھو کہ ایسے لینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ١٢

ٹے نمارہ بن اوس نے اس آیت کو دو دن میں ترتیب پڑھ کر طرف خدا کے گیا۔

ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢١﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾

چڑھائی اور منہ بنا لیا پھر پیٹھ پھیر کر چلا گیا اور اکڑ بیٹھا پھر کہنے لگا

فَقَالَ إِنْ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ﴿٢٤﴾ إِنْ هٰذَا إِلَّا قَوْلُ

یہ تو بس جادو ہے جو (اگلوں سے) چلا آتا ہے یہ تو بس آدمی کا کلام ہے (خدا کا

الْبَشَرِ ﴿٢٥﴾ سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ﴿٢٦﴾ وَمَا أَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾ لَا

نہیں) ہم اسے عنقریب جہنم میں جھونک دیں گے اور تم کیا جانو کہ جہنم کیا ہے۔ وہ نہ باقی

تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾

رکھے گی نہ چھوڑے گی۔ اور بدن کو جلا کر سیاہ کر دے گی اس پر انیس (فرشتے معین) ہیں

وَمَا جَعَلْنَا أَصْحٰبَ النَّارِ إِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ

اور ہم نے جہنم کا نگہبان تو بس فرشتوں کو بنایا ہے اور ان کا یہ شمار بھی کافروں

إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ

کی آزمائش کے لئے مقرر کیا تاکہ اہل کتاب (فوراً) یقین کر لیں اور مومنوں کا ایمان

وَيَزْدَادَ الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِيمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا

اور زیادہ ہو اور اہل کتاب اور مومنین (کسی طرح) شک نہ کریں

الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ

اور جن لوگوں کے دل میں (نفاق کا) مرض ہے (وہ) اور کافر

مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُونَ مَاذَآ أَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۚ كَذٰلِكَ

لوگ کہہ بیٹھیں کہ اس مثل (کے بیان کرنے) سے خدا کا کیا مطلب ہے۔ یوں خدا

يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ

جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔ اور

رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿٣١﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾

تمہارے پروردگار کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور یہ تو آدمیوں کے لئے بس نصیحت ہے۔ سن رکھو

ع

---

۱ ۔ آیت ۱۱ سے یہاں تک ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اور اس کی اصل کیفیت یہ ہے کہ جب سورہ حٰمٓ المؤمن نازل ہوئی تو آپ کعبہ میں تشریف لائے اور صحابہ کے سامنے پڑھنے لگے جب آپ نے دیکھا کہ ولید بھی بیٹھا ہوا ہے تو آپ نے دوبارہ پڑھا اور وہ غور سے سنتا رہا اس کے بعد اپنے بھتیجوں میں آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم میں نے اس وقت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے وہ کلام سنا ہے جو نہ آدمی کا ہے نہ جن کا۔ ایسی شیرینی کسی کلام میں نہیں۔ اس کا نیچے پھل دینے والا اور اس کا اوپر [illegible] ہے یہ بھی غالب ہو گا اور نہ بلندی سے پستی پر مائل ہوگا۔ اتنا کہہ کر اپنے گھر چلا گیا اور قریش میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ ولید بھی بدل گیا۔ ابوجہل یہ سن کر [illegible] ہو گیا چالاکی کرکے کہا ابوجہل اس کے پاس آیا اور غمگین ہو کر بیٹھا رہا۔ جب ولید نے وجہ پوچھی تو بولا لوگ کہتے ہیں کہ تم نے آدمی ان کو ترک کرکے [illegible] ہو گیا ہے بڑھاپے کی وجہ سے تیری عقل بیکار ہو گئی۔ یہ سنکر ولید ابوجہل کے ساتھ [illegible] اور ان [illegible] کہا کیا تم لوگ [illegible] کو ان سمجھتے ہو اور اس میں کوئی بات کہانت کی دیکھی ہے کہا نہیں کیا تم اسے مجنون سمجھتے ہو کہا نہیں اس کو صادق لقب دیا ہے کیا اسے شاعر سمجھتے ہو کہا نہیں۔ پھر بولا آخر تم لوگ کیا خیال کرتے ہو۔ وہ لوگ خود ہی [illegible] خود کہا کہ بس وہ جادوگر ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں۔ اسی وجہ سے باپ بیٹے میاں بیوی میں تفرقہ ڈال دیتا ہے۔ یہ سنکر تمام قریش خوش ہو گئے۔ اسی پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

۲ ۔ انیس کی تخصیص [illegible] کی ضرورت نہیں یہ خدا کا علم ہے۔

۳ ۔ [illegible] اس قسم کی [illegible] بہت ہیں۔ پھر خدا کی [illegible] دوزخ کو [illegible] نہیں۔

وَالَّيۡلِ اِذۡ اَدۡبَرَ ۝٣٣ وَالصُّبۡحِ اِذَاۤ اَسۡفَرَ ۝٣٤ اِنَّهَا لَاِحۡدَى الۡكُبَرِ ۝٣٥
رکھو (ہمیں) چاند کی قسم اور رات کی جب جانے لگے اور صبح کی جب روشن ہو جائے کہ وہ (جہنم) ایک بہت بڑی
نَذِيۡرًا لِّلۡبَشَرِ ۝٣٦ لِمَنۡ شَآءَ مِنۡكُمۡ اَنۡ يَّتَقَدَّمَ اَوۡ يَتَاَخَّرَ ۝٣٧
(آفت) ہے (اور) لوگوں کی ڈرانے والی ہے (سب کے لیے نہیں بلکہ) تم میں سے جو شخص (نیکی کی طرف) آگے بڑھنا
كُلُّ نَفۡسٍۢ بِمَا كَسَبَتۡ رَهِيۡنَةٌ ۝٣٨ اِلَّاۤ اَصۡحٰبَ الۡيَمِيۡنِ ۝٣٩
اور (بُرائی سے) پیچھے ہٹنا چاہے۔ ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے مگر داہنے ہاتھ (میں نامۂ عمل لینے) والے
فِىۡ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوۡنَ ۝٤٠ عَنِ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ۝٤١ مَا سَلَـكَكُمۡ
(بہشت کے) باغوں میں گنہگاروں سے (یہ) پوچھتے ہوں گے کہ آخر تمہیں دوزخ میں کونسی چیز گھسیٹ لائی
فِىۡ سَقَرَ ۝٤٢ قَالُوۡا لَمۡ نَكُ مِنَ الۡمُصَلِّيۡنَ ۝٤٣ وَلَمۡ نَكُ
وہ لوگ کہیں گے کہ ہم نہ تو نماز پڑھا کرتے تھے اور نہ محتاجوں کو کھانا کھلاتے تھے اور اہل باطل
نُطۡعِمُ الۡمِسۡكِيۡنَ ۝٤٤ وَكُنَّا نَخُوۡضُ مَعَ الۡخَآئِضِيۡنَ ۝٤٥
کے ساتھ ہم بھی بُرے کام میں گھس پڑتے تھے اور روزِ جزا کو
وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوۡمِ الدِّيۡنِ ۝٤٦ حَتّٰٓى اَتٰٮنَا الۡيَقِيۡنُ ۝٤٧
جھٹلایا کرتے تھے (اور یوں ہی رہے) یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی۔
فَمَا تَنۡفَعُهُمۡ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيۡنَ ۝٤٨ فَمَا لَهُمۡ عَنِ
تو (اس وقت) انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش کچھ کام نہ آئے گی۔ اور انہیں کیا ہو گیا ہے کہ
التَّذۡكِرَةِ مُعۡرِضِيۡنَ ۝٤٩ كَاَنَّهُمۡ حُمُرٌ مُّسۡتَنۡفِرَةٌ ۝٥٠ فَرَّتۡ
نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں گویا وہ وحشی گدھے ہیں کہ شیر سے (ڈر کر) (دم دبا کر)
مِنۡ قَسۡوَرَةٍ ۝٥١ بَلۡ يُرِيۡدُ كُلُّ امۡرِئٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ يُّؤۡتٰى
بھاگتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ ان میں سے ہر شخص اس کا متمنی ہے کہ اسے کھلی ہوئی
صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۝٥٢ كَلَّا ؕ بَلۡ لَّا يَخَافُوۡنَ الۡاٰخِرَةَ ۝٥٣ كَلَّاۤ
(آسمانی) کتابیں (اسے) عطا کی جائیں۔ یہ تو ہرگز نہ ہو گا بلکہ یہ تو آخرت ہی سے نہیں ڈرتے۔

اہل بہشت و دوزخ کی حالت

ربع ٣/٤

لہ مطلب یہ ہے کہ جس طرح رات کے پیچھے صبح ہوتی ہے اور یہ پیچھے ہٹنے کے بجائے آگے ہوتی ہے اور صبح پیچھے ہٹنے والی نہیں اسی طرح ہر شخص اعمال کے بدلے گروی ہے مگر نیک اعمال کے جہنم اور خدا کے عذاب سے چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔
لہ یعنی ہر شخص کی تمنا ہے کہ ہم ہی نبی ہوتے یا ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ ہمارے پاس آسمان سے کتاب اترتی تو ہم نبوت کا یقین کرتے۔

إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ۝ وَمَا يَذْكُرُونَ

ہاں ہاں بیشک یہ (قرآن) سراسر نصیحت ہے۔ تو جو چاہے اسے یاد رکھے۔ اور خدا کی مشیت بغیر تو

إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝

یہ لوگ یاد رکھنے والے نہیں۔ وہی (بندوں کے) ڈرنے کے قابل اور بخشش کا مالک ہے

آیاتها (۴۰) (۷۵) سُورَةُ الْقِيَامَةِ مَكِّيَّةٌ (۳۱) رکوعاتها (۲)

سورہ قیامت لہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ۝ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝

میں روز قیامت کی قسم کھاتا ہوں اور (برائی سے) ملامت کرنے والے جی کی قسم کھاتا ہوں (کہ تم ضرور)

أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ۝ بَلَىٰ قَادِرِينَ

(زندہ کئے جاؤ گے) کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو (بوسیدہ ہونے کے بعد) جمع نہ کریں گے۔ ہاں ضرور کریں گے (اور)

عَلَىٰ أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ ۝ بَلْ يُرِيدُ الْإِنسَانُ لِيَفْجُرَ

ہم اس پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور درست کر دیں۔ مگر انسان تو یہ چاہتا ہے کہ اپنے آگے بھی ہمیشہ

أَمَامَهُ ۝ يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ۝ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝

برائی کرتا جائے۔ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا۔ تو جب آنکھیں چکا چوند میں آجائیں گی اور

وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ يَقُولُ

چاند میں گہن لگ جائے گا اور سورج اور چاند اکٹھا کر دیئے جائیں گے۔ تو انسان کہے گا

الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝ إِلَىٰ رَبِّكَ

آج کہاں بھاگ کر جاؤں۔ بیشک جانو کہیں پناہ نہیں۔ اس روز تمہارے پروردگار

يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ۝ يُنَبَّأُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ

ہی کے پاس ٹھکانا ہے۔ اس دن آدمی کو جو کچھ اس نے آگے پیچھے کیا ہے

ف۱ اس سورۃ میں خدا نے اپنی قدرت قیامت کی کیفیت میدان حشر میں ایمانداروں کی تازگی ہے ایمانوں کی آواسی، انسان کی آخر حالت، انسانی اعمال وغیرہ کو ذکر کیا ہے۔

ف۲ اس آیت میں لا نافیہ نہیں ہے بلکہ زائد ہے اس کے کچھ معنی نہ سمجھے جائیں گے۔

ف۳ ابن عباس سے اس کی تفسیر میں روایت ہے کہ ہم اس پر قادر رکھتے ہیں کہ اس کی انگلیوں کو ملا کر گھوڑے کے سم کی سی بناویں کہ ہاتھ سے دکھا کے بلکہ جانوروں کی طرح منہ سے کھائے۔

وَأَخَّرَ ۝ بَلِ الْإِنسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ۝ وَلَوْ

بتا دیا جائے گا۔ بلکہ انسان تو اپنے آپ گواہ ہے اگرچہ وہ اپنے گناہوں کی عذر معذرت

أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ ۝ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۝

پڑا کرتا رہے۔ (اے رسول وحی) کے جلدی یاد کرنے کے واسطے اپنی زبان کو حرکت نہ دو

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۝ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۝

اس کا جمع کر دینا اور پڑھوا دینا تو یقینی ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اسکو جبرئیل کی زبانی پڑھیں تو تم بھی (اس کو سننے کے

ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ۝ كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ۝

بعد اسی طرح پڑھا کرو پھر اس (کے مشکلات) کا کھول دینا بھی ہمارے ہی ذمہ ہے۔ مگر (لوگو) حق تو یہ ہے کہ تم لوگ دنیا

وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ۝ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ إِلَىٰ

کو دوست رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑے بیٹھے ہو۔ اس روز بہت سے چہرے تو تروتازہ بشاش ہونگے (اور) اپنے

رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۝ تَظُنُّ

پروردگار (کی نعمت) کو دیکھ رہے ہوں گے۔ اور بہت سے منہ اسدن اداس ہونگے سمجھ رہے ہیں کہ ان پر مصیبت

أَن يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝ كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝

پڑنے والی ہے کہ کمر توڑ دے گی۔ سن لو جب جان (بدن سے کھنچ کر) ہنسلی تک پہنچ جائے گی اور کہا جائے

وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۝ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝ وَالْتَفَّتِ

گا کہ (اس وقت) کون جھاڑ پھونک کرنیوالا ہے اور مرنے والے نے سمجھا کہ اب (سب سے) جدائی ہے اور موت

السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ۝ فَلَا

کی تکلیف سے) پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائیگی اسدن تجھ کو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں چلنا ہے۔ تو اس (غفلت

صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ۝ وَلَٰكِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝ ثُمَّ ذَهَبَ

میں) نہ (کلام خدا کی) تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی بلکہ جھٹلایا اور (ایمان سے) منہ موڑا پھر اپنے گھر کی طرف اتراتا ہوا

إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ ۝ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ۝ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ۝

چلا۔ افسوس ہے تجھ پر پھر افسوس ہے پھر تف ہے تجھ پر پھر تف ہے کیا

ف ۱ جب جبرئیل وحی لاتے تو بعض اوقات آپ فرط شوق سے ان کے تمام کرنے سے پہلے ہی پڑھنے لگتے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۔

ف ۲ حضرت بیضاوی وغیرہ نے بھی لکھا ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ پروردگار کا دیکھنا عقلی نقلی دلیلوں سے ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی تفصیل دیکھو دینیات کی تفسیری مؤلفہ حقیر میں ۱۲۔

قیامت کے روز انسان کی حالت

انسان کی آخری حالت

ع ۲

انسان کی فطرت

نماز مغرب

اَيَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَنۡ يُّتۡرَكَ سُدًى ؕ ٣٦ اَلَمۡ يَكُ
انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا کیا وہ (ابتداءً) منی کا ایک قطرہ نہ تھا جو رحم
نُطۡفَةً مِّنۡ مَّنِىٍّ يُّمۡنٰى ۙ ٣٧ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ
میں ڈالی جاتی ہے پھر لوتھڑا ہوا پھر خدا نے اسے بنایا پھر اسے درست کیا پھر
فَسَوّٰى ۙ ٣٨ فَجَعَلَ مِنۡهُ الزَّوۡجَيۡنِ الذَّكَرَ وَالۡاُنۡثٰى ؕ ٣٩
اس کی دو قسمیں بنائیں (ایک) مرد اور (ایک) عورت۔ کیا وہ اس پر قادر نہیں
اَلَيۡسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنۡ يُّحۡـىِۦَ الۡمَوۡتٰى ٤٠
کہ (قیامت میں) مُردوں کو زندہ کرے۔

آیاتہا ٣١ ‏(٧٦) سُوۡرَةُ الدَّهۡرِ مَدَنِيَّةٌ (٩٨) رکوعاتہا ٢

سورہ دہر [1] مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی اکتیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

هَلۡ اَتٰى عَلَى الۡاِنۡسَانِ حِيۡنٌ مِّنَ الدَّهۡرِ لَمۡ يَكُنۡ
بے شک انسان پر ایک ایسا وقت آچکا ہے کہ وہ کوئی چیز قابل ذکر نہ تھا
شَيۡــًٔـا مَّذۡكُوۡرًا ١ اِنَّا خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَةٍ اَمۡشَاجٍ ۖ
ہم نے انسان کو مخلوط [2] نطفے سے پیدا کیا کہ اسے آزمائیں تو
نَّبۡتَلِيۡهِ فَجَعَلۡنٰهُ سَمِيۡعًا ۢ بَصِيۡرًا ٢ اِنَّا هَدَيۡنٰهُ السَّبِيۡلَ
ہم نے اسے سنتا دیکھتا بنایا۔ اور اس کو رستہ بھی دکھا دیا (اب)
اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوۡرًا ٣ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ
خواہ شکر گزار ہو خواہ ناشکرا۔ ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں، طوق
سَلٰسِلَاۡ وَاَغۡلٰلًا وَّسَعِيۡرًا ٤ اِنَّ الۡاَبۡرَارَ يَشۡرَبُوۡنَ
اور دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ بیشک نیکوکار لوگ شربت کے وہ ساغر پئیں گے

[1] یہ سورہ جناب امیر، حضرت سیدہ و حسنین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں اور اظہار فضیلت میں نازل ہوا ہے اور اس میں انسان کی خلقت، کفار و مومنین کی حالت، بہشت کی مدح، اہل بیت کی عبادت کا قابل شکریہ ہونا، حضرت رسول کے صاحب وغیرہ کا ذکر ہے۔ ۱۲

[2] کیونکہ مرد و عورت دونوں کے نطفے سے مل کر انسان پیدا ہوتا ہے۔ ۱۲

مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ﴿٥﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا

جس میں کافور کی آمیزش ہو گی۔ یہ ایک چشمہ ہے۔ جس میں خدا کے خاص بندے

عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ﴿٦﴾ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَ

پئیں گے اور جہاں چاہیں گے بہالے جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نذریں پوری کرتے

يَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ﴿٧﴾ وَيُطْعِمُونَ

ہیں اور اس دن سے جس کی سختی ہر طرف پھیل رہی ہوگی ڈرتے ہیں۔ اور اس کی محبت میں

الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ﴿٨﴾ إِنَّمَا

محتاج اور یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو تم کو بس

نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ﴿٩﴾

خالص خدا کے لیے کھلاتے ہیں نہ تم سے بدلے کے خواستگار ہیں اور نہ شکرگزاری کے

إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ﴿١٠﴾ فَوَقَاهُمُ

ہم کو تو اپنے پروردگار سے اس دن کا ڈر ہے جس میں منہ بن جائیں گے (اور) چہرے پر ہوائیاں اڑتی ہوں گی۔ تو خدا انہیں

اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ﴿١١﴾ وَ

اس دن کی تکلیف سے بچالے گا اور ان کو تازگی اور خوش دلی عطا فرمائے گا۔ اور ان کے صبر

جَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ﴿١٢﴾ مُتَّكِئِينَ فِيهَا

کے بدلے (بہشت کے) باغ اور ریشم (کی پوشاک) عطا فرمائے گا وہاں وہ تختوں پر تکیے لگائے (بیٹھے)

عَلَى الْأَرَائِكِ ۖ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ﴿١٣﴾

ہوں گے۔ نہ وہاں (آفتاب کی) دھوپ دیکھیں گے اور نہ شدت کی سردی۔ اور

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ﴿١٤﴾ وَ

گھنے درختوں کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے اور میووں کے گچھے انکے بہت قریب ہر طرح انکے

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ﴿١٥﴾

اختیار میں۔ اور انکے سامنے چاندی کے ساغر اور شیشے کے نہایت شفاف گلاس کا دور چل رہا ہوگا

ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حسن اور حسین علیہما السلام بیمار ہوئے تو حضرت رسول کچھ لوگوں کے ساتھ عیادت کو تشریف لے گئے اور جناب امیر سے فرمایا کہ بہتر ہوتا اگر تم اپنے لڑکوں کی صحت کے واسطے نذر کرتے۔ یہ سنتے ہی جناب امیر فاطمہ زہرا اور فضہ نے تین روزے کی نذر کی۔ غرض جب دونوں صاحبزادے اچھے ہوئے اور نذر کے پورا کرنے کا وقت آیا تو گھر میں کچھ نہیں تھا جناب امیر نے شمعون یہودی سے تین صاع جو قرض لیے جناب سیدہ نے ایک صاع جو پیسا اور پانچ روٹیاں پکائیں شام کو کھانا ہی چاہتے تھے کہ ایک سائل نے آواز دی السلام علیکم یا اہل بیت محمد میں ایک مسلمان مسکین ہوں مجھے کھانا دو خدا تمہیں جنت کے خوان عطا کرے گا یہ سنتے ہی سب نے اپنے اپنے آگے کی روٹیاں دے دیں اور فقط پانی پی کر سو رہے اور دوسرے روز روزہ رکھا۔ دوسرے روز جناب سیدہ نے پھر پانچ روٹیاں پکائیں اور کھانے بیٹھے کہ ایک یتیم نے آواز دی اور سب نے اپنی اپنی روٹی اس کو دے دی اور صرف پانی سے افطار کیا تیسرے روز پھر روزہ رکھا اور افطار کے وقت ایک قیدی نے آواز دی اور سب لوگوں نے اپنی اپنی روٹی اس کو دی چوتھے دن صبح کو جناب امیر نے صاحبزادوں کے ہاتھ پکڑے اور حضرت رسول کی خدمت میں حاضر ہوئے جب رسول اللہ کی نظر پڑی کہ بھوک کی شدت سے کانپ رہے ہیں تو فرمایا میں تم لوگوں کو کس قدر ضعیف کی حالت میں دیکھ رہا ہوں پھر خود اٹھے اور ان کے ساتھ جناب سیدہ کے مکان میں آئے تو فاطمہ کو محراب عبادت میں دیکھا کہ ان کا پیٹ پیٹھ سے لگ گیا ہے اور آنکھیں دھنس گئی ہیں۔ یہ دیکھ کر آنحضرت کو بہت رنج ہوا کہ ایک حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور کہا لیجئے یا رسول اللہ آپ کو مبارک ہو کہ خدا نے یہ سورہ آپ کے اہل بیت کی شان میں نازل کی ہے۔ اور سورہ دہر کی تلاوت فرمائی۔ دیکھو تفسیر کشاف جلد سوم ص ۳۴۹ مطبوعہ مصر اور اس روایت کو بیضاوی وغیرہ نے بھی ذکر کیا ہے۔ ۱۲

قَوَارِيرَا۟ مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۝ ١٦ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا

اور شیشے بھی (کانچ کے نہیں) چاندی کے جو ٹھیک اندازے کے مطابق بنائے گئے ہیں۔ اور وہاں انہیں ایسی

كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا ۝ ١٧ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ

شراب پلائی جائیگی جس میں زنجبیل کے پانی کی آمیزش ہوگی۔ یہ بہشت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام

سَلْسَبِيلًا ۝ ١٨ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ

سلسبیل ہے۔ اور ان کے سامنے ہمیشہ ایک حالت پر رہنے والے نوجوان لڑکے چکر

إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ۝ ١٩ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ

لگاتے ہونگے کہ جب تم ان کو دیکھو تو سمجھو کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں۔ اور جب تم وہاں نگاہ

رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ۝ ٢٠ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ

اٹھاؤ گے تو ہر طرح کی نعمت اور عظیم الشان سلطنت دیکھوگے۔ ان کے اوپر سبز کریب اور اطلس

خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ ۖ وَحُلُّوٓا۟ أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ وَسَقَىٰهُمْ

کی پوشاک ہوگی اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور ان کا پروردگار

رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ۝ ٢١ إِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَكَانَ سَعْيُكُم

انہیں نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔ یہ یقینی تمہارے لیے ہوگا تمہاری کارگزاریوں کے صلہ میں اور

مَّشْكُورًا ۝ ٢٢ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ ٱلْقُرْءَانَ تَنزِيلًا ۝ ٢٣

تمہاری کوشش قابل شکر گزاری ہے۔ (اے رسول) ہم نے تم پر قرآن کو رفتہ رفتہ کرکے نازل کیا۔ تو تم اپنے پروردگار

فَٱصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ ءَاثِمًا أَوْ كَفُورًا ۝ ٢٤ وَٱذْكُرِ

کے حکم کے انتظار میں صبر کیے رہو اور ان لوگوں میں سے گنہگار اور ناشکرے کی پیروی نہ کرنا۔ اور صبح شام

ٱسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ ٢٥ وَمِنَ ٱلَّيْلِ فَٱسْجُدْ لَهُۥ وَسَبِّحْهُ

اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو اور کچھ رات گئے اس کا سجدہ کرو اور بڑی رات تک اس کی

لَيْلًا طَوِيلًا ۝ ٢٦ إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّونَ ٱلْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ

تسبیح کرتے رہو۔ یہ لوگ یقینی دنیا کو پسند کرتے ہیں اور بڑے بھاری دن کو اپنے

لے آیت ۱۵ سے یہاں تک بارہ آیتیں ہیں۔ اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ نعمات جنت ائمہ اثنا عشر کے واسطے ہیں۔ اور آخری آیت قرآن حضرات کے بلند مراتب پر فائز ہونے کی بین دلیل ہے کیونکہ جب بندہ کی اطاعت اس حد کو پہنچ کر خدا کی طرف سے اس کا شکریہ ادا کیا جائے تو آگے اس کا اور کیا مرتبہ ہو سکتا ہے اسی بنا پر تو امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ ع
الی م الام وحتی متی
اعاتب فی حب ھذا الفتی
[illegible]

ع ٢٣

[illegible]

وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ﴿٢٧﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ أَسْرَهُمْ
پس پشت چھوڑ بیٹھے ہیں۔ ہم نے ان کو پیدا کیا اور ان کے اعضا کو مضبوط بنایا
وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ أَمْثٰلَهُمْ تَبْدِيلًا ﴿٢٨﴾ إِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ
اور اگر ہم چاہیں تو ان کے بدلے ان ہی کے ایسے لوگ لے آئیں۔ بیشک قرآن سراسر نصیحت
فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهٖ سَبِيلًا ﴿٢٩﴾ وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ
ہے۔ تو جو شخص چاہے اپنے پروردگار کی راہ لے۔ اور جب تک خدا کو منظور نہ ہو تم لوگ
أَنْ يَشَآءَ اللّٰهُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٣٠﴾ يُدْخِلُ مَنْ
کچھ بھی چاہ نہیں سکتے۔ بے شک خدا بڑا واقف کار دانا ہے۔ جس کو چاہے اپنی رحمت
يَشَآءُ فِي رَحْمَتِهٖ ۚ وَالظّٰلِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٣١﴾
میں داخل کر لے۔ اور ظالموں کے واسطے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

ع ١

آیاتها ٥٠ (٧٧) سُورَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ (٣٣) رکوعاتها ٢

سورۂ ۱ مرسلت مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿١﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿٢﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ
ہواؤں کی قسم جو (پہلے) دھیمی چلتی ہیں پھر زور پکڑ کر آندھی ہو جاتی ہیں اور (بادلوں کو)
نَشْرًا ﴿٣﴾ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿٤﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٥﴾ عُذْرًا أَوْ
ابھار کر پھیلا دیتی ہیں پھر (ان کو) پھاڑ کر جدا جدا کر دیتی ہیں پھر فرشتوں کی قسم جو وحی لاتے ہیں تاکہ حجت تمام ہو
نُذْرًا ﴿٦﴾ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوٰقِعٌ ﴿٧﴾ فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ ﴿٨﴾ وَ
اور ڈر سنایا جائے کہ جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ہو کر رہے گی۔ پھر جب تاروں کی چمک جاتی رہے گی
إِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿٩﴾ وَإِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿١٠﴾ وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ ﴿١١﴾
اور جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب پہاڑ روئی کی طرح اڑے اڑے پھریں گے اور جب پیغمبر لوگ ایک

۱ اس سورۃ میں قیامت کے حالات کیوں کا تذکرہ، انسان کی خلقت، جہنم کی کیفیت، بہشت کی تعریف وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

قیامت کی علامات

لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ﴿١٢﴾ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿١٣﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ

معین وقت پر جمع کئے جائیں گے (پھر) بھلا ان (امور) میں کس دن کیلئے تاخیر کی گئی ہے فیصلے کے دن کیلئے اور

الْفَصْلِ ﴿١٤﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٥﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ

تم کو کیا معلوم کہ فیصلہ کا دن کیا ہے اُس دن جھٹلانے والوں کی مٹی خراب ہے کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک

الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٧﴾ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ

نہیں کیا۔ پھر ان کے پیچھے پچھلوں کو بھی چلتا کرینگے۔ ہم گنہگاروں کے ساتھ

بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٨﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٩﴾ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ

ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کی مٹی خراب ہے۔ کیا ہم نے تم کو ذلیل

مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿٢٠﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿٢١﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢٢﴾

پانی (منی) سے پیدا نہیں کیا پھر ہم نے اس کو ایک معین وقت تک ایک محفوظ مقام (رحم)

فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٤﴾

میں رکھا پھر (اس کا) ایک اندازہ مقرر کیا تو ہم کیا اچھا اندازہ مقرر کرنے والے ہیں اُس دن جھٹلانے والوں کی

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٥﴾ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾ وَّجَعَلْنَا

خرابی ہے۔ کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں کو سمیٹنے والی نہیں بنایا اور اس پر اونچے اونچے اٹل پہاڑ

فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

رکھ دیئے اور تم لوگوں کو میٹھا پانی پلایا۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٩﴾

ہے۔ جس چیز کو تم جھٹلایا کرتے تھے اب اس کی طرف چلو۔

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿٣٠﴾ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا

(دھوئیں کے) سائے کی طرف چلو جس کے تین حصے ہیں جس میں نہ ٹھنڈک ہے اور نہ

يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ كَاَنَّهٗ

جہنم کی لپٹ سے بچائے گا۔ اس سے اتنے بڑے بڑے انگارے برستے ہونگے جیسے محل۔ گویا زرد

زندوں کو اپنے اوپر جمع کئے ہوئے ہے اور مُردوں کو اپنے اندر

اس کے تین حصے اس لئے ہوں گے کہ کفار کو ایک اوپر سے گھیرے گا ایک داہنی طرف سے ایک بائیں طرف سے

جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝۳۳ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۳۴ هٰذَا

رنگ کے اونٹ ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ یہ وہ دن ہوگا

يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝۳۵ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝۳۶

کہ لوگ لب تک نہ ہلا سکیں گے اور نہ ان کو اجازت دی جائے گی کہ کچھ عذر معذرت کر سکیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۳۷ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ

اس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے۔ یہی فیصلے کا دن ہے (جس میں) ہم نے تم کو اور

وَالْاَوَّلِيْنَ ۝۳۸ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ۝۳۹ وَيْلٌ

اگلوں کو اکٹھا کیا ہے۔ تو اگر تمہیں کوئی داؤ کرنا آتا ہو تو آؤ چل چکو۔ اس دن

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۴۰ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ۝۴۱

جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ بیشک پرہیزگار لوگ (درختوں کی) گھنی چھاؤں میں ہونگے

وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝۴۲ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًا بِمَا

اور چشموں اور میووں میں جو انہیں مرغوب ہوں۔ (دنیا میں) جو عمل کرتے تھے اسکے بدلے میں

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۴۳ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝۴۴

مزے سے کھاؤ پیو مبارک ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۴۵ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ

اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ (جھٹلانے والو) چند دن چین سے کھا پی لو تم

مُّجْرِمُوْنَ ۝۴۶ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۴۷ وَاِذَا

بے شک گناہگار ہو۔ اس دن جھٹلانے والوں کی مٹی خراب ہے۔ اور

قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ۝۴۸ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو تو رکوع نہیں کرتے۔ اس دن جھٹلانے والوں

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۴۹ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۰

کی خرابی ہے۔ اب اس کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے

(۷۸) سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ (۸۰)

اٰيَاتُهَا ۴۰ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورہ نبا مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝۱ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝۲ الَّذِيْ

یہ لوگ آپس میں کس چیز کا حال پوچھتے ہیں۔ ایک بڑی خبر کا حال جس میں لوگ اختلاف کر

هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝۳ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝۴ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝۵

رہے ہیں۔ دیکھو انہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا پھر انہیں عنقریب ہی ضرور معلوم ہو جائیگا

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝۶ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝۷ وَّ

کیا ہم نے زمین کو بچھونا اور پہاڑوں کو (زمین کی) میخیں نہیں بنایا اور ہم

خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝۸ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝۹ وَّجَعَلْنَا

نے تم لوگوں کو جوڑا جوڑا پیدا کیا اور تمہاری نیند کو آرام (کا باعث) قرار دیا اور رات کو پردہ

الَّيْلَ لِبَاسًا ۝۱۰ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝۱۱ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ

بنایا اور ہم ہی نے دن کو (کسب) معاش (کا وقت) بنایا اور تمہارے اوپر سات مضبوط

سَبْعًا شِدَادًا ۝۱۲ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝۱۳ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ

(آسمان) بنائے اور ہم ہی نے (سورج) کو روشن چراغ بنایا اور ہم ہی نے بادلوں

الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝۱۴ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝۱۵ وَّ

سے موسلا دھار پانی برسایا تاکہ اس کے ذریعے دانے اور سبزی اور گھنے گھنے باغ پیدا

جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝۱۶ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝۱۷ يَّوْمَ

کریں بے شک فیصلے کا وقت مقرر ہے جس دن صور پھونکا جائے گا

يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝۱۸ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ

اور تم لوگ گروہ گروہ حاضر ہوگے اور آسمان کھولا جائے گا تو (اس میں) دروازے ہو جائینگے اور پہاڑ (اپنی جگہ

الجزء ۳۰

لہ اس سورہ کے مضامین یہ ہیں: (۱) حضرت حق کی وحدانیت (۲) انسان کو حشر و نشر کی تنبیہ کرنا (۳) قیامت کے علامات (۴) جہنم کا ذکر (۵) بہشت کے درجات (۶) قیامت میں لوگوں کے سوال و جواب ... کی اجازت نہ ہوگی (۷) کفار کی حسرت وغیرہ۔

(۲) اس نبا میں اختلاف ہے کہ نبا عظیم (یعنی بڑی خبر) سے کیا مراد ہے۔ بعض قیامت، بعض قرآن، بعض علی ابن ابی طالب کی ولایت کو کہتے ہیں۔ چنانچہ سدی نے حضرت رسول سے روایت کی ہے کہ جس چیز کا لوگوں سے قبر میں سوال کیا جائے گا وہ علی ابن ابی طالب کی ولایت ہے کوئی مردہ مشرق و مغرب خشکی و دریا میں ایسا نہ ہوگا جس سے منکر و نکیر مرنے کے بعد علیؑ کی ولایت کا سوال نہ کریں ... تیرا دین کیا ہے اور تیرے نبی کون ہیں اور تیرے امام کون ہیں ... عمرو بن عاص نے جس کو جناب امیر سے ایک خاص عداوت تھی ... جاری شدہ حضرت کی شان میں کہا ہے ... النبا العظیم ... و باب اللّٰہ ... نبا عظیم اور نوح کی کشتی اور خدا کے دروازہ ہیں ...

فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝١٩ وَّ سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝٢٠ اِنَّ

سے) چلائے جائیں گے تو ریت ہو کر رہ جائیں گے۔ بے شک

جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝٢١ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۝٢٢ لّٰبِثِيْنَ

جہنم گھات میں ہے۔ سرکشوں کا وہی ٹھکانا ہے۔ اس میں مدتوں

فِيْهَآ اَحْقَابًا ۝٢٣ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّ لَا شَرَابًا ۝٢٤ اِلَّا

پڑے جھینکتے رہیں گے نہ وہاں ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ کھولتے ہوئے پانی اور

حَمِيْمًا وَّ غَسَّاقًا ۝٢٥ جَزَآءً وِّفَاقًا ۝٢٦ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ

بہتی ہوئی پیپ کے سوا کچھ پینے کو ملے گا یہ ان کی کارستانیوں کا پورا پورا بدلا ہے۔ بیشک یہ لوگ آخرت کے

حِسَابًا ۝٢٧ وَّ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۝٢٨ وَ كُلَّ شَيْءٍ

حساب کی اُمید ہی نہ رکھتے تھے اور ان لوگوں نے ہماری آیتوں کو بُری طرح جھٹلایا اور ہم نے ہر چیز کو

اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۝٢٩ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۝٣٠

لکھ کر منضبط کر رکھا ہے۔ تو اب تم مزہ چکھو ہم تم پر عذاب ہی بڑھاتے جائیں گے۔ بیشک

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝٣١ حَدَآئِقَ وَ اَعْنَابًا ۝٣٢ وَّ كَوَاعِبَ

پرہیزگاروں ہی کے لئے بڑی کامیابی ہے۔ (یعنی بہشت کے) باغ اور انگور اور وہ عورتیں جن کی

اَتْرَابًا ۝٣٣ وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ۝٣٤ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا

اٹھتی جوانیاں اور باہم ہمجولیاں ہیں اور شراب کے لبریز ساغر وہاں نہ بیہودہ باتیں سنیں گے اور نہ جھوٹ

كِذّٰبًا ۝٣٥ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۝٣٦ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ

(یہ) تمہارے پروردگار کی طرف کافی انعام اور صلہ ہے جو سارے آسمان اور زمین اور جو ان دونوں کے

وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝٣٧ يَوْمَ يَقُوْمُ

بیچ میں ہے سب کا مالک ہے۔ بڑا مہربان لوگوں کو اس سے بات کرنے کا یارا نہ ہوگا جس دن جبرئیل اور فرشتے

الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ

اس کے سامنے پرا باندھ کر کھڑے ہوں گے (اس دن) اس سے کوئی بات نہ کر سکے گا مگر جسے خدا اجازت دے

ـلہ ایسے موقع پر خلاصہ روح کو خدا نے قرآن مجید میں جا بجا بیان کیا ہے اور اس کی تفسیر میں اختلاف بھی ہے بعض روایات میں ہے کہ وہ ایک فرشتہ ہے جو جبرئیل و میکائیل سے بھی زیادہ معزز ہے اور خلقت میں بھی سب سے بڑا ہے بعض کا قول ہے کہ اس سے مراد آسمانوں کی روح ہے بعض احادیث میں ہے کہ وہ انسان اور فرشتے کے علاوہ ایک دوسری خلقت ہے مگر ظاہر یہ ہے کہ روح سے حضرت جبرئیل مراد ہیں اور اس بناء پر یہ ترجمہ کیا گیا۔

ـلہ ایک حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ روز شفاعت کے واسطے خدا نے ہمیں اجازت دی ہے اور ہم اہلبیت اور خاص لوگوں کے سوا کوئی بغیر اذن سفارش نہ کرے گا اور ہم ہی حق بات کہنے والے ہیں کسی نے پوچھا فرزند رسول اس وقت آپ کیا بات فرمائیں گے آپ نے فرمایا خدا کی تسبیح اپنے رسول پر صلوات اپنے شیعوں کی سفارش۔

وَقَالَ صَوَابًا ۝۳۸ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى

اور وہ ٹھکانے کی بات کہے۔ وہ دن برحق ہے۔ تو جو شخص چاہے اپنے پروردگار کی بارگاہ

رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝۳۹ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚۖ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا

میں (اپنا) ٹھکانا بنائے ہم نے تم لوگوں کو عنقریب آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے جس دن آدمی اپنے ہاتھوں

قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۝۴۰

پہلے سے بھیجے ہوئے (اعمال) کو دیکھے گا اور کافر کہے گا کہ کاش میں خاک ہو جاتا۔

(۷۹) سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ (۸۱)

اٰیاتھا ۴۶ — رکوعاتھا ۲

سورہ نازعات مکہ میں نازل ہوئی اس کی چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝۱ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝۲ وَّالسّٰبِحٰتِ

ان (فرشتوں) کی قسم جو (کفار کی روح) ڈوب کر سختی سے کھینچ لیتے ہیں اور ان کی قسم جو (مومنین کی جان) آسانی

سَبْحًا ۝۳ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝۴ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝۵ يَوْمَ

سے کھول دیتے ہیں۔ اور ان کی قسم جو آسمان اور زمین کے درمیان) تیرتے پھرتے ہیں۔ پھر لپک کر آگے بڑھتے ہیں پھر

تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝۶ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝۷ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ

(دنیا کے) انتظام کرتے ہیں (ان کی قسم کہ قیامت ہو کر رہے گی) جس دن زمین کو بھونچال آئے گا پھر اس کے پیچھے اور زلزلہ

وَّاجِفَةٌ ۝۸ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝۹ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا

(آئے گا) اس دن (لوگوں کے) دل خوفزدہ ہوں گے۔ ان کی آنکھیں (ندامت سے) جھکی ہوئی ہوں گی۔ کافر کہتے ہیں کیا ہم الٹے پاؤں

لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۝۱۰ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝۱۱

(زندگی کی طرف) پھر لوٹیں گے۔ کیا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے (تو پھر زندہ کئے جائیں گے) کہتے ہیں کہ یہ

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝۱۲ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝۱۳

لوٹنا تو بڑا نقصان دہ ہے۔ وہ (قیامت) تو (گویا) ایک سخت چیخ ہوگی اور لوگ یکبارگی

سلہ اس سورہ میں خدا نے قیامت کے حالات حضرت موسیٰ و فرعون کا قصہ اور اس سے عبرت کی فہمائش اپنی نعمتوں کا شمار، قیامت کا ذکر جہنم کے آلام جنتیں کی تعریف، حضرت رسول کی رسالت دنیا کی بے ثباتی وغیرہ کو ذکر فرمایا ہے۔

وقف لازم

وقف لازم

وقف لازم

فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝ ۱۴ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ ۝ ۱۵

ایک میدان (حشر) میں موجود ہونگے۔ (اے رسول) کیا تمہارے پاس موسیٰ کا قصہ بھی پہنچا ہے۔

إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ ۱۶ اذْهَبْ إِلَىٰ

جب ان کو ان کے پروردگار نے طویٰ کے میدان میں پکارا کہ فرعون کے پاس جاؤ وہ

فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ۝ ۱۷ فَقُلْ هَلْ لَكَ إِلَىٰ أَنْ تَزَكَّىٰ ۝ ۱۸ وَ

سرکش ہو گیا ہے۔ اور (اس سے) کہو کہ کیا تیری خواہش ہے کہ (کفر سے) پاک ہو جائے اور

أَهْدِيَكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشَىٰ ۝ ۱۹ فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ ۝ ۲۰

میں تجھے تیرے پروردگار کی راہ بتاؤں تو تجھ کو خوف (پیدا) ہو۔ غرض موسیٰ نے اسے (عصا کا) بڑا معجزہ دکھایا

فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ ۝ ۲۱ ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ۝ ۲۲ فَحَشَرَ فَنَادَىٰ ۝ ۲۳

تو اس نے جھٹلایا اور نہ مانا۔ پھر لوٹ گیا اور تدبیریں کرنے لگا اور لوگوں کو اکٹھا کیا اور پکارا

فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ۝ ۲۴ فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَ

کہنے لگا کہ تمہارا سب سے بڑا مالک میں ہوں۔ تو خدا نے اس کو دنیا اور آخرت (دونوں) کے عذاب

الْأُولَىٰ ۝ ۲۵ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِمَنْ يَخْشَىٰ ۝ ۲۶ أَأَنْتُمْ أَشَدُّ

میں پکڑ لیا۔ جو شخص (خدا سے) ڈر رکھتا ہے اس کے لئے اس (قصے) میں عبرت ہے۔ بھلا تمہارا بنانا

خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ ۚ بَنَاهَا ۝ ۲۷ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّاهَا ۝ ۲۸ وَأَغْطَشَ

آسان ہے یا آسمان کا؟ اسی نے اس کو بنایا۔ اس کی چھت کو اونچا کیا اور پھر اسے برابر کر دیا۔

لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا ۝ ۲۹ وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا ۝ ۳۰

اور اسی نے رات کو تاریک بنایا اور (دن کو) دھوپ نکالی۔ اور اس کے بعد زمین کو پھیلا دیا۔ اسی نے

أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا ۝ ۳۱ وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا ۝ ۳۲ مَتَاعًا

اس میں سے اس کا پانی نکالا اور چارا اگایا۔ اور اس پر پہاڑوں کا بوجھ رکھ دیا۔ یہ سب کچھ تمہارے

لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝ ۳۳ فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَىٰ ۝ ۳۴

اور تمہارے چارپایوں کے فائدے کے لئے (کیا)۔ تو جب بڑی آفت آئے گی

ل بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ ساہرہ اس زمین کا نام ہے۔ جو بیت المقدس کے نزدیک جبل اریحا کے اطراف میں ہے۔ اسی کو خدا قیامت میں وسیع کر کے میدان حشر بنائیگا اور بعض کہتے ہیں کہ خدا نئی چاندی کی بنائے گا جس کی وسعت موجودہ زمین سے چالیس گنا زیادہ ہوگی۔ واللہ اعلم۔

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۝٣٥ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ
جس دن انسان اپنے کاموں کو خود یاد کریگا۔ اور جہنم دیکھنے والوں کے سامنے ظاہر کردی جائیگی تو جس
يَّرٰى ۝٣٦ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝٣٧ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝٣٨ فَاِنَّ
نے (دُنیا میں) سر اُٹھایا تھا اور دُنیاوی زندگی کو ترجیح دی تھی اس کا ٹھکانا
الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝٣٩ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ
تو یقیناً دوزخ ہے۔ مگر جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا اور
نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝٤٠ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ
جی کو ناجائز خواہشوں سے روکتا رہا۔ تو اس کا ٹھکانا یقیناً
الْمَاْوٰى ۝٤١ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۝٤٢
بہشت ہے۔ (اے رسول) لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہ اس کا کہیں ٹھل بیڑا
فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ۝٤٣ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ۝٤٤
بھی ہے۔ تو تم اسکے ذکر سے کس فکر میں ہو اس (کے علم) کی انتہا تمہارے پروردگار ہی تک ہے
اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ۝٤٥ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا
تم تو بس جو اس سے ڈرے اس کو ڈرانے والے ہو جس دن وہ لوگ اس کو دیکھیں گے
لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ۝٤٦
تو (سمجھیں گے کہ) دُنیا میں (بس) ایک شام یا صبح ٹھہرے تھے۔

(۸۰) سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ (۲۴)
اٰيَاتُهَا — رُكُوْعُهَا ١

سورہ [1] عبس مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی بیالیس آیتیں (اور) ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

عَبَسَ وَتَوَلّٰۤى ۝١ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝٢ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ
وہ [2] اتنی بات پر چیں بر جبیں ہو گیا اور منہ پھیر بیٹھا کہ اسکے پاس نابینا آ گیا اور تم کو کیا معلوم شاید وہ

[1] اس سورہ کے بعض امور مذکورہ یہ ہیں۔ (۱) عبداللہ بن مکتوم کی بدولت بعض اصحاب کی تنبیہ اور ان کی مدح (۲) قرآن کا خدائی کتاب ہونا (۳) انسانی فطرت (۴) خدا کے احسانات (۵) قیامت کے حالات (۶) نیکوکاروں اور کفار کا قیامت میں تفرقہ وغیرہ ۱۲۔

[2] ایک روز حضرت رسول کے پاس آپکے اصحاب بیٹھے ہوئے تھے۔ عبداللہ بن مکتوم جو خاص اصحاب قرآن اور نابینا تھے کچھ احکام خدا پوچھنے کے واسطے آپکے پاس حاضر ہوئے آپ نے حسب اخلاق اور ان کی نابینائی کی وجہ سے حضرت عثمان سے جو آپکے پاس بیٹھے تھے۔ آگے بٹھایا پر حضرت عثمان کو ناگوار گزرا عبداللہ کی طرف پشت کر کے بیٹھ گئے۔ یہ بات خدا کی مرضی کے خلاف تھی حضرت جبرئیل یہ آیت لیکر نازل ہوئے جس سے عبداللہ کی دلجوئی حضرت عثمان کی تنبیہ مقصود تھی۔ بعض مفسرین نے عثمان کے علاوہ بعض بنی امیہ کو اس کا مصداق قرار دیا ہے۔ اور بعض مفسرین نے تو خود حضرت رسول پر الزام قائم کیا ہے حالانکہ یہ محض غلط ہے یہ ہرگز ممکن نہیں ہے کہ صاحب خلق عظیم ایک دیندار کے ساتھ ایسا برتاؤ کرے جو آپکے غلاموں سے بھی بعید ہو اور خلاف قیاس ہے۔ کجا شان نبوت اور کجا بدخلقی و ترش روئی۔ معاذ اللہ ۱۲۔

يَزَّكّٰىٓ ۝٣ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝٤ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝٥

(تعلیم سے) پاکیزگی حاصل کرتا یا وہ نصیحت سنتا تو نصیحت اُسکے کام آتی تو جو کچھ پروا نہیں کرتا

فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝٦ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝٧ وَاَمَّا مَنْ

اُسکے تو تم درپے ہو جاتے ہو حالانکہ اگر وہ نہ سُدھرے تو تم ذمہ دار نہیں اور جو تمہارے پاس لپکتا

جَآءَكَ يَسْعٰى ۝٨ وَهُوَ يَخْشٰى ۝٩ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝١٠

ہوا آتا ہے۔ اور (خدا سے) ڈرتا ہے تو تم اُس سے بے رُخی کرتے ہو دیکھو یہ (قرآن)

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝١١ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝١٢ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝١٣

وقف لازم

تو سراسر نصیحت ہے۔ تو جو چاہے اسے یاد رکھے (لوحِ محفوظ کے) بہت معزز اوراق میں

مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝١٤ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝١٥ كِرَامٍۢ بَرَرَةٍ ۝١٦

(لکھا ہوا ہے) بلند رتبہ اور پاک ہیں۔ (ایسے) لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہے۔ جو بزرگ

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ۝١٧ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝١٨

نیکوکار ہیں۔ انسان لے ہلاک ہو جائے وہ کیسا ناشکرا ہے (خدا نے) اُسکو کس چیز سے پیدا کیا

مِنْ نُّطْفَةٍ ۭ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۝١٩ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝٢٠ ثُمَّ

لے بعض کا قول ہے کہ اس انسان سے مراد امیہ بن خلف اور بعض عتبہ بن ابولہب کو کہتے ہیں۔ ۱۲-۱۲-۱۲

نطفے سے اُسے پیدا کیا پھر اُس کا اندازہ مقرر کیا۔ پھر اُس کیلئے رستہ آسان کر دیا۔ پھر اُسے موت دی

اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝٢١ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝٢٢ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ

پھر اُسے قبر میں دفن کرایا پھر جب چاہے گا اُسے اُٹھا کھڑا کرے گا سچ تو یہ ہے کہ خدا نے جو حکم اُسے دیا

اَمَرَهٗ ۝٢٣ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝٢٤ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ

اُس نے اُسکو پورا نہ کیا تو انسان کو اپنے کھانے ہی کی طرف غور کرنا چاہئے کہ ہم ہی نے بادل سے پانی برسایا

صَبًّا ۝٢٥ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝٢٦ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝٢٧

پھر ہم ہی نے زمین (درخت اُگا کر) چیری پھاڑی پھر ہم نے اس میں اناج اُگایا اور انگور اور

وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝٢٨ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝٢٩ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۝٣٠

ترکاریاں اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے گھنے باغ اور میوے اور چارا

وَفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ فَاِذَا جَآءَتِ

یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے چارپایوں کے فائدے کے لئے (بنایا) تو جب کانوں کے پردے

الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ وَاُمِّهٖ وَ

پھاڑنیوالی (قیامت) آموجود ہوگی اُس دن آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور

اَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ

اپنے لڑکے بالوں سے بھاگے گا، اُس دن ہر شخص (اپنی نجات کی) ایسی فکر میں

يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾

ہوگا جو اُسکے (مشغول ہونے کے) لئے کافی ہو۔ بہت سے چہرے تو اُس دن چمکتے ہونگے۔

ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا

خنداں شادماں (یہی نیکوکار ہیں) اور بہت سے چہرے ایسے ہوں گے جن پر

غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ

گرد پڑی ہوگی - اُس پر سیاہی چھائی ہوئی ہوگی - یہی کفار

الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

بدکار ہیں -

ایاتها ۲۹ (۸۱) سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ (۷) رکوعها ۱

سورہ[۱] تکویر مکہ میں نازل ہوا۔ اسکی انتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا

جس وقت آفتاب کی چادر کو لپیٹ لیا جائیگا۔ اور جس وقت تارے گر پڑینگے اور جب پہاڑ چلائے

الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ﴿۳﴾ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿۴﴾ وَاِذَا الْوُحُوْشُ

جائینگے اور جب عنقریب جننے والی اونٹنیاں بیکار کر دی جائیں گی اور جس وقت وحشی جانور اکٹھا

---

[۱] اس سورہ میں خداوند عالم نے قیامت کے حالات حضرت جبرئیل کی مدح - فرشتوں کا وجود - قرآن کا خدائی کتاب ہونا - حضرت رسولؐ کی رسالت - خدا کی مشیت کا سب پر غالب رہنا وغیرہ بیان کیا ہے۔

[۲] حمل میں قریب جننے والی اونٹنیاں بہت عزیز ہوتی ہیں - مگر قیامت کی وہ سخت مصیبت ہوگی کہ لوگ اسوقت اس کی کچھ پرواہ نہ کریں گے

قیامت کی علامات

حُشِرَتْ ۝۵ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝۶ وَاِذَا النُّفُوْسُ
کئے جائینگے۔ اور جس وقت دریا آگ ہو جائیں گے اور جس وقت روحیں (بدنوں سے) ملا
زُوِّجَتْ ۝۷ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝۸ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ
دی جائیں گی۔ اور جس وقت زندہ درگور لڑکی سے پوچھا جائیگا ف۱ کہ وہ کس گناہ
قُتِلَتْ ۝۹ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝۱۰ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝۱۱
کے بدلے ماری گئی۔ اور جس وقت (اعمال کے) دفتر کھولے جائیں اور جس وقت آسمان کا چھلکا اتارا
وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۝۱۲ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝۱۳ عَلِمَتْ
جائیگا۔ اور جب دوزخ کی آگ ابھڑکائی جائے گی۔ اور جب بہشت قریب کردی جائیگی تب ہر
نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۝۱۴ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝۱۵ الْجَوَارِ
شخص معلوم کریگا کہ وہ کیا (اعمال) لے کر آیا ہے۔ تو مجھے ان ستاروں کی قسم جو چلتے چلتے پیچھے ہٹ
الْكُنَّسِ ۝۱۶ وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝۱۷ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝۱۸
جاتے ف۲ اور غائب ہوتے ہیں۔ اور رات کی قسم جب ختم ہونے کو آئے اور صبح کی قسم جب روشن ہوجا
اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ۝۱۹ ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ
کہ بیشک قرآن (ایک معزز فرشتہ (جبرئیل) کی زبان کا پیغام ہے جو بڑے قوی عرش کے مالک کی بارگاہ
مَكِیْنٍ ۝۲۰ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ۝۲۱ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝۲۲ وَ
میں بلند مرتبہ ہے۔ وہاں (سب فرشتوں کا) سردار امانت دار ہے اور مکے والو تمہارے ساتھی (محمدؐ)
لَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ۝۲۳ وَمَا هُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ۝۲۴
دیوانے نہیں ہیں ف۳ اور بیشک انہوں نے جبرئیل کو آسمان کے کھلے (مشرقی) کنارے پر دیکھا ہے اور وہ غیب
وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ۝۲۵ فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝۲۶
کی باتوں کے ظاہر کرنے میں بخیل نہیں اور نہ یہ مردود شیطان کا قول ہے۔ پھر تم کہاں جاتے ہو۔
اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝۲۷ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ
یہ سارے جہان کے لوگوں کیلئے بس نصیحت ہے (مگر) اُسی کے لئے جو تم میں سیدھی

ف۱ اسلام کے قبل عرب میں یہ بیہودہ رسم جاری تھی کہ جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی تو مفلسی یا شرم سے مار ڈالتا یا جنگل میں لے جا کر زندہ درگور کر دیتا۔ اسی کی تنبیہ کی غرض سے اُس لڑکی کو یہاں مدعی بنا کر اظہار لے رہا ہے۔ تاکہ لوگ اس سے باز آئیں۔

ف۲ علم ہیئت سے اس مسئلہ کی اچھی طرح پہچان ثابت ہو چکی ہے کہ زحل، مریخ، مشتری، زہرہ اور عطارد۔ یہ پانچوں ستارے چلتے چلتے یکبارگی پیچھے ہٹ جاتے ہیں یا غائب ہو جاتے ہیں۔

ف۳ یہ ان لوگوں کی رد ہے۔ جو حضرت رسول کو دیوانہ بتاتے ہیں کہ یہ قرآن اپنے جی سے گھڑ کے بیان کرتے ہیں۔ ۲۰-۲۱-۲۲-۲۳

يَسْتَقِيْمَ ۝ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ٢٩

راہ چلے   اور تم تو سارے جہان کے پالنے والے خدا کے چاہے بغیر کچھ بھی چاہ نہیں سکتے

اٰیاتُہا ١٩ (٨٢) سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ (٨٢) رکوعُہا ١

سورہ لے انفطار مکہ میں نازل ہوا۔ اور اسکی انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝ ١ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝ ٢ وَاِذَا

جب آسمان پھٹ جائے گا   ، اور جب تارے جھڑ پڑیں گے ، اور جب

الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ ٣ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝ ٤ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا

دریا بہہ کر ایک دوسرے سے مل جائینگے اور جب قبریں اکھیڑ دی جائینگی تب ہر شخص کو معلوم ہو جائیگا

قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝ ٥ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ ٦

کہ اس نے آگے کیا بھیجا تھا اور پیچھے کیا چھوڑا تھا اے انسان تجھ کو اپنے پروردگار کرم گستر کے بارے میں

الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝ ٧ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ

کس چیز نے دھوکا دیا ہے وہی تو ہے جس نے تجھے بنایا اور تیرے اعضا کو ٹھیک کیا اور تیری قامت کو معتدل رکھا اور جس صورت میں چاہا

رَكَّبَكَ ۝ ٨ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝ ٩ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ

تجھے جوڑ دیا مگر ہیہات تم لوگ جزا کو جھٹلاتے ہو حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں عالی قدر

لَحٰفِظِيْنَ ۝ ١٠ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝ ١١ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ ١٢

تمہاری باتوں کے لکھنے والے جو تم کرتے ہو وہ اسے جانتے ہیں۔ بے شک نیکو کار

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝ ١٣ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝ ١٤

بہشت کی نعمتوں میں ہوں گے۔ اور بدکار لوگ یقیناً جہنم میں جزا کے دن

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ ١٥ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۝ ١٦ وَمَآ

اس میں جھونکے جائیں گے۔ اور وہ لوگ اس سے چھپ نہ سکیں گے۔ اور تمہیں

لے اس سورۃ میں بھی خدا نے قیامت کے واقعات قیامت میں ہر عمل کی باز پرس انسان کی غفلت کراماً کاتبین کا ذکر نیکو اور بدوں میں تفرقہ قیامت میں سب مجبور ہوں گے اور حکومت خاص خدا کے واسطے ہو گی ایسے ہی امور کو ذکر فرمایا ہے۔ ۱۲ ۔ ٢ یعنی اس سے عمل پوچھے جائیں گے۔ ٣ جب حضرت رسول اس آیت کو تلاوت فرماتے تو کہتے کہ جہل نے اسے دھوکا دیا۔ ایک نکتہ ہے کہ اس مقام پر خدا نے اپنی باتوں میں سے کریم کو ذکر کیا گویا جواب تعلیم کر دیا ہے کہ اگر بندہ خدا کے پوچھنے پر یہ کہہ دے کہ تیرے کرم نے مجھے دھوکا دیا تو کیا عجب ہے کہ بخش دیا جائے۔ ۱۲

خدا کی مشیت سب سے بالا ہے

کراماً کاتبین

أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ۝ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ۝

کیا معلوم کہ جزا کا دن کیا ہے، پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیا چیز ہے،

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ۝ ۱۹

اُسدن کوئی شخص کسی شخص کی بھلائی نہ کر سکے گا، اور اس دن حکم صرف خدا ہی کا ہوگا،

آیاتها (۳۶) سُورَةُ الْمُطَفِّفِينَ مَكِّيَّةٌ (۸۳) رکوعها (۱)

سورہ له المطففین مکہ میں نازل ہوا۔ اور اسکی چھتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ

ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی خرابی ہے، جو اوروں سے ناپ کر لیں تو پورا پورا

يَسْتَوْفُونَ ۝ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۝ أَلَا

لیں، اور جب اُن کو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں کیا یہ لوگ

يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ يَوْمَ

اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ ایک بڑے (سخت) دن (قیامت) میں اٹھائے جائیں گے جس دن

يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ

تمام لوگ سارے جہان کے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونگے سن رکھو کہ بدکاروں کے نامۂ عمل سجین میں ہیں،

لَفِي سِجِّينٍ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ۝ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ۝

اور تم کو کیا معلوم کہ سجین کیا چیز ہے، ایک لکھا ہوا دفتر ہے (جس میں شیاطین کے

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ

اعمال درج ہیں) اسدن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو لوگ روز جزا کو جھٹلاتے ہیں حالانکہ اس

الدِّينِ ۝ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝ إِذَا تُتْلَىٰ

کو حد سے نکل جانے والے گنہگار کے سوا کوئی نہیں جھٹلاتا، جب اس کے سامنے

الربع

قیامت میں صرف خدا ہی کی حکومت ہوگی

ناپ تول میں کمی کی مذمت

له اس سورہ میں خدا نے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی مذمت، نیکوں اور بدوں کے اعمال کا تفرقہ، حضرت علی کی مدح اور مخالفین کی مذمت وغیرہ بیان فرمائی ہے۔ اسی بنا پر جب جناب امیر اپنے کاموں سے فارغ ہو کر کوفہ کے بازار میں تشریف لے جاتے تو بلند آواز سے فرماتے لوگو خدا سے ڈرو اور انصاف کے ساتھ پوری ناپ تول کرو اور لوگوں کو چیز کم نہ دو، اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو یہی نقل ہے کہ مدینے کے اکثر تجار اسی مرض میں مبتلا اور اس کے عادی تھے، جب یہ سورہ نازل ہوا تو حضرت رسولؐ نے بازار میں جا کر اس سورہ کو ان لوگوں کے سامنے پڑھ دیا ۱۲-۱۲۰

سجین: بدوں کے اعمال کا دفتر

عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۱۳ كَلَّا بَلْ ٚ رَانَ عَلٰى

ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے افسانے ہیں (نہیں نہیں) بات یہ ہے کہ یہ لوگ

قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۱۴ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ

جو اعمال (بد) کرتے ہیں ان کے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے بیشک یہ لوگ اس دن اپنے پروردگار (کی

لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۱۵ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۱۶ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا

رحمت) سے روک دیئے جائیں گے پھر یہ لوگ ضرور جہنم واصل ہونگے پھر (ان سے) کہا جائے گا کہ یہ وہی

الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۱۷ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ

چیز تو ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے (یہ بھی سن رکھو کہ) نیکوں کے نامۂ عمل علّیین میں ہونگے

عِلِّيِّيْنَ ۱۸ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۱۹ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۲۰

اور تم کو کیا معلوم علّیین کیا ہے وہ ایک لکھا ہوا دفتر ہے جس میں نیکوں کے اعمال درج ہیں (اس

يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۲۱ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۲۲ عَلَى الْاَرَآئِكِ

کے پاس مقرب (فرشتے) حاضر ہیں، بیشک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے تختوں پر بیٹھے

يَنْظُرُوْنَ ۲۳ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۲۴ يُسْقَوْنَ

نظارے کرینگے، تم ان کے چہروں ہی سے راحت کی تازگی معلوم کر لوگے ان کو سر بمہر

مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۲۵ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ

خالص شراب پلائی جائے گی جس کی مہر مشک کی ہوگی اور اس کی طرف البتہ شائقین کو

الْمُتَنَافِسُوْنَ ۲۶ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۲۷ عَيْنًا يَّشْرَبُ

رغبت کرنی چاہیئے اور اس (شراب) میں تسنیم ۱؎ کے پانی کی آمیزش ہوگی وہ ایک چشمہ ہے جس

بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۲۸ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ

میں مقربین پئیں گے، بے شک جو گنہگار مومنوں سے ہنسی کیا کرتے تھے،

اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ۲۹ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ۳۰ وَ

اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو ان پر چشمک کرتے تھے ۲؎ اور

۱؎ بہشت کی ایک نہر کا نام ہے ۔ ۱۲۰ ۱۲۰
۲؎ علامہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں لکھا ہے کہ ایک بار حضرت علیؑ مسلمانوں کی ایک جماعت کے سامنے ہو کر گزرے تو ان میں سے جو لوگ منافق تھے مسخرا پن ہنسی اور باہم چشمکیں کرنے لگے پھر جب اپنے مجلس کے پاس پہنچے تو کہنے لگے ابھی ستا آج ہمارے سامنے سے اصلع (جسکے سر کے آگے کی طرف سے بال نہوں) یعنی حضرت امیر گزرے یہ کہہ کر پھر خوب ہنسے اسی وقت قبل اس کے کہ جناب امیر حضرت رسولؐ کے پاس پہونچیں منافقین کی مذمت اور جناب امیر کی مدح میں یہ آیت نازل ہوئی دیکھو تفسیر کشاف جلد ۲ مطبوعہ مصر ۱۲

إِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ۝ ٣١ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا
جب اپنے گھر کو لوٹتے تو اتراتے ہوئے لوٹتے اور جب ان (مومنین) کو دیکھتے
إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ۝ ٣٢ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ۝ ٣٣
تو کہتے یہ تو یقیناً گمراہ ہیں حالانکہ یہ لوگ ان پر نگران بنا کے تو بھیجے نہیں گئے تھے
فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ۝ ٣٤ عَلَى
تو آج (قیامت میں) ایماندار لوگ کافروں سے ہنسی کریں گے (اور) تختوں پر
الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ۝ ٣٥ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ ٣٦
بیٹھے نظارہ کریں گے۔ کہ اب تو کافروں کو ان کے کئے کا پورا پورا بدلہ مل گیا۔

(۸۴) سُورَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ (۸۳) — اٰیاتہا ۲۵ — رکوعہا ۱

سورہ انشقاق مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی پچیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ۝ ١ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ ٢ وَإِذَا
جب آسمان پھٹ جائیگا۔ اور اپنے پروردگار کا حکم بجا لائیگا اور اسے واجب بھی یہی ہے اور جب
الْأَرْضُ مُدَّتْ ۝ ٣ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۝ ٤ وَأَذِنَتْ
زمین ہموار کر کے پھیلا دی جائے گی اور جو کچھ اس میں ہے اسے نکال کر باہر ڈال دیگی اور بالکل خالی ہو جائیگی اور اپنے پروردگار کا
لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ ٥ يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ
حکم بجا لائیگی اور اس کو لازم بھی یہی ہے (تو قیامت آجائیگی) اے انسان تو اپنے پروردگار کی طرف (پہنچنے میں) خوب
كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ۝ ٦ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ۝ ٧ فَسَوْفَ
کوشش کرتا ہے تو اس سے جا ملے گا تو جس کا نامہ (اعمال) اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا اس
يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ۝ ٨ وَيَنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝ ٩
سے حساب آسان طریقہ سے لیا جائیگا۔ اور وہ اپنے (مومنین کے) قبیلے کی طرف خوش خوش پلٹے گا۔

لہ اس سورہ میں خدا نے قیامت کے وقت نیکوں کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں ہونگے اور بدوں کے بائیں ہاتھ میں۔ تلاوت قرآن میں سجدہ کا حکم۔ خدا کا سب چیزوں کو جاننا۔ نیکوں کے لئے بے انتہا اجر و ثواب کا ہونا۔ وغیرہ ذکر فرمایا ہے۔
لہ آسان طریقے سے حساب لئے جانے کا ایک حدیث میں مطلب بیان ہوا ہے۔ کہ اس کے گناہ اس کے سامنے پیش کر کے معاف کر دیئے جائیں گے۔

آخرت میں مومن کافروں پر ہنسیں گے

نیکوں کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں ہوگا اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝١٠ فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝١١

لیکن جس شخص کو اس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائیگا وہ تو موت کو پکاریگا

وَّیَصْلٰی سَعِیْرًا ۝١٢ اِنَّهٗ کَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝١٣ اِنَّهٗ

اور جہنم واصل ہوگا۔ یہ شخص تو اپنے اہل کے بالوں میں مست رہتا تھا اور سمجھتا تھا کہ کبھی (خدا

ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ ۝١٤ بَلٰۤی اِنَّ رَبَّهٗ کَانَ بِهٖ بَصِیْرًا ۝١٥

کی طرف) پھر کر جائے ہی گا نہیں ہاں اس کا پروردگار یقینی اس کو دیکھ بھال کر رہا ہے

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝١٦ وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ ۝١٧ وَالْقَمَرِ اِذَا

تو مجھے شام کی سرخی کی قسم اور رات کی اور ان چیزوں کی جنہیں یہ ڈھانک لیتی ہے اور چاند کی جب پورا

اتَّسَقَ ۝١٨ لَتَرْکَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝١٩ فَمَا لَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝٢٠

ہو جائے کہ تم لوگ ضرور ایک سختی کے بعد دوسری سختی میں پھنسو گے تو ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے

وَاِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ ۝٢١ بَلِ الَّذِیْنَ

اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو خدا کا سجدہ نہیں کرتے، بلکہ کافر لوگ تو اور اسے

کَفَرُوْا یُکَذِّبُوْنَ ۝٢٢ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا یُوْعُوْنَ ۝٢٣

جھٹلاتے ہیں اور جو باتیں یہ لوگ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں خدا تو اسے خوب جانتا ہے تو اے

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝٢٤ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ

رسول انھیں دردناک عذاب کی خوشخبری دیدو مگر جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے اچھے

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝٢٥

کام کئے ان کے لئے بے انتہا اجر (و ثواب) ہے۔

(۸۵) سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَکِّیَّةٌ (۲۷)

اٰیَاتُهَا — رُکُوْعُهَا

سورہ بروج مکہ میں نازل ہوا اور اس کی بائیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ل اس سورہ میں خدا نے کفار مکہ کی ہلاکت کی پیشینگوئیاں اصحاب اخدود کا قصہ اور کفار مکہ کی ان سے تشبیہ، مومنین کو تکلیف دینے کی سزا اور ایمانداروں کی جزا، خدائی مواخذہ کی سختی خدا کا مختار و مرید ہونا فرعون و ثمود کے قصہ کی طرف کفار مکہ کی تشبیہ قرآن کا خدائی کتاب ہونا وغیرہ ذکر فرمایا ہے۔ ۱۳-۱۲

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝۱ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝۲ وَشَاهِدٍ

برجوں ۱ والے آسمان کی قسم اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور گواہ ۲ کی اور جس کی

وَّمَشْهُوْدٍ ۝۳ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝۴ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝۵

گواہی دیجائیگی اسکی (کہ کفار مکہ ہلاک ہوئے) جس طرح خندق ۳ والے ہلاک کر دیئے گئے جو خندقیں

اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۝۶ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ

آگ کی تھیں جسمیں (انہوں نے مسلمانوں کیلئے) ایندھن جھونک رکھا تھا جب وہ ان (خندقوں) کے کناروں پر بیٹھے ہوئے تھے اور جو (سلوک)

شُهُوْدٌ ۝۷ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ

ایمانداروں کیساتھ کرتے تھے اسکو سامنے دیکھ رہے تھے اور ان کو مومنوں کی یہی بات بری معلوم ہوتی کہ وہ خدا پر ایمان

الْحَمِيْدِ ۝۸ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى

لائے ہوئے تھے جو غالب (اور) سزاوار حمد ہے وہ (خدا) جس کی سارے آسمان و زمین میں بادشاہت ہے اور خدا ہر

كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝۹ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

چیز سے واقف ہے۔ بیشک جن لوگوں نے ایماندار مردوں اور عورتوں کو تکلیفیں دیں پھر

ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝۱۰

توبہ نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب تو ہے ہی (اس کے علاوہ) جلنے کا بھی عذاب ہوگا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرتے رہے ان کے لئے وہ باغات ہیں جنکے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝۱۱ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ

نیچے نہریں جاری ہیں۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ بیشک تمہارے پروردگار کی پکڑ بہت

لَشَدِيْدٌ ۝۱۲ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝۱۳ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

سخت ہے۔ وہی پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ (قیامت میں) زندہ کریگا۔ اور وہی بخشنے والا

الْوَدُوْدُ ۝۱۴ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝۱۵ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝۱۶

محبت کرنیوالا ہے۔ عرش کا مالک بڑا عالی شان ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے کیا تمہارے

---

۱ اس کی تفصیل دیکھو پارہ ۱۱ سورۂ یونس آیت ۵ میں۔ ۲ اس میں شدید اختلاف ہے کہ شاہد و مشہود کیا ہے۔ حضرت امام حسنؓ سے نقل ہے کہ شاہد حضرت رسول ہیں اور مشہود قیامت۔ امام جعفر صادقؓ سے منقول ہے کہ شاہد روز جمعہ اور مشہود روز عرفہ اور ایک روایت میں ہے کہ شاہد روز جمعہ ہے اور مشہود روز قیامت۔ ایک روایت میں ہے کہ شاہد حضرت رسول اور مشہود حضرت علیؓ ہیں۔ [illegible] ہے کہ شاہد خدا ہے اور مشہود [illegible] اور دوسری حدیث میں اس کے برعکس۔ بعض کا خیال ہے کہ شاہد دسویں ذی الحجہ اور مشہود نویں۔ بعض کا قول ہے کہ شاہد فرشتہ اور مشہود قیامت۔ بعض کہتے ہیں کہ دونوں سے مراد [illegible] ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ شاہد مخلوقات ہے اور مشہود [illegible]۔ بعض کا قول ہے کہ شاہد انسان ہے [illegible] نفس۔ بعض کہتے ہیں شاہد حجر اسود اور مشہود حج کرنیوالے۔ بعض کا خیال ہے کہ شاہد دن رات ہیں اور مشہود آدمی۔ بعض کہتے ہیں کہ شاہد انبیاء ہیں اور مشہود [illegible]۔ بعض کہتے ہیں کہ شاہد حضرت آدمؑ ہیں اور مشہود آپکی اولاد۔ بعض شاہد حضرت عیسیٰؑ کو اور مشہود ان کی امت کو کہتے ہیں۔

۳ ان کا قصہ یوں منقول ہے کہ [illegible] بادشاہ [illegible] بتوں کی پرستش کرتا [illegible] آگ [illegible] ایک منادی نے آواز دی کہ جو [illegible] دین پر ہے وہ الگ ہو جائے [illegible] خوشی سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کودنا شروع کیا جب ایک عورت کی باری آئی جس کی گود میں تین مہینہ کا بچہ تھا اس کو کچھ تامل ہوا [illegible] خدا کی شان اس بچے نے

(باقی صفحہ ۹۴۳ پر)

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝ فِرْعَوْنَ وَ ثَمُوْدَ ۝ بَلِ

پاس لشکروں کی خبر پہونچی ہے (یعنی) فرعون و ثمود کی (ہاں پہونچی ہے) مگر کافر

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ

تو جھٹلانے ہی (کی فکر) میں ہیں۔ اور خدا ان کو پیچھے سے گھیرے ہوئے

مُّحِيْطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝

ہے (یہ جھٹلانے کے قابل نہیں) بلکہ یہ قرآن مجید ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

آیاتہا (۱۷) (۸۶) سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ (۳۶) رکوعہا (۱)

سورہ لہ طارق مکہ میں نازل ہوا اور اس کی سترہ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝ النَّجْمُ

آسمان اور رات کو آنے والے کی قسم۔ اور تم کو کیا معلوم رات کو آنے والا کیا ہے (وہ) تارا ہے چمکنے والا

الثَّاقِبُ ۝ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ فَلْيَنْظُرِ

کہ کوئی متنفس نہیں جس پر نگہبان مقرر نہیں۔ تو انسان کو دیکھنا

الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ يَّخْرُجُ مِنْ

چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا ہوا ہے۔ وہ اچھلتے ہوئے پانی (منی) سے پیدا ہوا ہے۔ جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں

بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝

کے بیچ میں سے نکلتا ہے۔ بےشک خدا اس کے دوبارہ (پیدا کرنے) پر قادر ہے۔ جس دن دلوں کے

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝ وَالسَّمَآءِ

بھید جانچے جائیں گے۔ تو انسان کی کچھ پیش نہ چل سکے گی اور نہ کوئی اس کا مددگار ہوگا۔ آسمان کی قسم جو مینہ برساتا ہے

ذَاتِ الرَّجْعِ ۝ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ

اور زمین کی قسم جو پھٹ جاتی ہے۔ کہ یہ کلام (حق کو باطل سے) جدا کرنے والا ہے

(بقیہ صفحہ ۹۴۲)
بآواز بلند کہا لے اماں کچھ خوف نہ
کرو اور ہم کو لے کر کود پڑو
وہ بھی گر پڑی بس پھر کیا تھا خدا نے
فورًا ایک ہوا بھیجی جس نے ساری
خندق کو خالی کر کے اسی آگ سے
بادشاہ اور اس کے لشکر اور تابعین
کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اور
مومنین پر کچھ اثر بھی نہ ہوا اور
سب کے سب صحیح و سلامت
نکل آئے۔ ۱۲-۱۳-۱۴

(حاشیہ صفحہ ھٰذا)
لہ اس سورہ میں خدا
نے ہر شخص کے واسطے
نگہبان فرشتوں کا
مقرر ہونا انسانی
پیدائش کا مادہ
اور اس کی جگہ قرآن
کا قول فیصل ہونا کفار کو مہلت دینا
وغیرہ تعلیم فرمایا ہے۔ [illegible]
[illegible]

فَصْلٌ ۝۱۳ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝۱۴ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝۱۵ وَّ

فیصل ہے اور لغو نہیں ہے، بے شک یہ کفار اپنی تدبیر کر رہے ہیں اور

اَكِيْدُ كَيْدًا ۝۱۶ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝۱۷

میں اپنی تدبیر کر رہا ہوں، تو کافروں کو مہلت دو بس ان کو تھوڑی سی مہلت دو،

ع

(۸۷) سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ (۸)

اٰیَاتُهَا ۱۹ — رُكُوْعُهَا ۱

سورہ لہ اعلیٰ مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝۱ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝۲

(اے رسول) اپنے عالی شان پروردگار کے نام کی تسبیح کرو جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا اور درست کیا

وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝۳ وَالَّذِيْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝۴ فَجَعَلَهٗ

اور جس نے (اس کا) اندازہ مقرر کیا پھر راہ بتائی اور جس نے (حیوانات کے لئے) چارہ اگایا پھر خشک کرکے

غُثَآءً اَحْوٰى ۝۵ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى ۝۶ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ

سیاہ رنگ کا کوڑا کر دیا ہم تمہیں (ایسا) پڑھا دیں گے کہ کبھی بھولو ہی نہیں مگر لہ جو خدا چاہے (منسوخ

اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۝۷ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝۸

کر دے) بیشک وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور چھپے ہوئے کو بھی اور ہم تم کو آسان طریقے کی توفیق دیں گے

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝۹ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝۱۰ وَ

تو جہاں تک سمجھانا مفید ہو سمجھاتے رہو جو خوف رکھتا ہو وہ تو فوراً سمجھ جائے گا اور

يَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝۱۱ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝۱۲ ثُمَّ

بدبخت اس سے پہلو تہی کرے گا جو (قیامت میں) بڑی (تیز) آگ میں داخل ہوگا پھر

لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝۱۳ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝۱۴ وَذَكَرَ

نہ وہاں مرہی جائے گا نہ جیئے گا، وہ یقیناً مراد دل کو پہنچا جو (شرک سے) پاک صاف ہو اور اپنے پروردگار کے

لہ اس سورہ میں خدا کی تسبیح وعبادت کا حکم، خدا ہی سب کا خالق ہے، رسول کبھی کوئی چیز نہیں بھولتا، خدا عالم الغیب ہے، تم نصیحت سنتے جاؤ، شرک سے بچو، نماز کی ترغیب، قرآن کا اگلے صحیفوں کے مخالف نہ ہونا، وغیرہ ذکر فرمایا ہے ۱۲

لہ یعنی جس آیت کو جس طرح منسوخ کر دینا چاہے گا یعنی کہ تلاوت میں بھی اس کو تمہارے ذہن سے محو کر دے گا۔

لہ یعنی جس نے دل کو کفر کی نجاست سے پاک کیا اور شہادتین وغیرہ کا اقرار کیا پانچوں وقت کی نمازیں پڑھیں اور اچھے اعمال بجا لایا اس نے نجات پائی ۱۲

اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾

نام کا ذکر کرتا اور نماز پڑھتا رہا ۔ مگر تم لوگ تو دنیا ہی کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ

حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور پائیدار ہے ۔ بیشک یہی بات اگلے صحیفوں

الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾

یعنی ابراہیمؑ اور موسےٰ کے صحیفوں میں (بھی ہے)

(۸۸) سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ (۶۸)

(آیاتہا ۲۶) (رکوعہا ۱)

سورۃ الغاشیہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چھبیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿۲﴾

بھلا تم کو ڈھانپ لینے والی (مصیبت یعنی قیامت) کا حال معلوم ہوا ہے ۔ اس دن بہت سے چہرے (والے) ذلیل ہوا

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿۴﴾ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ

ہونگے (طوق و زنجیر سے) مشقت کرنیوالے تھکے ماندے ۔ دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہونگے ۔ انہیں ایک کھولتے ہوئے چشمے کا پانی

اٰنِيَةٍ ﴿۵﴾ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ﴿۶﴾ لَّا يُسْمِنُ

پلایا جائے گا ۔ خاردار جھاڑی کے سوا ان کیلئے کوئی کھانا نہیں ۔ جو نہ موٹاپا پیدا کرے نہ بھوک میں کچھ کام

وَلَا يُغْنِىْ مِنْ جُوْعٍ ﴿۷﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿۸﴾ لِّسَعْيِهَا

آئے گا ۔ (اور) بہت سے چہرے اس دن ترو تازہ ہوں گے ۔ اپنی کوشش

رَاضِيَةٌ ﴿۹﴾ فِىْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۱۰﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ﴿۱۱﴾ فِيْهَا

(کے نتیجے) پر شادمان ۔ ایک عالیشان باغ میں ۔ وہاں کوئی لغو بات نہیں سنیں گے ۔ اس میں

عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿۱۲﴾ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿۱۴﴾

چشمے جاری ہونگے ۔ اس میں اونچے اونچے تخت (بچھے) ہونگے ۔ اور (انکے کنارے) گلاس رکھے ہونگے

لے حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں اور ان میں سے تین سو تیرہ رسول و صاحب کتاب ہیں۔ چار ہزار صحیفے خدا نے نازل کئے اور بعض رسولوں کو کئی کئی صحیفے عطا ہوئے۔ عرب میں چار پیغمبر ہوئے، ہودؑ، صالحؑ، شعیبؑ اور ہمارے رسولؐ۔ ے اس سورۃ میں خدا نے قیامت کے واقعات دوزخ و بہشت کی حالت مخلوقات خدا میں غور کرنے کا حکم حضرت رسولؐ کی رسالت ہر شخص کی بازگشت خدا کی طرف ہونا وغیرہ بیان فرمایا ہے۔ ے پانی کے کنارے ایک درخت ہوتا ہے جس میں صرف کانٹے ہی کانٹے ہوتے ہیں اور عرب کے ملک میں ہوتا ہے اور جب خشک ہو جاتا ہے تو ایسا زہر قاتل کہ جانور بھی اس کے پاس نہیں پھٹکتے۔ اسی کو ضریع کہتے ہیں اور اسی کی حالت کا لحاظ رکھ کر میں نے اس کا ترجمہ خاردار جھاڑی کیا ہے۔ یہ تو دنیا کا ضریع ہے اور آخرت کا ضریع تو خدا کی پناہ ۱۲-۱۳-۱۴

وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝١٥ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝١٦ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ

اور گاؤ تکیے قطار کی قطار لگے ہوئے اور نفیس مسندیں بچھی ہوئیں ۔ تو کیا یہ لوگ اونٹ کی طرف غور

اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝١٧ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝١٨

نہیں کرتے کہ کیسا (عجیب) پیدا کیا گیا ہے ، اور آسمان کی طرف کہ کیسا بلند بنایا گیا ہے

وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝١٩ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ

اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح کھڑے کئے گئے ہیں اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی ہے

سُطِحَتْ ۝٢٠ فَذَكِّرْ ۗ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝٢١ لَسْتَ عَلَيْهِمْ

تو تم نصیحت کرتے رہو ، تم تو بس نصیحت کرنے والے ہو تم کچھ ان پر داروغہ تو ہو

بِمُصَيْطِرٍ ۝٢٢ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝٢٣ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ

نہیں ۔ ہاں جس نے منہ پھیر لیا ۔ اور نہ مانا ، تو خدا اس کو بہت بڑے عذاب

الْاَكْبَرَ ۝٢٤ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝٢٥ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝٢٦

کی سزا دیگا ۔ بیشک ان کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے ، پھر ان کا حساب ہمارے ذمہ ہے

(٨٩) سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ (١٠)

اٰیاتها ٣٠ — رکوعها ١

سورہ لہ فجر مکہ میں نازل ہوا ۔ اور اس کی تیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْفَجْرِ ۝١ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝٢ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝٣ وَالَّيْلِ اِذَا

صبح ٢ کی قسم ، اور دس ٣ راتوں کی ، اور جفت ٤ و طاق کی ، اور رات کی جب آنے لگے

يَسْرِ ۝٤ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝٥ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ

عقلمند کے واسطے تو یہ ضرور بڑی قسم ہے (کہ کفار پر ضرور عذاب ہوگا) کیا تم نے نہیں دیکھا

فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝٦ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝٧ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ

کہ تمہارے پروردگار نے عاد کے ساتھ کیا کیا ، اور ثمود یعنی ارم والے دراز قد جن کا مثل ٥ تمام (دنیا)

لہ اس سورہ میں خدا نے کفار پر عذاب کی پیشین گوئی اور شداد و ثمود و فرعون کی تباہی کے قصے کا اشارہ، بندوں پر خدائی عنایات، امتحان کے وقت انسان کی حالت، تمام انسانوں کی حالت، قیامت کا تذکرہ، حضرت حمزہ یا ابن عباس کی فضیلت وغیرہ بیان کی ہے۔ ٢ ایک روایت میں ہے کہ اس سے دسویں کی صبح مراد ہے جب حضرت رسول طائف میں تھے اور بارہ ہزار آدمی آپ کے ساتھ تھے اور سب کے سب پیاسے تھے اور پانی کا کوئی سامان نہ تھا آنحضرت نے ایک پیالہ منگا کر اس میں اپنی انگلیاں ڈال دیں اور اس سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے اور سارا لشکر سیراب ہو گیا اور کہا گیا ہے کہ اس سے مراد صبح عاشورہ ہو ۔ ٣ محرم کے پہلے عشرہ ... سے روایت ہے کہ لوگ ان عشروں کی بہت تعظیم کرتے تھے ذی الحجہ و محرم کا پہلا عشرہ اور رمضان کا آخر عشرہ (دیکھو تفسیر در منثور جلد ٦ صفحہ ٣٤٦) ٤ یعنی تمام اس سے ہر تمام چیزیں مراد ہیں کیونکہ کوئی چیز طاق و جفت سے خالی نہیں ہو سکتی یا نماز صبح و مغرب وغیرہ مراد ہے۔

٥ حضرت نوح کی پانچویں پشت میں ایک شخص کا نام عاد تھا جس کا سلسلہ نسب یوں ہے عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح عاد کے دو بیٹے تھے شداد و شدید اور دونوں بادشاہ تھے جب شدید مر گیا تو سب ملکوں کا بادشاہ شداد ہی قرار پایا اور اس نے اتنی ترقی کی کہ تمام دنیا کا بادشاہ ہو گیا اور چار سو بادشاہ اس کے ماتحت ذرائع گزارتے تھے آخر اس نے خدائی کا دعویٰ کیا اس وقت کے پیغمبر جب اس کی ہدایت کو آئے تو اس نے کہا ایمان لانے کا فائدہ پیغمبر نے کہا خدا بہشت دیگا اس نے کہا بہشت میں کیا ہے پیغمبر نے اس کی کیفیت بیان کی تو اس نے کہا ایسا میں خود بنا سکتا ہوں اس نے ایک مستقل آب و ہوا (باقی حاشیہ بر صفحہ ٩٤٢)

مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝٨ وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝٩
کے شہروں میں کوئی پیدا ہی نہیں کیا گیا اور ثمود کے ساتھ (کیا کیا) جو وادی (قریٰ) میں پتھر
وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۝١٠ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝١١
تراش (کر گھر) بناتے تھے اور فرعون کے ساتھ (کیا کیا) جو سزا دینے کیلئے میخیں رکھتا تھا یہ لوگ مختلف شہروں میں
فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ۝١٢ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ
سرکش ہو رہے تھے اور ان میں بہت سا فساد پھیلا رکھے تھے تو تمہارے پروردگار نے ان پر عذاب کا کوڑا لگایا، بیشک تمہارا
عَذَابٍ ۝١٣ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝١٤ فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا
پروردگار تاک میں ہے لیکن انسان جب اسکو اس کا پروردگار
مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ۝١٥ وَ
(اس طرح) آزماتا ہے کہ اسکو عزت و نعمت دیتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھے عزت دی
أَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي
ہے مگر جب اسکو اس طرح آزماتا ہے کہ اس پر روزی کو تنگ کر دیتا ہے تو بول اٹھتا ہے کہ میرے
أَهَانَنِ ۝١٦ كَلَّا ۖ بَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ۝١٧ وَلَا تَحَاضُّونَ
پروردگار نے مجھے ذلیل کیا، ہرگز نہیں بلکہ تم لوگ یتیم کی خاطر داری کرتے ہو اور نہ محتاج کو کھانا کھلانے
عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝١٨ وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَمًّا ۝١٩ وَ
کی ترغیب دیتے ہو اور میراث کے مال (حلال و حرام) کو سمیٹ کر کھا
تُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝٢٠ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا
جاتے ہو اور مال کو بہت ہی عزیز رکھتے ہو تو سن رکھو کہ جب زمین کوٹ کوٹ کر ریزہ ریزہ
دَكًّا ۝٢١ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝٢٢ وَجِيءَ
کر دی جائیگی اور تمہارے پروردگار کا حکم، اور فرشتے قطار کے قطار آجائیں گے اور اس دن جہنم سامنے
يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ
کر دی جائے گی اس دن انسان چونکے گا مگر اب چونکنا کہاں (فائدہ دے گا)

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)
کی زمین تیار کر کے بہشت بنوانا شروع کیا۔ ایک ہزار عمدہ اس میں کام کرتے اور تمام بادشاہان دنیا کے پاس جو کچھ جواہرات سونا چاندی تھی سب منگوائی اور سو برس میں وہ باغ تیار ہوا تو اس کا نام اپنے دادا کے نام پر ارم رکھا۔ اس باغ کی دیوار کی اینٹیں سونے اور چاندی کی تھیں، اس کے سنگریزوں میں موتی یاقوت اور زبرجد تھے اس کی زمین عنبر و مشک کی تھی اس میں ایک ہزار محل تھے [illegible] ہزار بالا خانے ہزار ایوان تھے ہر مکان کے سامنے ایک درخت تھا جس کی ڈالیں [illegible] کی [illegible] زبرجد کے خوشے موتیوں کے تھے، الغرض جب باغ اس طرح تیار ہو گیا تو شداد مع حشم و خدم کے اسکو دیکھنے چلا، جب قریب دروازہ کے پہنچا تو ایک شدید چیخ کی آواز سنی اور دیکھا تو ایک شکل صورت نظر آئی پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ملک الموت ہیں اور اس کی روح قبض کرنے آئے ہیں اس نے کہا کہ اتنی مہلت دو کہ باغ کو دیکھ لوں ملک الموت نے کہا کہ اجازت نہیں، غرض ایک پاؤں جو گھوڑے سے اندر ایک باہر تھا کہ اس کی روح قبض ہوئی اور باغ اسی وقت لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گیا، امیر معاویہ کے زمانے میں عبداللہ بن قلابہ اپنا اونٹ تلاش کرتا اس باغ میں پہنچ گیا تھا، چنانچہ واپس آکر جو کیفیت اس نے بیان کی اس کی تصدیق کعب احبار نے کی واللہ اعلم۔

الذِّكْرٰى ۝۲۳ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۝۲۴ فَيَوْمَئِذٍ

(اسوقت) کہے گا کہ کاش میں نے اپنی اس زندگی کے واسطے کچھ پہلے بھیجا ہوتا تو اسدن خدا ایسا عذاب

لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ۝۲۵ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ۝۲۶

کرے گا کہ کسی نے ویسا عذاب نہ کیا ہوگا اور نہ کوئی ایسا جکڑنا جکڑے گا

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝۲۷ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً

(اور کچھ لوگوں سے کہے گا) اے ۱ اطمینان پانے والی جان اپنے پروردگار کیطرف لوٹ چل تو اس سے

مَّرْضِيَّةً ۝۲۸ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝۲۹ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝۳۰

خوش وہ تجھ سے راضی تو میرے (ممتاز) بندوں میں شامل ہوجا اور میری بہشت میں داخل ہو جا۔

(۹۰) سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ (۳۵)

اٰیاتها ۲۰ — رکوعها ۱

سورہ ۲ بلد مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی بیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝۱ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝۲ وَ

مجھے اس شہر (مکہ) کی قسم اور تم اسی شہر میں تو رہتے ہو اور (تمہارے)

وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝۳ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝۴

باپ (آدم) اور اسکی اولاد کی قسم کہ ہم نے انسان کو مشقت میں (رہنے والا) پیدا کیا ہے

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝۵ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ

کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس پر کوئی قابو نہ پاسکے گا (وہ) کہتا ۳ ہے کہ میں نے بہت سا مال

مَالًا لُّبَدًا ۝۶ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۝۷ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ

اڑا دیا کیا وہ یہ خیال رکھتا ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا ہی نہیں۔ کیا ہم نے اسے

عَيْنَيْنِ ۝۸ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝۹ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝۱۰

دونوں آنکھیں اور زبان اور دونوں لب نہیں دیئے (ضرور دیئے) اور اسکو (اچھی بری) دونوں راہیں بھی

۱ صاحب کشاف نے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت حمزہ کے بارے میں نازل ہوئی اور درمنثور میں یہ روایت بریدہ سے مروی ہے مگر ساتھ ہی اس کے ایک دوسری روایت جو سعید بن جبیر سے مروی ہے اس میں حضرت عباس کی وفات کے وقت اس آواز کا سنائی دینا بیان کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۲ اس سورۃ میں خدا نے انسان کو مشقت و محنت کرنے والا خدا کا اس پر ہر طرح قادر ہونا اس کے اعضا نعمت میں غلام آزاد کرنے بھوکے کو کھانا کھلانے کی فضیلت صبر اور رحم کی خوبی وغیرہ ذکر فرمائی ہے۔

۳ ایک روایت میں ہے کہ مراد اس سے عمرو بن عبد ود ہے کہ اس نے جنگ احزاب کے آخر وقت کہا تھا کہ میں نے اسلام کے بند کرنے میں بہت سے روپے خرچ کئے۔ واللہ اعلم۔

فلا اقتحم العقبة ﴿۱۱﴾ وما ادرىك ما العقبة ﴿۱۲﴾

(دکھادیئے) پھر وہ گھاٹی پر سے ہوکر کیوں نہیں گزرا اور تمکو کیا معلوم کہ گھاٹی کیا ہے، کسی (کی) گردن کا (غلامی

فك رقبة ﴿۱۳﴾ او اطعم فى يوم ذى مسغبة ﴿۱۴﴾ يتيما

یا قرض سے) چھڑانا، یا بھوک کے دن رشتہ دار یتیم یا خاکسار

ذا مقربة ﴿۱۵﴾ او مسكينا ذا متربة ﴿۱۶﴾ ثم كان

محتاج کو کھانا کھلانا، پھر تو اُن لوگوں میں (شامل) ہو

من الذين امنوا وتواصوا بالصبر وتواصوا

جاتا جو ایمان لائے اور صبر کی نصیحت اور ترس کھانے کی

بالمرحمة ﴿۱۷﴾ اولىك اصحب الميمنة ﴿۱۸﴾ والذين كفروا

وصیت کرتے رہے، یہی لوگ خوش نصیب ہیں اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے

بايتنا هم اصحب المشئمة ﴿۱۹﴾ عليهم نار مؤصدة ﴿۲۰﴾

انکار کیا ہے یہی لوگ بدبخت ہیں کہ انکو آگ میں ڈال کر ہر طرف سے بند کر دی جائے گی

ع ۲۰

آیاتها ۱۵ (۹۱) سورة الشمس مكية (۲۶) رکوعها ۱

سورہ[1] شمس مکّہ میں نازل ہُوا۔ اور اُس کی پندرہ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

والشمس وضحىها ﴿۱﴾ والقمر اذا تلىها ﴿۲﴾ والنهار اذا

سورج[2] کی قسم اور اسکی روشنی کی، اور چاند کی جب اُسکے پیچھے نکلے، اور دن کی جب اُسے

جلىها ﴿۳﴾ واليل اذا يغشىها ﴿۴﴾ والسماء وما بنىها ﴿۵﴾

چمکا دے، اور رات کی جب اُسے ڈھانک لے، اور آسمان کی جس نے اُسے بنایا،

والارض وما طحىها ﴿۶﴾ ونفس وما سوىها ﴿۷﴾ فالهمها

اور زمین کی اور جسنے اُسے پھیلایا، اور جان کی اور جسنے اُسے درست کیا، پھر اسکو بدکاری اور

[1] اس سورہ میں نفس کو پاکیزہ رکھنے کی تاکید، گناہوں کی مذمت، ناقۂ صالح کا قصہ ذکر فرمایا ہے۔
[2] ایک روایت میں ہے کہ سورج سے حضرت رسول اور قمر سے جناب امیر مراد ہیں اور رات سے وہ لوگ مراد ہیں جو اہلبیت کے حقوق کو غصب کر کے حاکم بن بیٹھے۔ ۱۲

فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ

پرہیزگاری کو اسے سمجھا دیا (قسم ہے) کہ جس نے (اپنے) نفس (یعنی روح) کو پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا۔ اور جس نے اسے

مَنْ دَسّٰىهَا ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝ اِذِ انْۢبَعَثَ

خاک میں ملایا وہ خسارے میں رہا۔ (قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب (پیغمبر کو) جھٹلایا۔ جب ان میں سے ایک نہایت بدبخت اٹھا

اَشْقٰىهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝

تو خدا کے پیغمبر (صالح) نے ان سے کہا کہ خدا کی اونٹنی اور اس کے پانی پینے کی باری سے

فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۙ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ

عذر کرو۔ مگر انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں تو خدا نے ان کے گناہ کے

بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝

سبب ان پر عذاب نازل کیا اور سب کو (ہلاک کر کے) برابر کر دیا۔ اور اس کو ان کے بدلہ لینے کا کچھ بھی ڈر نہیں

آیاتها ۲۱ (۹۲) سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ (۹) رکوعها ۱

سورۂ لیل مکی ہے اور اس میں اکیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ وَمَا خَلَقَ

رات کی قسم جب (سورج کو) چھپالے۔ اور دن کی جب چمک اٹھے۔ اور اس (ذات) کی جس نے

الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ۝ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى

نر اور مادہ پیدا کئے۔ کہ تم لوگوں کی کوشش طرح طرح کی ہے۔ تو جس نے (خدا کے رستے میں مال) دیا

وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝

اور پرہیزگاری کی۔ اور نیک بات کو سچ جانا۔ اس کو ہم آسان طریقے کی توفیق دیں گے۔

وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ

اور جس نے بخل کیا اور بےپروا بنا رہا۔ اور نیک بات کو جھوٹ سمجھا۔ اسے سختی میں پہنچائیں گے۔

قوم ثمود کی ہلاکت کا ذکر

[illegible]

ع

لے اس کا قصہ تفصیل سے سورۂ اعراف میں گذر چکا ہے۔
لے اس سورہ میں خدا نے کئی باتیں ذکر فرمائی ہیں سخاوت کی مدح، بخل کی مذمت، مرنے پر مال کچھ کام نہ آئے گا، شرع کا فرض صرف ہدایت ہے، پرہیزگار کو جہنم سے بچایا جائے گا وغیرہ۔ لے اس کی شان نزول یہ ہے کہ ایک انصاری کے گھر میں کھجور کا ایک درخت تھا اور اس کی کچھ ٹہنیاں ایک ہمسایہ کے گھر میں جھک پڑی تھیں اور وہ شخص عیالدار و محتاج تھا۔ اور جب انصاری کھجوریں توڑنے جاتا اور ایک آدھ گر پڑتا اور ہمسایہ کے لڑکے اٹھا لیتے تو یہ بدبخت ان سے چھین لیتا یہاں تک کہ بعض وقت بچوں کے منہ سے نکال لیتا۔ ہمسایہ نے اس کی شکایت حضرت رسول اللہ سے کی۔ آپ نے انصاری کو بلا کر فرمایا اگر تو اس درخت کو بہشت کے درختوں کے بدلے بیچ ڈالے تو لیتا ہوں۔ اس نے نہ مانا۔ ابو دحداح نے یہ سن کر حضرت سے عرض کی کہ اگر میں اس درخت کو خرید کر دوں تو مجھے بہشت کے درخت اس کے عوض میں مل سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ غرض ابو دحداح گیا اور بعد اصرار چالیس درخت کے بدلے اس درخت کو خرید لیا اور لوگوں کو اس پر گواہ کر لیا۔ تب آپ نے ابو دحداح سے بہشت کے درختوں کا وعدہ کر کے وہ درخت لے کر اس ہمسایہ کے حوالے فرمایا۔ اس پر یہ آیتیں ابو دحداح کی مدح اور اس انصاری کی مذمت میں نازل ہوئیں۔ ۱۲

لِلْعُسْرٰى ۝ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ۝ اِنَّ عَلَيْنَا

پہونچا دیں گے اور جب وہ ہلاک ہوگا تو اس کا مال اسکے کچھ بھی کام نہ آئیگا ہمیں راہ دکھا دینا

لَلْهُدٰى ۝ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝ فَاَنْذَرْتُكُمْ

ضرور ہے اور آخرت اور دنیا (دونوں) خاص ہماری چیز ہے تو ہم نے تمہیں بھڑکتی ہوئی

نَارًا تَلَظّٰى ۝ لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ كَذَّبَ

آگ سے ڈرا دیا اس میں بس وہی داخل ہوگا جو بڑا بدبخت ہے جس نے جھٹلایا اور منہ پھیر لیا اور

وَتَوَلّٰى ۝ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ

جو بڑا پرہیزگار ہے وہ اس سے بچا لیا جائے گا جو اپنا مال (خدا کی راہ میں) دیتا ہے تاکہ پاک

يَتَزَكّٰى ۝ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ۝ اِلَّا

ہو جائے۔ اور لطف یہ ہے کہ کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں جس کا اسے بدلہ دیا جاتا ہے بلکہ

ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝

(وہ تو صرف) اپنے عالیشان پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے (دیتا ہے) اور وہ عنقریب ہی خوش ہو جائیگا

آیاتہا ۱۱ (۹۳) سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ (۱۱) رکوعہا ۱

سورہ ضحیٰ مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا

(اے رسول) پہر چڑھے کی قسم اور رات کی جب (چیزوں کو) چھپا لے کہ تمہارا پروردگار نہ تم کو چھوڑ بیٹھا اور نہ (تم سے)

قَلٰى ۝ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ

ناراض ہوا اور تمہارے واسطے آخرت دنیا سے یقیناً کہیں بہتر ہے اور تمہارا پروردگار عنقریب اس قدر عطا کریگا

رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝ وَوَجَدَكَ

کہ تم خوش ہو جاؤ گے کیا اس نے تمہیں یتیم پا کر (ابو طالب کی) پناہ نہ دی (ضرور دی) اور تم کو احکام سے ناواقف دیکھا تو منزل مقصود

ے اس سورہ میں خدا نے حضرت رسول کی تشفی جناب سیدہ کی ایک خاص فضیلت رسول اللہ پر احسانات مرحمت پرستی و کر ناسائل کو جھڑکنا پروردگار کی نعمت کا اظہار وغیرہ ذکر فرمایا ہے۔ ۱۲
ے عسکری نے مرفوعاً اور ابن مردویہ اور ابن لال اور ابن شاہین نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی جناب فاطمہ کے گھر گئے تو دیکھا وہ چکی پیس رہی ہیں اور ان کے بدن پر اونٹ کی جھول کی ایک چادر ہے تو آپ نے فرمایا اے فاطمہ آخرت کی نعمتوں کے واسطے [illegible] پیسو اور جلدی کرو اسی وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی دیکھو تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۳۶۱ سطر ۳۱ مطبوعہ مصر ۱۲

ضَآلًّا فَهَدٰى ۞ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۞ فَاَمَّا

یک پہنچا دیا۔ اور تم کو تنگدست دیکھ کر غنی کر دیا۔ تو تم بھی

الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۞ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۞

یتیم پر ستم نہ کرنا۔ اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا۔

۱۱ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۞

اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا ذکر کرتے رہنا۔

آیاتها ۸ (۹۴) سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ (۱۲) رکوعها ۱

سورۂ الم نشرح مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۞ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۞

(اے رسول) کیا ہم نے تمہارا سینہ (علم سے) کشادہ نہیں کر دیا (ضرور کیا) اور تم پر سے وہ بوجھ اتار دیا جس نے

الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۞ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۞ فَاِنَّ

تمہاری کمر توڑ رکھی تھی) اور تمہارا ذکر بھی بلند کر دیا تو (ہاں) مشکل کے ساتھ

مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۞ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۞ فَاِذَا

آسانی بھی ہے (اور) بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے تو جب تم

۸ فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۞ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۞

فارغ ہو جاؤ تو مقرر کر دو ۃ اور پھر اپنے پروردگار کی طرف رغبت کرو۔

آیاتها ۸ (۹۵) سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ (۲۸) رکوعها ۱

سورۂ تین مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لہ اس سورہ میں پہلے تو خدا نے حضرت رسول کے سینہ کو علم سے معمور ہونے کو بیان کیا ہے، اور اس پر مفسرین کے وہ اقوال کہ فرشتے نے رسول کے پیٹ کو سینے تک چاک کیا اور پھیپھڑوں کو دھویا بالکل خلاف عقل و قیاس ہے اس کے بعد خدا نے وہ احسان جتایا ہے کہ تم پر جو نبوت اور احکام خدا پہنچانے کا بوجھ بہت بڑا تھا اس کو علی ابن ابی طالب کی خلافت و وزارت سے ہلکا کر دیا اور چونکہ اس حکم خدا یعنی حضرت علی کی خلافت کے اظہار کو حضرت رسول بہت مشکل کام سمجھتے تھے اس بنا پر خدا نے جس طرح دوسرے مقام پر دوسرے الفاظ میں فہمائش کی ہے اسی طرح یہاں بھی یوں فرمایا کہ مشکل کے ساتھ آسانی ہے پھر وقت مقرر فرما دیا کہ جب تم آخری حج سے فارغ ہو تو خلیفہ مقرر کرو اور اس کے بعد پھر خدا کی طرف رجوع کر دینے موت کی تیاری کرو اگرچہ اس مطلب کو مفسرین اہلسنت نے ذکر نہیں کیا ہے لیکن با انصاف اگر کلام خدا کو غور سے دیکھیں اور اس مطلب کو اور جو مطالب مفسرین اہلسنت نے بیان کئے ہیں دونوں کو الفاظ قرآن سے تطبیق کریں تو معلوم ہو جائیگا کہ کون زیادہ چسپاں ہے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ ؎ ہم نے جو مطلب گذشتہ صفحہ میں اس سورہ اور اس آیت کا بیان کیا ہے اس کی مؤید وہ روایت ہے جس کو صاحب کشاف نے جلد ۳ صفحہ ۴۰۰ میں ذکر کر کے بدعت فرمایا ہے اور ناصبی کی جنبہ داری میں اعتراض بھی کیا ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ صاحب کشاف کو اپنی ہی تفسیر کے سابق آیات جن میں جناب امیر کی محبت کے قائل ہوئے ہیں نظر نہ پڑی اور نہیں آیہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ ہی کو دیکھ لیتے ۱۲ ؎ اس سورہ میں خدا نے انسان کی عمدہ

(باقی بر صفحہ ۹۵۳)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۵۲) خلقت اور پھر آخر بہت پست حالت میں ہوجانا ایمانداروں کے لئے پھر بڑا ثواب اور خدا کا سب سے بالاتر حاکم ہونا بیان کیا ہے۔

(حاشیہ صفحہ ھذا)

لے حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ تین سے مسجد نوح اور زیتون سے بیت المقدس مراد ہے واللہ اعلم۔

لے اس سورہ میں خدا نے اپنا خالق کل اشیاء ہونا، انسان کا منجمد خون سے پیدا ہونا اور خدا تعلیم پانا امیری کے وقت سرکشی ابوجہل کی شرارت سجدہ کا حکم وغیرہ ذکر فرمایا ہے۔ اسی سورہ کی پہلی پانچ آیتیں سب سے پہلے نازل ہوئیں چنانچہ حضرت رسول خدا غار حرا میں جو آپ کی عبادت کی جگہ تھی بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت جبرئیل آپ کے سامنے آئے اور کہا کہ خدا نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور آپ خدا کے رسول ہیں پھر کہا پڑھو آپ نے کہا کیا پڑھوں میں تو پڑھا ہوا نہیں تب جبرئیل نے آپ کو سینے سے لگا کے اتنے زور سے دبایا کہ آپ بے تاب ہوگئے اور پھر کہا پڑھئے آپ نے پھر وہی جواب دیا غرض دو تین بار ایسا ہی کیا اور آپ نے وہ آیتیں پڑھیں اس کے بعد آپ پر اسقدر خوف طاری ہوا کہ آپ گھر آئے اور حضرت خدیجہ سے کہا کہ مجھے کپڑا اڑھا دو غرض آپ سو رہے اور آپ نے کہا کہ مجھے ڈر ہوگیا ہے خدیجہ نے فرمایا ہرگز نہیں آپ میں ایسے اچھے صفات ہیں آپ چلئے پھر آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس جو لکھے پڑھے تھے لے گئیں آپ نے وہ حال بیان کیا وہ بولے مبارک ہو کہ تم کو اللہ نے رسول بنایا یہ وہی فرشتہ ہے جو اگلے پیغمبروں پر آچکا ہے۔ تم ڈرو نہیں اور جو کچھ کہے کرو کہ عنقریب تم کو جہاد کا حکم ہوگا۔ اگر میں زندہ رہا تو تمہارا ساتھ دوں گا۔ ۱۳۰

ع ۸

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ وَهٰذَا الْبَلَدِ

انجیر لے اور زیتون کی قسم اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر (مکہ) کی کہ ہم نے

الْاَمِيْنِ ۙ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۫

انسان کو بہت اچھے کینڈے کا پیدا کیا، پھر ہم نے اُسے (بڑھاپا کرکے

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

رفتہ رفتہ) پست سے پست حالت کی طرف پھیر دیا مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۗ فَمَا يُكَذِّبُكَ

(اچھے) کام کرتے رہے ان کے لئے تو بے انتہا اجر و ثواب ہے تو (اے رسول) ان دلیلوں کے بعد تم کو روزِ

بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۗ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۠

جزا کے بارے میں کون جھٹلا سکتا ہے۔ کیا خدا سب سے بڑا حاکم نہیں (ہاں ضرور ہے)

اٰیاتُہا ۱۹ (٩٦) سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ (١) رکوعہا ۱

سورہ لے علق مکہ میں نازل ہوا، اس کی انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ

(اے رسول) اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا اسی نے انسان کو جمے ہوئے خون

عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ

سے پیدا کیا پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے تعلیم دی، اسی نے

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۗ كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰۤى ۙ

انسان کو وہ باتیں بتائیں جن کو وہ کچھ جانتا ہی نہ تھا سن رکھو بیشک انسان جب اپنے کو غنی دیکھتا

اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۗ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۗ اَرَءَيْتَ

ہے تو سرکش ہو جاتا ہے۔ بیشک تمہارے پروردگار کی طرف (سب کو) پلٹنا ہے بھلا تم نے اس شخص

الَّذِیْ یَنْهٰی ۝۹ عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ۝۱۰ اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ
کو بھی دیکھا جو ایک بندے کو جب نماز پڑھتا ہے تو وہ روکتا ہے بھلا دیکھو تو کہ اگر راہ راست
عَلَی الْهُدٰۤی ۝۱۱ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ۝۱۲ اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ
پر ہو یا پرہیزگاری کا حکم کرے (تو روکنا کیسا) بھلا دیکھو تو کہ اگر اس شخص (سچے) کو جھٹلایا اور
وَتَوَلّٰی ۝۱۳ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی ۝۱۴ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ
اسنے منہ پھیرا (تو نتیجہ کیا ہوگا) کیا اسکو یہ معلوم نہیں کہ خدا یقیناً دیکھ رہا ہے دیکھو اگر وہ باز نہ آئے گا تو
یَنْتَهِ ۙ۬ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِ ۝۱۵ نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ
ہم پیشانی کے پٹے پکڑ کر گھسیٹیں گے [ل] جھوٹے خطاوار کی پیشانی کے پٹے تو وہ اپنے یاران
خَاطِئَةٍ ۝۱۶ فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ ۝۱۷ سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَ ۝۱۸ كَلَّا ؕ
جلسہ کو بلائے، ہم بھی جلاد فرشتوں کو بلائیں گے (اے رسول) دیکھو ہرگز اس کا کہنا نہ ماننا
لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝۱۹ ۩ السجدة
اور سجدے کرتے رہو اور قرب حاصل کرو۔

(۹۷) سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّیَّةٌ (۲۵)
ایاتها ۵ رکوعها ۱

سورۂ قدر [ت] مکہ میں نازل ہوا۔ اس کی پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝۱ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ
ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا اور تم کو کیا معلوم شب قدر کیا ہے،
الْقَدْرِ ۝۲ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ۬ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝۳
شب قدر (مرتبہ اور عمل میں) ہزار مہینوں سے بہتر [له] ہے۔
تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ
اس رات میں فرشتے اور جبرئیل (سال بھر کی) ہر بات کا حکم لیکر اپنے پروردگار کے حکم سے نازل ہوتے

[ل] یعنی ابتدائے بعثت میں جب حضرت رسول خدا کی عبادت کرتے تو کفار قریش خصوصاً ابوجہل وغیرہ اس کی حضرت کی مخالفت کرتے چنانچہ ایک بار اسی حضرت کو نماز میں کیا تو ابوجہل نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ محمد تمہارے درمیان نماز پڑھتا ہے اور پیشانی خاک پر رگڑتا ہے ورنہ اگر اب میں نماز پڑھتے دیکھوں تو اپنا پاؤں ان کی گردن پر رکھ دوں اور مار ڈالوں ایک دفعہ کسی نے اس سے کہا وہ چلو تو مگر حضرت کے پاس پہنچنے سے پہلے چہرہ زرد کانپتا ہوا واپس آیا کسی نے پوچھا کیا واقعہ ہے وہ بولا میں نے دیکھا میرے اور ان کے درمیان ایک آگ کی خندق ہے اژدہا منہ کھولے ہے ورنہ آپس میں پر جلے ہیں مگر اس پر بھی وہ باز نہ آیا اور ناحق رہ گیا آخر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ بدر میں مارا گیا اور لوگوں نے اس کے پیر پکڑ کر گھسیٹا اور گڑھے میں ڈالا اور لوٹ کی پیشینگوئی پوری ہوئی ۱۲

[ت] خدا نے اس سورہ میں قرآن کے نزول کا وقت، شب قدر کی فضیلت، فرشتوں کا شب قدر میں نازل ہونا وغیرہ بیان کیا ہے ۱۲ [له] خطیب اور ابن منبہ کی روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ میں نے بنی امیہ کو خواب میں اپنے منبر پر بندروں کی طرح اچھلتے کودتے دیکھا اور مجھے شاق ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی اور ایک شخص نے امام حسن پر صلح معاویہ کے متعلق اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا کہ جب حضرت نے یہ خواب دیکھا تو انا اعطینا اور یہ سورہ نازل ہوا غرض ہزار مہینے اولاد امیہ کی مدت سلطنت ہے اور شب قدر سے حضرت رسول اور ان کے اہلبیت مراد ہیں دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۳۷۱ مطبوعہ مصر ۱۲

كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

ہیں۔ یہ رات صبح کے طلوع ہونے تک (از سرتاپا) سلامتی ہے۔

(۹۸) سُورَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۰)

آیاتہا ۸ رکوعہا ۱

سورہ ۱؎ بینہ مدینہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ

اہل کتاب سے اور مشرکوں سے جو لوگ کافر تھے جب تک کہ ان کے پاس کھلی ہوئی دلیل نہ پہنچے وہ

مُنْفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ يَتْلُو

(اپنے کفر سے) باز آنے والے نہ تھے ۲؎ (یعنی) خدا کے رسول جو پاک اوراق پڑھتے ہیں

صُحُفًا مُطَهَّرَةً ۝ فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ وَمَا تَفَرَّقَ

(تاکہ) ان میں (جو) پکی (اور) درست باتیں لکھی ہوئی ہیں (سنائیں) اور اہل کتاب متفرق ہوئے

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝

بھی تو جب کہ ان کے پاس کھلی ہوئی دلیل آ چکی (تب) اور ان کو تو یہ حکم دیا گیا تھا کہ

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ

نرا کھرا اسی کا (اعتقاد رکھ کے) باطل سے کترا کے خدا کی عبادت کریں اور

وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ۚ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ۝ إِنَّ

پابندی سے نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں اور یہی سچا دین ہے بیشک

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ

اہل کتاب اور مشرکین سے جو لوگ (اب تک) کافر ہیں وہ دوزخ کی آگ میں (ہونگے اور)

خَالِدِينَ فِيهَا ۚ أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ

ہمیشہ اسی میں رہیں گے یہی لوگ بدترین خلائق ہیں بے شک جو لوگ ایمان لائے اور

۱؎ اس سورہ میں خداوند عالم نے حضرت رسول کی رسالت ایمان کے فوائد، کفار کی سزا مومنین کی جزا، اور مدح حضرت علیؑ کی خاص فضیلت وغیرہ کو ذکر فرمایا ہے۔ ۲؎ مطلب یہ ہے کہ اگر پیغمبر آخر الزمان نہ آتے، اور ان مشرکین و اہل کتاب کو قرآن سے ان کی غلطیوں پر متنبہ و آگاہ نہ کرتے تو یہ لوگ ایمان لانے والے نہ تھے۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۳-۱۲-۱۲-۱۲

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۞ جَزَآؤُهُمْ

اچھے کام کرتے رہے یہی لوگ بہترین لہ خلائق ہیں ان کی جزا

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ

اور وہ ابدالآباد ہمیشہ اسی میں رہیں گے خدا ان سے راضی اور وہ خدا سے خوش یہ (جزا) خاص

ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۞

اس شخص کی ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرے

(۹۹) سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ (۹۳)

آیاتھا ۸ — رکوعھا ۱

سورۂ لہ زلزال مدینہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۞ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ

جب زمین بھونچال سے ہلا دی جائے گی اور زمین اپنے (اندر کے) بوجھ (مردے وغیرہ) نکال ڈالے

اَثْقَالَهَا ۞ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۞ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ

گی اور لہ ایک انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہوگیا ہے اس روز وہ اپنے سب حالات بیان کردے گی۔

اَخْبَارَهَا ۞ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۞ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ

کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو حکم دیا ہوگا اس دن لوگ گروہ گروہ (ہو کر) اپنی

النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۞ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ

قبروں سے نکلیں گے تاکہ اپنے اعمال کو دیکھیں تو جس شخص نے ذرہ برابر

ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۞ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۞

نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔ اور جس شخص نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

لہ ابن عساکر نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کے پاس بیٹھے تھے کہ جناب امیر سامنے سے نمودار ہوئے حضرت رسول نے دیکھتے ہی فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ اور اس کے شیعہ یقیناً قیامت کے دن فائز المرام ہوں گے اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اس دن سے جب اصحاب رسول حضرت علی کو آتے دیکھتے تو کہتے خیر البریہ آیا اور ابن عدی اور ابن عساکر نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ خیر البریہ علی ہیں اور ابن عدی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسول نے حضرت علی سے فرمایا کہ تم اور تمہارے شیعہ قیامت کے دن خوش اور پسندیدہ ہیں دیکھو تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۳۷۹ مطبوعہ مصر

لہ اس سورہ میں خدا نے قیامت کی حالت اور ذرہ برابر نیکی یا بدی ہو تو اس کا بدلہ کا بیان فرمایا ہے۔

لہ احادیث سے ثابت ہے اور مفسرین کا قول بھی ہے کہ اس آیت میں انسان سے مراد حضرت علی ہیں چنانچہ جب آپ کے سامنے یہ سورہ پڑھا گیا تو آپ نے فرمایا میں ہی وہ انسان ہوں جس سے زمین حالات بیان کرے گی۔

آیاتہا ۱۱ (۱۰۰) سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ (۱۴) رکوعہا ۱

سورہ لے عادیات مکہ میں نازل ہُوا۔ اور اس کی گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ فَالْمُغِيْرٰتِ

(غازیوں کے) سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم جو ہانپ اٹھتے ہیں پھر پتھروں پر نعل مار کر آگ نکالتے ہیں پھر

صُبْحًا ۙ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ اِنَّ

صبح کو چھاپہ مارتے ہیں تو اس میں گرد اُٹھاتے ہیں پھر اس وقت دشمن کی فوج میں جا گھستے ہیں کہ

الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ وَ

بیشک انسان اپنے پروردگار کا ناشکرا ہے اور وہ اس سے واقف ہے اور

اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۗ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى

بیشک وہ مال کا سخت حریص ہے تو کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ جب مردے قبروں سے

الْقُبُوْرِ ۙ وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ۙ اِنَّ رَبَّهُمْ

نکالے جائیں گے اور دلوں کے بھید ظاہر کر دیئے جائیں گے بیشک اُس دن ان کا

بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۧ

پروردگار اُن سے خوب واقف ہوگا۔

آیاتہا ۱۱ (۱۰۱) سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ (۳۰) رکوعہا ۱

سورہ ۳ے قارعہ مکہ میں نازل ہُوا۔ اور اس کی گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْقَارِعَةُ ۙ مَا الْقَارِعَةُ ۚ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۗ

کھڑکھڑانے والی وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے اور تم کو کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے۔

لے اس سورہ میں خدا نے حضرت علیؓ کی ایک خاص فضیلت انسان کی ناشکری اور مال کا حریص ہونا قیامت کی یاد وغیرہ ذکر کیا ہے۔ ۲ے عرب کے بنی سلیم قبیلے نے مدینہ کے اطراف میں جمع ہو کر مسلمانوں پر شبخون مارنے کا قصد کیا جب حضرت رسولؐ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو آپ نے حضرت ابوبکرؓ کی سرداری میں ایک لشکر کو ان کی سرکوبی کے واسطے روانہ کیا۔ مگر وہ لوگ تھے زیادہ چست، حضرت ابوبکرؓ کو بھاگنے کے سوا چارہ نہ ہوا اور بہت سے مسلمان مارے گئے۔ دوسرے دن حضرت عمرؓ کو روانہ کیا ان کا بھی وہی حشر ہوا تیسرے دن عمرو عاص نے عرض کی اگر مجھے سردار بنا کر روانہ فرمایئے تو اپنے مکر و فریب سے ان کو زیر کر دوں غرض آپ بھی گئے اور ناکام واپس آئے تب آپ نے حضرت علیؓ کو سردار بنا کر روانہ فرمایا اور خود مع اصحاب مسجد تک پہنچانے آئے اور دعا دے کر رخصت کیا غرض حضرت علیؓ روانہ ہوئے اور یہ لوگ بھی ساتھ تھے، آپ راتوں رات صبح سویرے ان کے سر پر جا پہنچے اور بہتیروں کو قتل کیا اور باقی لوگوں کو قیدیوں میں پکڑ کر واپس پہنچے اسی وجہ سے اس جنگ کو ذات السلاسل کہتے ہیں ابھی مدینہ میں نہ پہنچے تھے کہ یہ سورہ نازل ہوا اور حضرت نے فتح کی خبر لشکر کو خوش خوش سنائی۔ جب حضرت علیؓ کی نظر آپ پر پڑی فوراً گھوڑے سے اُتر پڑے اس وقت حضرت رسولؐ نے فرمایا اے علیؓ اگر مجھے اُمت کی گمراہی کا خوف نہ ہوتا تو میں تمہارے بارے میں وہ بات کہتا جس سے لوگ تمہارے قدم کی خاک شفا کے واسطے جاتے۔ ۳ے اس سورہ میں خدا نے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۵۸ پر)

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ

جسدن لوگ (میدان حشر میں) پتنگوں کی طرح پھیلے ہوں گے اور پہاڑ دُھنکی ہوئی

كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَهُوَ

روئی کے سے ہو جائیں گے، تو جس کے (نیک اعمال کے) پلّے بھاری ہونگے

فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَاُمُّهٗ

وہ من بھاتے عیش میں ہوگا اور جس کے (نیک اعمال کے) پلّے ہلکے ہونگے

هَاوِيَةٌ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝

تو اسکا ٹھکانہ ہاویہ ہے اور تم کو کیا معلوم ہاویہ کیا ہے؟ دہکتی ہوئی آگ ہے۔

(۱۰۲) سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ (۱۶)

آیاتها ۸ — رکوعها ۱

سورہ التکاثر مکہ میں نازل ہُوا۔ اور اس کی آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ

(لوگو) تم کو (مال کی) بہتات نے غافل کر دیا یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں (مر گئے) دیکھو تمہیں

تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ

عنقریب ہی معلوم ہو جائیگا، پھر دیکھو تمہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا، دیکھو اگر تم کو یقینی طور پر معلوم ہوتا

عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا

(تو ہرگز غافل نہ ہوتے) تم لوگ ضرور دوزخ کو دیکھو گے، پھر تم لوگ یقینی دیکھنا

عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝

دیکھو گے، پھر تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور بازپرس کی جائے گی۔

(۱۰۳) سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ (۱۳)

آیاتها ۳ — رکوعها ۱

سورہ العصر مکہ میں نازل ہُوا۔ اور اس کی تین آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۵۹) قیامت کی حالت اور نیکوں بدوں کے نتیجہ کو ذکر کیا ہے۔ (حاشیہ صفحہ ہذا) لے اس سورہ میں خدا نے نسل و مال کی وجہ سے انسان کی غفلت، شخص کا دوزخ دیکھنا، نعمت کی بازپرس وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔

لے بنی عبد مناف اور بنی سہم ایک دوسرے پر فخر کرتے تھے اور ہر ایک اپنے خاندان اور مال کی کثرت پر نازاں تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ لے اس سورہ میں خدا نے انسان کا گھاٹے میں ہونا اور خاص لوگوں کا اس سے مستثنیٰ ہونا بیان کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

نمازِ عصر کی قسم بے شک ل١ انسان گھاٹے میں ہے۔ مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

کرتے رہے اور آپس میں حق کا حکم ۔ اور صبر کی وصیت کرتے رہے

(١٠٤) سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ (٣٢)

آیاتها ٩ — رکوعها ١

سورۂ ل٢ ہمزہ مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی نو آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ اۨلَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝

ہر طعنہ دینے والے چغلخور کی خرابی ہے، جو مال کو جمع کرتا ہے اور گن گن کر رکھتا ہے وہ

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۝ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝

سمجھتا ہے کہ اس کا مال اُسے ہمیشہ زندہ ل٣ باقی رکھے گا، ہرگز نہیں وہ تو ضرور حطمہ میں ڈالا جائیگا

وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ الَّتِيْ

اور تم کو کیا معلوم حطمہ کیا ہے وہ خدا کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو (تلوے سے لگی تو)

تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِيْ

دلوں تک چڑھ جائیگی یہ لوگ آگ کے لمبے لمبے ستونوں میں ڈال کر بند

عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝

کر دیئے جائیں گے

(١٠٥) سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ (١٩)

آیاتها ٥ — رکوعها ١

سورۂ ل٤ فیل مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

ل١ ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے اس سورہ میں انسان سے مراد ابوجہل ہے اور الذین امنوا سے حضرت علی و سلمان مراد ہیں۔ دیکھو تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۳۹۲ سطر ۱۴ مطبوعہ مصر۔

ل٢ اس سورہ میں امور غیب پر طعنہ کرنے والے چغل خور اور مال جمع کرنے والوں کی مذمت اور جہنم کی مختصر کیفیت کا ذکر ہے۔

ل٣ یعنی جب بیمار پڑے گا دوا علاج کرکے اچھا ہو جائے گا۔

ل٤ اس سورہ میں خدا نے ابرہہ بادشاہ یمن کے لشکر کی تباہی کا ذکر کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝ اَلَمْ يَجْعَلْ

(اے رسول) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟ کیا اُس نے

كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝

ان کی تمام تدبیریں غلط نہیں کر دیں (ضرور) اور اُن پر جھنڈ کی جھنڈ چڑیاں بھیجیں جو اُن پر

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝

کھرنجوں کی کنکریاں پھینکتی تھیں تو انہیں چبائے ہوئے بھس کی طرح (تباہ) کر دیا۔

(۱۰۶) سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ (۲۹)

آیاتہا ۴ — رکوعہا ۱

سورہ قریش مکہ میں نازل ہوا۔ اور اُس کی چار آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝

چونکہ قریش کو جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کر دیا ہے تو انکو مانوس کرنے کی وجہ سے اس گھر (کعبہ)

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ

کے مالک کی عبادت کرنی چاہئے جسنے انکو بھوک میں کھانا دیا، اور اُن کو

مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝

خوف سے امن عطا کیا۔

(۱۰۷) سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ (۱۷)

آیاتہا ۷ — رکوعہا ۱

سورہ ماعون مکہ میں نازل ہوا۔ اور اُس کی سات آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لے حضرت عبد المطلب کے زمانے میں یمن کے بادشاہ ابرہہ نے خانہ کعبہ کی طرف خلق خدا کی رجوع دیکھ کر رشک کے مارے اسے ڈھانے کا ارادہ کیا اور بڑے بڑے ہاتھی لے کر چڑھ آیا جب کعبہ کے قریب پہنچا تو خدا نے ان پر پرندے مسلط کر دیئے جو چھوٹی چھوٹی کنکریاں چونچ اور پنجوں میں پکڑ لائے تھے اور جس پر وہ کنکری گرتی وہیں ختم ہو جاتا یوں اس کا لشکر تباہ ہو گیا اور خانہ کعبہ محفوظ رہا۔ لے خدا کی شان باوجودیکہ مکہ معظمہ بالکل پتھریلی اور ریتلی زمین ہے کہ وہاں کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی مگر دنیاوی ضرورت کی کوئی ایسی چیز نہیں جو وہاں نہ ملتی ہو۔ حضرت رسول جس خاندان میں پیدا ہوئے اسے قریش کہتے ہیں جو فہر بن کنانہ کا خطاب تھا اور ان کی اولاد کے واسطے مخصوص ہو گیا یہ لوگ چونکہ مکہ میں بستے تھے اس وجہ سے اطراف و جوانب میں بڑی آؤ بھگت ہوتی اور لوگ مجاور بیت اللہ کہہ کر ہاتھوں ہاتھ لیتے باوجودیکہ عرب میں آئے دن کی لوٹ مار ایک معمولی بات تھی مگر یہ لوگ خانہ کعبہ کی بدولت ہر جگہ محفوظ رہتے بلکہ جہاں پہنچتے ان کی اور خاطر داریاں ہوتیں اسی وجہ سے یہ لوگ کبھی جاڑے میں یمن کی طرف اور گرمیوں میں شام کی طرف تجارت کو بہ اطمینان نکل جاتے اور اب کوئی مانع نہ ہوتا اسی نعمت کو جتا کر خدا وند عالم ان سے فرماتا ہے کہ جس گھر کی بدولت تمہیں یہ راحت نصیب ہوئی اس کا مالک تو عبادت کا مستحق ہے نہ کہ بت وغیرہ۔ لے اس سورہ میں قیامت کے جھٹلانے یتیم پر سختی کرنے محتاجوں کو کھانا دینے پر آمادہ نہ کرنے عبادات میں ریا کرنے اور نمازوں میں غفلت کرنے کی مذمت مذکور ہے۔

أَرَءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ۝ فَذَٰلِكَ الَّذِي

کیا تم نے اس لے کو بھی دیکھا جو (روز) جزا کو جھٹلاتا ہے یہ تو وہی (کمبخت) ہے جو

يَدُعُّ الْيَتِيمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝

یتیم کو دھکے دیتا ہے اور محتاجوں کو کھلانے کے لئے (لوگوں کو) آمادہ نہیں کرتا،

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝

تو ان نمازیوں کی تباہی ہے جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں

الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝

جو دکھانے کے واسطے کرتے ہیں اور روزمرہ کی معمولی سے چیزیں بھی عاریت نہیں دیتے

آیاتها ۳ — (۱۰۸) سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ (۱۵) — رکوعها ۱

سورہ کوثر مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی تین آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝

(اے رسول) ہم نے تم کو کوثر عطا کیا، تم تو اپنے پروردگار کی نماز پڑھا کرو اور قربانی دیا کرو،

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

بیشک تمہارا دشمن بے اولاد رہے گا،

آیاتها ۶ — (۱۰۹) سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ (۱۸) — رکوعها ۱

سورہ کافرون مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَا

(اے رسول) تم کہدو کہ اے کافرو! تم جن چیزوں کو پوجتے ہو میں ان کو نہیں پوجتا، اور جس

لے اس میں اختلاف ہے کہ کون شخص مراد ہے۔ عاص بن وائل، ولید بن مغیرہ، ابوجہل، ابوسفیان وغیرہ کو کہتے ہیں بیشک سچ یہ ہے کہ جو ان صفات سے موصوف ہے وہ برا ہے۔ ۱۲ سے ماعون کے معنی زکوٰۃ کے بھی ہیں اور قتادہ کی تفسیر بھی یہی ہے۔ مگر ابن مسعود ابن عباس اور سعید بن جبیر کی تفسیر وہی ہے جو ہم نے لکھا ہے یعنی برتن، ازار، وغیرہ۔ ۱۲ سے اس سورہ میں کفار کی طعنہ زنی کا جواب اور رسول کی تشفی، نماز عید اضحیٰ اور قربانی کا حکم، کفار کی مذمت مذکور ہے۔ ۱۲ سے علامہ ابن حجر عسقلانی نے حضرت رسول خدا سے روایت کی ہے کہ آپ نے جناب علی سے فرمایا اے علی تم اور تمہارے شیعہ حوض کوثر پر سیراب ترو تازہ صورت ہوں گے اور تمہارے دشمن پیاسے زرد رو وہاں سے نکالے جائیں گے۔ دیکھو صواعق محرقہ آیت کوثر کے معنی خیر کثیر کے بھی ہیں اور چونکہ کفار حضرت رسول کے بیٹا نہ ہونے کی وجہ سے طعنہ دیا کرتے تھے اور حضرت کو رنج ہوتا تھا اس کے جواب اور حضرت کی تشفی کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی مطلب یہ ہے کہ ہم نے تم کو کثرت سے اولاد عطا کی یہی وجہ ہے کہ اب شاید کوئی مقام ایسا نہیں جہاں آپ کی اولاد یعنی سادات موجود نہ ہوں اسی وجہ سے حضرت رسول نے فرمایا اور علمائے اہلسنت نے بھی بروایت نقل کیا ہے کہ خدا نے ہر نبی کی اولاد اس کے صلب میں قرار دی اور میری اولاد علی کی صلب میں۔ دیکھو شرح مسلم نووی بحث آل ۱۲ ھے جب کفار نے دیکھا کہ اسلام روز بروز بڑھتا ہی جاتا ہے اور ان کی مکاریاں کارگر نہیں ہوتیں تو رسول اللہ سے کہنے لگے آؤ ہم تم صلح باہمی سے پرستش کریں۔ ایک سال تمہارے معبود کی اور ایک سال ہمارے معبود کی اس کے جواب میں یہ سورہ نازل ہوا۔

أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ۝ وَ

خدا کی میں عبادت کرتا ہوں اسکی تم عبادت نہیں کرتے اور جنہیں تم پوجتے ہو میں اُن کا پوجنے والا نہیں اور

لَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝

جس کی میں عبادت کرتا ہوں تم اسکی عبادت کرنیوالے نہیں تمہارے لئے تمہارا دین میرے لئے میرا دین

آیاتها ۳ — سُورَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۰) (۱۱۴) — رکوعها ۱

سورہ نصر مدینہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی تین آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ

اے رسول جب خدا کی مدد آپہنچے گی اور فتح (حاصل) ہو جائیگی اور تم لوگوں کو دیکھو گے کہ غول کے غول خدا کے دین

اللَّهِ أَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝

میں داخل ہو رہے ہیں تو تم اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرو اور اس سے مغفرت کی دعا مانگو وہ بیشک معاف کرنے والا ہے

آیاتها ۵ — سُورَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ (۱۱۱) (۶) — رکوعها ۱

سورہ لہب مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَ

ابو لہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ خود ستیاناس ہو جائے (آخر) نہ اُس کا مال ہی اسکے کچھ کام آیا

مَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَامْرَأَتُهُ

اور نہ جو اُسنے کمایا، وہ بہت بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا، اور اُس کی جورو بھی

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۝

جو سر پر ایندھن اٹھائے پھرتی ہے اور اُس کے گلے میں بٹی ہوئی رسی (بندھی) ہے۔

۱ے اس آیت کے منسوخ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اس سے کفر کی اجازت نہیں نکلتی ہے نہ جہاد کی ممانعت بلکہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ اگر تم خدا کی عبادت نہیں کرتے تو تمہارا جو جی چاہے کرو دنیا ہی میں پاؤ گے جیسے کہا اعملوا ما شئتم۔

۲ے اس سورہ میں فتح مکہ اور اسلام کی ترقی اور اس پر اس کی تسبیح و تقدیس کا حکم دیا گیا ہے۔

۳ے ابو لہب حضرت رسول کا چچا اور اس کی بیوی ام جمیلہ بنت حرب کی بیٹی تھی۔ جب آنحضرت پر وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوا اور آپ نے اپنے قرابتداروں کو سمجھانے کے واسطے بلایا تو ابو لہب نے جھنجھلا کر پتھر ہاتھ میں اٹھایا اور کوسنے لگا کہ تمہارے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور تمہارا ستیاناس ہو جائے تم نے اسی واسطے ہم کو بلایا ہے۔ اسی کے جواب میں یہ سورہ نازل ہوا ہے۔ حمالة الحطب کے ایک معنی چغلخور کے بھی ہیں اور ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قیامت میں اس کے سر پر ایندھن لادا جائے گا۔ رسی کا ذکر بھی یا تو دنیا کا ذکر ہے کہ وہ اس قدر ذلیل ہے یا قیامت میں اس کی یوں ذلت کی جائے گی۔ ۱۲

(۱۱۲) سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ (۲۲)

اٰيَاتُهَا ۴ — رُكُوْعُهَا ۱

سورہ لے اخلاص مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی چار آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۥ

لے رسول تم کہدو کہ خدا ایک ہے ۔ خدا برحق بے نیاز ہے ۔ نہ اس نے کسی کو جنا ۔ نہ

وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

اس کو کسی نے جنا ، اور اس کا کوئی ہمسر نہیں

(۱۱۳) سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ (۲۰)

اٰيَاتُهَا ۵ — رُكُوْعُهَا ۱

سورہ فلق مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝

لے رسول تم کہدو کہ میں صبح کے مالک کی ہر چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی پناہ مانگتا ہوں

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

اور اندھیری رات کی برائی سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے، اور گنڈوں پر پھونکنے

فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

والیوں کی برائی سے (جب پھونکے) اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب حسد کرے

(۱۱۴) سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ (۲۱)

اٰيَاتُهَا ۶ — رُكُوْعُهَا ۱

سورہ لے ناس مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لے اس سورہ میں صرف خدا کی توحید کا ذکر ہے اور وہ بھی اس خوبصورتی سے کہ مختصر الفاظ اور بہت جامع جتنے کہ مخالفین اسلام نصرانی وغیرہ کو بھی اس کا اقرار کرنا پڑا کہ ایسی عمدہ توحید کسی آسمانی کتاب میں بھی نہیں ہے۔

لے کفار و مشرکین سے سوا یہودی تو حضرت کے جانی دشمن تھے ہی آپ کی عداوت میں طرح طرح کے حیلے کیا کرتے تھے بعض یہودی تو ہمیشہ جادو کراتے۔ اگرچہ جادو وغیرہ کا آپ پر کچھ اثر نہ ہوتا مگر خدا نے ان کی مکاریوں سے محفوظ رہنے اور آپ کی تشفی کے لئے ان دونوں سورتوں کو نازل کیا مطلب یہ ہے کہ خدا تمہارا حافظ و مددگار ہے، دشمن تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳

(اے رسول) تم کہو میں لوگوں کے پروردگار، لوگوں کے بادشاہ، لوگوں کے معبود کی

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۥ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ

(شیطانی) وسوسہ کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جو (خدا کے نام سے) پیچھے ہٹ جاتا ہے جو لوگوں

فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ

کے دلوں میں وسوسہ ڈالا کرتا ہے، جنات میں سے ہو

وَالنَّاسِ ۝۶

خواہ آدمیوں میں سے

دُعَائِ خَتْمِ قُرْاٰن

دعائے ختم قرآن

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ

اے خدا میری قبر میں میری پریشانی کو دور فرما اور قرآن عظیم کے وسیلے سے

بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًی

مجھ پر رحم فرما اور قرآن کو میرے لئے پیشوا باعث نور اور سبب ہدایت

وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِیْ مِنْهُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْهُ

و رحمت فرما، اور قرآن میں سے جو کچھ میں بھول گیا ہوں یاد دلا اور جو کچھ قرآن میں سے

مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَاٰنَآءَ

میں نہیں جانتا وہ سکھلادے اور رات دن مجھے اس کی تلاوت نصیب کر اور قیامت کے روز

النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً

اس کو میرے لئے دلیل بنا،

یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

اے عالم کے پرورش کرنے والے۔

دعاء ختم القرآن

صدق الله العلي العظيم ○ وصدق رسوله النبي الكريم ○ ونحن على ذلك من
الشهدين ○ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم ○ اللهم ارزقنا بكل حرف
من القرآن حلاوة وبكل جزء من القرآن جزاء اللهم ارزقنا بالالف الفة وبالباء
بركة وبالتاء توبة وبالثاء ثوابا وبالجيم جمالا وبالحاء حكمة وبالخاء خيرا
وبالدال دليلا وبالذال ذكاء وبالراء رحمة وبالزاء زكوة وبالسين سعادة وبالشين
شفاء وبالصاد صدقا وبالضاد ضياء وبالطاء طراوة وبالظاء ظفرا وبالعين
علما وبالغين غنى وبالفاء فلاحا وبالقاف قربة وبالكاف كرامة وباللام لطفا و
بالميم موعظة وبالنون نورا وبالواو وصلة وبالهاء هداية وبالياء يقينا.
اللهم انفعنا بالقرآن العظيم ○ وارفعنا بالأيت والذكر الحكيم ○ وتقبل منا
قراءتنا وتجاوز عنا ما كان في تلاوة القرآن من خطا او نسيان او تحريف كلمة عن
مواضعها او تقديم او تاخير او زيادة او نقصان او تاويل على غير ما انزلته عليه
او ريب او شك او سهو او سوء الحان او تعجيل عند تلاوة القرآن او كسل او
سرعة او زيغ لسان او وقف بغير وقوف او ادغام بغير مدغم او اظهار بغير
بيان او مد او تشديد او همزة او جزم او اعراب بغير ما كتبه او قلة رغبة ورهبة
عند ايات الرحمة وايات العذاب فاغفر لنا ربنا واكتبنا مع الشهدين ○ اللهم
نور قلوبنا بالقرآن وزين اخلاقنا بالقرآن ونجنا من النار بالقرآن وادخلنا
في الجنة بالقرآن اللهم اجعل القرآن لنا في الدنيا قرينا وفي القبر مونسا وعلى
الصراط نورا وفي الجنة رفيقا ومن النار سترا وحجابا والى الخيرات كلها
دليلا فاكتبنا على التمام وارزقنا اداء بالقلب واللسان وحب الخير والسعادة
والبشارة من الايمان ○ وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد مظهر لطفه و
نور عرشه سيدنا محمد واله واصحابه اجمعين وسلم تسليما كثيرا ○

رُموزِ اوقاف

بول چال میں ہم کہیں زیادہ کہیں کم ٹھہرتے ہیں۔ کہیں باتیں ملا کر کہتے کہیں ایک بات کہہ کر ٹھہر جاتے اور دوسری نئے سرے سے شروع کرتے ہیں۔ سمجھ کر پڑھنے کے لئے بھی یہ جاننا نہایت ضروری ہے کہ وصل کہاں کرنا ہے، وقف کہاں۔ پھر وقف کی صورت میں خیال رکھنا چاہئے کہ زیادہ وقف کن کن مقامات پر کرنا ہے کم کہاں کہاں۔ قرآن مجید کی صحیح اور بافہم قرأت کیلئے خاص خاص علامتیں مقرر ہیں جنہیں رُموزِ اوقاف کہتے ہیں۔ ان رموز کی مختصر کیفیت بتا دی ہے۔

م وقفِ لازم کی علامت ہے۔ اسے ترک کر دینے سے معنی میں خلل پڑ جاتا ہے۔ یہاں ٹھہر جانا نہایت ضروری ہے ورنہ عبارت کا مطلب منشائے الٰہی کے خلاف ہو جائیگا۔

ط وقفِ مُطلق کی علامت ہے۔ چونکہ اس وقف پر ماقبل اور مابعد کو ملا کر پڑھنے کی وجہ نہایت ضعیف بلکہ ناپید ہوتی ہے اس لئے یہاں سے گزرنا نہیں چاہئے، بلکہ احسن یہی ہے کہ یہاں وقف کر کے مابعد سے ابتدا کی جائے۔

ج وقفِ جائز کی علامت ہے۔ یہاں وقف اور وصل دونوں روا ہیں لیکن ٹھہر جانا بہتر، نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

ز وقفِ مُجوّز کی علامت ہے۔ یہاں وقف کی وجہ بھی موجود ہوتی ہے، وصل کی بھی لیکن وصل کی جہت زیادہ قوی و واضح ہوتی ہے۔ نہ ٹھہرنا بہتر ہے، یہاں سے گزر ہی جانا چاہئے۔

ص وقفِ مُرخّص کی علامت ہے۔ اس سے مُراد یہ ہے کہ یہاں دو باتوں کا باہمی تعلق ہے۔ ان معنوں کے لحاظ سے ہر بات مستقل حیثیت بھی رکھتی ہے۔ یہاں چاہئے تو ملا کر پڑھنا لیکن پڑھنے والا اگر تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ وقفِ مُرخّص میں جہت وقف ضعیف ہوتی ہے۔ وقفِ مجوّز کی بہ نسبت وقفِ مرخّص میں وصل کو زیادہ ترجیح ہے۔

ق قَدْ قِیْلَ (کہا گیا ہے) یا قِیْلَ عَلَیْہِ الْوَقْفُ (کہا گیا ہے کہ اس مقام پر وقف ہے) کی علامت ہے۔ بعض علماء کے نزدیک یہاں ٹھہر جانا جائز ہے لیکن یہ علامت ضُعفِ وقف کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

لا لَا وَقْفَ عَلَیْہِ (اس مقام پر کوئی وقف نہیں) کی علامت ہے۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قاری یہاں ہرگز وقف نہ کرے۔ بعض عُلماء نے لکھا ہے کہ اگر وقف ہو جائے تو اعادہ واجب ہے۔

قف (۱) یُوْقَفُ عَلَیْہِ (اس مقام پر ٹھہرا جاتا ہے) کی علامت ہے۔ (۱) جہاں یہ گمان ہو کہ پڑھنے والا وصل کریگا وہاں قف ٹھہر جا کی علامت لکھی جاتی ہے۔

سکتہ سانس لئے بغیر تھوڑا سا ٹھہر جانا۔ پڑھنے والا یہاں ذرا سا ٹھہر جائے سانس نہ توڑے۔

وقفہ لمبے سکتے کی علامت ہے، یعنی جتنی دیر میں سانس لیتے ہیں پڑھنے والا اس سے کم ٹھہرے۔ علم قرأت کی اصطلاح میں سکتہ اور وقفہ قریب المعنی ہیں لیکن سکتہ وصل سے قریب تر ہوتا ہے اور وقفہ وقف سے۔

صل قَدْ یُوْصَلُ (کبھی کبھی ملا کر پڑھا جاتا ہے) کی علامت ہے یعنی پڑھنے والا کبھی اس جگہ ٹھہر جاتا ہے کبھی نہیں ٹھہرتا یہاں ترک وصل اولیٰ اور وقف کا احسن ہے۔

صلے اَلْوَصْلُ اَوْلٰی کی علامت ہے، یعنی ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

جہاں ایک سے زیادہ علامتیں ہوں وہاں اُوپر کی علامت کا اعتبار ہوتا ہے اسی طرح اگر ایک سے زیادہ علامتیں ایک سیدھ میں ہوں تو آخری علامت کا اعتبار ہوگا۔ مطلق آیت کی علامت ہے۔ جہاں فقط یہی علامت ہو وہاں وقف کیا جائے اگر آیت پر لا ہو تو ترکِ وقف اولیٰ ہے۔ ان صُورتوں میں ٹھہر جائے تو مضائقہ بھی نہیں۔ قاریوں میں یہی مشہور ہے کہ نہ ٹھہرا جائے۔ اگر آیت پر لا کے سوا کوئی اور رمز وقف ہو تو وقف و وصل کیلئے اسی علامت کا اعتبار ہوگا۔

∴ ∴ اگر کوئی عبارت تین تین نقطوں کے درمیان گھری ہوئی ہو تو پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ پہلے تین نقطوں پر وقف کر کے دُوسرے تین نقطوں پر وصل کرے یا پہلے تین نقطوں پر وصل کر کے دُوسرے تین نقطوں پر وقف کرے۔ اس قسم کی عبارت کو مُعانقہ یا مُراقبہ کہتے ہیں۔

اِستدعا

عمران کمپنی، لاہور نے تو اِمکانی کوشش کر لی ہے کہ قرآن مجید مترجم عکسی ورنگین کا یہ نسخہ

ہر قسم کے اغلاط سے مُبرّا رہے، لیکن اِنسان خطا کا پتلا ہے۔

قارئینِ کرام سے استدعا ہے کہ دورانِ تلاوت جہاں جہاں غلطی کا شبہ ہو،

ان مقامات سے آگاہ کر کے ممنون فرمائیں۔

ناشر
عمران کمپنی لاہور

سرٹیفکیٹ تصحیح

ہم نے قرآن مجید کے اس نسخہ کو از اول تا آخر حرف بحرف بغور پڑھا ہے۔ اور ہم تصدیق کرتے ہیں۔ کہ اس کے متن میں کوئی لفظی یا اعرابی غلطی نہیں ہے (واللہُ اعلم)

حافظ سراج الدین گجراتی

مولوی محمد رمضان
رجسٹرڈ پروف ریڈر حکومت پاکستان

ہم عباس (علیہ السلام) والے عزادار
www.humabbasswalayazadar.blogspot.com

ناشران
عمران کمپنی لاہور
مغل حویلی، اندرون موچی دروازہ